خود کو "احمدی" کہنے والے
بھائیوں اور بہنوں کے لئے

آپ کی امانت

اگر آپ کا اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان ہے
تو آپ کو اللہ کا واسطہ اس پوری کتاب کو ایک بار
غیر جانبدار ہو کر خوب غور و فکر سے پڑھیے





حکیم محمود الحسن توحیدی
صوبائی ممبر بین المذاہب امن کمیٹی (حکومت پنجاب)
مرکزی جنرل سیکرٹری تحریک دعوت ایمان

آپ کی امانت

حکیم محمود الحسن توحیدی

(۱) بدامنی کے ماحول میں سفیر امن کا پیغام امن۔
(۲) دہشت گردی کی آلودہ فضا میں دعوت ایمان کی باد نسیم
(۳) فرقہ واریت کے دور میں محبت اور خیر خواہی سے لبریز تحریر
(۴) انسانیت کا درد رکھنے والے کی بڑے درد دل سے لکھی گئی تحریر
(۵) امانت اس کے اہل تک پہنچانے کی کوشش میں رقم کی گئی دستاویز
(۶) تمام انسانیت کی ابدی نجات اور کامیابی کی ایک حقیقی تمنا
(۷) امت کا غم رکھنے والے کا اپنے خون جگر سے لکھا گیا نوشتہ
(۸) شب و روز کی محنت اور ہدایت کی دعاؤں کے ساتھ لکھی گئی تحریر
(۹) راتوں کی تنہائیوں میں مرتب کیا گیا دعوتی اسلوب کا شاہکار
(۱۰) کفر وارتداد کے زہر کے لیے ایمان اور اسلام کا تریاق
(۱۱) ایمانی مریضوں کے لیے طبیب ایمانی کا ایک شفائی نسخہ کیمیا
(۱۲) ایمان کی موت سے حقیقی اور ابدی نجات کا آب حیات
(۱۳) شدت غم سے کپکپاتے ہاتھوں میں لرزتے قلم سے لکھی گئی کتاب
(۱۴) بے لوث ہمدردی، اخلاص اور مضبوط دلائل سے مزین عریضہ
(۱۵) آنکھوں سے چھلکتے، رخساروں پر بہتے، آنسوؤں سے معطر الفاظ کا مجموعہ
(۱۶) سوچوں میں گم دماغ اور جہنم سے بچانے کی تڑپ میں لکھی گئی تحریر
(۱۷) دھڑکتے دل، کانپتے بدن میں مچلتے محبت کے جذبات سے دعوت فکر
(۱۸) چشم کشا انکشافات، حقائق، حوالہ جات، عقلی اور عام فہم انداز
(۱۹) ناصح کی سوز و گداز میں ڈوبی ہوئی ایک فکر انگیز کاوش

باپ دادا کی اندھی تقلید

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کلام نازل کیا اس کی طرف اور رسول کی طرف آؤ تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے جس دین پر اپنے باپ دادا کو پایا ہے ہمارے لیے وہی کافی ہے بھلا اگر ان کے باپ دادا ایسے ہوں کہ نہ ان کے پاس کوئی علم ہو اور نہ کوئی ہدایت تو کیا پھر بھی یہ انہی کے پیچھے چلتے رہیں گے۔

(سورۃ المائدہ: آیت نمبر 101)

حق اور مومنین کے راستے کو چھوڑنے کا وبال

اور جو کوئی رسول کی مخالفت کرے بعد اس کے کہ اس پر سیدھی راہ کھل چکی ہو اور سب مسلمانوں کے راستے کے خلاف چلے تو ہم اسے اسی طرف چلائیں گے جدھر وہ خود پھر گیا ہے اور اسے دوزخ میں ڈال دیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

(سورۃ النساء: آیت نمبر 115)

تمام جہات سے ایمان کامل ضروری ہے

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کامیاب ہوگیا وہ شخص جس نے اپنے دل کو ایمان کے لیے خالص کرلیا اور اپنے دل کو تمام تر گندگیوں سے پاک کرلیا اور اپنی زبان کو سچ بولنے والا بنالیا اور اپنے آپ کو اطمینان والا بنادیا اور اپنی طبیعت کو درست کرلیا اور اپنے کان کو حق بات کو توجہ سے سننے والا اور اپنی آنکھ کو عبرت کی نگاہ سے دیکھنے والا بنالیا۔

(غایۃ المقصد فی زوائد المسند 3040/2)(کذا فی مسند احمد 147/5 رقم 21348)

حق کو قبول کون نہیں کرتا

قبولِ حق سے فرار یا تو زیادتی کرنے والا ظالم اختیار کرتا ہے جو سچ کو پسند نہیں کرتا یا ایسا گمراہ جاہل فرار اختیار کرتا ہے جو حق کی قدر نہیں جانتا۔

بانی جماعت ''احمدیہ'' مرزا غلام احمد قادیانی

(حمامۃ البشریٰ مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 206)

بچے اگر اندھیرے سے ڈریں تو کوئی تعجب کی بات نہیں لیکن بالغ لوگ روشنی سے ڈریں تو بڑی حیرت کی بات ہے۔

☆ جماعتی دباؤ سے باہر آ کر حق کی تلاش اور تحقیق کے لیے قدم اٹھائیے۔

☆ اپنے باپ دادا کی اندھی تقلید کو چھوڑنے کی جرأت کیجیے۔

☆ مذہب ''احمدیت'' کو دین اسلام کی کسوٹی پر پرکھنے کا حوصلہ رکھیے۔

☆ آزاد اور باشعور انسان بن کر جماعتی غلامی سے نکل آیئے۔

☆ اندھے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اندھے کنویں میں گرنے سے بچ جایئے۔

☆ اپنا محنت سے کمایا ہوا مال چندوں کے نام پر مت لٹوایئے۔

☆ ایک ہی دفعہ ملی ہوئی قیمتی دنیاوی زندگی سے آخرت کی ابدی زندگی بنایئے۔

☆ دوبارہ ہاتھ نہ آنے والا وقت چند مخصوص لوگوں کے ہاتھوں نہ گنوایئے۔

☆ خدارا اندھی تقلید کے سنہرے جال کو کاٹ کر آزاد فضا میں سانس لیجیے۔

☆ اگر آپ مخلص ''احمدی'' ہیں یا ''احمدیت'' سے متاثر ہیں یا ''جماعت احمدیہ'' کے رکن ہیں یا جماعتی مشن سے والہانہ محبت رکھتے ہیں تو پھر آیئے تحقیق کا دامن تھام لیجیے۔

☆ اندھی تقلید نے ہی عیسائیوں کو عیسائیت پر یہودیوں کو یہودیت پر، ہندوؤں کو ہندومت پر پختہ کیا ہوا ہے۔

☆ تحقیق کے ذریعے ہی غیر مسلم اسلام کے دامن رحمت میں آتے ہیں۔

☆ آیئے اپنے ضمیر کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے عقل و دانش اور خداداد صلاحیتوں سے غور وفکر کر کے فیصلہ کیجیے۔

☆ موت کا فرشتہ سر پہ کھڑا ہے وقت بہت کم ہے زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں جلدی کیجیے۔

☆ کہیں دیر نہ ہو جائے۔ آپ کا آج کا فیصلہ آپ کو کل کے پچھتاوے سے بچالے گا۔ ان شاءاللہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

انتساب

تمام تر حمد و ثنا اور تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے ہیں جو اس کی ذات کے جلال کے لائق اور اس کی عظیم سے عظیم تر بادشاہت کے لائق ہیں جس کی توفیق کے بغیر نہ کوئی ادنیٰ نیکی کر سکتا ہے نہ ہی کوئی برائی سے بچ سکتا ہے۔

تمام رحمتیں اور برکتیں جو رحمۃ اللعالمین خاتم النبیین امام الانبیاء والمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی ذات اور ان کے مقام اور شان کے لائق ہیں وہ اللہ رب العالمین کی طرف سے تا قیامت اور بعد از قیامت بھی نازل ہوتی رہیں اور درود و سلام کائنات میں پانی کے قطروں، ریت کے ذروں اور درختوں کے پتوں سے بھی زیادہ تا قیامت میری اور تمام امت کی طرف سے بارگاہ اقدس میں عاجزانہ ہدیہ کی صورت میں پیش ہوتا رہے۔

اللہ رب العالمین کے خاص فضل و کرم، انعام و احسان اور اس کی توفیق سے اور پیارے آقا خاتم النبیین ﷺ کی ختم نبوت کے خاص فیض اور برکت سے اس بندہ عاجز نا اہل و نالائق نے اور میدان یمامہ کے جانثاروں کے نعلین کی خاک کے غلام نے قلم اٹھایا اور بے ربط الفاظ، ناقص اسلوب، کمزور نثر اور ضعیف تحریر سے اتمام حجت کے طور پر دعوت، نصیحت، محبت اور خیر خواہی کی چند باتیں لکھیں۔ اس میں جو کمی کوتاہی ہے وہ میری طرف سے ہے اور جو خوبی ہے وہ محض اللہ پاک کے خاص فضل و کرم سے ہے۔

تخلیق کائنات سے لے کر قیامت کی صبح تک آنے والے تمام داعیان اسلام و مجاہدین اسلام کے نام اس ٹوٹی پھوٹی تحریر کا انتساب کرتا ہوں۔

شہدائے اسلام اور خاص طور پر شہدائے یمامہ سے لے کر شہدائے ناموس رسالت ﷺ اور شہدائے ختم نبوت کے نام کرتا ہوں۔

اپنے والد ماجد حضرت مولانا محمد اسلم نور اللہ مرقدہ و طیب اللہ آثارہ و اعلیٰ درجاتہٖ فی دار السلام کے نام کرتا ہوں جنہوں نے اپنی زندگی دعوت وتبلیغ کے لیے وقف کر رکھی تھی اور اپنا مال جان، وقت سب کچھ اللہ کے دین پر قربان کر دیا اللہ پاک قبول فرمائے آمین۔

خاص طور پر اپنے مرشد داعی ومبلغ اسلام پیکر اخلاص خیر خواہ انسانیت حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی صاحب دامت برکاتھم العالیہ کے نام کرتا ہوں جن کی شفقت، توجہات اور فیض سے بندہ عاجز نے دعوت ایمان کا کام شروع کیا اس فنا فی الدعوۃ ہستی کے ذریعے اب تک تقریباً چھ لاکھ سے زائد غیر مسلم اسلام کی دولت عظمیٰ پا چکے ہیں۔ (الحمدللہ اللّٰھم ذدفزد)

دور حاضر میں علم وعمل کا حسین امتزاج، حامل عمدہ اخلاق مبلغ اسلام حضرت مولانا طارق جمیل صاحب دامت برکاتھم العالیہ کے نام کرتا ہوں۔

اللہ پاک مجھے ان تمام ہستیوں کے نقش قدم پر چلائے اور آخرت میں ان کے ساتھ اکٹھا فرمائے اور اخلاص کی دولت عطا فرما کر اپنے بندوں کی ہدایت ایمانی، روحانی اور جسمانی شفا کا ذریعہ بنائے اللہ پاک اس کتاب کر ہر حرف اور ہر لفظ اور ہر جملے کو قبول فرما کر میرے لیے آخرت میں ذریعہ نجات اور اپنے بندوں کے لیے ذریعہ ہدایت بنا دے۔

(آمین یاارحم الرحمین)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجھے معاف کر دیجیے

میرے پیارے بھائیو اور بہنو! مجھے معاف کر دیجیے میں اپنی طرف سے اور دیگر تمام مسلمانوں کی طرف سے آپ سے معذرت چاہتا ہوں ہم نے شیطان کے بہکاوے میں آ کر آپ کی سب سے بڑی (ایمان کی) دولت اور آپ کی امانت (دعوت ایمان) آپ تک نہیں پہنچائی۔ اس غلطی کے احساس کے ساتھ ہی میں نے قلم اٹھایا کہ آپ کا حق آپ تک پہنچاؤں اور بغیر کسی لالچ کے (بے لوث) انسانی رشتے کے اپنے بھائیوں اور بہنوں سب انسانوں (خاص طور پر احمدیوں) کو محبت اور خیر خواہی کی باتیں بتاؤں۔

خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی ﷺ کی خواب میں زیارت:

2012ء میں سردیوں کی ایک رات جب میرا قرآن پاک مکمل ہوا جو کہ ان دنوں بفضل تعالیٰ تیسرے دن مکمل (ختم) کرنے کا معمول تھا۔ ختم قرآن کی دعا کے وقت سر سجدے میں رکھ کر امت محمدیہ کی اصلاح، ہدایت اور غیر مسلموں تک ایمان کی دعوت پہنچانے اور ان کو دوزخ سے بچانے کی فکر اور دعائیں کرتے اسی حالت میں جب میں سویا اور میرا نصیب جاگ اٹھا۔ خواب میں میرے اور آپ کے آقا اللہ کے محبوب خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی ﷺ کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی۔ کچھ ارشادات فرمائے، خدمت کا شرف

بخشا، ایک لمبا خواب تھا۔ (ریا کاری کے ڈر سے تفصیل بتانا مناسب نہیں) صرف تحدیث نعمت کے طور پر مختصر ذکر کیا ہے۔ ادھر نماز فجر کے لیے مسجد سے مؤذن نے اللہ اکبر، اللہ اکبر، کہا ادھر خواب کے تار ٹوٹ گئے اور آنکھ کھل گئی جسم پسینے میں شرابور تھا، آنکھوں سے آنسو رواں تھے، اپنی خوش قسمتی پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ نماز فجر کے بعد اللہ والوں سے رجوع کیا خواب کی تعبیر کے لیے خاص طور پر داعی ومبلغ اسلام حضرت مولانا طارق جمیل صاحب مدظلہ کو فون کیا (ان دنوں حضرت مولانا طارق جمیل صاحب میرے زیر علاج تھے) سارا خواب بیان کیا تو مولانا نے فرمایا مبارک خواب ہے اللہ پاک آپ سے دین کا کام لیں گے۔

اپنی حالت پر غور کیا تو بات سمجھ میں نہ آئی مگر جب اللہ رب العزت کی قدرت کاملہ پر نظر کی تو خیال آیا کہ وہ تو تاتاریوں کو مسلمان کر کے اسلام کی خدمت کروا سکتا ہے۔ اگر چاہے تو کسی جانور درندے سے کام لے لے اس کے لیے کیا مشکل ہے سب اس کی مخلوق ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اللہ رب العزت کی مدد و نصرت اور فضل و کرم سے (جو اس نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کے ذریعے میری رہنمائی فرمائی۔) اس عاجز اور ضعیف بندہ نے قلم اٹھایا اور پانچ سال کا عرصہ گزر گیا اللہ رب العزت گواہ ہے۔ (جو دلوں کا حال جانتا ہے) کہ ان صفحات کو آپ تک پہنچانے میں انتہائی محبت، بے لوث اور حقیقی ہمدردی کے ساتھ میں آپ کا حق ادا کرنا چاہتا ہوں۔ ان باتوں کو آپ تک نہ پہنچانے کے غم میں نجانے کتنی راتوں کی میری نیند اُڑی ہے۔ اور جو آپ کی امانت میرے سپرد ہے (دعوت ایمان) وہ میں آپ تک پہنچا کر اپنے انسان اور مسلمان ہونے کا حق ادا کرنا چاہتا ہوں۔

آپ تمام بھائیوں اور بہنوں سے گزارش ہے کہ غیر جانبدار ہو کر اپنے اس (انسانی رشتے کے) بھائی کی چند گزارشات انتہائی غور و فکر سے پڑھیں اور تحقیق کریں جو بات حق اور سچ نظر آئے بغیر کسی دباؤ، جماعتی خوف، یا لالچ کے اپنی قبر، آخرت اور اللہ پاک کے حضور پیشی کو سامنے رکھ کر بلا تاخیر قبول فرمالیں۔

آپ تک دعوت پہنچانا (اللہ کی توفیق سے) میرا کام ہے اور آپ کو ہدایت دینا آپ کے اور میرے رب کا کام ہے۔ اللہ پاک مجھے اور آپ کو ہدایت کاملہ نصیب فرمائے اور خاتمہ ایمان پر فرمائے۔ بحرمۃ النبی الکریم و خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمین یا ارحم الرحمٰن

خادم انسانیت

حکیم محمود الحسن توحیدی

۷ ذی الحجہ ۱۴۳۹ھ

حال مقیم (بوجہ سفر حج) مکۃ المکرّمہ

روبرو ملتزم بیت اللہ شریف

بوقت تہجد تین بج کر 14 منٹ

مجھے ضرور پڑھیے

اللہ رب العالمین نے بنی نوح انسان کو پیدا کرنے کے بعد رہنمائی، اپنے بندوں کی ہدایت اور اپنے تعارف کے لیے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کا سلسلہ شروع فرمایا۔ مختلف زمانوں، قوموں اور علاقوں میں اپنے برگزیدہ بندے مبعوث فرمائے جنہوں نے آکر اپنے وطن، قوم اور قبیلے کے لوگوں کو ایک ماں باپ کی اولاد ہونے کے ناطے سے اپنے انسانی رشتے کے بھائیوں کو اللہ کا پیغام سنایا۔ محبت اور خیر خواہی سے ان کو دوزخ کی آگ اور اللہ کے عذاب سے ڈرایا اور جہنم سے بچ کر جنت میں جانے والا بنایا۔

قرآن پاک میں اللہ رب العالمین نے جابجا اس کا ذکر فرمایا ہے۔

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاھُمْ ھُوْدًا ؕ

ترجمہ: اور عاد کی طرف ہم نے ان کے بھائی ہود علیہ السلام کو بھیجا۔

(سورۃ ھود، آیت ۵۰)

وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صٰلِحًا

ترجمہ: اور ثمود کی طرف ہم نے ان کے بھائی صالح علیہ السلام کو بھیجا۔

(سورۃ ھود، آیت ۶۱)

وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا ؕ

ترجمہ: اور مدین والوں کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب علیہ السلام کو بھیجا۔

(سورۃ الاعراف، آیت ۸۵)

قرآن پاک میں اللہ رب العزت اپنے برگزیدہ حضرت انبیاء علیہم السلام کو ایک ماں باپ کی اولاد یعنی نسل انسانی ہونے کی وجہ سے اور ہم وطن، ہم قوم اور ہم زبان ہونے کی وجہ سے پھر

سب سے بڑھ کر محبت اور خیر خواہی سے دعوت دینے کی وجہ سے (کافر) قوم کے لوگوں کا بھائی فرمارہا ہے۔

قرآن پاک کے مطابق حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی دعوت کا اسلوب یہی ہے کہ جب غیر مسلم کو اسلام کی دعوت دی جائے تو محبت، خیر خواہی، اچھے اخلاق اور نرمی سے بے لوث ہو کر اپنا بھائی اور بہن کہہ کر دی جائے تاکہ بات مخاطب کے دل پر اثر کرے اور وہ ہدایت پا جائے۔

اس دور میں بھی منکرین ختم نبوت اور متاثرین ''احمدیت'' کے افراد کے لیے تقریباً ایک صدی سے مختلف علماء کرام نے جہاں ان سے سوشل بائیکاٹ اور مناظروں کے ذریعے سادہ لوح مسلمانوں کا ایمان بچایا ہے وہاں پر اس ارتداد کے شکار افراد کو بڑے دردِ دل اور محبت و خیر خواہی سے دعوت فکر و دعوت اسلام دی ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں جام شہادت نوش فرمانے والے معروف بزرگ عالم دین حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اتمام حجت کے طور پر بڑے ہی دردِ دل سے ''احمدیوں'' کے لیے ایک کتابچہ تحریر فرمایا تھا جسے مرکز سراجیہ ختم نبوت والوں نے شائع کروا کر تقسیم کیا اس کتابچے کا نام ''قادیانیوں کو دعوت اسلام'' ہے جس میں حضرت لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی شفقت، محبت اور خیر خواہی سے ''احمدیوں'' کو بار بار میرے سادہ لوح بھائیو! میرے بھولے بھالے بھائیو! ہمارے بھائیو! ہمارے بھٹکے ہوئے بھائیو! کہہ کر مخاطب کیا ہے۔

الحمدللہ اس کتابچے کو پڑھ کر کئی ''احمدی'' اب تک اسلام قبول کر چکے ہیں (اللہ پاک ان کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین)

میں نے اس کتابچے اور اپنے شیخ کامل داعی اسلام حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی صاحب دامت برکاتھم العالیہ (پھلت انڈیا) کا ہندوؤں کے لیے تحریر کردہ معروف کتابچہ ''آپ کی امانت آپ کی سیوا میں''، جس کو پڑھ کر اب تک لاکھوں ہندو اسلام قبول کر چکے ہیں ان دو کتابچوں کو بنیاد بنا کر اور حضرت شیخ کلیم صدیقی صاحب دامت برکاتھم العالیہ اور حضرت مولانا طارق

جمیل صاحب حفظہ اللہ اور ختم نبوت کے کام سے وابستہ جید علماء کرام سے مشاورت اور استخارہ کے بعد اللہ کی توفیق سے اس دعوتی کتاب کا آغاز کیا۔ الحمدللہ

اس کتاب کا اسلوب خالص دعوتی ہے اس لیے یہ کتاب صرف اور صرف ''احمدی'' خواتین وحضرات کو ہی مفت تقسیم کی جاتی ہے تاکہ حقیقت سے ناآشنا افراد حق کو پالیں اور ''احمدی اسلام'' کو چھوڑ کر حقیقی دین اسلام کی آغوش میں آجائیں اور مرزا غلام احمد قادیانی سے اپنا تعلق توڑ کر گنبد خضراء کے مکین حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ سے اپنا ایمانی روحانی تعلق جوڑ کر سچے عاشق رسول اور کامل مومن بن جائیں۔

یہ کتاب مسلمانوں کے لیے ہرگز نہیں اگر کوئی مسلمان اس کا مطالعہ کرے اور ''احمدیوں'' کو بھائیو اور بہنو! کے خطاب اور مرزا غلام احمد قادیانی کو ''صاحب'' لکھنے سے دل آزاری ہو تو ان سے بہت بہت معذرت کیونکہ یہ خالص دعوتی کتاب ہے۔

محترم علماء کرام چونکہ قرآن وحدیث کی رو سے دعوتی اسلوب کو سمجھتے ہیں اس لیے ان کو اس کتاب کا مطالعہ فائدہ مند ہو سکتا ہے تاکہ وہ بھی کسی ''احمدی'' کو ان کی ہی کتب کے حوالے سے دعوت اسلام دے سکیں اور کسی کی ہدایت کا ذریعے بن سکیں۔

مسلمانوں کے لیے ''ردِ احمدیت'' کے دوسرے اسلوب کی میری ایک کتاب ہے ''قادیانیت کیا ہے؟'' جو کہ ایمان کی حفاظت اور تقویت کا باعث ہے اس کا مطالعہ کیا جائے۔ دعا ہے کہ اللہ رب العالمین اس کتاب کے ہر حرف اور ہر لفظ کو شرف قبولیت عطا فرما کر اپنے بندوں کی ہدایت کا ذریعہ اور میرے لیے باعث نجات بنا دے اور ہم سب کو حضور خاتم النبیین ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے اور ان کے نعلین پاک میں جگہ نصیب فرمادے۔

آمین یا ارحم الراحمین

حقیقی احمدی کون؟

میرے بھائیواور بہنو! حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی گواہی اور خوشخبری کے بارے میں اللہ رب العزت قرآن پاک میں فرماتا ہے:

وَ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ

(سورۃ الصّف آیت 6)

ترجمہ: اور میں بشارت دیتا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا اس کا نام احمد ہوگا۔

حدیث مبارکہ:

"سوا خبر کم باول امری دعوة ابراهیم وبشارة عیٰسی"

ترجمہ: اوراب خبردوں تم کواول امر کے کہ وہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اور ہے خوشخبری دینا حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح مترجم جلد 4 باب فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم روایت مرفوع)

حدیث مبارکہ:

"اسمی فی القرآن محمد وفی الانجیل احمد"

ترجمہ: میرا نام قرآن میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انجیل میں احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

(خصائص الکبریٰ جلد اول ص78) (شرح الشفا جلد اول ص489) (مواہب الدنیا جلد اول ص194)

حدیث مبارکہ:

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میرے یہ نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں

اور میں ماحی ہوں مٹا دے گا اللہ میرے ساتھ کفر کو اور میں حاشر ہوں کہ لوگ اٹھائے جائیں گے میرے قدم پر اور میں عاقب ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(ترمذی شریف، فتح الباری ص489، مواہب الدنیا جلد اول ص194)

میرے بھائیو اور بہنو! اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی بشارت کا ذکر کیا ہے جو انہوں نے بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے کہا تھا کہ میرے بعد ایک آخری رسول آئیں گے جن کا نام احمد ﷺ ہوگا۔ اس بشارت کی نسبت اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی نسبت سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بشارت ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن پاک میں اللہ نے میرا نام محمد ﷺ اور انجیل میں احمد ﷺ ذکر کیا ہے اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا کہ اللہ نے میرے پانچ نام خاص طور پر رکھے ہیں جن میں محمد اور احمد ﷺ ذاتی اور ماحی، حاشر اور عاقب صفاتی نام ہیں اس کے علاوہ بھی کافی احادیث مبارکہ میں آپ ﷺ کے اسم گرامی احمد ﷺ کا ذکر ہے اور چودہ سو سال سے تمام حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین کرام تبع تابعین، محدثین، مفسرین، آئمہ کرام، اولیا کرام اور تمام مسالک کے علماء کرام کا اجماع ہے کہ آپ ﷺ کا اسم محمد ﷺ بھی اسم احمد ﷺ بھی ذاتی اسم ہیں باقی تمام صفاتی اسماء گرامی ایک ہزار سے بھی زائد ہیں جو مختلف کتب میں درج ہیں۔

اس کا اعتراف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے بھی کیا ہے ملاحظہ فرمایئے:

''حضرت رسول کریم ﷺ کا نام احمد وہ ہے جس کا ذکر حضرت مسیح علیہ السلام نے کیا (یاتی مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ) کے لفظ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ نبی میرے بعد بلا فصل آئے گا۔

(کتاب ملفوظات احمد یعنی ڈائری 1901ء ص4+5) (اخبار الحکم مورخہ 31 جنوری 1901ء)

(ملفوظات جلد2 ص178+177+208 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب مزید لکھتے ہیں:

''اس فرقہ کا نام ''فرقہ احمدیہ'' اس لیے رکھا گیا ہے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کے دو نام تھے ایک محمد ﷺ اور دوسرا احمد ﷺ۔

(اشتہار واجب الاظہار مورخہ 4 نومبر 1900ء ص 4) (مجموعہ اشتہارات جلد 3 ص 365 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب کہتے ہیں:

''تم سن چکے ہو کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کے دو نام ہیں:
ایک محمد ﷺ اور یہ نام تورات میں لکھا ہے دوسرا نام احمد ﷺ ہے اور یہ نام انجیل میں لکھا ہے۔

(اربعین نمبر 4 ص 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 ص 443 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! ان تمام حوالہ جات سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ خاتم النبیین حضور ﷺ کے ذاتی دو اسماء گرامی ہیں محمد ﷺ اور احمد ﷺ۔

اس لیے آپ ﷺ کو آخری نبی اور آخری رسول ﷺ ماننے والے یعنی تمام امت مسلمہ ہی امت محمدیہ ﷺ اور امت احمدیہ ﷺ ہے اور آپ ﷺ کے مومن و مسلمان امتی ہی محمدی اور احمدی ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا نام ''احمد'' نہیں بلکہ غلام احمد ہے اس طرح مرزا صاحب کے پیروکار احمدی نہیں بلکہ ''غلامی'' کہلانے چاہیں پیشوا کے نام کی نسبت سے ہی پیروکاروں کی نسبت بنتی ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! قرآن و حدیث اور مرزا صاحب کی کتب کے حوالے سے یہ بات ثابت ہوئی کہ حقیقی احمدی تمام امت مسلمہ ہی ہے اور چونکہ مرزا صاحب کے ماننے والے (قادیانی) اپنے آپ کو ''جماعت احمدیہ'' کے رکن اور ''احمدی'' کہلاتے ہیں۔ اس لیے ہم نے ڈبل قومے میں ''احمدی'' لکھ کر ان کے بقول مخاطب کیا ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کی نظر میں وہ ''احمدی'' نہیں ہیں بلکہ ایک خود ساختہ دعوے دار کے پیروکار ہیں اللہ پاک ہم سب کو ہدایت کاملہ نصیب فرمائے اور سب کو حقیقی محمدی اور احمدی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین یا ارحم الراحمین)

فہرست

- ✽ بدر الدجیٰ، امام الوریٰ، احمد مجتبیٰ مرزا قادیانی (نعوذ باللہ)
- ✽ محمد رسول اللہ ﷺ اور مرزا قادیانی میں کوئی فرق نہیں (نعوذ باللہ)
- ✽ محمد ﷺ سے ہر شخص بڑھ سکتا ہے (نعوذ باللہ)
- ✽ محمد ﷺ کی نبوت محمد (مرزا) کے پاس رہی (نعوذ باللہ)
- ✽ مرزا صاحب کا ''نبوت و رسالت'' کا دعویٰ (نعوذ باللہ)
- ✽ تمام حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے مجموعہ ہونے کا دعوی (نعوذ باللہ)
- ✽ محمد ﷺ کی نبوت محمد (مرزا) کو ملی (نعوذ باللہ)
- ✽ خود آنحضرت ﷺ کا ''وجود'' ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ)
- ✽ مرزا قادیانی وہی ''آنحضرت ﷺ'' (نعوذ باللہ)
- ✽ مرزا صاحب کا ''بروزی'' دعویٰ نبوت
- ✽ اب کسی اور کی نبوت نہیں چل سکتی (نعوذ باللہ)
- ✽ مرزا قادیانی ''آخری نور'' ''آخری راہ'' (نعوذ باللہ)
- ✽ صریح دعویٰ ''نبوت'' (نعوذ باللہ)
- ✽ صاف طور پر ''دعویٰ نبوت'' (نعوذ باللہ)
- ✽ صاف طور پر ''دعویٰ رسالت'' (نعوذ باللہ)
- ✽ ''نبوت'' اور ''رسالت'' کا دعویٰ: (نعوذ باللہ)
- ✽ ''رسالت'' اور ''دین حق'' کا دعویٰ (نعوذ باللہ)
- ✽ قیامت تک تمام انسانوں کے لیے رسول ہونے کا دعویٰ: (نعوذ باللہ)

عقیدہ ختم نبوت کیا ہے؟ 174-202

- ✽ عالم ارواح میں ختم نبوت کا تذکرہ
- ✽ عالم دنیا میں ختم نبوت کا تذکرہ
- ✽ عالم برزخ (قبر) میں ختم نبوت کا ذکر

حضرات اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین کی شان میں گستاخیاں 285-291

قرآن مجید فرقان حمید کی شان 292-301

آپ کا حق

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

میرے محترم بھائیو اور بہنو! تمام انسان ایک ہی ماں باپ یعنی حضرت سیدنا آدم علیہ السلام وحوا کی اولاد ہیں اور ہر انسان کے جسم میں ایک دھڑکتا ہوا دل ہے، جس میں محبت ہے، ہمدردی ہے، غم گساری ہے۔ اسی وجہ سے وہ دوسروں کے دکھ درد پر تڑپ اٹھتا ہے اور ان کی مدد کر کے خوشی محسوس کرتا ہے اسی لیے سچا انسان وہی ہے جس کے سینے میں پوری انسانیت کے لیے (چاہے وہ مسلم ہو یا غیر مسلم) بے لوث محبت کا جذبہ ہو۔ جس کا ہر کام انسانیت کی خدمت اور بھلائی کے لیے ہو جو کسی کو بھی دکھ درد میں دیکھ کر بے چین ہو جائے اور ہر ایک کی مدد کرنا اس کی زندگی کا لازمی حصہ بن جائے۔ اچھا انسان تو وہ ہے جو کسی جانور کو بھی تکلیف نہ دے۔

کیونکہ ہر جاندار اللہ رب العالمین کی مخلوق ہے۔

حدیث: مرفوع عن عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اَلْخَلْقُ عَیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ. (البیھقی فی شعب الایمان ۶/۴۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: مخلوق اللہ کا کنبہ ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ پسند وہ شخص ہے جو اس کے کنبہ کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

جو شخص اللہ کی مخلوق کو تکلیف دیتا ہے، اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے۔ جو اللہ کی مخلوق سے پیار کرتا ہے، اس پر ترس کھاتا ہے، اس پر رحم کرتا ہے اور اس کے کام آتا ہے تو اللہ اس سے راضی ہو کر اس پر رحم کرتا ہے اور اس سے محبت کرتا ہے۔ یہ تو عام مخلوق کا معاملہ ہے، پھر انسان تو اشرف المخلوقات ہے۔ حضرت انسان کو اللہ نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے اور پھر اس کے بدن میں اپنے حکم (روح) کو ڈالا اور امتحان کے لیے دنیا میں بھیج دیا۔

اللہ پاک قرآن مجید میں فرماتا ہے:

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْفَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا

(سورہ مائدہ آیت نمبر 32)

ترجمہ: ''جس نے کسی ایک انسان کو ناحق قتل کیا گویا اس نے پوری انسانیت کو قتل کیا اور جس نے کسی ایک انسان کی جان بچائی گویا اس نے پوری انسانیت کی جان بچائی۔''

اس آیت مبارکہ میں اللہ نے ''انسان'' فرمایا ہے جس سے مراد صرف انسان ہے۔ اس میں کافر یہودی، عیسائی، ہندو، سکھ، پارسی، بدھ مت مجوسی وغیرہ تمام مذاہب کے لوگ شامل ہیں۔ کسی انسان کا خواہ کسی بھی مذہب سے تعلق ہو وہ اس میں داخل ہے۔ تمام بنی نوع انسان ایک ماں باپ کی اولاد ہیں انسانیت کے رشتے سے سب آپس میں بہن بھائی ہیں اور تمام انسانوں کے ایک دوسرے پر کچھ حقوق ہیں جس میں سب سے بڑا حق ایک انسان پر دوسرے انسان کا یہ ہے کہ وہ اس کا نقصان ہونے سے بچائے، اس طور پر کہ اگر اس کا نقصان ہوتا ہوا دیکھے تو اسے مطلع کرے اور اس کی مدد کر کے اسے فوراً اس نقصان سے بچائے۔

اگر ایک انسان کا نقصان ہوتا ہوا دیکھ کر دوسرا انسان اسے بے خبری سے نہیں جگاتا یا اس کی مدد نہیں کرتا تو وہ انسان کہلانے کا حق دار نہیں، کیونکہ ایک جانور بھی دوسرے جانور کی مدد کرتا ہے، انسان تو پھر انسان ہے۔ اس میں تو عقل اور شعور ہے۔ جو اللہ پاک نے اسے شرف کے طور پر بخشا ہے۔

مثال:

میرے بھائیو اور بہنو! ایک آدمی چینی یا آٹے کی بوری لے کر جا رہا ہو تو اگر اس کی بوری میں سوراخ ہو گیا اور اس میں سے چینی یا آٹا گر رہا ہے تو اس کو ہر دیکھنے والا آواز دے گا کہ بھائی آپ کا نقصان ہو رہا ہے، آپ کی چینی یا آٹا گر رہا ہے اور کوئی آگے بڑھ کر اس کی مدد بھی کرے گا۔ اگر کوئی اسے اطلاع نہیں دیتا تو اسے بے حس انسان کہا جائے گا۔

میرے بھائیو اور بہنو! اسی طرح اگر کبھی کوئی چھوٹا ننھا منا سا بچہ سامنے سے ننگے پیر آ رہا ہو اور اس کا ننھا سا پاؤں آگ پر پڑنے جا رہا ہو تو آپ کیا کریں گے؟

یقیناً آپ فوراً آگے بڑھ کر اس بچے کو گود میں اٹھا لیں گے اور اسے آگ سے بچا کر آپ بے حد خوشی محسوس کریں گے، اگر اس بچے کے والدین آپ کو دیکھ رہے ہیں تو وہ بھی آپ کا شکریہ ادا کریں گے اور آپ کو محبت بھری نظروں سے دیکھیں گے۔ اسی طرح کوئی انسان آگ میں جل رہا ہو تو آپ اس کو بچانے کی کوشش کریں گے چاہے اس کے لیے آپ کو اپنا قیمتی کوٹ ہی کیوں نہ اتار کر اس پر ڈالنا پڑے آپ ضرور اس کی مدد کریں گے۔ کسی کو آگ میں جلتا ہوا دیکھ کر اور کسی کو زخمی حالت میں دیکھ کر آپ کے دل میں اس کے لیے ہمدردی پیدا ہو جاتی ہے اور آپ تڑپ اٹھتے ہیں کیا آپ نے کبھی سوچا کہ آخر ایسا کیوں ہے؟

محبت:

ایک انسان کے دل میں ہر ایک کے لیے اتنی ہمدردی کیوں ہے؟ اس کا جواب وہی ہے کہ سب انسان ایک ماں باپ کی اولاد ہیں اور سب کے اندر ایک دھڑکتا ہوا دل ہے۔ جس میں محبت کا جذبہ ہے۔ جو دوسرے انسان کو مصیبت اور نقصان میں دیکھ کر دل میں مچل جاتا ہے اور انسان اسی وجہ سے بے ساختہ نہ چاہتے ہوئے بھی دوسرے انسان کی مدد کے لیے فوراً لپکتا ہے اور اس کی مدد کر کے خوشی محسوس کرتا ہے چاہے اس میں اس کا اپنا نقصان ہی کیوں نہ ہو جائے۔

آپ نے سنا ہوگا کہ ٹرین یا گاڑی کے آگے آنے والے انسان کو کسی دوسرے نے بچانے کی کوشش کی جس سے وہ تو بچ گیا مگر بچانے والا اس کی زد میں آ گیا اور اس کو بچاتے ہوئے قربان ہو گیا۔

بعض دفعہ کوئی کسی کو دریا یا نہر میں ڈوبتے دیکھ کر بچانے کے لیے چھلانگ لگا دیتا ہے اور وہ بچے یا نہ بچے لیکن بچانے والا خود ڈوب کر اپنی عظیم قربانی دے دیتا ہے اور زبان حال سے یہ

اعلان کر دیتا ہے کہ کسی انسان کو بچاتے ہوئے اگر میری جان بھی چلی گئی تو کیا ہوا یہ اس انسان کا میرے اوپر حق تھا کہ میں اسے بچانے کی کوشش کرتا۔

میرے بھائیو اور بہنو! یہ تو ایک جان یا جسم کے عارضی، وقتی، دنیاوی نقصان کا معاملہ ہے۔ اسی طرح اگر کسی انسان کا دینی، ایمانی، اخروی، اور حقیقی نقصان ہو رہا ہو تو وہ اس سے بھی زیادہ محبت ہمدردی، خیر خواہی، درد دل اور تڑپ کے ساتھ دوسرے انسان کو باخبر کرنے اور بچانے کا تقاضا کرتا ہے۔ اس جذبہ کے ہاتھوں مجبور ہو کر آپ کا مخلص، ہمدرد، خیر خواہ بھائی بے لوث ہو کر آپ کا اپنے اوپر حق سمجھتے ہوئے آپ سے چند گزارشات کر کے آپ کا حق ادا کرنا چاہتا ہوں۔ اگر میں ایسا نہ کروں تو میں سچا انسان اور مومن، مسلمان کہلانے کا حق دار نہیں بن سکتا۔ میری ہمدردی، خیر خواہی کا آپ کو اندازہ دنیا میں اگر نہ بھی ہو سکا تو مرنے (دنیا سے جانے) کے بعد تو ضرور ہو جائے گا۔ امید ہے آپ بھی میری گزارشات غیر جانبدار ہو کر پڑھیں گے اور پڑھنے کے ساتھ ساتھ غور و فکر اور تحقیق ضرور کریں گے۔ دعا ہے کہ اللہ پاک اپنے دو پیارے ناموں یَا هَادِیُ یَا رَحِیْمُ کی برکت سے ہم پر رحم فرما کر ہمیں ہدایت دے۔
آمین یا ارحم الراحمین

آپ کی خیر خواہی

میرے بھائیو! اور بہنو! جس طرح آپ میں سے ہر کوئی دوسرے کا ہمدرد اور خیر خواہ ہے میں بھی آپ کا خیر خواہ اور ہمدرد بھائی ہوں اگر میں آپ کی خیر خواہی نہ کروں تو میں مومن و مسلمان تو درکنار میں حقیقی انسان بھی نہیں کہلا سکتا اور نہ ہی دین اسلام والا بن سکتا ہوں۔ حدیث پاک ہے:

الدین النصیحه

ترجمہ! دین (نصیحت) خیر خواہی کا نام ہے

یعنی دیندار وہ ہے جو دوسرے کا خیر خواہ، ہمدرد اور نصیحت کرنے والا ہے یعنی جو اپنے دوسرے بھائی اور بہن کو نفع اور کامیابی کی نصیحت کرتا ہے دنیا و آخرت کے نقصان اور ناکامی سے بچنے کی یاد دہانی کرواتا رہتا ہے وہی دیندار ہے۔

اس کا مطلب ہے کہ اگر میں آپ کی خیر خواہی نہ کروں تو نہ میں دیندار ہوں نہ ہی میں انسانی حق ادا کرنے والا ہوں۔ اس لیے اس میں میرا بھی فائدہ ہے کہ میں خیر خواہی کر کے مکمل دین والا اور مکمل ایمان والا بننا چاہتا ہوں۔

خیر خواہی کی بات بعض اوقات جلد سمجھ میں نہیں بھی آتی، وقتی طور پر کڑوی بھی لگتی ہے اس لیے کچھ لوگ حقیقی خیر خواہ کو دشمن سمجھ کر اس کی بات نہ سنتے ہیں اور نہ ہی مانتے ہیں، لیکن بعد میں آنے والا وقت بتاتا ہے کہ نصیحت (خیر خواہی) کرنے والے کی بات کڑوی تو لگ رہی تھی، سننے پڑھنے کو دل نہیں چاہ رہا تھا، طبیعت کے موافق نہیں آرہی تھی تکلیف دہ محسوس ہو رہی تھی، میری سوچ اور عقائد و نظریات سے ٹکرا رہی تھی۔ مگر بات میرے فائدے اور میری ہمدردی کی تھی۔ ہائے کاش میں اس خیر خواہ اور ہمدرد بھائی کی نصیحت اور خیر خواہی والی بات مان لیتا تو آج میرا یہ حال نہ ہوتا اور میرا یہ نقصان بھی نہ ہوتا، میں اس نقصان سے بچ جاتا اور اب نہ پچھتاتا۔

میرے بھائیو اور بہنو! زندگی میں کبھی کوئی ایسا موڑ بھی آتا ہے کہ اگر کوئی انسان کسی خیرخواہ کی بات نہ سنے یا نہ مانے تو پھر خون کے آنسو رونے سے بھی اس کے نقصان کا ازالہ نہیں ہوتا۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ:

اگر یہاں یہ بات ذہن میں آجائے کہ میں کیا کرسکتا ہوں تقدیر میں ایسا ہی لکھا ہے تو میں نصیحت کرنے والے کی بات نہ سنوں نہ پڑھوں اور نہ اس پر عمل کروں تو میرے بھائیو اور بہنو کیا یہ بات ٹھیک ہے؟ کہ کوئی انسان چلتی ٹرین یا گاڑی کے آگے جان بوجھ کر آجائے اور کہے کہ تقدیر میں ہوگا تو خود بخود بچ جاؤں گا؟ یا کوئی بارہویں منزل سے سر کے بل چھلانگ لگا دے اور کہے کہ اگر تقدیر میں ہوگا تو بچ جاؤں گا۔ تو ایسا کرنے والے کو یقیناً آپ صحیح نہیں کہیں گے۔ آپ نے سوچا کہ ایسا کیوں ہے؟

کیونکہ انسان تمام مخلوقات میں سے اشرف ہے اور اللہ پاک نے انسان کو عقل وشعور عطا فرمایا ہے اور انسان اس کا مکلّف ہے کہ اپنا نفع ونقصان دیکھے اور خیرخواہی کی بات سنے، پڑھے پھر سوچ وبچار اور تحقیق کے بعد مان لے۔

مثال:

ایک ڈاکٹر مریض کو کہے کہ تمہارے جسم کے فلاں حصے پر آپریشن کے لیے کٹ لگانا ہے تو مریض کو معالج کی بات اچھی نہیں لگتی۔ مگر مریض کو پتہ ہے کہ معالج میرا ہمدرد اور خیرخواہ ہے تو وہ اس کی بات مان لیتا ہے چاہے اسے وقتی طور پر تکلیف کا سامنا ہی کیوں نہ کرنا پڑے اور اگر مریض اپنے معالج کی بات نہ مانے اور اسے دشمن خیال کرے تو آپ جانتے ہیں کہ کیا ہوگا؟ مریض کی ہلاکت تک بات پہنچ جائے گی اور پھر مریض پچھتائے روئے کہ ہائے کاش میں اپنے خیرخواہ کی بات مان لیتا تو آج اس مرض سے ہلاک نہ ہوتا۔

اپنا واقعہ:

میرے بھائیو اور بہنو! ایک واقعہ ذکر کرتا ہوں کہ ایک دفعہ سردی کے موسم میں فجر کی نماز کے لیے میں اندھیرے میں گھر سے نکلا کچھ دھند بھی چھائی ہوئی تھی۔ اچانک سڑک پر میری نظر پڑی تو میں ٹھٹھک گیا۔ سامنے کیا دیکھتا ہوں کہ ایک موٹر سائیکل سوار کو دو ڈاکوؤں نے گھیرا ہوا ہے، دونوں کے ہاتھوں میں پستول ہیں اور وہ اس مسافر کو لوٹ رہے ہیں۔ میں پیدل تھا، دھند کی وجہ سے ایک اوٹ کے پیچھے ہو کر نکل گیا اور آگے موڑ پر آنے والے دو موٹر سائیکل سواروں کو میں نے روک دیا اور کہا! بھائی آگے نہ جاؤ آگے ڈاکو کھڑے ہیں۔ اتنے میں گولی چلنے کی آواز آئی اور پھر ڈاکو موٹر سائیکل لے کر بھاگ گئے۔ بعد میں پتہ چلا کہ انہوں نے اس بیچارے مسافر کو موٹر سائیکل چھینتے ہوئے مزاحمت کرنے پر گولی ماردی۔ موٹر سائیکل بھی چھینا اور بھاگ گئے۔ جن کو میں نے خبر دے کر روک دیا تھا وہ بھی میری بات نہ مانتے اور آگے چلے جاتے تو کیا ہوتا؟ ان کی جان بھی جاسکتی تھی اور مال بھی ساتھ جاتا۔ وہ اگر میری خیر خواہی کی بات کو نہ مانتے تو جان بھی گنواتے مال بھی لٹواتے۔

بالکل اسی طرح بحیثیت انسان ہم سب کا یہ فرض ہے کہ ہم دوسرے بہن بھائی کے ساتھ ہر معاملہ میں خیر خواہی کریں اور ہم دوسرے کا بھی ویسا ہی بھلا چاہیں جیسا کہ ہم اپنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ دین اسلام سراپا خیر ہے اور ہر ایک کی بلا تفریق رنگ ونسل اور مذہب کے خیر خواہی کی جائے۔ جو خیر خواہی نہیں کرتا وہ دین کو ماننے والا نہیں اور جو دین کو ماننے والا ہے وہ خیر خواہ ضرور ہے۔

خیر خواہی کیسے؟

اپنی خیر خواہی کے ساتھ ساتھ اپنے گھر والوں، اپنے پڑوسیوں، گھر کے پڑوسی ہوں یا کام کی جگہ کے پڑوسی ہوں، اپنے محلے داروں، شہر والوں اور ملک والوں کے ساتھ ساتھ پوری دنیا کے تمام انسانوں کی خیر خواہی کرنی چاہیے۔

میرے بھائیو اور بہنو! سب سے بڑی خیر خواہی یہ ہے کہ اپنے دوسرے بھائی یا بہن کا نقصان ہوتا ہوا دیکھو تو اسے باخبر کرو کہ بھائی آپ کا یہ نقصان ہو رہا ہے اور آپ اس نقصان سے کیوں اور کیسے بچ سکتے ہیں؟ نقصان چاہے جس نوعیت کا بھی ہو۔ جانی مالی ہو یا دینی، ایمانی، اخروی ہو اور سب سے بڑی خیر خواہی یہ ہے کہ اپنے بھائیوں اور بہنوں (تمام انسانوں) کو دینی ایمانی جو حقیقی نقصان ہے اس پر باخبر کیا جائے۔ یہ نہ ہو کہ ہمارے بھائی اور ہماری بہنیں بے خبری میں جس راستے پر چل رہے ہوں اس کا اختتام آگے دوزخ کی خوفناک آگ ہو اور وہ اس میں گر جائیں۔ موت کے بعد پھر ہمیشہ اس میں نہ رہنا پڑے، جہاں سے نکلنے کا راستہ نہیں ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو ہدایت عطا فرما کر دوزخ کی آگ سے بچائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین یا ارحم الراحمین

آپ کی کامیابی

میرے محترم بھائیو اور بہنو! ہم میں سے ہر انسان کامیاب انسان بننا چاہتا ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اللہ پاک جس نے انسان کو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ہے وہ بھی چاہتا ہے کہ میری پیدا کی ہوئی مخلوق کامیاب ہو جائے کیونکہ جو کسی چیز کو بنانے والا ہوتا ہے وہ تو کبھی بھی اپنی بنائی ہوئی شے کو جلانے کے لیے تیار نہیں ہوتا جب تک وہ چیز اپنے مقصد میں ناکام نہ ہو جائے یا اس کا وجود باقی نہ رکھنا چاہے تب جا کر اسے ہلاک یا برباد کرتا ہے۔ اللہ پاک تو اپنے بندے بندی سے ستر ماؤں کی محبت سے بڑھ کر محبت کرتے ہیں وہ کیسے گوارا کر سکتے ہیں کہ میرا بندہ آگ میں جل جائے۔

اللہ پاک قرآن مجید میں فرماتا ہے:

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا

(سورۃ النساء آیت نمبر 147)

ترجمہ: ''میں تمہیں عذاب دے کر کیا کروں گا اگر تم ایمان لاؤ اور شکر کرو تو مجھ سے بڑا کون قدر دان ہے:''

اللہ پاک اپنے بندوں کو کامیاب کرنا چاہتے ہیں تو اللہ پاک نے اپنے بندوں کی کامیابی کے لیے رہنمائی فرمائی، طریقہ اور راستہ بتایا، اپنے منتخب شدہ برگزیدہ اور معصوم بندوں یعنی حضرات انبیاء کرام f کے ذریعے جن کو ہر قوم اور زمانے میں ضرورت کے مطابق بھیج کر بندوں پر احسان عظیم فرمایا اور اپنی طرف سے حجت پوری کر دی تا کہ کل قیامت کے دن کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ یا اللہ! ہمیں تو تیرا کسی نے نہیں بتایا اور نہ سیدھا راستہ دکھایا، ہم کیسے تجھے راضی کرتے، اب کوئی بھی انسان یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے پتہ ہی نہ چلا تھا۔

اب اگر اللہ پاک بندوں کو کامیاب کرنا چاہتا ہے اور اسی نے رہنمائی کے لیے حضرات انبیاء کرام f اور آسمانی کتابوں، صحیفوں کی شکل میں اپنا دین اور شریعت کو بھیجا کہ انسان بھی کامیاب ہو جائے تو پھر کیا کرنا چاہیے؟ جس سے اللہ اور بندے دونوں کی کامیابی کی چاہت پوری ہو جائے تو اس کے لیے ہمیں اللہ کے بھیجے ہوئے پیغمبروں پر ایمان لانا۔ ان کی ہر بات کو من وعن تسلیم کرنا اور ان کے بتائے ہوئے راستے پر ان کے طریقے کے مطابق چل کر اللہ پاک کو راضی کر کے دنیا اور آخرت میں کامیاب ہونا ہے۔

اللہ پاک قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

ترجمہ: اور ہم نے انسانوں اور جنوں کو نہیں پیدا کیا مگر اپنی عبادت کے لیے۔

(سورۃ ذٰریٰت آیت نمبر 56)

میرے بھائیو اور بہنو! اللہ پاک نے پیدا کرنے کے بعد انسان کو کامیاب کرنے کے لیے اس دنیا کی امتحان گاہ میں بھیج دیا تاکہ پتہ چلے اب کون مجھے راضی کر کے کامیاب ہو کر آتا ہے اور کون مجھے ناراض کر کے ناکام ہو کر آتا ہے۔ تو ہم کیسے کامیاب ہوں گے؟

جب ہم پورے اور حقیقی دین اسلام یعنی اللہ کے بنائے ہوئے دین (نظام حیات) پر چلیں گے تو کامیاب ہوں گے۔

دین کیا ہے؟

جو اللہ کی عبادت اللہ کی مرضی کے مطابق کرے گا، تو اللہ پاک اس سے راضی ہو جائے گا اور عبادت زندگی کے ہر کام میں ہے۔ اللہ نے زندگی دی ہے تو زندگی اسی کی مرضی کے مطابق گزاری جائے اور زندگی اس کی مرضی کے مطابق گزاری جائے گی تو یہ دین کہلائے گا اور دین کہتے ہیں پورے نظام حیات کو۔

اللہ پاک قرآن مجید میں فرماتا ہے:

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰہِ الْاِسْلَامُ

(سورۃ آل عمران آیت نمبر 19)

ترجمہ: دین اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہے

دین کے دو حصے ہیں ایک عبادات ہے اور دوسرا حصہ اخلاقیات ہے۔

عبادات میں کلمہ یعنی ایمانیات، عقائد ونظریات، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ، جہاد وغیرہ یعنی قولی، بدنی اور مالی عبادات ہیں۔ اس کو حقوق اللہ بھی کہتے ہیں۔ یعنی اللہ کا بندوں پر حق ہے کہ ہر طرح کی عبادت صرف اسی کے لیے کی جائے۔

دین کا دوسرا حصہ ہے اخلاقیات اس کو حقوق العباد بھی کہتے ہیں۔ یعنی یہ بندوں کا بندوں پر حق ہے اس میں زندگی کا ہر شعبہ معاشیات، سماجیات، رسومات، معاملات اور ضروریات زندگی میں روزمرہ کے تمام کام اسی میں داخل ہیں۔ غرض پیدائش سے لیکر موت تک مسلمان کا ہر کام اللہ اور اس کے آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے حکم اور طریقے کے مطابق ہو تو یہ دین ہے۔ اس دین پر عمل کرنے کا اجر بھی ملے گا اور نہ عمل کرنے پر سزا ملے گی۔

اب اللہ پاک نے اپنے احکامات بتانے کے لیے ہی حضرات انبیاء کرام f کو بھیجا۔ حضرات انبیاء کرام f اللہ پاک سے وحی کے ذریعے ہدایات لے کر پوری دیانت داری سے بندوں تک پہنچاتے رہے اور جو وقت کے نبی علیہ السلام کو بھی مانتا تھا اور ان کی بات بھی مانتا تھا وہ ہمیشہ کے لیے کامیاب ہو جاتا تھا اور جو اپنے وقت کے نبی علیہ السلام پر ایمان نہ لاتا اور نہ ان کی بات مانتا وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ناکام ہو جاتا۔ آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بعثت کے بعد اب قیامت تک جو شخص آپ کی بات کو مانے گا وہ کامیاب ہوگا اور جو نہ مانے گا وہ ناکام ہوگا۔

میرے بھائیو اور بہنو! یہ دنیا کی زندگی بہت تھوڑی ہے۔ موت کا کوئی پتہ نہیں کہ کب فرشتہ آئے اور ہماری روح نکال کر لے جائے ہماری امتحانی زندگی کا پرچہ ہم سے چھین لیا جائے

اور کہا جائے کہ اب مہلت کا وقت ختم ہو چکا ہے۔تم نے وقت ضائع کر دیا اور امتحان میں نا کام ہو گئے ہو اور تمہارے اعمال کا یہ نتیجہ تمہارے سامنے ہے۔اب چاہے پچھتاؤ یا خون کے آنسو روؤ اب نہ دنیا میں دوبارہ جا سکتے ہو نہ نیک عمل کر سکتے ہو پھر کہا جائے یہ لو! اپنے اعمال کی کتاب خود پڑھو تم نے جو اعمال کیے ہیں تمہیں انہیں کا بدلہ ملے گا۔

میرے بھائیو اور بہنو! ابھی وقت ہے کہ ہم اپنی اصلاح کر کے اپنے عقائد ونظریات کو درست کر لیں۔اللہ کو راضی کر کے دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو جائیں دعا ہے اللہ پاک ہمیں کامیاب کر دے اور ہم سب پر رحم فرمائے۔آمین یا ارحم الراحمین۔

آپ کی نجات

میرے بھائیو اور بہنو! کوئی اللہ پاک کو ایک مانتا ہے کوئی اللہ پاک کی ذات اور صفات دونوں میں کسی کو شریک مانتا ہے۔ کوئی ذات میں نہیں صرف صفات میں شریک مانتا ہے۔ جیسے یہودی جنہوں نے حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا بنالیا اور عیسائی جنہوں نے حضرت مریم g اور حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ کے ساتھ شریک کرلیا۔ کوئی کسی طرح اور کوئی کسی طرح اللہ کو مانتا ہے۔ غرض شیطان نے انسانوں کو مختلف قسم کے غلط عقائد و نظریات میں پھنسا دیا اور اس نے گمراہی کو خوبصورت مزین کر کے دکھایا اور حق کہہ کر باطل پر لگا دیا۔

اللہ جل جلالہ کا وجود:

دنیا میں ایک طبقہ ایسا بھی ہے کہ جو سرے سے اللہ پاک کے وجود کا ہی منکر ہے۔ اور کسی کو بھی اپنا معبود اور مالک خالق نہیں مانتا وہ طبقہ کہتا ہے کہ کائنات ایک حادثہ کے ذریعے وجود میں آئی ہے اور کائنات کا نظام خود بخود چل رہا ہے۔ انسان اور تمام مخلوق خود بخود پیدا ہوئی ہے اور اپنے وقت پر خود بخود مر جائے گی کیا یہ عقل والی بات ہے؟

انسان ایک تنکا بغیر سہارے کے فضا میں معلق نہیں کر سکتا۔ مگر اللہ نے بغیر ستون کے سات آسمان کھڑے کر دیے۔ ایک پنسل تو خود بخود بن نہیں سکتی پنسل بنانے کے لیے ایک پلانٹ پورا سسٹم اور کارخانہ درکار ہے بہت سے کاریگر مل کر کام کرتے ہیں۔ تب جا کر 2 روپے کی پنسل بنتی ہے۔ تو اتنی بڑی کائنات اس میں موجود ایسے ایسے سیارے کہ ان کا آپس کا فاصلہ کئی ارب نوری سال کی مسافت کا ہے۔ ان سیاروں میں موجود کئی قسم کی مخلوقات اور سورج، چاند، سیارے، ستارے، کہکشاں، سمندر اور زمین و آسمان میں کئی قسم کی مخلوقات اور زندگی، موت کا نظام اور ان کے رزق کا نظام، کم و بیش زمین کی اٹھارہ ہزار قسم کی

مخلوقات، پھر اشرف المخلوقات انسان کی پیدائش اس کی عقل، شعور، سائنس کی ترقی، موسموں کا نظام، بارش کا نظام، دن اور رات کا نظام، تمام کائناتوں کی ہر شے کا اپنے اپنے مدار میں اور بالکل درست وقت میں حرکات وسکنات کرنا۔ بننا اور مٹنا یہ کیسے بنانے اور چلانے والے کے بغیر بن اور چل سکتا ہے۔ اس کائنات کے پانی کا ہر قطرہ اور خشکی کا ہر ذرہ، درخت اور بُوٹی کا ہر پتہ، انسان کے جسم کا ہر خلیہ (جو کہ ایک مکمل فیکٹری ہے) یہ گواہی دیتا ہے کہ اس کا بنانے اور چلانے والا کوئی ہے اور وہ ہے صرف ایک اللہ رب العالمین۔

اللہ جل جلالہ کی قدرت:

اللہ رب العزت تن تنہا ہے۔ جس کا کوئی وزیر، کوئی مشیر، کوئی معاون اور مددگار نہیں۔ وہ اپنی ذات میں بھی اکیلا، اپنی صفات میں بھی اکیلا اور سب کچھ کرنے میں بھی اکیلا ہے۔ ہر چیز اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔ یعنی بنانے والا بھی ایک، چلانے والا بھی ایک، مخلوق بھی اسی ایک کی ہے۔ قیامت کے دن بھی اسی ایک کا حکم اور فیصلہ چلے گا۔ وہ سب کو پوچھ سکتا ہے اور اسے کوئی نہیں پوچھ سکتا۔ وہ نیند، اونگھ، کھانے پینے اور بیوی بچوں سے پاک ہے۔ وہ ہی سب سے بڑا ہے اس سے بڑا کوئی نہیں۔ وہ سب کے اوپر ہے۔ اس کے اوپر کوئی نہیں۔ وہ سب سے چھپا ہوا ہے اس سے چھپا ہوا کوئی نہیں۔ وہ سب سے پہلے ہے۔ اس سے پہلے کوئی نہیں وہ سب کے بعد ہے۔ اس کے بعد کوئی نہیں نہ اس کی کوئی ابتدا نہ اس کی کوئی انتہا ہے۔ وہ زمین وآسمان میں سمانہیں سکتا مگر مومن کے دل میں رہتا ہے۔

تمام عالمین اس کے آگے جھکے ہوئے ہیں، بیان کرنے والے اس کی پوری تعریف بیان کرنے سے عاجز ہیں۔ کیونکہ اللہ وہ ذات ہے۔ جسے آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں وہم وگمان اسے پا نہیں سکتے اور کوئی تعریف کرنے والا اس کی پوری تعریف کر نہیں سکتا۔ جہاں انسان کی عقل ختم ہوتی ہے وہاں سے اس کی قدرت شروع ہوتی ہے۔ اس کی ذات وصفات ہر حد اور ہر پیمانے سے بالاتر ہے۔ اسی کا سب ہے اور وہی سب کا رب ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! اللہ تمام عالمین کا رب ہے۔ صرف مومن یا مسلمان کا نہیں بلکہ کافر کا بھی رب ہے اور جو اس کے وجود کے منکر ہیں ان کا بھی وہی رب ہے۔ وہی رب اپنے قرآن پاک میں فرماتا ہے:

موت اور زندگی:

اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا

(سورۃ الملک آیت نمبر 2)

ترجمہ: اس ذات نے موت اور زندگی کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ دیکھے کون اچھے عمل کرتا ہے۔

اللہ پاک نے موت کا ذکر پہلے کیا ہے۔ زندگی کا ذکر بعد میں کیا ہے۔ تو پتہ چلا کہ موت پہلے اور زندگی بعد میں ہے کیونکہ یہ دنیا کی زندگی عارضی، فانی اور امتحانی ہے اصل اور حقیقی زندگی موت کے بعد شروع ہوتی ہے۔

موت کے وقت یہ آزمائشی اور امتحانی زندگی ختم ہو جائے گی۔ اس میں جو کیا ہوگا وہ موت کے وقت بھی اور قیامت کے دن بھی سامنے آجائے گا۔ اس کے بعد کبھی نہ ختم ہونے والی اصل زندگی شروع ہوگی۔ اس حقیقی زندگی کی کامیابی بھی حقیقی اور اس کی ناکامی بھی ہمیشہ ہمیشہ کی ناکامی ہوگی۔ اس دنیاوی، عارضی، امتحانی زندگی کے اختتام پر موت نے تو ضرور آنا ہے۔ موت کا کوئی انکار نہیں کرتا جو خدا کا بھی منکر ہے وہ بھی موت کو برحق آنے والی مانتا ہے۔ اسے بھی پتہ ہے کہ ہر ایک نے مرنا ہے نہ یہاں کوئی سدا رہا اور نہ رہے گا۔ ہر ایک نے ایک وقت مقررہ پر موت کا پیالہ پینا ہے اور مر کر اس دنیا سے آگے جانا ہے۔ جہاں سے پھر واپسی ممکن نہیں اور نہ کوئی آج تک وہاں سے آیا ہے۔ موت کے بعد قبر (برزخ) پھر آگے کا اصل جہان ہے۔ جہاں پر جزا اور سزا کا نظام ہے اور ہمیشہ زندہ رہنا ہے۔

اللہ پاک قرآن مجید میں فرماتا ہے:

کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ (سورۃ آل عمران آیت نمبر 185)

ترجمہ: ہر جان دار نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔

انسان، جنات، نیک و بدغرض ہر جاندار حتیٰ کہ کتاب کے کاغذ میں رہنے والا کیڑا جس کی جسامت ایک ذرہ سے بھی کم ہے اس نے بھی مرنا ہے۔ جب کچھ بھی نہ تھا تو صرف اللہ ہی تھا جب کچھ بھی نہ رہے گا تو صرف اللہ ہی رہے گا۔ ہر شے کو فنا ہے صرف ایک اللہ کو ہی بقا ہے۔ ہر ایک کو موت آئے گی اور کوئی پتہ نہیں کہ کب آ جائے۔

موت کب؟

آپ نے بھی اکثر دیکھا یا سنا ہوگا کہ کوئی شادی کے کپڑے لینے بازار گیا اور کفن پہن کر آ گیا، کوئی نئے کپڑے سلوانے کے لیے گیا مگر اسے نہیں پتہ کہ مجھے بغیر سلائی کے کفن ابھی ملنے والا ہے، میرا کفن فیکٹری سے بن کر بازار میں پہنچ چکا ہے اور میرے عزیزوں کے پاس میرے کفن کی خریداری کے لیے پیسے آ چکے ہیں۔ میری قبر میں لگانے والی اینٹ اور سلیپ بن کر آ چکی ہے۔عنقریب میرا قیمتی سوٹ بھی میری موت کے بعد غسل کے وقت اتار دیا جائے گا۔ پھر پیاری اولاد بھی اس سوٹ کو پہننے کے لیے تیار نہ ہوگی۔سب محبت کرنے والے خاوند، بیوی، بھائی بہن حتیٰ کہ ماں باپ بھی ایک رات مردہ کو رکھنے کے لیے تیار نہ ہوں گے اور یہی آواز آئے گی! جلدی کرو، جنازہ اٹھاؤ، قبر تیار ہوگئی ہے۔ پھر منوں مٹی کے نیچے دفن کر کے اپنے اپنے گھروں کو چل دیں گے، کچھ عرصہ کے بعد لاڈلا بیٹا بھی بھول جائے گا کہ میرے ماں باپ کی قبر کہاں ہے، میرے باپ نے میرے لیے کیا کچھ کیا ہے۔

موت کیسے؟

میرے محترم بھائیو اور بہنو! قبر میں جانے سے پہلے بھی ایک سخت اور مشکل مرحلہ آتا ہے اور وہ ہے موت کا وقت، جب نزع کا عالم طاری ہوتا ہے، دنیا کی زندگی کی چند آخری گھڑیاں باقی ہوتی ہیں۔ سانسوں کی ڈور ٹوٹ رہی ہوتی ہے، سب کچھ چھوڑ کر دنیا سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جانے کا وقت آ چکا ہوتا ہے، تمام انسان اور جدید میڈیکل سائنس بھی بے بس ہو جاتی ہے۔ ڈاکٹر بھی کہہ دیتا ہے کہ (Sorry) تو اس وقت بظاہر آنکھیں کھلی ہوتی ہیں مگر مرنے والا دنیا کو دیکھنے سے قاصر ہوتا ہے۔ دنیا کی زندگی ایک خواب کی طرح لگتی ہے۔ دنیا میں خواب سے جیسے

انسان بیدار ہوکر ہر طرف حیرانگی سے دیکھنے لگتا ہے۔اسی طرح مرنے والا حقیقت میں دوسرے جہان کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔مگر بتا نہیں سکتا۔دنیا ایک بھولے بسرے خواب کی مانند ہو جاتی ہے، یہ وقت ہر انسان پر آتا ہے۔

اللہ پاک قرآن مجید میں فرماتا ہے:

فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآئَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ

(سورۃ ق آیت نمبر 22)

ترجمہ:''پس تیری آنکھوں سے پردہ ہٹا دیا گیا آج تیری نظر تیز اور ہر طرف دیکھ رہی ہے''۔

گھر والے اور عزیز و اقارب بھی سرہانے کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔مگر بے بس ہوتے ہیں۔نہ موت کے فرشتے سے لڑ سکتے ہیں۔نہ روح کو نکلنے سے روک سکتے ہیں۔یہ منظر بڑا ہی دردناک ہوتا ہے۔

اللہ پاک قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَجَآئَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ

(سورۃ ق آیت نمبر 19)

ترجمہ:اور جب موت کے سکرات (سختی) حق کے ساتھ آجاتی ہے۔

یعنی موت کی سختی ایک حقیقت ہے۔جس سے کوئی بچ نہیں سکتا۔(مگر اللہ جس کے لئے آسان پیدا کردے) جب موت کا فرشتہ آجاتا ہے تو اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ایک لمحہ آگے یا پیچھے نہیں ہو سکتا کوئی نصیحت وصیت اور نیک عمل یا توبہ کا وقت نہیں مل سکتا۔امتحانی زندگی کا وقت ختم ہو چکا ہے۔امتحانی زندگی کا پرچہ چھین لیا جاتا ہے۔کہ اب امتحان کا وقت ختم اور نتیجے یعنی بدلے کا وقت شروع ہے۔

موت کا فرشتہ مرنے والے کی روح کو پاؤں کی انگلیوں کے پوروں سے کھینچ کر نکالنا شروع کرتا ہے۔اگر مرنے والا کافر، مشرک، منافق یا گمراہ ہے، بغیر توبہ کیے، ایمان، اعمال

صالحہ کے بغیر مر رہا ہے، تو میرے بھائیو اور بہنو! اس کے ساتھ تو بے حد سختی والا معاملہ کیا جاتا ہے۔ جسے نہ کوئی بیان کرسکتا ہے، نہ کوئی سن سکتا ہے، نہ کوئی لکھ سکتا ہے۔ اسے موت کے وقت ایسی شدت کی پیاس لگتی ہے کہ اگر سمندر بھی پلا دیا جائے تو پیاس نہ بجھے۔ اس کی روح کو ایسے نکالا جاتا ہے کہ جیسے کسی کو ایک ہزار کوڑے اکٹھے مارے جائیں یا ایک ہزار آگ کی سلاخوں سے داغ دیا جائے۔ جیسے ایک سخت کانٹے دار جھاڑی پر ململ کا باریک کپڑا ڈال دیا جائے اور پھر ایک کونے سے پکڑ کر اسے جھٹکے سے کھینچا جائے تو جس طرح وہ ململ کا کپڑا تار تار ہو جاتا ہے۔ اس سے بھی کئی ہزار گنا زیادہ سختی سے روح نکالنے سے مردے کا جسم تار تار ہو جاتا ہے اور خوفناک فرشتے روح کو مارتے ہوئے لے کر جاتے ہیں۔ جا کر سجین میں بند کر دیتے ہیں اور پھر کفر اور بداعمالی کے بقدر خوفناک اذیت ناک عذاب میں قیامت تک کے لیے ڈال دیا جاتا ہے۔ مرنے والا اپنے برے انجام کو دیکھ کر خون کے آنسو روتا اور چیختا چلاتا ہے۔ جب عذاب ہوتا ہے تو مردہ حسرت اور افسوس سے اپنی انگلیوں کو چباتا ہے۔ بازو تک چباتا جاتا ہے، مگر بے فائدہ ہوتا ہے۔ کوئی رشوت، سفارش، رونا، پیٹنا اور کوئی چال کام نہیں آئی یہ برزخ کے مختصر احوال تھے۔

قبر کا منظر:

میرے بھائیو اور بہنو! جب مردے کو قبر میں دفن کر کے لوگ واپس لوٹتے ہیں۔ تو قبر میں دو فرشتے منکر اور نکیر نہایت خوفناک شکلوں میں ہیبت ناک، گرجدار آواز والے آتے ہیں۔ ان کے ہاتھ میں لوہے کے گرز ہوتے ہیں۔ آگ ان سے نکل رہی ہوتی ہے۔ وہ تین سوال کرتے ہیں۔

پہلا سوال مَنْ رَبُّکَ تیرا رب کون ہے؟ دوسرا سوال مَادِیْنُکَ تیرا دین کونسا ہے؟ تیسرا سوال مَنْ نَبِیُّکَ تیرا نبی کون ہے؟ اگر مردہ نیک ہو تو تینوں سوالوں کے جواب اس کی زبان سے جاری ہو جاتے ہیں۔

اگر مردہ اپنی دنیوئی زندگی میں صحیح ایمان ویقین اور اعمال صالحہ کے ساتھ نہ رہا ہو گا تو کہے گا لَا اَدرِیُ میں نہیں جانتا، ہائے میں نہیں جانتا، ہائے میں نہیں جانتا، اس کی زبان سے جواب نہیں نکل سکتا۔ وہاں ذہن میں اٹکی اور زبان پر رٹی بات نہیں چلتی بلکہ دل کے اندر کا ایمان یقین اور اعمال صالحہ کام آتے ہیں مردے کے جواب نہ دینے پر منکر نکیر اس کے سر پر زور سے گرز مارتے ہیں تو مردہ ستر گز زمین میں دھنس جاتا ہے پھر باہر آتا ہے پھر مارتے ہیں۔

دوسرا عذاب یہ کہ اس کو قبر اتنا زور سے دباتی ہے کہ اس کی دونوں طرف کی پسلیاں ایک دوسرے کے اندر گھس جاتی ہیں پھر قبر کھلتی ہے اور پھر زور سے دباتی ہے۔

تیسرا عذاب اس پر ایک خوفناک کالا زہریلا اور گنجا سانپ جس کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہوتے ہیں۔ مسلط کر دیا جاتا ہے جو اسے زور سے ڈنگ مارتا رہتا ہے۔ اور دوزخ کی کھڑکی کھول دی جاتی ہے اس طرح قبر میں عذاب دیا جاتا ہے جسے انسان اور جن نہیں دیکھ سکتے۔

یہ قیامت تک کے عذاب کی مختصر جھلکی ہے۔ اصل عذاب تو قیامت کے بعد ہمیشہ کے لیے ملنے والا ہے۔

تخلیقی قدرت:

کسی نے اگر مردے کی لاش جلا دی، پانی میں بہا دی یا ہوا میں اڑا دی، تو اللہ پاک اپنی قدرت سے اسے بھی اکٹھا کر کے اس کے بدن میں روح کو ڈال کر عذاب دے گا۔ جو اللہ اس پر قادر ہے کہ انسان کو عدم سے وجود بخشا تو اس پر بھی قادر ہے کہ وجود کو دوبارہ جمع کر دے۔ کیونکہ جب کچھ نہ تھا تو اللہ پاک نے روحوں کو پیدا کیا اور پھر وقت مقررہ پر ماؤں کے رحموں میں گندے پانی کے ایک قطرے سے اتنا خوبصورت اور مکمل انسان بنا دیا۔ جسے چاہا لڑکا بنا دیا، جسے چاہا لڑکی بنا دیا۔ پورے جسم میں بے شمار نظام بنائے اور سب کو الگ الگ کام پر لگا دیا۔ اس میں اپنا حکم (روح کو) ڈالا اور پھر آخرت میں بھی وہی اللہ اسے دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے۔

اس رب دو جہاں کی قدرت یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ ہو جاتو وہ ہو جاتی ہے۔ یہ صرف انسانوں کو سمجھانے کے لیے ہے ورنہ اسے ہو جا کہنے کی بھی ضرورت نہیں ہے اس کے ارادے کا نام ہی وجود ہے۔ اسے کسی قسم کے میٹریل کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ انسان، جنات اور ساری مخلوق اس کے قبضہ قدرت سے کہیں بھاگ نہیں سکتی۔ ساری مخلوق اس کی نافرمان ہو جائے تو بھی اس کی قدرت اور بادشاہت میں کمی نہ آئے گی۔ اگر ساری مخلوق اس کی فرمانبردار ہو جائے تو بھی اس کی قدرت اور ملکیت میں کوئی اضافہ نہ ہو۔

حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے ایک دفعہ اللہ پاک سے عرض کیا کہ اگر ساری مخلوق تیری نافرمان ہو جائے تو اے اللہ پاک تو کیا کرے گا؟ اللہ پاک نے فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام میں ایک درندہ بھیجوں گا جو ساری زمین اور اس کے اوپر اور اندر کی تمام مخلوق کو ایک لقمہ بنا کر کھا جائے گا۔ تو سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ یا اللہ اتنا بڑا درندہ کہاں ہے؟ اللہ پاک نے فرمایا! اے موسیٰ علیہ السلام ایسے درندے میری چراگاہوں میں سے ایک چراگاہ میں چر رہے ہیں۔ اللہ پاک کے پتہ نہیں کتنے درندے ہیں اور کتنی چراگاہیں اور کہاں پر ہیں اس لامحدود ذات کی عظمتوں اور رفعتوں کا اندازہ کون کر سکتا ہے؟ تو وہ لامحدود ذات خود کتنی بڑی ہوگی؟ عقل وہاں تک نہیں جا سکتی۔ جہاں انسان کی عقل ختم ہوتی ہے وہاں سے میرے رب کی قدرت شروع ہوتی ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! اگر اللہ پاک کسی کو عذاب دینا چاہے تو بھلا کون ہے جو اسے چھڑا سکے؟ اللہ پاک کا عذاب انسان کیسے برداشت کر سکتا ہے؟ ذرا سا پیٹ میں درد ہو تو انسان بے بس ہو جاتا ہے اور اندھیرے، تنہائی سے گھبراتا ہے۔ ذرا سی گرمی، سردی میں تڑپ اٹھتا ہے، اتنا کمزور انسان کیسے اللہ کے عذاب کو برداشت کر سکتا ہے لیکن اگر کوئی دنیا سے گمراہی کے ساتھ چلا گیا تو پھر سب کچھ سامنے ہوگا۔ عذاب میں مبتلا ہونا پڑے گا اور موت دوبارہ نہ آئے گی بلکہ ہمیشہ زندہ رہنا ہوگا۔

دنیا میں اگر کسی کو سخت تکلیف دی جائے یا جلا دیا جائے تو انسان نا قابل برداشت اذیت سے مر جاتا ہے مگر وہاں موت نہیں ہے لیکن عذاب موت سے زیادہ تکلیف دہ ہوگا وہاں، مرے گا نہیں کہ مر جائے اور عذاب سے جان چھوٹ جائے۔ جیئے گا، جینا پڑے گا عذاب کو برداشت کرنا پڑے گا۔ (اللہ پاک ہم سب کو عذاب سے محفوظ رکھے۔ آمین) بھلا کون اس عذاب کو برداشت کر سکتا ہے؟

میرے بھائیو اور بہنو! ذرا سوچو، سمجھو، غور کرو، اس عذاب سے بچنے کا سامان کرو ابھی وقت ہے کہ اپنے ایمان عقیدے اور اعمال کی اصلاح کی جائے۔ ''پھر پچھتائے کیا ہوت'' ''جب چڑیاں چگ گئیں کھیت'' اس رب ذوالجلال سے خلوص دل کے ساتھ دعا ہے، کہ اللہ پاک ہم سب کو اپنی ناراضگی سے بچائے، دوزخ سے نجات دے کر اپنی جنت میں داخل کرے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

آپ کی حقیقی زندگی

میرے بھائیواور بہنو! ایک بچہ جو ماں کے پیٹ میں پرورش پا رہا ہے اس کی عقل وسوچ محدود ہے۔ اسے اگر کہا جائے کہ تم عنقریب باہر آؤ گے اور باہر دنیا کے جہان میں تم دیکھو گے بڑے بڑے سمندر، ریگستان، پہاڑ اور کائنات اتنی وسیع ہے تو اسے یقین نہیں آئے گا۔ جب وہ دنیا میں آتا ہے، دنیا کی آنکھ کھلتی ہے، تو وہ ہر چیز کو دیکھتا ہے، پھر اسے عقل اور شعور ملتا ہے تو اسے ہر چیز کا یقین آجاتا ہے۔ اسی طرح موت کے وقت جب دنیا کی آنکھ بند ہوگی، اور آخرت کی اصل آنکھ کھلے گی ہر چیز سامنے نظر آئے گی جنت دوزخ، فرشتے، ثواب، عذاب پھر تو اسے بھی یقین آجائے گا، جو دنیا میں آخرت کا انکار کرتا رہا ہوگا۔ اللہ پاک فرماتا ہے۔

رَبَّنَا اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّامُوْقِنُوْنَ

(سورۃ سجدہ آیت نمبر 12)

ترجمہ: ’’کافر کہیں گے! اے ہمارے رب ہم نے دیکھ لیا، سن لیا، مان لیا اب ایک بار ہمیں دنیا میں دوبارہ بھیج دیجئے تاکہ ہم نیک عمل کر کے (تجھے راضی کر کے) آئیں۔‘‘

مگر دنیا میں دوبارہ نہیں آسکیں گے۔ بس موت کے بعد قبر میں اتر کر برزخ کا عرصہ گزار کر اور قیامت کے دن دوبارہ جمع کیے جائیں گے۔ حساب، کتاب اور جزا وسزا کے لیے۔ اپنی امتحانی زندگی کا نتیجہ لینے کے لئے روز محشر جمع کیے جائیں گے۔

قیامت کا منظر:

میرے بھائیو اور بہنو! وہ انصاف (حساب) کا دن یعنی قیامت کا دن بڑی سخت گھبراہٹ اور خوف سے بھرا ہوا ہولناک دن ہوگا۔ کافروں، مشرکوں، منافقوں، گمراہوں، مرتدوں پر تو اس کی سختی اور بھی زیادہ ہوگی۔ جس دن ہر کوئی اپنے غم میں ڈوبا ہوا ہوگا۔ نہ کسی کو دوسرے کی ہوش ہوگی اور نہ کوئی کسی کا بوجھ اٹھا سکے گا۔

جب پہلا صور پھونکا جائے گا تو تمام انسان بے ہوش ہو جائیں گے۔صور پھونکے کی آواز سخت چیخ چنگھاڑ اور دل ہلا دینے والی ہو جائے گی۔ ہر حاملہ اپنے حمل کو گرا دے گی اس کو سن کر۔ ہر ماں اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی۔ ہر انسان دوسرے کو آنکھیں پھاڑ کر تک رہا ہوگا۔حالت یہ ہوگی جیسے نشے میں ہوتے ہیں مگر نشہ نہیں ہوگا کوئی بھاگ نہ سکے گا، کوئی چھپ نہ سکے گا۔

اس دن تمام مخلوق مر جائے گی۔آسمان پھٹ جائے گا، اس میں دروازے بنا دیے جائیں گے۔جن سے فرشتے فوج درفوج اتریں گے۔ستارے بے نور کر کے توڑ کر گرا دیے جائیں گے۔ چاند اور سورج کی روشنی لپیٹ دی جائے گی۔ پہاڑ ہوا میں روئی کے گالوں کی طرح اڑا دیے جائیں گے۔سمندروں میں آگ لگا دی جائے گی۔زمین کانپ کر ریزہ ریزہ ہو جائے گی، پھر ہموار میدان بنا دی جائے گی۔زمین اپنے اندر کی ہر چیز کو باہر اگل دے گی۔ دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو تمام مردے زندہ ہو کر میدان محشر کی طرف دوڑیں گے۔جو زمین میں دبائے گئے، خواہ آگ میں جلا دیے گئے خواہ پانی میں بہا دیے گے یا راکھ بنا کر ہوا میں اڑا دیے گئے، وہ سب جمع کر کے میدان محشر کی طرف دوڑا دیے جائیں گے۔ وہ دن ایسا خوف کا ہوگا جس کے خوف سے بچے بھی بوڑھے ہو جائیں گے۔

فرشتے قطار در قطار نکل کر کناروں پر میدان محشر کو گھیر لیں گے۔ وہ اپنے رب کے حکم کے منتظر ہوں گے۔ قیامت کا بھونچال بڑا سخت ہوگا۔زمین سرخ تابنے کی بنا دی جائے گی۔ سورج ایک میل کے فاصلے پر کر دیا جائے گا، تمام انسان اپنے پسینے میں غرق ہوئے ہوں گے۔ ہر کوئی مرد ہو یا عورت بالکل ننگا ہوگا، ننگے بدن، ننگے پاؤں اور بغیر ختنہ کے سب اکٹھے جمع کیے جائیں گے۔خوف گھبراہٹ اور وحشت ایسی ہوگی کوئی کسی کی طرف نہ دیکھے گا۔

میرے بھائیو اور بہنو! اس روز کافروں، منافقوں، گمراہوں کے چہرے سوجے ہوئے ہوں گے اور سیاہ کر دیے جائیں گے۔ وہ اندھے، گونگے اور بہرے کر کے منہ کے بل چلا دیے

جائیں گے جس اللہ نے پاؤں کے بل چلایا وہ آج مجرموں کو منہ کے بل چلائے گا۔ اس روز مجرم لوگ قسمیں کھا کھا کر کہیں گے ہم دنیا میں ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے۔ اس روز اللہ کا عذاب بڑا سخت ہوگا۔

میرے بھائیو اور بہنو! جب ساری کائنات کا نظام تباہ کر دیا جائے گا۔ ساری مخلوق کو اللہ پاک موت کی نیند سلا کر فرمائیں گے! ''لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ'' آج کس کی بادشاہی ہے؟ مگر کوئی جواب دینے والا نہ ہوگا۔ سب فنا ہو چکے ہوں گے۔ جب کوئی جواب نہ آئے گا تو اللہ پاک خود ہی فرمائیں گے! ''لِلّٰہِ لوَاحِدِ الْقَھَّارْ'' آج ایک اللہ واحد قہر والے کی بادشاہت ہے۔ کہاں گئے اپنے آپ میں تکبر کرنے والے، دنیا کے بادشاہ اور حکمران، کوئی طاقت، کوئی حکومت، کوئی بادشاہت، آج نہیں ہے سب فنا ہو چکے ہیں اور اپنے انجام کو پہنچ چکے ہیں۔ جو بنے ہی فنا ہونے کے لیے تھے، وہ سب مٹ گئے اور فنا ہو گئے ان کا نام ونشان بھی باقی نہ رہا۔

اس دن نہ کوئی کسی کا بوجھ اٹھائے گا نہ کسی کے کچھ کام آسکے گا۔ جس کے نیک اعمال پہاڑوں سے بھی زیادہ ہوں گے وہ بھی یہ گمان کرے گا کہ آج میری نجات نہیں ہوسکتی۔ ہر ایک کو صرف اپنی نجات کا غم ہوگا کہ میں بچ جاؤں چاہے ساری انسانیت دوزخ میں چلی جائے۔ حتیٰ کہ تمام حضرات انبیاء کرام f بھی پکاریں گے۔ یَا رَبِّ نَفسِی نَفْسِی، کہ اے ہمارے رب ہماری نجات کا سوال ہے۔ بس مجھے بچالے۔

حضور خاتم النبیین ﷺ کی پکار ''یَا رَبِّ اُمَّتِی اُمَّتِی''

میرے بھائیو اور بہنو! اس نفسا نفسی کے عالم میں صرف وہ کون سی ہستی ہوگی جنہیں اپنی ذات کی نہیں بلکہ اپنی امت کی فکر ہوگی؟ وہ ہستی اللہ پاک کے محبوب آخری نبی شافع محشر ساقی کوثر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہوگی۔ جو کہیں گے! ''یَا رَبِّ اُمَّتِی اُمَّتِی'' کہ اے میرے رب میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے۔ پھر میرے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے حکم سے اپنی امت کے افراد کی سفارش (شفاعت) فرمائیں گے اللہ پاک اس سفارش پر ان

افراد کی بخشش فرما دیں گے۔ یہ سفارش حساب کتاب کے بعد ہوگی۔ اور اللہ پاک کے حکم سے حضرات انبیاء کرام f ، شہداء، علما، صلحا، حفاظ بھی سفارش کریں گے ان لوگوں کی جنہوں نے اللہ کے حکموں کو اپنے وقت کے نبی کے طریقے پر پورا کیا ہوگا اور مومن مسلمان ہوں گے۔ مگر کفار منافقین کا کوئی سفارشی و مددگار نہ ہوگا اور ان کی نہ بخشش اور نہ ہی نجات ہوگی۔ ان کے اچھے کاموں کا بدلہ بھی انہیں دنیا میں دیا جا چکا اور آخرت میں ایمان کے بغیر نیک اعمال بھی کسی کام کے نہیں ہوں گے۔

مجرموں کی حسرت:

گنہگار اور مجرم یہ تمنا کریں گے کہ ہمارا اہل وعیال سب دوزخ میں چلے جائیں اس کے بدلے میں ہم بچ جائیں مگر نہیں بچ سکیں گے۔ اس روز اگر کوئی زمین و آسمان کے برابر سونا دے کر بھی بچنا چاہے گا تو نہیں بچ سکے گا۔ اس روز مجرم کہیں گے! کہ اے ہمارے رب ہم نے دیکھ لیا، سب سن لیا اور ہم تجھ پر، تیرے نبیوں پر اور جنت، دوزخ، قبر، قیامت، فرشتوں پر ایمان لائے ہیں اور ہمیں صرف ایک موقع دے کر دنیا میں دوبارہ بھیج دے تو ہم نیک عمل کر کے آئیں گے۔ مگر ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ اس وقت حسرت اور افسوس کا عجیب منظر دیکھو گے۔ مجرم اپنے بڑوں، لیڈروں، سرداروں، رہنماؤں، رہبروں کو کہیں گے! کہ تم نے ہمیں گمراہ کر دیا ہمیں اپنے پیچھے لگا لیا، آج یہ دن دیکھنا پڑا ہے، تمہاری وجہ سے بدبختو! تم برباد ہو جاؤ اور ہلاک ہو جاؤ، خود ڈوبے ہو اور ہمیں بھی ساتھ لے ڈوبے ہو، وہ کہیں گے کہ ہم نے تمہیں زبردستی اپنے پیچھے تو نہیں لگایا تھا تم ہمیں کیوں کوستے ہو اپنے آپ کو ملامت کرو تم ہماری نہ مانتے تمہیں عقل نہیں تھی؟ تمہیں کسی نے حق بتایا بھی تھا مگر تم نے خود ہی حق قبول نہ کیا اور شیطان کی بات مانی تم شیطان کے پیچھے لگے تھے۔

پھر یہ سارے مل کر شیطان کو برا بھلا کہیں گے تو وہ کہے گا! میں نے تو وسوسہ ڈالا تھا تم وسوسے میں نہ آتے اور میری بات نہ مانتے، تم نے خود یہ سب کچھ کیا تھا اب اپنے آپ کو ملامت

کرو مجھے کیوں ملامت کرتے ہو، میں تم سے اور تمہارے برے کاموں سے آج بری ہوں، میں نے تو صرف بہکایا تھا تم میرے بہکاوے میں نہ آتے، میں نے تمہارا ہاتھ پکڑ کر برائی پر تو نہیں لگایا تھا، تم نہ مانتے تو نہ ہلاک ہوتے، نہ عذاب میں گرفتار ہوتے وہ کہے گا! میں تو خود برباد ہو گیا ہوں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اور میرا اپنا ٹھکانہ جہنم ہے جاؤ آج میں تم سے بَری ہوں۔

انصاف کا دن:

میرے بھائیو اور بہنو! ذرا سوچو غور کرو اور اس دن سے ڈرو جس دن اللہ کے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ کوئی جائے پناہ نہ ہوگی۔ کوئی کام نہ آئے گا اور نہ ہی کوئی رشوت (جبری) سفارش چلے گی، جب جنت اپنی تمام تر زیب وزینت کے ساتھ سامنے ہوگی۔ دوزخ بھی اپنی تمام تر ہولنا کیوں، وحشت نا کیوں اور چیخ وچنگھاڑ کے ساتھ سامنے ہوگی۔ اللہ اپنے نافرمان بندوں پر سخت غصے میں سامنے جلوہ افروز ہوگا اور فرشتے اللہ کے حکم کے منتظر انسانوں کو گھیرے میں لیے ہوئے ہوں گے۔

جب نام پکارا جائے گا! فلاں کے بیٹے اور فلاں کی بیٹی کو لایا جائے۔ اللہ کے سامنے حساب کے لیے۔ تمام اعمال پیش ہوں گے۔ ترازو قائم ہوگا۔ اعمال تولے جائیں گے۔ اور فیصلہ کی گھڑی آپہنچے گی۔ سانسیں بند ہو جائیں گی۔ خوف کے مارے دل کی دھڑکنیں رک جائیں گی۔ ہیبت سے آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔ سب کیا دھرا (نامہ اعمال) سامنے ہوگا۔ ہاتھ پاؤں اور تمام جسم کے اعضاء بول کر گواہی دیں گے۔ کوئی انسان اور جن اپنی کسی بھی بداعمالی کا انکار نہیں کر سکے گا۔

پل صراط:

پھر پل صراط کو بچھایا جائے گا، پل صراط جہنم کے اوپر پل ہے، جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے، جس پر سے ہر ایک کو گزارا جائے گا۔ ایمان والے اپنے ایمان اور اعمال صالحہ کے بقدر ملنے والے نور کے ساتھ گزریں گے۔ کچھ بجلی کی رفتار سے، کچھ ہوا کی رفتار

سے، کچھ تیز گھوڑے کی رفتار سے اور کچھ پیدل چلتے ہوئے گزر جائیں گے فاسق اور فاجر گرتے پڑتے دوزخ کے شعلوں سے جلتے بھنتے گزر جائیں گے اور کچھ بدنصیب کٹ کر نیچے جہنم میں گر جائیں گے۔ میرے بھائیو اور بہنو! ڈرو اس دن اللہ کے قہر اور اس کے عذاب سے، وہ جسے عذاب دینا چاہے گا اسے کوئی چھڑا نہ سکے گا۔

حضور خاتم النبیین ﷺ کی شفاعت کبریٰ:

اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ اللہ کے حکم سے شفاعت کریں گے۔ جو اپنی امت کے ایمان اور بھلائی کے بڑے حریص ہیں اور اپنی امت کے غم میں گلتے ہوئے دنیا سے تشریف لے گئے۔

آپ ﷺ کے سینہ مبارک سے امت کے غم کی وجہ سے ہنڈیا کے ابلنے کی سی آواز آتی تھی۔ اسی لیے اللہ پاک نے اپنے محبوب ﷺ کو قرآن پاک میں ان الفاظ سے تسلی دی:

لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفۡسَکَ اَلَّا یَکُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ

(سورۃ الشعرا آیت نمبر 3)

ترجمہ: اگر یہ ایمان نہیں لاتے تو کیا آپ ان کے غم میں اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالیں گے۔

حضور خاتم النبیین ﷺ دنیا سے جاتے ہوئے بھی اپنے اللہ سے وعدہ کروا گئے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا! ہم آپ ﷺ کے بعد آپ کی امت کو تنہا نہیں چھوڑیں گے۔ پوری امت مل کر بھی اپنی ساری زندگی میں اپنے نبی ﷺ کے ان احسانات کا بدلہ نہیں اتار سکتی جو انہوں نے اپنی امت پر کیے ہیں۔

اس وحشت سے بھرے میدان محشر میں بھی وہ اپنی امت کو نہیں بھولیں گے۔ اور وہی امتی شفاعت کا حق دار ہوگا جس نے اپنے نبی ﷺ کو اللہ کا آخری نبی مان کر آپ ﷺ کے طریقے کے مطابق زندگی گزاری ہوگی اور اطاعت وفرماں برداری کی ہوگی۔ اسی امتی کو حوض کوثر

کا پانی ملے گا سخت پیاس میں جب ساری انسانیت پیاس کی شدت سے تڑپ رہی ہوگی۔حوض کوثر کا پانی پینے کی بعد جنت میں جانے تک دوبارہ پیاس نہیں لگے گی۔

قیامت کے دن چار سوال:

میرے بھائیو اور بہنو! اس دن ہر انسان سے چار سوال کیے جائیں گے جب تک جواب نہ دے گا اس وقت تک اپنی جگہ سے ہل نہیں سکے گا۔

☆ پہلا سوال! عمر کہاں گزاری؟

☆ دوسرا سوال! جوانی کہاں (کیسے گزاری)؟

☆ تیسرا سوال! اپنے علم پر کتنا عمل کیا؟

☆ چوتھا سوال! مال کیسے کمایا اور کہاں پر خرچ کیا؟

اس دن حضرت سیدنا عزیر علیہ السلام سے بھی سوال کیا جائے گا کہ یہودیوں نے جو کہا تھا کہ عزیر علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں۔کیا حضرت عزیز علیہ السلام نے ان کو یہ کہا تھا؟

حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام سے بھی سوال کیا جائے گا کہ عیسائی جو کہتے ہیں کہ سیدہ مریم صدیقہ g اللہ کی بیوی اور حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں۔کیا حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے عیسائیوں کو یہ تعلیم دی تھی؟ ہرگز ہرگز نہیں۔

میرے بھائیو اور بہنو! ہم کس کھیت کی مولی ہیں، ہماری کیا حیثیت ہے، جب جلیل القدر نبیوں سے سوال ہوسکتا ہے تو اس میدان میں ہمارا کیا بنے گا۔حضرات انبیاء کرام f تو معصوم ہیں اس لیے وہ تو بری ہو جائیں گے ہماری باتوں کے بارے میں جب مواخذہ ہوگا تو ہمارا کیا بنے گا؟

اس دن جس کے عملوں کا وزن کم ہو جائے گا۔جس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ خون کے آنسو روئے گا، چیخے گا۔وہ کہے گا کہ ہائے ہائے میں ناکام ہوگیا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔میں ہلاک و برباد ہوگیا۔کاش میں مر کر مٹی ہو جاتا اور مجھے دوبارہ زندہ نہ کیا جاتا۔

کاش میری ماں نے مجھے جنا ہی نہ ہوتا۔ ہائے میں برباد ہوگیا، ہائے میں ناکام ہوگیا، ہائے میری بادشاہت کہاں گئی۔ ہائے میری تجارت کہاں گئی، میری کوٹھی، کار، وزارت، سفارت، میرا مال، میری اولاد کہاں گئی میرا سب کچھ، میرے کچھ بھی کام نہ آیا۔

اے لوگو! دیکھو میں بازی ہار گیا اور اعلان بھی ہوگا! فلاں فلاں کا بیٹا اور فلاں فلاں کی بیٹی آج ناکام ہوگئے اب کبھی کامیاب نہ ہوں گے۔ اب کبھی نجات نہ ہوگی حکم ہوگا کہ انہیں دوزخ میں ڈال دیا جائے۔ تو فرشتے آگ کی بیڑیاں اور آگ کی ہتھکڑیاں لگا کر منہ کے اندر ہاتھ ڈال کر جبڑے سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے اور مارتے ہوئے لے جا کر جہنم میں پھینک دیں گے۔ عورتوں کو سر کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے لے جا کر جہنم میں پھینک دیں گے۔ وہ کہیں گی رحم، رحم کرو، تو فرشتے کہیں گے تم پر رحمان نے رحم نہیں کیا تو ہم کیسے رحم کر سکتے ہیں؟

فرشتے کہیں گے! کہ تمہیں کوئی اللہ کے عذاب سے ڈرانے والا اور حق بتانے والا نہیں آیا تھا، تو مجرم کہیں گے! کہ ہاں آیا تھا اور حق بھی بتایا تھا مگر ہم ضد اور جہالت پر ڈٹے رہے۔ اندھیرے میں ہی رہے ہم نے ان کی بات نہ مانی اور دنیا کی خاطر یا اپنے بڑوں کی پیروی میں حق سے منہ موڑتے رہے، کہتے رہے کہ یہ ایسے ہی مولویوں کی باتیں ہیں ہم ہی صحیح راستے پر ہیں اور ہمارے باپ دادا حق پر ہیں۔ ہم نے نہ ان کی بات سنی، نہ پڑھی اور نہ مانی نہ کوئی تحقیق کی، کہ حق کیا ہے نہ ہی غور وفکر کیا، ہاں ہم ہی ظالم ہیں، بے شک اللہ نے تو ہمارے ساتھ انصاف کیا ہے۔ ہم نے جو دنیا کی زندگی میں اپنے ہاتھوں سے کیا اسی کی ہمیں سزا ملی ہے۔ ہائے ہم ہلاک ہوگئے، برباد ہوگئے، ہائے ہم ہلاک ہوگئے، ہائے ہم برباد ہوگئے۔

موت کی بھی موت:

میرے بھائیو اور بہنو! سب جنتی جنت میں اور سب دوزخی دوزخ میں بھیج دیے جائیں گے۔ تو موت کو مینڈھے کی شکل میں لا کر ذبح کر دیا جائے گا اور اعلان ہوگا! کہ اب موت کو بھی موت دے دی گئی، اب زندگی ہی زندگی ہے، اب کبھی موت نہ آئے گی، جو جنت میں ہے وہ

ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہے گا۔ جو دوزخ میں ہے وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔ وہاں سے کبھی نہ نکل سکے گا اور دوزخ کے دروازے بند کر کے لاک کر دیے جائیں گے۔ سخت شدید آگ کا عذاب خوف ناک سانپ اور بچھو، طرح طرح کے اذیت ناک عذاب میں دوزخیوں کو ہمیشہ رہنا پڑے گا۔

دوزخ:

میرے بھائیو اور بہنو! دوزخ کیا ہے؟ دوزخ اس کائنات کے مالک (اللہ تعالیٰ) کے غصے اور قہر کی جگہ ہے اور مجرموں کے لیے سزا کی جگہ ہے، دوزخ کی گہرائی اتنی ہے کہ اگر ایک پتھر پھینکا جائے تو ستر سال تک گرتا چلا جائے۔ دوزخ کی چار دیواریں ہیں۔ ہر ایک دیوار کی چوڑائی چالیس سال چلنے (مسافت) تک کی ہے۔ دوزخ کے سات طبقات ہیں ایک دوسرے کے نیچے اور ہر طبقے کا ایک دروازہ ہے جس پر دوزخ کے خوفناک فرشتوں کا پہرہ ہے۔

جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نافرمان بندوں کے لیے بنائی ہے۔ دوزخ کی آگ کو اللہ پاک نے ایک ہزار برس تک (دھونکا) جلایا تو وہ سرخ ہوگئی۔ پھر ایک ہزار برس تک (دھونکا) جلایا تو وہ آگ سفید ہوگئی۔ پھر ایک ہزار برس تک دھونکا (جلایا) تو وہ سیاہ ہوگئی۔ اب دوزخ کی آگ سیاہ ہے۔ اس میں اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے ستر گنا زیادہ تیز ہے۔ اگر دوزخ سے کسی دوزخی کو نکال کر دنیا کی آگ میں ڈالا جائے تو اسے سکون کی وجہ سے نیند آجائے گی۔ دوزخ میں ایسے خوف، غم اور عذاب کے کنویں ہیں جن سے دوزخ بھی پناہ مانگتی ہے۔ دوزخ میں کمرے بھی آگ کے، چھت اور دیواریں بھی آگ کی، بستر بھی آگ کا، ستون بھی آگ کے، ہتھکڑیاں اور بیڑیاں بھی آگ کی ہوں گی۔ جوتے بھی آگ کے، بعض کو لباس گرم تار کول کے اور بعض کو لباس گندھک کے اور جوتے آگ کے پہنائے جائیں گے۔ جس کو صرف جوتے آگ کے پہنائے جائیں گے اس کا دماغ ہنڈیا کی طرح ابلنے لگے گا۔ تو جس کے اوپر نیچے آگ ہی آگ ہوگی تو اس کا کیا بنے گا؟

اونٹ کی گردن سے زیادہ بڑے اژدھے اور سانپ ہوں گے۔ گنجے سانپ جو اگر زمین پر پھنکار ماریں تو ساری زمین جل کر راکھ ہو جائے۔ ان کے منہ سے زہر اور آگ کے شعلے نکل رہے ہوں گے۔ وہ دوزخی کو پکڑ کر لپیٹ کر ڈنگ ماریں گے۔ خوف اور درد سے دوزخی تڑپے گا۔ تو اسی طرح دوبارہ ڈنگ مارتے رہیں گے۔ اس کے ساتھ بھوک اور پیاس کا عذاب بھی اتنا ہی سخت ہوگا جتنا کہ آگ اور سانپ بچھوؤں کا ہوگا۔

کھانا کانٹے دار ہوگا جو حلق میں اٹک جائے گا۔ پینے کے لیے بدبودار کھولتا ہوا گرم پانی اور اس میں دوزخیوں کا گند ملا ہوا ہوگا۔ زخموں سے نکلنے والا خون اور پیپ بھی پینے کے لیے ہوں گے، پیاس کی وجہ سے پیئے گا تو تمام انتڑیاں کٹ کر باہر نکل جائیں گی۔ پھر فرشتہ آکر انتڑیاں دوبارہ منہ میں ڈال دے گا، وہ اندر جا کر پھر فٹ ہو جائیں گی۔ اس طرح اگر کھال جل جائے گی، تو دوبارہ نئی کھال لگا دی جائے گی۔ گلے میں آگ کا طوق ہوگا۔ نہ کبھی عذاب ہلکا ہوگا، نہ کبھی موت آئے گی، بلکہ ہمیشہ جینا پڑے گا اور سب کچھ بھگتنا پڑے گا۔ اپنی بے بسی اور بدنصیبی پر دوزخی خون کے اتنے آنسو روئے گا کہ اگر ان آنسوؤں میں کشتی چھوڑ دی جائے تو تیرنے لگے مگر اتنا رونا بھی کسی کام نہیں آئے گا۔

میرے بھائیو اور بہنو! مگر آج وقت ہے۔ دنیا میں اللہ کے خوف سے ندامت کا ایک آنسو بھی بہہ گیا تو جہنم تو کیا اس کا نشان بھی نہ دیکھ پاؤ گے۔ اپنے گناہوں پر، اللہ کی نافرمانی پر، اپنی گمراہیوں پر اگر دنیا میں اللہ پاک سے رو کر معافی مانگ لی تو ان شاءاللہ نجات ہو جائے گی۔ اللہ پاک توبہ سے سو سال کا کفر بھی فوراً معاف کر دیتا ہے۔

جنتیوں اور دوزخیوں سے خطاب:

میرے بھائیو اور بہنو! ایک حدیث مبارکہ ہے:

جب جنتیوں کو جنت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں رہتے ہوئے کئی ہزار برس گزر جائیں گے۔ تو ایک دن اللہ پاک جنتیوں کو مخاطب کر کے فرمائیں گے۔ اے جنت والو! تو جنتی مرد جنتی

عورتیں کہیں گے اے ہمارے رب ہم حاضر، تو اللہ پاک پوچھیں گے اے جنت والو! تم دنیا میں کتنا عرصہ رہ کر آئے ہو؟ تو جنتی کہیں گے یا اللہ ہم دنیا میں ایک دن رہ کر آئے ہیں۔ ہزار سال سے زیادہ عمر پانے والے سیدنا حضرت نوح علیہ السلام بھی کہیں گے ایک دن رہ کر آئے ہیں۔ تو دوسرے جنتی کہیں گے ہمارے بھائیوں کو غلط فہمی ہوئی بلکہ ہم سمجھتے ہیں کہ صرف آدھا دن رہ کر آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے شاباش، شاباش، تم نے بڑا اچھا سودا کیا۔ دنیا کے ایک یا آدھے دن کے بدلے میں میری جنت خریدی، میری نعمتیں حاصل کیں، میری رضا کو لیا۔ واہ، تم نے بڑے زبردست فائدے کا کام کیا (یعنی بڑے نفع کا سودا کیا)۔ دنیا میں رہ کر مجھے راضی کر لیا۔ اب میں کبھی تم سے ناراض نہ ہوں گا۔ جاؤ مزے سے زندگی گزارو جو چاہو گے ملتا رہے گا۔ میرے دیدار سے آنکھیں ٹھنڈی کرتے رہو۔

اس کے بعد اللہ پاک دوزخ میں جلنے والوں کو مخاطب کریں گے اے جہنم والو! تو دوزخ والے کہیں گے۔ اے ہمارے رب ہم حاضر (سمجھیں گے) شاید کوئی خوشخبری ملنے والی ہے۔ تو اللہ پاک پوچھیں گے۔ اے جہنم والو! تم دنیا میں کتنا عرصہ گزار کر آئے ہو؟ تو چار سو سال عمر پانے والا فرعون بھی کہے گا کہ ہم دنیا میں ایک دن رہ کر آئے ہیں۔ دوسرے کہیں گے یا اللہ یہ زیادہ بتا رہا ہے، ہم تو آدھا دن رہ کر آئے ہیں۔

اللہ پاک فرمائیں گے۔

اے بدبختو! تم نے بڑے گھاٹے کا سودا کیا ہے۔ دنیا کی ایک یا آدھے دن کی زندگی میں مجھے ناراض کر کے آخرت میں میرے غصے کو خریدا، میرے عذاب کو لیا اور میری ناراضگی کو پایا۔ تم نے بہت بڑے نقصان کا کام کیا۔ جاؤ! اب ہمیشہ میرے عذاب میں رہو۔ نہ کبھی مرو گے نہ کبھی نکلو گے، نہ کبھی میری رضا حاصل کر سکو گے۔ اب اُسی میں رہنا تمہارے مقدر میں ہے۔ پڑے رہو ہمیشہ کے لیے۔ پھر دوزخ کے تمام دروازے ہمیشہ کے لیے لاک کر دیے جائیں گے۔

آخرت کی زندگی کتنی؟

میرے بھائیو اور بہنو! یہ آخرت کی زندگی ہی اصل اور حقیقی زندگی ہے۔ جو کبھی ختم نہ ہو گی۔ حضرت امام غزالی m آخرت کی زندگی کو سمجھانے کے لیے ایک مثال بیان فرماتے ہیں! اگر زمین و آسمان کے سارے خلا کو رائی کے دانوں سے بھر دیا جائے اور ایک ہزار سال کے بعد ایک پرندہ آ کر ایک دانہ اٹھا کر لے جائے، تمام دانے کبھی نہ کبھی تو ختم ہو جائیں گے۔ مگر آخرت کی زندگی کبھی بھی ختم نہ ہو گی۔ جیسے میرے اللہ کو ہمیشہ بقا ہے۔ ایسے ہی میرا رب انسانوں کو بھی بقا دے دے گا۔ اس زندگی کی کامیابی ہمیشہ کی کامیابی اور اس کی ناکامی ہمیشہ کی ناکامی ہے۔ اس کامیابی کا دارومدار دنیا کی امتحانی زندگی پر ہے کہ اس میں اللہ اور اس کے آخری رسول حضرت محمد عربی ﷺ کی اطاعت اور فرمانبرداری کی جائے۔ اگر اللہ پاک راضی ہو گیا، ہمیں اللہ مل گیا تو ہمارے وارے نیارے ہو جائیں گے۔ موت، قبر، برزخ، قیامت، میدان محشر، حساب، کتاب غرض تمام منزلیں آسان ہو جائیں گی۔ ہم ہنستے، کھیلتے ایک دوسرے سے ہنسی مزاق کرتے اور فرشتوں سے سلامی لیتے ہوئے اپنے پیارے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے جھنڈے کے نیچے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اللہ پاک ہمیں ہدایت پر رکھے، ہم پر رحم فرما کر، اپنے فضل سے ہمیں آخرت کے عذاب سے بچائے اور ہمیں حقیقی زندگی میں سرخرو فرما دے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

بعثت حضرات انبیاء کرام f

میرے بھائیو اور بہنو! ہم سب اللہ کو ایک مانتے ہیں اور یہ بھی مانتے ہیں کہ اللہ ہی تمام جہانوں کا پیدا کرنے والا، پالنے والا، صحت دینے والا، موت دینے والا، پھر موت کے بعد زندہ کرنے والا، یعنی اللہ واحد ہی ہر چیز پر قادر اور ہر چیز کا خالق و مالک ہے۔ اسی کی طرف ہم سب نے لوٹ کر جانا ہے۔ پھر اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔ پھر اللہ واحد ہی فیصلہ فرمائے گا کہ ہم جنت کے حق دار ہیں یا دوزخ کے۔ ہمیں یہ کیسے پتہ چلا کہ اللہ ایک ہے؟ اسی نے ہر شے کو پیدا کیا اور مالک بھی وہی ہے۔ موت دے کر پھر زندہ کر کے جزا اور سزا دینے والا بھی وہی ہے۔ اب اللہ رب العالمین کی ذات اور صفات کے بارے میں ہمیں کیسے پتہ چلا؟

یقیناً آپ کہیں گے ہمیں اللہ کے بارے میں اور قبر، قیامت کے بارے میں خبر دینے والے مخبر، صادق وامین رحمتہ اللعالمین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں جو نبوت ورسالت کے خوبصورت اور عالی شان محل کی آخری اینٹ ہیں۔

اللہ رب العزت نے جب ساری کائنات زمین وآسمان، چاند، سورج، ستارے، سیارے، جنت، دوزخ، لوح وقلم وغیرہ کو اپنے حکم سے پیدا کیا اور انسان کو اللہ پاک نے اپنے ہاتھ سے بنا کر بے حد عزت وشرف عطا فرمایا۔ اور اس میں اپنی روح پھونک کر عقل وشعور عطا فرما کر اعضاء کو ایسا بنایا کہ اپنی مرضی سے کام کر سکے۔ مختار بنا کر اللہ نے حضرت انسان کو اپنی مرضی کا مکلّف بنایا۔ کچھ وقت تک جنت میں حضرت سیدنا آدم علیہ السلام وحوا کو رکھ کر زمین پر اتارا اور فرمایا کہ اب ایک وقت مقررہ تک زمین میں ٹھہرو۔ میری مرضی کی زندگی گزار کر مجھے راضی کر کے آؤ تو میں تمہیں واپس تمہاری منزل یعنی جنت میں پہنچا دوں گا۔ وہاں ہمیشہ رہو گے کبھی نہ کہیں اور منتقل کروں گا، نہ ماروں گا، بلکہ بقا دے دوں گا۔ اگر اپنی مرضی اور شیطان کی مان کر آؤ گے تو اس کے ساتھ دوزخ میں ڈال دوں گا۔ وہاں بھی کبھی نہ مرو گے بلکہ ہمیشہ رہو گے۔ اب

تمہارے اختیار میں ہے کہ میری مانو یا شیطان کی مانو جس کی مانو گے اسی کے ساتھ رہو گے۔ زمین پر بھیج کر اللہ پاک نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام وحوا کے ذریعے نسل انسانی کی افزائش فرمائی اور زندگی وموت کا ایک نظام چلایا۔ اور حضرت انسان کی خدمت میں تمام جاندار اور بے جان اشیاء کو لگایا۔

انسان کو اپنی عبادت اور اطاعت و بندگی کا حکم فرمایا۔ اب انسان زمین میں بودو باش رہن، سہن کے طور طریقے عبادت اور بندگی (رضائے الٰہی) کے لیے کس طرح اور کس سے رہنمائی لے تو اس کا انتظام بھی اللہ پاک نے فرما دیا۔ حضرت انبیاء کرام f کا سلسلہ چلا کر اللہ پاک نے پہلے انسان حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو پہلا نبی بنا دیا۔ ان کی اولاد کے اندر نسل در نسل نبی ورسول مبعوث فرمائے۔ جو پاکباز، مواحد، بے مثل، بے داغ کردار، احسن گفتار والے، اعلیٰ حسب ونسب والے، صورت و سیرت کے لحاظ سے سب سے برتر اور تمام انسانی عیوب سے منزہ، خطاؤں سے پاک معصوم، روحانی، ایمانی اور جسمانی لحاظ سے بھی سب سے بڑھ کر کامل اور اکمل تھے۔ حضرات انبیاء کرام f نے آ کر اپنے زمانے کے لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا۔ انسانوں کو انسانوں کی غلامی سے نکال کر اللہ رب العالمین کی غلامی میں لانے کی محنت وکوشش کی۔ ہر نبی اور رسول نے آ کر ایک کلمہ کی طرف لوگوں کو دعوت دی۔

کلمہ توحید:

لا اله الا اللّٰه   اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

تخلیق کائنات کے پہلے دن سے لیکر قیامت کی صبح تک اللہ کا دین ایک ہی ہے اور وہ ہے (اسلام) اسی دین اسلام کی دعوت دینے کے لیے اللہ پاک نے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر مبعوث فرمائے۔ سب نے اسی کلمہ کی دعوت دی کہ لوگو! اللہ کو ایک مانو تو کامیاب ہو جاؤ گے۔ ہر نبی کے دور نبوت میں اس کلمہ کے دوسرے جز کے طور پر اس نبی کا نام اللہ پاک نے لگایا۔

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کا کلمہ	لا اله الا اللّٰه آدم صفی اللّٰه
حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کا کلمہ	لا اله الا اللّٰه نوح نَجیُّ اللّٰه
حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا کلمہ	لا اله الا اللّٰه ابراهیم خلیل اللّٰه
حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا کلمہ	لا اله الا اللّٰه موسیٰ کلیم اللّٰه
حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کا کلمہ	لا اله الا اللّٰه اسمٰعیل ذبیح اللّٰه
حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کا کلمہ	لا اله الا اللّٰه داؤد خلیفة اللّٰه
حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کا کلمہ	لا اله الا اللّٰه یوسف صدیق اللّٰه
حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا کلمہ	لا اله الا اللّٰه عیٰسی روح اللّٰه
خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ	لا اله الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه

کلمہ کا پہلا جز **لا اله الا اللّٰه** ایک ہی ہے۔

اللہ پاک کی الوہیت، ربوبیت، وحدت ازل سے ابد تک ہے اس میں کوئی کمی بیشی نہ ہوئی نہ ہوگی۔ کلمے کا دوسرا جز ہر نبی کی نبوت اور ہر رسول کی رسالت کے لیے اللہ پاک نے ساتھ لگایا۔ اللہ کی توحید وہی ہے اور اسی کی دعوت دینے کے لیے حضرات انبیاء کرام f تشریف لائے۔

مقصد نبوت:

ہر نبی ورسول کے اپنے زمانے کے حالات اور ضرورت کے مطابق اللہ پاک نے حضرات انبیاء کرام f کو ان کے زمانوں کے مطابق عبادات کے طریقے اور دیگر احکام عطا فرمائے، اسے شریعت کہتے ہیں۔ جب ایک نبی نے اپنا کام مکمل کیا اور حجت پوری ہوگئی تو اللہ پاک نے اسے اپنے پاس بلا لیا۔ جب پھر نسل انسانی گمراہی اور کفر میں مبتلا ہوگئی تو اللہ پاک نے دوسرے نبی کو بھیجا کہ ان کو جا کر میرا تعارف کراؤ اور سیدھے راستے پر لاؤ۔ جو اپنے وقت

کے نبی پر ایمان لاتا اوران کی بات مانتا اللہ پاک اسے کامیاب فرما دیتے اور جو ایمان نہ لاتا اور بات نہ مانتا اسے ناکام کر دیتے۔

اللہ کی طرف بلانے کے لیے جو بھی نبی علیہ السلام تشریف لاتے وہ ہر لحاظ سے اپنی قوم میں نمایاں، ممتاز، باکردار اور اعلیٰ حسب ونسب کے مالک ہوتے تھے۔ ان کے اخلاق و کردار صورت وسیرت طور طریقے رہن، سہن، نشست و برخاست، عبادات، معاملات غرض سر سے لیکر پاؤں تک اور پیدائش سے لیکر وصال تک بے مثل اور بے مثال ہوتے تھے۔ اپنی قوم کے لیے نمونہ اور آئیڈیل ہوتے تھے۔ جسمانی لحاظ سے بھی تام الخلقت، احسن الخلقت خوبصورت وجیہ اور طاقتور تمام عوارض سے پاک اور عیبی بیماریوں سے منزہ ہوتے تھے۔ اور اپنی قوم کے ایمان کے حریص ان کی اصلاح کے لیے دردمند اور خیر خواہ ہوتے تھے۔ وہ آکر لوگوں کو کفر وشرک کی غلاظت سے نکال کر ایمان وتوحید کے چشمہ آب حیات سے سیراب کرتے اور لوگوں کی اخلاقی، دینی، ایمانی، روحانی ہر لحاظ سے تربیت کرتے تھے۔

حضرات انبیاء کرام f کی تربیت کے طفیل ہی اُن کے امتی بھی ایک ماڈل بن جاتے۔ حتیٰ کہ ان کے دیکھنے سے اللہ یاد آجاتا اور وہ بھی اللہ کے مقربین میں شامل ہو جاتے۔ یہ تھا حضرات انبیا کرام f کے سلسلہ کا مقصد، ان کے آنے کی ضرورت اور اس کا فائدہ۔ جس کے لئے اللہ پاک نے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار حضرات انبیاء کرام f کو مبعوث فرمایا۔

خودساختہ مدعیان ''نبوت''

میرے بھائیو اور بہنو! ختم نبوت کا عقیدہ رکھنا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا نہ ظلی نہ بروزی نہ تشریعی نہ غیر تشریعی کسی درجہ کا بھی کوئی نبی نہیں آئے گا اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے تو وہ جھوٹا ہے۔ختم نبوت کا عقیدہ قرآن پاک کی صدہا آیات میں مذکور ہے بعض میں صراحتاً اور بعض میں اشارتاً ذکر ہے، جو نبوت کا سلسلہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا وہ خاتم النبیین حضرت محمد عربی ﷺ پر ختم ہو گیا اسی طرح یہ عقیدہ صدہا بلکہ ہزارہا احادیث مبارکہ سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ان آیات اور احادیث مبارکہ پر ہر مسلمان کا کامل ایمان ہے خواہ اس کا تعلق کسی بھی فرقہ مسلک یا مشرب سے ہو عقیدہ ختم نبوت پر کسی مسلمان کو اختلاف نہیں ہے کیونکہ یہ بنیادی عقائد میں شامل ہے۔ختم نبوت کے اقرار کے بغیر کوئی مسلمان نہیں ہوسکتا۔

جس طرح اللہ پاک کو اکیلا وحدہ لاشریک ماننا ضروری ہے اسی طرح حضرت محمد عربی ﷺ کو بھی آخری نبی ماننا ضروری ہے۔

اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد عربی ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

جو کوئی خدائی کا دعویٰ کرے یا نبوت و رسالت کا دعوی کرے وہ جھوٹا کذاب اور دجال ہے۔جس طرح آنحضرت ﷺ کو نبی ماننا ضروری ہے اسی طرح آپ ﷺ کو آخری نبی ماننا بھی ضروری ہے کیونکہ آپ ﷺ نے جس زبان مبارک سے نبوت کا دعویٰ فرمایا، اسی زبان مبارک سے ختم نبوت کا اعلان فرمایا ہے۔جس قطعی تواتر کے ساتھ آپ ﷺ سے دعوائے نبوت منقول ہیں ویسے ہی قطعی تواتر کے ساتھ دعویٰ ختم نبوت اور دعویٰ نزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام مذکور ہیں۔

چودھویں صدی کے مجدد حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی m نے جیسے دلائل سے آپ ﷺ کی نبوت کو ثابت کیا ہے ویسے ہی دلائل سے آپ ﷺ کے آخری نبی ہونے کو ثابت کیا ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے کتاب ''حضرت نانوتوی اور خدمات ختم نبوت'' از مولانا سیف الرحمٰن قاسم مدظلہ)

تیس بڑے کذابوں کی پیشین گوئیاں:

تین مشہور احادیث مبارکہ ملاحظہ کریں:

حدیث مبارکہ:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَقْتَتِلَ فِئَتَانِ فَیَکُوْنُ بَیْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِیْمَةٌ دَعْوٰهُمَا وَاحِدَةٌ، وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَبْعَثَ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ قَرِیْبًا مِّنْ ثَلٰثِیْنَ کُلُّهُمْ یَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ.

(رواہ البخاری ومسلم واحمد)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی۔ جب تک اس سے پہلے یہ علامات نہ ہوچکیں کہ دو جماعتوں میں جنگِ عظیم رُونما ہو، حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہو، اور قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوسکتی جب تک کہ تقریباً ۳۰ دجال (بڑے) کذاب دُنیا میں نہ آچکیں جن میں سے ہر ایک یہ کہتا ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

(روایت کیا اس کو امام بخاری m اور امام مسلم m اور امام احمد m نے)

حدیث مبارکہ:

عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللّٰه ﷺ یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یا تونکم من الاحادیث مالم تسمعوا انتم ولا اباء

کم فایا کم وایا ھم لا یضلونکم ولا یضنونکم

(صحیح مسلم شریف جلد 1 ص 10)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانے میں دجال کذاب (جھوٹے نبی) ظاہر ہوں گے۔ وہ تمہارے سامنے ایسی ایسی باتیں پیش کریں گے جو نہ صرف تم نے بلکہ تمہارے آباؤاجداد نے بھی نہ سنی ہوں گی خبرداران سے بچنا اوراپنے دامن ایمان کوان سے محفوظ رکھنا مبادا تمہیں گمراہ کردیں اورفتنہ میں ڈال دیں۔

حدیث مبارکہ:

عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم انما اخاف علی امتی الائمة المضلین وانہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی اللّٰہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی

(مسند احمد جلد 5 ص 278)

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اپنی امت کے حق میں گمراہ کرنے والے اماموں (خانہ سازنبیوں) کی طرف سے بڑا کھٹکا ہے اور میری امت میں ضرورتیس کذاب (جھوٹے بڑے دجال) پیدا ہوں گے۔جن میں سے ہرایک اس بات کا مدعی ہوگا کہ وہ خدا کا نبی ہے حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعدکوئی نبی مبعوث نہ ہوگا۔

حضوراکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے جوخبر زبان صادق سے دی وہ پیشین گوئی پوری ہوکر رہے گی، بہت سے جھوٹے نبی آچکے کچھ مزید آئیں گے۔جس کے سامنے یہ فرمان عالی شان ہوگا وہ کسی جھوٹے کے فریب میں نہیں آئے گا، جولاعلمی میں کسی کذاب کے چنگل میں پھنس گیا اور پھراس نے توبہ کرکے اسلام قبول کرلیا تو اللہ پاک اسے بھی معاف فرمادے گا۔اوروہ ہمیشہ کی دوزخ سے بچ جائے گا۔

خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کے وصال مبارک سے لیکر اب تک تقریباً 80 کے قریب ایسے کذاب آئے ہیں جن میں چند ایک بڑے دجال تھے جنہوں نے امام مہدی، مسیح موعود اور نبوت و رسالت کے دعوے کیے، تین دعوے دار تو حیات مبارکہ میں اٹھے کچھ اس کے بعد آئے اور امت مسلمہ کے اندر فتنہ برپا کر کے اپنے انجام کو پہنچے۔

مسیلمہ کذاب:

مسیلمہ بن کبیر یمامہ کا رہنے والا تھا اور جب اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اس وقت اس کی عمر سو سال سے زیادہ تھی اس سے پہلے یہ رحمان یمامہ کے نام سے مشہور تھا اور ذاتی وجاہت و قابلیت کے لحاظ سے ممتاز اور فصاحت و بلاغت میں ضرب المثل تھا، اسی وجہ سے وہ اپنے دعویٰ میں کامیاب ہونا خیال کرتا تھا، مگر جب اس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر دیا تو وہی ''مسیلمہ کذابِ یمامہ'' کے نام سے مشہور ہو گیا، وہ بڑا متحمل مزاج اور صاحب عقل و دانش بھی تھا مگر اس کی عقل و دانش شیطان نے چرا لی اور اس کی تمام تر قابلیت اور صلاحیت حق کے مقابلے کے لیے استعمال ہوئیں۔

مسیلمہ کذاب خود رحمت دو عالم خاتم الانبیاء a کی خدمت اقدس میں مدینہ منورہ حاضر ہوا اور اس نے بیعت کے لیے یہ شرط رکھی کہ آپ مجھے اپنا جانشین بنائیں اور خلافت عطا کریں اس وقت آپ ﷺ کے سامنے کھجور کی ایک شاخ رکھی تھی آپ نے وہ شاخ ہاتھ میں لے کر فرمایا میں تمہیں امر خلافت میں شاخ بھی دینے کو تیار نہیں ہوں، وہ منصب نبوت کو خداوندی عطاء کے بجائے ایک دنیاوی عہدہ اور اعزاز سمجھتا تھا۔ حضور ﷺ کے اس حق پرستانہ جواب نے اس کے نخل آرزو کو بالکل خشک کر دیا پھر اس نے اپنے علاقے میں جا کر جھوٹا نبوت کا دعویٰ کر دیا اور اسلامی تعلیمات اور شریعت کے اندر شیطانی دخل اندازی کرتے ہوئے تبدیلی کر دی۔

میرے بھائیو اور بہنو! جب مسیلمہ کذاب بارگاہ اقدس میں آیا اور اس نے کہا تھا کہ میں آپ پر ایمان لاتا ہوں پھر اس نے واپس جا کر دعویٰ نبوت کیا اور ایک خط لکھا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو جس کا مضمون یہ تھا۔

خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کے نام مسیلمہ (کذاب) کا خط

محمد رسول اللہ ﷺ کے نام
مسیلمہ (کذاب) رسول اللہ کی طرف سے
سلام علیک! اما بعد
مجھے آپ کے ساتھ نبوت و رسالت میں شریک ٹھہرایا گیا ہے۔ آدھا علاقہ ہمارے لیے اور آدھا قریش کے لیے مگر قریش حق دار کو اس کا حق نہیں دیتے۔

(مسیلمہ کذاب یمامہ)

آپ ﷺ اس کے کلمہ شہادت لکھ دینے سے متاثر نہ ہوئے بلکہ اس کو اس کا صحیح مقام دے کر مسیلمہ (کذاب) کے خط کا جواب دو آیتوں سے دیا۔

خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ کا خط مبارک مسیلمہ (کذاب) کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد رسول اللہ ﷺ کی جانب سے.................مسیلمہ کذاب کے نام

سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الھدی

اَمَّا بعدُ! فَاِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ یُوْرِثُھا مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَالْعاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ

سلام ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے
اما بعد، ساری زمین اللہ ہی کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے اور نیک انجام تو (پرہیزگاروں) اللہ سے ڈرنے والوں ہی کے لیے ہے۔

یہ خط مبارک فصاحت و بلاغت اور ادبیت کا بے مثل شاہکار ہے اس میں ایک سورۃ طٰہٰ کی آیت کا حصہ ہے۔ اس کا دوسرا حصہ قرآن پاک کی سورۃ اعراف کی ایک آیت ہے جس سے مسیلمہ کذاب کے خط کے جواب کا کام لیا گیا ہے اور صرف چند لفظوں میں تمام ضروری باتوں کا جواب دے دیا گیا ہے غور سے پڑھیں تو پتہ چلتا ہے کہ ان الفاظ میں

- **محمد رسول اللہ** ﷺ .... سے اپنی ختم نبوت کا اثبات ہے
- **مسیلمۃ الکذاب** .... سے مکتوب الیہ کے دعویٰ کی تکذیب وتغلیط ہے
- **سلام علی من اتبع الهدیٰ**............سلامتی کو ہدایت سے مشروط کر کے دعادی جس میں جہاد کی دھمکی مخفی ہے۔
- **فَاِنَّ الاَرْض لِلّٰهِ**............ سے کذاب کے دوسرے دعوے کی تغلیط کہ ملک دونوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔
- **يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ**............ سے بتلایا گیا ہے کہ خدا کی زمین کا اصلی مالک اللہ ہی ہے وہ جسے چاہتا ہے اس کے قبضے میں دے دیتا ہے۔
- **وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتقِين** .... سے ایمان کی دعوت دی گئی کہ اگر تم اپنے جھوٹے نبوت کے دعویٰ سے باز آجاؤ اور اللہ سے ڈرو تو تم بھی اس کے وارث بنا دیے جاؤ اور آخرت میں بھی کامیاب ہو جاؤ۔

میرے بھائیو اور بہنو! اس قدر وسیع مضمون کو چند لفظوں میں سمیٹ کر کوزہ میں دریا بند کر دیا گیا کیونکہ جب بھی کوئی کذاب جھوٹا نبوت کا دعوی کرتا ہے تو اس کے پیچھے اس کذاب کا دنیاوی لالچ اور مال وزر کی ہوس ہوتی ہے جس طرح مسیلمہ کذاب نے کہا کہ میں آدھے ملک اور نبوت میں شریک ہو گیا ہوں۔ تو گویا اس مکتوب مبارک میں مستقبل کے تمام کذابوں کا رد ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! اس خط مبارک کا اس پر کچھ اثر نہ ہوا اور اپنے جھوٹے دعویٰ نبوت پر اڑا رہا اور اس نے اپنے اس دعویٰ کو اثر انگیز بنانے کے لیے اور لوگوں کو گمراہ کر کے اپنے ساتھ لگانے کے لیے شراب کو جائز قرار دے دیا۔ زنا و بدکاری کو حلال قرار دیا۔ فجر اور عشاء کی دو نمازیں معاف کرنے کا حکم دیا اس کی وجہ سے بدبخت لوگ اس کے دام فریب میں آ گئے۔ خواہشات اور نفس کے غلام جو تھے وہ اس کے حواری بن گئے۔ دنوں میں اس کے ماننے والوں کی تعداد 40 ہزار کے قریب ہوگئی۔

اس کے بعد اس نے یمامہ میں بے شمار قبائل کو ساتھ ملا کر ایک طاقت ور فوج تیار کر لی۔

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دور میں زبردست جنگ کے بعد اپنے برے انجام کو پہنچا اور واصل جہنم ہوا، اسی جنگ میں ایک کثیر تعداد اس کے ماننے والوں کی بھی قتل ہوئی اور باقی دوبارہ تائب ہو کر حلقہ اسلام میں داخل ہوئے اسی جنگ یمامہ میں 1200 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے جام شہادت نوش کیا جن میں 700 حافظ قرآن تھے۔ کس قدر عبرت ہے کہ یہ کذاب باوجود زبردست فوج طاقت اور قوت کے اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں آنے کی وجہ سے ذلیل ورسوا ہو کر مرا اور دنیا وآخرت میں ناکام ونامراد ہوا اور مسلمان اس کے فتنے سے محفوظ ہو گئے۔ اور آج کوئی اس کا نام لیوا نہیں ہے۔

اس فتنے کو کچلنے کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو بہت ہی بڑی قربانی دینی پڑی مگر ختم نبوت کے تاج وتخت کی حفاظت کا تقاضا یہی تھا کہ اس فتنے کی سرکوبی کی جائے خواہ اس کے لیے کتنا ہی مقدس خون کیوں نہ پیش کرنا پڑے۔ کیونکہ ختم نبوت کی حفاظت پورے دین کی حفاظت ہے اگر اس پر زد پڑ جائے تو پھر دین کا کچھ حصہ بھی محفوظ نہیں رہ سکتا۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے آئینہ تلبیس، ص 49، ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

اسود عنسی

حضورا کرمﷺ کے حج فرمانے کے بعد اسود عنسی نے جو ایک شعبدہ باز شخص تھا اور اس نے ایک گدھے کو کچھ کرتب سکھا رکھے تھے اور کہتا یہ میرا ''معجزہ'' ہے۔ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور قبیلہ مذحج سے عہد و پیمان کر کے علاقہ کیران پر قبضہ کر لیا۔ دو جلیل القدر صحابی حضرت عمرو بن حزام رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد بن سید رضی اللہ عنہ کو وہاں سے نکال دیا نبی کریمﷺ کے علیل ہونے کی وجہ سے اس کو اور موقع مل گیا اور اس نے قوت حاصل کر لی ساحلی علاقوں کے لوگ اس کے حواری بن گئے۔ حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر کے جہنم واصل کر دیا۔ اس کے قتل کی اطلاع مدینہ منورہ پہنچنے سے پہلے ہی صبح سویرے رسول اکرم خاتم النبیینﷺ نے فرما دیا تھا کہ آج رات فیروز کامیاب ہو گیا (حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے اسود عنسی کو واصل جہنم کر دیا ہے) اس طرح یہ دوسرا جھوٹا نبوت کا دعوے دار خاتم النبیینﷺ کی حیات مبارکہ میں ہی اپنے برے انجام کو پہنچ گیا۔

(آئینہ تلبیس، ص25، ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

طلیحہ بن خویلد:

طلیحہ بن خویلد نے بھی جھوٹا نبوت کا دعویٰ کر دیا یہ قبیلہ بنو اسد سے تھا جو خیبر کے نواح میں آباد تھا اور ایک کثیر جماعت اسکے ساتھ ہو گئی یہ کہتا کہ جبرائیل میرے ساتھ رہتا ہے اس نے نماز تک بدل ڈالی۔ پھر اس نے توبہ کر لی اور اسلام میں داخل ہو گیا۔

(آئینہ تلبیس، ص34، ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

میرے بھائیو اور بہنو! یہ تین نبوت کے جھوٹے دعوے دار تو آپﷺ کی حیات مبارکہ میں ہی کھڑے ہوئے کہ جن میں ایک طلیحہ توبہ کر کے مسلمان ہو گیا اور ایک اسود عنسی آپﷺ کی حیات میں ہی قتل ہو کر اپنے انجام کو پہنچا۔ اور تیسرا مسیلمہ کذاب آپﷺ کے وصال کے بعد واصل جہنم ہوا۔ اس کے بعد مزید کذاب آئے اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔ آگے ملاحظہ کیجیے:

سجاح بنت حارث:

سجاح بنت حارث تمیمہ ہوازن کے قبیلہ بنی تمیم میں پیدا ہوئی یہ مذہباً عیسائی تھی اور نہایت فصیح و بلیغ عورت تھی، بلند حوصلہ اور تقریر و گویائی میں اسے ید طولی حاصل تھا، حدّت فہم اور اصابت رائے میں بے نظیر تھی، اپنے زمانہ کی مشہور کاہنہ تھی۔ ان سب خوبیوں پر یہ کہ جوان اور خوبصورت بھی تھی، اس نے جب سنا کہ مسیلمہ کذاب نے بڑھاپے میں نبوت کا دعویٰ کر کے بڑی قوت حاصل کر لی ہے تو اس نے بھی کاروبار نبوت شروع کرنے پر غور کیا۔ جب سید العرب والعجم خاتم الانبیاء ﷺ کی رحلت کی اس کو خبر ملی تو اس نے وحی الٰہی کے آنے کا دعوی کر دیا اور بنی تغلب نے اس کی اطاعت کر لی۔ کچھ عیسائی قبائل اس پر ایمان لے آئے اور اس کی ایک فوج اور قوت بن گئی، یہ مدینہ پر حملے کی تیاری کر کے نکلی اور راستے میں آخر اس نے مسیلمہ کذاب سے ایک خیمہ میں تنہائی میں ملاقات کی اور مسیلمہ کذاب کے دام فریب میں آ کر اپنی عزت گنوا بیٹھی اور اسے اپنا شوہر کہنے لگی اس کی اس حالت کو دیکھ کر اس کے پیرو کار اس سے بدظن ہو کر دور ہونے لگے اور اس کی فوج زوال پذیر ہو گی۔ اس نے مدینہ پر حملہ کی نیت ترک کر دی اور قبیلہ نبی تغلب میں واپس چلی گئی۔ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اپنے دعویٰ سے تائب ہو کر اسلام کے حلقہ رحمت میں آ گئی اور ایمان و تقویٰ کی حالت میں ہی دنیا سے رخصت ہوئی۔

(آئمہ تلبیس، ص72، ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

حارث کذاب دمشقی:

حارث بن عبدالرحمٰن ایک غلام تھا۔ جب اس نے آزادی حاصل کر لی تو اسے یاد الٰہی کا شوق چرایا، کسی رہنما اور مرشد کامل کے بغیر ہی بس دیکھا دیکھی عبادت و ریاضت شروع کر دی، کم کھاتا کم سوتا۔ روزے رکھتا، کم بولتا اور گوشہ نشین ہو کر عبادت میں مصروف رہتا۔ اس غریب کو معلوم نہ تھا کہ جو از خود عابد زاہد بننے کی کوشش کرتا ہے اور وہ دین کا علم نہ ہونے کی

وجہ سے شیطان کے چنگل میں پھنس جاتا ہے۔ شیطان اس کا رہنما بن جاتا ہے اور اس وقت تک پیچھا نہیں چھوڑتا جب تک کہ اسے گمراہی اور ہلاکت کے گہرے ابدی گڑھے میں نہیں پھینک دیتا۔

شیطان کا طریق کار ہے کہ وہ طرح طرح کی نورانی شکلوں میں آ کر بے مرشد ریاضت کشوں کو سبز باغ دکھاتا ہے۔ کسی سے کہتا ہے کہ تو ہی مہدی موعود ہے۔ کسی سے کہتا ہے کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔ کسی کو نبوت و رسالت کا منصب بخش دیتا ہے۔ کسی کے کان میں کہتا ہے کہ تیرے اوپر وحی آ رہی ہے اللہ خود تجھ سے ہمکلام ہے۔ کسی کو حلال و حرام کی پابندیوں سے مستثنیٰ کر دیتا ہے۔ جاہل بندہ اپنی کم علمی حماقت اور عقل کی خرابی کی وجہ سے یہ سمجھ بیٹھتا ہے کہ اللہ پاک نے میری عبادت نیکی اور تقوٰی کی وجہ سے مجھے مہدویت، مسیحیت اور نبوت سے سرفراز فرمایا ہے۔ اور میں امتی ''نبی'' بن گیا ہوں۔ اس طرح شیطان کی چالوں کے کئی واقعات میرے بھائیو اور بہنو آپ نے بھی پڑھے اور سنے ہوں گے۔ مثلاً حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو شیطان نے گمراہ کرنے کی کوشش کی مگر اللہ نے اپنے فضل سے ان کو بچا لیا کیونکہ حضرت شیخ متقی عالم دین تھے وہ شیطان کی چالوں سے باخبر تھے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید کو شیطان نے گمراہ کرنے کی کوشش کی تو اس نے اپنے شیخ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں آنا ترک کر دیا اور یہ گمان کرنے لگا کہ اب مجھے کسی رہنمائی کی ضرورت نہیں ہے۔ گھر میں عبادت کرتا اور یہ دیکھتا تھا کہ آسمان سے فرشتے نازل ہو رہے ہیں اور اس کو لے کر عالم بالا میں جنت کی سیر کروا رہے ہیں۔ رفتہ رفتہ یہ خبر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچی تو آپ خود اس کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ آج رات جب تم دیکھو کہ فرشتے اتر رہے ہیں تو اس وقت ''لَا حَول وَلَا قُوَةَ اِلَّا بِاللّٰه پڑھنا جب رات کو اس نے پڑھا تو تمام شیاطین بھاگ گئے اور اس نے دیکھا کہ یہ گھوڑے پر سوار ہے اور مردوں کی ہڈیاں سامنے پڑی ہیں یہ شخص چونکا اور تائب ہو کر حاضر خدمت ہوا اور یوں شیطان کے چنگل سے بچ گیا۔

اسی طرح حارث کذاب پر شیطان نے القاوالہام کے دروازے کھولے گفتگو ہونے لگی، آسمان سے عجیب وغریب مخلوقات نظر آنے لگی اور عجائبات کا ظہور ہونے لگا۔ اس نے اپنے باپ کو خط لکھا کہ جلدی سے میری خبر لو میرے ساتھ یہ معاملہ ہونے لگا ہے۔ باپ نے خط کے جواب میں لکھا ہے کہ تم ہرگز پریشان نہ ہو۔ یہ وسوسے نہیں بلکہ الہام ہیں۔ کیونکہ تم نیک وصالح اور عابدوزاہد ہو تمہیں جو حکم ہو رہا ہے اس کی تعمیل کرو اور سب کچھ کر گزرو۔ حالانکہ اس کے باپ کا جواب غلط تھا۔ حارث کذاب کو اگر قرآن وحدیث کا علم ہوتا اور وہ شریعت کی رو سے دیکھتا تو جان لیتا کہ یہ شیطان کی چال ہے جو مجھے گمراہ کرنا چاہتا ہے۔ مگر وہ ایسا نہ کر سکا اور شیطان کے ہاتھوں اغوا ہو گیا کیونکہ شیطان نے اللہ پاک سے کہا ہوا ہے کہ میں تیرے بندوں کو ضرور اغوا کروں گا۔ مگر وہ لوگ جو مخلص ہوں گے بچ جائیں گے۔

یہاں بھی ایسا ہی ہوا اب شیطان نے جو وسوسے الہام کی شکل میں ڈالے اور خیالوں خوابوں میں آسمان کی سیر کرائی اور یہ باور کروایا کہ تم نے جو عبادت وریاضت کی ہے اس پر خوش ہو کر اللہ نے تمہیں چن لیا ہے اور تمہیں منصب نبوت مہدویت اور مسیحیت عطا کر دیے ہیں۔ اب تو لوگوں کو دعوت دے، کہ تجھ پر اور تیری باتوں پر ایمان لائیں اور تو ان کو اپنی کرامات اور معجزے دکھا۔

میرے بھائیو اور بہنو! حقیقت یہ ہے کہ جو کم کھائے، روزے رکھے، کم سوئے، کم بولے اور عبادت وریاضت میں لگا رہے چاہے عبادت اللہ کی ہو یا شیطان کی (جنتر منتر) پوجا پاٹ ہو اس سے کبھی ایسے فعل سرزد ہوتے ہیں جو کہ عادت طبعی کے خلاف ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ اگر اللہ والے اور نیک ہوں تو ان کے خرق عادت کو کرامت کہتے ہیں۔ اگر کافر مرتد یا اصحاب باطل جھوٹے دعوے دار کے ہاتھ سے ایسا فعل سرزد ہو تو یہ استدراج کہلاتا ہے۔ استدراج شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی بندہ ہمیں ہوا میں بھی اڑ کر دکھائے اور شریعت کے حکم کے خلاف یا قرآن وسنت سے ہٹ کر کوئی بات کہے تو وہ شیطان کا چیلا تو ہو سکتا ہے مگر اللہ کا ولی نہیں ہو سکتا۔

اللہ نے انسان کو اور خاص طور پر مومن مسلمان کو عقل وشعور اور ایمانی بصیرت دی ہے جس کی وجہ سے وہ کسی کا محیر العقل کام قرآن وسنت کی کسوٹی پر پرکھ سکتا ہے اگر کسوٹی پر پورا اترے تو صحیح اور اگر پورا نہ اترے تو غلط، باطل اور گمراہی ہے۔ اس سے بچنا چاہیے اور دوسروں کو بھی بچانا چاہیے۔

دنیاوی لالچ طمع یا کسی عہدے منصب کی وجہ سے انسان گمراہی میں پڑ جائے تو اس سے بڑا نقصان اور کیا ہوسکتا ہے اور ایسا ہی ہوا۔ حارث کذاب دمشقی ابلیس کی چال اور اپنے شیطان صفت باپ کی تائید سے اور زیادہ کھل کھلا کر دعوے کرنے لگا اور سادہ لوگوں کو اپنے جال میں پھنسانے لگا۔

حارث کذاب کے جھوٹے معجزے (شعبدے) اور ظاہری حرکات (استدراج) اس قدر حیران کن اور دلچسپ تھے کہ کمزور ایمان والے مسلمان بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتے اور اسکے فریب میں آجاتے۔ کیونکہ حارث نے سخت زاہدانہ اور مشقتانہ زندگی اختیار کر رکھی تھی اور زیادہ ریاضت کی وجہ سے بعض عجیب وغریب کام اس سے سرزد ہوتے تھے چنانچہ مسجد میں ایک پتھر پر انگلی مارتا تو وہ تسبیح پڑھنے لگتا موسم گرما میں سردیوں کے پھل کھلاتا سخت سردیوں میں لوگوں کو گرمیوں کے میوے کھلاتا اور کہتا کہ آؤ میں تمہیں موضع دہر مراں (دمشق کے مضافات) سے فرشتے نکلتے دکھاؤں چنانچہ حاضرین محسوس کرتے کہ نہایت حسین وجمیل فرشتے انسان کی صورت میں گھوڑوں پر جارہے ہیں۔

ظاہر ہے کہ جب (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) جیسے آدمی کو پیروکاروں کی ایک جماعت مل گئی ہے۔ جس کی ذات میں نہ کوئی علمی اور عملی خوبی تھی اور نہ کوئی امتیازی وصف پایا جاتا تھا تو پھر عوام کالانعام حارث جیسے شخص کے جادو سے کیسے بچ سکتے تھے۔ جس کے خوارق عادت کی استدراجی جلوہ نمائیاں عوام کی آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھیں۔

جب حارث کذاب کے استدراجی کمالات کی شہرت دور دور تک پہنچنے لگی تو ایک دمشقی رئیس قاسم بن بخیرہ اس کے پاس آیا اور اس سے دریافت کرنے لگا کہ تم کس بات کے مدعی ہو؟

حارث کذاب کہنے لگا! میں نبی اللہ ہوں، قاسم کہنے لگا! اے اللہ کے دشمن تو جھوٹا ہے۔ حضرت ختم المرسلین ﷺ کے بعد نبوت ورسالت کا دروازہ بند ہو چکا ہے اب قیامت تک کوئی نبی کسی صورت میں بھی نہیں آ سکتا، (نہ ظلی، نہ بروزی، نہ تشریعی، نہ غیر تشریعی نہ امتی نبی) تو شیطان کا چیلا اور شعبدہ باز ہے۔

ان دنوں خلیفہ عبدالملک بن مروان خلافت اسلامیہ کے تخت پر جلوہ افروز تھا قاسم نے جا کر تمام حالات خلیفہ کو بتائے اور خلیفہ عبدالملک نے اس کی گرفتاری کا حکم دیا اسے گرفتار کر کے جب لانے لگے تو یہ ایک آیت پڑھتا اور اسکی ہتھکڑیاں اور بیڑیاں ٹوٹ کر گر جاتیں۔ سپاہی پھر سلاسل کو اس کے گلے میں ڈال دیتے یہ دوبارہ کوئی آیت پڑھتا تو پھر ٹوٹ کر گر جاتیں۔

غرض اسی طرح اسے خلیفہ عبدالملک کے سامنے پیش کیا گیا تو خلیفہ نے پوچھا تم واقعی مدعی نبوت ہو؟

تو اس نے کہا! ہاں مگر میں جو کہتا ہوں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ اللہ کی وحی سے کہتا ہوں خلیفہ نے ایک قوی ہیکل محافظ کو حکم دیا کہ اسے نیزہ مار کر قتل کر دو جب نیزہ مارا گیا تو اس پر کچھ اثر نہ ہوا۔

خلیفہ نے کہا! شاید تم نے بسم اللہ پڑھ کر وار نہیں کیا یہ شیطان کا پیروکار ہے۔ اس پر بسم اللہ پڑھ کر وار کرو، اب اس نے **بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم** پڑھ کر وار کیا تو وہ بری طرح زخم کھا کر گرا اور مر گیا۔

جب حارث کذاب قتل ہو گیا تو ساتھ ہی اس کا طلسم بھی ٹوٹ گیا اکثر لوگوں کو ہوش آ گیا۔ وہ حقیقت کو جان گئے کہ یہ شخص جھوٹا کذاب مدعی نبوت تھا اور جو یہ معجزے اور کرامات دکھلاتا تھا وہ درحقیقت شیطانی استدراج تھا جس سے یہ سادہ لوح کمزور ایمان والے مسلمانوں کو گمراہ کرتا تھا خود واصل جہنم ہوا اور بہت سے لوگوں کو بھی گمراہ کر گیا۔ یہ 69 ہجری کا واقعہ ہے۔

(آئمہ تلبیس، ص138، ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

مغیرہ بن سعید عجلی

میرے بھائیواور بہنو! مغیرہ بن سعید عجلی فرقہ مغیریہ کا بانی تھا جو کہ غالی رافضیوں کا ایک گروہ تھا۔ یہ شخص والی کوفہ خالد بن عبداللہ قسیری کا آزاد کردہ غلام تھا اور حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کے بعد پہلے امامت پھر نبوت کا دعویدار بنا۔ مغیرہ کہتا تھا کہ میں اسم اعظم جانتا ہوں جس سے مردوں کو زندہ کرسکتا ہوں۔ یہ قبروں پر جا کر ساحرانہ (جادو کے) کلمات پڑھتا تو ٹڈیوں کی طرح کے چھوٹے چھوٹے جانور قبروں پر اڑتے دکھائی دیتے۔ لوگوں کو اندھیرے میں قبرستان میں لے جا کر روحوں سے ملاقاتیں کراتا۔ یہ کہتا کہ میں اللہ کا نبی ہوں اللہ کے حکم سے یہ سب کچھ کرتا ہوں۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو کافر کہتا۔

جب خالد بن عبداللہ قیسری کو جو خلیفہ ہشام بن عبدالملک کی طرف سے عراق کا امیر تھا معلوم ہوا کہ مغیرہ نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور طرح طرح کے شعبدے لوگوں کو دکھاتا ہے تو اس نے مغیرہ کذاب کی گرفتاری کا حکم دے دیا۔ جب اس کو گرفتار کر کے دربار میں لایا گیا تو خالد نے اس سے پوچھا کیا تو نبی ہونے کا دعویدار ہے؟ تو اس نے کہا! کہ ہاں میں اللہ کا نبی ہوں۔ پھر خالد نے اس کے پیروکاروں سے پوچھا کیا تم اس کو اللہ کا نبی مانتے ہو؟ تو انہوں نے بھی ہاں میں جواب دیا اس پر خالد بن عبداللہ قیسری نے اس کو زندہ جلانے کا حکم دیا اس طرح یہ بھی اپنے برے انجام کو پہنچ گیا یہ واقعہ 119 ہجری کا ہے۔

(آئمہ تلبیس، ص 147، ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

بیان بن سمعان تمیمی

بیان بن سمعان تمیمی مغیرہ بن سعید عجلی کا ہم عصر تھا۔ بیان نبوت کا دعویدار تھا اور کہتا تھا کہ میں اسم اعظم جانتا ہوں اور اسکے ذریعے ستارہ زہرہ کو بھی بلا لیتا ہوں۔ ہزارہا لوگ اس بدباطن کے سنہری جال میں پھنس کر اس کی نبوت کے قائل ہو گئے اور ایمان حقیقی سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ یہ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی تکذیب کرتا تھا۔ اس نے حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ

جیسی جلیل القدر ہستی کو بھی اپنی خانہ ساز نبوت کی دعوت دی اور اپنے خط میں امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کو لکھا کہ تم میری نبوت پر ایمان لاؤ تو سلامت رہو گے اور ترقی پاؤ گے۔ تم نہیں جانتے کہ خدا کس کو نبی بناتا ہے۔

امام حضرت محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ نے اس خط کے لانے والے کو باہر نکال دیا اور بیان کو بھی بددعا دی چند دنوں کے بعد یہ بھی خالد قیسری کے ہاتھوں قتل ہو کر لقمہ اجل بن گیا۔

بیان بن سمعان ہندوؤں کی طرح تناسخ وحلول کا قائل تھا کہتا تھا کہ میرے جسم میں خدائے کردگار کی روح داخل ہوگئی ہے۔ یہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کی خدائی کا بھی قائل تھا کہتا تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میں خدائی طاقت آ گئی تھی اور وہ جب چلے گئے تو یہ خدائی قدرت میرے اندر آ گئی ہے۔ اس طرح بے شمار لوگوں کو اس نے گمراہ کیا اور آخر کار قتل ہو کر اپنے برے انجام کو پہنچا یہ تقریباً 145 ہجری کا واقعہ ہے۔

(آئمہ تلبیس، ص 150، ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

صالح بن طریف برغواطی

صالح بن طریف یہودی الاصل تھا۔ یہ سرزمین اندلس کے ایک قلعہ میں پلا بڑھا پھر مشرق کی طرف رخ کیا اور عبداللہ معتزلی سے علم حاصل کیا۔ اس نے جادو میں دسترس حاصل کی اور سخت غربت اور افلاس میں تامستا کے مقام پر پہنچا جو مغرب اقصٰی سے سمندر کے کنارے ہے۔ وہاں اس نے بربر قبائل کو دیکھا جو بالکل جاہل، سادے اور وحشی تھے اس نے انہی لوگوں میں رہائش اختیار کر لی ان کی زبان سیکھی اور جادو کے زور پر ان کو اپنا گرویدہ بنا کر ان پر حکومت کرنے لگا۔

127ھ میں اس نے دعویٰ نبوت کیا۔ اس وقت خلیفہ ہشام بن عبدالملک اسلامی ممالک کا فرمانروا تھا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں اس کی حکومت کو عروج مل گیا اس کے علاوہ یہ مہدی اکبر ہونے کا بھی دعوے دار تھا۔ اور یہ کہتا کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح مجھ پر بھی قرآن

نازل ہوتا ہے۔ (جس طرح مرزا قادیانی صاحب نے کہا کہ قرآن میرے اوپر قادیان میں نازل ہوا ہے اور قرآن اللہ کا کلام اور میرے منہ کی باتیں ہیں میرے اوپر جو نازل ہوا ہے وہ بیس پارے کے قریب ہے وغیرہ وغیرہ۔) اس نے اپنی قوم کے سامنے جو قرآن پیش کیا اس کی 80 سورتیں تھیں اور اس نے شریعت محمدی ﷺ کو بگاڑ کر اپنی طرف سے بہت سارے احکام و مسائل میں تحریفات کر دیں۔

یہ کہتا تھا کہ صحبت کے بعد غسل کی کوئی ضرورت نہیں ہے بلکہ زنا کے بعد غسل کیا جائے اور نماز صرف اشاروں سے پڑھی جائے۔ اس نے حکم دیا کہ جس عورت سے اور جتنی چاہیں شادیاں کریں صرف چچا کی بیٹی سے شادی نہ کریں اور حکم دیا کہ ہر حلال جانور کا سر کھانا حرام ہے۔ اور کوئی مرغ ذبح نہ کرے مرغ کھانا حرام ہے۔ اور اس نے حکم دیا کہ میرے پیروکار میرا لعاب دہن (تھوک) بطور تبرک چاٹ لیا کریں اس کے ماننے والے لاکھوں میں ہو گئے تھے۔

صالح کذاب سینتالیس سال تک دعوئ نبوت کے ساتھ لوگوں کا دینی و دنیاوی حاکم بنا رہا۔ آخری عمر میں حکومت اپنے بیٹے کے سپرد کر کے اس کو حکم دیا کہ میری شریعت کو آگے چلاؤ اب تم نبی ہو اور خود گوشہ نشین ہو گیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا الیاس بن صالح اس کا جانشین بن کر جھوٹی نبوت اور حکومت چلاتا رہا اور پچاس سال تک تخت پر رہا۔ اس کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا یونس بن الیاس تخت پر بیٹھا اور اس نے بھی اپنے دادا کی نبوت اور حکومت آگے چلائی۔

یونس بہت زیادہ ظالم بھی تھا اس نے تین سو کی آبادی صرف اس وجہ سے مکینوں سمیت جلا دی کہ انہوں نے اس کی جھوٹی نبوت کو ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ ایک وقت میں تقریباً آٹھ ہزار مسلمانوں کو ذبح کیا۔ اس ظلم وستم کے بعد اس نے حج کا ارادہ کیا اس سے پہلے ان کے پورے خاندان میں سے کسی نے بھی حج نہیں کیا تھا حج سے واپس آ کر پھر ظلم وستم اور کفریات کا بازار گرم کیا اور بالآخر تقریباً چوالیس سال کی ظالمانہ کفریانہ حکومت کر کے ہلاک ہو گیا۔

اس کے بعد ملک برغواطہ کا بادشاہ ابوغفیر محمد بن معاذ بنا اور اس نے بھی اپنے آباؤ اجداد کی رسم زندہ رکھی۔ اس کی چوالیس 44 بیویاں تھیں۔ یہ تیسری صدی کے آخر میں 29 سال تک

حکومت کر کے مرا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا ابوالانعار عبداللہ بادشاہ بنا اور پھر یہ بھی انہی دعوؤں کے ساتھ 43 سال کی حکومت کر کے مرا۔ پھر اس کا بیٹا ابوعیسیٰ منصور بائیس سال کی عمر میں باپ کا جانشین بنا۔ اس نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا اس کو بڑا عروج نصیب ہوا اور کوئی قبیلہ ایسا نہ بچا جس نے اس کے آگے سرِ تسلیم خم نہ کیا ہو اس کی ایک جنگ بھی ہوئی اور شکست کھا گیا۔ بالآخر 369 ہجری میں واصل جہنم ہو گیا۔

اس کے بعد اس کے تخت پر ابوحفص بیٹھا اس نے بھی وہی سرکشی اختیار کی اور اس کے مرنے کے بعد ایک اور اس کا بیٹا انہیں دعوؤں کے ساتھ حاکم بنا۔ اس کے دور میں 451ھ میں سچے دین اسلام کی قربانیوں سے اس کذاب حکومت اور کذاب دعوؤں کا خاتمہ ہوا۔ بالآخر میرے بھائیو اور بہنو دیکھیں یہ تین بادشاہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی مدت دعویٰ سے بھی زیادہ عرصہ تک دعویٰ نبوت کے ساتھ اپنی قوم پر حکمران رہے۔

نام مدعی	آغاز وانتہاء دعویٰ	مدت دعویٰ
صالح بن طریف	127 ہجری سے 174 ہجری تک	47 سال
الیاس بن صالح	174 ہجری سے 224 ہجری تک	50 سال
یونس بن الیاس	224 ہجری سے 268 ہجری تک	44 سال
ابوغفیر بن معاذ	268 ہجری سے 297 ہجری تک	29 سال
ابوانعار عبداللہ	297 ہجری سے 340 ہجری تک	43 سال
ابوعیسیٰ منصور	340 ہجری سے 369 ہجری تک	29 سال
ابوحفص		
ابوحفص کا بیٹا	451 ہجری	
	کل مدت دعویٰ تقریباً	324 سال

451ھ میں آخر کار ملک برغواطہ پر اسلام کا پرچم لہرایا اس طرح کی ایک طویل فہرست ہے جن کی وجہ سے لاکھوں لوگ ان کے دام فریب میں آکر اپنا ایمان گنوا بیٹھے بڑے بڑے دجال کذاب آئے ہیں اور قیامت تک مزید آئیں گے۔

(آئمہ تلبیس،ص155، ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

میرے بھائیو اور بہنو! اگر کوئی یہ کہے کہ جھوٹے دعویٰ نبوت کے ساتھ کوئی 23 سال تک کیسے قائم رہ سکتا ہے تو یہ دیکھیں نسل در نسل جھوٹے دعویٰ نبوت کے ساتھ ساتھ بادشاہت بھی قائم رکھی اور اپنے دعوے پر لوگوں کو دعوت دیتے رہے اور 127 ہجری سے لیکر 451 ہجری تک کے عرصے میں لاکھوں لوگوں کو گمراہ کر کے داخل نار کروایا۔ اللہ پاک ایسے فتنے باز اور جھوٹے لوگوں سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

بہافرید زوزانی نیشاپوری

ابومسلم خراسانی کے عہد خلافت میں جو کہ خلافت آل عباس (خلافت عباسیہ) کا بانی تھا۔ بہافرید ایک مجوسی تھا اور ضلع نیشاپور کے قریب ایک قصبہ سیراوند میں ظاہر ہوا۔ یہ بھی نبوت اور وحی کا مدعی تھا۔ اس نے بھی لوگوں کو بہت بے وقوف بنایا اور اپنے کرشمات وطلسمات دکھائے۔ بہت سارے مجوسی اس کے پیروکار ہو گئے اس نے بہت ساری خرافات دین اور شریعت کے نام پر شروع کر دیں پھر ابومسلم خراسانی نے اس کے قتل کا حکم دیا اور اس طرح یہ اپنے برے انجام کو پا گیا۔ یہ تقریباً 135 ہجری کا واقعہ ہے۔

(آئمہ تلبیس،ص159، ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

اسحاق اخرس مغربی

اسحاق اخرس ملک مغرب یعنی شمالی افریقہ کا رہنے والا تھا۔ ان دنوں اسلامی خلافت عباسیہ کے خلیفہ سفاح عباسی کا پرچم اقبال پھڑ پھڑا رہا تھا۔ اسحاق نے آسمانی کتابوں قرآن پاک، توریت، زبور، انجیل کی تعلیم حاصل کی پھر تمام علوم پر دسترس حاصل کی اور ایک عرصہ تک مختلف زبانیں سیکھتا رہا۔ مختلف شعبدہ بازیوں میں کمال حاصل کیا اور پھر اصفہان آ گیا۔

اصفہان آ کر اس نے ایک عربی مدرسہ میں قیام کیا اور ایک تنگ و تاریک کوٹھری میں دس سال تک پڑا رہا اور اس نے اپنی زبان پر ایسی مہر سکوت لگائی کہ یہ (اخرس) یعنی گونگے کے نام سے مشہور ہو گیا اسے ہر شخص گونگا خیال کرتا تھا کبھی کسی سے اس نے ایک حرف زبان پر لا کر بات نہیں کی بلکہ ہر کسی سے اشاروں سے بات کرتا۔

دس سال کی صبر آزما مشقت کے اندر ہی اس نے ایک روغن تیار کر لیا، جس کے لگانے سے چہرہ خوبصورت روشن چمکدار ہو جاتا تھا پھر ایک رات جب تمام لوگ سو رہے تھے اس نے دو شمعیں روشن کیں اور اپنے چہرے کو روغن مل کر خوب نورانی بنایا اور اچانک شور مچانا شروع کر دیا۔ اس کا شور سن کر سب لوگ جاگ اٹھے اور جب اس کے پاس پہنچے تو اس نے اٹھ کر نماز شروع کر دی اور خوش الحانی سے بآواز بلند قرآن پڑھنا شروع کر دیا۔ بڑے بڑے قاری بھی حیران رہ گئے جب مدرسہ کے طلباء اور اساتذہ نے دیکھا کہ ایک مادر زاد گونگا باتیں کر رہا ہے اور قوت گویائی کے ساتھ ساتھ اعلیٰ درجہ کا فن قراۃ و تجوید اور فصاحت و بلاغت بھی بخشا گیا ہے اس پر مستزاد یہ کہ اس کا چہرہ ایسا درخشاں کہ نظر نہیں ٹھہر سکتی سب ورطہ حیرت میں چلے گئے۔

مدرسے کے طلبا اور مدرس تو بالکل اسکے دیوانے ہو گئے اور پورے مجمع کو لیکر رات کو ہی قاضی شہر کے پاس گئے کہ آپ بھی قدرت خداوندی کا کرشمہ دیکھیں۔ بدنصیبی سے قاضی صاحب بھی دور اندیش اور ایمانی بصیرت سے خالی تھے انہوں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ سب مجمع کو لے کر وزیر صاحب کے در دولت پر جا کر خدا کی قدرت کا کرشمہ دکھانے لگے تو وزیر نے کہا کہ صبح ہو تو دیکھیں گے کہ ایسی بزرگ ہستی کی شان کے مطابق کیا کیا جائے۔ لوگ جوق در جوق مدرسہ میں آنے لگے۔ قاضی شہر بھی روسائے شہر کو لے کر ملنے آئے تو دروازہ اندر سے بند تھا۔ انہوں نے فریاد کی کہ ہمیں زیارت کروائیں۔ اسحاق نے اندر سے آواز دی تو قفل کھل کر گر گیا۔ لوگ اس بزرگ کے رعب سے ترساں ولرزاں تھے۔ سب نے کہا! کہ حضور والا قدرت خداوندی کی حقیقت حال کا چہرہ بے نقاب کیا جائے تو بڑی نوازش ہوگی۔

اسحاق اخرس اس ایک لمحے کا پہلے سے ہی منتظر تھا۔ کہنے لگا کہ اللہ نے دو فرشتے میری طرف بھیجے۔ انہوں نے آ کر میری زبان پر کوئی چیز رکھی جو کہ برف سے زیادہ ٹھنڈی شہد سے زیادہ میٹھی اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھی۔ اس نعمت خداوندی کا حلق سے نیچے اترنا تھا کہ میری زبان چلنے لگی۔ اللہ نے مجھے تمام آسمانی اور زمینی علوم عطا کر دیے اور فرمایا کہ تم محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد نبی بنائے گئے ہو۔ میں نے پوچھا کہ محمد ﷺ تو آخری نبی ہیں ان کے بعد میں کیسے نبی بن سکتا ہوں؟ حکم ہوا کہ محمد ﷺ مستقل نبی ہیں اور تم محمد ﷺ کے متبع ظلی و بروزی نبی ہو ان کے کلمہ اور ان کی شریعت کو ہی آگے چلایا جائے اس لیے میں ظلی و بروزی نبی ہوں۔ (جس طرح مرزا قادیانی صاحب نے ظلی و بروزی اور امتی نبی ہونے کا دعویٰ کیا)۔ اسحاق اخرس کی بات سن کر کچھ لوگ تو فوراً ایمان اس کی نذر کر بیٹھے اور جن کا دل نور ایمان سے منور تھا وہ اس سے بیزار ہو کر برا بھلا کہتے ہوئے چلے گئے اور لوگوں کو کہتے رہے کہ یہ دجال کذاب ہے۔ اس سے بچو مگر اس کے پیروکار بڑھتے رہے۔ رفتہ رفتہ اس نے خوب کفریات اسلام کے نام پر شروع کیں۔ خلیفہ ابو جعفر منصور عباسی کے دور خلافت تقریباً 137 ہجری میں ہی یہ مارا گیا۔

(آئینہ تلبیس، ص 161، ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

حکیم مقنع خراسانی

اس کا نام ہاشم یا ہشام تھا۔ حکیم کے لقب سے مشہور ہوا۔ یہ علاقہ مرو کے پاس ایک گاؤں کازہ کیمن دات میں پیدا ہوا اس کا باپ ایک غریب دھوبی تھا۔ یہ جب ذرا بڑا ہوا تو اپنا آبائی پیشہ چھوڑ کر علم حاصل کرنے کی طرف متوجہ ہوا اس نے غربت کے باوجود علم وفضل میں دسترس حاصل کر لی کہ خراسان میں اس کے برابر کا کوئی عالم نہ تھا۔ اس نے بلاغت فصاحت، حکمت وفلسفہ، شعبدہ بازی طلسمات وسحر (جادو) وغیرہ میں کمال حاصل کر لیا اور عجیب وغریب اشیاء ایجاد کیں اور اس کی شہرت آسمان کی بلندی کو چھونے لگی۔

شکل وصورت کے لحاظ سے یہ بڑا بدصورت، پستہ قد، حقیر اور ایک آنکھ والا تھا اپنے ان عیبوں کو چھپانے کے لیے اس نے ایک دھات کا خوبصورت چمکدار چہرہ (ماسک) تیار کر کے

منہ پر چڑھا رکھا تھا۔ اسی لیے اس کا نام مقنع (نقاب پوش) مشہور ہو گیا تھا اور لوگوں کو کہتا کہ میرے چہرے پر ایسا نور ہے اگر میں ظاہر کر دوں تو ہر شے جل کر خاکستر ہو جائے۔ اس نے کوہ سیام کے پیچھے ایک کنویں میں پارے سے ایک چاند بنایا تھا جو کہ دو ماہ تک طلوع اور غروب ہوتا رہا اور لوگ دیکھنے آتے رہے۔ یہ چاند پندرہ میل دور سے نظر آتا تھا اس نے لوگوں کو کہا کہ میں نے چاند بنایا ہے میرے اندر رب کی تمام صفات آ گئیں ہیں۔ اس نے خدائی صفات اپنے لیے ہی خالی نہ رکھی تھی بلکہ یہ کہتا کہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی صورت میں خدا جلوہ گر ہوا تھا اسی لیے فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیا گیا تھا۔ اسی طرح تمام حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد اب یہ روح میرے اندر سرایت کر گئی ہے۔ یہ شخص ابو مسلم خراسانی کو حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل بتاتا تھا۔ اس کے پیروکار بڑھنے لگے اس کے شعبدے لوگوں کو متاثر کرنے لگے اس نے زنا کو حلال کر دیا۔ محرمات سے بھی شادی رچانے کا حکم دے دیا۔ مردار اور خنزیر کھانے کا حکم دے دیا۔

جب اس کے ماننے والے کافی بڑھ گئے اور مضبوط ہو گئے تو اس نے سیاسی قوت حاصل کر لی اور ایک قلعہ پر قبضہ کر لیا۔ پھر رفتہ رفتہ خلافت اسلامیہ کے کئی علاقوں پر تسلط جما لیا۔ خلیفہ مہدی عباسی نے اس کی سرکوبی کے لیے کئی لشکر بھیجے کافی تگ و دو کے بعد اس پر قابو پایا گیا۔ اس کے قلعے پر حملہ کر کے اس کے پیروکاروں کو ہلاک کر دیا گیا، اس نے اپنے اہل و عیال کو زہر پلا کر مار دیا اور ایک دیگ میں تیزاب بھر کر خود اس میں بیٹھ کر تحلیل ہو گیا، یہ 163 ہجری میں ہلاک ہوا، اس طرح اس کا فتنہ ختم ہوا۔

(آئمہ تلبیس، ص168، ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

بابک بن عبداللہ خرمی

بابک کا باپ ایک تیلی تھا۔ یہ مدائن کا رہنے والا تھا۔ اس نے آذر بائیجان کی سرحد پر ایک گاؤں بلال آباد میں آ کر سکونت اختیار کر لی یہ اپنی پیٹھ پر تیل کا برتن رکھ کر دیہاتوں میں جا کر بیچا کرتا تھا۔ وہاں اس کی ایک عورت سے آشنائی ہو گئی اور اس نے عورت سے ناجائز

تعلقات قائم کر لیے اور بغیر نکاح کے یہ تعلق دیر تک قائم رہا اس کے بطن سے بابک پیدا ہوا پھر اس کا باپ ایک جنگ میں مارا گیا۔

اس کی ماں دایہ گیری کا کام کر کے اسے پالنے لگی اور یہ گائے وغیرہ چرا تا تھا۔ آخر اس نے ایک رئیس کے پاس جا کر تنبورہ وغیرہ بجانا شروع کر دیا۔ ایک دفعہ یہ واپس اپنی ماں کے پاس گاؤں آیا ہوا تھا۔ اس وقت بابک کی عمر 18 سال تھی۔

ایک رئیس جاویدان نے ان کے گھر دوران سفر برف باری کی وجہ سے قیام کیا بابک کی ماں نے اس کی کافی خدمت کی تو اس نے جاتے ہوئے بابک کو ساتھ لے لیا کہ میں اس کو اپنے پاس خاص نوکر رکھ لیتا ہوں۔ کچھ عرصہ کے بعد اس سردار نے دوسرے سردار سے جنگ کے دوران فتح پائی اور اس کے بعد بیمار ہو کر مر گیا۔

اس کی بیماری کے دوران سردار جاویدان کی بیوی بابک کے عشق میں گرفتار ہو گئی اور اس سے ناجائز تعلق قائم کر لیا اب اس کی بیوی نے یہ کہا کہ چونکہ جاویدان تو مر گیا ہے لیکن میں چاہتی ہوں کہ میں حکومت تمہارے ہاتھ میں دے کر تم سے اب باقاعدہ شادی کر لوں۔ بابک نے کہا! کہ میں ایک نوکر ہوں۔

پوری قوم اور فوج کس طرح مجھے اپنا حاکم تسلیم کرے گی؟ یہ ٹھیک ہے کہ تم میری محبوبہ ہو میرا تم سے ازدواجی تعلق ہے مگر قوم کو کیسے مطمئن کریں تو اس کی بیوی نے ایک حل تجویز کیا اور کہا کہ مجھے یقین ہے کہ میں لوگوں کو اپنے ڈھب میں لانے میں کامیاب ہو جاؤں گی۔

صبح اس نے ساری قوم کو جمع کیا اور کہا کہ رات جاویدان نے اپنی وفات سے پہلے کہا کہ میں نے مرنے کا ارداہ کیا ہے لیکن میری روح میرے بدن سے نکل کر بابک کے بدن میں داخل ہو جائے گی اور یہی نوجوان اس سرزمین کا مالک ہوگا اور مجھے تاکید کی کہ میری وصیت میری قوم کو سنا دینا اور یہ بھی کہہ دینا کہ جس نے میری وصیت سے منہ موڑا اس کا ہمارے دین سے کوئی تعلق نہیں ہو گا۔ یہ سن کہ تمام سرداران قوم اور قائدین لشکر نے اپنے سر جھکا دیے۔

اس کے بعد اس نے ایک بیل منگوایا اس کو ذبح کر کے اس کی کھال کو پھیلانے کا حکم دیا، اس کی کھال پر ایک تشت رکھا گیا جو شراب سے لبریز تھا اس کے بعد روٹیاں منگوائی گئیں اور ان کے ٹکڑے تشت کے گرد جمع کیے گئے۔ اب اس عورت نے حکم دیا کہ ایک ایک آدمی آئے اور اس کھال پر پاؤں رکھے روٹی کا ٹکڑا اٹھا کر شراب میں ڈبو کر کھالے اور اقرار کرے! کہ میں جس طرح جاویدان کی روح پر ایمان لایا تھا ایسے ہی میں بابک کی روح پر ایمان لایا ہوں۔ اس کے بعد بابک کے سامنے حاضر ہو اور اس کا ہاتھ چوم کر اس سے بیعت کر لے۔ اس کے بعد اس نے بابک کو اپنے بیش قیمت تخت پر بٹھایا اور ایک پھولوں کا گلدستہ اٹھا کر بابک کے ہاتھ میں پکڑا دیا اس طرح اُس نے اپنی شادی بھی خود کر لی۔

تخت پر بیٹھنے کے بعد بابک نے فحاشی کی تعلیمات دینا شروع کر دی اور اپنے پیروکاروں کو شراب اور زنا کی عام اجازت دے دی۔ حتیٰ کہ ماں بہن بیٹی سے بھی شادی کی اجازت دے دی۔ کسی کی خوبصورت بہن یا بیٹی کا پتہ چلتا اسے اپنے پاس بلا لیتا اگر کوئی نہ بھیجتا تو اسے قتل کرتا اور اس کی بہن یا بیٹی پر قبضہ کر لیتا۔ جب اس کے پیروکاروں کی تعداد 3 لاکھ تک پہنچ گئی تو اس نے خلافت اسلامیہ کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا۔

اس وقت بغداد میں خلیفہ مامون عباسی جلوہ افروز تھا۔ اس نے مختلف گورنروں کو آرمین اور آزر بائیجان کی باگ ڈور سپرد کی تو پھر بابک کی سرکشی پر اس کا قلع قمع کرنے کا حکم دیا۔ آخر بیس سال کی بے شمار جنگوں کے بعد خلیفہ معتصم باللہ کے زمانہ خلافت میں سپہ سالار افشین کے ہاتھوں اس کی رسوائی ہوئی اور گرفتار کر کے قصر خلافت میں لایا گیا۔ بابک کے ساتھ بیس سال تک جنگوں میں تقریباً دو لاکھ پچیس ہزار مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا تب جا کر اس کا خاتمہ ہوا۔ سات ہزار چھ سو مسلمان عورتیں اور بچے اس کے پنجہ ظلم سے آزاد کرائے گئے۔ بابکیہ کی ایک جماعت علامہ ابن جوزی m کے زمانہ تک موجود تھی یہ لوگ سال میں ایک رات خوشی مناتے تھے۔ مرد عورتیں ایک جگہ اکٹھے ہو کر روشنی بند کر کے اندھیرے میں ایک دوسرے سے

بدکاری کرتے اور کہتے کہ یہ ہمارا شکار ہے۔آج ان بابکیوں کا دنیا میں کہیں بھی وجود نہیں۔اس طرح بڑی محنت اورقربانیوں سے بابکیوں کا خاتمہ ہوا یہ واقعہ 268 ہجری کا ہے، بابک لاکھوں لوگوں کی گمراہی اور ہلاکت کا سبب بن کر اپنے انجام کو پہنچا۔

(آئمہ تلبیس،ص184،ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

علی بن محمد خارجی

اس کا نام علی بن محمد بن عبدالرحیم تھا قبیلہ عبدالقیس کا ایک شخص اور مضافات رے میں پیدا ہوا۔خوارج کے فرقہ زاراقہ سے تعلق رکھتا تھا۔229 ہجری میں بغداد سے بحرین چلا گیا اور دعویٰ نبوت کر کے لوگوں کو اپنے اتباع کی دعوت دیتا رہا یہ دعویٰ رکھتا تھا کہ مجھے وحی الٰہی سے رہنمائی ملتی ہے اس نے اپنا ایک ''صحیفہ آسمانی'' بنا رکھا تھا علی عثمانی کے دور حکومت میں یکم صفر 270 ہجری میں مارا گیا۔

(آئمہ تلبیس،ص189،ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

یحییٰ بن فارس ساباطی

یحییٰ بن فارس ساباطی (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی طرح) مسیح موعود ہونے کا دعویدار تھا۔خلیفہ معتز باللہ کے ایام خلافت کے دوران مصر کے اندر تینس کے مقام پر ظاہر ہوا۔یحییٰ ساباطی کا یہ دعویٰ تھا کہ میں مسیح موعود ہوں اور میں مسیح ابن مریم کی طرح معجزے بھی دکھا سکتا ہوں۔یہ ایک طبیب حاذق اور فلاسفر تھا۔جب لوگوں نے اس کو کہا کہ اگر تم واقعی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام موعود ہو تو ہمیں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے دکھاؤ جن کا قرآن میں ذکر آیا ہے۔

ان کے جواب میں (یحییٰ بن فارس نے مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی طرح قرآنی آیات کی تحریف کرتے ہوئے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا انکار کر کے جان نہیں چھڑوائی۔یہ ملک جہاں معجزات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا گیا یہ ہندوستان ہی ہے جہاں کے بعض حلقوں میں کبھی سنگریزہ تو کبھی اس سے بھی ادنیٰ اور ارذل چیز لعل وگوہر کی قیمت

پا جاتی ہے۔) یحییٰ بن فارس ایک کیمیا گر شعبدہ باز اور ماہر طبیب بھی تھا۔اس نے برملا کہا کہ میں مردہ زندہ کرسکتا ہوں۔ برص اور جذام ختم کرسکتا ہوں۔ پانی پر بھی چل سکتا ہوں۔علامہ عبدالرحمٰن بن ابوبکر دمشقی لکھتے ہیں کہ اس نے شعبدہ بازی کے ذریعے لوگوں کو مردہ ''زندہ'' کر کے دکھا دیا۔

ایک دن یحییٰ ایک شخص کے وارثوں سے کہنے لگا جسے مرے ہوئے ابھی تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ اگر تم چاہو تو میں تمہاری میت زندہ کرسکتا ہوں انہوں نے کہا کہ اگر ایسا کرو تو ہم تمہیں مان لیں گے اس نے کہا کہ کفن کا ایک ٹکڑا کاٹ لاؤ وہ قبر کھول کر ایک ٹکڑا کاٹ لائے یحییٰ نے اس کا وزن کیا پھر اس نے ناریل اور جند بدستر لیا پھر تینوں چیزوں کو ملا کر اس کا فتیلا بنایا اور قبر پر جا کر اس کو سلگایا اور کچھ (جادو کا منتر) پڑھنا شروع کر دیا جب بتی سے دھواں اٹھ کر چاروں طرف پھیلنے لگا تو اہل میت کو ایسا لگا کہ گویا مردہ کفن پھاڑ کر اٹھ کھڑا ہوا ہے (جو کہ نظر کا دھوکہ تھا) اب اس سے انہوں نے چند باتیں دریافت کیں جن کا مردے نے صاف صاف جواب دیا اس کے بعد ہر طرف یحییٰ بن فارس کی مسیحائی کے چرچے ہونے لگے۔لوگوں نے کہا! کہ ہمارے بھی مردے زندہ کرو مگر اس نے دوبارہ ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔حقیقت یہ ہے کہ اس مردے کا زندہ ہونا ایک تخیل (نظر کا دھوکا) تھا۔جس طرح فرعون کے جادوگروں نے رسیاں ڈالیں تو وہ دیکھنے والوں کو سانپ لگنے لگیں جو کہ ادھر اُدھر دوڑ رہے تھے اسی طرح یہ صرف نظر کا دھوکا تھا جس کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

برص سے شفایابی کا راز

اسی طرح یحییٰ بن فارس ساباطی نے حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی طرح برص کے مریض کو شفا بخشنے کا ''معجزہ'' دکھایا جو کہ ایک طبی شعبدہ تھا۔ وہ اس طرح کہ پودینہ اور تخم کرفس کو ہموزن لے کر باریک کرتا اور اس سفوف کو تازہ گوبر میں رکھ کر زمین میں گاڑ دیتا کہ اس میں سفید کیڑے پیدا ہو جاتے ان کیڑوں کو شیشی میں بند کر کے روغن بنا لیتا اور اپنے ایک غلام کو حمام میں بھیج کر کسی رئیس کے جسم پر یہ روغن لگوا دیتا۔ بے خبری میں اس دن اس کے جسم پر برص

کے داغ بن جاتے اور پھر لوگوں کو کہلوا تا کہ وہ حکیم اس مرض کا ماہر ہے۔ جب لوگ اس کے پاس آتے تو اس برص کے عارضی داغ پر شیطرج ہندی کو سرکہ میں پیس کر حل کر کے لگا تا تو برص کے داغ (جوکہ عارضی اور تازہ ہوتے تھے) بالکل ٹھیک ہو جاتے۔

کوڑھ سے شفایابی کا راز

یحیٰی ساباطی نے کوڑھ کے مریضوں کو شفا یاب کرنے کا یہ حیلہ بنا رکھا تھا کہ بادرج (جنگلی تلسی) اور بیلا ڈونا اور برگ عطلم کو ہم وزن پانی میں جوش دیتا جب پانی چوتھا حصہ رہ جاتا تو اپنے چند آدمیوں کو اس پانی سے وضو کروا دیتا جس سے چہرہ اور ہاتھ پاؤں جذام (کوڑھیوں) کی طرح ماؤف نظر آتے پھر وہ ان کو مختلف علاقوں میں بھیجتا وہ جا کر لوگوں میں اپنے کوڑھ کی خوب تشہیر کرتے جب لوگ ان کو اہل بلا و مصیبت سمجھ کر ان سے ہمدردی رکھتے پھر یہ طے شدہ منصوبہ کے تحت مجمع عام میں سینکڑوں لوگوں کی موجودگی میں یحیٰی ساباطی کو کہتے! کہ تم مسیح موعود ہو تو ہمارے کوڑھ (جذام) کو ٹھیک کرو یہ ان کو عام سادے گرم پانی سے دھلاتا تو دوا اتر جاتی اور جلد صاف نکل آتی۔ لوگ یہ سمجھتے کہ یہ حضرت مسیح موعود کی برکت سے کوڑھی صحیح وسالم ہو گئے ہیں یہ حضرت مسیح موعود کا معجزہ ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! اسی طرح اگر آج کے دور میں کوئی اٹھ کر یہ دعوے کر دے (جیسے مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے کیے) کہ میں مسیح موعود ہوں، امام مہدی ہوں اور وہ خود درجنوں بیماریوں کا مریض اور مراق کا شکار ہو تو کیا اسے مسیح موعود مان لوگے؟

بالآخر اس کا فتنہ بھی اپنے انجام کو پا گیا۔

(ائمہ تلبیس ص198 تا204، ابولقاسم رفیق دلاوری m)

استادسیس خراسانی

اس نے خلیفہ ابوجعفر منصور عباسی کے دور خلافت میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ وہ ہرات، بادغیس، سجستان وغیرہ اطراف خراسان میں ظاہر ہوا۔ دعوائے نبوت کے بعد چند ہی سال میں

اس کے پیروکاروں کی تعداد تین لاکھ تک پہنچ گئی۔ اتنی بڑی جمعیت دیکھ کر اس کے دل میں ملک گیری کی ہوس پیدا ہوئی آخرکار اسے خلیفہ منصور کے دور میں قتل کر دیا گیا۔

(آئینہ تلبیس، ص165، ابوالقاسم رفیق دلاوری)

ابوعیسیٰ اسحاق اصفہانی

ابوعیسیٰ اسحاق بن یعقوب اصفہان کا ایک یہودی تھا۔ جو الوہیم (عابد اللہ) کے لقب سے مشہور تھا۔ ابوعیسیٰ نے دعویٰ کیا کہ میں مسیح منتظر کا رسول ہوں۔ یہ ابوعیسیٰ خلیفہ ابوجعفر منصور کے دور میں مارا گیا۔

(آئینہ تلبیس، ص167، ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

احمد بن کیال بلخی

احمد بن کیال بلخی فارسی اور عربی کا بہت بڑا مصنف گزرا ہے۔ بڑا فصیح و بلیغ اور بلند پایہ مقرر تھا۔ احمد اپنے آپ کو تمام انبیاء سے افضل کہتا تھا۔ یہ بھی خلافت عباسیہ کے دور میں مارا گیا۔

(آئینہ تلبیس، ص196، ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

حمدان بن اشعث قرمط

حمدان بن اشعث حسب بیان مقریزی ۲۶۴ھ اور حسب تحریر ابن خلدون ۲۷۸ھ میں پیدا ہوا۔ اس کا دعویٰ تھا کہ میں ہی وہ مہدی ہوں جس کا زمانہ دراز سے انتظار کیا جا رہا تھا۔ یہ تقریباً 295 ہجری میں مارا گیا۔

(آئینہ تلبیس، ص221، ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

ابوسعید بن بہرام جنابی قرمطی

اس نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ ۳۰۱ھ میں ابوسعید اپنے خادم صقلی کے ہاتھ سے حمام میں مارا گیا۔

(آئینہ تلبیس، ص228، ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

زکرویہ بن ماہروقرمطی

زکرویہ بن ماہروقرمط کا ایک داعی تھا۔ حامل وحی اور حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کے ایلچی ہونے کا مدعی تھا۔اس کا یہ بھی دعویٰ تھا کہ میری سواری کا ناقہ مامور ہے جوشخص اس کے ہمراہ ہوگا وہ ہمیشہ فتح یاب ہوگا۔ زکرویہ خلیفہ مکتفی باللہ کے حکم سے قتل کر دیا گیا۔ یہ تقریباً 320 ہجری میں مارا گیا۔

(آئمہ تلبیس ،ص238،ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

یحییٰ بن زکرویہ قرمطی

یحییٰ خوزستان سے کوفہ میں آ کرعبادات میں مشغول ہوگیا۔اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور حاکم رحبہ نے اسے گرفتار کر کے خلیفہ کے پاس بھیجا۔خلیفہ کے حکم سے اسے دوسو درے لگوائے گئے اس کے بعد اسے صلیب پر چڑھا دیا گیا۔

(آئمہ تلبیس ،ص237،ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

عبیداللہ مہدی

عبیداللہ کوفہ کا رہنے والا تھا۔ ۳۵۶ھ میں عبیدی سپہ سالار جوہر نے مصر پر حملہ کیا اور وہاں احمد بن علی کو مغلوب کر کے مصر پر قبضہ کرلیا اور شہر قاہرہ کی بنیاد ڈالی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد شام بھی عبیدی قلمرو میں شامل ہوگیا۔عبیداللہ ۳۲۲ھ میں مرا۔اس کے بعد اس کی اولاد میں سے تیرہ فرمانروا ۵۶۷ھ تک برسر حکومت رہے۔

(آئمہ تلبیس ،ص241،ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

علی بن فضل یمنی

۲۹۳ھ میں علی بن فضل نامی ایک شخص جو ابتداء میں اسماعیلی فرقہ کا پیرو تھا، مضافات صنعاء میں اس دعویٰ کے ساتھ آیا کہ وہ نبی اللہ ہے۔ان ایام میں یمن کا حاکم خلیفہ مکتفی عباسی کی طرف سے اسعد بن ابوجعفر تھا۔

(آئمہ تلبیس ،ص260،ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

ابو طاہر قرمطی

جب ابو سعید جنابی ۳۰۱ھ میں اپنے خادم کے ہاتھ سے مارا گیا تو اس کا چھوٹا بیٹا ابو طاہر سلیمان قرمطی اپنے بڑے بھائی سعید کو مغلوب و مقہور کر کے باپ کا جانشین ہو گیا اور مقامات ہجر، احساء، قطیب، طائف، بحرین کی حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ ابو طاہر خدا کا اوتار ہونے کا مدعی تھا اور کہتا تھا کہ رب العالمین کی روح میرے جسم میں حلول کر گئی ہے۔

حجر اسود کو مکہ مکرمہ سے منتقل کرنے کا ہولناک واقعہ بروز دوشنبہ ۱۴ ذی الحجہ ۳۱۷ھ کو رونما ہوا۔ چونکہ قرمطی کے پیروکار صنم پرستوں سے بھی زیادہ بے دین تھے اور انہوں نے کعبۃ اللہ سے منحرف ہو کر بیت المقدس کو اپنا قبلہ بنا لیا تھا۔

حجر اسود ابو طاہر قرمطی کے قبضہ میں چار روز کم بائیس سال رہا۔ کہتے ہیں کہ جب قرامطہ حجر اسود لے گئے تو ہجر تک پہنچتے پہنچتے چالیس اونٹ بوجھ کے نیچے دب کر مر گئے اور جب واپس لائے تو ایک ہی اونٹ نے مکہ معظّمہ تک پہنچا دیا۔ ابو طاہر اس واقعہ کے بعد مرض چیچک میں مبتلا ہوا۔ اس مرض نے اس کا ایسا بُرا حال کر دیا کہ جسم ریزہ ریزہ ہو گیا۔ اس طرح یہ اپنے بُرے انجام کو پہنچا۔

(آئمۂ تلبیس ،ص262، ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

حامیم بن منّ اللہ محکسی

۳۱۳ھ میں ابو محمد حامیم بن من اللہ محکسی نے سرزمین ریف واقع ملک مغرب میں دعویٰ نبوت کیا اور اپنی فریب کاری کا جال پھیلا کر ہزار ہا بربری باشندوں کو اپنا پیروکار بنا لیا۔ حامیم ایک لڑائی میں مارا گیا جو ۳۱۹ھ یا ۳۲۰ھ میں تجیر کے پاس احواز میں قبیلہ مصمودہ سے ہوئی۔

(آئمۂ تلبیس ،ص272، ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

محمد بن علی شلغمانی

ابو جعفر محمد بن علی معروف بہ ابن ابی العزا شلغمان کا رہنے والا تھا جو واسط کے مضافات میں ایک گاؤں ہے۔ اُس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ ۳۲۰ھ میں شلغمانی بغداد آیا۔ شلغمانی اور

اس کے پیروکاروں کے مقدمہ کی تحقیقات خاص خلیفہ راضی باللہ کے دربار میں ہوئی تھیں۔فقہاء نے فتویٰ دیدیا کہ شلغمانی اوراس کا رفیق ابن ابی عون واجب القتل ہیں چنانچہ شلغمانی اورابن ابی عون بروز سہ شنبہ۲ ذی قعدہ ۳۲۲ھ کو مصلوب کئے گئے۔ جب صلیب پر دونوں کی زندگی کا خاتمہ ہو چکا تو لاشیں جلا دی گئیں۔

(آئمہ تلبیس ،ص273،ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

عبدالعزیز باسندی

عبدالعزیز موضع باسند علاقہ صفانیان کا رہنے والا تھا۔اس نے ۳۲۲ھ میں دعویٰ نبوت کر کے ایک پہاڑی مقام میں قیام کیا۔ یہ شخص بڑا شعبدہ باز تھا۔ پانی کے حوض میں ہاتھ ڈال کر باہر نکالتا تو مٹھی سرخ دیناروں سے بھری ہوتی تھی۔اس قسم کی شعبدہ بازیوں اور نظر بندیوں نے ہزار ہا لوگوں کو متاثر کیا۔ باسندی کو حاکم ابوعلی بن محمد بن مظفر نے قتل کرا دیا۔

(آئمہ تلبیس ،ص279،ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

ابوالطیب احمد بن حسین متنبّی

ابوالطیب احمد بن حسین متنبّی مدعی نبوت تھا۔۳۰۳ھ میں کوفہ کے محلّہ کندہ میں پیدا ہوا۔ ابوالطیب کا باپ سقہ تھا جو غیدان کے لقب سے مشہور تھا۔ وہ محلّہ والوں کا پانی بھرا کرتا تھا۔ ابوالطیب کو رمضان ۳۵۴ھ میں قتل کر دیا گیا۔

(آئمہ تلبیس ،ص280،ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

ابوعلی منصور ملقّب بہ الحاکم بامر اللہ

ابوعلی منصور ساڑھے گیارہ سال کی عمر میں مصر کے تخت سلطنت پر بیٹھا اور حاکم بامر اللہ کا خطاب اختیار کیا۔ یہ شخص بنوعبید کا چھٹا فرمانروا تھا جو ۳۸۶ھ سے ۴۱۱ھ تک برسرحکومت رہا۔علم نجوم میں اسے دخل تام تھا اور اس کے احکام و تاثیرات کو دل سے مانتا تھا۔ظلم و جور کا خوگر تھا۔ علامہ جلال الدین سیّوطی m نے اس کو''سرتاج زندیقان'' کا خطاب دیا ہے اور بعض مؤرخوں

نے لکھا ہے کہ فرعون کے بعد مصر کے تخت حکومت پر حاکم سے بدتر کوئی فرمانروا نہیں بیٹھا۔فرعون کی طرح اس نے بھی ربوبیت کا دعویٰ کیا اور لوگوں سے اپنے تئیں سجدے کرائے۔اس نے حکم دیا تھا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی جگہ بسم اللہ الحاکم الرحمٰن الرحیم لکھا کریں۔۳۹۶ھ میں حاکم نے حکم دیا کہ جہاں کہیں میرا نام لیا جائے بازار ہو یا کوئی اور مقام سننے والا کھڑا ہو کر سنے اور فوراً سر بسجود ہو جائے۔

الحاکم بامر اللہ ۹۹۶ء تا ۱۰۲۱ء العزیز کی وفات کے بعد اس کا بیٹا منصور حاکم بامر اللہ کے لقب سے تخت پر بیٹھا۔وہ ایک ظالم اور ناعاقبت اندیش حکمران ثابت ہوا۔اسماعیلی عقائد کو شدومد سے پھیلانے کی خاطر اس نے مشہور دانش گاہ ''دارالحکمت'' قائم کی۔اپنے عہد حکومت کے آخری سالوں میں اس نے دعویٰ کیا کہ رب تعالیٰ اس کے جسم میں حلول کر گیا ہے(نعوذ باللہ)اس کے ایک داعی محمد اسماعیل دروز نے اس نظریہ کی بڑی شدت سے تبلیغ کی جن لوگوں نے اس نظریہ کی تائید کی وہ اس کے نام کی مناسبت سے ''دروزیہ'' کہلائے۔حاکم کی ان نامعقول حرکات کے باعث لوگ اس سے برگشتہ ہو گئے۔چنانچہ ایک رات کسی نے اسے قتل کر دیا۔

(قدیم وجدید تاریخ مسلمانان عالم،صفحہ ۳۶۸از پروفیسر محمد رضا خان)

(آئینہ تلبیس،ص289،ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

اصغر بن ابوالحسین تغلبی

اصغر بن ابوالحسین تغلبی راس عین کا رہنے والا تھا۔جو حران اور نصیبین کے درمیان ایک شہر ہے۔اس نے اس میں نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ کہنا شروع کیا کہ کتابوں میں جس موعود کے آنے کی پیشین گوئی ہے وہ میں ہی ہوں۔اصغر نے دعویٰ نبوت کے بعد طرح طرح کے شعبدے دکھا کر لوگوں کو اپنا گرویدہ بنانا چاہا۔بالآخر اس کو لوگوں نے قتل کیا۔

(آئینہ تلبیس،ص321،ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

ابوعبداللہ ابن شباس صمیری

۴۵۳ھ میں ایک شخص جسے ابوعبداللہ ابن شباس کہتے تھے قصبہ صمیرہ میں ظاہر ہوا جو ولایت بصرہ میں ہے۔ خدائی کا دعویدار تھا۔ یہ عبرت ناک موت مرا۔
(آئمہ تلبیس ،ص323،ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

حسن ابن صباح حمیری

حسن بن صباح مہبط وحی ہونے اور خدائے برتر سے احکام پانے کا مدعی تھا۔ یہ شخص شہر طوس میں جو علاقہ خراسان کا ہے اس میں پیدا ہوا۔ اسماعیلی مذہب (باطنی مذہب) کا پیرو اور شہرے میں بود و باش رکھتا تھا جو عراق عجم کا ایک شہر ہے۔ ۲۷۰ھ میں خلیفہ معتضد باللہ کے حکم سے اسے سولی دی گئی۔
(آئمہ تلبیس ،ص324،ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

رشید الدین ابوالحشر سنان

محمد ثانی بن حسن ثانی باطنی کے عہد حکومت میں شام کے اسماعیلیوں نے رشید الدین ابوالحشر کو جو سنان کے لقب سے مشہور تھا اپنا سردار بنا لیا تھا۔ سنان نے خود نبوت کا دعویٰ کیا اور ایک الہامی کتاب معتقدین کے سامنے پیش کی۔ یہ شخص اپنے آپ کو اوتار اور مظہر خدا بتاتا تھا۔
(آئمہ تلبیس ،ص369،ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

ابن ابی زکریا طمامی

ابن ابی زکریا طمامی ایک فاسق اور فاجر نوجوان تھا جس نے ربوبیت کا دعویٰ کیا۔ اس پر اللہ نے ایک شخص کو مسلط کیا اس نے اسے بکری کی طرح ذبح کر دیا۔
(آئمہ تلبیس ،ص401،ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

حسین بن حمدان خصیبی

حسین بن حمدان ایک خانہ ساز نبی تھا جو عراق کے ایک گاؤں خصیب میں پیدا ہوا۔ دولت عباسیہ کے اواخر میں ظاہر ہوا۔ اس نے مدعی نبوت ہونے کے بعد بغداد اور بصرہ سے اپنی دعوت کا آغاز کیا۔ یہ 656 ہجری میں مارا گیا۔
(آئمہ تلبیس ،ص402،ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

ابوالقاسم احمد بن قسی

ابوالقاسم احمد بن قسی شروع شروع میں جمہور مسلمین کے مذہب ومسلک پر کاربند تھا۔ (بالکل غلام احمد قادیانی صاحب کی طرح) آخر بڑھتے بڑھتے نبوت کا دعویٰ کردیا۔ جب علی بن یوسف بن تاشفین شاہ مراکش کو اس کا علم ہوا تو اس نے اسے بلا بھیجا۔ وہاں جا کر صاف لفظوں میں اپنی نبوت کا اقرار نہ کیا بلکہ سخن سازی سے کام لے کر بادشاہ کو مطمئن کر کے چلا آیا۔ ابن قسی ۵۵۰ھ اور ۵۶۰ھ کے درمیان کسی سال مرا تھا۔

(آئمہ تلبیس، ص403، ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

علی بن حسن شمیم

ابوالحسن علی بن حسن بن عنبر معروف بہ شمیم مشہور شاعر، ادیب اور نجومی تھا۔ اس نے خُدائی کا دعویٰ کیا۔ بغداد آ کر ابومحمد بن خشاب وغیرہ ادیبوں سے علم وادب کی تحصیل کی۔ اس کو اشعار عرب بکثرت یاد تھے۔ خود بھی شعر کہتا تھا۔ علامہ ذہبی m کے مطابق ایک ادیب کا بیان ہے کہ میں ۵۹۴ھ میں آمد کے مقام پر پہنچا اور دیکھا کہ بعض لوگ اس کے بڑے گرویدہ ہیں۔ میں اس کے پاس پہنچا اور دیکھا کہ بڑا ضعیف العمر ہے اور جسم بالکل نحیف ہو چکا ہے۔ اس کے سامنے کتابوں کا ایک جزدان رکھا تھا جس میں سب اسی کی تصنیفات تھیں۔ میں سلام کر کے بیٹھ گیا اور کہا کہ میں اس غرض سے حاضر ہوا ہوں کہ آپ کے علوم میں سے کچھ اقتباس کروں۔ کہنے لگا: تمہیں کون سا علم مرغوب ہے؟ میں نے کہا: ادب۔ بولا: ادب میں میری تصانیف بکثرت ہیں اور حالت یہ ہے کہ پہلے لوگوں نے تو اپنی کتابوں میں دوسروں کے اقوال بھر لئے لیکن میری کتابوں میں جو کچھ درج ہے وہ میرے ہی نتائج فکر ہیں۔ اس کے بعد متقدمین کو طعن وتشنیع کرتے ہوئے خودستائی کرنے لگا۔ پہلے لوگوں کو شعر پڑھ پڑھ کر کہتا کہ فلاں گدھے نے یوں بکا اور فلاں اس طرح بھونکا۔ غرض دوسروں کی بُرائی اور اپنی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملا دیئے۔ اس کا یہ اعتقاد تھا کہ دنیا میں نہ کبھی میری مثل کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ آئندہ کوئی پیدا ہوگا۔

(آئمہ تلبیس، ص404، ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

محمود واحد گیلانی

جو معاندین اسلام و دشمنان دین خاک ایران سے اٹھے، ان میں محمود واحد گیلانی موضع مسجوان علاقہ گیلان کا رہنے والا تھا۔ اس نے ۶۰۰ھ میں امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔

(آئمہ تلبیس، ص405، ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

عبدالحق بن سبعین مرسی

قطب الدین ابو محمد عبدالحق بن ابراہیم بن محمد بن نصر بن محمد بن سبین مرسی نبوت کا مدعی تھا۔ اس کے پیرو سبعینیہ کہلاتے ہیں۔ ملک مغرب کے ایک قصبہ مریسیہ میں ظاہر ہوا۔ اس کی وفات ۶۶۸ ہجری میں ہوئی۔

(آئمہ تلبیس، ص409، ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

احمد بن عبداللہ ملثم

ابوالعباس احمد بن عبداللہ بن ہاشم معروف بہ ملثم رمضان ۵۵۸ھ میں قاہرہ میں پیدا ہوا۔ ۶۸۹ھ میں بڑے لمبے چوڑے دعوے کئے۔ پہلے تو کہنے لگا کہ میں نے بارہا خداوند عالم کو خواب میں دیکھا ہے یہ تو خیر کچھ بعید نہ تھا کیونکہ بعض اہل اللہ (اللہ کے ولی) رب العالمین کو خواب میں بے کیف دیکھا کرتے ہیں۔ لیکن اس کے بعد اس نے یہ رٹ لگانی شروع کی کہ مجھے حالت بیداری میں ساتوں آسمانوں کی سیر کرائی گئی۔ میں آسمانوں کو عبور کر کے سدرۃ المنتہیٰ تک اور وہاں سے عرش اعظم تک پہنچا۔ اس وقت جبریل امین اور ملائکہ کا ایک جم غفیر میرے ساتھ تھا۔ خدا تعالیٰ مجھ سے ہمکلام ہوا اور مجھے بتایا کہ تم مہدی موعود ہو۔ ملائکہ نے مجھے بڑی بڑی بشارتیں دیں اور خود سرور کائناتﷺ نے مجھ سے ملاقات کی اور فرمایا کہ تم میرے فرزند ہو اور تم ہی مہدی موعود ہو۔ جب احمد کے ان بلند بانگ دعوؤں کا شہرہ ہوا تو حاکم قاہرہ نے اس کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا۔ کچھ زمانہ کے بعد اسے توبہ کی توفیق ہوئی اور اس نے اعلان کر دیا کہ میں وہ مہدی نہیں ہوں جن کے ظہور کی حضرت محمدﷺ نے بشارت

دے رکھی ہے بلکہ میں صرف مہدی بمعنی ہدایت یافتہ ہوں۔۷۴۰ھ میں مر گیا اس وقت اس کی عمر اسی سال سے متجاوز تھی۔

(آئینہ تلبیس، ص411، ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

راعی شامی

یہ ایک شامی چرواہا تھا۔ شہر طبریہ میں رہتا تھا اور وہاں کے باشندے اسے عموماً چرواہا کہہ کر ہی پکارتے تھے۔ اس کا دعویٰ تھا کہ میں وہی شخص ہوں۔ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو جس کے ظہور کی بشارت دی گئی تھی۔ علامہ عبدالرحمٰن بن ابوبکر دمشقی معروف بہ جابری نے لکھا کہ اس کے پاس ایک لاٹھی تھی جس سے وہ استدراجی ''کرامات'' کا مظاہرہ کرتا تھا۔ جب اس کو گرمی کے وقت زمین میں گاڑتا تو معاً ایک درخت بن جاتا۔ جس میں آناً فاناً شاخیں اور پتے نمودار ہوتے اور یہ اپنی بکریوں سمیت اس کے سایہ میں بیٹھ جاتا۔ اس کا ایک خاصہ یہ تھا کہ درندوں اور جنگلی جانوروں کو اس سے ایک شعلہ نکلتا دکھائی دیتا جس کی وجہ سے یہ راعی وحوش اور درندوں کو جدھر چاہتا بکریوں کی طرح ہانک لے جاتا تھا اور شیر چیتا وغیرہ کسی درندہ کی مجال نہ تھی کہ اس کے حکم سے سرتابی کرے۔ یہ لاٹھی جب زمین پر مارتا تو ایک بڑا اژدہا بن کر اس کے سامنے دوڑنے لگتا۔

(آئینہ تلبیس، ص412، ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

عبدالعزیز طرابلسی

ابن عماد نے لکھا ہے کہ عبدالعزیز ایک پہاڑی شخص تھا جس نے ۷۱۷ھ میں مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ کبھی کہتا کہ میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ کبھی کہتا کہ میں علی مرتضیٰ ہوں اور کبھی مہدی منتظر بن بیٹھتا۔ اس نے مسلمانوں کی بے شمار مسجدیں مسمار کر دیں۔ اس کے پیرو مسلمانوں کو پکڑ پکڑ کر اس کے پاس لاتے تھے اور کہتے تھے کہ اپنے معبود کو سجدہ کرو۔ حاکم طرابلس نے اسے قتل کرا دیا۔

(آئینہ تلبیس، ص413، ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

اویس رومی

علامہ علی قاری m نے کتاب ''المشرب الوردی فی مذہب المہدی'' میں جو انہوں نے ۹۶۵ھ میں مکہ معظّمہ میں تالیف کی لکھا کہ ایک شیخ نے جسے اویس کہا کرتے تھے (ترکی) سلطان بایزید کے عہد سلطنت میں مہدویت کا دعویٰ کیا۔ اس کے اسی خلیفہ تھے۔ ایک دن خلفاء کو جمع کر کے کہنے لگا: ''مجھے کشف سے معلوم ہوتا ہے کہ میں مہدی ہوں۔ تم بھی اپنے باطن کی طرف توجہ کرو اور جو کچھ تم پر ظاہر ہو اس سے مجھے اطلاع دو''۔ (آئمہ تلبیس ص413، ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

احمد بن ہلال حسانی

احمد بن ہلال حسانی اپنے وقت کا ایک مشہور زندیق تھا جو ابن سبعین کے بعد ظاہر ہوا۔ قاضی شرف الدین انصاری سے کتابیں پڑھیں۔ یہاں سے قاہرہ جا کر کچھ مدت اقامت گزیں رہا۔ قاہرہ سے حلب واپس آیا اور مجتہد مطلق ہونے کا دعویٰ کیا اور ساتھ ہی آئمہ کبار کی شان میں دریدہ ذہنی کرنے لگا۔ یہ شخص کہتا تھا کہ میں براہ راست خدائے برتر سے علوم حاصل کرتا ہوں اور میں ہی دائرہ کائنات کا نقطہ ہوں۔ کہتا تھا کہ مجھے حالت بیداری میں آسمانوں کی سیر کرائی جاتی تھی۔ اس کا یہ دعویٰ تھا کہ تمام حضرات انبیاء کرام f سے حالت بیداری میں میرا اجتماع ہوتا ہے اور بیداری ہی میں ملائکہ سے ہم کلام ہوتا ہوں اور کہا کرتا تھا کہ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو مقام تکلیم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام تکمیل عطا کئے گئے لیکن مجھے یہ دونوں مقام بخشے گئے ہیں۔ وہ نہ تو نماز کا پابند تھا اور نہ اسے شریعت ہی کی پروا تھی۔ اس کی وفات ۹ شوال ۸۲۳ھ کو ہوئی۔
(آئمہ تلبیس ص414، ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

سید محمد جونپوری

سید محمد جونپوری نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس کی ولادت ۸۴۷ھ میں بمقام جون پور ہوئی جو صوبہ اودھ کا ایک مشہور شہر ہے۔ اس کے پیرو جو مہدویہ کہلاتے ہیں اپنے مقتداء کو ''میراں سید محمد مہدی موعود'' کے نام سے یاد کرتے ہیں۔
(آئمہ تلبیس ص415، ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

حاجی محمد فرہی

حاجی محمد فرہی سید محمد جونپوری کا مرید اور مسیح موعود ہونے کا مدعی تھا۔ مہدویہ کی کتاب ''شواہد الولایت'' میں لکھا ہے: ''حضرت مہدی (سید جونپوری) نے فرمایا کہ اکثر انبیاء اور اولوالعزم رسول دعا مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ! ہمیں امت محمدی میں پیدا کر کے مہدی کے گروہ میں داخل فرما۔ انبیاء میں سے حضرت سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے سوا کسی کی دعا قبول نہ ہوئی۔

(آئمہ تلبیس ،ص448، ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

سید محمد نور بخش

سید محمد نور بخش نے ایک مرتبہ عالم وجد میں دیکھا کہ کوئی شخص خطاب کر رہا ہے: انت مہدی یعنی تو مہدی ہے۔ وہ یہ سمجھا کہ میں مہدی موعود ہوں۔ اپنے آپ کو تمام انبیاء کرام f سے افضل بتاتا۔ اسلام اور اہل اسلام کی مذمت کرتا کبھی نبوت کبھی مہدویت کے دعوے کرتا۔ چنانچہ مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور یہ کہنا شروع کیا کہ میں وہی ہوں جس کی بشارت جناب حضرت محمد ﷺ نے احادیث صحیحہ میں دی ہے۔

(آئمہ تلبیس ،ص497، ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

بایزید روشن جالندھری

بایزید اکبر کے دور میں رہا اور نبوت کا دعویٰ کیا۔

(آئمہ تلبیس ،ص499، ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

احمد بن عبداللہ سلجماسی

ابوالعباس احمد بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ عباسی سلجماسی مغربی معروف بہ ابن ابی محلی مولف کتاب ''عذر الوس دہوج الرسائل'' مہدی ہونے کا دعویٰ کرتا تھا۔ ۹۶۷ھ میں بمقام سلجماسہ جو ملک مغرب میں ہے پیدا ہوا۔

(آئمہ تلبیس ،ص508، ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

احمد بن علی محیرثی

احمد بن علی یمن کے علاقہ میں ایک قصبہ محیرث ہے وہاں کا رہنے والا تھا۔اس نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔اس کی وفات ۱۰۵۰ھ میں ہوئی۔
(آئمہ تلبیس ،ص511،ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

محمد مہدی از مکی

محمد مہدی کوہ شہرزور کے ایک گاؤں میں رہتا تھا۔اس نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔
(آئمہ تلبیس ،ص512،ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

سبا تائی سپوی

سبا تائی سپوی (شابتی زیوی) یہودی تھا جو سمرنا میں پیدا ہوا اور ۱۶۶۶ھ میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔شابتی زیوی کا باپ سمرنا میں ایک انگریز تاجر کے کارخانہ کی دلالی کرتا تھا۔
اس نے چوبیس برس کی عمر میں یکا یک مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور کہنے لگا کہ میں اسرائیلیوں کو اہل اسلام اور نصاریٰ کی غلامی سے آزاد کرانے کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔
(آئمہ تلبیس ،ص513،ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

محمد بن عبداللہ کرد

۱۰۷۵ھ میں کوہ عمادیہ علاقہ کردستان میں ایک شخص عبداللہ نام ظاہر ہوا اس کا دعویٰ تھا کہ میں سادات حسینی میں سے ہوں۔اس نے اپنے ایک لڑکے کا نام محمد اور لقب مہدی رکھ دیا اور کہا کہ یہی مہدی آخرالزمان ہے۔ بیٹے کو مہدویت کی مسند پر بٹھا کر یہ شخص خود اس کی طرف سے بیعت لینے لگا۔قبائل کے بے شمار لوگ اس کے پیرو ہو گئے۔
(آئمہ تلبیس ،ص521،ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

میر محمد حسین مشہدی

اس کا تعلق مشہد (ایران) سے تھا،اورنگ زیب عالمگیر کے آخری دور میں ہندوستان آیا اور نزول وحی اور بیگو گیت کا دعویٰ شروع کر دیا اور بیان کیا کہ یہ رتبہ نبوت اور امامت کے مابین ہے اور

کہا کہ ہر پیغمبر اولوالعزم کے نو بیگوگ تھے چنانچہ حضرت خاتم الانبیاء a کے بھی نو بیگوگ تھے۔ اول بیگوگ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے، دوسرے امام حسن رضی اللہ عنہ، تیسرے امام حسین رضی اللہ عنہ، چوتھے امام زین العابدین m ، پانچویں امام محمد باقر m ، چھٹے امام جعفر صادق m ، ساتویں امام موسیٰ m اور آٹھویں امام علی رضا تک امامت اور بیگوگیت میری طرف منتقل ہو گیا۔

(آئمہ تلبیس ،ص521،ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

مرزا علی محمد باب شیرازی

مذہب بابیت کا بانی مرزا علی محمد یکم محرم ۱۲۳۵ھ (۲۰ اکتوبر ۱۸۱۹ء) کو شیراز میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ مرزا محمد رضا اوائل عمر ہی میں موت کا شکار ہو گیا تھا۔ اس لئے علی محمد اپنے ماموں مرزا علی کے پاس شیراز ہی میں جو بزازی (کپڑا بننے) کا کام کرتا تھا چلا آیا۔ اس نے مہدویت کا دعویٰ کیا اور پھر نئے مذہب کی بنیاد رکھی اس کے ماننے والے بابی کہلاتے ہیں اس کے بعد اس کا بیٹا بہاء اللہ آیا جس نے بہائی مذہب کی بنیاد رکھی۔

(آئمہ تلبیس ،ص531،ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

حسین علی نوری (بہاء اللہ)

''احمدی'' عبدالمنان عمر (قادیانی) اپنے مضمون، بہائیت، میں اس مذہب کی تفصیل یوں تحریر کرتا ہے:

''اس مذہب کی بنیاد مرزا حسین علی نوری نے رکھی، جسے اس کے مقتدا علی محمد باب نے بہاء اللہ کا لقب دیا تھا۔ باب نے اپنے بعد ایک ایسے شخص کی بعثت کی خبر دی تھی جسے اس نے من یظھرہ اللّٰہ کا نام دیا تھا اور ایک بیان میں اس کا زمانہ بہت ہی بتایا تھا۔ آخر بابیوں میں سے ایک شخص ''جناب دیان'' مرزا اسد اللہ خوئی نے من یظھرہ اللّٰہ کا دعویٰ کر دیا، لیکن مرزا یحییٰ (صبح ازل) اور مرزا حسین علی (بہاء اللہ) نے اس کی شدید مخالفت کی۔ یہ شخص سریانی اور عبرانی زبانیں بھی جانتا تھا۔ آخر یہ قتل ہو گیا۔ اس کے متبع اسدی کہلاتے ہیں۔ جناب دیان کے بعد اور بہت سے بابیوں نے بھی من یظھرہ اللّٰہ کا مصداق ہونے کا دعویٰ کیا،

جیسے مرزا عبداللہ غوغا، حسین میلانی المعروف حسین جان، حسین ہندبانی، مرزا محمد زرندی، براؤن نے تو یہاں تک لکھا کہ دعووں کا یہ سلسلہ اتنا بڑھ گیا کہ جو شخص بھی نیند سے بیدار ہوتا وہ یہی دعویٰ کرنے لگتا۔ بہاء اللہ ۱۲۶۵ھ میں جنگ قلعہ شیخ طبرسی میں شرکت کے لئے جاتے ہوئے راستے ہی میں گرفتار ہوگیا۔ حکومت نے مزید تحقیقات کے لئے پورے قافلے کو آمل کی طرف روانہ کردیا۔ راستے میں موقع پا کر بہاء اللہ نے اپنے ساتھیوں کو جب وہ ایک دریا کے کنارے پر تھے، اشارہ کیا کہ ان تمام تحریرات کو جو ان کے پاس ہیں دریا برد کردیں۔

بہائی کچھ اسی قسم کا تصور رکھتے ہیں کہ گویا بہاء اللہ خود خدا تھا۔ جو انسانی شکل اور انسانی حوائج کے ساتھ ظہور پذیر ہوا۔ بہائی لٹریچر میں پہلے انبیاء کو بھی ظہور الٰہی قرار دیا گیا ہے اور خود بہاء اللہ بھی خدا تھا۔ جس نے انسانیت کا جامہ پہن لیا۔

پروفیسر براؤن کی یہی تحقیق ہے کہ بہاء اللہ کا دعویٰ خدا ہونے کا تھا۔ ان کے نزدیک بہاء اللہ کا دعویٰ ان الفاظ میں بیان کیا جاسکتا ہے God in Flesh اور Divine incarnation پروفیسر براؤن، در "Materials for the Study of the Babi Religion" ص ۱۱۱)۔ امریکہ میں بہائی مذہب کا سب سے پہلا اور سب سے بڑا مبلغ ڈاکٹر ابراہیم جارج خیراللہ تھا، جسے عبدالبہاء نے بہاء اللہ کا پطرس اور دوسرا کولمبس قرار دیا۔

امریکہ میں بہائی بننے کے لئے جو بیعت فارم شائع کیا گیا اس کے الفاظ یہ ہیں:

''اے خدائے اعظم (یعنی عبدالبہاء) خدا کا نام لے کر میں بڑی عاجزی کے ساتھ اپنے خالق برتر و توانا خدائی توحید کا اقرار کرتا ہوں اور خدا کے انسانی شکل میں ظاہر ہونے پر میرا ایمان ہے۔''

ان کا قبلہ عکہ ہے۔ ان کے ہاں روزے انیس ہیں جو طلوع شمس سے غروب شمس تک ہوتے ہیں۔ زکوٰۃ کے نصاب کے ذکر کا کتاب الاقدس میں وعدہ دیا گیا، لیکن اس میں یہ نصاب کہیں نہیں ملا۔ بہائی شریعت میں بعض تعزیرات بھی ملتی ہیں، مثلاً مکانوں کو نذر آتش کرنے والے کو جلا دیا جائے یا پھر حبس دوام۔ زنا کی سزا صرف نو مثقال جرمانہ ہے۔ دوسری دفعہ اس جرم کے ارتکاب پر اٹھارہ مثقال

جرمانہ ہے۔ بہائی سال میں پانچ عیدیں مناتے ہیں۔ ان عیدوں کی تفصیل یوں ہے: (۱) ظہور بہاء اللہ پر عید رضوان: (۲) عید بعثت باب: (۳) عید میلاد بہاء اللہ (۴) عید میلاد باب: (۵) عید نوروز" وغیرہ وغیرہ۔

(اُردو دائرہ معارف اسلامیہ (جلد ۵) صفحات ۱۰۱۔۹۸)

ملا محمد اٹکی

۱۸۴۷ء میں ہندوستان کے اندر سید محمد نامی ایک شخص نے مہدویت کا دعویٰ کیا اور فرقہ مہدویہ کی بنیاد رکھی۔ اس کی وفات کے بعد اس کے پیروکاروں میں سے ایک نہایت سرگرم شخص ملا محمد اٹکی نے ۱۷۹۶ء میں بمقام سرباز ظاہر ہو کر مہدی کا دعویٰ کیا اور پھر کوہ مراد (بلوچستان) میں چھپ گیا۔ کچھ عرصہ بعد ظاہر ہوا اور اس نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اور از سر نو اس نے اپنی چالاکی اور ہوشیاری سے اس فتنہ کی بنیاد رکھی اور اس کا نام "ذکری مذہب" رکھا۔

ملا محمد اٹکی نے بارہ برس تک تربت میں قیام کیا اور پھر وہاں کے ایک سردار "مراد" نامی شخص کو اپنا جانشین بنایا اور ایک قبر بنا کر خود کہیں غائب ہو گیا۔

یہ شخص ذکری فرقہ کا بانی ہے ذکری فرقہ کی زیادہ تعداد بلوچستان کے جنوبی اضلاع میں آباد ہے۔ اس فرقہ کے لوگ ملا محمد اٹکی کو خدا کا پیغمبر، مہدی اور خاتم المرسلین مانتے ہیں اور شریعت محمدیہ کو منسوخ تصور کرتے ہیں۔ ملا محمد اٹکی نے نماز، روزہ اور حج کی فرضیت ختم کرنے کا اعلان کیا اور مکران (بلوچستان) کے علاقہ کے ایک پہاڑ "کوہ مراد" کو مقام محمود قرار دیا جہاں ذکری لوگ ہر سال ۹ ذی الحجہ اور ۲۷ رمضان المبارک کو بغرض حج جمع ہوتے ہیں۔ وہاں صفا، مروہ اور عرفات بھی بنائے گئے ہیں اور ایک چشمہ کے پانی کو آب زمزم کی مانند متبرک سمجھا جاتا ہے۔ ذکریوں کا کلمہ بھی مسلمانوں سے منفرد ہے اور وہ "لا الہ الا اللہ نور پاک نور محمد مہدی رسول اللہ" کے الفاظ میں کلمہ پڑھتے ہیں۔ ذکری فرقہ ملا محمد اٹکی کو تمام انبیاء کرام سے افضل قرار دیتا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ قرآن کریم میں ملا محمد اٹکی کو روح القدس، روح امین اور امام مبین قرار دیا گیا ہے۔

(بحوالہ: ختم نبوت ڈائری ۱۹۸۹ء)

محمد احمد مہدی سوڈانی

یہ خرطوم کے شمال میں ۱۸۴۸ء میں پیدا ہوا۔قرآن پاک حفظ کیا اور علم دین حاصل کیا، ایک شیخ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوا پھر کسی بات پر ناراض ہوکر جزیرہ ابا میں چلا گیا۔ایک غار میں داخل ہوکر چلہ کشی کرتا رہا لوگوں کا رجوع بڑھا تو مہدی موعود کا دعویدار بن گیا۔لوگوں کو مرید کرتا اور فوجی تربیت دے کر ساتھ ملا لیتا۔اس نے سوڈان میں کئی جنگیں لڑیں بڑا فتنہ برپا کئے رکھا مصر پر قبضہ کرلیا اس نے دعویٰ کیا کہ میں جو کچھ کرتا ہوں وحی الٰہی سے کرتا ہوں میں عنقریب مکہ معظّمہ، مدینہ منورہ اور بیت المقدس فتح کروں گا پھر کوفہ جاؤں گا کوفہ میرا مدفن ہوگا لیکن اس کا یہ دعویٰ پورا نہ ہوا اور فتح خرطوم کے بعد بخار اور چیچک میں مبتلا ہوکر 21 جون 1885ء کو مر گیا۔

(آئینہ تلبیس، ص604، ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

میرے بھائیو اور بہنو! ہم نے عہد رسالت مآب a سے لیکر عہد حاضر تک کے جھوٹے مدعیان ربوبیت، الوہیت، نبوت و رسالت اور مہدویت، مسیحیت وغیرہ کے نہایت ہی مختصر حالات قلم بند کئے ہیں۔طوالت کے خوف سے مکمل حالات اور ان کی شعبدہ بازیاں تحریفات، مغلظات، تاویلات وغیرہ آپ کے سامنے پیش نہیں کر سکے۔مقصد صرف آپ کو یہ بتانا ہے کہ یہ کوئی عہد حاضر میں ہی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے دعوے کر کے نئے مذہب کی بنیاد رکھ کر دین اسلام کے اندر رخنہ نہیں ڈالا بلکہ یہ سلسلہ تو ساڑھے چودہ سو سال سے چلتا آرہا ہے۔(جس کی ایک کڑی مرزا صاحب بھی ہیں۔) مختلف زمانوں میں مختلف علاقوں قبیلوں اور زبانوں میں طرح طرح کے مداریوں نے اپنی اپنی ہمت کے مطابق ڈگڈگی بجا کر لوگوں کو اپنے جال میں پھنسایا۔ایمانی بصیرت اور خوش قسمتی والے مسلمان ان کے چنگل سے بچ گئے دینی علم سے بے بہرہ، دنیا کے طلب گار اپنا ایمان گنوا بیٹھے اور ہمیشہ ہمیشہ کی ناکامی کا شکار ہوگئے۔اللہ رب العزت ہر قسم کے فتنوں سے ہماری حفاظت فرمائے اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین یا ارحم الراحمین۔

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب

میرے بھائیو اور بہنو! ہم مذہبی تعصب تنگ نظری اور اندھی تقلید کو سائیڈ پر رکھ کر کھلے ذہن اور حق کی تلاش میں تحقیق کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ کیا مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی پوری زندگی اور مذہبی معاملات تعلیمات وغیرہ قرآن وحدیث کے مطابق ہیں؟ کیا ان کے عقائد و نظریات اور دعوے دین اسلام کے مطابق ہیں۔ اس کے لیے ہم صرف اور صرف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی اپنی تعلیمات اور ''احمدیت'' کی مستند کتب سے ہی تحقیق کریں گے۔ کیونکہ مخالف اگر پھول بھی مارے تو کہا جاتا ہے کہ پتھر مارا ہے اور اپنے ہاتھوں سے اگر اپنا گریبان بھی پھاڑ لیا جائے تو دوسروں پر الزام لگانا آسان نہیں ہوتا۔

میرے بھائیو اور بہنو! بچہ اندھیرے سے ڈرے تو بات سمجھ میں آتی ہے مگر ایک بالغ اور عقل وشعور رکھنے والا انسان روشنی سے ڈرے اور اس کے قریب نہ جائے تو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔

مطالعے اور تحقیق سے دنیا کا کوئی مذہب بھی منع نہیں کر سکتا کیونکہ انسان آزاد پیدا ہوا ہے اور اس کو اللہ نے عقل اور شعور عطا فرمایا ہے۔ دنیا کی جتنی بھی ایجادات ہیں یہ تحقیق اور ریسرچ ہی کے نتیجے میں ہوئی ہیں اور لاکھوں نومسلم ایسے ہیں کہ جو تحقیق کر کے دین اسلام کا مطالعہ کرنے سے ہی اپنے مذاہب باطلہ سے تائب ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہوئے ہیں۔

ہم مختصر بیان کریں گے اور تمام حوالہ جات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی اپنی کتب اور دیگر مستند ''احمدیوں'' کی تحریر کردہ کتب سے ہی دیں گے جو کہ جماعت احمدیہ ربوہ (چناب نگر) نے ہی شائع کی ہیں۔

آپ تمام حوالہ جات کسی بھی جگہ سے مطلوبہ کتاب لے کر دیکھ سکتے ہیں صرف پرانا ایڈیشن اور جدید کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن کے صفحہ نمبر کا فرق ہوسکتا ہے مگر حوالہ جات ضرور موجود ہیں ہم کوشش کریں گے کہ مختصر اور ضروری حوالہ جات لکھیں وگرنہ (احمدیت) قادیانیت پر قرآن وحدیث سے جوابات دینے اور تمام حوالہ جات کے ذکر کے لیے کئی ہزار صفحات درکار ہیں۔

میرے بھائیو اور بہنو! ہم نے یہ تحقیق کرنی ہے کہ ''احمدیت'' کیا واقعی اسلام ہی ہے؟

''احمدیت'' کے پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے بتدریج آہستہ آہستہ بلند سے بلند دعوے کیے۔

ابتدا میں 1880ء کے بعد سے 1890ء کے اختتام تک مرزا صاحب نے مجدد اور مصلح وغیرہ کے دعوے کیے۔

1890ء سے لیکر 1900ء تک مرزا صاحب نے امام مہدی اور مسیح موعود ہونے کے دعوے کیے کہ قرب قیامت میں امام مہدی رضی اللہ عنہ نے آنا ہے وہ میں ہی ہوں اور حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے دوبارہ دنیا میں آنا ہے وہ میں ہی ہوں۔

1900ء سے لیکر 1908ء (اپنی وفات تک) مرزا صاحب نے اللہ کا نبی، اللہ کا رسول اور غیر تشریعی (یعنی نئی شریعت کے بغیر) ''ظلی نبی'' اور ''بروزی نبی'' ''امتی نبی'' عین ''محمد رسول اللہ'' اور تمام نبیوں سے بڑھ کر، تمام نبیوں کی صفات کا جامع مظہر ہونے کے دعوے کیے۔ مرزا صاحب اپنے انہی آخری دعووں پر ہی دنیا سے چلے گئے اور ان کے خلفاء اور ان کے باقی ماننے والے ''احمدی'' آج بھی انہی دعوؤں پر ایمان رکھتے ہیں۔ وہ علیحدہ بات ہے کہ اگر کسی سادہ لوح ''احمدی'' تک یہ دعوے نہیں پہنچے تو اس میں احمدیہ جماعت کے مذہبی پیشواؤں اور مربی صاحبان کا خصوصی کردار ہے کہ انہوں نے احمدی عوام کو ان دعوؤں اور پیشین گوئیوں، تضاد بیانیوں اور ان سب کے پس منظر سے واقفیت حاصل نہ کرنے دی۔

جماعتی خول:

''احمدیوں'' کو اس پر لگائے رکھا ہے کہ کلمہ یہی پڑھتے رہو۔ نمازیں بھی پڑھتے رہو، (چالیس قسم کے) چندے دیتے رہو، مرزا صاحب کو امام مہدی اور مسیح موعود مانتے رہو یا صرف مجدد مانتے رہو، نفل پڑھ کر خدا کا شکر ادا کرو کہ اس نے ہمیں جماعت احمدیہ میں پیدا کیا ہے کسی غیر احمدی (مسلمان) کی بات نہ سنو خاص طور پر علمائے کرام کے قریب نہ جاؤ، تم خود مرزا صاحب کی کتابیں نہ پڑھو یہ بہت بلند ''روحانی'' معرفت کی باتوں سے بھری ہوئی ہیں جن کو عام احمدی نہیں سمجھ سکتا کہ ان کا مطلب کیا ہے۔

یہ وہ خول ہے جو کہ احمدی مذہب کے پیشواؤں اور مربی صاحبان نے احمدی عوام کے گرد بنایا ہے اور تاکید کی ہے کہ اس خول کو توڑ کر ہرگز ہرگز باہر نہیں نکلنا اور اپنے مذہب پر نہ تحقیق کرنی ہے نہ مرزا صاحب کی تعلیمات اور نظریات کو خود پڑھنا ہے۔

صرف چند مخصوص کتب کا ہی مطالعہ کرنا ہے جیسے الوصیت، ایک غلطی کا ازالہ، سراج الدین کے چار سوالوں کے جواب، اسلامی اصول کی فلاسفی وغیرہ آخر ایسا کیوں ہے؟

اگر آپ کیوں کا جواب چاہتے ہیں تو مرزا صاحب کی باقی 80 کتب کا مطالعہ ضرور کریں جن میں خاص طور پر تحفہ قیصریہ، کشتی نوح، انجام آتھم، نزول المسیح، کلمۃ الفصل سیرت المہدی وغیرہ۔

اس خول کو ایک مضبوط اور سنہرے جال کی طرح احمدی عوام کے گرد کس دیا گیا ہے۔ اکثر ہماری بات ''احمدی'' بھائیوں اور بہنوں سے ہوئی تو ان کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں جب ان کو اپنے مذہب کی حقیقت کا پتہ چلا تو ان کے آنسو نکل آئے اور انہوں نے تائب ہو کر سچے دین اسلام کو قبول کر لیا۔ ''احمدیت'' پر جو اسلام کا لیبل لگایا گیا ہے اس کی حقیقت واضح ہو گئی۔

اور وہ مان گئے کہ ''احمدیت'' ایک باطل مذہب ہے جس کے روحانی پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی صاحب ہیں جو کہ امام مہدی، مسیح موعود اور نبی و رسول ہونے اور خاص طور پر عین

''محمد رسول اللہ'' ہونے کے دعوے دار ہیں اب آپ نے تحقیق کر کے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ ''احمدیت''، حقیقی اسلام ہے یا اسلام کے نام پر کچھ اور ہے۔

آیئے غیر جانبدار ہو کر تحقیق کرتے ہیں اور تحقیق کے لیے ہم ایک اصول طے کر لیتے ہیں کہ ہم تمام حوالہ جات ''احمدی'' مذہب کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اور ان کے کے ''خلفاء'' بیٹے وغیرہ کی ہی کتب سے دیکھیں گے اور جو بات قرآن وسنت اور دین اسلام کے خلاف نظر آئے گی اسے ٹھکرا دیں گے اور سچے دین اسلام کی بات کو قبول کر لیں گے۔

(ان شاء اللہ)

مرزا صاحب کا خاندان

انگریز کا وفادار خاندان

''میرے والد مرزا غلام مرتضٰی صاحب دربار گورنری میں کرسی نشین بھی تھے اور سرکار انگریزی کے ایسے خیر خواہ اور دل کے بہادر تھے کہ مفسدہ ۱۸۵۷ء (1857ء کی جنگ آزادی) میں پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کر اور پچاس جوان جنگجو بہم پہنچا کر اپنی حیثیت سے زیادہ گورنمنٹ عالیہ کو مدد دی تھی۔''

(تحفہ قیصریہ ص نمبر 16) (مندرجہ روحانی خزائن جلد 13، ص 378 از مرزا قادیانی)

انگریز کے لیے دعا گو:

''ہم اس معزز گورنمنٹ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم اس گورنمنٹ کے اسی طرح مخلص اور خیر خواہ ہیں جس طرح ہمارے بزرگ تھے ہمارے ہاتھ میں بجز دعا کے اور کیا ہے۔ سو ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس گورنمنٹ کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھے اور اس کے دشمن کو ذلت کے ساتھ پسپا کرے۔''

(روحانی خزائن جلد 6 ص 380 از مرزا قادیانی)

پکا خیر خواہ خاندان:

میں ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ (انگریز) کا پکا خیر خواہ ہے میرا والد مرزا غلام مرتضٰی گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا۔۔۔۔۔۔ ان کی خدمات کی وجہ سے جو چٹھیاں جو خوشنودی حکام کی ان کو ملی تھیں۔ مجھے افسوس

ہے کہ بہت سی ان میں سے گم ہوگئیں ہیں مگر تین چٹھیاں جو مدت سے چھپ چکی ہیں ان کی نقلیں حاشیہ میں درج کی گئی ہیں۔

(کتاب البریہ ص 3 تا 6) مندرجہ روحانی خزائن جلد نمبر 13 ص 4 تا 6 از مرزا قادیانی)

والد کے بعد بھائی بھی خادم:

''میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی مرزا غلام قادر خدماتِ سرکاری میں مصروف رہا۔ جب 1857 کے گزر (لڑائی) میں مفسدوں (مجاہدین) کا سرکار انگریز کی فوج سے مقابلہ ہوا تو سرکار انگریزی کی طرف سے لڑائی میں شریک تھا۔

(روحانی خزائن جلد نمبر 13 ص 5 از مرزا قادیانی۔)

والد موت تک انگریز کے خدمت گزار:

''اور میرا باپ اسی طرح خدمات میں مشغول رہا یہاں تک کہ پیرانہ سالی تک پہنچ گیا اور سفر آخرت کا وقت آ گیا۔ میرا باپ سرکار انگریزی کے رحم کا ہمیشہ امیدوار رہا اور عندالضرورت خدمتیں بجا لاتا رہا یہاں تک کہ سرکار انگریزی نے اپنی خوشنودی کی چھٹیوں سے اس کو معزز فرمایا۔ اور ہر وقت اپنی عطاؤں کے ساتھ اس کو خاص فرمایا اور اس کی غمخواری فرمائی اور اسکی رعایت رکھی اور اس کو اپنے خیر خواہوں اور مخلصوں میں سے سمجھا۔

(نورالحق حصہ اول ص 27) روحانی خزائن جلد 8 ص 37 از مرزا قادیانی)

والد کی وفات پر اللہ کی تعزیت:

''میں اس بات کو فراموش نہیں کروں گا کہ میرے والد صاحب کی وفات کے وقت خدا تعالیٰ نے میری اعزا پرسی کی اور میرے والد کی وفات کی قسم کھائی۔ جیسا کہ آسمان کی قسم کھائی ہے۔

(حقیقۃ الوحی ص 219 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 ص 219 از مرزا قادیانی

والد، بھائی، اور پھر میں:

''جب میرا باپ وفات پا گیا تب ان خصلتوں میں اس کا قائم مقام میرا بھائی ہوا جس کا نام مرزا غلام قادر تھا اور سرکار انگریز کی عنایات ایسی اس کے شامل ہوئیں جیسی کہ میرے باپ کے شامل حال تھیں اور میرا بھائی چند سال بعد اپنے والد کے فوت ہو گیا پھر ان دونوں کی وفات کے بعد میں ان کے نقش قدم پر چلا اور ان کی سیرتوں کی پیروی کی اور ان کے زمانہ کو یاد کیا۔''

(نور الحق حصہ اول ص 23) روحانی خزائن جلد 8 ص 37 از مرزا قادیانی)۔

انگریزی گورنمنٹ کی شکر گزاری:

''گورنمنٹ کے احسانات ہمارے خاندان پر ہمارے والد مرزا غلام مرتضٰی صاحب کے وقت سے برابر ہوتے رہے ہیں اور اسی لیے اس گورنمنٹ کی شکر گزاری میرے رگ و ریشے میں سمائی ہوئی ہے۔''

(شہادۃ القرآن ص 82 + مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 ص 378 از مرزا قادیانی)

انگریز کے لیے خون دینے والا خاندان:

''سرکار دولتمند (انگریز گورنمنٹ) ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربے سے ایک وفادار جانثار خاندان ثابت کر چکی ہے۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے۔''

(کتاب البریہ ص 350۔ روحانی خزائن جلد 13 ص 350 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! مرزا صاحب خود اپنے والد صاحب کا تعارف کروا رہے ہیں کہ انہوں نے 1857ء کی جنگ آزادی میں انگریزوں کی مدد کے لیے 50 گھڑ سوار بمعہ سامان

کے دیے تا کہ مسلمان مجاہدین آزادی کو کچلا جائے اور یہ مدد مسلمانوں کے خلاف انگریز کفار کے لیے تھی آگے اپنے بزرگوں کا تعارف گورنمنٹ کے وفادار اور دعا گو خاندان کی حیثیت سے کروا رہے ہیں اور دعا کر رہے ہیں کہ انگریزوں کو اللہ ہر شر سے محفوظ رکھے اور ان کے دشمنوں (مسلمانوں) کو ذلت کے ساتھ پسپا کرے۔ مرزا صاحب کے والد کے بعد بھائی بھی انگریزوں کا ایجنٹ اور مسلمانوں کے خلاف انگریزوں کے ساتھ ہو کر لڑنے والا ہے۔

مرزا صاحب کے والد صاحب بڑھاپے کے باوجود انگریزوں کی خدمت ہر حال اور ہر ضرورت کے وقت کرتے رہے اور اس خیرخواہی خدمت گزاری اور انگریزوں کی محبت اور خوشنودی کی حالت میں ہی دنیا سے چلے گئے۔

مرزا صاحب کہہ رہے ہیں کہ میرے والد کی وفات پر اللہ پاک نے میرے ساتھ تعزیت کی نعوذ باللہ کیا اللہ پاک نے انگریزوں کے خادم اور مسلمانوں کے خلاف کفار کی مدد کرنے اور مسلمانوں کو جانی اور مالی سیاسی نقصان پہنچانے والے اور منافقین کا کردار ادا کر کے کفار کے خیرخواہوں کی تعزیت کرنی تھی یہ اللہ پاک پر بھی بہتان ہے۔ کیا اللہ پاک نے خود ہر موت دے کر خود ہی تعزیت (افسوس) کرنا تھا یا موت کسی اور نے دی تھی کہ اللہ کو بڑا افسوس ہوا اور تعزیت کی۔ افسوس تو وہ کرتا ہے جو بے بس ہوتا ہے اور جس نے وہ نقصان (یعنی موت کا) نہ کیا ہو یہ کیسی بچکانہ اور بے ہودہ بات ہے۔ آگے مرزا صاحب خود اقرار کر رہے ہیں کہ جن خصلتوں (خدمت گزاریوں) پر میرا باپ دنیا سے گیا پھر اسی طرح میرا بھائی بھی فوت ہوا پھر میں بھی ان کی خصلتوں کی سیرتوں پر اور ان کے نقش قدم پر چل رہا ہوں۔ یعنی اس میں مرزا صاحب نے کھل کر اعتراف کیا ہے کہ میں بھی اپنے باپ دادا اور بھائی کی طرح انگریزوں کا نمک خوار، وفادار اور جانثار ہوں بلکہ مرزا صاحب نے تو وفاداری انگریز میں اپنے ایمان تک کو نیلام کر دیا اور انگریزوں کی خدمت گزاری میں جہاد کو حرام قرار دے دیا تا کہ انگریزوں کو مسلمانوں کے ہاتھوں ذلت سے بچایا جا سکے اور نیا مذہب نیا فرقہ اور نئی نبوت و مہدویت و

مسیحیت کا ڈھونگ رچا کر اپنے آباؤاجداد سے بھی بڑھ کر انگریزوں کی خدمت کی اور اپنے والد اور بھائی کی طرح اسی خدمت گزاری اور محرومی ایمان واسلام کے ساتھ ہی دنیا سے چلے گئے حتیٰ کہ اپنا خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق کریں گے۔ یعنی اللہ کے لیے جان دینا اور جہاد کر کے شہادت پانا حرام ہے اور انگریز کے لیے جان بھی حاضر ہے۔ آپ ایک ایک حوالے پر غور وفکر کرتے جائیں۔

برصغیر کے حالات اور ''احمدیت'' کا پس منظر:

میرے بھائیو اور بہنو! آپ نے مرزا صاحب کے خاندان کا تعارف خود مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی اپنی زبانی ہی سن لیا اور آپ جانتے ہیں کہ انگریزوں کی تاریخ مسلمانوں پر مظالم اور سیاسی واخلاقی جرائم سے بھری پڑی ہے۔ سولہ سو ایک 1601ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے نام سے انگریز برصغیر میں داخل ہوئے اور برصغیر پر انگریزوں نے نہایت مکاری اور عیاری سے سیاسی تسلط قائم کر لیا۔ سلطان ٹیپو شہید اور نواب سراج الدولہ جیسے غیرت مند بہادر مجاہد حکمرانوں نے انگریز کے خلاف قربانیاں دے کر برصغیر کے باسیوں کے لیے انگریز کا نام بھی نفرت کا نشان بنا دیا۔ حتیٰ کہ برصغیر کے مسلمان ہی نہیں بلکہ سکھوں اور ہندوؤں نے بھی انگریز سے نفرت کی مثال قائم کر دی اور قابض انگریزوں کے خلاف اپنی جانوں کی بازی لگا دی انگریز نے جب مغل بادشاہوں سے حکومت چھینی اور خود کالے ناگ کی طرح قابض بن کر بیٹھ گیا تو اس کے ردعمل میں مسلمان جذبہ جہاد سے سرشار ہو کر میدان عمل میں نکل آئے۔ تو انگریز نے جذبہ جہاد کو کچلنے کے لیے سر توڑ کوشش کی مگر ناکام رہا۔

میرے بھائیو اور بہنو! 1857ء کی جنگ آزادی میں مسلمانوں نے بڑی قربانیاں دیں انگریز نے علماء کو درختوں سے لٹکا لٹکا کر پھانسیاں دیں۔ کبھی خنزیر کی کھالوں میں بند کر کے آگ میں ڈال دیتے اور زندہ جلا دیتے۔ کبھی سامنے کھڑا کر کے گولیوں سے بھون دیا جاتا۔ کبھی توپوں کے ساتھ باندھ کر اڑا دیا جاتا۔ جب انگریز کے سارے حربے ناکام ہو گئے تو انگریزوں نے

غدار تلاش کیے ان حالات میں انگریزوں نے بعض خاندانوں اور بعض افراد کو قوم اور وطن سے غداری کے لیے خریدا جن میں سے بعض انگریز کے منظور نظر بننے اور ملکہ برطانیہ کے جوتے چاٹنے لگے۔ اور ملکہ کی شان میں قصیدے پڑھنے لگے (جس طرح مرزا صاحب نے اپنی کتابوں ''تحفہ قیصریہ'' اور ''ستارہ قیصریہ'' میں ملکہ کی شان میں جو قلابے ملائے ہیں پڑھ کر انسان کا سر شرم سے جھک جاتا ہے۔ اسی طرح مرزا صاحب اپنی ناعاقبت اندیشی سے یہ سمجھ بیٹھے کہ شاید انگریز ہمیشہ یہیں رہے گا۔

حالانکہ ہندوستان پر بشمول مسلمانوں کے جتنی قوموں نے بھی حملہ کیا تو انہوں نے اسے اپنا وطن بنا کر رہنا شروع کر دیا مگر انگریزوں نے کبھی بھی ہندوستان کو اپنا وطن نہیں سمجھا صرف ہندوستان کی دولت کو یورپ منتقل کیا اور برصغیر کو اپنی ہوس کا نشانہ بنا کر اس کا معاشی، سیاسی اور مذہبی استحصال کیا۔ پھر انگریز دانشور سر جوڑ کر بیٹھ گئے کہ کیسے ان مسلمانوں پر غلبہ پایا جائے تو یہ فیصلہ ہوا کہ ان سے ان کی مذہبی کتاب قرآن پاک چھین لیا جائے جس میں 558 آیات مبارکہ فریضہ جہاد کے متعلق ہیں انہوں نے قرآن پاک سمندروں دریاؤں میں ڈال دیے مگر مسلمانوں کے سینوں سے قرآن نہ نکال سکے۔ آخر ان کے دماغوں (تھنک ٹینکس) نے یہ طے کیا کہ کوئی ایسا مذہبی رہنما کھڑا کیا جائے (جیسا کہ انڈیا آفس لائبریری کی رپورٹ سے ظاہر ہے) جو پہلا کام یہ کرے کہ جہاد کے ترک (حرام ہونے) کا حکم دے اور مسلمانوں میں اس کی بات پھیلائی جائے وہ آدمی ہمارا وفادار اور جان نثار ہو۔ مذہبی حوالے سے مسلمانوں کو ٹھنڈا کرے اور بزدلی کی چوڑیاں پہنا کر ہمارا غلام بنا دے۔ ذہنی اور جسمانی طور پر اس کام کے لیے جب کسی موزوں آدمی کی تلاش شروع ہوئی اور آخر کار وہ موزوں آدمی مل گیا۔

میرے بھائیو اور بہنو! ان تمام حقائق کو دیکھنے کے بعد آپ غور و فکر سے فیصلہ کریں کہ ''احمدیت'' کا پس منظر اس وقت برصغیر کے حالات کے تناظر میں کیا تھا؟

مرزا صاحب کے والدین

والدہ پر بدچلنی کا الزام:

مرزا صاحب کا مرید خاص مرزا خدا بخش قادیانی لکھتا ہے:

''جس طرح مسیح علیہ السلام کے اہل بیت یعنی والدہ پر اتہام ناگفتنی لگائے گئے تھے اسی طرح حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے اہل بیت پر نہایت جگر خراش اتہام (الزامات) لگائے گئے۔''

(عسل مصفٰی ص638 از مرزا خدا بخش قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ پر یہودیوں نے بہتان لگایا حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے کلام کرنے سے ان کی پاکدامنی واضح ہوگئی پھر قرآن نے ان کی پاکدامنی کی گواہی دے کر ان کی پاکدامنی کو ایمان کا حصہ بنا دیا مگر مرزا صاحب کی والدہ پر تہمت کیوں لگی۔ ظاہر ہے کہ مرزا صاحب بغیر باپ کے عیسیٰ علیہ السلام کی طرح تو نہیں ہیں اس کا جواب آپ کے ذمہ ہے کہ پھر ایسا کیوں ہوا؟

مرزا صاحب کی پیدائش پر والد کا خواب:

''ایک مرتبہ حضرت والد صاحب (مرزا غلام مرتضٰی) نے یہ خواب بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک بڑی شان کے ساتھ میرے مکان کی طرف چلے آتے ہیں جیسا کہ ایک عظیم الشان بادشاہ آتا ہے تو میں اس وقت آپ کی طرف پیشوائی کے لیے دوڑا جب قریب پہنچا تو میں نے سوچا کہ کچھ نذر پیش کرنی چاہیے یہ کہہ کر جیب میں ہاتھ ڈالا جس میں صرف ایک روپیہ تھا اور جب

غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ بھی کھوٹا ہے یہ دیکھ کر میں چشم برآب ہو گیا اور پھر آنکھ کھل گئی۔''

(سیرت المہدی جلد1ص111)(حیات احمد جلد1ص1۔40)

خواب کی مستند تعبیر:

خواب میں رسول اللہ a کو دیکھنا خواب کے سچا ہونے کی دلیل ہے یہ وہم، وسوسہ دماغی انتشار، خیال اور شیطانی خواب نہیں ہوسکتا مرزا صاحب کے والد صاحب کا رسول اللہ a کی طرف دوڑنا اور جیب میں ہاتھ ڈالنا پھر روپیہ نکال کر خدمت میں پیش کرنے کے لیے دیکھنا اس سے مراد اپنی جیب یعنی اپنی نسل کے اور ماں کے پیٹ سے بچہ کا ہونا اور پھر وہ (مرزا صاحب کی شکل میں) کھوٹہ سکہ یعنی رسول اللہ a کو دینے کے قابل نہ ہونا۔ اس سے مراد ہے کہ وہ بچہ اسلام اور رسول اللہ a کے راستے پر نہ ہے اور ندامت سے چشم برآب ہونا مرزا صاحب کے والدین قیامت کے دن نادم ہوں گے بیٹے کے کھوٹہ سکہ (راہ راست پر نہ) ہونے کی وجہ سے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

والد صاحب کا بیہودہ زندگی کا اقرار:

''بارہا افسوس سے کہا کرتے تھے کہ دنیا کے بیہودہ خرخشوں کے لیے میں نے اپنی عمر ناحق ضائع کر دی............اور فرمایا کرتے تھے کہ میری طرح میرے والد صاحب کا بھی آخری حصہ زندگی کا مصیبت اور غم وحزن میں ہی گزرا اور جہاں ہاتھ ڈالا آخر ناکامی ہوئی اور اپنے والد صاحب یعنی میرے دادا صاحب کا ایک شعر بھی سنایا کرتے تھے جس کا ایک مصرعہ یاد ہے دوسرا بھول گیا ہوں۔

کہ جب تدبیر کرتا ہوں تو تقدیر ہنستی ہے''

(سیرت المہدی جلد1ص2۔11 از مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

والد صاحب بے نمازی تھے:

''بیان کیا مجھ سے مرزا سلطان احمد صاحب نے بواسطہ مولوی رحیم بخش صاحب کے کہ ایک دفعہ قادیان میں ایک بغدادی مولوی آیا دادا صاحب (مرزا غلام مرتضٰی) نے اس کی بڑی خاطر مدارت کی اس مولوی نے دادا صاحب سے کہا کہ مرزا صاحب آپ نماز نہیں پڑھتے دادا صاحب نے اپنی کمزوری کا اعتراف کیا اور کہا کہ ہاں بے شک میری غلطی ہے کہ میں نماز نہیں پڑھتا۔''

(سیرت المہدی جلد 1 ص 212 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

(تاریخ احمدیت جلد 1 ص 2۔141) (حیات احمد جلد 1 ص 55) (مسیح موعود کے مختصر حالات ص 67)

میرے بھائیو اور بہنو! برصغیر کے اندر جو انگریز کے وفادار اور خیر خواہ ہوتے تھے انگریز ان کو جاگیریں عہدے اور وفاداری کا صلہ دیتے تھے مرزا صاحب کا خاندان برصغیر کے اندر انگریز کے داخل ہونے سے لے کر آج تک وفادار اور خیر خواہ ہے یہی وجہ ہے کہ اب بھی ''احمدی'' سربراہ اور ان کے پیروکاروں کا حکومت برطانیہ خاص خیال رکھتی ہے اور ہر طرح کی مدد کرتی ہے۔ جس کا اعتراف مرزا صاحب خود کر رہے ہیں اس کی ایک جھلک آپ کو دکھاتے ہیں۔

والد صاحب کی وفات پر انگریز کمشنر پنجاب کا خط:

''مرزا غلام مرتضٰی سرکار انگریز کا اچھا خیر خواہ اور وفادار رئیس تھا آپ کے خاندان کی خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم آپ کی بھی اسی طرح عزت کریں گے جس طرح تمہارے وفادار باپ کی کی جاتی تھی ہم کو اچھے موقع نکلنے پر تمہارے خاندان کی بہتری اور جا بجائی کا خیال رہے گا۔''

(المرقوم 29 جنوری 1876ء کتاب البریہ از مرزا غلام احمد قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اپنی کتاب میں خود اس خط کو ذکر کرتے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ انگریز کی وفا داری محبت خیر خواہی میں مرزا صاحب کا خاندان سب سے آگے تھا۔ جب برصغیر پر انگریزی تسلط کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ مسلمانان ہند کا جذبہ جہاد اور عشق مصطفیٰ ﷺ تھا۔ ان دو جذبوں کو نشانہ بنانے کے لیے انگریز نے ایک پلان بنایا اس کو دیکھنے کے لیے ہم کچھ پیچھے چلتے ہیں۔

انگریز کو وفادار کی تلاش

میرے بھائیو اور بہنو! 1857ء کی جنگ آزادی میں انگریزی استعمار اپنے تمام مظالم، جبر و استبداد کے باوجود برصغیر کے مسلمانوں کے جذبہ جہاد کے سامنے سپر انداز ہو گیا تھا۔ انگریزوں کی پریشانی کا اندازہ ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر WW Hunter کی کتاب ''ہمارے ہندوستانی مسلمان'' The OWR Indian Muslims سے لگایا جا سکتا ہے۔

30 مئی 1871ء کو وائسرائے لارڈ میو نے جو کہ ڈزرائیلی حکومت کا آئرش سیکرٹری تھا۔ ایک مقامی سول ملازم ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر کو اس سلگتے مسئلہ پر ایک رپورٹ تیار کرنے کو کہا جس کا عنوان تھا ''کیا مسلمان برطانوی حکومت کے خلاف بغاوت کے لیے اپنے ایمان کی وجہ سے مجبور ہیں؟'' ہنٹر کو حقیقت حال تک رسائی کے لئے تمام خفیہ سرکاری دستاویزات کی جانچ پڑتال کی اجازت دے دی گئی۔

مسٹر ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر نے 1871ء میں ''ہمارے ہندوستانی مسلمان'' کیا وہ اپنے ضمیر کے مطابق ملکہ کے خلاف بغاوت کرنے پر مجبور ہیں؟ اپنی رپورٹ شائع کی۔ اس نے اسلامی تعلیمات خصوصاً جہادی تصور، نزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے نظریات وغیرہ پر بحث کرنے کے بعد یہ نتیجہ نکالا:

''مسلمانوں کی موجودہ نسل اپنے معتقدات کی رو سے موجودہ صورتحال (جیسی کہ ہے) کو قبول کرنے کی پابند ہے، مگر قانون (قرآن) اور پیغمبروں (کے تصورات)

کو دونوں طریقوں سے یعنی وفاداری اور بغاوت کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔
ہندوستان کے مسلمان ہندوستان میں برطانوی راج کے لیے پہلے بھی خطرہ رہے
ہیں اور آج بھی ہیں اور اس دعویٰ کی کوئی پیشین گوئی نہیں کرسکتا کہ یہ باغی اڈہ
(شمال مغربی سرحد) جس کی پشت پناہی مغربی اطراف کے مسلمانوں کے جھتے کر
رہے ہیں، کسی کی رہنمائی میں وہ قوت حاصل کرے گا جو ایشیائی قوموں کو اکٹھا اور
قابو کر کے ایک وسیع محاربہ Crescentado کی شکل دے دے''

(The OWR Indian Muslims W. W. Hunter)

ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر مزید لکھتا ہے:

''ہماری مسلمان رعایا سے کسی بھی پُر جوش وفاداری کی توقع رکھنا عبث ہے۔ تمام
قرآن مسلمانوں کے بطور فاتح نہ کہ مفتوح کے طور پر تصورات سے لبریز ہے۔
مسلمانانِ ہند ہندوستان میں برطانوی راج کے لئے ہمیشہ خطرہ ہو سکتے ہیں۔''

(The OWR Indian Muslims Pg No. 121 by W. W. Hunter)

میرے بھائیو اور بہنو! سابق برطانوی وزیر اعظم ولیم ایورٹ گلیڈ سٹون William Ewart Gladstone نے اپنے ہاتھ میں قرآن مجید لہرا کر برطانوی پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا:

''جب تک یہ قرآن مسلمانوں کے ہاتھوں یا ان کے قلوب و اذہان میں موجود
رہے گا اس کے تصور جہاد کی وجہ سے یورپ، اسلامی مشرق پر اولاً تو اپنا غلبہ و
تسلط قائم نہیں کرسکتا اور اگر قائم کر لے تو وہ اسے برقرار رکھنے میں زیادہ دیر تک
کامیاب نہیں رہ سکتا۔ حتیٰ کہ خود یورپ کا اپنا وجود بھی اسلام کی جانب سے محفوظ
نہیں رہ سکتا''

(اسلام اور مسلمانوں کے خلاف یورپی سازشیں ص 42 از علامہ جلال العالم)

اس سے پہلے انگلستان (برطانوی) گورنمنٹ نے 1869ء کے اوائل میں برٹش پارلیمنٹ کے ممبروں، برطانوی اخبارات کے ایڈیٹروں اور چرچ آف انگلینڈ کے نمائندوں پر مشتمل ایک وفد سرولیم کی زیر قیادت ہندوستان میں بھیجا تا کہ اس بات کا پتہ لگایا جاسکے کہ ہندوستانی مسلمانوں کو کس طرح رام (زیرتسلط) کیا جاسکتا ہے؟

ہندوستانی عوام اور بالخصوص مسلمانوں میں، وفاداری کیسے پیدا کی جاسکتی ہے؟

برطانوی وفد ایک سال ہندوستان میں رہا اور اس نے باریک بینی سے حالات کا جائزہ لیا۔ اسی سال وائٹ ہال لندن میں اس وفد کا اجلاس ہوا، جس میں ہندوستانی مشنریز کے اہم پادری بھی تھے کمیشن کے سربراہ ولیم نے بتایا:

''مذہبی نقطہ نظر سے مسلمان کسی دوسری قوم کی حکومت کے زیر سایہ نہیں رہ سکتے۔ ایسے حالات میں وہ جہاد کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ ان کا یہ جوش کسی وقت بھی انہیں ہمارے خلاف ابھار سکتا ہے''

میرے بھائیو اور بہنو! اس وفد نے "The Arrival of British Empire in India" (ہندوستان میں برطانوی سلطنت کی آمد) کے عنوان سے دو رپورٹیں لکھیں۔ جس میں انہوں نے لکھا ''کہ ہندوستانی مسلمانوں کی اکثریت اپنے روحانی اور مذہبی پیشواؤں کی اندھا دھند پیروکار ہے۔ اگر کوئی ایسا شخص مل جائے جو الہامی سند پیش کرے تو ایسے شخص کو حکومت کی سرپرستی میں پروان چڑھا کر اس سے برطانوی مفادات کے لیے مفید کام لیا جاسکتا ہے۔ انگلستانی وفد کی رپورٹ ملاحظہ فرمائیں:

مشنری وفد کی تحقیقی رپورٹ (Report of Missionary Fathers)

ترجمہ:

ملک ہندوستان کی آبادی (مسلمانوں) کی اکثریت اندھا دھند اپنے پیروں یعنی روحانی رہنماؤں کی پیروی کرتی ہے۔ اگر اس مرحلہ میں ہم ایک ایسا آدمی تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائیں جو اس بات کے لیے تیار ہو کر اپنے لیے ظلی نبی

ہونے کا اعلان کر دے تو لوگوں کی بڑی تعداد اس کے گرد جمع ہو جائے گی۔لیکن اس مقصد کے لیے مسلمان عوام میں سے کسی شخص کو ترغیب دینا بہت مشکل ہے۔اگر یہ مسئلہ حل ہو جائے تو ایسے شخص کی نبوت کو سرکاری سرپرستی میں پروان چڑھایا جا سکتا ہے،ہم نے پہلے بھی غداروں کی مدد حاصل کر کے ہندوستانی حکومتوں کو محکوم بنایا لیکن وہ مختلف مرحلہ تھا۔اس وقت فوجی نقطہ نظر سے غداروں کی ضرورت تھی۔لیکن اب جبکہ ہم نے ملک کے کونے کونے پر اقتدار جما لیا ہے اور ہر طرف سے امن اور آرڈر ہے ہمیں ایسے اقدامات کرنے چاہئیں جن سے ملک میں داخلی بے چینی پیدا ہو سکے۔

(The Arrival of British Empire in India)

(مطبوعہ رپورٹ سے اقتباس،انڈیا آفس لائبریری لندن)

میرے بھائیو اور بہنو! اس رپورٹ کو مدنظر رکھ کر تاج برطانیہ کے حکم پر ایسے موزوں اور باعتبار شخص کی تلاش شروع ہوئی، جو برطانوی حکومت کے استحکام اور عملداری کے تحفظات میں الہامات کا ڈھونگ رچا سکے۔جس کے نزدیک تاج برطانیہ کے مراسلات، وحی کا درجہ رکھتے ہوں، جو ملکہ معظّمہ (ملکہ برطانیہ) کے لیے رطب اللسان ہو، برطانوی حکومت کی قصیدہ گوئی اور مدح سرائی جس کی نبوت کا دیباچہ ہو۔ برطانوی شہ دماغوں نے ہندوستان میں ایسے شخص کے انتخاب کے لیے ہدایات جاری کیں۔ پنجاب کے گورنر نے اس کام کی ڈیوٹی ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے ذمہ لگائی۔چنانچہ ''برطانوی معیار'' کے مطابق ''نبی'' کی تلاش کا کام شروع ہوا۔

وفادار کا انتخاب:

میرے بھائیو اور بہنو! برطانوی ہند کی سنٹرل انٹیلی جنس کی رپورٹ کے مطابق ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ نے چار اشخاص کو انٹرویو کے لیے طلب کیا۔ ان میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب ''نبوت'' کے لئے نامزد کیے گئے۔

(تحریک ختم نبوت از آغا شورش کاشمیری)

ان دنوں مرزا صاحب سیالکوٹ کچہری میں بطور اہلمد (کلرک) نوکری کر رہے تھے اس کا اقرار ''احمدیوں'' کی کتاب مجدد اعظم میں بھی کیا گیا ہے ملاحظہ فرمائیں:

''1864ء میں مرزا صاحب نے سیالکوٹ کچہری میں اہلمد کی نوکری کر لی اور 4 سال تک بطور کلرک انگریزوں کے ماتحت نوکری کرتے رہے۔''

(مجدد اعظم ص 45 از ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری احمدی)

پہلا واقعہ:

اس اثنا میں 1868ء کے لگ بھگ سیالکوٹ میں ایک عرب محمد صالح وارد ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کے پاس حرمین شریفین کے بعض مفتیان کرام کا ایک فتویٰ تھا۔ جس میں ہندوستان کو دارالحرب ثابت کیا گیا تھا۔ انگریز کے مخبروں نے آپ کو اعتماد میں لے کر گرفتار کرا دیا۔ آپ پر دو الزامات عائد کیے گئے۔ ایک امیگریشن ایکٹ کی خلاف ورزی اور دوسرے برطانوی حکومت کے خلاف جاسوسی کرنا تھا۔ سیالکوٹ کچہری کے یہودی ڈپٹی کمشنر پارکنسن Parkinson نے تفتیش کا آغاز کیا۔ وہ ان تمام لوگوں کو گرفتار کرنا چاہتا تھا جن سے نو وارد عرب (محمد صالح) کا رابطہ تھا۔ دوران تفتیش ایک ایسے آدمی کی ضرورت پڑی، جو عربی کے مترجم کے طور پر کام کر سکے۔

(مجدد اعظم صفحہ 42 از ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری احمدی)

میرے بھائیو اور بہنو! یہ خدمت مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے ادا کی اور عرب دشمنی اور برطانیہ نوازی کی وہ مثال پیش کی کہ پارکنسن آپ کا گرویدہ ہو گیا۔

دوسرا واقعہ:

دوسرا اہم واقعہ جسے مرزا قادیانی صاحب کی زندگی میں سنگ میل کی حیثیت حاصل ہے وہ پادری بٹلر ایم اے کی لندن واپسی ہے۔ یہ پادری برطانوی انٹیلی جنس کا ایک اہم رکن تھا اور

مبلغ کے روپ میں کام کر رہا تھا۔ مرزا صاحب نے مذہبی بحث کی آڑ میں اس سے طویل ملاقاتیں کیں اور برطانوی راج کے قیام کے لیے اپنی ہر قسم کی خدمات پیش کیں۔ 1868ء میں بٹلر ولایت جانے سے پہلے۔ مرزا صاحب سے ملا خفیہ بات چیت ہوئی اور ہندوستان میں معاملات کو حتمی صورت دی گئی۔

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے صاحبزادے مرزا بشیر الدین محمود خود اعتراف کرتے ہیں:

''ریورنڈ بٹلر ایم اے جو سیالکوٹ مشن میں کام کرتے تھے اور جن سے حضرت مرزا صاحب کے بہت سے مباحثات (ملاقاتیں) ہوتے رہتے تھے، جب ولایت واپس جانے لگے تو خود کچہری میں آپ کے پاس ملنے کے لیے چلے آئے اور جب ڈپٹی کمشنر صاحب نے پوچھا، کس طرح تشریف لائے تو ریورنڈ مذکور نے کہا، صرف مرزا صاحب کی ملاقات کے لیے! اور جہاں آپ بیٹھے تھے، وہیں سیدھے چلے گئے اور کچھ دیر بیٹھ کر واپس چلے گئے''

(سیرت مسیح موعود ص 12 از مرزا بشیر الدین محمود)

مشن کا آغاز:

اس ملاقات کے فوراً بعد طے شدہ پروگرام کے مطابق مرزا صاحب نے پہلے نوکری چھوڑی اور لکھنے پڑھنے کا کام شروع کیا یعنی مذہبی مطالعہ اور اپنے مشن کے لئے ہوم ورک شروع کر دیا ملاحظہ کریں:

1868ء میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب سیالکوٹ کچہری سے بغیر کسی معقول ظاہری وجہ کے اہلمد کی نوکری سے استعفیٰ دے کر قادیان چلے گئے۔ اور تصنیف و تالیف کے کام میں لگ گئے''

(مجدد اعظم ص 154 از ڈاکٹر بشارت احمد قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! اس وقت کے سیاسی پس منظر میں عالمی تحریک صیہونیت، برطانوی سیاست میں یہودیوں کا عمل دخل، خصوصاً ان کا وزرائے اعظم کے عہدے تک پہنچنا، اسلامیان عالم کی سیاسی و معاشی زبوں حالی، ہندوستانی مسلمانوں کی حصول آزادی کے لیے جدوجہد اور انگریز کے سیاسی اور مذہبی تخریب کاری کے لیے خطرناک عزائم، جو علی الترتیب، ہنٹر رپورٹ اور مشنری فادرز رپورٹ سے عیاں ہیں۔ انگریز کے وفادار خاندان کے فرد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے یہودی افسروں، جاسوسوں اور مشنری اداروں کے سربراہوں سے روابط اور ان کا پارکنسن کی شہ اور بٹلر کی آشیر باد پر نوکری چھوڑ کر ایک مذہبی تحریک کا آغاز کرنا......جس کے تمام ثبوت آپ آگے ملاحظہ کریں گے کہ انگریز کا ''خود کاشتہ پودا'' کون ہے جس کا مرزا صاحب نے خود اعتراف کیا ہے۔ یہ سب واقعات اس عظیم سیاسی سازش کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ جو مذہبی روپ دھار کر ''احمدیت'' کی صورت میں منظر عام پر آئی۔

مرزا صاحب کا انگریزوں کا وفادار ہونا اور جہاد کی مخالفت کرنا ایک ناقابل تردید حقیقت ہے۔ ''احمدی'' قادیانی مذہب میں انگریزوں کی اطاعت جزو ایمان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی پرورش اور حفاظت، انگریز نے خود کی (جیسا کہ مرزا صاحب نے ''انگریز کا خود کاشتہ'' ہونے حفاظت، سرپرستی کا خود اقرار کیا ہے۔) اور انہیں ہر طرح کی مراعات سے نوازا اور انہیں مسلمانوں کے غیظ و غضب سے بچایا۔ یہ تھا اس وقت کا سیاسی پس منظر اب آگے چلتے ہیں۔

مرزا صاحب کے نسب کا اختلاف

مرزا صاحب خود لکھتے ہیں:

''جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ہماری قوم مغل برلاس ہے۔''

(کتاب البریہ صفحہ نمبر 134۔ روحانی خزائن جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 162 از مرزا قادیانی)

دوسری جگہ لکھا:

''سادات کی جڑ یہی ہے کہ وہ بنی فاطمہ ہیں۔ سو میں اگرچہ علوی تو نہیں ہوں مگر بنی فاطمہ میں سے ہوں۔''

(نزول المسیح صفحہ نمبر 49۔ روحانی خزائن جلد نمبر 18 صفحہ 426 از مرزا قادیانی)

پھر لکھا:

''گو خدا نے مجھے یہ شرف بخشا ہے کہ میں اسرائیلی بھی ہوں اور فاطمی بھی اور دونوں خونوں سے حصہ رکھتا ہوں۔''

(کتاب ایک غلطی کا ازالہ صفحہ نمبر 6۔ روحانی خزائن جلد نمبر 18 صفحہ نمبر 216 از مرزا قادیانی)

مزید لکھا:

''یہ تمام الہامات ظاہر کرتے ہیں کہ ہمارے آباء اولین فارسی الاصل تھے۔''

(کتاب البریہ صفحہ نمبر 134۔ روحانی خزائن جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 163 از مرزا قادیانی)

آگے لکھا:

''اب خدا کے کلام سے معلوم ہوا کہ دراصل ہمارا خاندان فارسی خاندان ہے۔''

(اربعین نمبر 2 صفحہ نمبر 18 + روحانی خزائن جلد نمبر 17 صفحہ نمبر 365 از مرزا قادیانی)

ایک جگہ لکھا:

''سواسی کشف کے مطابق میرے بزرگ چینی حدود سے پنجاب میں پہنچے ہیں۔''

(تحفہ گولڑیہ صفحہ 25 + روحانی خزائن جلد نمبر 17 صفحہ نمبر 127 از مرزا قادیانی)

خود لکھا:

''ان تمام کلمات الہیہ سے ثابت ہے کہ اس عاجز کا خاندان دراصل فارسی ہے نہ کہ مغلیہ خاندان''

(حقیقۃ الوحی صفحہ 78+ روحانی خزائن جلد نمبر 22 صفحہ نمبر 81 از مرزا قادیانی)

پھر لکھا:

''میں باپ کی طرف سے قوم کا مغل ہوں مگر بعض دادیاں میری سادات میں سے تھیں۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص192+ روحانی خزائن جلد نمبر 21 صفحہ 363 از مرزا قادیانی)

کہیں لکھا:

''مگر یہ یقینی اور مشہور ومحسوس ہے کہ اکثر مائیں اور دادیاں ہماری مغلیہ خاندان سے ہیں اور وہ چینی الاصل ہیں۔(یعنی چین کی رہنے والیاں ہیں)''

(حقیقۃ الوحی صفحہ 209+ روحانی خزائن جلد 22 ص209 از مرزا قادیانی)

دوسری جگہ لکھا:

''میں اپنے خاندان کی نسبت کئی دفعہ لکھ چکا ہوں کہ وہ ایک شاہی خاندان ہے اور بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے ایک معجون مرکب ہے۔''

(تریاق القلوب ص158+ روحانی خزائن جلد نمبر 15 ص286 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ

''کرشن میں ہی ہوں۔''

(تذکرہ ص381)(روحانی خزائن جلد 22، ص521 از مرزا قادیانی)

پھر لکھا:

''آریوں کا بادشاہ میں ہوں۔''

(روحانی خزائن جلد 22 ص521+522 از مرزا قادیانی)

ایک اور دعویٰ کیا:

''مجھے الہام ہوا کہ میں امین الملک جے سنگھ بہادر ہوں۔''

(تذکرہ مجموعہ والہامات ص568)

نسب کی تبدیلی حرام ہے:

میرے بھائیو اور بہنو! اب فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ مرزا صاحب کا اصل نسب کیا ہے کسی بھی انسان کا حقیقی باپ ایک ہوتا ہے اور اس ایک باپ سے انسان کا نسب منسوب ہوتا ہے اور نسب باپ سے چلتا ہے نہ کہ ماں سے اور مرزا صاحب نسب کا تعین دادیوں سے کر رہے ہیں۔

قرآن پاک میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ.

(سورۃ الاحزاب آیت نمبر:5)

انہیں (بیٹوں کو) ان کے حقیقی باپوں کی طرف منسوب کرو۔

کئی ایک احادیث میں سخت وعید آئی ہے اور فقہ اسلامی میں ایک مستقل باب ہے نسب کی حفاظت کے بارے میں:

حدیث مبارکہ:

من ادعی الی غیر ابیه، وهو یعلم فالجنة علیه حرام

ترجمہ: جس نے خود جاننے کے باوجود اپنا نسب بدلا تو اس پر جنت حرام ہے۔

(آریوں کا بادشاہ، کرشن بنے، جے سنگھ بہادر بنے) اب آپ فیصلہ کریں کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو بار بار کیوں ضرورت پیش آئی اتنے نسب بدلنے کی اور اپنے آپ کو مغل برلاس اور فارسی الاصل، سادات بنی فاطمہ اور چینی الاصل اور اسرائیلی بتایا۔

حقیقت یہ ہے کہ جب مرزا صاحب نے مجدد، مصلح مسیح موعود، امام مہدی، نبی، رسول اور پھر عین محمد رسول اللہ تک نبی اور رسول ہونے کے دعوے میں بتدریج ترقی کی تو پھر ضرورت پڑی تا کہ نسب دعووٴں کے مطابق اعلیٰ سے اعلیٰ ہوتا جائے۔ اب فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے انصاف سے کیجئے گا کہ مرزا صاحب کے بیان کردہ مذکورہ بالا پانچ نسبوں میں سے اصل نسب کون سا ہے؟

مرزا صاحب کی تاریخ پیدائش کا اختلاف

(ا) مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میں 1839ء میں یا 1840ء میں پیدا ہوا۔

(۲) مرزا بشیر احمد ایم اے کہتے ہیں کہ نہیں میرا باپ 1836ء یا 1837ء میں پیدا ہوا۔

(سیرت المہدی جلد حصہ اول 124 از مرزا بشیر احمد ایم اے)

(۳) مرزا بشیر احمد پھر کہتے ہیں میرا باپ 1835ء میں پیدا ہوا۔

(سیرت المہدی جلد 3 ص 76 از مرزا بشیر احمد ایم اے)

(۴) مرزا بشیر احمد پھر کہتے ہیں کہ میرا باپ 1831ء میں پیدا ہوا۔

(سیرت المہدی جلد 3 ص 74 از مرزا بشیر احمد ایم اے)

(۵) پھر کہتے ہیں۔ میرا باپ 1832ء میں پیدا ہوا۔

(سیرت المہدی جلد 3 ص 302 از مرزا بشیر احمد ایم اے)

(۶) پنجاب چیفس نے مرزا غلام احمد قادیانی کی پیدائش 1839ء کی لکھی ہے۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی ہندوستان کے ضلع گورداسپور کے قصبہ قادیان میں 1839ء میں پیدا ہوئے اتنی تضاد بیانی اور غلط بیانی صرف اس لیے کی گئی ہے کہ مرزا صاحب کی بعد میں کی جانے والی پیشین گوئیاں صحیح ثابت ہو جائیں جو تمام کی تمام غلط ثابت ہوئیں تھیں۔

مرزا صاحب کی تعلیم و تربیت

میرے بھائیو اور بہنو! کسی انسان کی شخصیت کا دارومدار اس کی تعلیم و تربیت پر ہوتا ہے اور حضرات انبیاء کرام f کی تعلیم و تربیت خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے حضرات انبیاء کرام f کا کوئی استاد نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ کسی کے شاگرد ہوتے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جیسا استاد ہوتا ہے ویسی ہی شاگرد کی تعلیم و تربیت ہوتی ہے۔ مرزا صاحب نے اپنی تعلیم و تربیت کا پہلے خود اقرار کیا پھر انکار کر دیا آخر کیوں؟

مرزا صاحب کا اقرار

مرزا قادیانی صاحب خود بیان کرتے ہیں۔

''بچپن سے میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لیے نوکر رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں۔ اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا اور جب میری عمر تقریباً دس برس ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لیے مقرر کیے گئے جن کا نام فضل احمد تھا۔ مولوی صاحب موصوف جو ایک بزرگوار آدمی تھے وہ بہت توجہ اور محنت سے پڑھاتے رہے اور میں نے علم الصرف کی بعض کتابیں اور کچھ قوائد نحو، ان سے پڑھے۔ اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے میں نے علم نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خدا تعالے نے چاہا حاصل کیا اور بعض طبابت (حکمت) کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں۔

(کتاب البریہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 ص 179 تا 181 حاشیہ از مرزا قادیانی)

یہاں پر مرزا صاحب نے اپنے بچپن اور تعلیم و تربیت کے اساتذہ کا ذکر کیا ہے۔
بلکہ اپنے استادوں کا علیحدہ علیحدہ تعارف بھی کروایا ہے ملاحظہ کریں۔

استاد کا تعارف:

مرزا صاحب اپنے استاد کا تعارف خود کرواتے ہیں۔

''ہمارے استاد ایک شیعہ تھے۔گل علی شاہ ان کا نام تھا کبھی نماز نہ پڑھتے تھے منہ تک نہ دھوتے تھے۔''

(ملفوظات جلد 1 ص 583 از مرزا قادیانی)

دوسرے استاد کا تعارف:

مرزا بشیر الدین محمود اپنے والد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی تعلیم کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔

''آج سے تیس سال پہلے بہت سے لوگ ایسے تھے جو حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے متعلق کہتے تھے انہیں اردو بھی نہیں آتی اور عربی دوسروں سے لکھا کر اپنے نام سے شائع کرتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں مولوی نور الدین آپ کو کتابیں لکھ کر دیتے ہیں خود حضرت صاحب کو بھی یہ دعویٰ نہ تھا کہ آپ نے ظاہری علوم کہیں پڑھے آپ فرمایا کرتے تھے۔ میرا ایک استاد تھا جو افیون کھایا کرتا تھا اور حقہ لے کر بیٹھا رہتا تھا کئی دفعہ اس سے حقہ کی چلم ٹوٹ جاتی ایسے استاد نے پڑھانا کیا تھا غرض آپ کو لوگ جاہل اور بے علم سمجھتے تھے۔''

(اخبار الفضل قادیان جلد 16 ش 62 مورخہ 5 فروری 1929ء ص 8) (انوار العلوم جلد 10 ص 531)

پہلے مرزا صاحب نے اپنی تعلیم و تربیت کا ذکر کیا اپنے استادوں کا بتایا پھر اپنی تعلیم و تربیت اور تمام اساتذہ کا انکار کر دیا ملاحظہ کریں۔

مرزا صاحب کا انکار:

مرزا صاحب امام مہدی کے دعوے کے بعد لکھتے ہیں:

''سو آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ علم دین خدا سے ہی حاصل کرے گا اور قرآن وحدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوگا سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی ہے کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہے۔ بس یہی مہدویت ہے۔ جو نبوت محمدیہ کے منہاج پر مجھے حاصل ہوئی ہے اور اسرار دین بلا واسطہ میرے پر کھولے گئے۔''

(ایام الصلح مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 ص 394 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! اب ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کے دونوں بیانوں میں زمین وآسمان کا تضاد ہے تو آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ کہ پہلے بچپن کی تعلیم وغیرہ کو ذکر کیا جو ایک حقیقت ہے۔ پھر اس حقیقت کو خود ہی جھٹلا دیا آخر اس جھوٹ کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ تو بات واضح ہے کہ پہلے مرزا صاحب نے اپنے بچپن کی ابتدائی تعلیم وتربیت کو بیان کیا۔ چند سالوں کے بعد جب امام مہدی ہونے کا دعوی کیا تو حقیقی امام مہدی بننے کی ناکام کوشش کی۔ اس سے پہلے بھی ہم دیکھ چکے ہیں کہ مرزا صاحب نے وقتاً فوقتاً اپنے پانچ مختلف قسم کے نسب بیان کیے۔ ضرورت کے مطابق نسب بدل دیے اور اب ضرورت کے پیش نظر اپنے اساتذہ کا انکار کر دیا یہاں تک لکھ دیا کہ میرا کوئی استاد نہیں ہے نہ کوئی ثابت کر سکتا ہے کہ میں نے کوئی ایک سبق بھی کسی استاد سے پڑھا ہے حتی کہ طب کا علم جو اپنے باپ سے حاصل کیا تھا اس کا بھی انکار کر دیا۔

سب سے بڑھ کر ظلم یہ کہ یہاں اس جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لیے حلفاً کہہ کر جھوٹی قسم بھی کھالی کہ میں نے سارا علم بغیر استاد کے براہ راست اللہ سے حاصل کیا ہے تا کہ لوگ امام مہدی

ہونے کے دعوے کوحقیقت مان لیں۔ کیونکہ مرزا صاحب کا پروگرام تھا کہ لوگوں کواپنا گرویدہ اور عقیدت مند بنانے کے لیے آہستہ آہستہ منصب اور مراتب کی سیڑھی چڑھنی ہے ایک دم اگر چھلانگ لگا کر نبوت ورسالت کے تخت پر بیٹھنے کی کوشش کی تو امت مسلمہ کے غیور مسلمان اس تخت پر نہیں بیٹھنے دیں گے اس لیے بتدریج اپنے دعوے بلند سے بلند تر کیے۔

ہمارا چیلنج ان دونوں حوالوں میں ایک لفظ بھی غلط ہوتو ہم ذمہ دار ہیں۔ آپ متعلقہ کتب دیکھ کر تصدیق کر سکتے ہیں اگر آپ کو مربی صاحبان ورغلانے کی کوشش کریں اور آپ کو حوالے کی تصدیق نہ کرنے دیں تو سمجھ جائیں کہ حق کو چھپایا جا رہا ہے۔ تا کہ آپ لوگ حقیقت سے لاعلم رہیں اور اندھیرے میں چلتے ہوئے بالآخر دوزخ میں گر جائیں۔ اللہ پاک ہم سب کو ہدایت کاملہ نصیب فرمائے۔ آمین یاارحم الراحمین۔

مرزا صاحب کی انگریز کے لئے خدمات

میرے بھائیو اور بہنو! انگریز گورنمنٹ نے مرزا صاحب کا انتخاب کیا اپنی ''خدمت'' کے لیے اور مرزا صاحب نے ان (انگریزوں) کی خدمت کا حق ادا کر دیا اس کا اعتراف مرزا صاحب خود ہی کرتے ہیں۔

انگریزی گورنمنٹ سایۂ رحمت:

''سو اس نے مجھے بھیجا اور میں اس کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک ایسی گورنمنٹ کے سایۂ رحمت کے نیچے جگہ دی جس کے زیر سایہ میں بڑی آزادی سے اپنا کام، نصیحت اور وعظ کا ادا کر رہا ہوں''

(تحفہ قیصریہ ص27) (روحانی خزائن جلد 12 ص 283 از مرزا قادیانی)

سترہ برس ممانعت جہاد پر لکھا:

تاہم سترہ برس سے سرکار انگریزی کی امداد و تائید میں اپنے قلم سے کام لیتا ہوں اس سترہ برس کی مدت میں جس قدر میں نے کتابیں تالیف کیں اُن سب میں سرکار انگریزی کی اطاعت اور ہمدردی کے لیے لوگوں کو ترغیب دی اور جہاد کی ممانعت کے بارے میں نہایت موثر تقریریں لکھیں اور پھر میں نے قرین مصلحت سمجھ کر اسی امر ممانعت جہاد کو عام ملکوں میں پھیلانے کے لیے عربی اور فارسی میں کتابیں تالیف کیں جن کی چھپوائی اور اشاعت پر ہزار ہا روپیہ خرچ ہوا۔

(کتاب البریہ ص5۔ مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 ص 16 از مرزا قادیانی)

کامیابی کی دعائیں:

مرزا صاحب دوسری جگہ پر لکھتے ہیں۔

''ہماری تو دعا ہے کہ اس (انگریزی) گورنمنٹ کو آسمانی گورنمنٹ ہر میدان میں

کامیاب کرے اور بصرہ وبغداد تو کیا چیز ہے بلکہ ہماری تو دعا ہے کہ ساری دنیا میں اس کا راج قائم ہوجائے۔''

(الفضل قادیان جلد 4، 6 مئی 1971ء)

گورنمنٹ برطانیہ کی اطاعت فرض ہے:

مرزا صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں۔

''میں سولہ سال سے برابر اپنی تالیفات میں اس بات پر زور دے رہا ہوں کہ مسلمانان ہند پر اطاعت گورنمنٹ برطانیہ **فرض** ہے۔''

(اشتہارات مرزا غلام احمد قادیانی مندرجہ تبلیغ رسالت جلد 10 ص 26)

انگریزی حکومت کے سچے خیر خواہ:

مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

''گورنمنٹ کو معلوم ہوگا کہ کس طرح بار بار اس جماعت (احمدیہ) کو تاکیدیں کی گئی ہیں کہ وہ گورنمنٹ برطانیہ کے سچے خیر خواہ اور مطیع رہیں۔''

(درخواست بحضور نواب گورنر بہادر دام اقبالہ، منجانب خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی مورخہ 24 فروری 1898ء)

انگریزی سرکار کے پروردہ:

مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

''یہ ایک ایسی جماعت قادیانی ہے جو سرکار انگریزی کی نمک پروردہ (جماعت احمدیہ) اور نیک نامی حاصل کردہ اور مورد مراحم گورنمنٹ ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص 197 از مرزا قادیانی)

پچاس الماریاں:

''میری عمر کا اکثر حصہ اسی سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھیں ہیں اور اشتہار شائع

کیے ہیں اگر رسائل اور کتابیں اکھٹی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور شام، مصر اور کابل تک پہنچا دیا ہے میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ بن جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔

(تریاق القلوب ص 27+28 مندرجہ روحانی خزائن جلد نمبر 15 ص 155+156 از مرزا قادیانی)

انگریزی گورنمنٹ کی وفادار فوج:

مرزا صاحب لکھتے ہے۔

''جو جماعت میرے ساتھ تعلق بیعت و مریدی رکھتی ہے وہ ایک ایسی سچی مخلص اور خیر خواہ اس گورنمنٹ کی بن گئی ہے کہ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ ان کی نظیر دوسرے مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی وہ گورنمنٹ کے لیے ایک وفادار فوج ہے جس کا ظاہر و باطن گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی سے بھرا ہوا ہے۔''

(تحفہ قیصریہ ص 12۔ مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 ص 264 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب کا عقیدہ ''جہاد حرام'':

مرزا صاحب لکھتے ہے۔

''آج کی تاریخ تک تیس ہزار کے قریب یا کچھ زیادہ میرے ساتھ جماعت ہے جو برٹش انڈیا کے متفرق مقامات پر آباد ہے اور ہر ایک شخص جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح موعود مانتا ہے اسی روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانہ میں جہاد قطعاً حرام ہے کیوں کہ مسیح آ چکا خاص کر میری تعلیم کے لحاظ سے اس گورنمنٹ انگریزی کا سچا خیر خواہ اس کو بننا پڑتا ہے۔''

(ضمیمہ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد؛ مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 ص 28۔6 از مرزا قادیانی)

انگریز کا خود کاشتہ پودا مرزا صاحب کا اہم اعتراف:

''سرکار دولتمند ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفا دار جانثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں اس خود کاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے۔''

لہٰذا ہمارا حق ہے کہ ہم خدمات گزشتہ کے لحاظ سے سرکار دولتمند کی پوری عنایات اور خصوصیات توجہ سے درخواست کریں تا کہ ایک شخص بے وجہ ہماری آبروریزی کے لیے دلیری نہ کر سکے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص198 از مرزا قادیانی بحضور نواب لفٹینٹ گورنر بہادر دام اقبالہا نمبر 187)

انگریزوں کا جانثار نیا فرقہ:

مرزا صاحب خود کہتے ہیں:

''میں زور سے کہتا ہوں اور میں دعویٰ سے گورنمنٹ کی خدمت میں اعلان دیتا ہوں کہ باعتبار مذہبی اصول کے مسلمانوں کے تمام فرقوں میں سے گورنمنٹ کا اوّل درجہ کا وفا دار اور جان نثار یہی نیا فرقہ ہے۔جس کے اصولوں میں سے کوئی اصول گورنمنٹ کے لیے خطرناک نہیں۔''

(اشتہار، بحضور نواب لیفٹینٹ گورنر بہادر دام اقبالہ نمبر 187 بتاریخ 24 فروری 1898ء مندرجہ مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 193 طبع جدید، از مرزا قادیانی)

میری اطاعت سے (ہجڑا) بن جاؤ:

''یہ نیا فرقہ مگر گورنمنٹ کے لیے نہایت مبارک فرقہ برٹش انڈیا میں زور سے ترقی کر رہا ہے۔ اگر مسلمان ان تعلیموں کے پابند ہو جائیں تو میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ فرشتے بن جائیں۔ اور اگر وہ اس گورنمنٹ کے سب قوموں سے بڑھ کر خیر خواہ ہو جائیں تو تمام قوموں سے زیادہ خوش قسمت ہو جائیں۔ اگر وہ مجھے قبول کر لیں اور مخالفت نہ کریں تو یہ سب کچھ انہیں حاصل ہوگا اور ایک نیکی اور پاکیزگی کی روح ان میں پیدا ہو جائے گی۔ اور جس طرح ایک انسان خوجہ (کھسرا/ ہجڑا) ہو کر گندے شہوات کے جذبات سے الگ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح میری تعلیم سے ان میں تبدیلی پیدا ہوگی۔''

(اشتہار، حضور گورنمنٹ عالیہ میں ایک عاجزانہ درخواست نمبر 218 بتاریخ 27 دسمبر 1899ء)

خصی جماعت:

مرزا بشیر الدین محمود کہتے ہیں:

''ہمیں تو حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) نے خصی کر دیا ہے۔''

(تقریر مرزا محمود سابق خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار ''الفضل'' قادیان جلد 22 نمبر 87، صفحہ 7، 20 جنوری 1935ء)

انگریز کے لیے مبارک فرقہ:

مرزا صاحب خود لکھتے ہیں:

''یہ نیا فرقہ مگر گورنمنٹ کے لیے نہایت مبارک فرقہ برٹش انڈیا میں زور سے ترقی کر رہا ہے۔ اگر مسلمان ان تعلیموں کے پابند ہو جائیں تو میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ فرشتے بن جائیں اور اگر وہ اس گورنمنٹ کی سب قوموں سے بڑھ کر

خیر خواہ ہو جائیں تو تمام قوموں سے زیادہ خوش قسمت ہو جائیں۔ اگر وہ مجھے قبول کر لیں اور مخالفت نہ کریں تو یہ سب کچھ انہیں حاصل ہوگا۔''

(تریاق القلوب صفحہ 264، 265 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 492، 493 از مرزا قادیانی)

انگریزوں کی سرپرستی سے ترقی:

ان (انگریزوں) کی ظلِ حمایت میں ہمارا فرقہ احمدیہ چند سال میں لاکھوں تک پہنچ گیا ہے اور اس گورنمنٹ کا احسان ہے کہ اس کے زیر سایہ ہم ظالموں کے پنجہ سے محفوظ ہیں۔ خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت ہے کہ اس نے اس گورنمنٹ کو اس بات کے لیے چن لیا تا کہ یہ فرقہ احمدیہ اس کے زیر سایہ ہو کر ظالموں کے خونخوار حملوں سے اپنے تئیں بچاوے اور ترقی کرے۔

(اشتہار، اپنی تمام جماعت کے لیے ضروری نصیحت نمبر 287 بتاریخ 7 مئی 1907ء مندرجہ مجموعہ اشتہارات طبع جدید جلد دوم صفحہ 708، از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! مرزا صاحب نے انگریز گورنمنٹ کے حق اور احسانات کا ذکر کیا ہے۔ اپنے والد کے وقت سے ان احسانات کا اقرار کیا ہے اور انگریز کی شکر گزاری اپنے رگ و ریشے سے کی ہے۔ یہ احسانات آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ انگریزوں نے برصغیر کے چند خاندانوں کو اپنے مقاصد کے لیے استعمال کیا پھر ان کی خدمات کے بدلے جائیدادوں اور مال و دولت سے ان کو نوازا۔ جن خاندانوں نے انگریزی اقتدار کے دوام اور برصغیر کے مسلمانوں کو کچلنے کے لیے اپنے خون کو بھی پیش کیا، جن کا ذکر مرزا صاحب نے کیا ہے کہ ہمارے والد نے پچاس جوان بمعہ اسلحہ کے انگریز کی مدد کے لیے دیے تھے 1857ء کی جنگ آزادی میں مسلمانوں کو (کچلنے) شہید کرنے کے لیے مالی جانی تعاون کیا۔

پہلے مرزا صاحب کے خاندان نے اپنی فوجی قوت سے مسلمانان برصغیر کے خون سے اپنے ہاتھ رنگے۔ آخر کار انگریز کے خلاف جذبہ جہاد کو ختم کرنے کے لیے خود ساختہ مذہبی رہنما اور مہدی موعود، مسیح موعود اور نبی و رسول بن کر انگریزی حکومت کے لیے خدمات سرانجام دیں

اور اس سے پہلے سیالکوٹ کچہری میں مرزا صاحب تقریبا چار سال تک انگریزی عدالت میں بطور اہلمد و منشی کے نوکری کرتے رہے۔

مرزا صاحب خود اقرار کرتے ہیں کہ میں وہی شخص ہوں جو براہین احمدیہ کے زمانہ میں تخمیناً سات آٹھ سال پہلے اسی شہر (سیالکوٹ) میں تقریباً سات برس رہ چکا ہوں۔

پھر نوکری چھوڑ کر قادیان چلے گئے اور انگریزی گورنمنٹ کی وفاداری میں ایک بڑی خدمت کے لیے مذہبی کتب کا مطالعہ شروع کر دیا جس کام کا ذکر مرزا صاحب نے کیا ہے (کہ میں اپنا کام اس گورنمنٹ کے زیرسایہ بڑی آزادی سے کر رہا ہوں) یعنی اپنے دعوے اور مذہبی تعلیمات کا پرچار انگریز کے زیرسایہ کرتے رہے اور انگریز کو ساری دنیا میں راج قائم کرنے کی دعائیں دیتے رہے۔

''سو ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ اس گورنمنٹ (انگریزی حکومت) کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھے۔ اور اس کے دشمن کو ذلت سے دوچار کرے۔''

(روحانی خزائن جلد 6 ص 380 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! یہ ایک حقیقت ہے کہ مرزا صاحب کی جماعت انگریز کے بل بوتے پر ترقی کی منازل طے کرتی رہی۔ پہلی جنگ عظیم میں جب انگریزوں نے عراق کو فتح کیا تو جماعت احمدیہ نے قادیان میں چراغاں کیا۔ مرزا صاحب نے اپنی خدمات اور اپنی تعلیمات کا مقصد بیان کیا ہے کہ ''میں سولہ سال سے برابر اپنی تالیفات میں اس بات پر زور دے رہا ہوں کہ مسلمانان ہند پر اطاعت گورنمنٹ برطانیہ فرض ہے''

میرے بھائیو اور بہنو! ذرا ہوش وحواس بحال کر کے اور دل تھام کے اس بات پر غور کر لیں تو آپ حق تک پہنچ جائیں گے۔ مرزا صاحب نے اپنی ساری خدمت دین (خدمت انگریز) اور اپنی تالیفات اور تعلیمات کا مقصد بیان کیا ہے کہ ''مسلمانان ہند پر انگریزی حکومت کی اطاعت فرض ہے'' یہی مقصد تھا مرزا صاحب کا کہ مسلمانان برصغیر انگریز کے غلام بن

جائیں نہ جہاد کریں اور نہ کوئی بغاوت کریں تا کہ انگریز آرام سے ہندوستان پر مزے کی حکومت کرتا رہے اور ہمارا انگریز کے زیر سایہ خرچہ پانی چلتا رہے۔

اب یہ دیکھیں کہ ایک عام کمزور ایمان والا مسلمان بھی جس میں ذرا بھی ایمانی غیرت ہو گی وہ کبھی بھی قرآن وحدیث کے اتنا مخالف نظریہ پیش نہ کرے گا۔ نہ ہی اللہ اور اس کے رسول a کو چھوڑ کر کافر انگریز حکومت کی اطاعت کو فرض قرار دے کر زور دے گا۔

مرزا صاحب لکھ رہے ہیں کہ ''جو میرا مرید ہوگا وہ گورنمنٹ کا بھی سچا خیر خواہ ہوگا اور اسے یہ ماننا پڑے گا اور اس کا ظاہر و باطن گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی سے بھرا ہوگا۔''

مرزا صاحب اپنی کارگردگی کی رپورٹ انگریز حکومت کو پیش کر رہے ہیں کہ جس میں واضح ہے کہ وہ اپنے مشن (مقصد) میں کامیاب ہیں کہ ''گورنمنٹ کو معلوم ہے کہ بار بار اس جماعت (احمدیہ) کو تاکیدیں کی گئی ہیں کہ وہ گورنمنٹ برطانیہ کے سچے خیر خواہ اور مطیع رہیں'' اس سے اندازہ کریں کہ اگر مسلمان انگریز حکومت کے سچے خیر خواہ ہوں گے تو پھر وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے کیسے سچے خیر خواہ اور مطیع بن سکتے ہیں۔ مرزا صاحب کی خود کاشتہ پودے والی عبارت دوبارہ غور سے پڑھیں آپ پر بات واضح ہو جائے گی جس کا وہ خود اعتراف کر رہے ہیں کہ انگریزی حکومت اپنے ماتحتوں کو بھی واضح کرے کہ اس خود کاشتہ پودے کا خیال رکھیں۔ ابھی ابتدائی حوالہ جات ہیں مزید آگے دیکھیے گا اور انصاف سے فیصلہ کیجئے گا۔ ایمان اور آخرت کا معاملہ ہے۔

مرزا صاحب کا مذہب ''احمدیت''

مذہب ''احمدیت'' کے دو حصے مرزا صاحب کا اہم اعتراف:

''سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم

کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو۔ سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔''

(روحانی خزائن جلد نمبر 6 ص380 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! آپ یہ دیکھیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے یہاں پر اپنے (خودساختہ) اسلام ''احمدیت'' کا تعارف کرایا ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں ''ایک یہ کہ اللہ کی اطاعت اور دوسرے اس سلطنت برطانیہ کی'' یعنی ناپاک کافرہ ظالمہ ملکہ برطانیہ کی اطاعت یہ ''احمدی'' اسلام کا دوسرا حصہ اور مرزا صاحب کا مذہب ہے۔

ہم قرآن پاک کی طرف رجوع کرتے ہیں تو اللہ پاک کا کلام بھی ہمیں اسلام کے بڑے اور بنیادی دو حصے ہی بتاتا ہے۔

ایک حصہ: اَطِیعُوا اللّٰہ ترجمہ: اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی

دوسرا حصہ: اَطِیعوُا الرَّسُولُ ترجمہ: اطاعت کرو رسول اللہ ﷺ کی

دین اسلام کے دو حصے اللہ کی اطاعت اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ہے۔

تو مرزا صاحب نے اطاعت رسول ﷺ کی جگہ اطاعت حکومت برطانیہ کو اپنا مذہب قرار دیا ہے۔ کیونکہ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ مرزا صاحب کے تمام دعوؤں کی بنیاد اطاعت حکومت برطانیہ ہی تھی تاریخ پر نظر ڈالیں تو اُس وقت برصغیر کے جن حالات میں مسلمانوں نے انگریز سے آزادی حاصل کرنے کے لیے فریضہ جہاد کے تحت جو قربانیاں دیں تھیں۔ وہ مرزا صاحب نے فریضہ جہاد کی ممانعت اور مخالفت پر ایڑی چوٹی کا زور لگا کر ضائع کرنے کی کوشش کی اور اپنے نئے خودساختہ مذہب ''احمدیت'' کے دو حصوں کو اسلام کے دو حصے کہہ کر متعارف کروایا اور دین اسلام کا حلیہ بگاڑنے کی ناکام کوشش کی اور اسلام میں رخنہ ڈالا اور اپنے لئے الگ ''اسلام'' کی بنیاد رکھی جس کے دو حصے ہیں۔

حقیقی دین اسلام کے بنیادی دو حصے مختلف ہیں اور مرزا صاحب کے برطانوی ''اسلام'' کے دو حصے مختلف ہیں۔ برٹش اسلام میں جہاد کی 558 آیات کا انکار، ختم نبوت کی 100 سے

زیادہ آیات کا انکار اور حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ونزول سے متعلق آیات کا انکار شامل ہے۔اسی طرح فریضہ جہاد،عقیدہ ختم نبوت، حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام اور ظہور امام مہدی رضی اللہ عنہ وغیرہ کے متعلق ہزاروں احادیث مبارکہ کا انکار شامل ہے۔ یہ سب کچھ کر کے بھی مرزا صاحب اسلام کے علمبردار ہیں اس سے زیادہ دین اسلام کے ساتھ اور کوئی ہاتھ (دھوکہ اور فراڈ) ہوسکتا ہے اس سے زیادہ دین اسلام کے ساتھ اور کوئی مذاق ہوسکتا ہے؟ اس سے زیادہ سچے دین اسلام کے ساتھ اور کوئی ظلم ہوسکتا ہے؟

مذہب ''احمدیت'' اسلام سے الگ مرزا صاحب کا اہم اقرار:

مرزا صاحب کہتے ہیں:

''کل میں نے سنا تھا کہ ایک شخص نے کہا کہ اس (قادیانی) فرقہ میں اور دوسرے لوگوں (مسلمانوں) میں سوائے اس کے اور کچھ فرق نہیں کہ یہ لوگ وفاتِ مسیح کے قائل ہیں اور وہ لوگ وفات مسیح کے قائل نہیں۔ باقی سب عملی حالت مثلاً نماز، روزہ اور زکوٰۃ اور حج وہی ہیں۔سو سمجھنا چاہیے کہ یہ بات صحیح نہیں کہ میرا دنیا میں آنا صرف حیاتِ مسیح کی غلطی کو دور کرنے کے واسطے ہے۔ اگر مسلمانوں کے درمیان صرف یہی ایک غلطی ہوتی تو اتنے کے واسطے ضرورت نہ تھی کہ ایک شخص مبعوث کیا جاتا اور الگ جماعت بنائی جاتی اور ایک بڑا شور بپا کیا جاتا۔''

(احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟ صفحہ 3 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب کا مزید کہنا ہے:

''یہ جو ہم نے دوسرے مدعیانِ اسلام (مسلمانوں) سے قطع تعلق کیا ہے، اول تو یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے تھا نہ کہ اپنی طرف سے۔ دوسرے وہ لوگ ریا پرستی اور طرح طرح کی خرابیوں میں حد سے بڑھ گئے ہیں اور ان لوگوں کو ان کی ایسی حالت کے

ساتھ اپنی جماعت کے ساتھ ملانا یا ان سے تعلق رکھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ عمدہ اور تازہ دودھ میں بگڑا ہوا دودھ ڈال دیں جو سڑ گیا ہے اور اس میں کیڑے پڑ گئے ہیں۔ اس وجہ سے ہماری جماعت کسی طرح ان سے تعلق نہیں رکھ سکتی اور نہ ہمیں ایسے تعلق کی حاجت ہے۔''

(رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان جلد 6، شمارہ 8، صفحہ 311)

مرزا صاحب کو چھوڑ کر ''مردہ اسلام''

چنانچہ ایک دفعہ ان لوگوں نے یہ تجویز کی کہ ریویو میں حضرت (مرزا صاحب) کا اور احمدیت کا ذکر نہ ہو بلکہ عام اسلامی مضامین ہو تا کہ اشاعت زیادہ ہو۔ اخبار وطن میں بھی یہ تحریک چھپی تھی جس پر حضرت صاحب نے نہایت ناراضگی کا اظہار کیا تھا اور فرمایا تھا کہ ہمیں چھوڑ کر کیا آپ مردہ اسلام کو پیش کریں گے۔

(سیرت المہدی جلد 3 ص 620 از مرزا بشیر احمد ایم اے)

مرزا بشیر الدین محمود کا اعتراف:

''حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں (مسلمانوں) سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریم ﷺ، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان (مسلمانوں) سے اختلاف ہے۔''

(خطبہ جمعہ مرزا بشیر الدین خلیفہ قادیان، مندرجہ اخبار ''الفضل'' قادیان، ج 19، نمبر 13، مورخہ 30 جولائی 1931ء)

مرزا بشیر الدین محمود کا اقرار:

''حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے تو فرمایا ہے کہ ان (مسلمانوں) کا اسلام اور

ہے اور ہمارا اور، ان کا خدا اور ہے اور ہمارا خدا اور ہے، ہمارا حج اور ہے اور ان کا حج اور اسی طرح ان (مسلمانوں) سے ہر بات میں اختلاف ہے۔''

(روزنامہ الفضل قادیان 21 اگست 1917ء جلد 5 نمبر 15 ص 8)

لاہوری جماعت کے امیر محمد علی کا اعتراف:

''تحریک احمدیت، اسلام کے ساتھ وہی رشتہ رکھتی ہے جو عیسائیت کا یہودیت کے ساتھ تھا۔''

(ریویو آف ریلیجنز جلد 5، شمارہ 5، صفحہ 163)

محمد علی لاہوری کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح عیسائیت اور یہودیت الگ الگ مذاہب ہیں اور ایک دوسرے کے دشمن ہیں اسی طرح اسلام اور (احمدیت) قادیانیت بھی الگ الگ مذاہب ہیں اور ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔

میرے بھائیو اور بہنو! اب آپ نے مرزا صاحب اور قادیانی خلیفہ اور لاہوری گروپ کے امیر کا بھی فیصلہ ملاحظہ کر لیا ہے۔ آپ غور کریں کہ مرزا صاحب خود کہہ رہے ہیں کہ اگر ایک دو باتوں کا اختلاف تھا تو اتنا شور بپا کرنے کی اور مجھے ''نیا نبی'' بنا کر مبعوث کرنے کی کیا ضرورت تھی اور ہمارا مسلمانوں سے ہر ایک بات اور ہر چیز کا اختلاف ہے۔

اسلام اور مسلمانوں کے شعائر الگ ہیں اور ہمارے الگ ہیں خدا تعالیٰ، نبی کریم ﷺ۔ قرآن پاک، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد وغیرہ تمام عقائد اور احکام و مسائل مسلمانوں سے الگ ہیں اس کے باوجود جماعت احمدیہ مسلمان کہلوانے اور شعائر اسلامی استعمال کرنے پر بضد ہے۔

آپ خود فیصلہ کریں کہ دین اسلام اور ''احمدیت'' قادیانیت ایک کیسے ہو سکتے ہیں؟ (مسلمان) امت محمدیہ اور امت قادیانیہ ایک کیسے ہو سکتے ہیں؟ حق اور باطل کیسے مل سکتے ہیں؟ کفر اور اسلام کیسے ایک ہو سکتے ہیں؟ اندھیرا اور اجالا کیسے مل سکتے ہیں؟

انگریزی سلطنت جیسا امن سکون مکہ، مدینہ میں بھی نہیں:

''میں بیس برس تک یہی تعلیم اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی دیتا رہا، اور اپنے مریدوں میں یہ ہدایتیں جاری کرتا رہا، تو کیونکر ممکن تھا کہ ان تمام ہدایتوں کے برخلاف کسی بغاوت کے منصوبے کی میں تعلیم کروں۔ حالانکہ میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنا دیا ہے۔ یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ امن مکہ معظّمہ میں مل سکتا ہے، نہ مدینہ میں۔''

(تریاق القلوب ص28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15ص156از مرزا قادیانی)

مکہ و مدینہ والے درندوں کی طرح

''قدیم سے میں نے اپنی بہت سی کتابوں میں بار بار یہی شائع کیا ہے کہ اس گورنمنٹ کے ہمارے سر پر احسان ہیں کہ اس کے زیر سایہ ہم آزادی سے اپنی خدمت تبلیغ پوری کرتے ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ ظاہری اسباب کی رو سے آپ کے رہنے کے لیے اور بھی ملک ہیں اور اگر آپ اس ملک کو چھوڑ کر مکہ میں یا مدینہ میں یا قسطنطنیہ میں چلے جائیں تو سب ممالک آپ کے مذہب اور مشرب کے موافق ہیں لیکن اگر میں جاؤں تو میں دیکھتا ہوں کہ وہ سب لوگ میرے لیے بطور درندوں کے ہیں۔''

(براہین احمدیہ، حصہ پنجم ضمیمہ صفحہ 128 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 294از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! آپ نے ملاحظہ کیا کہ مرزا صاحب کہہ رہے ہیں کہ جو امن پناہ ہمیں انگریز کے زیر سایہ حاصل ہے وہ مکہ اور مدینہ میں ہمیں نہیں مل سکتا کیونکہ مرزا صاحب جانتے تھے کہ میں نے جس طرح انگریز کے کہنے پر نبوت و رسالت کے جھوٹے دعوے کیے ہیں

مکہ مدینہ والے تو میرا وہی حشر کریں گے جو کہ انہوں نے 1400 سو سال پہلے مسیلمہ کذاب اسود عنسی وغیرہ کا کیا تھا۔ اس لیے کہا کہ وہ میرے لیے درندوں کی طرح ہیں جو مجھے چیر پھاڑ کر ہلاک کر دیں گے اسی لیے تو ساری زندگی حج اور عمرہ کے لیے نہیں گئے اپنے انجام کا پتہ تھا۔ جو خودساختہ دعوے داروں کا ہوتا رہا ہے۔

تمام مسلمانوں کا ''مقام'' مرزا صاحب کی نظر میں

مرزا قادیانی نے لکھا:

''جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو والدالحرام بننے کا شوق ہے وہ حلال زادہ نہیں ہے۔''

(انوارالاسلام ص30 روحانی خزائن جلد 9 ص 31 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ مجھے اللہ نے کہا ہے:

''جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا۔ وہ خدا کے رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، ص280 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

''کُل مسلمانوں نے مجھے قبول کیا اور میری دعوت کی تصدیق کر لی (الاذرية البغايه) مگر کنجریوں اور بدکاروں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا۔''

(روحانی خزائن جلد 5 ص 547+548 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب مزید لکھتے ہیں۔

''بلاشبہ تمہارے دشمن بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بھی بڑھ گئیں۔''

(روحانی خزائن جلد 14 ص 53 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب لکھتے ہیں:

''ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو اور سوروں کی طرح کر دیں گے۔''

(روحانی خزائن جلد 11 ص 337 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب کہتے ہیں:

''جو میرے مخالف تھے ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔''

(نزول المسیح ص 6، روحانی خزائن جلد 18 ص 382 از مرزا قادیانی)

مرزا بشیر احمد ایم اے کہتے ہیں:

''جو محمد ﷺ کو تو مانتا ہے لیکن مسیح موعود کو نہیں مانتا وپکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔''

(کلمۃ الفصل ص 110 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا صاحب کہتے ہیں۔

''خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص 519 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! اب آپ نے غور کیا کہ مرزا صاحب نے تمام مسلمانوں کو جنہوں نے مرزا صاحب کو نبی، رسول، امام مہدی اور مسیح ابن مریم نہیں مانا اور جو اللہ کو ایک اور محمد رسول اللہ ﷺ کو اللہ کا سچا اور آخری رسول مانتے ہیں اور مرزا صاحب کو آخری نبی، عین محمد رسول اللہ ﷺ نہیں مانتے تو وہ کیا ہیں مرزا صاحب کے بقول حرام زادے، جہنمی، کنجریوں کی اولاد، بدکاروں کی اولاد، حرام زادے، بیابانوں کے خنزیر ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ کر اور وہ سب جہنمی اور کافر ہوگئے۔ (نعوذ باللہ من ذالک) ان میں خانہ کعبہ مسجد نبوی شریف کے اماموں علماء کرام، صلحاء، فقہا، اصفیا، اتقیاء، اولیاء کرام، مجاہدین عظام یعنی تمام امت مسلمہ اس میں داخل ہوگئی۔

دوسری طرف آپ مرزا صاحب سے کافر انگریز حکومت اور ان کی ملکہ برطانیہ کی شان میں قصیدے اور ان کے حق میں دعائیں ملاحظہ کریں۔

مرزا صاحب لکھتے ہیں:

''میں تاج عزت عالی جناب حضرت مکرمہ عالی شان قیصرہ ہند ملکہ معظّمہ دام اللہ اقبالہا (تیرا اقبال سدا بلند رہے) کی برکات کا ذکر جو ان کے عہد عدالت میں انواع اقسام کی زمینی و آسمانی برکتیں ظہور میں آئی ہیں۔

(ستارہ قیصریہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 ص 114 از مرزا قادیانی)

ذرا غور کریں ملکہ برطانیہ جو کہ ایک عیسائی کافرہ ظالمہ غاصبہ حکمران تھی جس نے ہندوستان کے لاکھوں مسلمانوں پر ظلم وستم کا بازار گرم کیے رکھا اور مسلمانوں کے تمام وسائل لوٹے جس نے ظلم وستم اور کفر کی ایک بیانک تاریک حکمرانی کا دور گزارا جس کو کبھی غسل جنابت بھی نصیب نہ ہوا۔ اس کی شان میں تاج عزت عالی، جناب، حضرت۔ مکرمہ۔ معظّمہ قیصرہ ہند۔ دام اقبالہا کہ تیرا اقبال سدا بلند رہے۔ تیرا عہد عدالت، زمینی و آسمانی برکتیں وغیرہ۔

میرے بھائیو اور بہنو! آپ مرزا صاحب کے منہ سے کافر انگریز غاصب حکومت کے حق میں دعائیں ملاحظہ کر چکے ہیں کہ ''تو ہر ایک شر سے محفوظ رہے تیرے دشمن کو خدا ذلت کے ساتھ پسپا کرے'' اور ایک دوسرے حوالے میں آپ دیکھ چکے ہیں کہ انگریز حکومت کے لیے مرزا صاحب ان کے خاندان اور ان کی جماعت نے اپنا خون دینے سے بھی دریغ نہیں کیا اور دوسری طرف مسلمانوں کے لیے ان کے دل میں اور زبان پر کیا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کتنے با اخلاق ہیں اور پوری امت مسلمہ کو کس طرح کی گالیاں نکالتے ہیں مسلمانوں پر کیا حکم لگاتے ہیں اور کافر جہنمی کہتے ہیں پھر خود (احمدی) قادیانی کہتے ہیں کہ مسلمان ہمیں کافر کیوں کہتے ہیں؟ پہلے تو مرزا صاحب نے خود تمام امت مسلمہ کو کافر کہا حرام زادے کنجریوں کی اولاد بیابانوں کے خنزیر کہا اس پر بھی آپ غور وفکر کریں۔

عقیدۂ توحیداور مرزاغلام احمد قادیانی صاحب

اسلام کا عقیدہ توحید باری تعالیٰ کا ہے کہ اللہ رب العزت اپنی ذات، صفات میں یکتا، واحدہ لاشریک لا وزیر، لامشیر اور ہر قسم کی تشبیہات سے پاک، بے مثل و بے مثال ہے۔ اللہ رب العزت کی ذات وصفات پر کامل ایمان لانا فرض ہے۔ عقیدۂ توحید دین اسلام کی بنیاد ہے۔

اللہ بیوی سے، بچوں سے، کھانے سے، پینے سے، سونے سے، اونگھنے سے، بشری تقاضوں سے پاک ہے۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ ازل سے ہے وہ ابد تک (ہمیشہ ہمیشہ) رہے گا اسے فنا اور زوال نہیں، اسے موت نہیں، اس کی مثال کسی مخلوق سے دینا بھی حرام ہے اس کی ذات کی حقیقت سمجھنے کے لیے غور کرنا بھی جائز نہیں، اس کی طاقت، اس کی قدرت، اس کی حکومت کی کوئی انتہا نہیں وہ ہماری عقل اور فہم سے بالاتر، بالاتر اور بالاتر ہے۔

اب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اللہ رب العزت کے بارے میں جو عقیدہ اور نظریہ تھا اور جو اپنی کتابوں میں لکھا ہے وہ ملاحظہ کریں:

اللہ جل جلالہ کی شان میں گستاخیاں

خدا بے بس اور خطا کار ہے۔ (نعوذ باللہ)

مرزا صاحب نے ایک نام نہاد وحی الٰہی کے حاشیہ پر لکھا:

”اس وحی الٰہی کے ظاہری الفاظ یہ معنی رکھتے ہیں کہ میں (اللہ تعالیٰ) خطا کروں گا اور صواب بھی یعنی جو چاہوں گا کبھی کروں گا کبھی نہیں اور کبھی میرا ارادہ پورا ہوگا اور کبھی نہیں۔“

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 ص 106 حاشیہ از مرزا قادیانی)

اس بات میں مرزا قادیانی نے جو کہا ہے کہ خدا خطا کرے گا اور کبھی اللہ کا ارادہ پورا ہوگا اور کبھی نہیں یعنی اللہ رب العزت کو بے بس اور ہر چیز پر قدرت نہ رکھنے والا اور نعوذ باللہ خطا کرنے والا کہا ہے۔ کیا احمدی مذہب میں خدا کی یہ شان ہے؟ ذرا غور کریں۔

(مرزا قادیانی) زندہ کرنے اور مارنے والا (نعوذ باللہ):

مرزا صاحب نے اپنے بارے میں لکھا:

"واعطیت صفة الافناء والاحیاء من الرب الفعال"

ترجمہ: اور مجھ کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے اور یہ صفت خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو ملی ہے۔

(خطبہ الہامیہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 ص 55+56 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! آپ نے غور کیا ہے کہ اس میں مرزا صاحب نے اپنے آپ کو خدائی صفات کا حامل قرار دینے کی ناکام کوشش کی ہے کیا آپ یہ مان سکتے ہیں کہ کوئی انسان یہ دعوی کرے کہ میں نے انسان کو مارا اور زندہ کیا ہے۔ زندگی اور موت کسی کو دی ہے اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر ایسے خدائی کے دعوے کا مقصد کیا تھا۔ صرف اور صرف عوام کے اندر اپنی عقیدت کو بٹھانا تھا تا کہ جب لوگ اندھے عقیدت مند بن جائیں گے تو پھر اپنی مرضی کی تعلیمات کا پرچار کیا جائے گا تو عقیدت کی وجہ سے عوام میری ہر بات مان لیں گے۔ زندگی اور موت کا مالک بن کر خدائی کا دعویٰ کرنا اس سے بڑا اور کفر کیا ہے؟

نیا خدا (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی لکھتے ہیں۔

''نئی زندگی انہیں کو ملتی ہے جن کا خدا نیا ہو، یقین نیا ہو، نشان نئے ہوں۔''

(تریاق القلوب مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 ص 497 از مرزا قادیانی)

آپ غور کریں کیا خدا نیا اور پرانا بھی ہوسکتا ہے۔ خدا لم یزل ہے ازل سے ابد تک ایک

ہی ہے کیسی تعریف کی ہے خدا کی مرزا صاحب نے ہندوؤں کے بتوں سے مشابہت دی ہے کہ نیا خدا ہے تو یقین بھی نیا ہے۔

خدا کا بیٹا (نعوذ باللہ):

مرزا قادیانی نے اللہ پاک کی طرف منسوب کر کے لکھا:

(الف) ''اَنتَ مِنّی بِمَنْزِلَة اَوِلَادِی''

ترجمہ: تو (مرزا قادیانی) مجھ سے بمنزلۃ اولاد کے ہے۔

(تذکرۃ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم ص345 از مرزا قادیانی)

(ب) ''اِسْمَعْ وَلَدِی''

ترجمہ: (اے میرے بیٹے سن) (البشریٰ، جلد اول ص49 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو اللہ رب العزت کا بیٹا کہا ہے۔ کیا خدا تعالیٰ کی اولاد ہے؟ یقیناً نہیں کیونکہ اللہ رب العزت لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ہے نہ وہ کسی کی اولاد نہ اس کی کوئی اولاد ہے جو اللہ رب العزت کی اولاد اور بیٹا ہونے کا دعوی کرے اس نے بہت بڑا کفر کیا اور اللہ پر بہتان لگایا وہ بیوی بچوں، اہل وعیال سے پاک ہے اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ یہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے ابنیت کا۔ وہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔ یہ بہت بڑا کفر بھی ہے اور اللہ پر بہتان بھی ہے کہ اللہ نے بیٹا کہہ کر مخاطب کیا ہے اللہ نے کب کہا ہے۔

میں خود خدا ہوں (نعوذ باللہ):

''میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہ ہی ہوں۔''

(کتاب البریہ ص85 روحانی خزائن جلد 13 ص103 تا105 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب کا اعلان ''میں خود خدا ہوں'' (نعوذ باللہ)

مرزا صاحب سے اور سنیئے۔

''وَرَاَیْتُنِیْ فِیْ الْمَنَامِ عَین اللّٰہ وَتَیَقَّنْتُ اِنَنِی هُوَ''

ترجمہ: ''دیکھا کہ میں خدا ہوں اور میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔۔۔۔

(آئینہ کمالات اسلام مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 ص 564+565 از مرزا قادیانی)

آسمان اور زمین مرزا صاحب نے پیدا کیے (نعوذ باللہ):

''میں نے آسمان وزمین پیدا کیے۔''

''میں اس حال میں کہہ رہا تھا ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین بنانا چاہتے ہیں پس میں نے آسمان وزمین پیدا کئے۔''

(آئینہ کمالات اسلام مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 ص 564+565 از مرزا قادیانی)

جب ہم یہ عبارت کسی مربی صاحب کے سامنے پیش کرتے ہیں تو وہ اس کی تاویل کر کے کہتے ہیں کہ یہ مرزا صاحب کا کشف ہے۔

حالانکہ مرزا صاحب خود اقرار کرتے ہیں:

میرا کشف اور خواب یقینی ہوتا ہے۔

(ازالہ اوہام، مندرجہ روحانی خزائن جلد 3، ص 204 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب نے تو خود ہی بیان کر دیا کہ یہ کشف یقینی ہے یعنی اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! آپ نے سن لیا کہ مرزا صاحب کہہ رہے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ''میں خدا ہوں'' اور پھر اس پر یقین بھی کر لیا کہ ''میں ہی خدا ہوں'' اور میں نے زمین وآسمان کو پیدا کیا۔ اب آپ بتائیں آپ مرزا صاحب کو خدا مانتے ہیں یا اللہ رب العزت کو کائنات کا خالق ومالک مانتے ہیں؟

اگر مرزا صاحب کو آپ خدا نہیں مانتے تو پھر آپ مرزا صاحب کی بات کو نہ ماننے والے ہوئے اور جو مرزا صاحب کو نہ مانے یا ان کی ہر بات کو نہ مانے وہ کیا ہے؟ آپ پہلے پڑھ چکے ہیں وہ مرزا صاحب کے بقول کافر۔ جہنمی۔ حرام کی اولاد اور بیابانوں کا خنزیر اور ان کی عورتیں

کتیوں سے بڑھ کر ہیں یہ آپ کے مرزا صاحب نے کہا ہے ہم نے نہیں کہا ہم تو آپ کو بھی بھائی اور بہن کہہ رہے ہیں کیونکہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام حضرت حوا اوران کی اولاد ہونے کے رشتہ سے تمام انسان آپس میں بہن اور بھائی ہیں

اب فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ آپ مرزا صاحب کو ''خدا'' مانتے ہیں کہ نہیں۔

مرزا صاحب خدا کا باپ۔ (نعوذ باللہ)

مرزا صاحب سے کچھ اور سنیے

''ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا گویا آسمان سے خدا اترے گا۔''

(حقیقۃ الوحی مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 ص 98 از مرزا قادیانی)

اب مرزا قادیانی نے اپنے بیٹے کو بھی خدا بنا دیا کہ آسمان سے خدا اترے گا اس سے زیادہ اللہ رب العزت کی توہین اور کیا ہوگی؟ کیا خدا کی حیثیت اور مقام و مرتبہ اتنا ہے کہ مرزا صاحب کی بیوی خدا کو پیدا کرے گی وہ لڑکا بن کر مرزا صاحب کے گھر میں اترے گا۔ دل تھام کے غور کرو کہ مرزا صاحب کے نعوذ باللہ نطفہ سے خدا پیدا ہوگا۔ (نقل کفر کفر نہ باشد) کیا مرزا صاحب خدا کے باپ ہیں؟ (استغفر اللہ، معاذ اللہ)

مرزا صاحب کا خدا سے نہانی تعلق (نعوذ باللہ)

''درحقیقت میرے اور میرے خدا کے درمیان ایسے باریک راز ہیں جن کو دنیا نہیں جانتی اور مجھے خدا سے ایک نہانی تعلق ہے جو قابل بیان نہیں۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص 63، روحانی خزائن جلد 21 ص 81 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب خدا کی بیوی (نعوذ باللہ)

اللہ مرد مرزا قادیانی عورت (نعوذ باللہ)

''حضرت مسیح موعود نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی

حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا سمجھنے والے کے لیے اشارہ کافی ہے۔''

(اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر 34 ص 12 از قاضی یار محمد قادیانی)

مرزا صاحب ''خدا کا عرش'' (نعوذ باللہ)

بقول مرزا قادیانی کے یہ الہام ہوا ہے۔

انت منی بمنزلۃ عرشی

ترجمہ: تو میرے نزدیک میرے عرش کی مانند ہے۔

اللہ تعالیٰ تیندوے (جانور) کی طرح (نعوذ باللہ)

مرزا صاحب لکھتے ہیں:

''قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے بے شمار ہاتھ پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لاانتہا عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں۔''

(روحانی خزائن جلد 3 ص 90 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! اللہ رب العزت بے مثل اور بے مثال ہے اس کی کوئی مثال نہیں قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ

(سورۃ الشوریٰ 42، آیت نمبر 11)

ترجمہ: اللہ کی مثل کوئی شے نہیں۔

لَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ

(سورۃ النحل 16، آیت نمبر 74)

''ترجمہ: اللہ کی مثال نہ بیان کرو۔

کیا مرزا صاحب نے قرآن پاک کے خلاف نہیں کہا؟ کوئی احمدی اس طرح کسی ناپاک مکروہ تیندوے (جانور) سے اللہ تعالیٰ کی تمثیل بیان کرنے کی جرأت کرسکتا ہے؟

اللہ کی زبان پر مرض (نعوذ باللہ)

''کہ اس زمانہ میں خدا سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں پھر بعد اس کے یہ سوال ہوگا کہ کیوں نہیں بولتا کیا زبان پر کوئی مرض لاحق ہوگئی ہے۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص144 مندرجہ روحانی خزائن جلد21 ص312 از مرزا قادیانی)

اللہ چور کی طرح (نعوذ باللہ)

''وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔''

(تجلیات الٰہیہ ص4 مندرجہ روحانی خزائن جلد20 ص396 از مرزا قادیانی)

قادیان میں خدا (نعوذ باللہ)

''ایک بار مجھے الہام ہوا کہ خدا قادیان میں نازل ہوگا اپنے وعدہ کے موافق۔''

(تذکرہ مجموعہ الہامات ص452 از مرزا قادیانی)

سچا خدا: (نعوذ باللہ)

''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔''

(دافع البلاص 11 روحانی خزائن جلد18 ص231 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب کارساز (نعوذ باللہ)

تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔

(حقیقۃ الوحی ص108 مندرجہ روحانی خزائن جلد22 ص108 از مرزا قادیانی)

اللہ نے بے بس ہو کر دستخط کر دیے (نعوذ باللہ)

''ایک دفعہ تمثیلی طور پر مجھے خدا تعالے کی زیارت ہوئی اور میں نے اپنے ہاتھ سے کوئی پیشین گوئیاں لکھیں جن کا یہ مطلب تھا کہ ایسے واقعات ہونے چاہیں میں نے وہ کاغذ دستخط کرانے کے لیے خدا تعالے کے سامنے پیش کیا اور اللہ نے بغیر کسی تامل کے سرخی کے قلم سے اس پر دستخط کیے۔ اور دستخط کرنے کے وقت قلم کو چھڑکا جیسا کہ قلم پر زیادہ سیاہی آجاتی ہے تو اسی طرح پر جھاڑ دیتے ہیں اور پھر دستخط کر دیے اور یہ اس وقت نہایت رحمت کا عالم تھا اس خیال سے کہ کس قدر خدا تعالیٰ کا میرے پر فضل اور کرم ہے کہ جو کچھ میں نے چاہا بلا توقف اللہ تعالیٰ نے اس پر دستخط کر دیے اور اسی وقت میری آنکھ کھل گئی اور اس وقت میاں عبداللہ سنوری مسجد کے حجرے میں میرے پاؤں دبا رہا تھا کہ اس کے روبرو غیب سے سرخی کے قطرے میرے کرتے اور اس کی ٹوپی پر بھی گرے اور عجیب بات یہ کہ اس سرخی کے گرنے اور قلم کے جھاڑنے کا ایک ہی وقت تھا ایک سیکنڈ کا بھی فرق نہ تھا۔''

(حقیقت الوحی مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 ص 267 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب اللہ کی اولاد (نعوذ باللہ)

انت منی بمنزلة اولادی

ترجمہ: اے مرزا تو میرے نزدیک میری اولاد کی طرح ہے۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص 345 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب اللہ کے پانی سے (نعوذ باللہ)

(مرزا) تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ بزدلی سے ہے۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص 164 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیواور بہنو! آپ نے غور کیا کہ مرزا صاحب نے ایک مکروہ جانور تیندوے کی طرح اللہ پاک کے بے شمار ہاتھ اور پیر ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔اللہ رب العزت تو بے مثل و بے مثال ہے وہ کچھ کرنے کے لیے مخلوق کی طرح ہاتھوں اور پیروں کا محتاج نہیں ہے۔اعضاء کی تو اسے ضرورت ہوتی ہے جو بے بس لاچار محتاج اور محدود اختیار اور طاقت والا ہو اور مخلوق ہو۔اللہ ان تمام نقائص اور کمزوریوں سے منزہ اور پاک ہے اللہ پر بہتان لگانے والا ہی بے عقل ہے۔آگے اللہ کی زبان پر مرض کا کہا جب اللہ اعضا کی محتاجی سے پاک ہے۔تو زبان کیسی اور مرض کیسا۔(نعوذ باللہ من ذالک)۔کیا ایسا سوال اور جواب مرزا قادیانی کے علاوہ کوئی اور بھی کرسکتا ہے؟

پھر تمام حدیں کراس کرتے ہوئے اللہ کی مثال چور سے دی۔کوئی شریف آدمی اپنے باپ کی مثال چور سے نہیں دے سکتا۔کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ میرا باپ چور کی طرح کمرے میں داخل ہوا ہے اللہ رب العالمین کی تشبیہ چور سے دینی کیا اللہ رب العزت چوروں کی طرح پوشیدہ (چھپ) کر اپنے بندوں کو دیکھتا ہے۔اس سے زیادہ توہین باری تعالیٰ اور کیا ہوسکتی ہے؟

اللہ کچہری میں مجسٹریٹ (نعوذ باللہ)

''دیکھتا ہوں کہ میں کچہری گیا ہوں تو اللہ تعالیٰ ایک حاکم کی صورت میں کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور ایک طرف ایک رشتہ دار ہے کہ ہاتھ میں ایک مثل لیے ہوئے پیش کررہا ہے حاکم نے مثل اٹھا کر کہا کہ مرزا صاحب ہے تو میں نے باریک نظر سے دیکھا کہ ایک کرسی اس کی ایک طرف خالی پڑی ہوئی معلوم ہوئی اس نے مجھے کہا کہ اس پر بیٹھو اور اس نے مثل ہاتھ میں لی ہوئی ہے اتنے میں میں بیدار ہوگیا۔''

(البدر جلد دوم نمبر 1903/6 و مکاشفات ص 28-29)

میرے بھائیو اور بہنو! کیا اللہ تعالیٰ جسم رکھتا ہے جو میز کرسی لگائے کچہری کا کام کررہا ہے؟
کیا اللہ تعالیٰ کو معمولی مجسٹریٹوں کی طرح ایک منشی کی بھی ضرورت ہے؟

کیا اللہ تعالیٰ مقدمات میں اس قدر پھنسا ہوا ہے کہ بمشکل کسی سے بات کی فرصت ملتی ہے؟

میرے بھائیو اور بہنو! ذرا غور وفکر کرو مرزا صاحب نے اپنے آپ کو خدا کہا ہے کہ قادیان میں خدا آئے گا اور پھر کہا کہ سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں رسول بھیجا ہے اور اگر قادیان میں خدا نے رسول نہیں بھیجا یعنی مرزا صاحب کو قادیان میں رسول بنا کر نہیں بھیجا اور یقیناً نہیں بھیجا تو اس کا مطلب کیا ہے؟ کہ خدا سچا نہیں ہے جو رسول بنا کر بھیجے گا تو سچا سمجھا جائے گا۔

آگے خدائی صفات کا دعوی کیا ہے۔ کہ میں جس چیز کا ارادہ کرتا ہوں وہ فی الفور ہو جاتا ہے یعنی کن فیکون کی قدرت مرزا صاحب کے پاس ہے۔ (نعوذ باللہ)

اللہ پاک تو فرماتا ہے:

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ

ترجمہ: جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اسے کہتا ہے ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔

(سورہ یٰسین آیت نمبر 82)

میرے بھائیو اور بہنو! اللہ پاک کو کسی بھی شے کے بنانے میں نہ را میٹریل کی ضرورت ہے نہ وقت کی قید، نہ لیبر اور کاریگر کی ضرورت اس کے ارادے کا نام ہی وجود ہے یہ قدرت مرزا صاحب نے اپنے اندر بتائی ہے۔ کیا کوئی احمدی اس بات کو مانتا ہے کہ مرزا صاحب بھی خدا کی طرح کن کہتے ہیں تو وہ ہو جاتا ہے۔ اگر نہیں مانتا تو وہ مرزا صاحب کا منکر ہے۔ اور جو منکر ہے وہ بقول مرزا صاحب کے کیا ہے۔ آپ پہلے پڑھ چکے ہیں۔

مرزا صاحب نے کہا ہے کہ میری پیشین گوئیوں پر کہ یہ کام ہونے چاہئیں اللہ نے بغیر کسی حیل وحجت کے دستخط کر دیے اس طرح بغیر تامل کے دستخط وہ کرتا ہے جو بے بس ہوتا ہے اس سے اللہ رب العزت کی بے نیازی اور قدرت کاملہ جباری، قہاری پر زد لگانے کی کوشش کی ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! یہ باتیں اللہ رب العزت کی شان میں کتنی بڑی گستاخیاں ہیں۔

کیا اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی تامل کے دستخط کر دیے بے بس ہو کر؟

قلم نے اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے بغیر زیادہ سیاہی اٹھالی تھی جو چھڑکنی پڑی؟

جن پر دستخط کیے وہ مادی کاغذات کیا مقدس نہیں تھے اور وہ کاغذات کہاں ہیں؟

دستخط کس زبان میں تھے۔ پیشین گوئیاں کس کس کے متعلق تھیں؟

میرے بھائیو اور بہنو! حقیقت یہ ہے کہ اللہ کسی کے بہتان اور الزام تراشی سے وراء الوراء بے نیاز اور پاک ہے، ہر عیب و نقص، کمزوری و زوال سے اور جو ایسا کہے سوچے لکھے یا بیان کرے وہ خود ہی گستاخ بے عقل اور گمراہ ہے۔ آپ نے ہر حوالے کی تصدیق کرنی ہے اور غور و فکر کرنے کے بعد یہ فیصلہ کرنا ہے کہ آیا آپ مرزا صاحب کی تمام باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان دعوؤں کو حق اور سچ سمجھتے ہیں یا آپ ان باتوں کو غلط، گستاخیاں اور بہتان جان کر ان سے اپنی برأت اور بیزاری کا اظہار کرتے ہیں اور ان دعوؤں کے کرنے والے کو آپ غلط اور جھوٹا جان کر اللہ کی ذات وصفات پر حقیقی طور پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو سچا اور آخری نبی جان کر اور مان کر کامل مومن مسلمان بنتے ہیں۔ فیصلہ آپ کے ہاتھ ہے۔

عقیدۂ رسالت اور مرزا غلام احمد قادیانی صاحب

میرے بھائیو اور بہنو! عقیدۂ توحید کے بعد عقیدۂ رسالت میں بھی اہل اسلام اور جماعت احمدیہ کے عقائد ونظریات میں زمین وآسمان کا فرق ہے اور بالکل متضاد ہیں اور یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ عام ''احمدی'' سے مرزا صاحب کے دیگر عقائد جس طرح چھپائے جاتے ہیں ایسے ہی مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت کی حقیقت بھی بیان نہیں کی جاتی بلکہ چھپائی جاتی ہے۔ عام طور پر ''احمدی'' احباب سے جب کسی مسلمان کی گفتگو ہو تو وہ عموماً مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت کا ہی سرے سے انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم تو مرزا صاحب کو امام مہدی مانتے ہیں اور جب مرزا صاحب کے خودساختہ دعویٰ نبوت دکھائے جائیں تو دبے لفظوں میں مرزا صاحب کی نبوت ورسالت کا ظلی و بروزی کی تاویل کے ساتھ اقرار بھی کر لیتے ہیں۔

حالانکہ مرزا صاحب نے ظلی و بروزی نبوت کا ہی دعویٰ نہیں کیا بلکہ تمام حضرات انبیاء کرام f کی نبوت سے اعلیٰ اور آنحضرت ﷺ کے ہم پلہ نبوت کا دعویٰ کیا ہے بلکہ ایک قدم اور آگے بڑھ کر آنحضرت ﷺ خود کو ہی ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔

مرزا صاحب نے اس دعویٰ تک پہنچتے ہوئے جو پالیسی اختیار کی ہے۔ اسے ملاحظہ کیجیے:

مرزا صاحب کا پہلا عقیدہ ختم نبوت پر ایمان

مرزا صاحب اپنے ابتدائی زمانے میں دیگر سب مسلمانوں کی طرح ختم نبوت پر غیر مشروط اور بلا کسی قید و تخصیص کے ایمان رکھتے تھے اور اس زمانے میں مرزا صاحب کا دعویٰ صرف ''ملھم من اللّٰہ'' یعنی اللہ کی طرف سے الہام پانے کا تھا۔

چند حوالے ملاحظہ کیجیے۔

مرزا صاحب کا اقرار:

''کیا تو نہیں جانتا کہ اس محسن رب نے ہمارے نبی ﷺ کا نام خاتم الانبیاء رکھا ہے اور کسی کو مستثنٰی نہیں کیا اور آنحضرت ﷺ نے طالبوں کے لیے بیان واضح سے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور اگر ہم آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کا ظہور جائز رکھیں تو لازم آتا ہے کہ وحی نبوت کے دروازے کا انفتاح بھی بند ہونے کے بعد جائز خیال کریں اور یہ باطل ہے جیسا کہ مسلمانوں پر پوشیدہ نہیں اور آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی کیونکر آوے۔ حالانکہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد وحی نبوت منقطع ہوگئی ہے اور آپ ﷺ کے ساتھ نبیوں کو ختم کر دیا ہے۔''

(حمامۃ البشریٰ مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 200 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب لکھتے ہیں:

''اور آنحضرت ﷺ نے بار بار فرما دیا تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث لَا نبِیَّ بَعْدِی ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا اور قرآن شریف جس کا لفظ لفظ قطعی ہے اپنی آیات کریمہ ''**ولکن رسول الله و خاتم النبیین**'' سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ فی الحقیقت ہمارے نبی ﷺ پر نبوت ختم ہوچکی ہے۔''

(کتاب البریہ، مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 217، 218 از مرزا قادیانی)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

''اور اللہ کے شایانِ شان نہیں کہ خاتم النبیین کے بعد نبی بھیجے اور نہ یہ شایان شان ہے کہ سلسلہ نبوت کو از سر نو شروع کر دے بعد اس کے کہ اسے قطع کر چکا ہو۔''

(روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 377، آئینہ کمالات اسلام ص 277 از مرزا غلام احمد قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! ذرا غور کرو کہ مرزا صاحب کیا کہہ رہے ہیں کہ

''اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کا نام خاتم الانبیاء رکھا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے وضاحت سے فرما دیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ وحی کا سلسلہ بند ہو چکا اب نبی کے آنے کا وحی کے سلسلے کو دوبارہ جاری کرنا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے بعد نبی کا بھیجنا اللہ تعالیٰ کی عظمت وشان کے خلاف ہے۔''

مرزا صاحب کی اقرار ختم نبوت پر درجنوں میں سے چند عبارات پیش کی ہیں آپ نے دیکھ لیا کہ مرزا صاحب کا بھی اپنی عمر کے 58 سال تک ختم نبوت کے اسی معنی ومفہوم پر ایمان تھا جس پر تیرہ صدیوں کے مسلمان ایمان رکھتے چلے آرہے تھے اور اب بھی اس پر ایمان رکھے ہوئے ہیں اور قیامت تک رکھیں گے۔

مرزا صاحب کو جب کچھ شہرت حاصل ہوگئی اور حلقہ عقیدت بھی بڑھنے لگا تو مرزا صاحب نے محدث ہونے کا دعویٰ کر دیا۔

محدث ہونے کا دعویٰ:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

''اور یقین کامل سے جانتا ہوں اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب ﷺ کے بعد اس امت کے لیے کوئی نبی نہیں آئے گا۔ نیا ہو یا پرانا اور قرآن کریم کا ایک شعشہ یا نقطہ منسوخ نہیں ہوگا۔ ہاں محدث آئیں گے۔''

(نشان آسمانی: مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 390 از مرزا قادیانی)

اس میں مرزا صاحب نے ختم نبوت کا اقرار کیا ساتھ ہی نزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا انکار کیا ہے ''نیا ہو یا پرانا'' سے اور خود محدث ہونے کے دعوے سے مسیح موعود اور نبوت کے دعوے کا دروازہ کھولا ہے:

''میں نبی نہیں ہوں بلکہ اللہ کی طرف سے محدث اور اللہ کا کلیم ہوں تا کہ دین مصطفیٰ ﷺ کی تجدید کروں اور اس نے مجھے صدی کے سر پر بھیجا۔''

(آئینہ کمالات اسلام: روحانی خزائن جلد 5 صفحہ ایضاً، از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! مرزا صاحب نے جب دیکھا کہ میرے حلقہ عقیدت کے لوگوں نے میرے دعویٰ محدثیت کو قبول کر لیا ہے اور اس دعوے پر زیادہ مخالفت کا سامنا بھی نہیں کرنا پڑا تو اپنا نیا عقیدہ بیان کرتے ہوئے کہا:

''محدث بھی ایک رخ سے نبی ہوتا ہے۔ ماسوا اس کے اسے کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لیے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے۔''

(توضیح المرام: روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 360 از مرزا قادیانی)

''محدث نبی'' ہونے کا دعویٰ:

''محدث کا حمل نبی پر جائز ہے یعنی کہہ سکتے ہیں **المحدث نبی** کہ محدث نبی ہے۔''

(آئینہ کمالات اسلام: روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 238 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! مرزا صاحب نے جب اس طرح کی عبارات اپنی کتابوں میں نقل کیں تو علماء اسلام نے بڑی شد و مد کے ساتھ ان کی مخالفت شروع کر دی اور کہا کہ اس شخص نے نبوت کا دعویٰ کر دیا ہے اس مخالفت کو کم کرنے کی غرض سے مرزا صاحب نے جو انداز اپنایا اسے ملاحظہ کیجیے:

دعویٰ نبوت کی ''صفائی'' پیش کی:

مرزا صاحب کہتے ہیں:

''تمام مسلمانوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس عاجز کے رسالہ فتح الاسلام و توضیح المرام و ازالہ اوہام میں جس قدر ایسے الفاظ موجود ہیں کہ محدث ایک معنی میں

نبی ہوتا ہے یا یہ کہ محدثیت جزوی نبوت ہے یا یہ کہ محدثیت نبوت ناقصہ ہے۔ یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں بلکہ صرف سادگی سے ان کے لغوی معنوں کے رو سے بیان کیے گئے ہیں ورنہ حاشا وکلا مجھے نبوت حقیقی کا ہرگز دعویٰ نہیں ہے۔ اگر مسلمان ان لفظوں سے ناراض ہیں تو وہ ان الفاظ کو ترمیم شدہ تصور فرما کر بجائے اس کے محدث کا لفظ میری طرف سے سمجھ لیں اور اس لفظ کو کاٹا ہوا خیال فرمالیں............ میری نیت میں جس کو اللہ جل شانہ خوب جانتا ہے۔ اس لفظ نبی سے مراد نبوت حقیقی نہیں بلکہ صرف محدث مراد ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد 1، ص 313، حقیقت النبوۃ صفحہ 91 از مرزا قادیانی)

ختم نبوت کے عقیدے کے اقرار اور دعویٰ نبوت کے انکار پر مزید لکھا ہے:

مرزا صاحب کی زبانی سنیے۔

ماکان لی ان ادعی النبوۃ و اخرج من الاسلام و الحق بقوم کافرین......

(حمامۃ البشریٰ: روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 297 از مرزا قادیانی)

ترجمہ: ''مجھ سے یہ نہیں ہوسکتا کہ میں نبوت کا دعویٰ کروں اور اسلام سے نکل جاؤں اور کافروں کی جماعت میں جاملوں۔'' اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں جو اہل سنت والجماعت مانتے ہیں اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہوں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہوں اور میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔''

(آسمانی فیصلہ ص 2، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 313 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! لیکن اس سب کے باوجود مرزا صاحب نبوت کا دعویٰ کر چکے تھے اور اس کی تاویلیں کر کے صفائیاں دے رہے تھے مگر تاویلوں سے حقیقت تو نہیں چھپتی۔

مولانا غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت کی تردید میں بڑے سرگرم

تھے مرزا صاحب نے ان کے جوش و جذبے کو ٹھنڈا کرنے اور اپنے بارے میں مطمئن کرنے کی غرض سے ایک اشتہار شائع کیا جس میں لکھا:

اشتہار دعویٰ نبوت کی ''صفائی'' کا:

''ان پر (یعنی مولوی دستگیر قصوری پر) واضح رہے کہ ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں اور آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اور وحی نبوت نہیں بلکہ وحی ولایت جو زیر سایہ نبوت محمدیہ اور باتباع آنجناب ﷺ اولیا اللہ کو ملتی ہے اس کے ہم قائل ہیں اور اس سے زیادہ جو شخص ہم پر الزام لگائے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑتا ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 2 از مرزا قادیانی)

غرض یہ کہ مرزا صاحب نے اس دوسرے دور میں نہ صرف دعویٰ نبوت سے انکار کیا بلکہ مدعی نبوت کے بارے میں واضح اعلانات کیے کہ:

مدعی نبوت لعنتی ہے۔ میرا دعویٰ وحی ولایت کا ہے جو اس سے زیادہ مجھ پر الزام لگائے (یعنی کہے کہ مرزا قادیانی مہدی، مسیح یا نبی ہے) تو وہ دیانت اور تقویٰ چھوڑ رہا ہے۔ مدعی نبوت دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اگر میں نے دعویٰ نبوت کیا تو اسلام سے نکل کر کافروں کی جماعت میں سے ہو جاؤں گا۔ میرا دعویٰ نبی کا نہیں محدث کا ہے اگر میں نے کہیں اپنے لیے لفظ نبی کا استعمال کیا ہے تو اسے کاٹا ہوا سمجھا جائے۔

لیکن ان تمام تر وضاحتوں اور صفائیوں کے باوجود مرزا صاحب خود دعویٰ نبوت کر کے منبر نبوت پر جا بیٹھے۔

مرزا صاحب کا دوسرا عقیدہ ختم نبوت کا انکار اور دعویٰ نبوت:

مرزا صاحب نے دعویٰ کیا کہ میں محمد ﷺ کا ظل ہوں یعنی ظلی نبی ہوں۔

''اب وہ سارے کمالات رسول کریم ﷺ سے ظلی طور پر ہم کو عطا کئے گئے''

(ملفوضات جلد3 ص270 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! اس میں آپ حوالہ کی تصدیق کر کے مرزا صاحب کی کتاب سے یہ غور کریں کہ جو نبی کریم ﷺ کے بعد ظلی نبی ہونے کا دعویٰ کرے وہ کون ہے؟ فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔ اس بات کا کہ جو تمام حضرات انبیاء کرام f کو کمالات ملے وہ تمام حضرت محمد ﷺ کو اکٹھے ملے اور ان سے اکٹھے تمام کمالات مرزا قادیانی کو ملے (نعوذ با اللہ) کیونکہ مرزا صاحب کے بقول وہ حضور ﷺ کے برابر بلکہ بڑھ کر نبی ہیں۔

عام طور پر جب ہمارے بھائیوں اور بہنوں کو مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت پر ایسے حوالہ جات پیش کیے جاتے ہیں جن میں مرزا صاحب نے صراحتاً دعویٰ نبوت و رسالت کیا ہے تو ان کی طرف سے یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ ہم مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں لیکن مرزا صاحب نے تشریعی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ غیر تشریعی نبوت کا دعویٰ کیا ہے ہم مرزا صاحب کو غیر تشریعی، ظلی، بروزی اور امتی نبی مانتے ہیں حالانکہ اکثر بھائیوں اور بہنوں کو یہ علم ہی نہیں کہ مرزا صاحب نے کس معیار کی نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور نہ ہی یہ جانتے ہیں کہ تشریعی ظلی اور بروزی کا معنی اور مفہوم کیا ہے ان دونوں باتوں کی تفصیلات کا علم حاصل کرنا ہر ''احمدی'' پر لازم ہے۔

تشریعی نبوت کا دعویٰ:

میرے بھائیوں اور بہنوں کا یہ کہنا کہ مرزا صاحب نے تشریعی نبوت یعنی ایسی نبوت و رسالت کا دعویٰ نہیں کیا جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف احکامات اور نواہی بیان کیے گئے۔ یہ بات خود مرزا صاحب کی تحریرات کے خلاف ہے۔ مرزا صاحب خود تشریعی نبوت کا دعویٰ کر رہے ہیں۔

مرزا صاحب خود لکھتے ہیں:

''یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعے سے چند امر و نہی

بیان کیے اور اپنی امت کے لیے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی............اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں یہ باطل ہے۔''

(اربعین نمبر 4، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 436، 435 از مرزا قادیانی)

مزید دیکھئے

''چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا............اب دیکھو خدا تعالیٰ نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لیے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔ جس کی آنکھیں ہوں دیکھے جس کے کان ہوں سنے۔''

(حاشیہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 435 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! ان عبارات میں مرزا صاحب نے تصریح کر دی ہے کہ میں صاحب شریعت نبی ہوں مجھ پر احکام (اوامر) ونواہی نازل ہوتے ہیں ان حوالہ جات کے علاوہ بھی مرزا صاحب کی کتب میں بہت سی عبارات ایسی ہیں جس میں تشریعی نبوت کا دعویٰ کیا گیا ہے بہر حال مرزا صاحب کے تشریعی نبوت کے دعوے پر حوالہ جات کے علاوہ اگر آپ اپنے مکمل نظام کا غور سے تجزیہ کریں تو بھی اسی نتیجے پر پہنچیں گے کہ مرزا صاحب نے دبے لفظوں میں تشریعی نبوت کا بھی دعویٰ کیا ہے چنانچہ ''احمدیت'' میں چندوں کا نظام، وصیت کا نظام، واقفین جماعت کا نظام، جہاد کا انکار، زکوٰۃ نہ دینا۔ حج کا منسوخ کرنا وغیرہ جیسے بہت سے امور ایسے ہیں جن کا ثبوت آنحضرت ﷺ کی شریعت میں نہیں ملتا۔

ظلی و بروزی ''نبوت'':

میرے بھائیو اور بہنو! آپ کا یہ کہنا کہ ہم تو آنحضرت ﷺ کے بعد ظلی و بروزی نبوت کے قائل ہیں یعنی آنحضرت ﷺ کے بعد ظلی و بروزی نبی آ سکتا ہے اور مرزا صاحب کا دعویٰ بھی ظلی و بروزی اور امتی نبی کا ہے۔

آپ اپنے اس دعویٰ کو اپنی صفائی کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں تا کہ مسلمانوں کو یہ باور ہو سکے کہ مرزا صاحب نے کسی اعلیٰ قسم کی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا حالانکہ مرزا صاحب اور ان کے بیٹوں کے نزدیک ظلی و بروزی اور امتی نبوت کا معنی ومفہوم کیا ہے اور یہ کس درجے کی نبوت ہے خود آپ سادہ لوح بھی نہیں جانتے۔ جس ظلی و بروزی نبوت کا مرزا صاحب نے دعویٰ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے تمام کمالات مرزا صاحب کو عطا کر کے نبوت کے منصب پر بٹھایا گیا ہے اس لیے مرزا صاحب کی نبوت نے مرزا صاحب کو آنحضرت ﷺ کے مقابل کھڑا کر دیا ہے۔

سابقہ تمام حضرات انبیاء کرام f پر فضیلت اور محمد ﷺ ہونے کا دعویٰ۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

''پہلے تمام انبیاء کرام f ظل تھے نبی کریم ﷺ کی خاص خاص صفات میں اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم ﷺ کے ظل ہیں۔''

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 201 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب مزید کہتے ہیں:

''کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے تھے وہ سب رسول کریم ﷺ میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اور اب وہ سارے کمالات حضرت رسول کریم ﷺ سے ظلی طور پر ہم کو عطا کیے گئے۔ اس لیے ہمارا نام آدم، ابراہیم، موسیٰ، نوح، داؤد، یوسف، سلیمان، یحییٰ، عیسیٰ وغیرہ ہے............ پہلے تمام انبیاء ظل

تھے۔ نبی کریم ﷺ کی خاص خاص صفات میں اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم کے ظل ہیں۔''

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 201 از مرزا قادیانی)

نبوت کے نشان ''معجزے'':

''اور خدا تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لیے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کیے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے۔''

(چشمہ معرفت صفحہ 317، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 332 از مرزا قادیانی)

بروزی ''نبی'':

''جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔ تو پھر کون سا الگ انسان ہوں جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔''

(ایک غلطی کا ازالہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 212 از مرزا قادیانی)

امتی ''نبی'':

مرزا بشیر الدین محمود نے لکھا ہے:

''امتی نبی کے یہ معنی نہیں کہ وہ پہلے سب انبیاء سے گھٹیا ہو بلکہ ہوسکتا ہے کہ وہ پہلے بہت سے انبیاء کرام f سے یا آنحضرت ﷺ کے سوا باقی سب انبیاء سے افضل ہو۔''

(انوار العلوم جلد 2 صفحہ 380) (حقیقت النبوۃ صفحہ 40 از مرزا قادیانی)

''رسالت'' کا دعویٰ:

''جس طرح خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت نوح، حضرت

ابراہیم، حضرت یعقوب اور حضرت یوسف کو نبی کہہ کر پکارا ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو بھی قرآن کریم میں رسول کے نام سے یاد فرمایا ہے۔''

(حقیقت النبوۃ صفحہ 188 از مرزا قادیانی)

مرزا بشیر احمد ایم اے نے بھی مرزا صاحب کے ''بروزی نبوت'' کے مقام کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

''ہر نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے ہیں کسی کو بہت کسی کو کم مگر مسیح موعود کو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ ظلی نبی کہلائے۔ پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم ﷺ کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔''

(کلمۃ الفصل صفحہ 113 از مرزا بشیر احمد ایم اے)

میرے بھائیو اور بہنو! یہ مرزا صاحب کی ''ظلی'' ''بروزی'' اور ''امتی'' نبوت کی مختصر جھلک ہے جس کا ہم مزید تفصیل سے دعوت فکر کے عنوان سے آگے چل کر ذکر کریں گے۔

میرے بھائیو اور بہنو! یہ ایک حقیقت ہے کہ مرزا صاحب آنحضرت ﷺ کے تمام کمالات اپنی ذات میں رکھنے کے دعویدار ہیں۔ اس ''نبوت'' نے مرزا صاحب کو نہ صرف حضرات انبیاء کرام f سابقین پر فضیلت دے دی ہے۔ بلکہ مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے کے نزدیک ''ظلی و بروزی نبوت'' نے مرزا صاحب کو مقام اور مرتبے میں آنحضرت ﷺ کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا صاحب گذشتہ تمام حضرات انبیاء کرام f سے اعلیٰ و افضل ہیں۔ آپ نے دیکھ لیا کہ مرزا صاحب کا ظلی و بروزی نبوت کا دعویٰ مرزا صاحب کے بقول تمام حضرات انبیاء کرام f کے برابر بلکہ افضل ہے اور آنحضرت a کے پہلو بہ پہلو یعنی برابر اور ساتھ کھڑا کرنے کے مترادف ہے یہ ''ظلی اور

بروزی'' کی خودساختہ اصطلاحات استعمال کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی کوشش ہے آگے مرزا صاحب کی ''ظلی و بروزی'' نبوت کا مقام کیا ہے مزید دیکھتے ہیں۔

تمام حضرات انبیاء کرام f پر فضیلت کا دعویٰ:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

''خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء کرام f کا مظہر ٹھہرایا ہے تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کیے ہیں میں آدم ہوں، میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں اسمٰعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت ﷺ کے نام میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد ﷺ اور احمد ہوں۔''

(حقیقۃ الوحی (حاشیہ) روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 76 از مرزا قادیانی)

ہر رسول مرزا صاحب کی قمیض میں: (نعوذ باللہ)

''میری آمد سے ہر نبی زندہ ہو گیا ہر رسول میری قمیض میں چھپا ہوا ہے۔''

(نزول المسیح: روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477 از مرزا قادیانی)

''انبیاء گرچہ بودہ اند بسے من بعرفان کم ترم ز کسے۔''

(نزول المسیح: روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477 از مرزا قادیانی)

''میں'' محمد احمد عیسیٰ و موسیٰ ہوں: (نعوذ باللہ)

''میں مسیح زماں ہوں، میں کلیم خدا ہوں، میں محمد اور احمد ہوں، میں مجتبیٰ ہوں۔''

(تریاق القلوب، ص6، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 134 از مرزا قادیانی)

مرزا غلام قادیانی صاحب کا دعویٰ کہ میں ہی احمد مجتبیٰ ﷺ ہوں۔ (نعوذ باللہ)

منم مسیح زمان ومنم کلیم خدا
منم محمدﷺ اور احمدﷺ کہ مجتبیٰ باشد

(تریاق القلوب ص6 روحانی خزائن جلد15 ص134)

ترجمہ: میں مسیحؑ زمان ہوں، میں کلیم خدا یعنی موسیٰؑ ہوں میں محمدؐ ہوں، میں احمد مجتبیٰ ہوں۔

(تریاق القلوب ص6 مندرجہ روحانی خزائن جلدنمبر 15 ص134 از مرزا قادیانی)

اس شعر میں مرزا صاحب حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام حضرت سیدنا موسی علیہ السلام اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ واحمد مجتبیٰﷺ ہونے کا دعویٰ کر رہے ہیں۔

میرے بھائیو اور بہنو! آپ غور کریں کہ اب مرزا صاحب ایک نہیں بلکہ تین برگزیدہ پیغمبروں کے متعلق دعوی کر رہے ہیں کہ میں ہی ہوں اب یہ فیصلہ آپ کریں کہ مرزا صاحب چراغ بی بی کے بیٹے مرزا غلام احمد قادیانی ہیں یا کہ بغیر باپ کے پیدا ہونے والے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہیں؟ کیا مرزا صاحب کی حضرت موسی کلیم اللہ علیہ السلام جو کوہ طور پر اللہ سے ہم کلام ہوئے وہ ہیں کیا مرزا صاحب محمد عربیﷺ حضرت عبداللہ اور حضرت آمنہ کے بیٹے ہیں؟ اگر یہ تینوں ہستیاں علیحدہ ہیں تو پھر یقیناً مرزا صاحب کے دعوے کو جھوٹ کہنا اور ماننا پڑے گا۔

یہ بات تو ایک واضح حقیقت ہے کہ مرزا صاحب نے تمام نبیوں پر فضیلت کا دعویٰ کیا ہے لیکن بات صرف یہیں نہیں رکتی مرزا صاحب کا کہنا ہے کہ حضور خاتم النبیینﷺ کا دوبارہ دنیا میں آنا مقدر تھا۔ پہلی بار مکہ مکرمہ میں محمدﷺ کی صورت میں آئے اور دوسری بار قادیان میں میری شکل میں یعنی آنحضرتﷺ کے تمام کمالات مجھ میں موجود ہیں۔

میرے سادہ لوح بھائیو اور بہنو! مرزا صاحب کے ''ظلی'' ''بروزی'' ''غیر تشریعی'' دعوائے نبوت سے دھوکہ کھانے والو مزید حوالے دیکھو جس میں مرزا صاحب نے تو ہمارے نبی کریم a کی برابری بلکہ بڑھ کر نبوت اور ''بعین وہی محمد'' ہونے کے دعوے کیے ہیں۔ بلکہ ''ثانی محمد'' ہونے کا دعویٰ کیا ہے مرزا صاحب کے اس عقیدے کو اور ملاحظہ کیجیے:

''بعثت''اول اور ثانی:

''اور جان لو کہ ہمارے نبی کریمﷺ جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے ایسا ہی مسیح موعود کی بروزی صورت اختیار کر کے چھٹے ہزار کے آخر میں مبعوث ہوئے۔''

(خطبہ الہامیہ: روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 270 از مرزا قادیانی)

محمد مصطفیٰﷺ اور مرزا قادیانی میں کوئی فرق نہیں (نعوذ باللہ)

''اور اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور نبی کریمﷺ کے لطف اور وجود کو میری طرف کھینچا، یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا وہ درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا اور یہی معنی آخرین منھم کے لفظ کے بھی ہیں جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھ کو نہیں دیکھا اور نہیں پہچانا۔''

(خطبہ الہامیہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 258 از مرزا قادیانی)

آئینہ ''ظلیت'':

''تمام کمالات محمدیہ مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر میں کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا ہو۔''

(ایک غلطی کا ازالہ: مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 212 از مرزا قادیانی)

محمدﷺ کو مرزا قادیانی کی شکل میں دوبارہ بھیجا: (نعوذ باللہ)

مرزا بشیر احمد ایم اے نے اپنی کتاب کلمۃ الفصل میں لکھا ہے:

''اور چونکہ مشابہت تامہ کی وجہ سے مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور نبی کریمﷺ میں کوئی (فرق) باقی نہیں کہ ان دونوں کا وجود بھی ایک وجود کا حکم رکھتا ہے جیسا

کہ مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ صارو جودی وجودہ(دیکھو خطبہ الہامیہ 171) اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) میری قبر میں دفن کیا جائے گا جس سے یہی مراد ہے کہ وہ میں ہوں یعنی مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی کریم ﷺ سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے جو بروزی رنگ میں دوبارہ دنیا میں آئے گا تا کہ اشاعت اسلام کا کام پورا کرے۔''**ھو الذی ارسل رسوله بالھدی و دین الحق لیظھره علی الدین کله**'' کے فرمان کے مطابق تمام ادیان باطلہ پر اتمام حجت کر کے اسلام کو دنیا کے کونوں تک پہنچا دے تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد ﷺ کو اتارا کہ اپنے وعدے کو پورا کرلے جو اس نے **آخرین منھم لما یلحقوا بھم** میں فرمایا تھا۔''

(کلمۃ الفصل صفحہ 104، 105 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

محمد رسول اللہ ﷺ دوبارہ دنیا میں آئیں گے (نعوذ باللہ)

مزید لکھا ہے:

''پس جو شخص مسیح موعود کی بعثت کو محمد رسول اللہ کی بعثت ثانیہ نہیں مانتا اس نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا کیوں کہ قرآن پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ محمد رسول اللہ ایک دفعہ پھر دنیا میں آئیں گے۔''

(کلمۃ الفصل صفحہ 105 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! غور کریں مرزا بشیر احمد نے قرآن پاک پر بہتان لگا دیا ہے کہ ''قرآن پکار پکار کر کہہ رہا ہے'' ہمارا چیلنج ہے کہ پوری جماعت احمدیہ مل کر قیامت تک ہمیں قرآن پاک میں یہ دکھا دے کہ محمد رسول اللہ ایک بار پھر دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔

مرزا صاحب کا یہ عقیدہ جماعت احمدیہ میں ایسا ہی مشہور ومعروف رہا جیسا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ چنانچہ جماعت احمدیہ کے اخبار الفضل میں چھپنے والے چند اشعار ملاحظہ کیجیے۔

بعثت ثانی کے اشعار:

''صدی چودھویں کا ہوا سر مبارک — کہ جس پر وہ بدر الدجی بن کے آیا
محمد پئے چارہ سازی امت — ہے احمد مجتبیٰ بن کے آیا
حقیقت کھلی بعثت ثانی کی ہم پر — کہ جب مصطفیٰ مرزا بن کے آیا''

(اخبار الفضل قادیان 28 مئی 1928)

مزید دیکھیں:

''تو نے ایمان ثریا سے ہمیں لاکر دیا — نارش دورہ مسلمان رسول قدنی
اے میرے پیارے مری جان رسول قدنی — تیرے صدقے تیرے قربان رسول قدنی
پہلی بعثت میں محمد ہے تو اب احمد ہے — تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی

(نغمہ اکمل از قاضی ظہور الدین اکمل صفحہ 167: اخبار الفضل قادیان 16 اکتوبر 1922)

شان مصطفیٰ ﷺ کی آیات کو اپنی وحی بنانے کی ناپاک جسارت:

میرے بھائیو اور بہنو! اسی مذکورہ عقیدہ کی وجہ سے مرزا صاحب نے رسول کریم ﷺ پر نازل ہونے والی آیات کے بارے میں دعویٰ کیا کہ یہ آیات میرے اوپر نازل ہوئی ہیں۔ کیا اب بھی آپ کی آنکھیں نہیں کھلیں کہ مرزا صاحب نے کس طرح ختم نبوت پر نقب لگائی ہے اور مرزا صاحب نے محمد عربی خاتم النبیین ﷺ کی شان میں نازل ہونے والی آیات اپنے اوپر چسپاں کرنے کی جسارت کی ہے

آپ بھی مرزا صاحب کی زبانی چند آیات ملاحظہ کیجیے:

''اِنَّا اَعطَیْنٰکَ الْکَوثَرْ'' یعنی ہم تجھے بہت سے ارادتمند عطا کریں گے اور

ایک کثیر جماعت تجھے دی جائے گی دیکھواس پیشین گوئی کو بیس برس گزر گئے اور اب وہ کثیر جماعت ہوئی اور نہ صرف ستر ہزار بلکہ اب تو یہ جماعت لاکھ کے قریب ہوگئی اوران دنوں میں ایک بھی نہ تھا۔‘‘

(نزول المسیح صفحہ 133 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 509،ازمرزا قادیانی)

میرے بھائیواور بہنو! کیا یہ آیت مرزا صاحب پر نازل ہوئی تھی اوراس کا ترجمہ یہ تھا کثیر جماعت وغیرہ۔

’’وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ‘‘

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 538 طبع چہارم،ازمرزا قادیانی)

’’هُوَ الَّذِی اَرَسَلَ رَسُولہٗ بالھدی و دین الحق لیظھرہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ‘‘

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 538 طبع چہارم،ازمرزا قادیانی)

’’وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی‘‘

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 321 طبع چہارم،ازمرزا قادیانی)

’’ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی‘‘

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 321 طبع چہارم،ازمرزا قادیانی)

’’قل یایھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعاً‘‘

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 538 طبع چہارم،ازمرزا قادیانی)

’’وداعیاً الی اللّٰہ باذنہ و سراجا منیرا‘‘

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 538 طبع چہارم،ازمرزا قادیانی)

"سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 543.63 طبع چہارم، ازمرزا قادیانی)

"تبت یدآ ابی لھب وتب"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 546 طبع چہارم، ازمرزا قادیانی)

"قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 547 طبع چہارم، ازمرزا قادیانی)

"وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 547 طبع چہارم، ازمرزا قادیانی)

"یایھا المدثر قم فانذر وربک فکبر"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 39 طبع چہارم، ازمرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! مرزا صاحب نے قرآن پاک کی وہ تمام آیات جو خاص آنحضرت a کی ذات مبارکہ کی شان اقدس میں نازل ہوئی ہیں وہ اپنے اوپر چسپاں کرنے کی جسارت کی ہے خود "محمد رسول اللہ" بن کر۔ (نعوذ باللہ) ان تحریرات پر غور وفکر کریں اور پھر اپنے اس عقیدہ کے ساتھ تقابل کریں جو آپ عوام الناس کے سامنے بیان کرتے ہیں کیا ان دونوں عقائد میں زمین وآسمان کا تضاد نہیں ہے کیا آپ اپنی دعوت میں مرزا صاحب اور ان کے خلفاء کی مذکورہ عبارات کو جرأت اور شرح صدر کے ساتھ بیان کر سکتے ہیں؟ صرف آپ ایک بار مرزا صاحب کی کتابوں کو توجہ اور دھیان سے پڑھیں تو آپ کے سامنے یہ حقیقت بھی کھل جائے گی کہ مرزا صاحب نے اپنی تحریرات میں آنحضرت ﷺ کی ذات مقدس پر فضیلت کا دعویٰ بھی کیا ہے۔ میں ان عبارات کو دل پر پتھر رکھ کر استغفار کرتے ہوئے نقل کر رہا ہوں کہ شاید کسی کو گھر واپس آنے کی توفیق ہوجائے اور دل کی آنکھیں کھل جائیں خوب غور وفکر کر کے آگے بڑھیں۔ اللہ پاک ہم سب کو ہدایت کاملہ عطا فرمائے آمین یا ارحم الراحمین۔

خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود وسلام کا حکم

اللہ رب العزت قرآن پاک میں فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۶)

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پر اے ایمان والو تم بھی ان پر درود وسلام بھیجا کرو۔

میرے بھائیو اور بہنو! یہ قرآن پاک کی آیت مبارکہ ہے جو اللہ کا کلام ہے اور جبرائیل فرشتہ کے ذریعے اللہ پاک نے اپنے محبوب آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے قلب اطہر پر وحی کے ذریعے نازل فرمایا اور مومنوں کو درود شریف پڑھنے کا حکم دیا گیا۔

اس آیت کی نقل کرتے ہوئے مرزا صاحب نے اپنے پیروکاروں کو کیا حکم دیا آپ ملاحظہ کریں۔

مرزا صاحب کا اپنے اوپر درود وسلام کا دعویٰ

"یصلون علیک صلحاء العرب وابدال الشام وتصلی علیک الارض والسماء ویحمدک اللہ من عرشہ"

ترجمہ: تجھ پر عرب کے صلحا اور شام کے ابدال درود بھیجیں گے زمین وآسمان تجھ پر درود بھیجتے ہیں اور اللہ تعالےٰ عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔

☆ **صلی اللہ علیک وعلی محمد**

ترجمہ: محمد (مرزا قادیانی) تجھ پر اللہ کا درود ہو۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص 661 از مرزا قادیانی)

☆ **سلام علیکم طبتم، نحمدک و نصلی، صلوٰۃ العرش الی الفرش**

ترجمہ:تم پر سلام ہو۔تم پاک ہو۔ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں عرش سے فرش تک۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات،ص553ازمرزا قادیانی)

☆ ''اے محمدی سلسلہ کے برگزیدہ مسیح تجھ پر خدا کا لاکھ لاکھ درود اور لاکھ لاکھ سلام ہو۔''

(سیرت المہدی جلد سوم ص208ازمرزا بشیر احمد)

میرے بھائیو اور بہنو!ظلم کی انتہا دیکھیے کہ قرآن پاک میں اللہ رب العزت نے جو جو آیات اپنے پیارے محبوب خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ a پر درود وسلام کی نازل فرمائیں ہیں وہ بھی مرزا صاحب نے اپنے اوپر چسپاں کرنے کی جسارت کی ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! میں آپ کا حقیقی خیر خواہ ہوں اور آپ کو اس حقیقت سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں جو اب تک آپ کی نظروں سے اوجھل ہے۔ جسے ''جماعت احمدیہ'' کے رہنماؤں اور مربی صاحبان نے آپ سے چھپا کر رکھا ہے اور آپ کو کہا ہے کہ مرزا صاحب صرف مجدد اور اللہ کے نیک بندے ہیں یا صرف امام مہدی و مسیح موعود ہیں آپ کو ہرگز یہ نہیں بتایا گیا کہ مرزا صاحب نے ''نبوت'' کا دعوی کیا ہے۔اس سے بھی بڑھ کر آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ''برابر'' بلکہ ان سے بھی ''بڑھنے'' کا دعویٰ کیا ہے۔

ساڑھے چودہ سو سال سے ایک تسلسل چلتا آ رہا ہے کوئی بندہ اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور امام مہدی، مسیح موعود اور نبی ہونے کا دعوی کر دیتا ہے۔اب تو کچھ احمدی (قادیانی) حضرات میں سے بھی اٹھے ہیں کہ انہوں نے مہدی اور مسیح ہونے کا دعوی کر دیا ہے (جن کا تذکرہ ہم اگلے صفحات پر کریں گے۔انشاءاللہ) کہ یہ کام آسان اور فائدہ طلب نظر آتا ہے اس سے لوگ مرید ہوتے ہیں عقیدت اور محبت بھی ملتی ہے اور سب سے بڑھ کر مال و دولت اور چندے سے بھی خدمت ہوتی ہے۔دنیاوی زندگی عیش وعشرت میں گزرتی ہے۔آخرت کا معاملہ دیکھا جائے گا جب جائیں گے۔

یہ سوچ کسی مسلمان مومن کی نہیں ہوسکتی مسلمان اور مومن کی سوچ اور فکر تو آخرت کی ہوتی ہے۔ بلکہ مومن یہ فکر کرتے ہیں کہ ہم نے عنقریب اپنے اللہ کے سامنے کھڑے ہوکر اپنے ایمان اور اعمال کا حساب دینا ہے پھر ہمیں اس کا بدلہ دیا جائے گا اچھا ہو گا تو اچھا اور اگر خدا نخواستہ برا ہوگا گمراہی اور دنیاوی لالچ کا ہوگا تو اس کا بہت برا اور بھیانک انجام ہوگا۔ اللہ پاک ہم سب کو اس برے انجام سے محفوظ رکھے آمین یا ارحم الراحمین۔

میرے بھائیو اور بہنو! آپ نے غور کیا کہ مرزا صاحب نے اپنے اوپر درود وسلام کا دعویٰ کیا ہے کہ میرے اوپر تمام عرب وشام کے ابدال وغیرہ درود بھیجیں گے اور اللہ عرش سے میرے اوپر درود بھیجتا ہے اب آپ فیصلہ کریں کہ اللہ پاک نے جو قرآن میں وحی کے ذریعے فرمایا ہے کہ میں اپنے نبی حضرت محمد مصطفی ﷺ پر درود بھیجتا ہوں اس قرآن کی آیت پر آپ ایمان لاتے ہیں کیا اس آیت کا مصداق محمد عربی ﷺ ہیں یا مرزا قادیانی؟

کیا آپ اس آیت پر ایمان لاتے ہیں یا مرزا صاحب کے الہام پر کہ ''اللہ مرزا پر درود بھیجتا ہے۔'' آپ کو کسی ایک کا انتخاب کرنا ہوگا اگر آپ قرآن پاک کی آیت کو مانیں گے تو مرزا صاحب کے الہام کا انکار ہوگا اور اگر مرزا صاحب کے الہام کو مانیں گے تو قرآن کا انکار ہوگا۔ فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔

حضور خاتم النبیین ﷺ کی شان و مقام کی گستاخیاں

میرے بھائیو اور بہنو! مرزا صاحب کے زمانے کے مریدین جنہوں نے مرزا صاحب کو دیکھا ان کی تحریرات کا مطالعہ کیا ان کی مجالس میں بیٹھے ان کے ''صحابی'' بنے انہوں نے مرزا صاحب کے دعویٰ کا کیا مطلب سمجھا اور کیا سیکھا چند دل خراش عقائد ملاحظہ کیجیے۔

مرزا صاحب کا ایک مرید قاضی اکمل جو کہ گجرات کا رہنے والا تھا۔اس نے مرزا صاحب کی شان و مقام کے بارے میں نظم لکھ کر مرزا صاحب کو پیش کی جس کو سن کر مرزا صاحب بہت خوش ہوئے اس کی تصدیق کی اور تعریف بھی کی۔اس نظم کے چند اشعار ملاحظہ کیجیے۔

امام اپنا عزیز و اس زماں میں غلام احمد ہوا دارالاماں میں
غلام احمد ہے عرش رب اکرم مکاں اس کا ہے گویا لامکاں میں
غلام احمد رسول اللہ ہے برحق شرف پایا ہے نوع انس و جاں نے
محمد پھر اتر آئے ہیں قادیان میں اور آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(روزنامہ بدر قادیان 25 اکتوبر 1906ء، از مرزا قادیانی)

ان اشعار میں قاضی اکمل نے صراحتہً دو دعوے کیے ہیں۔ پہلا یہ کہ مرزا صاحب ''خود محمد رسول اللہ'' ہے اور دوسرا یہ کہ مرزا صاحب شان و کمالات میں ''پہلے محمد رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر'' ہیں ان اشعار میں جن کھلے الفاظ میں آنحضرت ﷺ کی شان پاک پر حملہ کیا گیا ہے وہ بعض ''احمدی'' بھائیوں اور بہنوں کو بھی پسند نہیں آیا اس لیے وقتاً فوقتاً خود بعض ''احمدی'' احباب کی طرف سے اشعار پر اعتراضات ہوتے رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے ''خلیفہ ثانی'' مرزا بشیر الدین محمود کے سامنے جب یہ اعتراضات تسلسل کے ساتھ آنے لگے تو انہوں نے بجائے تردید و مذمت کے ان اشعار کی تائید اور تصدیق کرتے ہوئے لکھا:

مرزا بشیر الدین محمود کا اعتراف:

''دو اشعار اس نظم کا حصہ ہیں جو نہ صرف حضرت مسیح موعود کے حضور میں پڑھی گئی اور خوش خط لکھے ہوئے قطعہ کی صورت میں پیش کی گئی اور حضور اسے اپنے ساتھ اندر لے گئے اس وقت کسی نے اس شعر پر اعتراض نہیں کیا۔ حضرت مسیح موعود کا شرف سماعت حاصل کرنے اور جزاک اللہ تعالیٰ کا صلہ پانے اور قطعہ کو اندر خود لے جانے کے بعد کسی کو حق ہی کیا پہنچتا تھا کہ اس پر اعتراض کر کے اپنی کمزوری ایمان اور قلت عرفان کا ثبوت دیتا رہے۔''

(روزنامہ الفضل قادیان 22 اگست 1944)

جماعت احمدیہ کی طرف سے مرزا صاحب کے بارے میں نہایت تعلّی آمیز دعووؤں کی تصدیق کی وجہ خود مرزا صاحب کی تحریرات ہیں جن کو پڑھ کر ''احمدی'' حضرات کو یہ جسارت حاصل ہوئی ہے مرزا صاحب کی چند دلخراش عبارات ملاحظہ کیجیے:

مرزا صاحب کے بقول ''بعثت ثانی'' اقویٰ اور اکمل:

''جس نے اس بات کا انکار کیا کہ نبی کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے۔''

(خطبہ الہامیہ: روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 271 از مرزا قادیانی)

حضور خاتم النبیین ﷺ کا دوسرا جنم: (نعوذ باللہ)

''ہمارے نبی کریم ﷺ جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے ایسا ہی مسیح موعود

کی بروزی صورت اختیار کر کے چھٹے ہزار کے آخر میں مبعوث ہوئے۔''

(خطبہ الہامیہ ص180)(روحانی خزائن جلد16 ص275 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! اس میں غور کریں مرزا صاحب کہتے ہیں کہ محمد رسول ﷺ دوسرا جنم لے کر مسیح موعود (مرزا صاحب) کی شکل میں دنیا میں دوبارہ آئے یہ واضح طور پر ''نبوت'' اور ''عین محمد رسول اللہ'' ہونے کا دعویٰ ہے اور تیسرا کہ حضور ﷺ دوبارہ آئے ہیں یعنی ہندوؤں کا دوسرے جنم کا عقیدہ اختیار کیا ہے۔ اس سے بڑا نبوت کا جھوٹا دعوی اور کیا ہوگا؟

اس سے بڑھ کر حضور خاتم النبیین ﷺ کی شان میں گستاخی اور کیا ہوگی؟

آنحضرت ﷺ کے دوبارہ مرزا صاحب کی صورت میں آنے کی فضیلت کو اس عنوان سے بھی بیان کیا گیا ہے کہ مکی بعثت کے زمانہ میں اسلام ہلال (ابتدائی دنوں کے چاند) کی مانند تھا جس میں کوئی روشنی نہیں ہوتی اور اس دوسری بعثت (دوسرا جنم نعوذ باللہ) جو کہ مرزا صاحب کی صورت میں ہوئی ہے اسلام بدر کامل (چودھویں رات کے چاند) کی طرح روشن اور منور ہو گیا ہے۔ یعنی جب چھ براعظم پر اسلام کا پرچم لہرا رہا تھا تو ''ہلال'' تھا اور جب مرزا صاحب ملکہ برطانیہ کے قصیدے گا رہے تھے اور ایک گاؤں پر بھی مرزا صاحب کی حکومت نہیں تھی تو اسلام ''احمدیت'' بدر کامل چودھویں کا چاند بن گیا۔ واہ کیا عجیب منطق اور فریب ہے۔ ملاحظہ کریں۔:

ابتداء میں اسلام ''ہلال'' اب ''بدر کامل'' ہے: (نعوذ باللہ)

''اور اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا اور مقدر تھا کہ انجام کار آخری زمانہ میں بدر (چودھویں کا چاند) ہو جائے، خدا تعالیٰ کے حکم سے پس خدا تعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اس صدی میں بدر (مکمل چودھویں کا چاند) کی شکل اختیار کرے جو شمار کے رو سے بدر مشابہ ہو۔ (یعنی چودھویں صدی)''

(خطبہ الہامیہ ص184، روحانی خزائن صفحہ 275 جلد16 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! مرزا صاحب نے حضور خاتم النبیین ﷺ کو ناکام اور اپنے آپ کو ان سے بڑھ کر کامیاب اور اسلام پھیلانے والا کہا ہے۔ یعنی اس میں مرزا صاحب کہہ رہے ہیں کہ خیر القرون کے زمانہ میں جو کہ اسلام کا سب سے بہترین دور مبارک تھا۔ جس میں آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین موجود تھے۔ اسلام ہلال کی طرح (شروع مہینے کے چاند کی طرح باریک) تھا اب اللہ نے چاہا کہ اسلام کو بدر (مکمل چودھویں کا چاند) کی طرح مکمل کر دیا جائے اور وہ مرزا صاحب کے آنے سے اور مرزا صاحب کے ذریعے سے ہوا ہے۔

حضور ﷺ سے نہیں مرزا قادیانی سے اسلام پھیلا۔ (نعوذ باللہ) یعنی حضور اکرم ﷺ کے آنے سے اسلام مکمل نہیں ہوا اب مکمل ہوا ہے۔ مرزا صاحب کے آنے سے (نعوذ باللہ)

اس میں قرآن پاک کی آیت دین مکمل ہونے والی اس کا بھی انکار، حضور ﷺ کی ساری محنت اور کامیاب دعوت وتبلیغ اور رسالت کا بھی انکار، ختم نبوت کا بھی انکار اور اپنی اہمیت بڑھانا مقصود ہے۔ اللہ پاک پر بھی بہتان ہے بھلا خدا نے کب کہا تھا کہ پہلے اسلام کمزور تھا اور اب مضبوط اور مکمل ہوا ہے؟ اس میں مرزا صاحب کا محمد عربی ﷺ سے بڑھ کر فضیلت والا نبی ہونے کا دعویٰ شامل ہے آپ غور کرتے جائیں۔

مرزا صاحب کا ''محمد رسول اللہ ﷺ'' ہونے کا دعوی: (نعوذ باللہ)

قرآن پاک کی آیت اپنے اوپر چسپاں کرنے کی ناپاک جسارت

مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ.

(سورۃ فتح آیت نمبر 29)

اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی............

(ایک غلطی کا ازالہ ص 2 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 ص 207 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! آپ غور کریں کہ مرزا صاحب نے خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت ورسالت چھیننے کے لیے کس قسم کا مضحکہ خیز اور غلط حملہ کیا کہ قرآن پاک کی وہ عظیم الشان آیت جو اللہ پاک نے اپنے محبوب ﷺ اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی شان

میں نازل فرمائی تھی اس میں چھلانگ لگا کر داخل ہونے کی ناکام کوشش کی ہے اور کہا کہ اس میں اللہ نے میرا نام ''محمد'' رکھا ہے اور رسول بھی (استغفر اللہ) ایک بڑا کفر یہ کیا کہ اللہ پاک پر غلط بہتان لگا دیا کہ اللہ نے میرا نام اس آیت میں محمد اور رسول رکھا ہے دوسرا حضور خاتم النبیین ﷺ کی ذات مبارکہ کو اس آیت سے نکال کر خود ''محمد رسول اللہ'' بننے کی کوشش کی ہے۔

اس لیے تو مسلمان کہتے ہیں کہ ''احمدی'' کسی سچے نبی کو نہیں مانتے بلکہ وہ نبی صرف مرزا صاحب کو ہی مانتے ہیں۔ کیا واقعی ایسا ہی ہے؟ اب آپ یہ فیصلہ کریں کہ اس آیت میں محمد رسول اللہ سے مراد محمد عربی ﷺ آمنہ کے لال ہیں یا مرزا صاحب ہیں؟ اور اگر محمد عربی ﷺ مراد ہیں اور یقیناً ہیں تو پھر آپ کو کہنا پڑے گا کہ مرزا صاحب ''محمد رسول اللہ'' ہونے کے جھوٹے دعودار ہیں۔

حضور خاتم النبیین ﷺ کے معجزات تین ہزار:

مرزا صاحب نے آنحضرت ﷺ کے معجزات کے بارے میں لکھا ہے:

''مثلاً کوئی شریر النفس ان تین ہزار معجزات کو بھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی کریم ﷺ سے ظہور میں آئے اور حدیبیہ کی پیش گوئی کو بار بار ذکر کرے کہ وہ وقت اندازہ کردہ پر پوری نہیں ہوئی۔

(تحفہ گولڑویہ: مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 153 از مرزا قادیانی)

جبکہ اپنے بارے میں لکھا ہے:

مرزا قادیانی کے ''معجزات'' 10 لاکھ (نعوذ باللہ)

''ان چند سطروں میں جو پیش گوئیاں ہیں وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں جو دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے اور نشان بھی ایسے کھلے کھلے ہیں جو اول درجہ پر خارق عادت ہیں۔''

(روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 72 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! دیکھیں مرزا صاحب حضور اکرم ﷺ کے تین ہزار معجزات کا ذکر کرتے ہیں اور اپنے ''نبوت'' کے دعوے کے لیے 10لاکھ نشانات ''معجزات'' کا ذکر کیا ایک تو دعوی ہے ہی غلط دوسرا یہ کہ نشانات بھی نہیں کیونکہ مرزا صاحب نے جو جو پیشین گوئیاں کی ہیں وہ سب غلط نکلیں ان کو لکھنے کے لیے ایک الگ کتاب کی ضرورت ہے۔ اس لیے ہم ان جھوٹی پیشین گوئیوں کا یہاں ذکر نہیں کرتے اور تیسرا یہ کہ حضور ﷺ کے تو تین ہزار نشانات لکھے اور اپنے 10لاکھ خرق عادت (معجزات) نشانات بتائے اس کا یہ مطلب ہوا کہ مرزا صاحب کے نشانات حضور ﷺ سے بڑھ گئے۔ (نعوذ باللہ)

اس عقیدے کی مزید وضاحت ''اخبار الفضل'' میں یوں بیان کی گئی ہے:

> ''آنحضرت ﷺ کے بعثت اول میں آپ کے منکروں کا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دینا لیکن ان کی بعثت ثانی میں آپ کے منکروں کو داخل اسلام سمجھنا یہ آنحضرت ﷺ کی ہتک اور آیت اللہ سے استہزا ہے۔ حالانکہ خطبہ الہامیہ میں حضرت مسیح موعود نے آنحضرت ﷺ کی بعثت اول و ثانی کی باہمی نسبت کو ہلال اور بدر کی نسبت سے تعبیر فرمایا ہے۔''

(روزنامہ الفضل 15 جولائی 1915ء)

میرے بھائیو اور بہنو! یہاں میں مزید ایک بات کرنا چاہوں گا اس حوالے میں مرزا صاحب منکرین کا اسلام سے خارج اور داخل ہونے کی بات سے یہ کہہ رہے ہیں کہ جس طرح آنحضرت ﷺ کے نہ ماننے والے کافر تھے۔ بالکل اسی طرح مرزا صاحب کو نہ ماننے والی تمام امت مسلمہ کافر ہے غور کرتے جائیں۔ آگے مرزا صاحب کا کہنا کہ میرے معجزات کی تعداد دس لاکھ ہے۔ ظاہر ہے معجزہ اور نشان تو نبوت اور رسالت کے بعد ہی ظاہر ہوتے ہیں جبکہ مرزا صاحب نے 1901ء میں نبوت و رسالت کا صراحتاً دعویٰ کیا

مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے:

کہ مرزا صاحب کو مامور ہونے کا الہام 1882ء میں ہوا۔

(سیرۃ المہدی جلد 2 ص،15 از مرزا بشیر احمد)

مرزا صاحب 1908ء میں اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ یعنی دعویٰ نبوت کے بعد مرزا صاحب کو سات سال کا عرصہ ملا اب ان سات سال میں دس لاکھ معجزات کا مطلب یہ ہوا کہ مرزا صاحب کے ہاتھ پر تقریباً ہر سات منٹ بعد معجزہ اور نشان کا ظہور ہوتا تھا کیا آپ ایسے مبالغے اور سفید جھوٹ کی بھی تصدیق کریں گے؟ مرزا صاحب نے مختلف پہلوؤں سے آنحضرت ﷺ پر فضیلت کی کوشش کی ہے۔ ایک جگہ مرزا صاحب نے اپنے امتیوں کو متوجہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

محمد ﷺ کے جلال کی نہیں اب میری ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے: (نعوذ باللہ)

> ''مگر تم خوب توجہ کر کے سن لو کہ اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔''

(اربعین نمبر 4، روحانی خزائن جلد 17، صفحہ 445، 446 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ خوب توجہ سے مرزا صاحب کی عبارت کو پڑھیں اور بتائیں کیا مرزا صاحب، رسول کریم ﷺ کے مبارک وجود کو بے ضرورت قرار نہیں دے رہے؟ کیا آنحضرت ﷺ کی طرف سے توجہ ہٹوانے کی کوشش نہیں کی جا رہی؟ کیا رسول کریم ﷺ کی تعلیم سورج کی کرنوں کی طرح جلانے والی تپش والی ہے؟ کیا آنحضرت ﷺ کی تعلیم کو برداشت نہیں کیا جا سکتا؟ کیا مرزا صاحب، آنحضرت ﷺ کی پیاری تعلیم و تربیت کو ختم کر کے اپنی بے جان تعلیم کو عام کرنے کی دعوت نہیں دے رہے؟ اگر آنحضرت ﷺ کی تعلیم

جلالی ہی تھی جس کی آج ضرورت بھی نہیں تو پھر مرزا صاحب نے تعلیم کہاں سے حاصل کی؟ اور اگر مرزا صاحب نے آنحضرت ﷺ کی جلالی تعلیم سے ہی فیض پایا تو پھر ''احمدی'' تعلیم جمالی کیسے ہوئی؟ اور اگر مرزا صاحب کو جلالی تعلیم سے فیض مل گیا تو باقی تمام ''احمدیوں'' کو اس جلالی سے براہ راست فیض کیوں نہیں مل سکتا مرزا صاحب کو مانے بغیر

بدرالدجیٰ، امام الوریٰ، احمد مجتبیٰ مرزا قادیانی (نعوذ باللہ)

قاضی یوسف قادیانی نظم لکھ کر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے پاس لائے مرزا صاحب نے پڑھی خوش ہو کر تعریف کی آپ بھی پڑھیں اور غور کریں:

''اے امام الوریٰ سلام علیک — مہدی موعود عہد وعیسیٰ موعود
مہ بدر الدُجیٰ سلام علیک — احمد مجتبیٰ سلام علیک
مطلع قادیان پہ تو چمکا — تیرے آنے سے سب نبی آئے
ہو کے شمس الہدیٰ سلام علیک — مظہر الانبیاء سلام علیک
مہبط وحی مبط جبرائیل — کفر کی شب کو کر دیا کافور
سدرۃ المنتہی سلام علیک — مثل شمس الضحیٰ سلام علیک
مانتے ہیں تیری رسالت کو — اہل عالم کا تو مطاع
اے رسول خدا سلام علیک — مظہر مصطفیٰ سلام علیک
تیرے ہاتھوں میں سیف قرآن ہے — ہے مصداق تیرا کلام خدا
اے شہ لافتی سلام علیک — اے میرے مرزا سلام علیک
تیرے ملنے سے مل گیا مولیٰ — تیرے یوسف کا تحفہ حج ومسا
احمد حق نما سلام علیک — ہے درود ودعا سلام علیک''

(روزنامہ الفضل قادیان جلد نمبر 7 شمارہ نمبر 100 مورخہ 30 جون 1920ء)

میرے بھائیو اور بہنو! آپ جان چکے ہیں کہ اس شاعر کے ہاں امام الوریٰ کون ہے؟ بدرالدجی کون ہے؟ اور مہدی و مسیح اور احمد مجتبیٰ ﷺ کون ہیں؟ اور قادیان کے آسمان پر ہدایت کا سورج بن کر چمکا اور تیرے آنے سے سب نبی آئے یعنی شاعر کہتا ہے کہ مرزے تیرا آنا ایسا ہے کہ سب نبی آئے صرف ایک نبی نہیں بلکہ تمام حضرات انبیاء کرام f کے برابر ہے۔ آگے یہ شعر خاص طور پر قابل غور ہے کہ

اے رسول خدا سلام علیک　　مانتے ہیں تری رسالت کو

یعنی مرزا صاحب کو نبی و رسول خدا مانتے ہیں اس کا قاضی یوسف نے اقرار کیا ہے۔ اب آپ بتائیں کہ آپ مرزا صاحب کو اللہ کا نبی و رسول مانتے ہیں؟ اگر نہیں تو آپ ''احمدی'' کیسے ہوئے؟ اگر آپ مرزا صاحب کو اللہ کا نبی اور رسول مانتے ہیں تو آپ مومن یا مسلمان کیسے ہوئے؟ اسلام اور ایمان یہی ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی کسی بھی درجے میں نبی نہیں آسکتا۔ (یہ علیحدہ بحث ہے کہ مرزا صاحب کے کردار اور پوری زندگی کو دیکھیں تو مرزا صاحب کو عام مسلمان ماننے والا خود بھی شرمائے نبی ماننا تو بہت دور کی بات ہے۔) مرزا صاحب اگر صورت و سیرت ایمان، اعمال صالحہ، تقویٰ، طہارت، کردار، گفتار کے لحاظ سے اعلیٰ بھی ہوتے اور نبوت و رسالت کا دعویٰ کرتے تب بھی ان کو نہیں مانا جاسکتا تھا۔ کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ سرکار دو عالم خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ جو نبوت کا دعوی کرے وہ جھوٹا اور کذاب تو ہوسکتا ہے مگر اللہ کا نبی اور رسول نہیں ہوسکتا۔

محمد رسول اللہ ﷺ اور مرزا قادیانی میں کوئی فرق نہیں: (نعوذ باللہ)

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کہتے ہیں۔

''جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ ﷺ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھے نہیں دیکھا اور نہیں پہچانا ہے۔''

(خطبہ الہامیہ ص 171 + روحانی خزائن جلد 16 ص 258+259 از مرزا قادیانی)

یہ بات مرزا صاحب نے اپنے خطبہ الہامیہ میں کہی کہ میں یقیناً وہی ''محمد رسول اللہ'' ہوں (نعوذ باللہ) جو مجھ میں اور محمد رسول اللہ ﷺ میں فرق کرے وہ ایسا ہے اس نے مجھے جانا اور پہچانا نہیں مجھے وہ جانتا اور پہچانتا ہے جو کہے اور سمجھے کہ میں ہی محمد رسول اللہ ہوں یعنی میں ہی اللہ کا نبی اور رسول محمد عربی ﷺ ہوں' جو دوبارہ دنیا میں آیا ہوں۔

محمد ﷺ سے ہر شخص بڑھ سکتا ہے: (نعوذ باللہ)

مرزا بشیر الدین محمود کہتے ہیں:

''یہ بات بالکل صحیح ہے کہ ہر شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ ﷺ سے بڑھ سکتا ہے۔''

(مرزا محمود مندرجہ اخبار الفضل قادیان نمبر 105 جولائی 17، 1922ء)

میرے بھائیو اور بہنو! آپ نے دیکھا کہ مرزا بشیر الدین محمود نے اپنے باپ کی ''نبوت'' ثابت کرنے کے لیے یہ بات کہہ دی کہ کوئی ترقی کر کے محمد ﷺ سے بھی بڑھ سکتا ہے وہ دراصل یہ کہہ رہے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نعوذ باللہ محمد ﷺ سے بھی بڑھ کر نبی ورسول ہیں اور یہ بات کر کے وہ نبوت کا دروازہ کھول رہے ہیں اور اس میں آنحضرت ﷺ کی بے انتہا توہین ہے کیونکہ نبوت جو ہے کسبی نہیں ہوتی بلکہ اللہ رب العزت کی عطا سے ہوتی ہے اور حضور اکرم ﷺ تو تمام حضرات انبیاء کرام f کے سردار امام اور آخری نبی ہیں آپ سے بھلا کوئی کیسے بڑھ سکتا ہے اس سے بڑی گستاخی، توہین اور کیا ہوسکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین

محمد ﷺ کی نبوت محمد (مرزا) کے پاس رہی (نعوذ باللہ)

☆ مرزا صاحب یہی لکھتے ہیں:

''اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی محمد ﷺ کی چیز محمد کے پاس ہی رہی۔''

(روحانی خزائن جلد 18 ص 216 از مرزا قادیانی)

پڑھیں اور بار بار پڑھیں اور غور کریں کیا اتنا اندھیر مچ گیا کہ محمد عربی ﷺ کی نبوت ورسالت (مرزا قادیانی) کے پاس آ گئی۔

اگر کوئی آپ کی وراثت کے کاغذات آپ سے لے اور یہ کہے کہ آپ کے باپ فلاں کی جگہ اب میں وہی (آپ کا باپ) ہوں میری چیز میرے پاس ہی رہی ہے کیا آپ اس کو اپنا باپ تسلیم کر لیں گے اگر نہیں تو کیا محمد عربی ﷺ کی ذات بابرکات مقدس نہیں ہے؟ کیا محمد ﷺ عربی اتنے لاوارث ہیں کہ ان کے بارے میں جو منہ اٹھائے اور نبوت ورسالت کا دعویٰ کر دے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر خود ''محمد رسول اللہ'' بن جائے۔ (نعوذ باللہ)

مرزا صاحب کا ''نبوت ورسالت'' کا دعویٰ (نعوذ باللہ)

☆ ''میں اللہ کا رسول اور فرستادہ ہوں۔''

(روحانی خزائن جلد 18 ص 380+381 از مرزا قادیانی)

جو سادہ لوح بھائی اور بہنیں یہ سمجھتے ہیں کہ مرزا صاحب صرف مجدد یا مہدی ہیں حالانکہ مرزا صاحب نے مسیح موعود ہونے کا جو دعویٰ کیا ہے وہ بھی تو نبی ہونے کا دعویٰ ہے کیا عیسیٰ علیہ السلام نبی نہیں تھے؟ جو کہتے ہیں کہ مرزا صاحب مسیح موعود ہیں اور مرزا صاحب نے نبی اور رسول ہونے کا دعوی نہیں کیا وہ دیکھ لیں کہ مرزا صاحب نے ''نبوت ورسالت'' کے دعوے کس بے باکی سے کیے ہیں۔ اس سے بھی بڑھ کر دعوے کیے ہیں آگے ملاحظہ کریں:

تمام حضرات انبیاء کرام f کے مجموعہ ہونے کا دعوی (نعوذ باللہ)

''میرے آنے سے گویا تمام انبیاء گزشتہ دوبارہ پیدا ہو گئے اور میرے مخالف یہودی اور عیسائی کہلائے۔''

(روحانی خزائن جلد 18 ص 382 از مرزا قادیانی)

محمد ﷺ کی نبوت محمد (مرزا) کو ملی: (نعوذ باللہ)

''اسی لیے اس کا نام آسمان پر محمد اور احمد ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ محمد کی نبوت آخر محمد ہی کو ملی۔''

(روحانی خزائن جلد 18 ص 208 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! آپ نے غور کیا کہ مرزا صاحب نے کس قدر بے باکی اور دلیری سے بانگ دہل یہ اعلان کیا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار حضرات انبیاء کرام f کے دوبارہ آنے کی طرح میرا آنا ہے۔ صرف یہی نہیں کہ میں بھی نبی اور رسول ہوں اور ایسی نبوت و رسالت کا پیکر ہوں یعنی میں ایک ایسا نبی ہوں جیسے تمام حضرات انبیاء کرام f دوبارہ پیدا ہو گئے اور ان تمام حضرات انبیاء کرام f کی صفات کا مجموعہ ہوں اور اپنے مخالفین یعنی تمام دنیا کے مسلمانوں کو (جو مرزا صاحب کو نبی اور رسول نہیں مانتے ان کو) یہودی اور عیسائی بنا دیا (معاذ اللہ) واہ الٹی گنگا چلا دی گئی کہ تمام نبیوں کی نبوتوں کے برابر اپنی نئی نبوت و رسالت کا دعویٰ کر کے تو مرزا صاحب مومن اور مسلمان رہے اور مرزا صاحب کو نبی نہ ماننے والے محمد عربی ﷺ کو اللہ کا آخری رسول ماننے والے یہودی اور عیسائی کہلائے۔ **سبحانک ھذا بھتان عظیم.**

خود آنحضرت ﷺ کا ''وجود'' ہونے کا دعویٰ: (نعوذ باللہ)

''کیونکہ میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلحقوا بِھِمْ بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد ﷺ اور احمد رکھا اور مجھے آنحضرت ﷺ کا وجود قرار دیا۔''

(روحانی خزائن جلد 18 ص 212، ایک غلطی کا ازالہ ص 7 از مرزا قادیانی)

اب دیکھیں کہ اس میں مرزا صاحب نے دو دعوے کئے ہیں ایک آخری نبی یعنی خاتم النبیین ہونے کا دعوی اور دوسرا آنحضرت ﷺ کا وجود ہونے کا دعویٰ آپ مرزا صاحب کے دعووں پر غور کرتے جائیں۔ سچ اور جھوٹ کا فیصلہ بھی کرتے جائیں۔ آپ کو حق ہے کہ ہر حوالہ کی تصدیق متعلقہ کتب سے کریں تاکہ حق واضح ہو جائے۔

مرزا قادیانی وہی ''آنحضرت ﷺ'' (نعوذ باللہ)

''یعنی جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا

الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔''

(ایک غلطی کا ازالہ، ص 8 روحانی خزائن جلد 18 ص 212 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! اس کو بار بار پڑھیں اور غور کریں اس میں مرزا صاحب کہہ رہے ہیں کہ میں کوئی الگ انسان نہیں ہوں جس نے نبوت کا نیا دعوی کیا ہو بلکہ میں وہی آنحضرت ﷺ ہوں اور وہی کمالات اور وہی محمد یہ نبوت ہی میرے آئینے سے نظر آ رہی ہے۔ (استغفر اللہ)

اس سے بڑھ کر اور کیا کذب ہو سکتا ہے بلکہ پہلے جتنے بھی نبوت و رسالت کے جھوٹے دعوے دار آئے اکثر نے یہ کہا کہ ہمیں نئی نبوت ملی ہے مگر مرزا صاحب نے تو اخیر ہی کر دی۔

مثال کے طور پر کسی عورت کا شوہر فوت ہو جائے تو ایک دعوے دار کہے اب یہ میری بیوی ہے۔ دوسرا دعوے دار کھڑا ہو اور کہے کہ جو شوہر اس کا فوت ہوا ہے وہ میں ہی ہوں یہ میری ہی بیوی ہے اور میں ہی اس کا وہی شوہر ہوں میں کوئی نیا نہیں ہوں بلکہ اس کے سارے کمال و جمال میرے آئینے سے نظر آ رہے ہیں اس لیے میں وہی ہوں اور یہ میری ہی بیوی ہے۔ تو کیا آپ کہیں گے کہ یہ آدمی سچا ہے؟ نہیں بلکہ کہیں گے کہ یہ تو اس پہلے دعوے دار سے بھی بڑا دھوکے باز فراڈیا اور جھوٹا ہے جس نے کہا تھا کہ یہ اب میری بیوی ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! کسی نے تو کہا کہ میں اب نیا نبی ہوں تو کذاب ٹھہرا اور مرزا صاحب نے کہا کہ میں نیا اور الگ نہیں ہوں بلکہ وہی ہوں وہی کمالات وہی نبوت محمد یہ کے ساتھ دوبارہ آیا ہوں۔ تو کیا آپ مرزا صاحب کو سچا دعوے دار کہیں گے؟

(سبحانک هذا بهتان عظیم۔)

مرزا صاحب کا ''بروزی'' دعویٰ نبوت:

''چونکہ وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا وہ میں ہوں اس لئے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی اور اس نبوت کے مقابل پر اب تمام دنیا بے دست و پا ہے کیونکہ نبوت پر مہر ہے۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص 11، مندرجہ روحانی خزائن ج 18، ص 215)

آپ دیکھ لیں کہ مرزا صاحب نے کس طرح یہ دعویٰ کیا ہے کہ اللہ نے مجھے بروزی رنگ کی نبوت عطا کی ہے اس لیے مرزا صاحب نے اپنے ماننے والوں کی جماعت کا نام احمدیہ' رکھا اور ماننے والوں کو''احمدی'' کہا کیونکہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعوی کر کے ایک الگ نبی اور ایک الگ امت کی بنیاد رکھی اب یہ آپ نے دیکھنا ہے کہ کیا آپ آخری نبی حضرت محمدﷺ کو مان کر ان کا امتی کہلانا چاہتے ہیں؟ جو کہ آپ مسلمان اور مومن ہوں گے اور امت محمدیہ میں سے ہوں گا یا مرزا صاحب کی خود ساختہ نبوت پر ایمان لا کر امت ''احمدیہ'' میں سے ہونا اور ''احمدی'' کہلانا پسند کریں گے۔ حالانکہ مرزا صاحب کا نام غلام احمد ہے اور ان کے ماننے والے کیسے احمدی کہلائے؟ اگر مرزا صاحب کا نام احمد ہوتا تو احمدی کہلاتے مرزا صاحب کا نام تو غلام احمد ہے اس طرح ماننے والے''غلامی'' کہلائیں گے۔ یہاں یہ بات واضح ہوگئی کہ مرزا صاحب ان کے مذہب اور جماعت احمدیہ کا اسلام اور مسلمانوں سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے کیونکہ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ اب میں نبی آ گیا ہوں اب میرے ماننے والے ہی نجات پائیں گے اور نہ ماننے والے جہنمی اور کافر ہیں۔

اب کسی اور کی نبوت نہیں چل سکتی (نعوذ باللہ)

''ایک بروز محمدیﷺ جمیع کمالات محمدیہﷺ کے ساتھ آخری زمانہ کیلئے مقدر تھی سو وہ ظاہر ہو گیا اب بجز اس کھڑکی کے اور کوئی کھڑکی نبوت کے چشمے سے پانی لینے کے لیے باقی نہیں۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص 11، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18، ص 215، از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! آپ دیکھیں کہ مرزا صاحب نے ایک اور حملہ کیا ہے نبوت ورسالت یعنی تاج وتخت ختم نبوت پر کہ آخری زمانہ میں جس نے آنا تھا وہ آ گیا ہے۔ اب اس کھڑکی کے علاوہ کسی بھی اور کھڑکی سے نبوت کے چشمہ کا پانی نہیں مل سکتا۔

غور کریں کہ مرزا صاحب امت محمدیہ سے کہہ رہے ہیں کہ اگر اب تم محمد عربیﷺ کی نبوت ورسالت اور ختم نبوت کو مانو گے تو نبوت کے چشمہ سے سیراب نہیں ہو سکتے بلکہ تمہیں

نبوت کی برکات اور فیوض سے استفادہ اور آخرت میں نجات کے لیے محمد عربی ﷺ کو چھوڑ کر اب میری طرف آنا ہوگا۔ (نعوذ باللہ) اب صرف میری ہی کھڑکی کھلی ہے۔ نبوت کے چشمہ سے فیض یاب ہونے کے لیے سوچیں اور فیصلہ کریں۔

مرزا قادیانی ''آخری نور''، ''آخری راہ'' (نعوذ باللہ)

مرزا صاحب خود لکھتے ہیں:

''ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے اک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا مبارک ہے وہ جس نے مجھے پہچانا میں خدا کی راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے نوروں میں سے آخری نور ہوں بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔''

(کشتی نوح ص56 + روحانی خزائن جلد 19 ص60 + 61 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! خوب غور سے پڑھیں اس میں مرزا صاحب نے حضور خاتم النبیین ﷺ کے ختم نبوت کے منصب (آخری نبی ہونے کا) دعوی کیا ہے ''کہ میں ہی آخری برگزیدہ رسول ہوں اور میں ہی خدا کے راستوں میں سے آخری راستہ ہوں'' جو میرے راستے پر چلے گا وہ خوش بخت اور جو نہ چلے گا وہ بدبخت ہے۔ میں ہی اللہ کے نوروں (رسولوں) میں سے آخری نور (رسول) ہوں۔ جو مجھے نہیں مانتا وہ اندھیرے (کفر) میں ہے۔ یہ خاتم النبیین ہونے کا دعویٰ ہے یعنی مرزا صاحب کا آخری نبی ہونے کا دعوی ہے۔ قرآن پاک میں تمام آیات ختم نبوت کے عقیدے کو بیان کرنے والی وہ سب مرزا صاحب نے اپنے اوپر فٹ کرنے کی کوشش کی ہے اور اس میں سے حضور ﷺ کو نکال دیا ہے ہائے ہائے کیا ظلم ہے کیا اندھیر مچ گیا ہے (نعوذ باللہ) خود آخری نبی ہونے کا دعوی کر دیا۔ مزید غور کرتے جائیں اور دیکھ کر فیصلہ کریں۔ کیا مرزا صاحب آخری نبی ہیں؟ یا اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ حقیقی آخری نبی ہیں۔

صریح دعویٰ ''نبوت'': (نعوذ باللہ)

''ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالے کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں اس لیے ہم نبی ہیں امرِ حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا اخفا نہ رکھنا چاہیے۔''

(بدر 5 مارچ 1988ء ملفوظات جلد 5 ص 447 حقیقۃ النبوۃ ص 272)

میرے بھائیو اور بہنو! اس میں مرزا صاحب نے چار دعوے کئے ہیں۔ ایک تو وحی کے نزول کا دعویٰ کیا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے کہ اللہ پاک نے جبرائیل امین فرشتہ کے ذریعے جو وحی کا سلسلہ شروع کیا تھا وہ حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد قیامت تک کے لیے بند کر دیا گیا ہے (صرف حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم قرب قیامت میں تشریف لائیں گے اور ان پر بھی وحی نازل نہیں ہوگی اور امتی بن کر آئیں گے) اور قرآن پاک زندہ وحی اللہ اور معجزہ بھی ہے۔ جو قیامت تک کے لیے ہے۔ دوسرا دعویٰ یہ کیا کہ اللہ نے ہماری وحی اور نبوت کے کئی نشان (معجزے) دکھائے اس لیے ہم نبی ہیں۔ اس میں مرزا صاحب نے جو وحی یا الہام اور پیشین گوئیوں کو اپنی نبوت کی دلیل کے طور پر بیان کیا ہے۔ آگے ہم مرزا صاحب کی وحیوں، الہامات اور پیشین گوئیوں کا بھی پول کھول دیں گے۔ آپ بھی غور کیجئے گا کہ یہ جو جھوٹے نبوت کے دعوے کی دلیل دو چیزیں ہیں اُن کی اپنی کیا حقیقت ہے اور وہ کسی قدر لغو، بے معنی اور مضحکہ خیز ہیں۔

صاف طور پر ''دعویٰ نبوت'': (نعوذ باللہ)

''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔'' (ملفوظات جلد 5 ص 447 از مرزا قادیانی)

صاف طور پر ''دعویٰ رسالت'': (نعوذ باللہ)

''جس طرح فرعون کے پاس ایک رسول بھیجا گیا تھا وہی الفاظ ہم کو بھی الہام ہوئے ہیں کہ تو بھی ایک رسول ہے جیسا کہ فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا گیا تھا۔''

(ملفوظات جلد 5 ص 17 از مرزا قادیانی)

''نبوت''اور''رسالت'' کا دعویٰ:(نعوذ باللہ)

''میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص 17، روحانی خزائن جلد 18، ص 211 مجموعہ اشتہارات جلد 3 ص 36)

''رسالت''اور''دین حق'' کا دعویٰ:(نعوذ باللہ)

''خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول یعنی اسی عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔''

(اربعین نمبر 3 ص 36127 روحانی خزائن جلد 17 ص 426،416 از مرزا قادیانی)

قیامت تک تمام انسانوں کے لیے رسول ہونے کا دعویٰ:(نعوذ باللہ)

وقل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا

(اے نبی) کہہ دو کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف خدا تعالےٰ کا رسول ہو کر آیا ہوں۔

(تذکرہ مجموعہ وحی مقدس والہامات ص 292 از مرزا قادیانی)

حضور خاتم النبیین ﷺ کی شان رسالت میں نازل ہونے والی اور قیامت تک آنے والے آخری انسان کا بھی نبی ہونے کے متعلق یہ قرآن پاک کی آیت ہے جسے مرزا صاحب نے اپنے اوپر فٹ کرنے کی کوشش کی ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! مرزا صاحب نے صریحاً اور علی لاعلان نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ دوسری جگہ پر کہا کہ جس طرح فرعون کی طرف حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا گیا تھا اسی طرح مجھے بھی رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ تیسری جگہ پر جو آیت اللہ نے قرآن پاک میں خاتم النبیین حضرت محمد عربی ﷺ کی شان میں اتاری تھی اس آیت کا مصداق مرزا صاحب نے خود بننے کی ناکام کوشش کی ہے۔ جس آیت میں تمام کائنات اور قیامت کے دن تک آنے والے انسانوں کے لیے اللہ پاک نے سب لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں

نے تمام انسانوں کی طرف آپ کو رسول اور نبی بنا کر بھیجا ہے۔ مرزا صاحب نے اپنے نبوت کے خود ساختہ دعوے کو حقیقت کا رنگ دینے کے لیے کہیں قرآن کا انکار کر دیا، کہیں قرآن کو بدل دیا اور کہیں قرآن پاک کی واضح آیات کو اپنے اوپر چسپاں کر دیا اس سے بڑا ظلم، دھوکا، جھوٹ اور کیا ہو سکتا ہے۔

جس طرح ابلیس نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی مخالفت کی اور مقابلہ کیا تو اسی طرح مرزا غلام قادیانی صاحب نے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی اور مقابلہ کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبوت کا دروازہ بند ہے۔

مرزا صاحب نے کہا کہ نبوت جاری ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔

مرزا صاحب نے کہا جہاد حرام ہو گیا جہاد منسوخ ہو گیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نبوت کے محل کی آخری اینٹ ہوں۔

مرزا صاحب نے کہا کہ نبوت کے محل کی آخری اینٹ میں ہوں۔

فیصلہ آپ کریں کہ آپ کی نظر میں سچا کون ہے؟

آپ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا مانتے ہیں یا مرزا صاحب کو؟

عقیدہ ختم نبوت کیا ہے؟

قرآن پاک میں اللہ رب العزت فرماتا ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

ترجمہ: محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں مگر اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔

(سورہ احزاب آیت نمبر 40)

میرے بھائیو اور بہنو! اللہ تعالیٰ نے نبوت کے سلسلہ کی ابتداء ابوالبشر سیدنا آدم علیہ السلام سے فرما کر سید الانبیا حضرت محمد ﷺ پر تکمیل فرما دی۔ آپ ﷺ پر نبوت مکمل ہوگئی آپ ﷺ آخرالانبیاء ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی۔ اس مبارک عقیدے کو عقیدہ ختم نبوت کہتے ہیں۔ قیامت تک ہر آنیوالے انسان کی نجات دامن رسول ﷺ کے ساتھ وابستہ کر دی گئی ہے۔ ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کا ایک متفقہ، اصولی، اساسی اور بنیادی عقیدہ ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کو دین اسلام میں وہی حیثیت حاصل ہے جو ایک بلند و بالا عمارت میں بنیاد کو یا جو ایک تندرست و توانا جسم میں شہ رگ کو، جیسے بنیاد کے بغیر عمارت کا وجود باقی نہیں رہ سکتا اور شہ رگ و دل کے بغیر انسان بے حس و بے حرکت ہے۔ ایسے ہی عقیدہ ختم نبوت کے بغیر دین باقی نہیں بچ سکتا۔ اسی وجہ سے عقیدہ ختم نبوت کو ضروریات دین کی بنیاد شمار کیا گیا ہے فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

''ترجمہ: جو شخص نہ جانتا ہو کہ محمد ﷺ آخری نبی ہیں وہ مسلمان نہیں۔ کیونکہ یہ ضروریات دین میں سے ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ص 202)

اس بات پر پوری امت کا اجماع ہے کہ آپ ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرنا صریح کفر ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! پوری امت محمدیہ کا اتفاق ہے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا کفر ہے اور ہر مسلمان پر ختم نبوت کا عقیدہ رکھنا فرض ہے۔

سرتاج الامت حضرت امام اعظم ابوحنیفہ m کا یہ فتویٰ موجود ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کے دعوے دار سے دلیل مانگنے والا بھی کافر ہے، چنانچہ کسی نے حضرت امام صاحب سے پوچھا کہ مدعی نبوت سے اس کے دعویٰ نبوت پر دلیل مانگنے والے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا

مَنْ طَلَبَ مِنْهُ عَلَامَةً فَقَدْ كَفَرَ

جس نے مدعی نبوت سے دلیل طلب کی وہ بھی کافر ہو گیا۔

جیسے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت میں شک کرنا کفر ہے۔ ایسے ہی آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت میں شک کرنا بھی کفر ہے اور نبوت کے دعویدار سے دلیل مانگنا شک ہی کی علامت ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کے پیش نظر عالم ارواح میں حضرات انبیاء کرام f سے اس عقیدے کا اقرار کروایا گیا۔ حضرات انبیاء کرام f آنحضرت ﷺ کی خاتمیت کی خبر دیتے رہے اور مختلف شعائر اسلام سے بھی ختم نبوت کی جھلک نظر آتی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

عالم ارواح میں ختم نبوت کا تذکرہ

اللہ رب العزت قرآن پاک میں فرماتا ہے:

ترجمہ: اور یاد کریں جب اللہ نے نبیوں سے وعدہ لیا۔ جب میں تمہیں کتاب وحکمت دوں گا پھر تمہارے پاس ایسا رسول آئے جو تمہاری تصدیق کرنے والا ہو تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تم نے اقرار کیا انہوں نے کہا ہم اقرار کرتے ہیں، فرمایا تم سب گواہ بن جاؤ میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں"

(سورہ آل عمران: آیت 81)

میرے بھائیو اور بہنو! اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس وعدے کا ذکر فرمایا ہے جو ازل

(عالم ارواح) میں تمام حضرات انبیاء کرام f سے آنحضرتﷺ کے بارے میں لیا گیا۔ آیت کی تفسیر کا خلاصہ یہ ہے کہ عالم ارواح میں جس وقت اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کی روحوں کو پیدا فرمایا تو ان سے رب ہونے کا عہد واقرار لیتے ہوئے پوچھا (الستُ بربکم) ''کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟'' سب روحوں نے کہا ''بلیٰ'' ہاں آپ ہی ہمارے رب ہیں۔ اس عہد عام کے ساتھ حضرات انبیا کرام f سے فرمایا کہ تمہیں نبوت ورسالت دے کر دنیا میں بھیجوں گا پھر جب تمہارے زمانہ نبوت میں میرے آخری پیغمبر محمدﷺ تشریف لے آئیں یا تم ان کے زمانے کو پالو تو تم اپنی کتاب چھوڑ دینا اوران پر ایمان لے آنا اوران کے دین کی مدد کرنا۔

سبحان اللہ! ختم نبوت کی شان دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ عالم ارواح میں سب حضرات انبیاء کرام f کے سامنے تذکرہ فرما رہے ہیں اور خاتم الانبیاءﷺ کی ختم نبوت پر خود گواہ بنتے ہوئے تمام نبیوں کو بھی گواہ بنا رہے ہیں۔

تفسیر ابن جریر میں اس آیت کے تحت لکھا ہے:

ترجمہ: ''حق تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا تو یہ عہد ان سے ضرور لیا کہ اگر ان کی زندگی میں حضرت محمدﷺ مبعوث ہوں تو وہ ان پر ایمان لائیں اوران کی مدد کریں''

سابقہ تمام انبیاء کرام f سے عہد لینا ختم نبوت کی بڑی اور واضح دلیل ہے۔

(ابن جریر جلد 3 ص232)

عالم دنیا میں ختم نبوت کا تذکرہ

میرے بھائیو اور بہنو! اللہ رب العزت نے عالم دنیا میں سب سے پہلے ابوالبشر حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو حضرت سیدنا آدم علیہ السلام پر ختم نبوت کا علم یوں ثبت فرما دیا کہ ان کے دونوں کندھوں کے درمیان آنحضرتﷺ کی رسالت یعنی ختم رسالت وختم نبوت کی مہر لگادی۔ حدیث شریف میں ہے:

ترجمہ: حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کے دونوں کندھوں کے درمیان محمد رسول اللہ خاتم النبیین لکھا ہوا تھا۔''

(خصائص الکبریٰ جلد اص 19)

خلیفہ چہارم امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں۔''

(شمائل ترمذی ص 2)

سبحان اللہ قربان جائیں ختم نبوت پر جب پہلے نبی حضرت سیدنا آدم علیہ السلام تشریف لائے تو ختم نبوت کا نشان لے کر آئے۔ حضرات انبیاء کرام f تشریف لائے تو ختم نبوت کا اقرار کر کے آئے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ختم نبوت کی مہر لگوا کر اور سراپا ختم نبوت بن کر آئے۔ یہ ختم نبوت کی بڑی روشن دلیل ہے۔

عالم برزخ (قبر) میں ختم نبوت کا ذکر

برزخ قبر کے جہان کو کہتے ہیں جب مرنے والے کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو دو فرشتے منکر نکیر مردے سے تین سوال کرتے ہیں: مَنْ رَبُّکَ۔ تیرا رب کون ہے؟ مَادِیْنُکَ۔ تیرا دین کیا ہے؟ مَنْ نَبِیُّکَ۔ تیرا نبی کون ہے؟

ایک حدیث میں ہے کہ مومن جواب میں کہتا ہے

ترجمہ: ''میرا پروردگار اللہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں، میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو خاتم النبیین ہیں''

اس جواب میں فرشتے کہتے ہیں:

صَدَقْتَ۔ تو نے سچ کہا

(تفسیر درمنثور جلد 6 ص 165)

میرے بھائیو اور بہنو! قربان جائیں آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت پر کہ فرشتے بھی ختم نبوت کا اقرار کرنے والوں کا اکرام کرتے ہیں اور یقیناً قبر میں عذاب سے نجات بھی صرف اسی کی ہوگی جو آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت پر غیر مشروط اور پختہ ایمان رکھتا ہوگا۔ قبر کے سوالات ختم نبوت کی بڑی دلیل ہیں۔

خاتم النبیین ﷺ کے انتظار سے ختم نبوت کی دلیل:

اللہ رب العزت قرآن پاک میں فرماتا ہے:

ترجمہ: اور جب ان کے پاس وہ کتاب آئی جو اس کی تصدیق کرتی تھی جو ان کے پاس ہے اور وہ اس سے پہلے فتح کی دعا کیا کرتے تھے کافروں پر تو جب آئی ان کی جانی پہچانی چیز تو اس کا انکار کیا لعنت ہے اللہ کی کافروں پر

(سورہ البقرہ آیت 89)

مفسرین اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ یہودی یوں دعا کیا کرتے تھے

اَللّٰھُمَّ انصُرْنَا عَلَیھِمْ بالنَّبیّ الْمَبْعُوثِ آخِرَالزَّمَان

اے اللہ آخری نبی کی برکت سے ہماری ان پر مدد فرما۔

(تفسیر جلالین ص 19)

یہودی حضور خاتم النبیین ﷺ کا ساتھ دینے کی نیت سے شام سے مدینہ آئے تھے۔ ان کو پتہ تھا کہ آنحضرت ﷺ ہجرت کرکے مدینہ آئیں گے۔ مگر جب آپ تشریف لائے تو حسد کر گئے کہ آپ ﷺ ان کے خاندان سے نہیں۔

(تفسیر معارف القرآن جلد 7 ص 770، جلد 8 ص 358)

مساجد سے ختم نبوت کی دلیل

میرے بھائیو اور بہنو! پہلی امتیں بھی عبادت گاہیں بناتی تھیں لیکن اگر وہ آباد نہ ہوسکیں تو وہ لوگ انہیں مختلف کاموں کے لیے استعمال کرنے لگتے تھے۔ چنانچہ آج بھی عیسائی اپنی

عبادت گاہ ''گرجا'' بناتے ہیں پھر اگر عیسائی لوگ وہاں نہ آئیں تو اسے تبدیل کر کے بلڈنگ، دکان، مکان اور جوا خانہ وغیرہ کے طور پر استعمال کرنے لگتے ہیں۔ بلکہ اس وقت تو دنیا بھر میں بڑی تیزی سے چرچ ویران ہو رہے ہیں اور مسلمان انہیں خرید خرید کر مسجدیں بنا رہے ہیں۔ (الحمد للہ) بخلاف اہل اسلام کی عبادت گاہوں کے۔ اگر مسلمان کسی جگہ مسجد بنا دیں تو وہ قیامت تک مسجد ہی رہتی ہے اس مسجد کو کسی اور استعمال میں نہیں لا سکتے۔ کبھی آپ نے سوچا ایسا کیوں ہے؟ یہ اس لئے کہ پہلے انبیاء علیہم السلام کی نبوتیں اور شریعتیں محدود زمانوں کے لیے تھیں۔ اس لیے ان کی عبادت گاہیں محدود زمانے کے لیے تھیں۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و شریعت قیامت تک کے لیے ہے اس لیے مساجد بھی قیامت تک کے لیے ہیں اور ہر مسجد ختم نبوت کی دلیل ہے۔

حفاظ کرام سے ختم نبوت کی دلیل

میرے بھائیو اور بہنو! سابقہ امتوں کو جو کتابیں اور صحائف ملے ان میں کوئی بھی کتاب اور صحیفہ آج تک اپنی اصل شکل میں محفوظ نہیں ہے۔ نہ ہی ان کتب کی حفاظت کا (خدائی) انتظام کیا گیا۔ جبکہ قرآن مجید جیسے نازل ہوا ویسے ہی مکمل اور محفوظ ہے۔ آج تک اس میں ایک زیر، زبر کی بھی تحریف (کمی زیادتی) نہ ہو سکی اور نہ قیامت تک ہو سکتی ہے۔ کیا آپ نے سوچا ایسا کیوں ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی کتب محدود وقت کے لیے تھیں اور پھر انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ بھی جاری تھا۔ جب کتاب میں تحریف ہوتی تو نئے آنے والے نبی آ کر نشاندہی فرما دیتے تھے۔ اس لیے ان کتب کی خاص حفاظت کا وعدہ نہیں دیا گیا۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب ''قرآن مجید'' اللہ تعالیٰ کی طرف سے قیامت تک کے آنے والوں کے لیے آخری کتاب ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت بھی آخری ہے، اس لیے قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ خود اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! چنانچہ قرآن پاک کی حفاظت ہی ختم نبوت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے یعنی قرون اولیٰ کے دور سے آج تک علماء کے ذریعے قرآن کریم کے معانی و مفاہیم کی حفاظت قراء کرام کے ذریعے تلفظ و لہجہ کی حفاظت اور حفاظ

کرام کے ذریعے متن کی حفاظت کروائی جارہی ہے۔ گویا دنیا کا ہر مدرسہ ہر عالم، ہر قاری اور ہر حافظ ختم نبوت کی دلیل ہے۔

تبلیغ اسلام سے ختم نبوت کی دلیل

میرے بھائیو اور بہنو! سابقہ ادیان کی نشر و اشاعت، تبلیغ، دفاع، اور غلبہ کے لیے کاوشیں کرنا، حضرت انبیاء کرام f کے ذمے تھا۔ حضرات انبیاء کرام f تبلیغ دین و دفاع دین اور غلبہ دین کے لیے محنت کیا کرتے تھے، جبکہ آپ ﷺ کی ختم نبوت کے صدقے یہ سب کام امت کے ذمے لگا دیئے گئے۔ اس نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو دین کی خدمت میں مصروف ہر امتی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! آپ نے دیکھا کہ عالم ارواح ہو یا عالم دنیا، عالم برزخ ہو یا عالم آخرت، حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی تخلیق ہو یا دیگر حضرات انبیاء کرام f کی بعثتیں، مساجد ہوں یا مدارس علماء ہوں یا حفاظ تبلیغ دین ہو یا دفاع دین، اول سے آخر، افلاق سے افلاک تک ہر جگہ اور ہر دور میں ختم نبوت کی عظمتیں، صداقتیں اور بہاریں نظر آتی ہیں۔ دین اسلام کا ہر رکن اور شریعت کا ہر حکم اور عمل ختم نبوت کی روشن دلیل ہے جس میں سے چند ایک کا ہم مزید مختصر ذکر کریں گے۔

قرآن مجید سے ختم نبوت کے دلائل:

عقید ختم نبوت پر قرآن مجید میں صدہا آیات مبارکہ میں مختلف طریقوں سے تشریح و توضیح فرمائی گئی ہے چند آیات ملاحظہ فرمائیں:

پہلی قرآنی دلیل:

میرے بھائیو اور بہنو! قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ تعالیٰ نے جہاں کہیں اس امت سے نبوت اور وحی پر ایمان لانے کا اقرار کروایا ہے یا جس جگہ ہدایت و نجات کے لیے وحی و نبوت پر ایمان لانے کو ضروری قرار دیا ہے وہاں صرف دو ہی قسم کی وحیوں اور نبوتوں کا ذکر ملتا

ہے۔ایک آنحضرتﷺ کو ملنے والی نبوت اور وحی اور دوسری وہ وحی اور نبوت جو آپﷺ سے پہلے حضرات انبیاء کرام f کو ملی۔

اگر آنحضرتﷺ کے بعد کسی کو نبوت ملے تو پھر اس پر وحی بھی نازل ہو جس پر ایمان لانا ہدایت ونجات کے لے ضروری ہو، پورے قرآن مجید میں اس کا وضاحت، صراحت سے یا اشارۃً کنایۃً کہیں کوئی ذکر نہیں، اگر آنحضرتﷺ کے بعد نبوت جاری ہوتی اور کسی فرد بشر کو نبوت ملنا ہوتی تو پہلے حضرات انبیاء کرام f کی وحی ونبوت کی نسبت نئے آنے والے نبی کی وحی ونبوت پر ایمان لانے کا اقرار کروانا زیادہ ضروری اور لازمی تھا۔کیونکہ حضرات انبیاء کرام f کی شریعتیں تو گزر چکیں ان پر عمل بھی منسوخ ہو چکا۔اس اُمت کا تو آنحضرتﷺ کے بعد آنے والی نبوتوں اور وحیوں سے واسطہ پڑنا تھا لیکن پورے قرآن مجید میں آنحضرتﷺ کے بعد کسی وحی ونبوت کے ہونے کا ذکر تک نہیں جو اس بات پر صاف اور روز روشن کی طرح واضح دلیل ہے کہ آپﷺ کی نبوت آخری ہے۔آپﷺ کے بعد نبوت ووحی کا منصب کسی کو عطا نہیں کیا جائے گا۔اور نہ ہی 1400 سال سے کیا گیا ہے اور نہ ہی قیامت تک کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

ترجمہ: ایمان لائے اس پر کہ جو کچھ نازل ہوا آپ کی طرف اور اس پر کہ جو کچھ نازل ہوا تجھ سے پہلے اور آخرت کو وہ یقینی جانتے ہیں۔''

(سورہ البقرۃ آیت 4)

اللہ تعالیٰ دوسری جگہ فرماتا ہے:

ترجمہ:اے اہل کتاب !تمہیں اس کے سوا ہماری کونسی بات بری لگتی ہے کہ ہم اللہ پر اور جو کلام ہم پر اتارا گیا اس پر جو پہلے اتارا گیا تھا اس پر ایمان لے آئے ہیں۔''

(سورۃ المائدہ آیت 59)

میرے بھائیو اور بہنو! ان جیسی دیگر ۳۰ آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہم سے صرف اور صرف

آنحضرتﷺ کی وحی و نبوت اور آنحضرتﷺ سے پہلے آنے والے حضرات انبیاء کرام f کی نبوتوں اور وحیوں پر ایمان لانے کا تقاضہ کیا ہے اور آپﷺ کے بعد کسی بھی کتاب وحی اور نبوت پر ایمان لانے کا بالکل ذکر نہیں ہے۔ ہم ''احمدی'' جماعت کو چیلنج کرتے ہیں کہ پورے قرآن مجید میں کسی ایک مقام پر بھی اس اُمت کو آپﷺ کے بعد نازل ہونے والی وحی پر ایمان لانے کا حکم دکھا دیں۔ مذکورہ آیت میں دو وحیوں (پہلی یُومِنُونَ بِمَا اُنزِلَ اِلَیکَ) یعنی آنحضرتﷺ پر نازل ہونے والی وحی اور دوسری یُومنُونَ بِمَا اُنزِلَ مِن قَبلِکَ) یعنی آنحضرتﷺ سے پہلے گزرے ہوئے۔ حضرات انبیاء کرام f کی وحی پر ایمان لانے والوں کو دو سندیں عطا فرمائی گئی ہیں۔ ایک اُولٰئِکَ عَلٰی ھُدًی مِن رَّبِھِمْ کہ یہ لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور دوسری اُولٰئِکَ ھُمُ المفلحُونَ کہ یہی کامیاب ہیں۔ یعنی جو لوگ دو وحیوں پر ایمان لے آئے وہی ہدایت یافتہ اور دارین میں کامیابی پانے والے ہیں۔ اس آیت سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ ہدایت اور کامیابی دو قسم کی نبوتوں اور وحیوں پر ایمان لانے پر ہی منحصر ہے۔ اگر آپﷺ کے بعد بھی کسی کو نبوت ملنی ہوتی تو پھر اعلان خداوندی ہوتا کہ ہدایت اور نجات پانے والے وہ لوگ ہیں جو تین طرح کی وحیوں پر ایمان لائے۔ پہلی یُومِنُونَ بِمَا اُنزِلَ اِلَیکَ) آنحضرتﷺ پر نازل ہونے والی وحی دوسری یُومِنُونَ بِمَا اُنزِلَ مِن قَبلِکَ آنحضرتﷺ سے پہلے نازل ہونے والی وحی اور تیسری کسی بعد میں آنے والی (مرزا صاحب کی نام نہاد) وحی کا ذکر نہیں ہے۔ حالانکہ گزشتہ حضرات انبیاء کرام f کی وحیوں پر اجمالاً ایمان لانے کا ذکر ہے۔

دوسری قرآنی دلیل:

میرے بھائیو اور بہنو! اللہ تعالیٰ کے پیارے خلیل سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام جب خانہ کعبہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو اس موقع پر ان دو حضرات نے اللہ تعالیٰ سے چند دعائیں کیں جن کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورہ بقرہ میں نقل فرمایا

ہے۔ ان دعاؤں میں سے ایک دعا بیت اللہ کی آبادی کے لیے ایک عظیم الشان رسول کی بعثت کی بھی تھی۔ ایسا رسول جو خانہ کعبہ کو آباد کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس دعا کو قرآن میں بیان فرمایا ہے:

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار ان میں ایک ایسا رسول بھی بھیجئے جو انہی میں سے ہو۔ جو ان کے سامنے تیری آیات کی تلاوت کرے۔ انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کو پاکیزہ بنائے۔ بے شک تیری اور صرف تیری ذات وہ ہے کہ جس کا اقتدار بھی کامل ہے اور جس کی حکمت بھی کامل ہے۔

(سورہ بقرہ آیت 129)

اس دعا میں حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے ساتھ ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام بھی شامل تھے اور دعا میں صرف ایک رسول کی بعثت کا سوال کیا گیا تھا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فرماتے ہوئے حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے فقط ایک ہی رسول کو مبعوث فرمایا اور وہ رحمت کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ جس قدر انبیاء و رسل دنیا میں بھیجے گئے وہ تمام کے تمام حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بھائی حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں سے مبعوث ہوئے۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کی آل سے مبعوث ہونے والے تمام انبیاء بنی اسرائیل کہلاتے ہیں۔

اور جب تمام انبیاء کرام f بنی اسرائیل کے سلسلہ کے آخری رسول حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام تشریف لائے تو انہوں نے اپنی قوم کو نبی آخر الزمان خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا پیغام دیا۔ جس کو اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں بیان فرمایا:

مُبَشِّراً بِرَسُوْلٍ یَّاْتِی مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَد

(سورہ الصّف آیت نمبر 6)

ترجمہ: اے میری قوم میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ میرے بعد ایک ہی رسول تشریف لائیں گے جن کا نام احمد ہوگا۔

چنانچہ جب نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ان دونوں آیتوں کی روشنی میں یوں فرمایا:

حدیث مبارکہ

اَنَا دَعْوَۃُ اِبْرَاھِیْمَ وَبَشَارَۃُ عِیْسَی

(کنز العمال جلد ص384)

ترجمہ: میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں۔

یعنی فرمایا میرے جد امجد سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے جس ایک عظیم رسول کی دعا فرمائی اور جس آخری رسول کی بشارت میرے بھائی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے دی وہ میں ہوں۔ غرض یہ دونوں آیتیں بھی آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت پر دلیل ہے۔

تیسری قرآنی دلیل

میرے بھائیو اور بہنو! آپ ﷺ سے قبل جس قدر حضرات انبیاء کرام f تشریف لائے وہ سب محدود زمانوں کے لیے تشریف لائے تھے۔ ہر نئے نبی کی آمد پر گزشتہ نبی کی نبوت کا زمانہ ختم ہو جاتا اور ایسے ہی آپ ﷺ سے قبل تشریف لانے والے حضرات انبیاء کرام f مخصوص علاقوں کے لیے نبی اور رسول بن کر آئے۔ کوئی نبی ایک قصبے کی طرف کوئی ایک شہر کی طرف، کوئی ایک ملک کی طرف، کوئی ایک قبیلہ کی طرف اور کوئی ایک قوم کی طرف نبی اور رسول بن کر تشریف لائے۔

چنانچہ گزشتہ حضرات انبیاء کرام f کی نبوت کے بارے میں قرآن پاک ان الفاظ میں اعلان کرتا ہے:

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاھُمْ ھُوْدًا

(سورہ ھود آیت نمبر ۵۰)

ترجمہ: قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ھود کو بھیجا۔

وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا

(سورہ الاعرف آیت نمبر ۸۵)

ترجمہ: مدین والوں کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا۔
لیکن تاجدار ختم نبوت نبی آخر الزماں ﷺ کی آمد پر اللہ تعالیٰ نے اسلوب بدل دیا اور بڑی وضاحت کے ساتھ حکم فرمایا:

قُلْ يَا يَهَا النَّاسُ اِنِّی رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعاً

ترجمہ: اے نبی ﷺ کہو کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔
(سورۃ اعراف نمبر ۱۵۸)

ترجمہ: ”ہم نے آپ کو تمام انسانوں کی طرف خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا“
(سورہ النساء آیت نمبر ۷۹)

وَمَا اَرسَلنکَ اِلَّا رَحْمَةً لِلعَالَمِيْنَ

(سورہ الانبیاء آیت نمبر ۱۰۷)

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! ان آیات میں اللہ رب العزت اعلان فرما رہے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں، تمام مکانوں، تمام زمانوں اور تمام انسانوں کی طرف نبی اور رسول بنا کر بھیجا ہے کوئی رنگ کوئی زبان کوئی قومیت کوئی وطن اور کوئی زمانہ آپ ﷺ کی عالمگیر وسیع الزمان نبوت سے مستثنیٰ نہیں۔ آپ ﷺ قیامت تک کے انسانوں اور جنوں کی طرف بلکہ تمام مخلوقات کے لیے نبی اور رسول بن کر تشریف لائے ہیں۔

جیسا کہ آپ ﷺ نے خود ارشاد فرمایا:

ترجمہ: کہ میں ان لوگوں کے لیے رسول ہوں جن کو اپنی زندگی میں پاؤں اور ان کے لیے بھی جو میرے بعد پیدا ہوں گے“

میرے بھائیو اور بہنو! جیسے اللہ تعالیٰ مَلِکَ النَّاس اِلٰهِ النَّاس، رَبِّ النَّاسِ ہیں ایسے ہی حضور تاجدار ختم نبوت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ رسول للناس ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے جیسے اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کا الہ، مالک اور رب ہے اسی طرح آپ ﷺ بھی تمام انسانوں کے نبی اور رسول ہیں اور جیسے قیامت تک کے انسانوں کی نجات اللہ تعالیٰ کو الہ، رب، مالک ماننے میں ہے ایسے ہی

قیامت تک آنے والے ہر انسان کی نجات آپ ﷺ کو ہی آخری نبی اور آخری رسول ماننے کے ساتھ وابستہ کردی گئی، لہٰذا آپ ﷺ ہی کی رسالت پر ایمان لانا معتبر ہے ایسی صورت میں کسی نئے نبی کی ضرورت ہرگز نہیں رہی۔ جس طرح اللہ رب العزت کو رب ماننے کے بعد کسی اور خدا کی ضرورت باقی نہیں رہتی اسی طرح محمد عربی ﷺ کو آخری نبی ماننے کے بعد کسی اور نبی کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ جس طرح اللہ تعالیٰ رب العالمین ہیں۔ (تمام عالمین کا رب) اسی طرح آپ ﷺ رحمتہ اللعالمین (تمام عالمین کے لیے نبی رحمت) ہیں۔ تمام جہانوں، تمام انسانوں، تمام جنات کے قیامت تک کے لیے نبی و رسول ہونا ختم نبوت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

چوتھی قرآنی دلیل

ترجمہ: اور (ان کو وہ وقت یاد دلاؤ) جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا تھا کہ اگر میں تم کو کتاب اور حکمت عطا کردوں پھر تمہارے پاس آخری رسول آئے جو اس (کتاب) کی تصدیق کرے جو تمہارے پاس ہے تو تم اس پر ضرور ایمان لاؤ گے اور ضرور اس کی مدد کرو گے۔

(سورہ آل عمران آیت 81)

میرے بھائیو اور بہنو! اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس وعدے کا ذکر فرمایا ہے جو ازل میں تمام حضرات انبیاء کرام f سے آنحضرت ﷺ کے بارے میں لیا گیا ہے۔

اس آیت مبارکہ میں آنحضرت ﷺ کی نبوت و رسالت کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے اعلان کیا گیا ہے کہ نبی آخرالزمان حضرت محمد ﷺ کے زمانہ نبوت میں اگر کوئی بھی پیغمبر موجود ہو تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی نبوت و کتاب کو سمیٹ دے۔ خود بھی آنحضرت ﷺ پر ایمان لائے اور دوسروں کو بھی آپ ﷺ پر ہی ایمان لانے کی دعوت دے۔

ہم مختصر بات کر رہے ہیں اس طرح قرآن پاک میں آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کی سینکڑوں دلیلیں ہیں جن سے ہم نے نمونہ کے طور پر چند ایک کا ذکر کیا ہے۔ اب ہم احادیث مبارکہ سے ختم نبوت کے سینکڑوں مضبوط دلائل میں سے چند ایک کا ذکر کرتے ہیں۔

احادیث مبارکہ سے ختم نبوت کے دلائل

میرے بھائیو اور بہنو! آنحضرت ﷺ نے احادیث متواترہ میں اپنے خاتم النبیین ہونے کا اعلان فرمایا ہے اور ختم نبوت کی ایسی تشریح فرما دی کہ اس کے بعد آپ ﷺ کے آخری نبی ہونے میں کسی کو شک وشبہ اور تاویل کی گنجائش نہیں رہی۔ متعدد اکابر علماء نے احادیث ختم نبوت کے متواتر ہونے کی تصریح کی ہے۔ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع m نے اپنی کتاب ''ختم نبوت کامل'' میں 210 احادیث مبارکہ کا ذکر کیا ہے ان احادیث مبارکہ پر اہل سنت والجماعت کے تمام مسالک اور مکاتیب فکر متفقہ ایمان رکھتے ہیں۔ جن احادیث مبارکہ میں عقیدہ ختم نبوت کو بیان کیا گیا ہے ان میں سے ہم صرف تین احادیث مبارکہ مختصر طور پر بیان کریں گے اس سے پہلے یہ عبارت دیکھ لیجیے:

محدث حافظ ابن حزم ظاہری m فرماتے ہیں:

ترجمہ: وہ تمام حضرات جنہوں نے آنحضرت ﷺ کی نبوت، آپ ﷺ کے معجزات اور آپ ﷺ کی کتاب (قرآن مجید) کو نقل کیا ہے انہوں نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے یہ خبر دی تھی کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں''

(کتاب الفصل جلد نمبر 1 ص 77)

پس عقیدہ ختم نبوت جس طرح قرآن کریم کی نصوص قطعیہ سے ثابت ہے اسی طرح آنحضرت ﷺ کی احادیث مبارکہ متواترہ سے بھی ثابت ہے۔

نبوت کے محل کی آخری اینٹ خاتم النبیین ﷺ

حدیث مبارکہ:

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے حضرات انبیاء کرام f کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بہت حسین وجمیل محل بنایا مگر اس کے کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگ اس کے گرد گھومنے اور بہت تعریف کرنے لگے اور یہ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگا دی گئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا

میں وہی اینٹ ہوں اور میں نبیوں کوختم کرنیوالا ہوں۔''

(بخاری شریف کتاب المناقب باب 18 حدیث 3534) (مسلم شریف کتاب الفضائل حدیث 22)

میرے بھائیو اور بہنو! اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے ختم نبوت کی ایک مخصوص مثال بیان فرمائی ہے کہ جیسے محل کی آخری اینٹ لگنے سے محل مکمل ہو جاتا ہے جس کے بعد نہ تو کوئی اینٹ نکالی جاتی ہے اور نہ ہی مزید اینٹ لگنے کی گنجائش رہتی ہے۔ ایسے ہی نبوت کے محل کی آخری اینٹ آپ ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کے آنے سے نبوت کا محل مکمل ہو گیا۔ اب جیسے یہ ممکن نہیں کہ آپ ﷺ سے ماقبل کسی نبی سے نبوت واپس لے لی جائے۔ ایسے ہی یہ بھی ناممکن ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی اور کو نبوت عطا کی جائے۔ پھر آپ ﷺ نے مثال بیان فرمانے کے بعد واضح الفاظ میں یہ بھی فرما دیا کہ ''میں نبیوں کو ختم کرنیوالا ہوں یعنی جو سلسلہ نبوت حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا اللہ نے وہ مجھ پر ختم فرما دیا ہے۔ اب میرے بعد کسی کو نبوت نہیں دی جائیگی۔

مرزا صاحب کی جسارت آخری اینٹ ''میں'' ہوں (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی صاحب نے دعویٰ کیا کہ آخری اینٹ میں ہوں ملاحظہ کریں:

مرزا صاحب کے نزدیک محل نبوت کی تکمیل خاتم النبیین آنحضرت ﷺ پر نہیں بلکہ مرزا قادیانی پر ہوئی ہے۔ مرزا صاحب آنحضرت ﷺ سے مقابلہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں جو کہ آپ پہلے بھی پڑھ چکے ہیں۔

''خدانے ارادہ فرمایا کہ اس پیشین گوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ بنا (محل) کو کمال تک پہنچادے بس میں وہی اینٹ ہوں'' (یعنی میں آخری نبی ہوں)۔

(روحانی خزائن جلد 16 ص 178 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! اس پر آپ غور کریں کہ مرزا صاحب نے کس کس طرح تحریفات کے طوفان کھڑے کیے ہیں اور ہر جگہ آنحضرت ﷺ کا مقابلہ کیا اور آپ ﷺ کے اعزازات، فضیلتوں اور امتیازات کو چھیننے کی ناکام کوشش کی ہے۔

سابقہ حضرات انبیاء کرام f سے چھ امتیازی فضیلتیں:

حدیث مبارکہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے چھ چیزوں میں سابقہ حضرات انبیاء کرام f پر فضیلت دی گئی ہے۔

(۱) مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے ہیں۔

(۲) رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے۔

(۳) مال غنیمت میرے لیے حلال کر دیا گیا۔

(۴) روئے زمین کو میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی چیز بنا دیا گیا۔

(۵) مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔

(۶) مجھ پر تمام نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔

(صحیح مسلم شریف جلد ۱ ص ۱۹۹)

میرے بھائیو اور بہنو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں احادیث میں مختلف انداز سے عقیدہ ختم نبوت کو بیان کیا ہے وہاں اپنے بعد نبوت کے جھوٹے دعوے داروں کی بھی پیشین گوئی فرمائی ہے۔ (جیسا کہ آپ پہلے پڑھ چکے ہیں۔)

امت محمدیہ میں تیس بڑے کذاب

حدیث مبارکہ

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں تیس جھوٹے ہوں گے ہر ایک کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(ابوداؤد شریف جلد ۲ ص 595) (ترمذی شریف جلد 2 ص 45)

میرے بھائیو اور بہنو! یہ حدیث حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے علاوہ دس سے زیادہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے مروی ہے اس حدیث شریف میں واضح اعلان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کذاب و دجال ہے۔ جب کہ اس کے برعکس ذخیرہ احادیث میں سے ایک بھی حدیث ایسی نہیں جس میں کسی نبی کے آنے کی کوئی پیشین گوئی کی گئی ہو۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملنا ہوتی تو علی الاطلاق نبوت کے دعویداروں کو کذاب و دجال نہ کہا جاتا بلکہ کسی ایک کا استثنا ہوتا۔ اور بعد میں کسی نبی کے آنے کا ذکر ہوتا۔

ہمارا چیلنج ہے کہ جماعت احمدیہ کسی بھی صحیح حدیث سے کسی بھی آنے والے نبی کا ذکر دکھادے۔ صرف حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم قرب قیامت میں تشریف لائیں گے وہ بھی امتی بن کر آئیں گے نبی بن کر نہیں آئیں گے۔ کیونکہ ان کا زمانہ نبوت گزر چکا ہے اب اسی شریعت کے تابع ہو کر آئیں گے۔

اجماع حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے ختم نبوت کے دلائل

میرے بھائیو اور بہنو! حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین امت کا سب سے بہترین طبقہ ہیں۔ نزول قرآن کے عینی شاہد ہیں۔ انہوں نے براہ راست رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے دین سیکھا۔ یہ طبقہ یقینی نجات پانے والا ہے اس طبقے کا کسی بات پر متفق ہو جانا اس بات کے حق ہونے کی پختہ دلیل ہے اس مقدس گروہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! جب مسیلمہ کذاب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے آخری دور میں دعویٰ نبوت کیا تو جمہور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے اسے محض دعویٰ نبوت کی وجہ سے اور اس کی جماعت کو اس کذاب کے دعویٰ نبوت کی تصدیق کرنے کی وجہ سے کافر سمجھتے ہوئے ان سے عام کفار کی نسبت زیادہ سخت معاملہ کیا۔

یہ اسلام میں سب سے پہلا اجماع تھا۔ حالانکہ مسیلمہ کذاب بھی مرزا صاحب کی طرح نبوت کا دعویٰ کرنے کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا ظاہری اقرار بھی کرتا تھا۔ یہاں

تک کہ اس کی اذان میں ''اشھد ان محمد ا رسول اللّٰہ'' پکارا جاتا تھا۔ اور وہ خود بھی بوقت اذان اس کی شہادت دیتا تھا۔

مسیلمہ کذاب نبی کریم ﷺ کے لیے اذان میں یہ گواہی دیتا تھا کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور اس کا مؤذن عبداللہ بن نواحہ اور اقامت کہنے والا حجیر بن عمیر تھا۔ جب حجیر شہادت (اشھد ان محمد رسول اللّٰہ) پر پہنچتا تو مسیلمہ بآواز بلند کہتا کہ حجیر نے صاف بات کہی اور پھر اس کی تصدیق کرتا تھا۔

(تاریخ طبری جلد 3 ص 245)

اس کا نبوت وقرآن پر ایمان کلمہ، نماز، روزہ، سب کچھ ہی تھا۔ مگر ختم نبوت کے بدیہی مسئلہ کے انکار اور دعویٰ نبوت کی وجہ سے باجماع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کافر سمجھا گیا۔ خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا ایک عظیم الشان لشکر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی امارت میں مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کے لیے یمامہ کی طرف روانہ کیا۔

میرے بھائیو اور بہنو! تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین میں سے کسی ایک نے بھی اس اجماع کا انکار نہ کیا اور کسی نے نہ کہا کہ یہ لوگ اہل قبلہ ہیں کلمہ گو ہیں نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں۔ (جماعت احمدیہ کی طرح) حج کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں ان کو کیسے کافر سمجھ لیا جائے۔ کیونکہ جب ختم نبوت کا انکار کر دیا گیا تو گویا پورے دین کا انکار ہو گیا کسی کا کلمہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ سب کچھ باطل ہو گیا۔ یہ دلیل ہے کہ سب سے پہلا اجماع اس مسئلہ ختم نبوت پر منعقد ہوا۔ مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی جانے والی جنگ یمامہ میں بارہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین شہید ہوئے۔ جن میں سے ۷۰ بدری صحابہ اور سات سو حفاظ قرآن اور فقیہ تھے۔ جس سے سمجھ میں آ سکتا ہے کہ ختم نبوت کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے نزدیک کتنی اہمیت تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا اجماع ختم نبوت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

ختم نبوت پر اجماع اُمت سے دلائل

میرے بھائیو اور بہنو! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے اجماع کے بعد امت کے اجماع کا درجہ

ہے اور پوری امت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کسی بھی ظلی، بروزی، غیر تشریعی، امتی نبی وغیرہ کسی قسم کے دعویٰ نبوت کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔ یہ بات پورے چیلنج سے کہی جا سکتی ہے کہ پوری امت مسلمہ میں سے کوئی ایک بھی ایسا عالم نہیں جس نے حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی ماننے کے عقیدے سے اختلاف کیا ہو۔ اور امت مسلمہ کے تمام مسالک اور فرقے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ ذیل میں اجماع امت پر چند حوالے ذکر کیے جاتے ہیں:

محدث ملا علی قاری m جونویں صدی کے بڑے امام ومحدث ہیں لکھتے ہیں:

دَعوی الشُوَّةِ بَعُدَ نبینا ﷺ کُفرٌ بِالْاِجْمَاعٍ

ترجمہ: ''ہمارے نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالا جماع کفر ہے''

(شرح فقہ اکبر ص 202)

حجۃ الاسلام امام غزالی m ''الاقتصاد'' میں فرماتے ہیں:

ترجمہ: ''بیشک اُمت نے بالا جماع اس لفظ (خاتم النبیین) سے یہ سمجھا کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ رسول اور اس پر اجماع ہے کہ اس لفظ میں کوئی تاویل وتخصیص نہیں پس اس کا منکر یقیناً اجماع امت کا انکار کرنے والا کافر ہے۔''

(الاقتصاد فی الاعتقاد ص 123 از امام غزالی m)

ختم نبوت پر اجماع امت کو علامہ ابن حجر مکی m نے اپنے فتاویٰ میں اس طرح بیان فرمایا ہے

ترجمہ: ''اور جو شخص آنحضرت ﷺ کے بعد کسی وحی کا معتقد ہو وہ باجماع المسلمین کافر ہے''

(فتاویٰ ابن حجر مکی m)

مختصر یہ کہ ساری اُمت کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کسی بھی شخص کو کسی بھی زمانے میں کسی بھی ظلی، بروزی، تشریعی، غیر تشریعی قسم کی نبوت نہیں دی جائے گی اور جو کوئی بھی دعویٰ نبوت کرے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اسی عقیدہ ختم نبوت کے مرزا صاحب بھی قائل تھے اور مرزا صاحب نے 58 سال کی عمر تک اسی عقیدہ کا اقرار کیا اور اسی پر ایمان رکھا۔

مرزا صاحب کے اہم اعترافات

میرے بھائیو اور بہنو جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں کہ پہلے مرزا صاحب نے اپنی ابتدائی تحریروں میں خود اپنا عقیدہ لکھا ہے:

مرزا صاحب کا پہلا عقیدہ

''آنحضرت ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا کاذب اور کافر ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اص 230 از مرزا قادیانی)

''دعویٰ نبوت کرنا اسلام سے خارج ہو کر کافروں سے ملنا ہے۔

(روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 297 از مرزا قادیانی)

آنحضرت ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا لعنتی ہے۔

(مجموعہ اشتہارات، جلد 2، ص 297)

''نبوت کا دعویٰ کذب، الحاد اور زندقہ ہے۔''

(روحانی خزائن 7 ص 297 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب کا دوسرا عقیدہ

لیکن پھر حلقہ عقیدت بڑھنے پر مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت کر دیا ملاحظہ کریں:

''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔''

(روحانی خزائن جلد 18 ص 206 از مرزا قادیانی)

''اللہ نے مجھے بھیجا اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے''

(روحانی خزائن جلد 22 ص 503 از مرزا قادیانی)

میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔

(ایک غلطی کا ازالہ ص 17) (روحانی خزائن جلد 18 ص 211 (مجموعہ اشتہارات جلد 3 ص 36)

مرزا صاحب کیا بن گئے؟

میرے بھائیو اور بہنو! آپ غور کریں کہ کیا مرزا صاحب نبوت و رسالت کا دعویٰ کر کے اپنے پہلے اقوال کی وجہ سے کاذب، کافر، دائرہ اسلام سے خارج، ملحد، زندیق، اور لعنتی نہیں بن گئے۔؟

مرزا صاحب کی قلابازی:

مرزا صاحب نے نبوت و رسالت کے دعویٰ میں تدریج (آہستہ آہستہ ترقی کرنا) سے کام لیا ہے چنانچہ جب مناظر اسلام، عالم دین، ملہم من اللہ، مجدد وقت، مثیل مسیح، مسیح موعود، امام مہدی کے دعوے سے نبوت کے دعوے پر پہنچے تو مسلمانوں کی طرف سے سخت مخالفت ہوئی تو مرزا صاحب نے ابتداء میں دعویٰ نبوت سے رجوع کر لیا اور ایک معذرت نامہ شائع کیا جس میں لکھا:

''اس لفظ نبوت سے مراد حقیقی نبوت نہیں بلکہ صرف محدث مراد ہے''

نبی کے لفظ کی جگہ محدث کا لفظ ہر جگہ سمجھ لیں اور اس کو یعنی لفظ نبی کو کاٹا ہوا خیال فرمائیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 ص 312,313 از مرزا قادیانی)

میرے بھولے بھالے بھائیو اور بہنو! آپ انتہائی غور و فکر کر کے دیکھیں کہ کیا سابقہ تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار حضرات انبیاء کرام f میں کوئی نبی ایسا ہوا جس نے اقرار و انکار کی مشکوک کیفیت کیساتھ دنیاوی ملازمین کی طرح آہستہ آہستہ ترقی کرتے ہوئے نبوت کا دعویٰ کیا ہو؟

کیا کوئی نبی ایسا ہوا جس نے لوگوں کی مخالفت اور خوف کی وجہ سے اپنے دعویٰ نبوت سے رجوع کیا ہو؟

مرزا صاحب اور انکی جماعت ''احمدیہ'' کے عقیدے کے مطابق آنحضرتﷺ کے بعد نبوت جاری ہے اور اس کے ملنے کا معیار آنحضرتﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری ہے یعنی اب نبوت اسے ملے گی جو آپﷺ کی اطاعت کرے گا۔

میرے بھائیو اور بہنو! بڑے درد دل سے گزارش کر رہا ہوں کہ کیا پوری امت مسلمہ میں سے سوائے مرزا صاحب کے کسی اور نے آپﷺ کی اطاعت نہیں کی ہے؟

وہ کون سی خوبیاں ہیں جو حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم اجمعین، عشرہ مبشرہ دیگر ڈیڑھ لاکھ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین، لاکھوں تابعین، تبع تابعین، ائمہ، مجتہدین، مجاہدین، ائمہ مفسرین، ائمہ محدثین، فقہا کرام اور اولیاء اللہ m میں تو نہیں پائی جاتی تھیں لیکن مرزا صاحب میں موجود تھیں؟

آپ انصاف سے بتائیں کہ کیا مرزا صاحب نے آنحضرتﷺ کی اتباع کی ہے؟ مرزا صاحب نے جو اللہ تعالیٰ اور حضرات انبیاء کرام f کی گستاخیاں کی ہیں کیا یہ اتباع رسولﷺ ہے؟

مرزا صاحب نے جو مختلف مذاہب کے لوگوں کو فحش گالیاں دی ہیں، کیا یہ اتباع رسول ﷺ ہے؟

مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں جو جھوٹ لکھے ہیں، کیا یہ اتباع رسولﷺ ہے؟

مرزا صاحب نے جو شراب پی، غیر محرم عورتوں سے تعلق رکھا، کیا یہ اتباع رسولﷺ ہے؟

مرزا صاحب کا جہاد نہ کرنا، زکوۃ نہ دینا، حج نہ کرنا، تسبیح نہ پڑھنا، اعتکاف نہ کرنا، ہجرت نہ کرنا، قرآن حفظ نہ کرنا، حدود اللہ کو نافذ نہ کرنا، انگریزوں کی چاپلوسی کرنا وغیرہ کیا یہ سب اتباع رسولﷺ ہے؟

بعض ''احمدی'' کہتے ہیں مرزا صاحب کو آنحضرتﷺ کی اطاعت و پیروی کرنے کی وجہ سے نبوت ملی ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! آپ یہ غور وفکر کرو کہ کیا آنحضرتﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری سے نجات مل سکتی ہے یا نہیں، اگر نجات مل سکتی ہے تو پھر مرزا صاحب کو ماننے کی کیا ضرورت ہے؟

اگر آنحضرت ﷺ کی صرف اطاعت کرنے اور مرزا صاحب کو نہ ماننے سے نجات نہیں مل سکتی تو مرزا صاحب کو صرف اطاعت کرنے سے نبوت کیسے ملی؟

یہ ایمان اور آخرت کا معاملہ ہے غور وفکر کریں۔ ہم آپ کو ارکان اسلام اور احکامات شریعت سے مزید کچھ ختم نبوت کے دلائل مختصر طور پر دیتے ہیں:

معجزات سے ختم نبوت کے دلائل

میرے بھائیو اور بہنو! سینکڑوں معجزات جو ختم نبوت کی مضبوط دلیلیں اور اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں ان میں سے ہم صرف مختصر طور پر ایک معجزے کا ذکر کرتے ہیں جس کو حدیث ''ضب'' میں یعنی مردہ گوہ (جانور) کی گواہی والا معجزہ کہا جاتا ہے۔

حدیث مبارکہ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ بنی سلیم کا ایک دیہاتی (بدو) گوہ کا شکار کرکے کھانے کے لیے گھر لے جا رہا تھا۔ نبی کریم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی ایک مجلس میں تشریف فرما تھے اس نے مجمع میں رسول اللہ ﷺ کی طرف اشارہ کرکے پوچھا یہ کون ہیں؟

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے بتایا یہ رسول اللہ ﷺ ہیں وہ مجمع کو چیرتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا۔ لات وعزیٰ کی قسم! آسمان تلے کوئی سانس لینے والا اور متکلم مجھے آپ سے زیادہ ناپسندیدہ اور برا نہیں۔ لوگ مجھے جلد بازی کا طعنہ نہ دیتے تو میں آپ کو قتل کرکے عرب وعجم کی مسرت کا سامان مہیا کر دیتا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھے اجازت فرمایئے میں اس کا سر قلم کر دوں، آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ بردباری (حلم) اور عقل مندی نبوت کا ایک جز ہے۔ پھر آپ ﷺ دیہاتی سے مخاطب ہوئے فرمایا! تم نے اس قدر سخت بات کہی ہے اور میری توقیر اور تعظیم کیوں نہ کی، تو اس نے کہا'' آپ مجھے مرعوب کرنا چاہتے ہیں'' پھر اس نے آپ ﷺ کے سامنے مردہ گوہ (ریگستانی جانور) پھینکتے ہوئے کہا جب تک یہ گوہ ایمان نہیں لائے گی میں بھی اس وقت تک ایمان نہیں لاؤں گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اے ضَبُ (گوہ) اس نے سلیس عربی زبان میں جواب دیا جسے حاضرین نے سنا (لبیک وسعدیک) میں حاضر میری خوش بختی! اے میدان محشر کی زیب و زینت! آپ ﷺ نے پوچھا تو کس کی عبادت گزار ہے؟ اس نے کہا جس کا عرش آسمان میں ہے جس کی حکومت زمین پر ہے اور سمندر میں اس کا بنایا ہوا راستہ ہے۔ بہشت میں اس کی رحمت ہے دوزخ میں اس کا عذاب ہے، پھر آپ ﷺ نے پوچھا! بتا میں کون ہوں؟ تو اس نے جواب دیا آپ رب العالمین کے رسول ہیں۔ اور آخری نبی ہیں، آپ کی تصدیق کرنے والا کامیاب اور آپ کی تکذیب کرنے والا ناکام و نامراد ہے۔ یہ سن کر اس بدو (دیہاتی) نے کہا خدا کی قسم! اب میری کایا ہی پلٹ گئی ہے۔ اب آپ مجھے میرے ماں باپ اور میری ذات سے بھی پیارے ہیں اور اب میں آپ کو تہہ دل سے چاہتا ہوں۔

توحید و رسالت اور ختم نبوت کی شہادت دیتا ہوں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا کا شکر ہے کہ اس نے میری بدولت آپ کو ہدایت نصیب فرمائی۔ یہ دین غالب ہوگا۔ مغلوب نہیں ہوگا۔ نماز اس کا اہم شعار ہے۔ اور نماز قرآن کی تلاوت کے بغیر قبول نہیں اس نے عرض کیا۔ مجھے قرآن سکھایئے آپ ﷺ نے اسے سورہ اخلاص پڑھائی۔ اس نے کہا مزید بتایئے۔ میں نے بسیط اور طویل وجیز اور مختصر کلام اس سے بہتر نہیں سنا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا سنو! یہ اللہ کا کلام ہے شعر و اشعار نہیں۔ سورہ اخلاص کا ایک بار پڑھنا قرآن کریم کے تہائی۔ دو بار تلاوت کرنا دو تہائی قرآن کے ثواب کے مترادف ہے اور تین بار قرأت کرنا پورے قرآن کے برابر ہے۔

(مندرجہ روایت امام بیہقی رحمۃ اللہ معجزات النبی ﷺ ص 124، 125 از ابن کثیر m)

میرے بھائیو اور بہنو! خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حیات طیبہ کا ہر قول و فعل سراپا اعجاز خداوندی ہے۔ آپ ﷺ کے اخلاق اور اقوال و افعال بھی معجزہ ہیں آپ ﷺ کی شریعت بھی ایک مستقل معجزہ ہے۔ آپ کی امت کا علم، ان کی دینداری اور زندگی میں آپ کا معجزہ ہے۔ آپ ﷺ کی امت کے صالحین کی کرامات بھی آپ ﷺ کا ہی معجزہ ہے۔ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت سے بعثت تک اور بعثت سے وصال تک پوری سیرت کے مطالعہ سے اور

آپ ﷺ کے وطن مالوف اور حسب و نسب میں غور و فکر سے بالکل واضح ہے۔ روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ آپ ﷺ کی ذات وصفات اور مکمل حیات معجزہ ہی معجزہ اور ساری کائنات اور تمام عالمین سے افضل ہے۔ سب سے بڑھ کر اللہ کا کلام (قرآن مجید) خود خاتم النبیین ﷺ کا زندہ جاوید اور تا قیامت معجزہ ہے۔ مختصر یہ کہ ہزاروں معجزات میں سے صرف ایک کا ذکر کیا ہے کہ ایک مردہ گوہ کو تو پتہ چل گیا کہ آپ ﷺ خاتم النبیین یعنی آخری نبی ہیں مگر چودھویں صدی کے لاکھوں ''احمدیوں'' کو ابھی تک پتہ نہ چلا۔ کہ آپ ﷺ ہی آخری نبی ہیں'' یا کچھ لوگوں'' نے ہی پتہ نہ چلنے دیا۔

ہائے کاش اگر آج وہ گوہ موجود ہوتی تو چیخ چیخ کر کہتی کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں آخری نبی ہیں، آخری نبی ہیں۔ تو جس طرح اس بدو کی کایا پلٹی اور وہ بدو پل بھر میں دشمن رسول ﷺ سے صحابی رسول ﷺ بن گیا۔ اسی طرح میرے دیس کے اور اس دور کے سادہ لوح ''احمدی'' بھائیو اور بہنو! آپ کی بھی کایا پلٹ جاتی اور آپ منکرین ختم نبوت سے جاں نثاران ختم نبوت بن جاتے۔ اتنی باتیں کرنے اور لکھنے منتیں کرنے اور دعوتی کتابیں لکھنے کی ضرورت ہی باقی نہ رہتی اور آپ اس ارتداد سے نکل کر دوزخ سے بچ جاتے اور جنت میں جانے والے بن جاتے۔ یہ معجزہ اور باقی تمام معجزات ختم نبوت کے واضح دلائل ہیں۔

وضو سے ختم نبوت کی دلیل

میرے بھائیو اور بہنو! جنت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی وضو ہے۔ جس دن وحی نازل ہوئی اسی دن نبی کریم ﷺ کو نماز کا طریقہ سکھایا گیا۔

(مسند احمد شریف جلد 4 ص 161) (مشکوۃ شریف ص 43)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور بعد میں کلمہ شہادت پڑھے تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

(مسلم شریف جلد 1 ص 122)

جنت کے دروازے باوضو ہو کر حضرت محمد ﷺ کی نبوت کی گواہی دینے والے کے لئے کھلتے ہیں۔ مرزا صاحب کو ماننے والوں کے لیے جنت کا دروازہ نہیں کھلا۔ البتہ دوزخ کے ساتوں دروازے کھلے ہیں (اللہ ہم سب کو ان سے محفوظ رکھے آمین)

نماز اور درود سے ختم نبوت کی دلیل

میرے بھائیو اور بہنو! نماز میں کلمہ شہادت پڑھنا اور آپ ﷺ پر اور آپ کی آل پر درود شریف پڑھنا ختم نبوت کی بڑی مضبوط دلیل ہے جس میں کسی اور کے آنے کا ذکر نہیں ہے۔

(صحیح بخاری شریف جلد 1 ص 173)

اہل مدینہ کا قبول اسلام ختم نبوت کی دلیل

میرے بھائیو اور بہنو! ایام حج کے موقعہ پر خاتم النبیین ﷺ نے اہل مدینہ سے ملاقات کی اور انہیں اسلام کی دعوت دی۔ تو قبلہ خزرج کے لوگوں نے سن کر کہا کہ یہ تو وہی آخری نبی ہیں جن کے بارے میں یہودی ہمیں ڈراتے ہیں کہ ہم ان سے مل کر تمہیں ماریں گے۔ جلدی کرو ان پر ایمان لے آؤ لہٰذا انہوں نے آپ ﷺ کو خاتم النبیین سمجھ کر اور مان کر اسلام قبول کیا جو کہ ختم نبوت کی بڑی دلیل ہے۔

(سیرۃ النبویہ للندوی ص 153-155)

امامت حضرات انبیاء کرام f ختم نبوت کی دلیل

میرے بھائیو اور بہنو! معراج کی رات تمام حضرات انبیاء کرام f کو بیت المقدس لایا گیا اور سب کی امامت آپ ﷺ نے کروائی۔ امامت اگر بیت اللہ میں ہوتی تو کہا جا سکتا تھا کہ آپ میزبان تھے اس لیے امامت کروائی مگر بیت المقدس میں تو آپ ﷺ سب کے مہمان تھے کیونکہ آپ تمام حضرات انبیاء کرام f سے افضل ہیں اور آخری نبی ہیں۔

تمام حضرات انبیاء کرام f کی امامت کے بارے میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''اللہ تعالیٰ نے تمام حضرات انبیاء کرام f سے عہد لیا تھا کہ اگر تمہاری موجودگی میں محمد ﷺ تشریف لائیں تو تمہیں ان کی پیروی (اقتدا) کرنی ہوگی۔''

(تفسیر درمنشور جلد 2 ص 254+252)

چودھویں صدی کے مجدد بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی m نے اپنی کتاب میں کیا خوب ارشاد فرمایا ہے۔

''غرض جیسے کہ آپ ﷺ نبی الامۃ ہیں ایسے ہی نبی الانبیاء f بھی ہیں۔''

(تحذیرالناس ص4 از حضرت نانوتوی m)

اسی لیے تمام ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش حضرات انبیاء کرام f کی موجودگی میں خاتم النبیین ﷺ نے امامت فرمائی۔ کیا اس نماز میں مرزا صاحب بھی موجود تھے؟ نہیں یقیناً نہیں ہرگز نہیں۔ یہی ختم نبوت کی دلیل ہے ماننے والے کے لیے ایک بات ہی کافی ہوتی ہے غور وفکر کرتے جائیں اور اللہ سے ہدایت مانگتے جائیں۔

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا فرمان ختم نبوت کا اعلان:

بیت المقدس میں حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو تمام حضرات انبیاء کرام f کے سامنے خطاب کر کے فرمایا! اے بیٹے تیری آج رات اپنے پروردگار سے ملاقات ہوگی اور تیری امت سب سے آخری اور سب سے بڑی امت ہے۔

(تفسیر ابن کثیر جلد 3 ص 28)

تحویل قبلہ سے ختم نبوت کی دلیل:

میرے بھائیو اور بہنو! خاتم النبیین ﷺ فرماتے بھی تھے اور آپ کی خواہش بھی تھی کہ قبلہ بیت اللہ (خانہ کعبہ) ہو اور اس کو بزور فتح بھی کیا۔ جب سورۃ بقرہ کی آیت تحویل قبلہ کی نازل ہوئی تو نماز کا رخ قبلہ (خانہ کعبہ) کی طرف ہوگیا۔ اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے لکھا ہے کہ ''پہلی کتابوں میں لکھا ہے کہ آخری نبی دو قبلوں والے ہوں گے بالآخر (قبلہ) خانہ کعبہ ہو جائے گا۔ تحویل قبلہ ختم نبوت کی بڑی مضبوط دلیل ہے۔

(تفسیر عثمانی ص29 ف10)

غزوہ بدر سے ختم نبوت کی دلیل

غزوہ بدر کے دن جب رسول اللہ ﷺ نے قبلہ رخ ہو کر بارگاہ خداوندی میں دعا کی۔

ترجمہ: اے اللہ تو نے مجھ سے وعدہ کیا اس کو پورا فرما۔ اے اللہ تو نے مجھ سے جو

وعدہ کیا وہ عطا فرما۔ اے اللہ اگر مسلمانوں کی یہ جماعت ہلاک ہوگئی تو اس زمین میں تیری پرستش نہ ہوگی۔

(مسلم شریف جلد 2 ص 93) (مسلم شریف تحقیق محمد فواد عبدالباقی جلد 3 ص 1383)

اس دعا میں یہ نہ فرمایا کہ کسی دوسرے نبی کے آنے تک عبادت نہ ہوگی۔ بلکہ عبادت کی نفی کو عام رکھا۔ پتہ چلا کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں غزوہ بدر کی دعا ختم نبوت کی بڑی دلیل ہے۔

غزوہ احد سے ختم نبوت کی دلیل:

جنگ احد کے دن جب افواہ چلی کہ آپ ﷺ شہید ہوگئے ہیں تو اس پر اللہ رب العزت نے قرآن پاک کی آیت نازل فرمائی۔

ترجمہ: اور محمد تو رسول ہیں تحقیق ان سے پہلے بہت سے رسول ہوگزرے ہیں۔

(سورۃ آل عمران، آیت 144)

اس میں اللہ پاک نے پہلے آنے والے رسولوں کا ذکر کیا بعد میں کسی رسول کا ذکر نہیں کیا یہ ختم نبوت کی سب سے بڑی دلیل ہے سمجھنے اور ماننے والوں کے لیے۔

مختصر ختم نبوت کے دلائل:

اسی طرح اسلام کے ہر ارکان اور ہر شعائر اسلام سے ختم نبوت ثابت ہوتی ہے۔

اب ہم اختصار کے ساتھ مزید مختلف دلائل کا اشارتاً اور صرف سرسری ذکر کرتے ہیں۔

- ☆ اذان و اقامت سے ختم نبوت کی دلیل
- ☆ اذان و اقامت کے جواب سے ختم نبوت کی دلیل
- ☆ بادشاہوں کے نام خطوط سے ختم نبوت کی دلیل
- ☆ خطبہ فتح مکہ سے ختم نبوت کی دلیل
- ☆ حج سے ختم نبوت کی دلیل
- ☆ عمرے سے ختم نبوت کی دلیل

- ☆ مقام ابراہیم سے ختم نبوت کی دلیل
- ☆ امیر حج کے اعلان سے ختم نبوت کی دلیل
- ☆ سود کی حرمت سے ختم نبوت کی دلیل
- ☆ حجۃ الوداع سے ختم نبوت کی دلیل
- ☆ قبر کی تنہائی سے ختم نبوت کی دلیل
- ☆ کلمہ طیبہ سے ختم نبوت کی دلیل
- ☆ نبی کریم ﷺ کے سوالات سے ختم نبوت کی دلیل
- ☆ نظام خلافت سے ختم نبوت کی دلیل
- ☆ قرآن کے حروف مقطعات سے ختم نبوت کی دلیل۔
- ☆ اسلام (صراط مستقیم) سے ختم نبوت کی دلیل

میرے بھائیو اور بہنو! اسی طرح ہر حکم میں ختم نبوت کی روشن دلیل موجود ہے۔

اب بھی وقت ہے کہ قرآن وحدیث کے اہم عقیدے یعنی ''عقیدہ ختم نبوت'' پر ایمان لا کر دنیا وآخرت میں سرخرو ہو جائیں عقل مند کے لیے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے اور موت کا فرشتہ سر پر کھڑا ہے کہیں دیر نہ ہو جائے۔ غور وفکر کر کے اپنے ایمان اور عقیدے کی اصلاح کر لیجئے۔ اس عقیدے کو مزید تفصیل سے جاننے اور سمجھنے کے لیے درج ذیل کتب کا مطالعہ کیجیے۔

عقیدہ ختم نبوت (از مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید m)

ختم نبوت (مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع m)

قادیانی شبہات کے جوابات (مولانا اللہ وسایا مدظلہ)

دروس ختم نبوت، گلدستہ ختم نبوت، آیات ختم نبوت، حضرت نانوتوی m اور خدمات ختم نبوت (مولانا سیف الرحمٰن قاسم مدظلہ)

(ضیائے حدیث، ختم نبوت نمبر) (ماہنامہ کنز الایمان ختم نبوت نمبر) (عقیدہ ختم نبوت از ڈاکٹر طاہر القادری) خاتم النبیین از ڈاکٹر لیاقت نیازی) (عقیدہ ختم نبوت از پروفیسر حبیب اللہ چشتی) وغیرہ۔

لاہوری ''احمدی'' گروپ

میرے بھائیو اور بہنو! جماعت ''احمدیہ'' ربوہ (چناب نگر) کی طرح انجمن ''احمدیہ'' لاہور بھی مرزا صاحب کی اندھی عقیدت میں گرفتار ہے۔ صرف انیس اور بیس کا فرق رکھتی ہے۔ عقائد وغیرہ میں اور مرزا صاحب کی عقیدت وتقلید میں ''انجمن احمدیہ'' لاہور بھی ''جماعت احمدیہ'' ربوہ (چناب نگر) کی طرح مرزا صاحب کو ہی اپنا پیشوا مانتی ہے۔

لاہوری احمدیوں کا عقیدہ:

انجمن ''احمدیہ'' لاہور کے بانی کا اہم اعتراف:

انجمن ''احمدیہ'' لاہور کے بانی مسٹر محمد علی لاہوری خود بیان کرتے ہیں۔

''ہم حضرت مسیح موعود کو اس زمانہ کا نبی رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں اور جو درجہ حضرت مسیح موعود نے بیان فرمایا ہے اس سے کم وبیش کرنا بموجب سلب ایمان سمجھتے ہیں''

(اخبار پیغام صلح جلد اول ص 42،16 اکتوبر 1913)

مزید دیکھئے:

''ہم خدا کو شاہد کر کے اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا ایمان ہے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے اور اس زمانہ کی ہدایت کے لیے دنیا میں نازل ہوئے آج آپ کی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے۔''

(اخبار پیغام صلح جلد اول ص 35 اشاعت ستمبر 1913)

انجمن ''احمدیہ'' لاہور کا عقیدہ

''جماعت احمدیہ لاہور یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے مجدد وقت،

محدث وملہم من اللہ اور مسیح ومہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے اس میں کوئی بعید نہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنی تحریرات میں لفظ نبی کا استعمال کیا مگر اسے لغوی معنوں میں نہ کہ اسلامی اصطلاح کی صورت میں''

(اختلاف سلسلہ احمدیہ ص40 از عامر الازہری)

''ایک بات ذکر کرنا ضروری ہے کہ جماعت احمدیہ کے اختلاف سے قطعاً یہ مراد نہ لی جائے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی تعلیم میں کوئی کمی یا نقص تھا بلکہ اگر کمی یا نقص ہوسکتا ہے تو ان کے ماننے والوں اور اختلاف کرنے والوں کی سوچ اور فہم میں ہوسکتا ہے۔ ان کی کم علمی یا کم فہمی اس کی قصوروار ہوسکتی ہے مگر خود حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی سچائی اور آپ کے دعاوی کی صداقت میں کوئی دوسری رائے نہیں ہوسکتی۔''

(اختلاف سلسلہ احمدیہ ص18 از عامر عزیز الازہری احمدیہ انجمن لاہور)

جماعت ''احمدیہ'' لاہور کا موقف

1۔ حضرت مرزا صاحب چودھویں صدی کے مجدد ہیں۔
2۔ حضرت مرزا صاحب نے بنیادی دعویٰ محدث ہونے کا کیا جس سے مراد صرف اس قدر ہے کہ ایسا شخص جس سے کثرت سے خدا ہم کلام ہوتا ہے۔
3۔ حضرت مرزا صاحب نے اپنے مشن کے لحاظ سے مسیح موعود اور مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔
4۔ حضرت مرزا صاحب نے ہرگز ہرگز نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ (یہ کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر کے اپنے آپ کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے)
5۔ حضرت مرزا صاحب نے محض صوفیا کی (ٹرمینالوجی) فنا فی الرسولؐ بروزی، مجازی نبی جیسے الفاظ استعمال کیے ہیں جن سے مراد محض ولایت کا مقام ہے اور کچھ نہیں۔

6۔ قرآن مجید کی آیت وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ سے مراد یہی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ یہ آیت ختم نبوت پر قطعی دلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر لحاظ سے آخری نبی ہیں نبوت کا سلسلہ آنحضرت ﷺ پر بند ہو گیا ہے۔

7۔ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ایک مستند حدیث ہے جو اس بات پر قطعی دلالت کرتی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔

8۔ حضرت مرزا صاحب نے شروع سے لے کر تا دم مرگ کبھی بھی اپنے دعویٰ میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔

9۔ حضرت مرزا صاحب کی وحی، وحی ولایت تھی۔

(اختلاف سلسلہ احمدیہ ص 48 از عامر الازہری، احمدیہ انجمن لاہور)

''لاہوری'' مناظر کا اہم اعتراف

''معزز ناظرین! اسی مضمون کے متعلق یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ہم دونوں فریق جن میں یہ مناظرہ ہو رہا ہے اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب خدا کے برگزیدہ اور اس کے مبعوث کردہ مسیح موعود اور مہدی موعود ہیں۔''

(مباحثہ راولپنڈی از اللہ دتہ جالندھری قادیانی ص 129)

''دونوں فریق آپ (مرزا صاحب) کو صادق اور راستباز مانتے ہیں۔''

(مباحثہ راولپنڈی ص 129 از اللہ دتہ جالندھری قادیانی)

اس مناظرے میں لاہوری ''احمدیوں'' نے مرزا صاحب کی نبوت کا انکار نہیں کیا بلکہ کیا دعویٰ پیش کیا ملاحظہ فرمائیں۔

''حضرت مسیح موعود کی جانشین انجمن ہے نہ کہ فرد واحد''

(مباحثہ راولپنڈی ص 120 اللہ دتہ جالندھری قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! آپ نے انجمن ''احمدیہ'' لاہور کے عقائد ملاحظہ کر لیے۔

لاہوری گروپ والے مرزا صاحب کو مجدد، محدث، ملہم من اللہ یعنی اللہ سے وحی پانے والا عیسیٰ ابن مریم اور امام مہدی نبی اور رسول بھی مانتے ہیں اور یہ بھی مانتے ہیں کہ مرزا صاحب نے اپنے لیے ''نبی اور رسول'' کا لفظ استعمال کیا ہے۔ مگر لاہوری گروپ والے لفظ نبی اور رسول کی تاویل کرتے ہیں کہ اس سے لغوی معنی مراد ہیں اسلامی اصطلاحی معنی مراد نہیں۔ حالانکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ مرزا صاحب نے لغوی معنی بیان نہیں کیے بلکہ وضاحت اور صراحت سے بیانگ دہل علی الاعلان اپنے ''نبی اور رسول'' ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ لاہوری گروپ والے مرزا صاحب کے تمام ''دعووں'' کو سچا مانتے ہیں اور یہ بھی مانتے ہیں کہ مرزا صاحب کی (نئے مذہب احمدیت کی) تعلیم میں کوئی نقص یا کمی نہیں ہے بلکہ یہ ماننے اور اختلاف کرنے والوں کی عقل میں کمی ہے لاہوری گروپ والے مرزا صاحب کے تمام دعووں کی صداقت اور حق ہونے کے قائل ہیں۔

میرے بھائیو اور بہنو! اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مرزا صاحب کے تمام دعووں یعنی محدث، مجدد، ملہم من اللہ، مامور من اللہ، عیسیٰ ابن مریم، امام مہدی، نبی اور رسول، غیر تشریعی نبی، تشریعی نبی، امتی نبی، ظلی نبی، بروزی نبی حتیٰ کہ اس سے بڑھ کر ''بعین محمد رسول اللہ، وہی محمد رسول اللہ'' محمد رسول اللہ کی بعثت ثانیہ کے بعد ''بعین خدا'' یقینی خدا، خدا کا باپ'' خدا کا بیٹا، خدا کی بیوی'' اور اس طرح کے 86 دعووں کو سچا مانتے ہیں۔ مگر جب ہم ان سے بات کرتے ہیں کہ آپ بھی مرزا صاحب کو نبی اور رسول مانتے ہیں تو کہتے ہیں کہ نہیں ہم تو صرف مجدد، محدث، مسیح موعود اور امام مہدی مانتے ہیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جب آپ کسی بندے کو سچا اور اپنا پیشوا مانتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ اس بندے کے تمام دعووں کو تمام پیشین گوئیوں کو اور تمام عقائد و نظریات کو سچا مان رہے ہیں۔

یہ کیا بات ہوئی کہ آپ مرزا صاحب کو مجدد، محدث، مسیح موعود، امام مہدی تو مانتے ہیں مگر

نبی اور رسول نہیں مانتے۔تو اس سے کیا سمجھا جائے کہ آپ مرزا صاحب کے کچھ دعوؤں کو تو سچا مانتے ہیں اور کچھ کو سچا نہیں مانتے۔آپ نبی اور رسول ہونے کے دعوے کو سچا نہیں مانتے تو جو بندہ ان دعوؤں میں جھوٹا ہے وہ باقی میں کیسے سچا ہوسکتا ہے؟ اگر لاہوریوں کے نزدیک نبوت ختم ہے اور نبوت کا دعویٰ کرنے والا کافر اور کذاب ہے تو ''نبوت ورسالت'' کے جھوٹے دعوے کرنے والے مرزا صاحب کون ہے؟

اگر آپ مرزا صاحب کے دعوؤں کی تاویلات کرتے ہیں تو جن کا ان کی زبان وقلم سے واضح اعلان ثابت ہوتا ہے ان کی تاویل کیسے کریں گے؟

مرزا صاحب کے تمام دعوے جن کی تاویلات انہوں نے خود نہیں کیں تو آپ کیسے کر سکتے ہیں؟

آپ مرزا صاحب کے تمام دعوؤں کی صفائی پیش کرتے ہیں تو یاد رکھیں صفائی اس چیز کی بنتی ہے جس کا صرف الزام ہو اور کوئی واضح حقیقت نہ ہو یہاں تو مرزا صاحب کی ساری زندگی اور ان کا قول وفعل ان کی برطانوی خدمات،عقائد ونظریات اور امت مسلمہ کے بارے میں ان کا قول وفعل اور دعوؤں کی ابتدا سے لے کر تادم مرگ ہر بات روز روشن کی طرح واضح اور حقیقی ہے اس حقیقت کی کیسے صفائی پیش کر سکتے ہیں؟

لیکن اگر لاہوری گروپ والے یہ کہیں کہ مرزا صاحب نے کوئی نبوت ورسالت'' اور ''بعین محمد رسول اللہ'' ہونے اور ''خدائی'' کے دعوے کیے ہی نہیں تو اس کو ان کی لاعلمی کہیں، حقیقت سے چشم پوشی کہیں یا میں نہ مانوں کی رٹ کہیں؟

ایک طرف تو لاہوری گروپ والے خود اقرار کر رہے ہیں کہ آیت خاتم النبیین قطعی دلالت والی ہے ختم نبوت کے بارے میں اور حدیث **لانبی بعدی** والی بھی مستند ہے اور آنحضرت ﷺ ہی آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی کسی قسم کا نہیں ہوسکتا تو جو اس آیت قطعی دلالت والی کا مصداق خود بنے،تحریف کرے تاویل کرے یا معنی ومفہوم کو تبدیل کرے۔

اور حدیث کا بھی انکار کرے اور اپنے اوپر چسپاں کرنے کی جسارت کرے تو کیا وہ جماعت ''احمدیہ'' لاہور کی نظر میں پھر بھی سچا، راست باز اور صادق ہی ہے؟

دوسری طرف لاہوری گروپ والے مرزا صاحب کو سچا صادق، راست باز اور ان کی تعلیمات اور عقائد نظریات کو حق مانتے ہیں یہ دوغلا پن کیوں۔

دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہوجا
سراسر موم یا پھر سنگ ہوجا

کیونکہ یہ بات تو آپ بھی جانتے ہیں کہ جو آنحضرت ﷺ کے بعد کسی بھی قسم کی نبوت و رسالت کا دعویٰ کرے تو وہ کذاب ہے تو مرزا صاحب یہ سب دعوے کر کے بھی کیونکر صادق راست باز اور سچے ہو سکتے ہیں؟

جو نبوت اور رسالت اور ''بعین محمد رسول اللہ'' ہونے کے دعوے کرے تو وہ قرآن وحدیث اور سنت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین تابعین، تبع تابعین آئمہ کرام، محدثین، فقہا کرام کے مطابق اور امت مسلمہ کے تمام مسالک کے مطابق کذاب اور دجال ہے تو وہ کیسے مومن یا نیک آدمی مجدد، محدث ہوسکتا ہے؟ اور وہ کیسے مسیح موعود، امام مہدی اور مامور من اللہ ہوسکتا ہے؟

مثال کے طور پر اگر پولیس کسی بندے کو پکڑ لے اور اس پر یہ بھی ثابت ہو کہ اس نے ڈکیتی کے ساتھ قتل بھی کیا ہے تو کوئی اٹھ کر اسکی صفائی دینا شروع کردے کہ یہ شریف اور ایمان دار، دیانت دار شخص ہے اس نے ڈکیتی کی ہے نہ قتل کیا ہے۔ میں اس کی سچائی اور راست بازی کی گواہی دیتا ہوں۔ حالانکہ وقوعہ اور چشم دید گواہان اور اس سے بڑھ کر اقبال جرم بتا رہا ہے کہ یہ سب کچھ اس نے کیا ہے تو جو نہیں مان رہا یا تو وہ اندھا عقیدت مند یا وقوعہ سے لاعلم ہے اور یا وہ بھی اس (مجرم) کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ مگر اپنے آپ کو ذلت اور سزا سے بچانے کے لیے اس کے جرم کا انکار کر رہا ہے اور پردہ ڈال رہا ہے۔

لاہوری گروپ کے میرے بھائیو اور بہنو! خدا کے لیے ان تمام سوالیہ گزارشات کا جواب اپنے ضمیر کو ضرور دیجئے گا۔ آپ کا ضمیر اگر زندہ ہے تو آپ کو حق سے چشم پوشی کی ملامت ضرور کریگا اور آپ کو حق بات کی طرف رجوع کرنے کی سوچ اور فکر دے گا۔ موت قریب ہے اور اس کا کوئی وقت مقرر نہیں نجانے کب آ جائے۔ کسی خود ساختہ دعوے دار کے پیچھے چل کر ہمیشہ کی دوزخ میں گرنے سے پہلے اپنے ایمان اور عقائد ونظریات کی اصلاح کرلیں اگر آپ یہ کہیں کہ ہم مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے صرف مجدد مانتے ہیں۔ تو جو باقی دعوؤں میں جھوٹا ہے وہ مجدد کیسے ہوسکتا ہے؟

اس طرح نہ تو آپ دلوں کے پوشیدہ حال کو جاننے والے اللہ کو دھوکہ دے سکتے ہیں اور نہ ہی امت مسلمہ کو دھوکہ دے سکتے ہیں۔ صرف اپنے آپ کو ہی دھوکہ دیتے رہیں گے۔ خدارا اس دھوکے سے باہر نکل آئیں۔ موت سے پہلے ابھی وقت ہے تحقیق کرلیں اور غور وفکر کر کے اپنے آپ کو امت محمدیہ میں شامل کرلیجیے۔ اللہ پاک ہم سب کو ہدایت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے مضمون گزر چکا ہے اور مسیح موعود اور امام مہدی کے بارے میں تفصیلی مضامین آگے آئیں گے۔ جو مرزا صاحب کو مجدد مانتے ہیں ہم ان کے لیے صرف مختصر ذکر کریں گے کہ مجدد کون ہوتا ہے۔ اس کا کام اور نشانی کیا ہے۔ آگے ہم مجدد کا تعارف کرواتے ہیں۔

مجددیت کیا ہے؟

اسلام مکمل دین ہے:

میرے بھائیو اور بہنو! اسلام اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام ہے اور دین اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے اور قیامت تک کے لئے کامل و مکمل طور پر دنیا کے سامنے موجود ہے اور اعلان ہو چکا ہے کہ:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا

(سورہ المائدہ آیت نمبر ۳)

ترجمہ: آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور دین کی حیثیت سے اسلام کو تمہارے لیے پسند کر چکا۔

میرے بھائیو اور بہنو! اٹل حقیقت تو یہی ہے کہ اللہ کا دین اسلام مکمل ہے اور چونکہ زندگی متحرک اور تغیر پذیر ہے یعنی حالات اور زمانے کے ساتھ ساتھ زندگی میں تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں۔ اس رواں دواں زندگی کا ساتھ دینے اور قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کی رہنمائی کے لیے اللہ تعالیٰ نے آخری طور پر جس دین کو بھیجا ہے اسکی اصل بنیاد تو ابدی (ہمیشہ ہمیشہ) کے عقائد و حقائق پر ہے۔ مگر وہ زندگی سے پُر ہے اور حرکت اس کے رگ و پے میں بھری ہوئی ہے۔ اس میں اللہ پاک نے یہ صلاحیت رکھی ہے کہ وہ ہر وقت اور ہر حال میں دنیا کی رہنمائی کر سکے اور ہر منزل میں تغیر پذیر انسانیت کی رہنمائی کر کے اسے دنیا و آخرت میں کامیابی سے ہم کنار ہونے کا راستہ دکھائے۔

کیونکہ پہلے جب کسی قوم میں شرک، بت پرستی اور توحید کا انحطاط ہوتا تھا تو اللہ پاک نئے نبی کو بھیجتے تھے جو آ کر لوگوں کی اصلاح کی محنت و فکر کرتے تھے اب چونکہ ہمارے نبی اللہ کے محبوب خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہ آیا ہے اور نہ

قیامت تک آئے گا اور یہ دین چونکہ آخری اور عالمگیر دین ہے اور یہ امت آخری اور عالمگیر امت ہے۔قرآن پاک اللہ کا آخری کلام، آخری آسمانی کتاب اور زندہ معجزہ ہے جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ پاک نے خود لیا ہے۔اس دین اس امت اور اس کلام اللہ نے قیامت تک باقی رہنا ہے۔اب جبکہ اس دین کا زمانہ قیامت تک کا ہے تو لازمی بات ہے کہ اس دین کا واسطہ دنیا کے مختلف انسانوں اور زمانوں سے رہے گا اور طرح طرح کے فتنوں اور آزمائشوں کی کشمکش کا مقابلہ کرنا پڑے گا اور ایسے حالات بھی آئے ہیں اور مزید بھی آئیں گے کہ جو کسی دوسری امت کو دنیا کی تاریخ میں پیش نہیں آئے۔

بقائے اسلام کے لئے غیبی انتظامات

میرے بھائیو اور بہنو! ماحول کے اثرات کا مقابلہ کرنے کے لیے اور کرہ ارض پر مختلف علاقوں اور زمانوں کی تبدیلیوں سے عہدہ برآ ہونے کے لیے اللہ رب العزت نے اس امت کے لیے کچھ ایسے غیبی انتظامات فرمائے ہیں جن میں ایک تو یہ ہے کہ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو ایسی کامل و مکمل شریعت اور ایسی زندہ تعلیمات عطا فرمائیں ہیں جو ہر کشمکش اور ہر تبدیلی کا با آسانی مقابلہ کرسکتی ہیں اور ان تعلیمات اور شریعت مطہرہ میں ہر زمانہ کے مسائل و مشکلات کو حل کرنے کی پوری پوری صلاحیت موجود ہے۔دوسرے یہ کہ اس امت کے علمائے ربانیین کو یعنی علمائے حق کو حضرات انبیاء کرام f کا وارث بنایا۔

حدیث مبارکہ

اَلعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الاَنبِیَاءَ

ترجمہ: علماء کرام حضرات انبیاء کرام f کے وارث ہیں۔

حدیث مبارکہ

خلیفہ چہارم امیرالمومنین سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ علماء دین کے چراغ انبیاء کرام f کے خلیفے، میرے اور انبیاء کرام f کے وارث ہیں۔

(کنزالعمال جلد نمبر 5 ص 201)

حدیث مبارکہ

عُلَمَاءُ اُمَتِّی کَاَنبِیَاء بَنِی اِسُرَائِیُلَ

ترجمہ: میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں۔

میرے بھائیو اور بہنو! امت مسلمہ کے علماء کرام کو یہ عزت اور شرف ختم نبوت کی وجہ سے ملا ہے کہ اب کسی نبی نے آنا نہیں۔ علماء کرام ہر دور میں دین اسلام کو اس کی اصل شکل میں رکھنے کے لیے اپنے علم اور عمل سے ہر فتنہ کا مقابلہ کرتے ہیں حتیٰ کہ اپنی جان تک لڑا دیتے ہیں۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی m فرماتے ہیں جو وہ شیخ جمال الدین ناگوری m کے نام اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں۔

''وہ لوگ جو قرآن پاک میں رَاسِخون فِیُ العِلُمَ سے مراد ہیں وہ یہی ہیں:

والعلماء الراسخون هم الوارثون فی الحقیقت

ترجمہ: یعنی علماء راسخین ہی حقیقت میں انبیاء کرام f کے وارث ہیں۔

(مکتوبات جلد 2 مکتوب 18)

(عسل مصفیٰ جلد 1 ص 160 مرزا خدا بخش قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! پتہ یہ چلا کہ اللہ رب العزت نے دین اسلام کی بقا اور اشاعت کے لیے جو قدرتی غیبی انتظامات فرمائے ہیں ان میں ایک تو کامل شریعت اور دوسرے علمائے حق جو قرآن وحدیث اور شریعت کے علم میں راسخ (پختہ) ہوں اور ایمان وتقویٰ کے حامل ہوں وہی حقیقی وارث ہیں۔

اللہ رب العزت نے تیسرا انتظام یہ فرمایا کہ ان علماء ربانیین میں سے ہر صدی میں مختلف علاقوں اور مختلف حالات میں دین کو اصل حالت میں قائم رکھنے اور اشاعت دین کے لیے رجال اللہ پیدا فرمانے کا ذمہ لیا اور تاریخ یہ شہادت دیتی ہے کہ وہ اس دین کو ہر دور میں ایسے زندہ اشخاص عطا فرماتا رہا ہے اور فرماتا رہے گا جو اس دین کو تازہ اور اس امت کو سرگرم عمل رکھتے ہیں۔

اس دین میں ایسے اشخاص کے پیدا کرنے کی جو صلاحیت وہ طاقت ہے۔ اس کا اس سے پہلے کسی دین میں اظہار نہیں ہوا اور یہ امت تاریخ عالم میں جیسی مردم خیز ثابت ہوئی ہے دنیا کی قوموں اور سابقہ امتوں میں اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔

مختصر یہ کہ یہ محض اتفاقی بات نہیں ہے بلکہ اللہ رب العزت نے انتظام فرمایا کہ جس دور اور جس فتنے کے لیے جس صلاحیت اور قوت کے آدمی کی ضرورت تھی اور جس زہر کو جس تریاق کی ضرورت تھی وہ اس امت کو عطا فرمایا۔

مجدد کی ضرورت:

میرے بھائیو اور بہنو! قرون اولیٰ (دور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین) سے ہی اسلام پر ارتدادی نظریاتی اور فکری حملے شروع ہو گئے تھے۔ اسلام کے علاوہ اگر کوئی اور مذہب ہوتا تو ان حملوں کی تاب نہیں لاسکتا تھا۔ دنیا کے دوسرے مذاہب جنہوں نے اپنے اپنے وقت میں دنیا فتح کر لی تھی اس سے کم درجے کے حملوں کو سہار نہ سکے اور انہوں نے اپنی ہستی کو گم کر دیا لیکن اسلام نے ایسے سب حریفوں کو شکست دی۔ اور اپنی اصل شکل میں قائم رہا۔ (الحمدللہ)

قرون اولیٰ کے دور سے ابتداء میں ہی مسیلمہ کذاب کا فتنہ۔ منکرین زکوۃ کا فتنہ، رافضیت کا فتنہ، خارجیت کا فتنہ، باطنیت کا فتنہ، یہودیوں اور صلیبیوں کی یورش، معتزلہ کا فتنہ، داخلی و خارجی حملے۔ عجمی اثرات، دین میں تحریفات و تاویلات کی مزموم کوششیں، مشرکانہ اعمال، بدعات و رسومات، الحاد و لا دینیت، نفس پرستی، عقل پرستی، مادیت پرستی، تاتاریوں کی یورش تصوف میں غیر اسلامی آمیزش وغیرہ کی شکل میں اسلام پر بار بار حملے ہوئے مگر اللہ کے چند بندوں نے اسلامی تاریخ میں اللہ کی مدد سے ان فتنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ہر زمانے اور ہر جگہ دین کو خالص رکھنے میں بھرپور کردار ادا کیا اور اسلام و مسلمانوں میں پھر سے نئی گرم جوشی پیدا کی۔

میرے بھائیو اور بہنو! ان کی کاوشیں ایسی ہیں کہ جس طرح ایک باغبان پھولوں کے باغ کے اندر آبیاری کر کے گھاس پھوس اور خاردار جھاڑیوں سے باغ کو پاک کر کے پانی لگاتا اور نگرانی کرتا ہے تو پھر سے گلوں کے چہرے آفتاب کی کرنیں پڑنے سے چمکتے اور مہکتے

نظر آتے ہیں۔ ایسے ہی ان اللہ کے بندوں کی قربانیوں سے اسلام آج ہم تک اصل شکل میں پہنچا ہے۔ انہوں نے جابر سلطانوں کے سامنے کلمہ حق بلند کیا۔ ظلم وستم اور جاہلیت و ظلالت کے طلسم کوتوڑ کر رکھ دیا۔ اسلام میں نئی قوت وحرکت اور مسلمانوں جذبہ ایمان، عشق رسول ﷺ کا نور، جذبہ جہاد اور نئی زندگی پیدا کردی۔

یہ افراد روحانی، ایمانی، اخلاقی، علمی، دماغی اور شخصی لحاظ سے ممتاز ترین افراد تھے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ رب العزت نے دنیا کی رہنمائی کا کام اسی دین اور اسی امت سے لیا ہے اور جو کام وہ پہلے تازہ نبوت اور حضرات انبیاء کرام f سے لیتا تھا۔ اب حضور خاتم النبیین محمد ﷺ کی ختم نبوت کی برکت سے اس امت کے علماء یعنی نائبین اور امت کے مجددین اور مصلحین سے لے گا۔

حدیث مبارکہ

اِنَ اللّٰہَ یَبَعَثُ فِی ھٰذِا الْاُمَّۃِ عَلٰی رَاس کُلِّ مِأَیۃٍ سَنَۃٍ مَّنِ یَجدِّ دُلَھَا دِیُنَھَا

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر صدی کے سر پر ایسا شخص مبعوث کرتا رہے گا جو دین کی تجدید کرتا رہے گا۔

(صحیح ابوداؤد شریف ص 241، کنز العمال جلد 6 ص 238)

مجدد کس کو کہتے ہیں؟

میرے بھائیو اور بہنو! مجدد کیوں آتے ہیں؟ ان کی ذمہ داری کیا ہوتی ہے؟ وہ آکر کیا کرتے ہیں؟ ان کا فرض منصبی کیا ہوتا ہے؟ وہ اپنی ذمہ داری کیسے پوری کرتے ہیں؟ آپ ان کو کیسے پہچان سکتے ہیں؟ ان تمام باتوں کے حوالہ جات ہم آپ کی اپنی کتابوں سے ہی دیتے ہیں پھر ان پر ہم پرکھیں گے کہ کیا مرزا صاحب واقعی مجدد تھے یا نہیں۔ کیا انہوں نے وہ سب کچھ کیا جو ایک مجدد کرتا ہے یا اس کے خلاف کیا۔

میرے بھائیو اور بہنو! لفظ مجدد ''مصدر'' تجدید سے نکلا ہے اور اس کے معنی تازہ کرنے اور مضبوط کرنے والے کے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے ساتھی مرزا خدا بخش قادیانی لکھتے ہیں:

مرزا خدا بخش قادیانی کو آپ بخوبی جانتے ہوں گے جب انہوں نے یہ کتاب عسل مصفیٰ لکھی اور اس کو لے کر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے پاس آئے اور دکھائی۔ مرزا صاحب نے یہ کتاب بڑی پسند کی اور کہا کہ اس کو روزانہ پڑھ کر سنایا کرو چناچہ وہ روزانہ آ کر اس کو پڑھ کر سناتے اور مرزا صاحب بڑی پسند کرتے اور داد دیتے یہ آپ کے مذہب ''احمدیت'' کی معتبر کتاب ہے دیکھئے (عسل مصفیٰ تمہید ص7 از مرزا خدا بخش قادیانی)

''اسلام میں اگر کسی وجہ سے کوئی پژمردگی اور ضعف واقع ہو جائے تو وہ شخص جو مبعوث ہوا ہے اپنے علم خداداد اور انفاس طیبہ کی برکت سے ان تمام کمزوریوں اور خرابیوں کو دور کر کے دین میں ایک نئی روح پھونک دے اور پھر اس کو ایک بڑی مضبوط چٹان پر قائم کر کے دنیا سے الوداع کہے''

(عسل مصفیٰ جلد نمبر 1 ص 157 از مرزا خدا بخش قادیانی)

مرزا خدا بخش قادیانی آگے لکھتے ہیں:

''ہر صدی میں فطرتاً ایک تغیر واقع ہوتا ہے اور زمانہ ایک نیا رنگ و روپ پیدا کر لیتا ہے۔ اور چونکہ زمانہ روز بروز دنیاوی ترقی کرتا ہے اس لیے آرام و آسائش کے سامان ساتھ ساتھ پیدا ہوتے ہیں اور لوگ عیش و عشرت اور آرام طلبی کے عادی ہو جاتے ہیں اس لیے لازمی، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ رفتہ رفتہ شریعت حقہ سے پہلوتہی اور تغافل کر لیتے ہیں اور اللہ کا اپنے قرآن (دین اسلام) کی حفاظت کا وعدہ ہے تو اس کے لیے لازم ہے کہ وہ اس دین متین کی سربلندی کے لئے ہر صدی کے بعد ایک یا متعدد اشخاص پیدا کر دے۔ تا کہ وہ آ کر تمام کمزوریوں اور فسادوں کو دور کر کے ایک پاک و صاف سڑک قائم کر کے اور اپنا کام سرانجام دے کر دنیا سے کوچ کر جائے۔''

(عسل مصفیٰ جلد 1 ص 158 از خدا بخش قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! اب آپ نے ''احمدیت'' کے بڑوں اور خاص مرزا صاحب کے ''صحابی'' ساتھی کی کتاب سے اصل عبارت بھی پڑھ لی ہے کہ مجدد کون ہوتا ہے اور کیا کرتا ہے اس پر ہم بعد میں آگے چل کر بات کریں گے۔

مجدد کی پہچان:

''مرزا خدا بخش قادیانی مجدد کی پہچان کے تحت لکھتے ہیں:

''اگر تم ان کی پہچان چاہو کہ کیونکر ہو تو باور کر لو کہ ان بزرگوں مجددوں کی پہچان یہ ہے کہ انکو کلام الٰہی کا خاص فہم دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ رموزِ قرآن و اسرار فرقان کی لہریں مشرق و مغرب تک جاری کر دیتے ہیں اور برسوں کے پیاسوں کو جو شریعت حقہ سے دور پڑ کر ضلالت اور گمراہی کے لق و دق جنگل میں سراب، جیسے دھوکہ دہ نظارہ کے پیچھے مارے مارے پھر رہے ہوتے ہیں۔ کلام الٰہی کے آب زلال سے سیراب کر دیتے ہیں اور اپنے وجود سے اسلام کے قالبِ مردہ میں نئی زندگی کا صور پھونکتے ہیں گویا برسوں کے مردے ان کی روحانی تاثیر سے اور ان کی قوت قدسیہ کی برکت سے باہر نکل آتے ہیں۔''

(عسل مصفیٰ جلد 1 ص 161 از مرزا خدا بخش قادیانی)

مجدد کی ذمہ داری:

مرزا خدا بخش قادیانی مجدد کی ذمہ داری کے تحت لکھتے ہیں:

ہر صدی میں جو مجدد آتا تھا اس کا اہم کام یہی ہوتا تھا کہ اسلام پر جس پہلو سے حملہ کیا گیا یا کسی بات میں اسلام ضعیف ہو گیا اسی حملہ یا نقص کے دور کرنے کے لیے وہ مجدد کھڑا ہوا کرتا تھا۔ اور مجدد ہمیشہ جس امر میں صریح عملی ضرر دیکھتا ہے اور جس سے اس زمانہ میں جس میں مجدد ہوتا ہے اسلام یا اہل اسلام پر سخت مصیبت کا اندیشہ دامن گیر ہو جاتا ہے اپنی مساعی جمیلہ سے اسی ضرر کو دفع کرتا ہے۔

(عسل مصفیٰ جلد 1 ص 166 از مرزا خدا بخش قادیانی)

مجدد کا فرض:

''احمدیوں'' کے رہنما ڈاکٹر بشارت لکھتے ہیں۔

''پس اللہ تعالیٰ کی اس سنت اللہ کے مطابق ضروری ہے کہ ہر صدی پر کوئی مجدد آوے۔ کیونکہ امتداد زمانہ سے جو خرابیاں دین میں اور لوگوں کے عقائد و اعمال میں پیدا ہو جاتی ہیں ان کا علاج کرنے اور مردہ قلوب کو زندہ کرنے کے لیے خدا کی یہ سنت ہے کہ روحانی لوگ بھیجے جائیں ہاں اب نبی نہیں آ سکتے۔ کیونکہ نبوت کا کام ختم ہو گیا اس لیے اب جو آئیں گے وہ صرف مجدد کہلائیں گے کیونکہ احیاء قلوب اور تجدید دین ان کی ذات سے وابستہ ہوتا ہے۔''

(مجدد اعظم ص 110 از ڈاکٹر بشارت احمدی لاہوری قادیانی)

ڈاکٹر بشارت مزید لکھتے ہیں:

''پس مرزا غلام احمد صاحب نے اگر چودھویں صدی کے سر پر مجدد ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو یہ کوئی انوکھی بات نہیں کی بلکہ صدی کا سرا اس بات کو چاہتا تھا کہ حدیث مجدد کے ماتحت کوئی مجدد اس صدی پر مبعوث ہوتا۔ علاوہ ازیں اس زمانہ میں بدعات اور فسق و فجور کا زور اور لوگوں کی مذہب سے بیگانگت اور غفلت کا انتہا کو پہنچ جانا اور اسلام پر طرح طرح کے خطرناک حملے اس بات کے متقاضی تھے کہ نہ صرف یہ کہ کوئی مجدد مبعوث ہو بلکہ ایسا عظیم الشان مجدد مبعوث ہو جو بلحاظ علم و حکمت اور روحانیت کے بہت اعلیٰ پایہ رکھتا ہو تا کہ تمام مذاہب باطلہ پر اسلام کو غالب کر کے دکھا سکے اور مسلمانوں کے مردہ قلوب کو زندہ کر سکے۔''

(مجدد اعظم ص 111 از ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری قادیانی)

مرزا صاحب کا دعویٰ ''مجددیت'':

مرزا صاحب خود بھی یہی دعویٰ کر رہے ہیں:

''میرا یہ دعویٰ ثابت ہے کہ وہ مسیح موعود جو آخری زمانہ کا مجدد ہے وہ میں ہی ہوں''

(حقیقۃ الوحی ص194 مندرجہ روحانی خزائن جلد22 ص201 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! آپ نے اپنی کتب سے ہی ملاحظہ کر لیا کہ مرزا صاحب کے خاص ساتھی مرزا خدا بخش قادیانی کیا لکھ رہے ہیں اور مرزا صاحب کی تائید بھی حاصل کر رہے ہیں کہ مجدد کی ذمہ داری کیا ہوتی ہے اور مجدد کی پہچان کیا ہوتی ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ تمام عبارتوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جو بھی مجدد جس صدی میں بھی آتا ہے تو اس کی ذات میں کیا کیا خوبیاں اور صفات ہوتی ہیں کہ وہ خداداد صلاحیتوں اور دین کے اسرار و رموز سے واقف ہوتا ہے۔ پاک نفس اور بابرکت ہوتا ہے، راسخ العلم ہوتا ہے۔ دنیاوی لالچ و حرص و طمع سے پاک ہوتا ہے۔ قرآن و سنت کا سچا پیروکار ہوتا ہے۔ شریعت حقہ کا اتباع کرنے والا ہوتا ہے۔ قرآن و حدیث کا علمبردار ہوتا ہے، شرک و کفر، فسق و فجور اور بدعات کا خاتمہ کرتا ہے۔

دین اسلام کی حفاظت کرتا ہے۔ بدعات و خرافات اور غلط رسومات کو مٹاتا ہے۔ تقویٰ کا اعلیٰ معیار رکھتا ہے۔ اعلیٰ اخلاق، اعلیٰ کردار اور اعلیٰ گفتار کا مالک ہوتا ہے۔ مسلمانوں کی اصلاح کرتا ہے۔ دین اسلام میں نئی روح پھونکتا ہے۔

مجدد کسی نئے مذہب کی بنیاد نہیں رکھتا بلکہ اسی دین اسلام کا علمبردار ہوتا ہے۔ روحانیت میں اعلیٰ مقام رکھتا ہے۔ غلط عقائد و اعمال کی اصلاح کرتا ہے۔ باطل کے حملوں سے دین اسلام کی چاروں طرف سے حفاظت کرتا ہے۔ کافر مشرک اور جابر حکمرانوں اور حکومتوں سے اسلام کے حق میں ٹکراتا ہے۔ باطل جس روپ میں بھی ہو اس سے لڑتا ہے۔ اپنی زبان و قلم اور مال و جان سے جہاد کرتا ہے۔ پورے دین، پوری شریعت، قرآن و حدیث اور ایک ایک سنت کی حفاظت کر کے اسلام کو مضبوط چٹان پر قائم کر کے رخصت ہوتا ہے۔

اب ہم ان صفات اور ذمہ داریوں پر مختصر اور اشارتاً بات کرتے ہیں باقی تفصیل آپ کچھ پہلے اور کچھ بعد میں پڑھیں گے اور چودہ صدیوں کے امت مسلمہ کے متفقہ مجددین کے ہم صرف ناموں کا مختصر ذکر کریں گے ان کے ناموں سے ہی آپ پہچان لیں گے اور سمجھ جائیں گے کہ انہوں نے کس طرح مجدد ہونے کا حق اور ذمہ داری ادا کی ہے آپ کسی بھی تاریخ کی یا ان کی سوانح حیات یا کارناموں کی کتاب کا مطالعہ کر سکتے ہیں کہ مجدد کیا اور کون ہوتا ہے اور کیا کرتا ہے؟

میرے بھائیو اور بہنو! ہم نے پوری کتاب میں جو مرزا صاحب اور ان کے مذہب ''احمدیت'' کے تعارف اور عقائد ونظریات کے بارے میں جو بھی حوالہ جات دیے ہیں وہ کسی بھی ''غیر احمدی'' (یعنی مسلمان) مصنف کی کتاب سے نہیں بلکہ صرف اور صرف ''احمدی'' مذہب کی ہی کتب سے دیے ہیں تا کہ آپ پر حجت قائم ہو اور بات آپ کی سمجھ میں آ جائے اور مخالف کی بات آپ کو نہ دکھائی جائے بلکہ آپ کی اپنی کتب سے ہی عبارتیں دکھائی جائیں۔ان ہی سے آپ پہلے بھی دیکھ چکے ہیں اور کچھ مزید آگے بھی ملاحظہ کریں گے۔ آپ بالکل غیر متعصب اور غیر جانبدار ہو کر ان سوالات پر ذرا غور وفکر کریں۔

مختصر 100 سوالات:

☆ کیا مجدد کا خاندان مسلمانوں کے خلاف اور انگریز (کفار) کے حق میں پچاس سواروں کے ساتھ لڑے گا ؟

☆ کیا مجدد کا خاندان انگریز (کفار حکومت) کا وفادار ہو گا ؟

☆ کیا مجدد کے آباؤ اجداد (والدین) بے نمازی ، بے دین ، ہوں گے؟

☆ کیا مجدد اور ان کے والدین کفار سے مراعات اور مدد لیں گے؟

☆ کیا مجدد اپنے نسب بدلنے کی کوشش کرے گا ؟

☆ کیا مجدد کے تعلیم و تربیت کے استاد ، بے نمازی ، شیعہ (قرآن ، ازواج مطہرات k ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور نماز زکوٰۃ وغیرہ) کے منکر ہوں گے؟

☆ کیا مجدد کے استاد ، افیونی ، بے نمازی اور منہ نہ دھونے والے ہوں گے؟

☆ کیا مجدد جھوٹی قسمیں کھا کر اپنے استادوں اور تعلیم و تربیت کا انکار کرے گا؟
☆ کیا مجدد کی پیدائش کے وقت اس کا والد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں کھوٹہ سکہ پیش کرنے کا خواب دیکھے گا؟
☆ کیا مجدد تھیٹر دیکھنے جائے گا؟
☆ کیا مجدد بتوں کی نمائش دیکھنے جائے گا؟
☆ کیا مجدد جوانی میں 700 روپیہ (جو اس دور کا چھ لاکھ ہے) گھر سے بھاگ کر اِدھر اُدھر (عیاشی) میں اڑائے گا؟
☆ کیا مجدد نشہ آور ادویات، افیون اور ٹانک وائن (شراب) استعمال کرے گا؟
☆ کیا مجدد مختاری کے امتحان سے فیل ہوگا؟
☆ کیا مجدد (غاصب انگریز) کی عدالت میں منشی کا کام کریگا؟
☆ کیا مجدد کافرہ، ظالمہ، غاصبہ، قاتلہ، ملکہ برطانیہ کی شان میں قصیدے پڑھے گا؟
☆ کیا مجدد کفار کا چاپلوس، حفاظت کا تعویز، جانثار اور خود کاشتہ پودا ہوگا؟
☆ کیا مجدد انگریز (کفار) کی تائید و حمایت میں اور زیر سایہ کام کرے گا؟
☆ کیا مجدد انگریزی حکومت (کفار) کی حمایت اور اطاعت پر پچاس الماریاں کتابیں لکھے گا؟
☆ کیا مجدد کا مذہب ایک اللہ کی اطاعت، دوسری حکومت برطانیہ (کفار) کی اطاعت ہوگا؟
☆ کیا مجدد اپنے پیروکاروں کو حکومت برطانیہ کا وفادار بنائے گا؟
☆ کیا مجدد اپنا نیا مذہب اور نیا فرقہ بنائے گا؟
☆ کیا مجدد انگریز (کفار) کی اطاعت کو فرض قرار دے گا؟
☆ کیا مجدد جہاد کو حرام اور منسوخ قرار دے گا؟
☆ کیا مجدد انگریز (کفار) کے حق میں اور امت مسلمہ کے خلاف دعائیں کرے گا؟
☆ کیا مجدد مکہ مدینہ میں نہیں بلکہ انگریز (کفار) کے زیر سایہ امن سکون حاصل کرلے گا؟

☆ کیا مجدد انگریزی حکومت (کفار) کی خاطر جہاد کی 558 آیات کا انکار کرے گا؟
☆ کیا مجدد قرآن کا انکار کر کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مردہ کہے گا؟
☆ کیا مجدد خدا کو کھا جانے والی ''آگ'' کہے گا؟
☆ کیا مجدد خدا کی مثال ''چور'' سے دے گا؟
☆ کیا مجدد اللہ کو ''تیندوے'' کی طرح کہے گا؟
☆ کیا مجدد اللہ کا ''باپ'' ہونے کا دعویٰ کرے گا؟
☆ کیا مجدد اللہ کی ''بیوی'' ہونے کا دعویٰ کرے گا؟
☆ کیا مجدد ''خود خدا'' ہونے کا دعویٰ کرے گا؟
☆ کیا مجدد ''خدائی صفات'' کا دعویٰ کرے گا؟
☆ کیا مجدد زمین و آسمان ''پیدا'' کرنے کا دعویٰ کرے گا؟
☆ کیا مجدد ''اللہ کا بیٹا'' ہونے کا دعویٰ کرے گا؟
☆ کیا مجدد ''قرآن کو خدا کا کلام اور اپنے منہ کی باتیں'' کہے گا؟
☆ کیا مجدد کہے گا کہ قرآن ''مجھ پر دوبارہ نازل'' ہوا ہے؟
☆ کیا مجدد خود کو ''مریم'' اور اپنے حمل سے خود ''عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام بننے'' کا دعویٰ کرے گا؟
☆ کیا مجدد اللہ کے ''پانی'' سے ہونے کا دعویٰ کرے گا؟
☆ کیا مجدد اللہ کو قادیان میں ''نازل'' کرے گا؟
☆ کیا مجدد اپنے نہ ماننے والوں (تمام امت مسلمہ) کو کنجریوں، کتیا کی اولاد اور حرامی کی اولاد، بندر، خنزیر اور عیسائی، یہودی، جہنمی، مشرک اور کافر کہے گا؟
☆ کیا مجدد خود ''محمد رسول اللہ'' ہونے کا دعویٰ کرے گا؟
☆ کیا مجدد ''بعین محمد رسول اللہ'' کا دعویٰ کرے گا؟
☆ کیا مجدد دوبارہ ''محمد رسول اللہ'' بن کر دنیا میں آئے گا؟
☆ کیا مجدد ''محمد اور احمد'' ہونے کا دعویٰ کرے گا؟

☆ کیا مجدد ظلی، بروزی، نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا۔
☆ کیا مجدد تشریعی اور غیر تشریعی نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا؟
☆ کیا مجدد ''امتی نبی'' ہونے کا دعویٰ کرے گا۔
☆ کیا مجدد ''نبی اور رسول'' ہونے کا دعویٰ کرے گا؟
☆ کیا مجدد ''وحی'' کا دعویٰ کرے گا؟
☆ کیا مجدد ''معجزات'' کا دعویٰ کرے گا؟
☆ کیا مجدد اسلام کے ابتدائی زمانہ کو ہلال ''کم روشن'' اور اپنے دور کو بدر کامل ''چودھویں کا چاند'' کہے گا؟
☆ کیا مجدد تمام نبیوں سے ''افضل'' ہونے کا دعویٰ کرے گا؟
☆ کیا مجدد ''عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام'' ہونے کا دعویٰ کرے گا؟
☆ کیا مجدد ''امام مہدی رضی اللہ عنہ'' ہونے کا دعویٰ کرے گا؟
☆ کیا مجدد عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کو ''گالیاں'' نکالے گا؟
☆ کیا مجدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو بے وقوف کہے گا؟
☆ کیا مجدد اہل بیت رضی اللہ عنہم اجمعین کی شان میں ''گستاخیاں'' کرے گا؟
☆ کیا مجدد دعویٰ کرے گا کہ میں ''احمد مجتبیٰ'' ہوں؟
☆ کیا مجدد خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان والی آیات اپنے اوپر ''چسپاں'' کرنے کی جسارت کرے گا؟
☆ کیا مجدد کہے گا کہ مجھ میں اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی ''فرق'' نہیں؟
☆ کیا مجدد کہے گا کہ میں ''نبوت کے محل کی آخری اینٹ'' ہوں؟
☆ کیا مجدد حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی ''توہین'' کرے گا؟
☆ کیا مجدد حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی ''توہین'' کرے گا؟

☆ کیا مجدد کہے گا کہ حضرت یوسف علیہ السلام سے ''بڑھ'' کر ہوں؟

☆ کیا مجدد سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے ''معجزات'' کا انکار کرے گا؟

☆ کیا مجدد پاک دامن سیدہ مریم بنت عمران g پر ''بہتان'' لگائے گا؟

☆ کیا مجدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو ''نادان اور غبی'' کہے گا؟

☆ کیا مجدد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مردہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے ذکر کو گوہ (پاخانہ) کا ڈھیر کہے گا؟

☆ کیا مجدد کہے گا کہ سو حسین رضی اللہ عنہ ہر وقت میری ''جیب'' میں ہیں؟

☆ کیا مجدد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور بعض انبیاء کرام f سے اپنے آپ کو ''بہتر'' کہے گا؟

☆ کیا مجدد کہے گا کہ قرآن پاک ''قادیان'' کے قریب نازل ہوا ہے؟

☆ کیا مجدد کہے گا کہ میں ''قرآن'' کی طرح ہوں۔

☆ کیا مجدد کہے گا کہ بیس سپارے قرآن (کلام) میرے پر ''نازل'' ہوا ہے؟

☆ کیا مجدد کہے گا خدا کی قسم ''میری وحی کلام مجید'' ہے؟

☆ کیا مجدد کہے گا کہ فرشتے مجھ پر وحی لے کر ''نازل'' ہوتے ہیں؟

☆ کیا مجدد کی ''وحی'' لکھنے والا ہندو کاتب ہوگا۔

☆ کیا مجدد پر انگریز (ٹیچی ٹیچی) اور ہندو (مٹھن لال) فرشتے نازل ہوں گے؟

☆ کیا مجدد کم علم ہوگا تاریخی ''جھوٹ'' بولے گا؟

☆ کیا مجدد سینکڑوں ''جھوٹی'' پیشین گوئیاں کرے گا؟

☆ کیا مجدد پاگل پن (مراق) کا شکار ہوگا؟

☆ کیا مجدد ''چالیس سے زیادہ بیماریوں'' کا مجموعہ ہوگا؟

☆ کیا مجدد ''فحش گو'' ہوگا اور فحش شاعری کرے گا؟

☆ کیا مجدد امت مسلمہ کے علماء کرام ومشائخ عظام کو ''گندی گالیاں'' دے گا؟

☆ کیا مجدد غیر محرم عورتوں سے ''خدمت'' کروائے گا۔

☆ کیا مجدد غیر عورتوں سے ٹانگیں دبوائے گا اور غیر عورتیں اس کی پہرے دار ہوں گی؟

☆ کیا مجدد کے ''پیروکار'' یزیدی، بھیڑیئے، کج دل، خنزیر اور سانپ، لالچی کتے اور مردار خور ہوں گے؟

☆ کیا مجدد ''الٹی جرابیں'' پہنے گا اور ''بوٹ'' کو بطور دوات استعمال کرے گا؟

☆ کیا مجدد عورتوں والا ''غرارہ'' پہنے گا اور مجدد کے پاس ''ننگی'' عورتیں نہائیں گی؟

☆ کیا مجدد کو پیسوں کے ''الہام'' ہوں گے اور پیسے لے کر دعائیں کریگا؟

☆ کیا مجدد کتابوں کے نام پر ''فراڈ'' اور پچاس کے پیسے لے کر پانچ دیا کرے گا؟

☆ کیا مجدد چندہ نہ دینے والے کو جماعت سے ''نکال'' دیا کرے گا؟

☆ کیا مجدد بھاری رقم لے کر قبر دے گا اور غریب کو ''دھکا'' دیا کرے گا؟

☆ کیا مجدد حافظ قرآن اور مستند عالم نہیں ہوگا؟

☆ کیا مجدد نہ کبھی ''حج''، نہ کبھی ''اعتکاف'' اور نہ کبھی ''زکوۃ'' ادا کرے گا؟

☆ کیا مجدد عرصہ دراز تک گھر میں صرف ''عورتوں کا امام'' بنے گا؟

☆ کیا مجدد کے ''پیروکار'' بھی امام مہدی، مسیح موعود اور نبوت و رسالت کے دعوے دار ہوں گے؟

میرے بھائیو اور بہنو! آپ کو سمجھانے اور ارتداد سے نکالنے اور ہمیشہ ہمیشہ کی دوزخ کے راستے سے بچانے اور جنت میں جانے والا بنانے کے لیے چند سوالات کیے ہیں ان تمام سوالوں کے مستند حوالہ جات کتاب میں موجود ہیں۔ آپ تصدیق کر سکتے ہیں اور اگر ان سوالوں کے جوابات ہاں میں دیں تو پھر آپ اپنے مردہ ضمیر کے ساتھ جو چاہیں کریں اور اگر ''ناں'' میں دیں اور یقیناً ناں میں ہی جوابات ہیں تو پھر ایک دفعہ موت سے پہلے پہلے صرف ایک دفعہ ضرور سوچ لیں کہ حقیقی مجدد کون اور خود ساختہ مجدد کون ہے۔ خدا کے لیے اس پر غور وفکر ضرور کر لیں تاکہ موت کے وقت پچھتاوے سے بچ جائیں۔

میرے بھائیو اور بہنو! یہ تو آپ بھی جانتے ہیں کہ مرزا صاحب نے ابتداء میں عیسائیوں سے مناظروں کا ڈھنڈورا پیٹا اور پھر اپنی لائن بدل کر اپنے اصل مشن پر کام شروع کر دیا اور انگریز حکومت کی حمایت میں اس حد تک آگے نکل گئے کہ اپنے ماننے والوں پر انگریزوں کی اطاعت فرض قرار دے دی جہاد کو حرام قرار دے دیا۔ امام مہدی اور مسیح موعود ہونے کے دعوے سے لے کر نبوت و رسالت کے دعوے اور پھر آخری حد سے بڑھ کر ''محمد رسول اللہ ﷺ'' ہونے کے دعوے کے ساتھ ہی اپنے نئے مذہب کی بنیاد رکھی اور خود اقرار کیا کہ ہمیں مسلمانوں سے ہر بات میں اختلاف ہے۔

مرزا صاحب نے قرآن و حدیث کی کیسے اور کون سی خدمت کی۔ دین اسلام کو باطل کے حملوں سے کیسے بچایا۔ بلکہ باطل مذہب کی بنیاد رکھ کر ہزاروں مسلمانوں کو مرتد کر کے اپنا پیرو کار بنا لیا اور ہر بات اسلام کے خلاف کی۔ ہر ممکن کوشش کی اسلام کو نقصان پہنچانے کی۔ اس وقت کے حقیقی مجددین نے مرزا صاحب کے ''نئے مذہب'' کا مقابلہ کیا اسلام اور مسلمانوں کی اس ارتداد سے حفاظت کی جو کہ حقیقی مجدد کا کام ہوتا ہے۔

اب ہم مختصر سابقہ مجددین کی فہرست درج کرتے ہیں تا کہ آپ کو پتہ چل سکے کہ سابقہ مجددین کتنے روشن ستارے تھے اور ان کی خدمات بھی آپ جانتے ہی ہوں گے اور اگر نہیں جانتے تو مطالعہ کر لیجئے کہ مجدد کون ہوتا ہے؟ اور کیا کرتا ہے؟ سابقہ مجددین کے نام بھی ہم آپ ہی ''احمدیت'' کی معتبر کتاب سے لکھیں گے۔ کیونکہ ہماری کتب کے مطابق مجددین کی فہرست قدرے مختلف ہے۔

پندرہ صدیوں کے مجددین

مرزا صاحب کے خاص ساتھی جن کو آپ نعوذ باللہ مرزا صاحب کا ''صحابی'' کہتے ہیں انہوں نے اپنی کتاب میں سابقہ مجددین کے جو نام لکھے ہیں اور مرزا صاحب نے ان کی تصدیق کی ہے وہ ملاحظہ کیجیے:

پہلی صدی کے مجددین

۱۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز m
۲۔ حضرت سالم m
۳۔ حضرت قاسم m
۴۔ حضرت مکحول m

دوسری صدی کے مجددین

۱۔ حضرت امام شافعی m
۲۔ حضرت امام احمد بن حنبل m
۳۔ حضرت یحییٰ عطفانی m
۴۔ حضرت اشہب بن عبدالعزیز m
۵۔ حضرت ابوعمرو مالکی m ۔
۶۔ خلیفہ مامون رشید m ۔
۷۔ قاضی حسن بن زیاد حنفی m
۸۔ حضرت جنید بغدادی m
۹۔ حضرت سہل بن ابی سہیل شافعی m
۱۰۔ حضرت ابوعبداللہ صوفی بغدادی m
۱۱۔ علامہ عینی m
۱۲۔ شیخ احمد بن خالد الخلال m

تیسری صدی کے مجددین

۱۔ حضرت قاضی احمد بن شریح بغدادی شافی m
۲۔ حضرت ابوالحسن اشعری m ۔
۳۔ حضرت ابوجعفر طحاوی حنفی m
۴۔ احمد بن شعیب m
۵۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن نسائی m
۶۔ خلیفہ مقتدر باللہ عباسی m
۷۔ حضرت شبلی صوفی m ۔
۸۔ عبیداللہ بن حسین m
۹۔ حضرت ابوالحسن کرخی صوفی m
۱۰۔ امام بقی بن مخلد قرطبی m ۔

چوتھی صدی کے مجددین

۱۔ حضرت امام ابوبکر باقلانی m
۲۔ خلیفہ قادر باللہ عباسی m ۔
۳۔ ابوحامد اسفرانی m ۔
۴۔ حافظ محدث ابونعیم m

۵۔ ابوبکر خوارزمی حنفی m ۶۔ محمد بن عبداللہ بالحاکم نیشاپوری m

۷۔ امام بیہقی m ۸۔ حافظ احمد بن علی خطیب بغدادی m

۹۔ ابواسحاق شیرازی m ۱۰۔ حضرت ابراہیم بن علی فقیہہ محدث m

پانچویں صدی کے مجددین

۱۔ محمد بن احمد امام غزالی m ۲۔ حضرت راعونی حنفی m

۲۔ خلیفہ مقتدی باللہ عباسی m

۴۔ عبداللہ بن محمد انصاری ابواسمعیل ہروہ m

۵۔ ابوطاہر سلفی m

۶۔ محمد بن احمد ابوبکر شمس الدین سرخسی فقیہ حنفی m

چھٹی صدی کے مجددین

۱۔ محمد بن عمر فخر الدین رازی m ۲۔ علی بن محمد m

۳۔ عزیز الدین ابن کثیر m ۴۔ امام رافعی شافعی m

۵۔ حضرت شہاب الدین سہروردی m

۶۔ یحییٰ بن اشرف محی الدین لوزی ۷۔ حافظ عبدالرحمٰن ابن جوزی m

۸۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی m ۔

ساتویں صدی کے مجددین

۱۔ احمد بن عبدالحلیم تقی الدین حنبلی m ۲۔ تقی الدین ابن دقیق السعید m

۳۔ شاہ شرف الدین مخدوم m

۴۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری m

۵۔ حافظ ابن فہیم m ۶۔ عبداللہ بن السعید یافعی شافعی m

۷۔ قاضی بدرالدین محمد بن عبداللہ شبلی حنفی دمشقی m

آٹھویں صدی کے مجددین

۱۔ حافظ علی بن حجر عسقلانی m　۲۔ حافظ دین الدین شافعی m
۳۔ صالح بن عمر قاضی بلقینی m　۴۔ علامہ ناصر الدین شازلی m

نویں صدی کے مجددین

۱۔ امام جلال الدین سیوطی m　۲۔ محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی شافعی m
۴۔ حضرت امیر تیمور m

دسویں صدی کے مجددین

۱۔ ملا علی قاری m
۲۔ محمد طاہر فتنی گجراتی محی الدین محی السنۃ m
۳۔ حضرت علی بن حسام الدین المعروف بعلی متقی مکی m

گیارہویں صدی کے مجددین

۱۔ غازی اورنگ زیب عالمگیر m　۲۔ حضرت سیدنا آدم بنوری صوفی m
۳۔ شیخ احمد فاروقی سرہندی m
۴۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی m

بارہویں صدی کے مجددین

۱۔ محمد بن عبدالوہاب بن سلیمان نجدی m
۲۔ مرزا مظہر جان جاناں m　۳۔ سید عبدالقادر بن حسنی کوکیانی m
۴۔ حضرت احمد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی m
۵۔ امام شوکانی m
۶۔ علامہ سید محمد بن اسماعیل امیر یمن m
۷۔ محمد حیات بن ملا زیہ سندھی مدنی m

تیرھویں صدی کے مجددین

۱۔ حضرت سید احمد بریلوی m ۲۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی m
۳۔ شاہ محمد اسماعیل دہلوی m ۴۔ شاہ عبدالقادر دہلوی m
۵۔ شاہ محمد رفیع الدین محدث دہلوی m

(عسل مصفیٰ جلد 1 ص 162 تا 165 از مرزا خدا بخش قادیانی)

چودھویں صدی کے مجددین

میرے بھائیو اور بہنو! مرزا خدا بخش قادیانی نے تیرہ صدیوں کے مجددین کے نام لکھ کر چودھویں صدی کا مجدد مرزا صاحب کو خود ہی بنا کر ساتھ ملا دیا ہے حالانکہ چودھویں صدی کے مجدد حجۃ الاسلام بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی m ہیں۔ مجدد حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی m مولانا خورشید احمد گنگوہی m اور مولانا اشرف علی تھانوی m تبلیغی جماعت کے بانی حضرت مولانا محمد الیاس m حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری m ۔ان مجددین کی دین اسلام کے متعلق ناقابل فراموش خدمات ہیں۔ جنہوں نے دہریوں عیسائیوں اور ہندوؤں کا رد کیا اور ان کے دین اسلام کی ترویج واشاعت جیسے کارنامے سنہری حروف کے ساتھ لکھے جانے کے قابل ہیں۔ دوسرے مجدد اسیر مالٹا بانی تحریک ریشمی رومال وتحریک ترک موالات شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی m ہیں جن کے ایک ایک شاگرد کی دین اسلام کے ہر شعبے میں بے شمار خدمات ہیں۔ علماء کرام کے ایک طبقے کے مطابق امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی m بھی چودھویں صدی کے مجدد ہیں۔

پندرھویں صدی کے مجددین

افغانستان کے ملا محمد عمر مجاہد m جن کے ذریعے افغان مسلمانوں نے چھ سال تک اسلام اور امن کی بہاریں دیکھیں۔ پندرھویں صدی کے مجددین میں حضرت مولانا طارق جمیل صاحب اور ہندوستان کے داعی اسلام حضرت مولانا کلیم صدیقی صاحب مدظلہ جن کے ذریعے لاکھوں

لوگوں کی زندگیاں بدلیں ہیں اور کفر وشرک کے اندھیرے سے نکل کر اسلام کی روشنی میں آ گئے اور ترک صدر رجب طیب اردگان جن کے ذریعے ترک قوم دوبارہ اسلام کی بہاریں دیکھ رہی ہے۔

اگر آپ تمام پندرہ صدیوں کے مجددین کی زندگیوں اور خدمات کا مطالعہ کریں تو آپ کو مرزا صاحب کے علاوہ کوئی بھی اس اخلاق و کردار اور عقائد ونظریات کا حامل نہیں ملے گا اور نہ ہی کسی نے امام مہدی، مسیح موعود اور نبوت و رسالت کے دعوے کیے ہیں۔ بلکہ خود ساختہ مجدد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے علاوہ تمام مجددین نے دین اسلام کی حفاظت اشاعت اور غلبہ کے لیے بے شمار خدمات سرانجام دی ہیں۔ اس لیے مرزا صاحب کو ان حضرات کے ساتھ ملانا اور مجددین کی صف میں شامل کرنا بہت بڑا ظلم اور دھوکہ ہے۔ مرزا صاحب تو مسیلمہ کذاب سے لے کر بہا اللہ وغیرہ تک کی صف کے آدمی ہیں اور نبوت و رسالت کے دعوے کے ساتھ خود ساختہ نئے مذہب کے بانی ہیں۔ ان کا دین اسلام کے مجددین سے کیا واسطہ بلکہ انہوں نے تو امت مسلمہ کے اندر رخنہ ڈالا اور اسلام کے نام پر اسلام سے ہاتھ (دھوکہ) کیا ہے۔ لاکھوں مسلمانوں کو دھوکہ دے کر مرتد بنایا ہے۔

آپ خوب غور وفکر کر کے فیصلہ کیجئے گا یہ آخرت اور ایمان کا معاملہ ہے قیامت کے دن کوئی تحریف، تاویل اور دھوکہ دہی نہیں چلے گی۔ دین اسلام بھی صاف اور واضح ہے اور کفر و ارتداد بھی واضح ہے۔ خنزیر کو بکرے کا خون لگانے سے پاک نہیں ہو جاتا۔ کفر وارتداد کو اسلام کہنے سے اسلام نہیں بن جاتا بلکہ کفر ہی رہتا ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! یہ دنیا کی چندروزہ زندگی بہت مختصر ہے نجانے کب موت کا فرشتہ آ جائے اور مہلت ختم ہو جائے۔ توبہ کا دروازہ بند ہو جائے۔ آخری سانس حلق میں اٹک جائے۔ دنیا کی آنکھ بند اور آخرت کی حقیقی آنکھ کھل جائے پھر یہ رونا پیٹنا بیکار ہے مگر موت سے پہلے ابھی بھی وقت ہے کہ سچے دین اسلام میں واپس پلٹ آئیں۔ دعا ہے کہ اللہ پاک ہم سب کو ہدایت کاملہ عطا فرمائے آمین یا ارحم الراحمین۔

فرقہ کیا ہے؟

میرے بھائیو اور بہنو! اللہ رب العزت قرآن مجید میں فرماتا ہیں:

مِنَ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَهُمۡ وَ کَانُوۡا شِیَعًا

(سورہ الروم آیت نمبر 32)

ترجمہ: ان لوگوں میں سے (نہ ہو جاؤ) جنہوں نے دین کو پارہ پارہ کر دیا اور خود فرقہ فرقہ ہو گئے۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَهُمۡ وَ کَانُوۡا شِیَعًا لَّسۡتَ مِنۡهُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ

ترجمہ: بے شک جنہوں نے تفرقہ ڈالا اپنے دین میں اور ہو گئے کئی فرقے (اے محبوب ﷺ) نہیں ہے آپ کا ان سے کوئی تعلق۔

(سورہ الانعام آیت نمبر 159)

میرے بھائیو اور بہنو! ان آیات مبارکہ میں اللہ رب العزت فرما رہے ہیں کہ جو لوگ دین میں فرقے بناتے ہیں اور دین کی وحدت کو پارہ پارہ کرتے ہیں۔ وہ گمراہ ہیں اور اللہ پاک اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کو بھی فرما رہے ہیں کہ آپ کا ان لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے چاہے وہ کتنے ہی کلمہ گو ہوں یا عشق و محبت کے دعوے دار کیوں نہ ہوں۔ فرقے وہ ہیں جو اصل دین اسلام کو چھوڑ کر اپنا ایک الگ دین بنالیں اور اپنے عقائد و نظریات قرآن و سنت کے خلاف گھڑ لیں اور نام دین اسلام کا ہی لیں وہ (فرقہ پرست) فرقہ واریت والے ہیں یعنی الگ فرقہ ہیں۔

فرقہ اور مسلک میں فرق؟

میرے بھائیو اور بہنو! پہلی بات یہ ہے کہ دین اسلام یعنی دین حق وہ پیغام الٰہی ہے جو ہمارے پیارے آخری نبی حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لیکر آئے ہیں اور جس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عمل کیا اور جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے قیامت تک کے لیے لیا ہے اور یہ

دین قرآن پاک آنحضرت ﷺ کے ارشادات (سنت مطہرہ) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے عمل اور آئمہ مجتہدین کی تشریحات کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے محفوظ فرما دیا۔ الحمد اللہ اس امت کے پاس آج بھی یہ تمام دین محفوظ ہے اور بالکل اسی طرح ترو تازہ ہے کہ گویا یہ دین آج کے لیے ہی نازل ہوا تھا۔

دوسری بات یہ ہے کہ امت کے اندر دو قسم کے اختلافات ہوئے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کو دونوں کے بارے میں مطلع بھی کیا گیا اور آپ ﷺ نے ان دونوں اختلافات کے بارے میں امت کو ہدایات بھی عطا فرمائیں۔

پہلی قسم کا اختلاف وہ ہے جو اجتہادی (فروعی) مسائل میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین، تابعین کرام m اور آئمہ مجتہدین کے درمیان رونما ہوا اور جو آج حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی اختلاف کے نام سے مشہور ہے اور آج کے موجودہ دور میں حنفیوں کے اندر دیوبندی علماء کرام اور بریلوی علماء کرام کے درمیان اور ان میں اور اہلحدیث علماء کرام کے درمیان تقلید اور عدم تقلید کے حوالے سے موجود ہے۔

یہ اختلافات فروعی اور علمی ہیں اس کے اندر دین اسلام کے بنیادی عقائد و نظریات کی روح موجود ہے جیسا کہ اللہ ایک ہے، کعبہ قبلہ ہے، قرآن اللہ کی کتاب اور اللہ کا کلام ہے، تمام حضرات انبیاء کرام f برحق ہیں اور ہمارے حضور ﷺ اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں یعنی عقیدہ ختم نبوت پر بھی کوئی اختلاف نہیں ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور نزول (دوبارہ آنے) پر بھی کوئی اختلاف نہیں ہے۔ امام مہدی رضی اللہ عنہ کی آمد پر بھی کوئی اختلاف نہیں۔ قرآن میں فریضہ جہاد پر بھی کوئی اختلاف نہیں احادیث مبارکہ کی حجیت پر بھی کوئی اختلاف نہیں۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے معیار حق ہونے کا اور اجماع امت کے سب ہی قائل ہیں۔ یہ تمام مسالک قبر، حشر، جنت، دوزخ جزا اور سزا، روز قیامت اور فرشتوں پر بھی کامل ایمان رکھتے ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کسی صورت میں کسی بھی ظلی، بروزی، تشریعی، غیر تشریعی، امتی نبی، حقیقی یا نیا نبی اور رسول کے دعوے کو کفر مانتے ہیں وغیرہ وغیرہ یہاں پر زیادہ تفصیل کا وقت اور جگہ نہیں ہے ورنہ اور زیادہ تفصیل سے آپ کو بتاتے۔

مختصر یہ کہ ان سب کے اندر جو فروعی اختلافات ہیں وہ صرف اس نوعیت کے ہیں کہ نماز میں ہاتھ کہاں باندھنے ہیں نماز کا وقت کونسا بہتر ہے۔ آمین اونچی کہنا ہے یا آہستہ آواز میں۔ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنی ہے یا نہیں۔ حضور ﷺ نور ہیں یا بشر ہیں، آپ ﷺ کو غیب کا علم تھا کہ نہیں، آپ ﷺ حاضر ناظر ہیں یا نہیں، درود کونسا افضل ہے، درود شریف دور سے سنتے ہیں یا نہیں وغیرہ وغیرہ مختصر یہ کہ ان تمام اختلافات کا قبر یا حشر میں کوئی سوال نہیں ہونا اس لیے یہ اختلافات علمی، فروعی نوعیت کے اور باعث رحمت ہیں۔ جس کو آپ ﷺ نے اجتہادی اختلافات اور باعث رحمت فرمایا ہے۔ ان اختلافات کی وجہ سے مسلمانوں کے یہ تمام طبقے (مکتبہ ہائے فکر) مسالک کہلاتے ہیں فرقے نہیں۔ کیونکہ یہ تمام بنیادی عقائد و نظریات ایمانیت اور ارکان اسلام پر کامل ایمان و یقین رکھتے ہیں۔ اس لیے یہ فرقے نہیں مسالک ہیں۔

کون سا فرقہ حق پر ہے؟

میرے بھائیو اور بہنو! ہم نے پہلی قسم کے اختلاف میں فرقے اور مسالک کے فرق کو تو مختصر بیان کیا ہے کہ تمام مکاتب ہائے فکر مسالک ہیں فرقے نہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ دوسری قسم کا اختلاف جو کہ نظریاتی ہے آپ ﷺ نے اس کے بارے میں کیا فرمایا تھا؟ حق و باطل کو جانچنے کا معیار کیا مقرر فرمایا تھا؟

حدیث مبارکہ:

ترجمہ: بنی اسرائیل 72 فرقوں میں بٹے تھے اور میری امت 73 فرقوں میں بٹے گی۔ یہ سب کے سب سوائے ایک کے۔۔۔ جہنم میں جائیں گے عرض کیا گیا! یا رسول اللہ ﷺ یہ نجات پانے والا فرقہ کون سا ہے؟ فرمایا جو لوگ اس راستے پر قائم رہیں گے جس پر میں اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔

(ترمذی شریف، ابن ماجہ، مشکواۃ شریف)

حدیث مبارکہ

ترجمہ: 72 دوزخ میں جائیں گے اور ایک جنت میں اور یہ الجماعت یعنی برحق جماعت ہے اور کچھ لوگ جن میں خواہشات اور غلط نظریات اس طرح سرایت کر

جائیں گے جس طرح باؤلے کتے کے کاٹے ہوئے شخص کی بیماری ہوتی ہے کہ اس کا کوئی جوڑ اور رگ وریشہ ایسا نہیں رہتا جس میں یہ بیماری سرایت نہ کر جائے۔
(مشکوٰۃ شریف)

میرے بھائیو اور بہنو! یہ تمام حدیثیں مشکواۃ شریف میں ہیں یہاں پر بیان کرنا مقصود نہیں، صرف بات بتانا مقصود ہے اب آپ خود غور وفکر کر لیں کہ کیا ''جماعت احمدیہ'' حق پر ہے؟ کیا یہ خلفائے راشدین کے طریقہ پر ہے؟ کیا یہ قرآن وسنت کے عین مطابق ہے؟ کیا یہ اہل سنت والجماعت (قرآن وسنت نبوی اور جماعت صحابہ پر) ہے؟

حدیث مبارکہ

ترجمہ:تم پر میری سنت اور میرے خلفاء راشدین کی سنت لازم ہے اور اسے دانتوں سے مضبوط پکڑ لو۔

(مشکوٰۃ شریف)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی m فرماتے ہیں:

اس حدیث کے تحت شیخ m نے سیر حاصل گفتگو فرمائی ہے اور اپنی کتاب ''غنیۃ الطالبین'' میں 73 فرقوں کے نام اور ان کا مختصر تعارف بھی کروایا ہے وہ فرقے چاہے قرون اولیٰ کے بعد کے ہوں جیسا کہ رافضیہ، خارجیہ، معتزلہ، باطنیہ وغیرہ یا موجودہ دور کے پرویزیہ، غامدیہ، گوہر شاہیہ، قادیانیہ، رافضیہ، آغا خانیہ، بوہریہ، نوسیریہ، ذکریہ، لاثانیہ وغیرہ ہوں ان کا دین اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ اگر یقین نہ آئے تو ان کو احادیث مبارکہ کی کسوٹی پر پرکھ لیں۔ آپ کو خود پتہ چل جائے گا کہ اسلامی عقائد (نظریات، ایمانیات) شریعت مطہرہ کے احکامات، اعمال وافعال وغیرہ سے ان کا بنیادی اختلاف ہے۔ یہود ونصاریٰ اور ہنود وغیرہ سے مشابہت ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ قیامت کے دن روشن چہرے والے اہل سنت والجماعت ہوں گے اور اہل بدعت کے چہرے سیاہ ہوں گے۔
(تفسیر ابن کثیر جلد نمبر 2 ص 82)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی m فرماتے ہیں کہ صرف اہلسنت والجماعت نام رکھنا کافی نہیں ہے بلکہ سنت رسول اللہ ﷺ اور جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے مطابق عقائد ونظریات ہونے بھی ضروری ہیں۔

(غنیۃ الطالبین از شیخ عبدالقادر جیلانی m)

میرے بھائیو اور بہنو! جس طرح حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی اور بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث یہ سب اہل سنت والجماعت میں داخل ہیں اسی طرح کیا ''جماعت احمدیہ'' کے تمام عقائد ونظریات اہل سنت والجماعت والے ہیں؟ آپ خود غور وفکر کر کے فیصلہ کر لیجیے۔

نیا ''مذہب'' ''نئی'' ''امت''

میرے بھائیو اور بہنو! اس وقت دنیا میں کئی امتیں موجود ہیں جو اپنا تعلق آسمانی کتابوں سے اور جن حضرات انبیاء کرام f پر نازل ہوئیں ان سے بتاتی ہیں۔ ہر ایک امت کی اپنی الگ پہچان ہے۔

یہودیت ایک امت ہے وہ صرف حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو اپنا نبی ورسول مانتی ہے۔ اسی طرح عیسائیت ایک امت ہے جو صرف حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو ہی اپنا نبی ورسول مانتی ہے۔ ایک اور امت ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی سچا نبی مانتی ہے مگر ان کے بعد ایک اور ذات پاک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اللہ کا آخری نبی اور قیامت تک کے لیے تمام انسانوں اور جنوں بلکہ تمام عالمین کے لیے برحق نبی ورسول مانتی ہے یعنی امت مسلمہ ہے جسے امت محمدیہ بھی کہا جاتا ہے۔ نبی جدا تو امت جدا، جیسے امت بنتی ہے نبی سے، ایسے ہی امت بدلتی بھی نبی سے ہے۔

مرزا صاحب کا اہم اعتراف:

مرزا صاحب خود لکھتے ہیں:

''جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے اس کو یہ ضروری ہے کہ وہ ایک امت بنائے جو اسے نبی سمجھے۔

(روحانی خزائن جلد 5 ص 344 از مرزا قادیانی)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو نبوت کا دعویٰ کریگا اس کی امت بھی الگ ہوگی جو اس کے مذہب کو سچا مانے گی اور اسے نبی بھی مانے گی۔

مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت ملاحظہ کرلیں۔

''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں''

(ملفوظات جلد پنجم ص447 از مرزا قادیانی)

''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا''

(دافع البلاء ص1 مندرجہ روحانی خزائن جلد نمبر 8 ص231 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! جب آپ نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مان لیا تو نبی کے بدلنے سے امت تو خود بخود بدل گئی (وہ نبی سچا ہے یا خودساختہ وہ الگ بات ہے) اگر آپ مرزا صاحب کو امام مہدی، مسیح موعود اور نبی و رسول مانیں گے تو آپ امت محمدیہ سے خود بخود نکل گئے آپ امت محمدیہ کا 73 واں فرقہ کیسے ہوئے بلکہ آپ مرزا صاحب کے نئے مذہب ''احمدیت'' کے پیروکار ہونے کی وجہ سے نئے مذہب (جماعت احمدیہ) میں داخل ہوگئے اور دین اسلام سے نکل گئے کیونکہ اسکا اعتراف مرزا صاحب خود بھی کر چکے ہیں۔ ملاحظہ کیجیے:

''تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہر حال جب تک طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لیے نشان ہوگا۔''

(دافع البلاء ص14 مندرجہ روحانی خزائین جلد 18 ص230 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! دیکھا آپ نے کہ مرزا صاحب نے اپنے آپ کو رسول اور اپنے پیروکاروں کو امت بنایا ہے اس لیے تو کہا ہے کہ یہ طاعون سے محفوظ رہیں گے تاکہ دوسری تمام

امتوں کے لیے نشان ہوگا۔ یہودیت، عیسائیت اور مسلمان (یعنی امت مسلمہ) سب کے لیے نشان ہوگا۔ (مگر وہ علیحدہ بات ہے کہ قادیان بھی طاعون سے محفوظ نہ رہ سکا بلکہ مرزا صاحب کے گھر میں بھی طاعون داخل ہوگیا۔) مگر یہاں پر ہم صرف (علیحدہ) امت اور (علیحدہ خود ساختہ) نبی کی بات کر رہے ہیں آپ غور کرتے رہیں تا کہ کسی نتیجہ پر پہنچیں مزید اور ملاحظہ کیجیے مرزا صاحب کیا کہہ رہے ہیں:

''اور کہہ دو کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف خدا تعالیٰ کا رسول ہو کر آیا ہوں۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص292 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کا کہنا ہے:

''اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ حضور شفیع المذنبین ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا تو میں اسے کہوں گا تو جھوٹا ہے کذاب ہے آپ کے بعد نبی آ سکتے ہیں''

(انوار خلافت ص65 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 ص27 از مرزا بشیر الدین محمود)

آپ نے دیکھ لیا کہ مرزا صاحب بھی کہہ رہے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور مرزا صاحب کے بیٹے بھی کہہ رہے ہیں کہ ''نبی آ سکتے ہیں ہم اس وجہ سے مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں'' اب آپ مرزا صاحب کے نئے مذہب اور نئے فرقے کا اقرار بھی ملاحظہ کر لیجیے:

دین اسلام سے ''احمدیت'' کا نظریاتی اختلاف

میرے بھائیو اور بہنو! مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے صرف عقیدہ ختم نبوت کا ہی انکار نہیں کیا بلکہ خدا تعالیٰ کی توحید اور رسالت، حضرات انبیاء سابقین f ،قرآن پاک، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد، حیات و نزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ظہور امام مہدی، قبر، حشر، جنت، دوزخ وغیرہ ہر چیز میں اسلام اور مسلمانوں سے اختلاف کیا ہے۔

آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ مرزا صاحب اپنا الگ مذہب کہتے ہیں جس کے دو حصے ہیں دوبارہ ملاحظہ کر لیجیے:

''سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہ ہے کہ اسلام (احمدیت) کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ اللہ کی اطاعت کریں دوسرے اس سلطنت (حکومت برطانیہ) کی۔

(روحانی خزائن جلد 6 ص 380 از مرزا قادیانی)

مختصر یہ کہ مرزا صاحب کا بار بار دعویٰ ہے کہ میرا مذہب الگ ہے میری امت (احمدی) الگ ہیں تو آپ کیوں بضد ہیں اپنے آپ کو اسلام کا فرقہ بنانے پر کہ آپ مسلمانوں کا ہی ایک فرقہ ہیں بھلا کیسے آپ اسلام کا 73 واں فرقہ ہیں جو نجات پائیگا؟

مسلمانوں اور ''احمدیوں'' میں فرق

میرے بھائیو اور بہنو! حقیقت یہ ہے کہ آپ ایک نئے ''نبی'' کی نئی ''امت'' ہیں اور مرزا صاحب کے الگ مذہب (احمدیت) کے پیروکار ہیں جن کا مسلمانوں سے ہر بات میں نظریاتی اختلاف ہے۔ جس طرح عیسائیوں اور یہودیوں کا الگ مذہب ہے اور نظریاتی اختلاف ہے۔ یہ بات آپ مرزا صاحب کی زبان سے سن لیں تا کہ آپ کو ہماری بات پر اگر یقین نہیں ہے تو مرزا صاحب کی بات پر یقین آ ہی جائے گا ملاحظہ کیجئے:

مرزا صاحب کا اہم اعتراف:

''کل میں نے سنا تھا کہ ایک شخص نے کہا کہ اس (قادیانی) فرقہ میں اور دوسرے لوگوں (مسلمانوں) میں سوائے اس کے اور کچھ فرق نہیں کہ یہ لوگ وفات مسیح کے قائل ہیں اور وہ لوگ وفات مسیح کے قائل نہیں ہیں باقی سب عملی حالت مثلاً نماز، روزہ، اور زکوۃ اور حج وہی ہیں۔ سو سمجھنا چاہئے کہ یہ بات صحیح نہیں کہ میرا دنیا میں آنا صرف حیات مسیح کی غلطی کو دور کرنے کے واسطے ہے۔ اگر مسلمانوں کے درمیان

صرف یہی ایک غلطی ہوتی تو اتنے کے واسطے ضرورت نہ تھی کہ ایک شخص مبعوث کیا جاتا اور الگ جماعت بنائی جاتی اور ایک بڑا شور بپا کیا جاتا''

(احمدی اور غیر احمدی کا فرق کیا ہے؟ ص 3 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب مزید کہتے ہیں:

''یہ جو ہم نے دوسرے مدعیان اسلام (مسلمانوں) سے قطع تعلق کیا ہے اول تو یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے تھا نہ کہ اپنی طرف سے۔ دوسرے وہ لوگ ریا پرستی اور طرح طرح کی خرابیوں میں حد سے بڑھ گئے ہیں اور ان لوگوں کو ان کی ایسی حالت کے ساتھ اپنی جماعت سے ملانا یا اس سے تعلق رکھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ عمدہ اور تازہ دودھ میں بگڑا ہوا دودھ ڈال دیں۔ جو سڑ گیا ہو۔ اور اس میں کیڑے پڑ گئے ہیں اسی وجہ سے ہماری جماعت کسی طرح ان سے تعلق نہیں رکھ سکتی اور نہ ہمیں ایسے تعلق کی حاجت ہے۔

(رسالہ تشحید الاذہان قادیان جلد 6 ش 8 ص 311)

مرزا صاحب کے بیٹے اور جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود سے بھی سنیے:

مرزا بشیر الدین محمود کا اقرار:

''حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں (مسلمانوں) سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا چند مسائل میں ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریم ﷺ، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان (مسلمانوں) سے اختلاف ہے۔

(خطبہ مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار ''الفضل'' قادیان جلد 19 نمبر 13 مورخہ 30 جولائی 1931ء)

مرزا صاحب کا اہم اعتراف:

مرزا بشیر الدین محمود کہتے ہیں:

’’حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے تو فرمایا ہے کہ ان (مسلمانوں) کا اسلام اور ہے اور ہمارا اسلام اور۔ ان کا خدا اور ہے اور ہمارا خدا اور ہے، ہمارا حج اور ہے اور ان کا حج اور۔ اسی طرح ان (مسلمانوں) سے ہر ہر بات میں اختلاف ہے۔

(روز نامہ ’’الفضل‘‘ قادیان 21 اگست 1917ء جلد 5 نمبر 15 ص 8)

مرزا بشیر الدین محمود کہتے ہیں:

’’غیر احمدی بچے کا بھی جنازہ نہ پڑھا جائے جس طرح ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ نہیں پڑھا جاتا۔ اصل بات یہ ہے کہ جو ماں باپ کا مذہب ہوتا ہے شریعت وہی مذہب بچے کا قرار دیتی ہے۔ پس غیر احمدی کا بچہ بھی غیر احمدی ہی ہوا اس لیے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہئے۔‘‘

(انوار خلافت ص 93 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 ص 150 از مرزا بشیر الدین محمود)

مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتے ہیں:

’’ہم تو دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا ہے جو نبی کریم ﷺ نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔ غیر احمدیوں (مسلمانوں) کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا۔ غیر احمدیوں (مسلمانوں) سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا، دینی اور دنیاوی تعلق دونوں ہمارے لیے حرام قرار دیے گئے۔‘‘

(کلمۃ الفصل ص 169-170 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! آپ خود غور و فکر کر کے دیکھ لیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب ان کے بیٹوں اور خلیفوں کے اعترافات سے یہ حقیقت سامنے آ گئی ہے کہ ’’احمدیت‘‘ کا اسلام

سے بنیادی اور نظریاتی اختلاف ہے جس طرح سابقہ امتوں کا اختلاف ہے اس سے بھی بڑھ کر اختلاف ہے۔ یعنی یہودی اور عیسائی تو سابقہ سچے نبیوں کے پیروکار اور آسمانی کتابوں کے ماننے والے اور اہل کتاب ہیں پھر بھی آسمانی کتابوں اور دین میں تحریفات اور شریعت محمدی کے آنے کے بعد اور سابقہ شریعت کے منسوخ ہو جانے کی وجہ سے ان کا دین اسلام سے نظریاتی اور بنیادی اختلاف ہے۔

مرزا صاحب تو خود ساختہ ''نبی اور رسول'' ہیں اور اپنی خود ساختہ ''امت'' اور ''مذہب'' کے بانی ہیں جو اللہ اور انگریز کی اطاعت کو ملا کر بنایا گیا ہے اس کا دین اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ مرزا صاحب اور تمام احمدی ذمہ داروں اور ''جماعت احمدیہ'' کی نظر میں تمام امت مسلمہ ''کافر'' ہے اور ''نئے نبی'' کی منکر ہے اور جہنمی ہے۔ لین دین رشتہ ناطہ، عبادت، نماز وغیرہ اور جنازہ تک پڑھنا جب جائز نہیں تو پھر آپ کیونکر مسلمانوں کا ایک فرقہ ہوئے۔

آپ نے مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا بیان مرزا بشیرالدین محمود کی زبان سے بھی سن لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول اکرم ﷺ قرآن پاک، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد اور اس سے بڑھ کر بات کہ مسلمانوں کا اسلام اور ہمارا اور ہے۔ ان کا خدا اور ہمارا اور ہے ان کا حج اور ہمارا اور ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! یہ ایک حقیقت بھی ہے کہ مرزا صاحب کی نظر میں اللہ تعالیٰ کا (گستاخانہ) مقام جو ہے وہ مسلمانوں کی نظر میں نہیں ہے اور حضور نبی کریم ﷺ کا مقام اور ختم نبوت کا عقیدہ وغیرہ مرزا صاحب کی نظر میں جدا اور تمام امت مسلمہ کی نظر میں جدا ہے۔ امت مسلمہ کا حج مکہ مکرمہ میں آپ کا حج قادیان میں اور امت مسلمہ 558 آیات جہاد کو مانتی اور اس فریضہ پر عمل پیرا ہے آپ اس کے منکر اور کفار کے دوست و مددگار ہیں۔ اب آپ خود غور کریں کہ آپ کا اسلام اور مسلمانوں سے تعلق کیونکر ہوسکتا ہے جب ہر چیز ہی جدا ہے تو پھر اسلام کا ایک فرقہ کیسے ہوئے اور ایک کیسے ہو سکتے ہیں۔

نیا ''مذہب'' نیا ''فرقہ''

میرے بھائیو اور بہنو! مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے نئے مذہب، نبوت و رسالت کے دعوے اور الگ نئی امت بنانے کے بارے میں تو آپ پڑھ چکے ہیں اب آپ مرزا صاحب کے نئے فرقے کے اقرار کو بھی ملاحظہ کرلیں۔

فرقہ جدیدہ

مرزا صاحب لکھتے ہیں:

''میں گورنمنٹ عالیہ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ فرقہ جدیدہ جو برٹش انڈیا کے اکثر مقامات پر پھیل گیا ہے جس کا میں پیشوا اور امام ہوں۔ گورنمنٹ کے لیے ہرگز خطرناک نہیں ہے''

(مجموعہ اشتہارات جلد دوئم ص 196,195 از مرزا قادیانی)

جانثار فرقہ

''تمام فرقوں میں سے گورنمنٹ کا اول درجہ کا وفادار اور جان نثار یہی نیا فرقہ ہے جس کے اصولوں میں سے کوئی اصول بھی گورنمنٹ کے لیے خطرناک نہیں ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص 15، مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص 193، از مرزا قادیانی)

مبارک فرقہ

''یہ نیا فرقہ مگر گورنمنٹ کے لیے نہایت مبارک فرقہ برٹش انڈیا میں زور سے ترقی کر رہا ہے اگر مسلمان ان تعلیموں کے پابند ہو جائیں تو میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ فرشتے بن جائیں اور اگر وہ اس گورنمنٹ کے سب قوموں سے بڑھ کر خیرخواہ ہو جائیں تو تمام قوموں سے زیادہ خوش قسمت ہو جائیں۔ اگر وہ مجھے قبول کرلیں اور مخالفت نہ کریں تو سب کچھ انہیں حاصل ہوگا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص 357-358 از مرزا قادیانی)

جدیدہ فرقہ کا پیشوا

’’ایک گروہ کثیر ہوگیا ہے جو روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ اس لیے میں نے قرین مصلحت سمجھا کہ اس فرقہ جدیدہ اور نیز اپنے تمام حالات سے جو اس فرقہ کا پیشوا ہوں حضور لفٹیننٹ گورنر بہادر کو آگاہ کروں۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص188 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! مرزا صاحب نے قرآن پاک کی مخالفت کرتے ہوئے ایک نئے ’’فرقے‘‘ کی بنیاد رکھی اس لیے مرزا صاحب کو بانی فرقہ (امت) احمدیہ کہا جاتا ہے کیونکہ مرزا صاحب نے ایک نیا مذہب ایجاد کیا ہے۔ کچھ چیزیں عیسائیوں، کچھ ہندوؤں سے، کچھ مسلمانوں سے، کچھ بہائی مذہب سے لے کر ایک کھچڑی بنا کر اس کا نام احمدیت رکھا یعنی چوں چوں کا مربہ بنا دیا ہے۔ جس طرح اپنے نسب کا سلسلہ ’’معجون مرکب‘‘ ہونے کا مرزا صاحب خود اقرار کرتے ہیں۔ اسی طرح اپنا مذہب بھی دوسرے مذاہب مثلاً دین اسلام، یہودیت، عیسائیت، ہندومت اور بہائیت کی معجون مرکب بنا دیا ہے۔

’’احمدیت‘‘ معجون مرکب کیسے؟

عیسائیت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا عقیدہ لیا۔ وہ کہتے ہیں کہ یسوع مسیح نے قربانی دے کر ہمارے گناہوں کا کفارہ کیا ہے اور یسوع مسیح علیہ السلام زندہ آسمانوں پر موجود نہیں ہیں بلکہ صلیب چڑھا دیے گئے ہیں۔

مرزا صاحب نے انجیل اور عیسائیوں کی مذہبی کتب سے کچھ مرضی کی باتیں نکالی جو اپنے کام کی تھیں۔

یہودیت کی مذہبی کتب سے کچھ اپنے مطلب کی باتیں لیں جیسا کہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ g پر بہتان، حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام پر بہتان، الزامات اور توہین اور دیگر انبیاء f کی توہین پر مبنی باتیں اور دعوے لیے جو اپنے کام (مشن) کے متعلق تھے۔

ہندومت سے ''ظل و بروز'' کا اور تناسخ (آواگون) اور ''بعثت ثانی'' وغیرہ کے گمراہ کن عقائد لیے جن کو اپنے اوپر فٹ کر کے اس کی آڑ میں نبوت و رسالت کی دکان چلائی اور جست لگا کر خاتم النبیین ﷺ کے مبارک تاج وتخت کی حرمت کو پامال کرنے کی کوشش کی اور ''بعین محمد''، وہی محمد'' محمد رسول اللہ'' محمد اتر آئے قادیان میں ''بعثت ثانی'' پانچویں اور چھٹے ہزار میں آنا'' پہلے سے بڑھ کر شان سے آنا'' مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق نہیں'' وغیرہ وغیرہ یہ عقائد بنانے کے لیے فارمولا ہندوؤں سے لیا۔

بہائیت جس کا بانی بہاء اللہ ہے اس کی تعلیمات جو بہائی مذہب کی روح ہیں ان سے ظہور امام مہدی اور مسیح موعود جیسے دعوؤں کا سامان لیا ان دعوؤں اور پیشین گوئیوں میں بہا اللہ کی نقل کی اور بیل منڈھے چڑھانے کے لیے اور مسلمانوں کو چکر دے کر مرتد کرنے اور اپنے ساتھ ملانے کے لیے اسلام کا نام لیا۔

دین اسلام کے شعائر کلمہ، قرآن، نماز، صحابہ کرام، ام المومنین وغیرہ کی اصطلاحات کا شیرہ ڈال کر ''احمدیت'' کی معجون تیار کر کے انگریز حکومت اور ''ملکہ معظّمہ'' قیصرہ ہند (ملکہ برطانیہ) کی کمپنی سے رجسٹرڈ کروا کر ''احمدی اسلام'' کا لیبل لگا کر ڈسٹری بیوشن شروع کردی اور ساری ''مارکیٹنگ'' مسلمانوں کو اپنا پیروکار بنانے کے لیے (تبلیغ کو) فوکس کیا۔ یہ مرزا صاحب کا مذہب ''نئی امت'' نئی جماعت نیا فرقہ جدیدہ'' نیا مبارک فرقہ'' ''نیا سلسلہ جماعت احمدیہ'' اور ''احمدی اسلام'' وغیرہ کی حقیقت ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! کیا آپ نے کبھی اپنے ''احمدی'' ہونے پر غور وفکر بھی کیا کہ آپ جس ''احمدی اسلام'' کے پیروکار ہیں کیا وہ وہی حقیقی اسلام ہے؟ جو آج سے چودہ سو چالیس سال پہلے آیا اور دنیا میں انقلاب برپا کر دیا۔ بکریاں چرانے والے عرب کے بدو (دیہاتی) دنیا کے لیے ایک ماڈل بن گئے۔ اس وقت کی سپر پاور قیصر و کسریٰ کے تخت ان کے قدموں کے نیچے روندے گئے۔ بڑی طاقتوں کے خزانے ان کے جوتوں کے نیچے آ گئے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ حقیقی دین اسلام کفار کو دوزخ سے بچانے کے لیے آیا جس میں نہ ماننے والوں کو جزیہ دے کر ذمی کی شکل میں ماتحت کرنا اور لڑنے والوں کے لیے جہاد وقتال کا حکم آیا۔ دوسری طرف ''احمدی اسلام'' کفار کے قصیدے گانے (دیکھئے تحفہ قیصریہ ستارہ قیصریہ از مرزا قادیانی) اور مسلمانوں کے مخالف ہو کر کفار کی چھتری تلے پناہ لینے مسلمانوں کو اور جہاد سے روکنے کے لیے آیا، آج بھی اس کا عملی ثبوت آپ کے سامنے ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! خدا کا واسطہ ہے کہ آپ موت سے پہلے پہلے غور وفکر کر کے راہ راست پر آ جائیں اور اس دھوکے سے نکل آئیں۔ اس فرقہ کو مزید دیکھنے کے لیے اس وقت ''جماعت احمدیہ'' جن فرقوں میں بٹی ہے وہ ملاحظہ کر لیجئے۔ دیکھئے ''مبارک فرقہ'' کے اب مزید اور کتنے فرقے بن گئے ہیں۔ اب ہم ''جماعت احمدیہ'' کے چودہ میں سے صرف دس فرقوں کا مختصر طور پر ذکر کرتے ہیں۔ تاکہ آپ کو پتہ چلے کہ اس ''نئے فرقے'' کے مزید کتنے ''فرقے'' بن چکے ہیں جو ایک دوسرے کے سخت دشمن ہیں۔

مذہب ''احمدیت'' کے چودہ فرقوں میں سے دس کا تعارف

''جماعت احمدیہ'' ربوی فرقہ

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی وفات کے بعد ''گدی نشینی'' پر اختلاف ہوا مرزا صاحب کے خاص ساتھی حکیم نوردین بھیروی کو مرزا صاحب کا ''جانشین'' بنایا گیا۔ ان کے بعد مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کو گدی نشین بنانے پر شدید اختلاف پیدا ہوا اور مرزا صاحب کے دوسرے ساتھی مسٹر محمد علی لاہوری علیحدہ ہو گئے اور مرزا بشیر الدین محمود والا گروپ بڑا رہا اور فرقہ قادیانی ''جماعت احمدیہ'' ربوی قادیانی کے نام سے آگے چلا۔ پھر مرزا ناصر احمد کو ''گدی نشین'' بنایا گیا۔ مرزا ناصر احمد نے اس فرقے کو باہر ملکوں میں نیٹ ورک بنا کر اور سیاسی پناہ کی آڑ میں مختلف مغربی ملکوں کے ویزوں کے حصول سے مضبوط کیا۔ بڑا مرکز اپنے قدیم سرپرستوں یعنی برطانوی گورنمنٹ کے زیر سایہ بنایا اور اپنے پیشوا ''خلیفہ'' کا دارالخلافہ لندن

(انگلینڈ) میں بنایا۔ ان کے بعد مرزا طاہر احمد کو ''خلیفہ'' بنایا اور اب موجودہ سربراہ ''خلیفہ'' مرزا مسرور احمد ہیں اس فرقے کے تمام گدی نشین یکے بعد دیگرے مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے خاندان سے ہی بنائے گئے۔ اس طرح یہ ''خاندانی'' بادشاہت یعنی رائل فیملی کا اقتدار چل رہا ہے جو ہر قسم کے چندے اور وراثت کی جائیداد بھی جماعت کے نام کرنے سے مستثنیٰ ہیں۔ بغیر وصیت کے ''بہشتی'' مقبرے میں قبر حاصل کر لیتے ہیں۔ وصیت کا نظام دوسرے مال دار احمدیوں کے لیے ہے اور چھیالیس قسم کے چندے بھی دوسرے احمدیوں پر لازم ہیں۔ اس فرقہ کے تمام عقائد ونظریات وہی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب والے ہی ہیں حتیٰ کہ اسلامی کیلنڈر کے مقابلے میں اپنا 'احمدی'' کیلنڈر بھی ایجاد کیا گیا ہے۔ جس کے بارہ ماہ کی ترتیب یہ ہے۔

اسلامی تقویم:

محرم، صفر، ربیع الاول، ربیع الثانی، جمادی الاول، جمادی الثانی، رجب، شعبان، رمضان، شوال، ذیقعد، ذوالحج۔

''احمدی'' تقویم:

شہادت، ہجرت، احسان، وفا، ظہور، تبوک، اخاء، احسان، فتح، صلح، امان، تبلیغ۔

یہ اسلامی کیلنڈر کے مقابلے میں ''احمدی'' کیلنڈر ہے۔ اسی لحاظ سے ان کا دین اسلام سے علیحدہ ایک نیا مذہب نئی ملت اور نیا فرقہ ایجاد ہوا جس کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب ہیں۔ اس فرقے کے دوسرے سربراہ کے بعد گدی نشینی کے جھگڑے پر مزید ایک اور فرقہ اسی میں سے نکلا جو ''انجمن احمدیہ لاہور یا لاہوری احمدی فرقہ'' کہلاتا ہے۔

''احمدیہ انجمن'' لاہوری فرقہ:

میرے بھائیو اور بہنو! احمدی لاہوری فرقہ کے بارے میں جیسا کہ آپ بھی جانتے ہیں کہ یہ فرقہ ''احمدیوں'' کا دوسرا بڑا فرقہ ہے اس فرقے کے بانی مسٹر مولوی محمد علی لاہوری دسمبر 1874ء کو ریاست کپورتھلہ کے موضع ''مرار'' میں پیدا ہوئے میٹرک تک تعلیم وہیں سے حاصل کی۔ 1896ء میں انگریزی میں ایم اے کیا اور 1897ء میں خواجہ کمال الدین کے ساتھ

جا کر قادیان میں مرزا صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر کے ''احمدیت'' کو قبول کر لیا۔ 1899ء میں وکالت کا آخری امتحان پاس کیا اور ملازمت چھوڑ کر پریکٹس شروع کر دی انہی دنوں مرزا قادیانی صاحب ان کو اپنی بعض تقریریں اور میموریل بھیجتے جس کا وہ انگریزی ترجمہ کر کے شائع ہونے کے لئے قادیان بھیج دیتے۔ اس کے بعد مرزا صاحب کے گھر کی تیسری منزل پر شفٹ ہو کر ایک انگریزی پرچہ ''ریویو آف ریلیجنز'' نکالنا شروع کر دیا اور مرزا صاحب کی موت کے بعد حکیم نور دین بھیروی کو ''خلیفہ'' بنایا گیا تو اس کا ساتھ دیا پھر 1914ء میں بھیروی صاحب کے مرنے کے بعد قادیانی جماعت میں جھگڑا پیدا ہو گیا۔

محمد علی لاہوری کہتے تھے کہ میں خلافت کا زیادہ حق دار ہوں لیکن مرزا صاحب کے خاندان والے چاہتے تھے کہ ''خلافت'' خاندان سے باہر نہ جائے اس طرح بشیر الدین محمود کے ''خلیفہ'' بننے کے بعد مسٹر محمد علی اپنے ساتھی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ، خواجہ کمال الدین، ڈاکٹر محمد حسین شاہ، شیخ رحمت اللہ، حکیم محمد حسین مرہم عیسیٰ، شیخ امتیاز احمد وزیر آبادی، مولوی غلام حسن پشاوری اور حامد شاہ وغیرہ کے ساتھ قادیان چھوڑ کر لاہور آ گئے اور یہاں اپریل 1914ء میں ''انجمن احمدیہ لاہور'' کے نام سے نیا فرقہ بنا کر کام شروع کر دیا۔ اس پر مرزا بشیر الدین محمود نے ان کے خلاف شدید طوفان برپا کر دیا اور ان کو برے برے القابات سے نوازا۔

قادیانی مذہب کے ''لاہوری فرقہ'' اور ''ربوی فرقہ'' میں نہ صرف ''اعتقادی'' اختلافات ہیں بلکہ یہ ''نظریہ ضرورت'' کے تحت ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں اور دونوں فرقے ایک دوسرے پر سنگین الزامات یعنی چوری، زنا، لواطت، حرام خوری، خود غرضی، بدکاری، قتل و غارت، تکبر، فریب کاری، کفر و شرک، نفاق، ارتداد، تلبیس وغیرہ کے لگاتے ہیں۔ لاہوری فرقے والے کہتے ہیں کہ ہم صرف مرزا قادیانی صاحب کو مجدد مانتے ہیں کبھی کہتے ہیں ہم صرف مسیح موعود مانتے ہیں اور امام مہدی مانتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ بھی ربوی فرقہ کی طرح مرزا صاحب کو نبی اور رسول بھی مانتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ''احمدیوں کے دونوں فرقوں میں کوئی فرق نہیں ہے یہ صرف ''اقتدار'' کا اختلاف ہے اگر مولوی محمد علی کو مرزا بشیر الدین محمود کی جگہ ''خلافت'' مل جاتی تو فرقہ ہی نہ بنتا۔

معروف لاہوری ''احمدی'' عبدالکریم نے مباہلہ کے طور پر مرزا بشیر الدین محمود پر بدکاری اور قریبی محرم خواتین پر زنا کا الزام لگا کر چیلنج کیا جس کا جواب تو نہ دیا گیا مگر اس کی پاداش میں ان پر قاتلانہ حملہ کروایا گیا۔ ان کے ساتھی کو قتل کرایا گیا۔ ان کا گھر جلایا گیا اور ان پر مقدمے قائم کروا کر ان کو قادیان سے بدر کیا گیا۔ یہی حال لاہوری فرقے کے سرگرم رہنما عبدالرحمان مصری کا بھی ہوا پھر انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ یہ لاہوری فرقہ اب بھی چل رہا ہے مگر ان کی تعداد ''قادیانی ربوی فرقہ'' کی نسبت کم ہے۔ ان کا ایک بڑا مرکز لاہور میں بھی بیت السلام کے نام سے ہے۔

احمدی ''دیندار انجمن'' فرقہ:

میرے بھائیو اور بہنو! قادیانی ''احمدی'' مذہب کا تیسرا فرقہ ''دین دار انجمن'' کے نام سے جانا جاتا ہے جس کا بانی صدیق دیندار ہے جو اپنے نام کے ساتھ چن بسویشور لکھا کرتا تھا۔ یہ آصف آباد، حیدرآباد دکن کا رہنے والا تھا یہ چند سال حیدرآباد پولیس میں سپاہی رہا ملازمت سے استعفیٰ دے کر قادیان چلا آیا اور مرزا بشیر الدین محمود کے ہاتھ پر بیعت کر کے قادیانیت میں داخل ہو گیا اور آٹھ سال تک قادیانیت ''احمدیت'' کا پرجوش مبلغ رہا اس نے معروف قادیانی جلال الدین شمس کے ذریعے مرزا بشیر الدین محمود سے ان کی بیٹی کا رشتہ مانگا اس حرکت پر مرزا بشیر الدین محمود نے سخت نوٹس لیا جس پر یہ واپس حیدرآباد آ گیا یہاں آ کر اس نے مرزا قادیانی صاحب کی پیشین گوئیوں کو اپنے اوپر چسپاں کیا۔ مسلمانوں اور ہندوؤں کی اصطلاحات کو ملا کر نیا چوں چوں کا مربہ بنا کر ایک جدید فرقے کی بنیاد ڈال دی۔ (باقی مزید تفصیل آپ خود ساختہ قادیانی دعوے داروں کے بیان میں پڑھ لیں گے۔)

صدیق دیندار کے عقائد و نظریات سے متاثر ہو کر کئی قادیانیوں نے اس کی بیعت کر لی۔ جن میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا خاص ساتھی ''صحابی'' مرزا خدا بخش قادیانی مصنف

کتاب ''عسل مصفیٰ'' شامل ہے پاکستان میں اس فرقے کا مرکزی دفتر کورنگی کراچی میں ہے جس کا صدر سعید بن وحید بی اے (علیگ) ہے انکی تعداد کم ہے۔

احمدی ''اروپی'' فرقہ

قادیانی مذہب کا چوتھا فرقہ ''اروپی'' کے نام سے مشہور ہے۔ اس فرقہ کا خودساختہ مدعی نبوت ظہیرالدین اروپ ضلع گوجرانوالہ کا رہائشی تھا۔ وہ لاہوری جماعت کے آرگن اخبار ''پیغام صلح لاہور'' کا مدیر بھی رہ چکا تھا۔ اس کے نزدیک مرزا قادیانی ایک صاحب شریعت نبی تھے۔ مسجد قادیان کو بیت اللہ کہتا تھا۔ لہٰذا اسی طرف منہ کرکے نماز پڑھتا تھا۔ اس کا کلمہ ''**لا اله الا الله احمد جری الله**'' تھا۔ جس کی وہ تقریری اور تحریری تبلیغ کرتا تھا۔

یہ فرقہ قادیانی فرقے کی طرح مرزا غلام احمد قادیانی کے لایعنی اور بے سروپا دعوؤں کی کوئی تاویل نہیں کرتا بلکہ اسے بیانگ دہل صاحب شریعت نبی سمجھتا ہے۔ پاکستان کی قومی اسمبلی میں قادیانیوں کے عقائد ونظریات کی چھان پھٹک کے دوران اس فرقہ کے دوسرے سربراہ (جھوٹے مدعی نبوت ظہیرالدین اروپی کے بیٹے) رحمت اللہ اروپی نے ایک درخواست دی تھی کہ انہیں بھی قومی اسمبلی میں اپنا موقف پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ یہ فرقہ غیر منظم اور مالی مشکلات کا شکار ہونے کے سبب پنپ نہ سکا۔ اس فرقے کے پیروکاروں کی تعداد بھی کم ہے۔

احمدی ''حقیقت پسند'' فرقہ

میرے بھائیو اور بہنو! قادیانی ''احمدی'' مذہب کا پانچواں فرقہ ''حقیقت پسند'' کے نام سے مشہور ہے۔ یہ فرقہ 1956ء میں قائم ہوا۔ اس فرقہ کا بانی ملک عزیز الرحمٰن تھا۔ جس نے اپنے اہم قادیانی دوستوں راجہ بشیر احمد رازی، مرزا عین الملک یلدرم، چوہدری عبدالمجید، پروفیسر غلام رسول چیمہ، مرزا محمد حیات تاثیر، راحت ملک، محمد یونس سلطانی، محمد یوسف ناز، چوہدری صلاح الدین ناصر اور چوہدری اللہ رکھا سمیت ''قادیانی احمدی'' فرقہ چھوڑ کر ایک نئے فرقہ کی بنیاد ڈالی۔ اس فرقہ کے لوگ مرزا قادیانی صاحب کے تمام دعوی اور نظریات پر مکمل یقین

رکھتے ہیں لیکن ان کے بیٹوں کو غاصب، منافق اور بدکردار سمجھتے ہیں۔ ملک عزیز الرحمٰن اور اس کے تمام ساتھی قادیانی فرقہ کے نہایت اہم مناصب پر فائز تھے۔ انہوں نے مرزا قادیانی کے بڑے بیٹے اور قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کی جنسی عیاشیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تو نہایت بددل ہوئے اور قادیانیت کو خیر باد کہہ دیا۔

چوہدری غلام رسول نے مرزا بشیر الدین محمود کی بدکاریوں پر مشتمل کتاب ''ربوہ کا راسپوٹین'' ''مرزا محمود کی کہانی مریدوں کی زبانی'' تصنیف کی۔ جس میں قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود، مرزا غلام احمد کی بیٹی مبارکہ بیگم، دوسری بیٹی امتہ الحفیظ، مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد، سابق وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خاں، مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا شریف، مرزا محمود کی بیویوں اور دیگر اہم قادیانیوں کے شرمناک کردار کو خوب عیاں کیا ہے۔ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد ایک عام قاری بے حد پریشان ہوجاتا ہے کہ اندھی عقیدت اور مذہب کے نام پر کیا کچھ ہوتا ہے۔ چوہدری غلام رسول کی دوسری کتاب ''خلیفہ ربوہ کے ناپاک سیاسی منصوبے'' بھی نہایت چشم کشا کتاب ہے۔ جس میں قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کے سیاسی منصوبوں، پاکستان پر قبضہ کرنے کی سازشوں، ریاست کے اندر ریاست، ربوہ کا نظام جاسوسی، قادیانی عدالتی اور معاشی نظام وغیرہ پر خوب روشنی ڈالی گئی ہے۔

قادیانی ''حقیقت پسند'' فرقہ کے اہم رکن مولوی صدر الدین گجراتی کی کتاب ''خلیفہ ربوہ کے مظالم'' بھی نہایت ہوش ربا ہے۔ جس میں مرزا بشیر الدین محمود کی فسطائی کارروائیوں پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ اس فرقہ کا انٹرنیٹ یوٹیوب (you Tube) پر Ahmediyy agazetted کے نام سے چینل ہے۔ جس پر کئی ایک ویڈیوز نہایت چشم کشا اور انکشافاتی ہیں۔

احمدی ''سرسبز قادیانیت'' فرقہ

میرے بھائیو اور بہنو! احمدی، قادیانی مذہب کا چھٹا فرقہ ''سرسبز قادیانیت'' ہے اس فرقہ کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا پوتا اور مرزا بشیر الدین محمود کا بیٹا رفیع احمد تھا۔ مرزا رفیع احمد نے حالات سے دل برداشتہ ہوکر اپنا علیحدہ فرقہ ''سرسبز قادیانیت'' بنالیا۔ اس کا دعویٰ تھا کہ

وہ اپنے دادا مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے بعد اس صدی کا ''مجدد'' ہے۔ حالات و واقعات اس طرح ہیں کہ ''احمدی'' جماعت کے تیسرے ''خلیفہ'' مرزا ناصر احمد کے لیے آٹھ جون 1982ء کو صبح نو بجے کے قریب نئے ''خلیفہ'' کے انتخاب کے موقع پر قادیانی مرکزی عبادت گاہ ربوہ (چناب نگر) کے باہر زبردست ہنگامہ آرائی ہوئی۔ احمدی عقیدہ ہے کہ ''خلیفہ'' خدا بناتا ہے۔ یہاں اس عقیدہ سے بحث نہیں، صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ جب مرزا ناصر احمد کا دور اقتدار تھا تب مرزا ناصر احمد کے بیٹے لقمان کا رشتہ مرزا طاہر کی بیٹی سے طے ہوا تھا۔ یہ دراصل مرزا طاہر احمد کی اپنا آئندہ ''اقتدار'' محفوظ کرنے کے لئے مذموم کوشش تھی۔ مگر اس وقت اس کوشش کو شدید دھچکا پہنچا جب مرزا القمان نے مرزا طاہر احمد کی بیٹی کو چھوڑ کر ایک اور لڑکی سے شادی کر لی۔ کچھ عرصہ بعد جب وہ نیک بخت قادیانیت (احمدیت) سے تائب ہو کر اسلام کی پناہ میں آ گئی تو مرزا طاہر احمد نے پھر اپنی بیٹی کے رشتہ کی پیش کش کی۔ اس پر مرزا القمان کی شادی مرزا طاہر احمد کی بیٹی فائزہ سے ہوگئی۔ احمدی خلیفہ بے شک قادیانیوں کا ''خدا'' ہی بناتا ہو گا۔ لیکن مجھے اس تفصیل میں جانا پڑا تاکہ یہ بتا سکوں کہ جس دن مرزا طاہر احمد کی بیٹی اور مرزا ناصر کے بیٹے مرزا القمان کا رشتہ طے ہوا، اسی دن ربوہ سے خفیہ سرکاری ایجنسی کے اہل کار نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ اس رشتہ کے طے ہونے کے نتیجہ میں اگلے قادیانی خلیفہ کے لیے مرزا طاہر احمد کا نام طے ہوگیا ہے۔ وہ (خفیہ رپورٹ اب بھی سرکاری ریکارڈ میں موجود ہے۔)

قادیانی رائل فیملی کے تمام چھوٹے بڑوں میں احمدی ''خلافت'' کے حصول کے لیے لالچ اور اندرونی سازشیں اپنی جگہ لیکن ناظر امور عامہ کا عہدہ حاصل کرنے کے لیے اس فیملی کے کئی بگڑے ہوئے ''شہزادے'' بھی اس عہدے کی خواہش رکھتے ہوئے آپس میں گھتم گتھا رہتے ہیں۔ موجودہ روایت کے مطابق جس کے سر پر ''ناظر اعلیٰ'' کا تاج ہوگا۔ وہ مستقبل کا سربراہ ہوگا۔ اس سلسلہ میں ''رائل'' فیملی کے ارکان میں سخت کشیدگی پائی جاتی ہے۔ اس عہدہ کو حاصل کرنے کے لیے ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ شعبہ امور عامہ میں خصوصی فنڈ (غیر معمولی) کی چمک موجود ہے اور اس فنڈ سے لاکھوں کروڑوں روپے کسی خاص مقصد کے لیے کسی کو بھی بطور رشوت

دیے جاسکتے ہیں جس کا اندراج کہیں بھی نہیں ہوتا۔ یہ وہ لکشمی دیوی ہے جسے پانے کے لئے کئی ''شہزادے'' بے چین رہتے ہیں۔

میرے بھائیو اور بہنو! نئے خلیفہ کے انتخاب کے موقع پر ہنگامہ آرائی کے دوران مرزا رفیع احمد (قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کا بیٹا) جب مجلس مشاورت کے اجلاس سے واک آؤٹ کرتا باہر آیا تو مرزا طاہر احمد کے غنڈوں نے اپنی ایک کار A,J,K,300 میں ڈال کر اسے اغوا کرنے کی کوشش کی۔ مگر مرزا رفیع احمد کے حامیوں نے یہ کوشش ناکام بنادی۔ پھر مرزا رفیع احمد اپنے حامیوں کو لے کر اقصیٰ چوک میں آ گیا اور وہاں پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مرزا طاہر احمد اور اس کے حامیوں نے ''خلافت'' کے اصولوں کی دھجیاں بکھیر دی ہیں اور مجھے انتخاب ''خلافت'' سے خارج کردیا ہے جو سراسر ناانصافی ہے۔ مرزا رفیع احمد کی اس تقریر پر پھر ہنگامہ ہوگیا اور اسے زبردستی اس کے گھر پر نظر بند کردیا گیا۔ بعدازاں اسے کسی نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا گیا۔ اس کے بعد تین بجے کے قریب طاقت اور دھونس کے بل بوتے پر مرزا طاہر احمد کی نام نہاد ''خلافت'' کا اعلان کردیا گیا۔

28 مئی 1974ء کو ربوہ (چناب نگر) ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج کے طلبہ پر بے رحم تشدد اور زدوکوب کرنے والے شر پسندوں کی قیادت مرزا طاہر احمد ہی کر رہا تھا۔ جن لوگوں نے مرزا رفیع احمد سے رابطہ کرنے کی کوشش کی، انہیں بتایا گیا کہ مرزا رفیع احمد گھر پر نہیں ہے۔

بعدازاں 26 جنوری 1982ء کو مرزا رفیع احمد کو دل کی تکلیف ہوگئی جس پر اسے لاہور کے شیخ زید ہسپتال میں منتقل کردیا گیا۔ مرزا طاہر احمد نے ''خلافت'' کا عہدہ سنبھالتے ہی مرزا رفیع احمد کو ''مدرسہ جامعہ احمدیہ'' کی ذمہ داریوں سے فارغ کردیا۔ پھر 12 اگست 1982ء کو مرزا طاہر احمد نے جماعت پر اپنی گرفت مضبوط کرنے کے لیے مرزا رفیع احمد سمیت متعدد بااثر عہدیداروں کو جماعت سے نکال دیا اور قادیانی تنظیموں انجمن احمدیہ، انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور دوسری اہم تنظیموں کے عہدیداروں میں ردوبدل کرکے اپنے گروپ کے حامیوں کا تقرر کیا۔ بیرونی مشنوں کی تجدید بیعت سے انکار کے بعد اپنے ہم خیال نئے مبلغ اور انچارج مقرر کیے۔

مرزا طاہر احمد اور مرزا رفیع احمد کے یہ اختلافات جب شدت اختیار کر گئے تو سابق وزیر خارجہ ظفر اللہ خان، ایم ایم احمد اور ڈاکٹر عبدالسلام نے مرزا رفیع احمد کی منت سماجت کی مگر وہ نہ مانا۔ پھر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی بیٹی امۃ الحفیظ کی مداخلت سے مرزا رفیع احمد اور مرزا طاہر احمد کے درمیان صلح کرا دی گئی۔ عارضی طور پر یہ اختلاف دب گیا مگر مرزا طاہر احمد نے مرزا رفیع احمد کے حامیوں کو پھر تنگ کرنا شروع کر دیا جس پر اختلافات پھر ابھر کر سامنے آ گئے۔ مرزا رفیع احمد نے مرزا طاہر احمد پر الزام لگایا کہ وہ میرے خاندان کی غیر محسوس انداز میں نسل کشی کر رہا ہے۔ کیونکہ میرے دونوں لڑکوں مرزا طیب اور مرزا اصمد کے گھر کوئی اولاد نہیں ہو رہی۔

میرے بھائیو اور بہنو! مرزا رفیع احمد کو جب دیوار سے لگا دیا گیا تو کئی بے گناہ اس شخص کی وجہ سے شہر بدر کر دیے گئے۔ ایک ایسا وقت بھی آیا کہ جس شخص سے مرزا رفیع کی تعریف سنی گئی یا جس جگہ اس کا ذکر ہو گیا اس شخص پر مصیبتوں کے پہاڑ توڑ دیے گئے۔ یہ بات آج تک سمجھ نہیں آئی کہ مرزا رفیع احمد کا کردار ایسا تھا کہ جو کوئی بھی اس کے ساتھ نظر آیا، شہر بدر ہوا تو اتنے خاندانوں کو اجاڑنے کے بجائے اس اکیلے مرزا رفیع احمد کو شہر بدر کیوں نہ کر دیا گیا؟ اس کی مثال تو یہ ہے کہ پانی کے سینکڑوں ڈول کنویں سے نکال پھینکے گئے مگر کتا کنویں کے اندر ہی رہا۔

مرزا رفیع احمد اور مرزا طاہر احمد کے اختلافات تا عمر رہے۔ دونوں ایک دوسرے پر فنڈز کی خرد برد، اختیارات سے تجاوز اور جنسی نوعیت کے شرمناک الزامات لگاتے رہے۔ قادیانی ''خلیفہ'' مرزا طاہر احمد 19 پریل 2003ء کو مرزا رفیع کی زندگی میں فوت ہوا لیکن مرزا رفیع احمد، مرزا طاہر احمد کی تدفین میں شرکت کیلئے نہ لندن گیا اور نہ غائبانہ جنازہ چناب نگر (ربوہ) ہی میں شریک ہوا۔ سب سے بڑھ کر قابل ذکر بات یہ ہے کہ مرزا رفیع احمد نے تاحیات مرزا طاہر احمد کو ''خلیفہ'' تسلیم نہیں کیا۔

مرزا رفیع احمد 15 جنوری 2004ء کو صبح ڈھائی بجے فضل عمر ہسپتال ربوہ (چناب نگر) میں بعارضہ قلب فوت ہوا۔ مرزا رفیع احمد، مرزا بشیر الدین محمود و سارہ بیگم کا بیٹا اور ڈاکٹر اسحاق کا داماد تھا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ مرزا رفیع احمد نے مرزا طاہر احمد کی طرح موجودہ ''خلیفہ'' مرزا مسرور احمد

سے بھی بیعت نہیں کی تھی۔ وہ واقف زندگی تھا، جس کا وقف ختم کر دیا گیا لیکن اس کے باوجود نہ صرف مقامی امیر و ناظر اعلیٰ مرزا خورشید احمد نے اس کا جنازہ پڑھایا بلکہ اسے ''بہشتی مقبرہ'' میں دفن کیا گیا۔ اس سلسلہ میں قادیانی ''احمدی'' قیادت سے چند سوالات پوچھے جا سکتے ہیں۔

1. کیا قادیانی جماعت ''احمدیہ'' کوئی مثال دے سکتی ہے کہ کسی کا وقف ختم کر دیا گیا ہو اور اسے قادیانی بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا ہو؟
2. جس قادیانی نے خلیفہ کی بیعت سے انکار کیا ہو، اور اس کا جنازہ مقامی امیر و ناظر اعلیٰ پڑھائے، بلکہ وہ قادیانی ''بہشتی مقبرہ'' میں بھی دفن ہوا؟
3. کیا قادیانی جماعت یہ ثابت کر سکتی ہے کہ مرزا رفیع احمد نے کبھی مرزا طاہر احمد یا مرزا مسرور احمد کی ''بیعت'' کی ہو؟
4. مرزا رفیع احمد نے مرزا طاہر احمد پر جو سنگین و رنگین الزامات لگائے تھے کیا اس نے اپنی زندگی میں یہ الزامات ''واپس'' لے لیے تھے؟
5. قادیانی جماعت کا عقیدہ ہے کہ جو شخص قادیانی ''بہشتی مقبرہ'' میں دفن ہوتا ہے وہ ''جنتی'' ہے کیا یہ سمجھنا چاہئے کہ مرزا رفیع احمد نے مرزا طاہر احمد کے ساتھ جو اختلاف کیا تھا، بیعت نہیں کی اور سنگین الزامات لگائے تھے اس کے صلہ میں وہ ''بہشتی مقبرہ'' میں دفن ہوا جبکہ مرزا طاہر احمد بہشتی مقبرہ میں تدفین کی اس ''نعمت'' سے محروم رہا؟ احمدیوں کے نزدیک مرزا طاہر احمد ''بہشتی مقبرہ'' کے بغیر جنتی ہے یا مرزا رفیع احمد ''خلیفہ کی ''بیعت'' کے بغیر جنتی ہے۔

لاہوری فرقہ کے معروف رہنما مظہر ملتانی نے اپنی کتاب ''کمالات محمودیہ'' میں لکھا ہے کہ:

> ''ڈاکٹر نذیر احمد ریاض بیان کرتے ہیں کہ مرزا بشیر الدین محمود کے ایک صاحب زادے مرزا رفیع احمد کے اپنی سوتیلی والدہ (یعنی مرزا بشیر الدین محمود کی بیوی) مریم بیگم سے ناجائز تعلقات تھے۔''

آفت جان نے مرزا رفیع احمد پر ڈورے ڈالے تو رفیع احمد اس کی توبہ شکن اداؤں کا اسیر بن گیا۔ مریم نے اسے بہلایا، پھسلایا، ورغلایا اور پھر تعلق مضبوط ہو گیا۔ مرزا رفیع احمد اس کا ایسا شیدا ہوا کہ وہ اس کہ ہر بات پوری کرتا۔ مرزا رفیع احمد تنومند اور مردانہ وجاہت سے بھرپور جوان تھا۔ وہ دونوں اپنی حرکتوں سے بداخلاقی کی ہر حد پار کر گئے۔ ان واقعات کی آواز دور دور تک سنائی دینے لگی تو مرزا بشیر الدین محمود نے مرزا رفیع احمد کو انڈونیشیا بھجوا دیا۔ مرزا رفیع احمد وہاں سے مریم کو خط لکھتا۔ سب پوسٹ ماسٹر خط کبھی کبھی دلچسپی کی خاطر کھول لیا کرتا تھا۔ ایک خط میں مرزا رفیع احمد نے اپنی سوتیلی والدہ کو لکھا:

''میری جان، میں تم پر نثار۔ میں تمہارا بندہ بے دام ہوں۔ میں اپنے آپ کو تمہارے سامنے ہار چکا ہوں۔ میں التجا کرتا ہوں، میرے خط کا جواب ضرور دو۔ میں حلفیہ کہتا ہوں کہ تم میری بیماری یا موت کا سبب بن جاؤ گی۔ میں خیالوں میں اپنا چہرہ اور آنکھیں تمہارے پیروں کے تلوؤں سے رگڑتا ہوں۔ میں جلد آنے والا ہوں۔ میں مزید صبر نہیں کرسکتا۔ تم انکار نہ کرنا۔

ایک مدت سے نہ قاصد ہے نہ خط ہے نہ پتہ
اپنے وعدوں کو تو کر یاد مجھے یاد نہ کر

تمہارا رفیع احمد

(کمالات محمودیہ ص169، از مظہر ملتانی)

میرے بھائیو اور بہنو! آج کل ''سرسبز قادیانی'' فرقہ کا سربراہ مرزا رفیع احمد کا خاص مرید چوہدری غلام احمد ہے۔ اس نے ww green ahmadiyya com کے نام سے ایک ویب سائٹ بھی بنا رکھی ہے ان کی تعداد بھی کم ہے۔

احمدی ''المسلمین'' فرقہ

میرے بھائیو اور بہنو! ''احمدی'' مذہب کا ساتواں فرقہ ''المسلمین'' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس فرقہ کا بانی ظفر اللہ ڈومن ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ وہ موجودہ صدی کا ''مجدد'' ہے۔ ظفر اللہ ڈومن کے پیروکار مرزا قادیانی صاحب کے تمام عقائد اور دعوؤں پر ایمان رکھتے ہیں۔ قادیانی ''خلیفہ''

مرزا طاہر احمد کے مرنے کے بعد ظفر اللہ ڈومن کی کوشش تھی کہ وہ قادیانی جماعت کا سربراہ بنے۔ اس ناکامی پر ظفر اللہ ڈومن نے اپنا علیحدہ فرقہ بنالیا۔ ظفر اللہ ڈومن کے نزدیک موجودہ قادیانی سربراہ مرزا مسرور احمد صاحب غاصب اور منافق ہے۔ اس فرقہ کا مرکزی دفتر Mauritius میں واقع ہے۔ اس فرقہ کی ویب سائٹ www jaam international org ہے۔ یہاں اس فرقہ کے متعلق معلومات اور قادیانی ''مذہب'' سے واضح اختلافات کی مکمل تفصیل موجود ہے۔ ان کی تعداد بھی کم ہے۔

احمدی ''اصلاح پسند'' فرقہ

میرے بھائیو اور بہنو! قادیانی ''احمدی'' مذہب کا آٹھواں بڑا فرقہ قادیانی ''اصلاح پسند'' فرقہ ہے اس فرقہ کا بانی عبدالغفار جنبہ ہے جو ایک عرصہ تک قادیانی ''احمدی'' جماعت کا سرگرم مبلغ رہا۔ وہ چناب نگر ضلع جھنگ کے ایک گاؤں ڈاور کا رہنے والا ہے۔ 1980ء میں کراچی کے قیصر سینما میں فلم کی ٹکٹیں فروخت کرتا تھا۔ ان دنوں اسے عجیب وغریب خواب آنے لگے اور وہ خود کو زمانے کا ''مصلح'' کہنے لگا۔ اس کا دعویٰ ہے کہ قادیانی مذہب کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے اور آنے والے جس مصلح موعود کی پیش گوئی کی تھی اسکا مصداق مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا بیٹا بشیر الدین محمود نہیں بلکہ وہ خود ہے۔ اس فرقہ کے لوگ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے نبوت ورسالت سمیت تمام دعاوی پر یقین رکھتے ہیں جبکہ مرزا قادیانی صاحب کے بیٹے اور قادیانی مذہب کے دوسرے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود وغیرہ کو جھوٹا، مکار، اور منافق سمجھتے ہیں۔ اس فرقہ کے لوگ مرزا بشیر الدین محمود پر سنگین اخلاقی الزامات عائد کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مرزا بشیر الدین محمود زانی اور شرابی آدمی تھا جسے ماں، بہن اور بیوی کے مقدس رشتوں کی کوئی تمیز نہ تھی۔ وہ مرزا بشیر الدین محمود کو قادیانی ''راسپوٹین'' کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

موجودہ ''احمدی خلیفہ'' مرزا مسرور احمد اور اس کے خاندان کے متعلق ان کا کہنا ہے کہ وہ اور اس کی ''رائل فیملی'' غریب قادیانیوں کے چندوں پر یورپ میں پرتعیش زندگی گزار رہے ہیں۔ قادیانی ''اصلاح پسند'' فرقہ کے بانی عبدالغفار جنبہ قادیانی مذہب کے چوتھے سربراہ مرزا

طاہر احمد سمیت موجودہ سربراہ مرزا مسرور احمد کوکئی دفعہ مناظرے کا چیلنج دے چکے ہیں مگر انہوں نے اسے قبول نہ کیا۔ بعد ازاں عبدالغفار جنبہ کا کہنا ہے کہ قادیانیوں کے ہاں جبر کی کیفیت ہے۔ یہاں معمولی اختلاف رائے رکھنا بھی جرم ہے۔ یہاں ان کی آزادی اظہار چھین لی گئی ہے۔ جھوٹ اور منافقت کا چرچا ہے۔ قادیانی ''مربی'' دولت اکٹھی کرنے کے جنون میں مبتلا ہیں۔ قادیانی مذہب کے چوتھے سربراہ مرزا طاہر احمد نے سالانہ ''اجتماع'' جرمنی اگست 2001ء کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے عبدالغفار جنبہ کے بارے میں کہا تھا کہ ''اس کے دماغ میں فتور پڑ گیا ہے'' ''احمدی'' مذہب کے پیروکار عبدالغفار جنبہ کو شیطان، مکار، فریبی اور فتنہ باز کہتے ہیں۔

اس فرقہ کا مرکزی دفتر جرمنی میں ہے اسکی ویب سائٹ www.alghulam.com ہے جہاں ان کے عقائد ونظریات پر مبنی لٹریچر کتابیں اور ویڈیوز وغیرہ موجود ہیں۔ یہ اپنا لٹریچر اور کتب فری دیتے ہیں ان کی تعداد جرمنی میں کافی ہے۔ عبدالغفار جنبہ خود بھی آج کل جرمنی میں مقیم ہے۔

احمدی ''القادیانیت'' فرقہ

میرے بھائیو اور بہنو! قادیانی مذہب کے نویں فرقہ کا نام، فرقہ ''القادیانیت'' ہے اس فرقہ کا بانی ناصر احمد سلطانی قادیانی ہے۔ جو اسلام آباد پاکستان میں رہتا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ وہ پندرھویں صدی کا ''مجدد'' ہے۔ بعض راز داروں کا کہنا ہے کہ مسعود احمد دہلوی سابق ایڈیٹر روزنامہ ''الفضل'' کی بیوی سلیمہ بیگم، ناصر احمد سلطانی کی داشتہ تھی۔ جس کا پورے چناب نگر (ربوہ) میں چرچا تھا۔ مثل مشہور ہے ''جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔'' سلطانی کی دو بیویاں ہیں دوسری بیوی گھریلو ناچاقی کے وجہ سے ناراض ہو کر ربوہ (چناب نگر) چلی گئی ہے۔ جہاں اس کے گول بازار ربوہ (چناب نگر) کے عبدالشکور بھائی چشمے والے (جو احمدی مذہبی کتب فروخت کرتے ہیں) سے ''تعلقات'' کے قصے زبان زدِ عام ہیں۔ ناصر احمد سلطانی کا بڑا بیٹا غیر اخلاقی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کی وجہ سے کئی دفعہ حوالات جا چکا ہے۔

فرقہ ''القادیانیت'' کے پیروکار مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے تمام دعاوی پر ایمان رکھتے ہیں لیکن ان کے بڑے بیٹے قادیانی جماعت کے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کو جھوٹا اور منافق سمجھتے ہوئے اس کے باون سالہ دور کو تاریخ کا سیاہ ترین دور قرار دیتے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ مرزا بشیر الدین محمود عیسائی پوپ کی ''خلافت'' سے بہت متاثر رہا اور اسی کی طرز پر اپنی نام نہاد ''خلافت'' چلائی۔قادیانیوں کے اس فرقہ کے بانی ناصر احمد سلطانی کا دعویٰ ہے کہ اسے بھی مرزا قادیانی صاحب کی طرح رویا، ''کشوف'' اور ''الہامات'' ہوتے ہیں۔اس کے کئی نام نہاد کشوف اور الہامات حضور نبی کریم ﷺ کی توہین پر مبنی ہیں۔اس کا دعویٰ ہے کہ قرآن مجید کی کئی آیات اس پر نازل ہوئی ہیں۔(نعوذ باللہ) اس فرقہ کی ویب سائٹ www.al.ahmadiyyat.com ہے جس پر اس فرقہ کے بانی ناصر احمد سلطانی قادیانی کی تمام خرافات اور ہذیانات موجود ہیں اس کی تصویریں بھی ہیں۔اس کے پیروکار بھی کم ہیں۔

احمدی ''صحیح اسلام'' فرقہ

میرے بھائیو اور بہنو! قادیانی مذہب کے دسویں فرقہ کا نام ''صحیح اسلام'' ہے اس فرقہ کا بانی منیر احمد اعظم ہے جو انڈیا کا رہنے والا ہے وہ اپنے آپ کو ''حضرت امیر المومنین محی الدین الخلیفتہ اللہ'' کہتا ہے۔اس کا دعویٰ ہے کہ وہ ''مجدد'' ہے اور اسے ''مجددیت'' مرزا قادیانی صاحب کی اطاعت سے ملی۔اس نے اپنی کتاب

The continuity of Prophethood and Mujaddadiyat till the day of judgement.

(نبوت اور مجددیت قیامت تک جاری ہے) میں مرزا قادیانی صاحب کے دعووں اور تعلیمات کا بھرپور دفاع کیا ہے۔اس فرقہ کے پیروکار مرزا قادیانی صاحب کو مسیح موعود اور امام مہدی مانتے ہیں۔یہ لوگ حیاتِ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور ختم نبوت کے بھی منکر ہیں۔

منیر احمد اعظم فروری 1961ء کو Mauritines میں پیدا ہوا۔وہ پیدائشی قادیانی ہے۔

1983ء میں اس کی شادی ہوئی۔1987ء میں وہ ایک قادیانی کمپنی میں ڈرائیور بھرتی ہوگیا۔ 1999ء وہ قادیانیوں کے سالانہ جلسہ لندن میں شرکت کیلئے گیا تو قادیانی ''خلیفہ'' دوم مرزا طاہر احمد سے خصوصی ملاقات ہوئی۔19 جنوری 2003ء میں اس نے دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''امیر المومنین'' کا عہدہ عطا کیا۔ پھر بقول اس کے اللہ نے اسے حکم دیا کہ وہ ''جماعت المسلمین'' بنائے۔ چنانچہ 8 مئی 2003ء کو اس نے ''جماعت المسلمین'' بنائی۔ جس کا وہ ایک عرصہ تک دوسرا مرکزی سربراہ رہا۔نومبر 2003ء میں اس نے دعویٰ کیا کہ اللہ نے اسے ایک الہام کے ذریعے ''محی الدین'' کا خطاب دیا ہے۔ وہ ایک عیاش اور شاہ خرچ شخص ہے۔2003ء میں اس پر بڑے پیمانے پر قادیانی چندہ کے خرد برد اور غیر اخلاقی سرگرمیوں کے الزامات لگے۔ الزامات کی تحقیقات کے لیے ایک قادیانی کمیشن قائم ہوا۔ جس نے تقریباً تین ماہ تک تحقیقات کیں اور منیر احمد اعظم پر چندہ خرد برد کرنے اور غیر محرم عورتوں سے (جنسی) تعلقات قائم کرنے کے الزامات ثابت ہوئے۔ چنانچہ اسے ''فرقہ المسلمین'' سے نکال دیا گیا۔ جس پر وہ واپس انڈیا چلا گیا اور اس نے 10 مارچ 2008ء کو اپنا علیحدہ فرقہ بنالیا۔ اس فرقہ کا نام ''صحیح اسلام'' رکھا۔

منیر احمد اعظم کا کہنا ہے کہ مرزا بشیر الدین محمود نے ایک دفعہ قادیانیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ اس قدر روحانی ترقی حاصل کرو کہ'' چھوٹے محمد بن جاؤ'' (نعوذ باللہ) چنانچہ میرا یہی مقصد ہے کہ اس قدر روحانی ترقی کروں کہ ''چھوٹا محمد'' بن جاؤں۔ (نعوذ باللہ) اس فرقہ کی سائٹ www.Jamaat-ul-islam.com ہے جس پر فرقہ کے بانی اور اس کی تعلیمات سے متعلقہ معلومات موجود ہیں ان کی تعداد کم ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! ہم نے چودہ فرقوں میں سے صرف دس فرقوں کا مختصر ذکر کیا ہے نہ چاہتے ہوئے بھی کچھ تلخ حقائق کا سرسری ذکر کرنا پڑا تا کہ آپ کو حقیقت کے قریب تک پہنچا دیں کوئی سخت بات بھی لکھی گئی ہے جس کے لیے معذرت خواہ ہیں۔ میرا مقصد کسی کی دل

آزاری نہیں ہے ۔ بلکہ حقیقی خیرخواہی سے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچانا ہے اور موت سے پہلے پہلے اللہ اور اسکے پیارے رسول ﷺ کی غلامی میں لانا ہے۔ چار دن کی مختصر زندگی ہے پھر مرنے کے بعد کوئی اور بہانہ کام نہیں آئے گا ۔ جگہ اور وقت کی قلت کی وجہ سے آپ کو صرف ضروری باتیں دکھائیں۔ ورنہ اس کے لئے کئی سو صفحات بھی نا کافی ہیں۔

آپ غیر جانبدار ہو کر خوب غور و فکر کر کے فیصلہ کر لیں کہ حق پر چلنا ہے یا خود ساختہ ''مذہبوں'' اور ''فرقوں'' کے پیچھے اپنی آخرت خراب کرنی ہے۔ وقت بہت کم ہے زندگی مختصر ہے اور موت قریب ہے جلدی کیجیے، فیصلہ کریں اور آگے بڑھیں اپنے اللہ سے صلح کر لیجیے اور اس کے راستے (صراط مستقیم) پر واپس آ جایئے اللہ پاک آپ کو ہدایت کاملہ نصیب فرمائے۔

(آمین یا ارحم الراحمین)

حضرات انبیاء کرام f کی شان میں گستاخیاں

میرے بھائیو اور بہنو! غلام احمد قادیانی صاحب نے خود نبوت و رسالت کے دعووں کے ساتھ ساتھ حضرات انبیاء کرام f کی شان میں بہت گستاخیاں کیں ہیں جن میں سے ہم صرف چند ایک کا ذکر کرتے ہیں۔

مرزا صاحب تمام انبیاء کرام f کا مظہر: (نعوذ باللہ)

مرزا صاحب کہتے ہیں:

''خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء کرام f کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کیے ہیں میں آدم ہوں۔ میں شیث ہوں، میں نوح ہوں میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں اسمٰعیل ہوں، میں یعقوب ہوں میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں، اور آنحضرت ﷺ کے نام کا مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد ﷺ اور احمد ﷺ ہوں۔''

(حقیقت الوحی (حاشیہ) ص73؛ مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 ص76 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب نے اپنے ایک شعر میں لکھا:

''میں کبھی آدم کبھی موسیٰ، کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص103؛ روحانی خزائن جلد 21 ص133 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! آپ ذرا غور کریں حد ہو گئی صرف نئی نبوت کا دعویٰ ہی نہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر مرزا صاحب نے تمام حضرات انبیاء کرام f یعنی ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کا مجموعہ اور مظہر ہونے کا دعوی بھی کر دیا۔ (استغفر اللہ) ساری دنیا کے تمام امتی مل کر بھی ایک نبی کے برابر نہیں ہو سکتے۔ چہ جائیکہ تمام حضرات انبیاء کرام f کا مظہر ایک عام بندہ گناہ گار بن جائے۔

آپ ذرا مرزا صاحب کے بچپن جوانی اور باقی زندگی کے حالات پڑھیں اور سوچیں کہ مرزا صاحب تو اخلاق اور کردار کے آئینے میں عام آدمی کے برابر بھی نہیں ہو سکتے ایک برگزید نبی اور اس سے آگے بڑھ کر تمام نبیوں کا مظہر ہونا اتنی بڑی گستاخی اور جسارت ہے اور پھر اگر مرزا قادیانی حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی ہیں اور اسمعیل علیہ السلام بھی تو باپ اور بیٹا ایک وقت میں کیسے ہو سکتا ہے؟ اور اگر یعقوب علیہ السلام اور یوسف علیہ السلام بھی ہیں تو باپ اور بیٹا ایک وقت میں مرزا صاحب کیسے ہو گئے؟ اور اگر آدم علیہ السلام اور شیث علیہ السلام بھی ہے تو آدم علیہ السلام تو بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے مرزا صاحب کے والد تو غلام مرتضیٰ اور ماں چراغ بی بی تھیں یہ آدم علیہ السلام کا مظہر کیسے بن گئے اور اگر مرزا صاحب نے یہ سمجھا کہ نسل در نسل انبیاء کرام f کا مظہر ہوں تو یہ ہندوؤں کا عقیدہ تناسخ و آواگون کا ہے کہ ایک دفعہ مرنے کے بعد روح دوسرے جسم میں دوبارہ جنم لیتی ہے یہ عقیدہ قرآن و حدیث کا ہرگز نہیں ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ بعض دفعہ انسان ایک جھوٹ بول کر پھنس جاتا ہے اور پھر اس جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لیے کئی اور جھوٹ بولتا ہے۔ مگر جھوٹ تو جھوٹ ہی رہتا ہے۔ خواہ اس کے لیے کوئی اپنا نام نسب اور اپنے استاد تک کو بھی بدل لے مگر حقیقت تو حقیقت ہی ہوتی ہے جو بغیر کسی جھوٹ اور تاویل اور دلیل کے بھی حقیقت ہوتی ہے۔

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی سخت توہین

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

> ''پھر شیطان نے انہیں بہکایا اور جنتوں سے نکلوا دیا اور حکومت اس اژدھے کی طرف لوٹائی گئی اس جنگ و جدال میں آدم کو ذلت و رسوائی نصیب ہوئی اور جنگ بھی اس رخ اور کبھی اس رخ ہوتی ہے اور رحمٰن کے ہاں پرہیزگاروں کے لیے نیک انجام ہے اس لیے اللہ نے مسیح موعود کو پیدا کیا تاکہ آخر زمانہ میں شیطان کو شکست دے اور یہ وعدہ قرآن میں لکھا ہوا ہے۔''

(خطبہ الہامیہ ص 312 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 ص 312 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! دیکھیں اس میں حضرت سیدنا آدم f کے بارے میں کہا کہ ان کو ذلت ورسوائی نصیب ہوئی نعوذ باللہ اور کہا کہ شیطان سے دھوکا کھا گئے اور شیطان سے جنگ وجدال میں ذلت ورسوائی ملی اور اپنے بارے میں کہا کہ مسیح موعود (مرزا صاحب) کو اللہ نے پیدا کیا کہ شیطان کو شکست دے۔ کیا مرزا صاحب نے شیطان کو شکست دی؟ پیدا ہو کر یہ کتنا بڑا ظلم ہے۔ حضرت سیدنا آدم f پر بہتان اور ان کی شان میں گستاخی ہے کہ ذلت ورسوائی نصیب ہوئی اور خود مرزا صاحب نے اپنے پیدا ہونے کا مقصد لکھا ہے کہ شیطان کو شکست ہو تو کیا مرزا صاحب کے پیدا ہونے کے بعد شیطان کو شکست ہو گئی؟ اور دنیا سے شیطانیت ختم ہو گئی یا مزید بڑھ گئی ہے؟ یقیناً بڑھ گئی ہے تو پھر یہ کہنا پڑے گا کہ مرزا صاحب شیطان کو شکست نہیں دے سکے بلکہ شیطان کے ہتھے چڑھ گئے اور اپنی بات میں غلط نکلے ہیں۔ شیطان اور شیطانیت قرب قیامت کے دور میں تو اب اور زیادہ ہو گئے ہیں۔

حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی توہین

''موسیٰ علیہ السلام نے کئی لاکھ بے گناہ بچے مار دیے کوئی عیسائی نہیں کہتا کہ برا کام کیا۔''

(نور القرآن ص 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 ص 353 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! معاذ اللہ اتنا بڑا بہتان حضرت موسیٰ علیہ السلام پر لگا دیا کہ کئی لاکھ بچے مار دیے کیا نبی معصوم بچوں کے قاتل ہوتے ہیں؟ نبی علیہ السلام تو ناحق ایک چیونٹی کو بھی نہیں مارتے چہ جائیکہ کئی لاکھ بچوں کو ناحق قتل کریں گے اور جو ناحق قتل کرتا ہے وہ جہنم میں جاتا ہے۔ تو کیا (نعوذ باللہ) موسیٰ علیہ السلام ناحق بچوں کو قتل کر کے جہنم میں جائیں گے؟ (معاذ اللہ) وہ تو فرعون نے 70 ہزار بنی اسرائیل کے بچے ناحق قتل کروائے تھے کہ کہیں وہ بچہ جو میری سلطنت کے زوال کا سبب بنے گا وہ پیدا ہو کر کہیں بڑا نہ ہو جائے مگر اللہ پاک نے اپنی قدرت سے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو پیدا کیا اور ماں کے ہاتھوں صندوق میں بند کروا کے دریا برد کروایا اور فرعون کے محل میں پہنچا کر اس کے ہاتھوں ہی پرورش کروائی۔ یوں اپنی قدرت دکھائی مگر مرزا صاحب

نے فرعون کو تو مظلوم اور حق بنا کر حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو کئی لاکھ بچوں کا قاتل بنا دیا یہ بہت بڑا بہتان ہے۔

مزید دیکھیے:

وہ نشان جو ظاہر ہونے والے ہیں وہ موسیٰ علیہ السلام نبی کے نشانوں سے بڑھ کر ہوں گے۔

(حقیقۃ الوحی تتمہ ص83 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 ص519 از مرزا قادیانی)

حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کی توہین

''خدا تعالیٰ میرے لیے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوحؑ کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔''

(تتمہ حقیقت الوحی ص137 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 ص575)

حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کی توہین

پس اسی امت کا یوسف یعنی یہ عاجز (مرزا قادیانی) اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈالا گیا۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 ص99 از مرزا قادیانی)

حضرات انبیاء کرام f کی سخت توہین

''پس اب کیا یہ پرلے درجے کی بے غیرتی نہیں کہ جہاں ہم آیت لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّن رُّسُلِهٖ

میں داؤدؑ، اور سلیمانؑ، زکریاؑ اور یحییٰؑ کو شامل کرتے ہیں وہاں مسیح موعود (مرزا قادیانی) جیسے عظیم الشان نبی کو چھوڑ دیا جائے۔

(کلمۃ الفصل ص117 از مرزا بشیر احمد ایم اے)

میرے بھائیو اور بہنو! اب آپ نے مزید دیکھا کہ مرزا صاحب نے اپنے معجزات کو حضرت نوح علیہ السلام کے معجزات سے بڑھ کر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ قوم حضرت نوح علیہ السلام

سے ان کے معجزات دیکھ کر بھی غرق ہوئی اگر میرے معجزات دیکھتی تو غرق نہ ہوتی اور مجھ پر ایمان لے آتی یعنی حضرت نوح علیہ السلام کے معجزات اس قابل نہ تھے کہ وہ دیکھ کر ایمان لاتی اور غرق ہونے سے بچ جاتی۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی توہین کی کہ وہ تو قید میں ڈالے گئے اور میں قید سے بچا لیا گیا میں ان سے بڑھ کر ہوں۔ استغفر اللہ۔ حضرت موسیٰ کے معجزات سے بڑھ کر معجزے یعنی نشان بتائے جو بندہ نبی ہی نہیں تو اس کے معجزے اور نشان کیسے ہوئے۔ اب دل پر ہاتھ رکھ کر آخری حوالے پر غور کریں کہ مرزا بشیر احمد نے اپنے والد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو دوسرے سابقہ حضرات انبیاء کرام f کے ساتھ قرآن پاک کی آیت میں شامل نہ کرنے کو پرلے درجے کی بے غیرتی کہا ہے۔ اللہ پاک نے جب قرآن پاک نازل فرمایا اور اس میں آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام سابقہ حضرات انبیاء کرام f کا فرق نہ کرنے کا ذکر آ گیا مگر چودہ سو سال بعد نبوت کے دعوے دار مرزا غلام احمد قادیانی کا ذکر نہیں آیا تو یہ پرلے درجے کی بے غیرتی والی بات کس کے اوپر جا کر پڑتی ہے۔ (معاذ اللہ، استغفر اللہ) ہمارا قلم لکھنے سے قاصر ہے یہ بات اللہ پاک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین محدثین مفسرین سب پر بہتان لگایا اور گالی دی۔ (معاذ اللہ)۔ (نعوذ با اللہ من ذالک)

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا تصور ''نبوت''

مرزا صاحب خود لکھتے ہیں کہ ایسا شخص بھی نبی اور رسول بن سکتا ہے۔

''مثلاً ایک شخص جو قوم کا چوہڑہ یعنی بھنگی ہے اور ایک گاؤں کے شریف مسلمانوں کی تیس چالیس سال سے خدمت کرتا ہے کہ دو وقت ان کے گھر کی گندی نالیوں کو صاف کرتا ہے اور ان کے پاخانوں کی نجاست اٹھاتا ہے اور ایک دو دفعہ چوری میں بھی پکڑا گیا ہے اور چند دفعہ زنا میں بھی گرفتار ہو کر اس کی رسوائی ہو چکی ہے اور چند سال جیل خانہ میں بھی قید رہ چکا ہے اور چند دفعہ ایسے برے کاموں پر گاؤں کے نمبرداروں نے اس کو جوتے بھی مارے ہیں اور اس کی ماں اور دادیاں

اور نانیاں ہمیشہ سے ایسے ہی نجس کام میں مشغول رہی ہیں اور سب مردار کھاتے اور گوہ اٹھاتے ہیں اب خدا تعالیٰ کی قدرت پر خیال کر کے ممکن تو ہے کہ وہ اپنے کاموں سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایسا فضل اس پر ہو کہ وہ رسول اور نبی بن جائے۔''

(تریاق القلوب ص152 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 ص279+280 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! دیکھا آپ نے کہ جب مرزا صاحب پر لوگوں نے انگلیاں اٹھائیں کہ آپ کیسے نبی بن گئے آپ کا بچپن، آپ کا لڑکپن، آپ کی جوانی، آپ کی زندگی کے کئی گوشے ہمارے سامنے ہیں۔ آپ کا کردار، گفتار اور تمام حالات زندگی تو اس قابل نہیں کہ ایک اچھا شریف اور نیک انسان بھی بن سکے تو آپ نبی کیسے بن گئے؟ تو مرزا صاحب نے اپنی خودساختہ ''نبوت'' ثابت کرنے کے لیے نبوت کی کیسی تعریف کر دی کہ ایک کافر یعنی چوہڑہ پاخانہ اٹھانے والا، چور۔ بدکار۔ زانی۔ گوہ اٹھانے والا اور مردار کھانے والا اس کی ماں، دادیاں نانیاں بھی زنا کار ہوں جیل کاٹنے والا، عادی مجرم، گاؤں کے چوہدریوں سے جوتے کھانے والا، ذلیل وکمینہ آدمی بھی توبہ کر کے مسلمان ہو کر مسلمانوں کا نبی بن سکتا ہے (نعوذ باللہ)۔

میرے بھائیو اور بہنو! حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ حضرات انبیاء کرام f تو پیدائشی ہی مسلمان اور ''معصوم عن الخطا'' یعنی ہر قسم کے گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہوتا کہ پہلے کافر ہوں حضرات انبیاء کرام f گفتار و کردار اور صورت و سیرت کے لحاظ سے بھی سب سے اعلیٰ ہوتے ہیں۔ زنا کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ بلکہ پاک دامن و پاکباز ہوتے ہیں۔ چوری کا خیال تو دور کی بات ہے نبی تو امانت و دیانت میں بے مثال ہوتے ہیں۔ مردار کا تو تصور بھی ناممکن ہے بلکہ نبی تو حلال چیزوں میں سے بھی کسی کی بغیر اجازت نہیں کھا سکتے۔ حضرات انبیاء کرام f تو پیدائش سے لیکر وفات تک اللہ کی حفاظت میں اللہ کی نگرانی میں اور اللہ پاک کے زیر تربیت اور زیر تعلیم ہوتے ہیں۔

حضرات انبیاء کرام f تو اللہ کے منتخب شدہ اور برگزیدہ اولوالعزم بندے ہوتے ہیں۔
ان کے بارے میں ایسا گمان بھی کرنا کفر ہے۔ مرزا صاحب نے اپنی خودساختہ ''نبوت'' ثابت
کرنے کے لیے تاج وتخت نبوت کی تعریف اتنی گھٹیا اور تصورا تنا بے ہودہ پیش کر دیا۔ جو انسان
اپنا آپ منوانے کے لیے اس حد تک چلا جائے وہ کیسے کسی کا روحانی قائد، مصلح، مسیح موعود اور
امام مہدی پھر اس سے بھی بڑھ کر ''نبی ورسول'' ہوسکتا ہے۔ غور وفکر کر لیں ابھی موت سے پہلے
مہلت ہے۔ پھر موت کے وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ پھر لاکھ روئیں پچھتائیں اور چیخیں
چلائیں مگر بے فائدہ ہوگا۔ پھر نہ ایمان لانا قابل قبول ہوگا نہ واپسی کا راستہ ہوگا ابھی وقت ہے
اگر اللہ پاک سے رو رو کر ہدایت کی دعا مانگیں گے تو اللہ پاک ضرور ہدایت عطا فرما دیں گے۔
دعا کریں کہ اللہ پاک ہم سب کو ہدایت کاملہ عطا فرمائیں۔ آمین یاارحم الراحمین۔

حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم روح اللہ علیہ السلام

حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا اسم مبارک قرآن پاک میں تقریباً 25 مرتبہ آیا ہے۔اس کے علاوہ اللہ پاک نے ان کو القابات سے بھی مخاطب کیا ہے۔یعنی کلمۃ اللہ اور روح اللہ جیسے القابات سے نوازا ہے۔اگر کوئی مسلمان بھی حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر مودبانہ انداز سے نہیں کرتا تو وہ گستاخ کہلاتا ہے۔سیدنا حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی تین خصوصیات تو ایسی ہیں جو دوسرے حضرات انبیاء کرام f سے ممتاز ہیں:

۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا۔

۲۔ ایک خاص موقعہ پر زندہ آسمان پر اٹھایا جانا۔

۳۔ قیامت کے قریب دوبارہ دنیا میں واپس تشریف لانا۔

یہ تین امتیازی خصوصیات ہیں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے، اللہ کے برگزیدہ رسول، اللہ کا کلمہ، اللہ کی روح (امر) بھی ہیں۔

مسلمان قرآن پاک کے ذریعے سے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے بارے میں یہی عقیدہ رکھتے ہیں اسی وجہ سے مسلمان چودہ سو سال سے ان کے اس بلند پایہ مقام کی قدرومنزلت کرتے چلے آئے ہیں۔ان سے غلطی سے بھی کوئی کمی بے ادبی اور گستاخی سرزد نہیں ہوتی اور سارے قرآن پاک میں کوئی ایک لفظ یا جملہ اور کوئی مقام بھی ایسا نہیں کہ جس سے اللہ کے جلیل القدر پیغمبر کی کوئی تحقیر ہوتی ہو بلکہ قرآن پاک میں ان کی شان بیان ہوئی ہے۔صرف دنیا کی سب سے بڑی مغضوب ومردود قوم یعنی یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عفت مآب پاک دامن طیبہ وطاہرہ والدہ سیدہ مریم g پر الزامات اور بہتان لگائے۔انہیں اذیت دی اور سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے قتل کے منصوبے بنائے۔ان سے جو کچھ ہو سکا وہ انہوں نے کیا مگر اللہ پاک نے ان کی حفاظت فرمائی اس کے علاوہ کوئی مثال نہیں ملتی کہ کسی نے سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی

شان اقدس میں گستاخیاں کی ہوں۔ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب جو کہ خود مسیح موعود ہونے کے دعوے دار ہیں انہوں نے حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام کی شان میں بے شمار گستاخیاں کی ہیں اور ان کے تمام معجزات جن کا قرآن پاک میں بھی اللہ رب العزت نے ذکر فرمایا انکار کیا ہے۔ پھر اس سے آگے بڑھ کر ایسے الزامات اور بہتان لگائے ہیں جن سے حضرات انبیاء کرام f پاک ہوتے ہیں اور ایسے ایسے الفاظ استعمال کیے ہیں کہ یہودی بھی نہ کر سکے۔

قرآن پاک میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات

1۔ حضرت مریم g کو اللہ کی طرف سے بشارت ہونا کہ تجھے بیٹا ہوگا۔
2۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا۔
3۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پیدا ہو کر ماں کی گود میں قوم سے گفتگو کرنا اور اپنی والدہ محترمہ کی تصدیق اور پاک دامنی بیان کرنا۔
4۔ مٹی کے پرندے بنا کر ان کو پھونک مار کر اللہ کے حکم سے اڑانا۔
5۔ پیدائشی اندھے کو بینا کرنا۔ کوڑھ کے مریض کو اچھا کرنا۔ گھر میں جو رکھا اور جو کھا کر کوئی آئے اسے بتا دینا۔
6۔ مردہ کو زندہ کرنا اللہ کے حکم سے۔
7۔ کفار کے ہاتھوں قتل نہ ہونا اور زندہ آسمان پر اٹھایا جانا۔

قرآن پاک میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے جن معجزات کا ذکر آیا ہے ان میں سے کسی ایک معجزے کا واضح انکار کرنا تمام امت مسلمہ کے نزدیک متفقہ طور پر کفر ہے۔ کیونکہ تمام معجزات قرآن پاک کی نص قطعی سے ثابت ہیں اب چاہے یہ انکار کوئی بھی کرے اور مرزا صاحب نے تو تمام معجزات کا انکار کیا ہے۔ معجزات مسیح علیہ السلام کا ذکر قرآن پاک میں دو مقامات پر آیا ہے۔ حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام منصب اور ردائے نبوت عطا کئے جانے کے بعد بنی اسرائیل کے پاس پیغام خداوندی لے کر تشریف لائے تو حضرات انبیاء کرام f سابقین کی طرح اس قوم نے بھی آپ کو جھٹلایا اور اذیت دی۔ تو اللہ رب العزت نے حضرت مسیح علیہ السلام کو معجزات عطا

فرمائے جوانہوں نے اپنی نبوت کی صداقت کے طور پر پیش کئے۔ان تمام کا ذکر سورۃ آل عمران اورسورہ مائدہ میں اللہ رب العزت نے فرمایا ہے۔حضرات انبیاء کرام f کوضرورت کے وقت دین کی دعوت کومضبوط دلیل کے ساتھ دینے اور اپنی نبوت و رسالت کے منصب کو برحق ثابت کرنے کے لیے ایسے ایسے معجزات عطا کئے جاتے تھے کہ جن کے مقابلہ پر ان کے مخالفین اورمنکرین کی طاقت اورصلاحیت جواب دے جاتی تھی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ نبوت میں حکمائے یونان کا دور دورہ تھا اور جالینوس جیسے حاذق اطباء اپنی حکمت اورطبی مہارت کا دمامہ عظمت بجا رہے تھے۔اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے اوررسول کی نبوت وعظمت کو ثابت کرنے کے لیے ان اطبائے یونان وغیرہ کے طبی علم وفن سے بہت اوپر کے معجزات عطا فرمائے۔احیاء اموات یعنی مردوں کو زندہ کرنا اور مادر زاد پیدائشی اندھے اور کوڑھ کے مریض، جزام اور برص کے مریض کوتندرست کرنا،صرف اللہ کے حکم سے مریض پر ہاتھ پھیر کر اور بغیر کسی دوا کے استعمال کے شفا کا ہو جانا۔(یہ ایسے لاعلاج مرض ہیں کہ آج تک جدید میڈیکل سائنس بھی ان کا علاج پیش نہیں کرسکی۔) یہی وجہ تھی کہ حکمائے یونان بھی مصر کے جادوگروں کی طرح حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے معجزات بینات کے سامنے خاسر وغائب ہو گئے۔

میرے بھائیو اور بہنو! مرزا صاحب نے جب پہلے دعوے داروں کی طرح مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو بعض لوگوں نے اپنی جہالت کی وجہ سے مرزا صاحب سے سوال کیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے تو معجزات قرآن پاک میں بتائے گئے ہیں اگر آپ وہی مسیح موعود ہیں جس نے آنا تھا تو آپ ہمیں معجزے دکھائیں۔تو مرزا صاحب سے معجزات اور کرامات تو درکنار کوئی عام محیر العقل خارق عادت (استدراجی) چیز بھی نہ ظاہر ہوئی تھی۔مرزا صاحب نے جان چھڑانے کے لیے حضرت مسیح علیہ السلام کے تمام معجزات کا سرے سے انکار ہی کر دیا۔کہ ان سے کوئی معجزہ بھی ثابت نہیں ہے گویا قرآن پاک کی واضح آیات کا انکار کر دیا۔پھر اس کے بعد مرزا صاحب نے جس جس طرح حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی شان میں گستاخیاں کی ہیں آپ بھی ملاحظہ کریں۔

اللہ کے حکم سے فوری پیدائش کا انکار (نعوذ باللہ)

وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) ایک عورت کے پیٹ میں نو مہینہ تک بچہ بن کر رہا اور خون حیض کھاتا رہا اور انسانوں کی طرح ایک گندی راہ سے پیدا ہوا اور پکڑا گیا اور صلیب پر کھینچا گیا۔ (ست بچن ص141 مندرجہ روحانی خزائن جلد10 ص265 از مرزا قادیانی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کی پیدائش (نعوذ باللہ)

''عیسیٰ ابن مریم، مریم کے خون سے اور مریم کی منی سے پیدا ہوا۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص40 مندرجہ روحانی خزائن جلد21 ص50 از مرزا قادیانی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کی بے ہودہ تفصیل اور گستاخیاں: (نعوذ باللہ)

''ایک ضعیفہ عاجزہ کے پیٹ سے تولد پا کر وہ ذلت اور رسوائی اور ناتوانی اور خواری عمر بھر دیکھی کہ جو انسانوں میں سے وہ انسان دیکھتے ہیں کہ جو بدقسمت اور بے نصیب کہلاتے ہیں اور پھر مدت تک ظلمت خانہ رحم میں قید رہ کر اور اسی ناپاک راہ سے کہ جو پیشاب کی بدرو ہے پیدا ہو کر ہر ایک قسم کی آلودہ حالت کو اپنے اوپر وارد کر لیا اور بشری آلودگیوں اور نقصانوں میں سے کوئی ایسی آلودگی باقی نہ رہی جس سے وہ بیٹا باپ کا بدنام کنندہ ملوث نہ ہو۔''

(براہین احمدیہ ص368 مندرجہ روحانی خزائن جلد1 ص440 حاشیہ از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو آپ نے دیکھا کہ مرزا صاحب نے ایک طرف تو قرآن پاک کا انکار کیا۔

قرآن پاک میں اللہ رب العزت نے فرمایا کہ ہم نے اپنے حکم سے مریم کو بغیر کسی بشر کے چھوئے حاملہ کیا اور پھر فوراً حاملہ ہو کر انہیں درد زہ ہوئی اور ایک کھجور کے تنے کے نیچے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی یہ سب کچھ اللہ کے حکم سے فوراً ہو گیا۔ نو مہینہ تک پیٹ میں رہنا خون حیض کھانا اور سولی پر چڑھایا جانا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر صریح بہتان ہے (حالانکہ اللہ

تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے کہ وہ قتل ہوئے نہ سولی چڑھے) آپ کو تو اللہ پاک نے زندہ آسمان پر اٹھالیا تھا۔آگے مرزا صاحب نے کہا کہ ذلت رسوائی اور ناتوانی بدقسمت انسانوں کی طرح دیکھی (نعوذ باللہ) حضرات انبیاء کرام f نہ تو ذلیل ورسوا ہوتے ہیں اور نہ ہی بدنصیب ہوتے ہیں اور پیدائش کے وقت بھی حضرات انبیاء کرام f بشری آلودگیوں اور گندگیوں سے پاک ہوتے ہیں۔آخر میں مرزا قادیانی نے وہ بہتان لگادیا جوکہ یہودیوں نے لگایا تھا اور قرآن جس بہتان سے مریم g صدیقہ طیبہ طاہرہ کی پاکی بیان کرتا ہے۔مرزا صاحب نے کہا کہ باپ کا بدنام کنندہ اللہ پاک نے قرآن پاک میں فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی مثال تو آدم علیہ السلام کی طرح ہے کہ بغیر باپ کے پیدا کیا ہے تو باپ کہاں سے آگیا اور بدنام کنندہ کہنا تو صریحاً کفر ہے آپ غور کرتے جائیں کہ ان 5 حوالوں میں مرزا صاحب نے درجنوں کفر اور گستاخیاں کی ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں ، جھوٹ کی عادت تھی: (نعوذ باللہ)

’’آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی ادنیٰ بات پر غصہ آجاتا تھا اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔ یہ بھی یاد رہے کہ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھے۔‘‘

(حاشیہ انجام آتھم ص5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 ص289 از مرزا قادیانی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام شرابی ، متکبر: (نعوذ باللہ)

’’مسیح کا چال چلن آپ کے نزدیک کیا تھا ایک کھاؤ پیو شرابی نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار۔متکبر۔خود بین ، خدائی کا دعوی کرنے والا۔‘‘

(روحانی خزائن جلد 9 ص387 از مرزا قادیانی)

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام شراب پیتے تھے: (نعوذ باللہ):

''یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔''

(کشتی نوح حاشیہ ص 73 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 ص 71 از مرزا قادیانی)

شراب کی تخم ریزی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کی: (نعوذ باللہ)

''پھر شراب کو دیکھو کہ تمام گناہوں کی جڑ ہے اس کی تخم ریزی مسیح نے کی۔''

(ملفوظات جلد 2 ص 423 از مرزا قادیانی)

میرے بھولے بھالے بھائیو اور بہنو! حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان اللہ پاک نے قرآن مجید میں بیان فرمائی ہے کس قدر جلیل القدر پیغمبر اور رسول تھے۔ مگر مرزا صاحب نے جب خود مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا تو اصلی مسیح علیہ السلام کی شان اقدس میں ایسے ایسے بہتان لگائے اور گستاخیاں کیں کہ اللہ کی پناہ۔ مرزا قادیانی کے بقول حضرت سیدنا عیسی مسیح علیہ السلام تو گالیاں بکنے والے جھوٹ بولنے والے، شراب کی تخم ریزی کرنے والے، شراب پینے والے، تکبر کرنے والے، خدائی کا دعوی کرنے والے، نہ عبادت، نہ ریاضت کرنے والے، باطل کے پرستار اور شراب پینے والے تھے (نعوذ باللہ) اگر آپ مرزا قادیانی کی تمام بہتان بازیوں کو صحیح کہیں گے تو (نعوذ باللہ) کیا قرآن پاک میں غلط بیان ہوا ہے؟ اور اگر آپ مانتے ہیں کہ اللہ پاک نے قرآن میں بالکل درست فرمایا ہے اور یقیناً حق اور سچ فرمایا ہے تو پھر آپ مرزا صاحب کے متعلق کیا کہیں گے فیصلہ آپ کی عقل سلیم پر چھوڑتے ہیں۔

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام علمی چور تھے۔ (نعوذ باللہ):

نہایت شرم کی بات ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب تالمود سے چرا کر لکھا اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔

(روحانی خزائن جلد 11 ص 290 از مرزا قادیانی)

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور کیڑے مکوڑے: (نعوذ باللہ)

''جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزار ہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں اور حضرت سیدنا آدم علیہ السلام بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس پیدائش سے کوئی بزرگی ان کی ثابت نہیں ہوتی بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قویٰ سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔''

(چشمہ مسیحی ص24 روحانی خزائن جلد20 ص356 از مرزا قادیانی)

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور کنجریاں: (نعوذ باللہ)

آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا مگر شاید یہ بھی خدائی کے لیے ایک شرط ہوگی آپ کا کنجریوں سے میلان اور محبت بھی شاید اس وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یوں موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے سر پہ ملے سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔''

(روحانی خزائن جلد11 ص291 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! دیکھا آپ نے کہ کون کون سی گستاخیاں اور الزامات ہیں جو کہ مرزا صاحب نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر نہیں لگائے بالکل یہودیوں کی طرح انہوں نے بھی اسی طرح بہتان بازی کی۔ آپ پڑھ چکے ہیں کہ مرزا صاحب نے انجیل کے خدا کی کتاب ہونے کا انکار کر دیا کہ یہ خدا کی کتاب نہیں تھی بلکہ وہ پہاڑی تعلیم تھی اور یہودیوں کی کتاب تالمود سے چرا کر لکھی تھی۔ (نعوذ باللہ)

کوئی مسلمان اللہ پاک کی کسی ایک کتاب کا بھی انکار نہیں کرسکتا۔ جو انکار کرے وہ مسلمان کیسے ہوسکتا ہے؟ آپ نے پڑھا کہ مرزا صاحب نے کس طرح حضرت سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام اور سیدنا حضرت عیسی روح اللہ علیہ السلام کی مثال کیڑوں مکوڑوں سے دے کر ان کی سخت توہین کی۔ دو جلیل القدر نبیوں کی توہین کر کے کیسے کوئی مسلمان رہ سکتا ہے؟ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی مثال حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے دے کر اپنی قدرت اور ان کی بزرگی بیان فرمائی ہے اور کیا مرزا صاحب نے قرآن کا انکار کر کے کفر نہیں کیا؟ خدارا غور کریں غیر جانبدار ہو کر اور اپنی آخرت کو سامنے رکھ کر فیصلہ کریں فیصلہ آپ کی عقل سلیم پر چھوڑتے ہیں انصاف سے کیجئے گا۔

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت: (نعوذ باللہ)

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاص20 مندرجہ روحانی خزائن جلد18ص240از مرزا قادیانی)

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام دیوانہ تھے: (نعوذ باللہ)

یسوع درحقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہو گیا تھا۔

(ست بچن ص171روحانی خزائن جلد10ص295از مرزا قادیانی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہجڑا (نامرد) تھے (نعوذ باللہ):

''ہاں یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ صفات کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب محض ہونے کے باعث ازواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے۔''

(نور القرآن ص17-18 مندرجہ روحانی خزائن جلد9ص393/392از مرزا قادیانی)

اس میں مرزا صاحب نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام جیسے جلیل القدر پیغمبر سے اپنے آپ کو بہتر کہا ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! اور بھی بے شمار حوالے ایک سے ایک بڑھ کر ہیں مگر مختصر عرض کر دیے ہیں دیکھیں مرزا صاحب نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو ہیجڑا کہا ہے۔ (نعوذ باللہ) عقل سلیم ہو تو ایک بات سے ہی حق واضح ہو جاتا ہے۔ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اتنی توہین اور ان کی شان میں اتنی گستاخیاں کرنے کے بعد اپنے آپ کو ان کا مثل یعنی ان کی طرح ہی دوبارہ آنے والا مسیح کہا کہ میں مسیح ابن مریم کیسے بنا حالانکہ آپ بھی جانتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اپنے والد مرزا غلام مرتضیٰ کے بیٹے اور چراغ بی بی کے بطن سے پیدا ہوئے تو مسیح موعود (مسیح ابن مریم) کیسے بن گئے؟

مرزا غلام احمد قادیانی خود "مسیح موعود" کیسے بنے:

مرزا غلام احمد قادیانی خود لکھتے ہیں:

"اس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصے میں میرا نام مریم رکھا پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کہ حصہ چہارم میں صفحہ 496 میں درج ہے مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینہ سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 556 میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔"

(کشتی نوح میں ص 52 روحانی خزائن جلد 19 ص 50 از مرزا قادیانی)

میرے سادہ لوح بھائیو اور بہنو! اب آپ نے جو مرزا صاحب کی زبانی سنا ہے کہ مرزا صاحب کس طرح مسیح موعود یعنی عیسی ابن مریم بنے غور کریں کہ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ پہلے

میں نے دوسال تک مریم بن کر پرورش پائی۔یعنی میں مریم کی طرح لڑکی بن گیا اور دوسال تک پرورش پاتا رہا (پھر دوسال کی مریم (لڑکی) پھر مریم کی طرح عیسیٰ کی روح میرے اندر پھونکی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے عیسیٰ کے حمل سے حاملہ ٹھہرایا گیا اور پھر دس مہینے کے بعد الہام کے ذریعے عیسیٰ ابن مریم بنایا گیا۔(معاذ اللہ)

دیکھیں کہ مرزا صاحب مریم بنے اور پھر مریم بن کر حاملہ ہوئے اور عیسیٰ کے حمل کے ساتھ ہی عیسیٰ ابن مریم بن کر مسیح موعود بن گئے۔اب آپ دیکھیں کہ کوئی انسان عقل وفہم اور ہوش وحواس رکھنے والا مرزا صاحب کا یہ مریم بننا اور حاملہ ہونا پھر عیسیٰ ابن مریم بننا مان سکتا ہے یا یہ بات پڑھ کر کانوں کو ہاتھ لگائے گا اور توبہ توبہ کرنے کے بعد مذاق بھی اڑائے گا کہ کیسی بے وقوفی والی اور مضحکہ خیز بات ہے مرزا صاحب تو خود مرزا غلام مرتضیٰ کے بیٹے اور چراغ بی بی کے پیٹ سے پیدا ہوئے اور مرد پیدا ہوئے پھر شادی ہوئی اور بیٹے مرزا بشیر الدین وغیرہ کے باپ بنے۔اب آپ خود سوچیں کہ کیا آپ مرزا صاحب کو جو مسیح موعود مانتے ہیں وہ تو ایسے بنے ہیں کیا آپ ایسا بننا بھی مانتے ہیں؟عقل وشعور سے سوچ سمجھ کر فیصلہ کریں فیصلہ غیر جانبدار ہو کر اور آخرت کو سامنے رکھ کر کیجیے۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ g کا مقام ومرتبہ

حضرت سیدہ مریم g بنت عمران کا ذکر قرآن پاک میں کئی جگہ پر آیا ہے اور ایک پوری سورۃ حضرت مریم g کے نام سے ہے۔حضرت مریم g اللہ کے پیارے برگزیدہ اور اولوالعزم رسول حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ محترمہ ہیں اور عمران کی بیٹی ہیں عمران کی اولاد نہ تھی ان کی بیوی بانجھ تھیں جن کا نام حنہ تھا۔

انہوں نے ایک دن ایک پرندے کو دیکھا جو اپنے بچے کی چونچ بھر رہا تھا ان کا دل بھر آیا اور دعا کی! اے اللہ مجھے بھی اولاد عطا فرما۔اللہ نے دعا قبول فرمائی اور وہ امید سے ہو گئیں اس حالت حمل میں ہی انہوں نے منت مانی کہ وہ اپنے ہونے والے بچے کو بیت المقدس کی خدمت

کے لیے وقف کر دیں گی۔ جب بچی پیدا ہوئی تو انہوں نے پریشانی کا اظہار کیا کہ یہ بیت المقدس کی خدمت کیسے کرے گی یہ تو لڑکی ہے۔لہٰذا اپنی نذر کو پورا کرنے کے لیے انہوں نے ان کوعبادت کے لیے وقف کر دیا اوراللہ سے دعا کی! کہ اے اللہ اس بچی کو اوراس کی آئندہ نسل کو شیطان کے فتنے سے بچا۔قرآن پاک نے حضرت سیدہ مریم g کی والدہ کی اس دعا کے قبول ہونے کا ذکر کیا ہے۔

ترجمہ: چنانچہ اس کے رب کریم نے اس لڑکی کو پسندیدگی کے ساتھ قبول فرمالیا اور اسے بڑی عمدہ صفات کے ساتھ پروان چڑھایا اور حضرت زکریا علیہ السلام کو ان کا کفیل بنا دیا۔ جب بالغ ہوگئیں اور بیت المقدس کے حجرے میں جسے محراب کہتے تھے دن رات عبادت اور ریاضت میں مصروف رہنے لگیں۔فرشتے ان کی حفاظت کرتے اور حضرت زکریا علیہ السلام جب ان کی خبر گیری کے لیے تشریف لے جاتے تو ان کے پاس طرح طرح کے بے موسے پھل دیکھتے اور پوچھتے کہ مریم یہ پھل کہاں سے آئے ہیں تو حضرت مریم g جواب دیتیں کہ اللہ نے دیے ہیں اور وہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔''

(سورۃ آل عمران، آیت نمبر 37)

قرآن پاک میں اللہ تعالےٰ نے حضرت مریم علیہا السلام کو عفیفہ پاکباز نیک اوراپنے زمانے کی تمام عورتوں کی سردار فرمایا ہے۔ پھر اللہ نے فرشتے کے ذریعے حضرت سیدہ مریم g کو بیٹے کی بشارت دی تو وہ بڑی حیران ہوئیں اور کہا میرے بچہ کیسے ہوسکتا ہے؟ مجھے تو کسی انسان نے چھوا تک نہیں، شادی میری ہوئی نہیں اور حرام میں نے کیا نہیں، تو مجھے بچہ کیسے ہوسکتا ہے؟

تو فرشتے نے کہا! اے مریم تیرا رب تجھے بیٹا دے کر اپنی قدرت کی نشانی دکھانا چاہتا ہے اور وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ جب وہ کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو فرماتا ہے ہوجا تو وہ کام ہو جاتا ہے۔ پھر فرشتے نے کہا کہ مریم اللہ تجھے ایک کلمہ کی بشارت دیتا ہے۔جس کا نام مسیح ابن مریم ہوگا اور وہ دنیا اور آخرت میں معزز اور اللہ کے نیک بندوں میں سے ہوگا۔ وہ گہوارے میں

بھی کلام کرے گا اور بڑی عمر کو پہنچ کر بھی اور وہ نیکو کاروں میں سے ہوگا۔حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ ولادت کا ذکر قرآن کریم میں بڑی صراحت کے ساتھ آیا ہے اور حضرت سیدہ مریم g کی عصمت پاکبازی اور عزت وعظمت پر ہر مسلمان کا ایمان ہے۔اب مرزا صاحب نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت سیدنا مریم g کے بارے میں بھی جو بہتان بازی کی ہے اس کی صرف ایک جھلک ہم آپ کو دکھاتے ہیں۔

حضرت سیدہ مریم g کی صدیقیت کا مزاق:(نعوذ باللہ)

مرزا بشیر احمد ابن مرزا غلام احمد قادیانی صاحب لکھتے ہیں:

''مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا۔ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ اسلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی اللہ تعالےٰ نے صدیقہ کے لفظ سے تعریف فرمائی اور اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے اس جگہ حضرت عیسیٰ کی الوہیت توڑنے کے لیے ماں کا ذکر کیا ہے اور صدیقہ کا لفظ اس جگہ اس طرح آیا ہے کہ جس طرح ہماری زبان میں کہتے ہیں'' بھرجائی کا نئے سلام آکھنا واں''

''آنکھ سے کانی بھابھی تجھے میں سلام کرتا ہوں جس سے مقصود کا نا ثابت کرنا ہوتا ہے نہ کہ سلام کہنا اسی طرح اس آیت میں اصل مقصود حضرت مسیح کی والدہ ثابت کرنا ہے جو منافی الوہیت ہے نہ کہ مریم کی صدیقیت کا اظہار۔''

(سیرت المہدی جلد اول حصہ سوم ص 732 از مرزا بشیر احمد)

حضرت سیدہ مریم g کی اور اولاد بھی تھی (نعوذ باللہ):

''یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں سب یوسف اور مریم کی اولاد تھے۔''

(کشتی نوح ص 20 روحانی خزائن جلد 19 ص 18 حاشیہ از مرزا قادیانی)

حضرت سیدہ مریم g نے حمل کے بعد نکاح کیا (نعوذ باللہ):

''مریم کو ہیکل کی نذر کر دیا گیا تاہم ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو اور تمام عمر خاوند نہ کرے۔ لیکن جب چھ سات مہینے کا حمل نمایاں ہو گیا تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام کے ایک نجار (بڑھئی) سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔''

(چشمہ مسیحی ص24 مندرجہ روحانی خزائن جلد20 ص355 از مرزا قادیانی)

میرے بھولے بھالے بھائیو اور بہنو! یہ تو دو اور دو چار کی طرح سادی آسان اور واضح بات ہے کہ مرزا صاحب کے عقائد قرآن کے مخالف ہیں کہ قرآن پاک نے حضرت سیدہ مریم صدیقہ طیبہ طاہرہ کی پاکبازی بیان کی ہے اور مرزا صاحب نے حضرت سیدہ مریم کی صدیقیت کا انکار کر کے الٹا تہمت اور بہتان لگائے اور ساتھ قرآن و حدیث کو بھی جھٹلایا اور تاریخ سے بھی انکار کر دیا۔

اپنی طرف سے الزامات کی بوچھاڑ کر کے اپنی آخرت خراب کر لی اور پھر اسی پر بس نہیں کیا بلکہ اللہ رب العزت پر بھی جھوٹ باندھ دیا کہ اللہ نے نعوذ باللہ اس طرح سے صدیقیت کا ذکر کیا ہے کہ جس طرح ہم اپنی بھابھی کو آنکھ سے کانی کہہ کر اس کی توہین کرتے اور مذاق اڑاتے ہیں اس طرح اللہ نے (نعوذ باللہ) تمسخر اڑا کر وہ کام کیا جس سے اللہ اور اس کے رسول حضرت محمد ﷺ نے لوگوں کو خود منع کیا ہے۔ آگے لکڑی کا کام کرنے والے یوسف نجار نامی آدمی کو حضرت سیدہ مریم g کا خاوند بنا دیا اور حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے چار حقیقی بھائی اور دو حقیقی بہنیں بنا دیں۔ آپ جانتے ہیں کہ حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ اللہ نے قرآن پاک میں مثال دے کر بتایا ہے اور اکیلے تھے تو حقیقی بھائی اور بہنیں کہاں سے آ گئے اتنا بڑا الزام لگایا۔

ترجمہ: بے شک عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک آدم کی مثال کی طرح ہے یعنی بغیر باپ کے اور مٹی سے پیدا ہوئے۔

(سورۃ آل عمران، آیت نمبر 59)

اب آپ اللہ کے فرمان مبارک کو اور قرآن پاک کی واضح آیات کو مانیں گے یا مرزا صاحب کے الزامات کو مانیں گے؟ فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔ ایک بات مان کر دوسری بات کا انکار کرنا ہے۔ بلکہ جب ایک بات مانیں گے تو دوسری کا انکار خود بخود ہو جائے گا۔

آگے تو مرزا صاحب نے حد ہی کر دی یہودی جو کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بھی اسی طرح دشمن ہیں جس طرح خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ اور مسلمانوں کے دشمن ہیں مرزا صاحب نے یہود سے بھی ایک قدم آگے بڑھ کر حضرت سیدہ مریم صدیقہ g پر شرمناک بہتان لگا دیا کہ حمل ہونے کے چھ سات ماہ بعد بزرگوں نے کہہ کر یوسف نجار (ترکھان) سے شادی کر دی اور دو ماہ بعد حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے (نعوذ باللہ) اب سوچ سمجھ کر فیصلہ آپ نے کرنا ہے کیا آپ مرزا صاحب کے عقائد کو ٹھیک سمجھ کر مانتے ہیں؟ کیا آپ اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور قرآن کا انکار کرتے ہیں؟

کیا مرزا صاحب کے الزامات اور غلط عقائد کا انکار کر کے آپ اللہ رب العزت کے قرآن اور احادیث مبارکہ پر ایمان رکھتے ہیں؟ موت سے پہلے وقت بہت کم ہے جلدی کریں کہیں دیر نہ ہو جائے۔ حق تو واضح ہو چکا ہے۔ تصدیق اور تحقیق کر کے پھر حق کو قبول نہ کرنا بہت بڑی محرومی ہے۔ کوئی مومن مسلمان کسی بھی نبی کی کوئی ذرا سی بھی توہین نہیں کر سکتا اور جو کرے وہ مسلمان مومن نہیں ہو سکتا۔ چاہے توہین کر کے اللہ کو ناراض کرنے والا خدانخواستہ ہمارا حقیقی باپ ہی کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت کاملہ نصیب فرمائے۔ یاارحم الراحمین۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا مقام ومرتبہ

میرے بھائیو اور بہنو! روئے زمین پر تمام بنی نوح انسانوں میں سب سے زیادہ پاک طینت برگزیدہ مقرب اور اولوالعزم حضرات انبیاء کرام f ہیں اور ان کے بعد حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی مقدس جماعت ہے۔ جو اللہ رب العزت کے سب سے زیادہ محبوب اور مقرب ہیں جن کی تربیت اللہ پاک نے خود اپنے پیارے رسول محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے بذریعہ وحی کروائی۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے قلوب نور ایمان سے منور، ان کے دماغ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت کی فکر سے تابندہ، ان کی پیشانیاں سجدوں کے جھومر سے چمکتی، ان کی زبانیں ذکر الٰہی سے تروتازہ، ان کے وجود اور ان کے تمام اعضاء اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں جھکے ہوئے تھے۔ اور اسی طرح اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم اجمعین کا بھی تو مقام ومرتبہ اور حسب نسب نہایت پاکیزہ اعلی اور بے مثل و بے مثال ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں متعدد آیات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین کی شان اور تائید میں نازل فرمائیں اور ان سے اپنی رضا کا اعلان کر دیا اور تمام امت محمدیہ کے لیے ان کے نقش قدم پر چلنا لازم قرار دے دیا۔ بے شمار احادیث مبارکہ میں حضور سرکار دو عالم خاتم النبیین شفیع المذنبین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شان، عظمت، مقام ومرتبہ بیان فرمایا اور ان کی توہین وتنقیص کرنے والے پر لعنت فرمائی اور اپنے صحابہ کرام کو آسمان ہدایت کے ستارے فرمایا کہ کسی ایک کی بھی اتباع کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے۔ کوئی مومن مسلمان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین کے بارے میں ایک غلط حرف بھی زبان سے نہیں نکال سکتا اور جو نکالے وہ مومن مسلمان نہیں ہوسکتا اس پر تمام امت کا اتفاق اور اجماع ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے حضرات صحابہ کرام اور اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم اجمعین کی شان میں جو زبان استعمال کی ہے اس کی معمولی سی جھلک ہم آپ کو دکھاتے ہیں:

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نادان تھے (نعوذ باللہ):

''بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص285 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 ص285 از مرزا قادیانی)

آپ سچے دل سے غور کریں کہ اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے پاس درایت (عقل وفہم) نہیں تھی تو پھر کس انسان کے پاس درایت (عقل وفہم) ہوگی اور مرزا صاحب نے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو نادان کہا ہے اور نعوذ باللہ اگر صحابہ کو نادان مان لیا جائے تو پھر تو ساری شریعت مطہرہ ناقابل اعتبار ہو جائے گی اور اسی طرح تمام قرآن پاک اور دین اسلام کا کیا اعتبار ہوگا؟ کیونکہ نادان کا مطلب (مصباح الغات میں) ہے کہ بے وقوف اور جو بے وقوف ہوگا تو اس کی بات کا کیا اعتبار کیا جائے گا وہ اپنی نادانی میں جو دین اور شریعت سنت اور حدیث بیان کرے گا اس کی وقعت اور حیثیت کیا ہوگی؟ جس نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو نادان کہہ دیا اس نے گویا تمام دین اسلام، شریعت مطہرہ، قرآن وحدیث کا انکار کر دیا تو کہنے والے کا اپنا دین ایمان کیسے بچے گا؟ اس کا فیصلہ آپ خود ہی کیجئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی توہین

مرزا صاحب نے لکھا:

''جیسا کہ ابو ہریرہ غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔''

(اعجاز احمدی ص18 + روحانی خزائن جلد 19 ص127 از مرزا قادیانی)

دوسری جگہ لکھا:

''جو شخص قرآن شریف پر ایمان لاتا ہے اس کو چاہیے کہ ابو ہریرہ کے قول کو ایک ردی متاع کی طرح پھینک دے''۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص410 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 ص410 از مرزا قادیانی)

خود لکھا:

بعض کم تدبر والے صحابی جن کی درایت اچھی نہیں تھی (جیسے ابو ہریرہ) اکثر باتوں

میں ابو ہریرہ بوجہ اپنی سادگی اور کمی درایت کے ایسے دھوکوں میں پڑ جایا کرتا تھا
چنانچہ ایک صحابیہ کے آگ میں پڑ جانے کی پیشگوئی میں بھی اس کو یہی دھوکہ لگا تھا
اور آیت وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ کے ایسے الٹے معنی
کرتا تھا جس سے سننے والے کو ہنسی آتی تھی۔

(حقیقۃ الوحی ص34 مندرجہ روحانی خزائن جلد22 ص36 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! آپ نے دیکھا کہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی کو غبی کہا اور درایت اچھی نہ رکھنے کی الزام تراشی کی گئی اور غبی کہتے ہیں ''بے وقوف'' کو اور درایت اچھی نہ رکھنے کا مطلب ہے کہ ''عقل ودانش'' نہ رکھتے تھے۔ اگر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نعوذ باللہ بے وقوف تھے تو کیا عقل ودانش مرزا صاحب کے پاس تھی؟ اپنے بارے میں تو مرزا صاحب خود لکھتے ہیں کہ مجھے دماغی مراق کی بیماری تھی اور مراق کہتے ہیں مالیخولیا کو اور مالیخولیا جنون کی ایک قسم ہے یعنی مرزا صاحب تو خود جنون (پاگل پن) اور دماغ کے مرض میں مبتلا تھے اور کہتے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بے وقوف ہیں جن سے بے شمار احادیث امت تک پہنچی ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول کو ردی کی طرح پھینک دینے کا کہا اور پھر کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے بارے میں کہا ان کی درایت اچھی نہیں تھی اور یہ دھوکے میں پڑ جایا کرتے تھے اگر صحابہ دین شریعت اور حدیث کے معاملے میں دھوکے میں پڑ گئے اور ان کے معنی سن کر ہنسی آجاتی تھی تو پھر دین وشریعت اور قرآن وحدیث کیسے بچ گیا؟ مرزا صاحب نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین پر کیچڑ اچھال کر اپنا نقصان آپ کیا ہے ایک عام صحابی رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرنے والا اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ چاہے وہ وقت کا مجدد، ولی اور مسیح موعود کا دعوے دار ہی کیوں نہ ہو۔ کیا کوئی مجدد، ولی کسی صحابی کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہوسکتا ہے؟

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی توہین

''میں وہی مہدی ہوں جس کے متعلق ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت
ابوبکرؓ کے درجہ پر ہے؟ تو جواب دیا کہ ابوبکرؓ کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص396 طبع جدید از مرزا قادیانی)

''ابو بکر وعمر کیا تھے وہ تو حضرت مرزا غلام احمد (قادیانی) کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے لائق بھی نہ تھے۔''

(قادیانی ماہنامہ المہدی بابت جنوری، فروری 1915ء 3/2 ص 57)

میرے بھائیو اور بہنو! اس پر تمام امت کا اتفاق ہے کہ حضرات انبیاء کرام f کے بعد تمام امتوں اور تمام امتیوں کے اندر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مقام ومرتبہ سب سے اعلیٰ ہے۔ آپ کی فضیلت خود سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی اور اپنے ہجرت کے سفر میں بھی ساتھ رکھا۔ اپنی دنیاوی حیات مبارکہ کے آخری ایام میں اپنی مسجد اور اپنے مصلیٰ پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کھڑا کر کے اپنی موجودگی میں سترہ نمازیں امت کو پڑھوا کر یہ اعلان کر دیا۔ کہ لوگو! اگر میرے بعد کسی کا مقام ومرتبہ ہے تو وہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہے۔ یہ بات طے شدہ ہے کہ تمام ولی، غوث، قطب، ابدال مل کر بھی کسی ایک صحابی کے مقام ومرتبہ کو نہیں پا سکتے اور تمام صحابی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مقام ومرتبہ کو نہیں پہنچ سکتے۔

اب آپ ہی بتایئے جو کہے کہ میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تو کیا بعض حضرات انبیاء کرام f سے بھی بہتر ہوں تو اس سے بڑا نادان اور گستاخ کون ہو سکتا ہے؟ آپ بھی مرزا صاحب کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرات انبیاء کرام f سے بہتر مانتے ہیں؟ تو خدارا قرآن وحدیث اور اسلامی عقائد کا مطالعہ کر کے اپنے ایمان اور عقیدے کی اصلاح کریں اگر نہیں مانتے تو یہ کہنے والے کی بھی اسلامی نقطہ نظر (شریعت مطہرہ کی رو) سے کیا حیثیت اور حکم ہے؟ اس پر بھی غور وفکر کریں۔

حضرات اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین کی شان میں گستاخیاں

مرزا صاحب زندہ علی اور مردہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ (نعوذ باللہ):

''پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اب نئی خلافت لو ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کو تلاش کرتے ہو۔''

(ملفوظات جلد اول ص 400 طبع اول از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! قرآن پاک میں اللہ رب العزت نے ایک سے زیادہ مقامات پر فرمایا ہے کہ شہید زندہ ہیں اور انہیں مردہ مت کہو۔ کہنا تو دور کی بات ہے اللہ پاک نے شہید کو مردہ گمان کرنے سے بھی سختی سے منع فرمایا ہے۔ قرآن پاک میں جن کاموں سے سختی سے منع کیا گیا ہے ان کا کرنا کفر ہوتا ہے۔ جبکہ مرزا صاحب نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مردہ کہا ہے اور اپنے آپ کو زندہ علی کہا ہے ایک تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اپنے آپ کو زندہ کہہ کر بڑھا دیا اور دوسرا شہید مصلی رسول کو مردہ کہہ کر قرآن پاک کی واضح آیات کا انکار کر دیا۔ قرآن پاک کی واضح آیات کا انکار کر کے مسلمان کا دین ایمان کیسے بچ سکتا ہے؟ کوئی انسان کہے کہ میں پورے قرآن کو مانتا ہوں مگر اس ایک آیت کو نہیں مانتا تو آپ بتائیں کیا وہ مسلمان ہی رہتا ہے یا کفر میں چلا جاتا ہے؟ شیطان نے لاکھوں سال اللہ کی عبادت کرنے کے بعد ایک حکم کو توڑا اور انکار کر دیا اللہ نے لاکھوں سال کی عبادت اس کے منہ پر مار دی اور جہنم کا حقدار ٹھہرایا۔ اگر کوئی انسان یہی کام کرے تو وہ کون ہوگا؟ اس سچائی کو دیکھیں اور اس پر ذرا غور کریں۔

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی توہین: (نعوذ باللہ)

''اور انہوں نے کہا اس شخص (مرزا صاحب) نے امام حسن اور حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا میں کہتا ہوں کہ ہاں اور میرا خدا عنقریب ظاہر کر دے گا۔''

(اعجاز احمدی ص52 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 ص164 از مرزا قادیانی)

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور مرزا صاحب میں فرق: (نعوذ باللہ)

''اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت میں خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔''

(اعجاز احمدی ص70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 ص181 از مرزا قادیانی)

حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ دشمنوں کا کشتہ : (نعوذ باللہ)

''اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔''

(اعجاز احمدی ص 81 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19، ص 193 از مرزا قادیانی)

سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی سخت توہین (نعوذ باللہ)

اور تمہارا ورد صرف حسین ہے کیا تو انکار کرتا ہے پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ کا ڈھیر ہے۔ (یعنی ذکر حسین رضی اللہ عنہ پاخانے کا ڈھیر)

(روحانی خزائن جلد 19 ص 194 از مرزا قادیانی)

سو(100) حسین رضی اللہ عنہ میری جیب میں : (نعوذ باللہ)

''کربلا ئیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گر یبانم''

ترجمہ: میری سیر ہر وقت کربلا میں ہے سو(100) حسینؓ ہر وقت میری جیب میں ہیں۔

(نزول المسیح ص 99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 ص 477 از مرزا قادیانی)

میں حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر : (نعوذ باللہ)

''اور اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسینؓ تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسینؓ سے بڑھ کر ہے۔''

(دافع البلاء ص 17 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 ص 233 از مرزا قادیانی)

قادیانی مبلغ کی موت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر : (نعوذ باللہ)

''امام حسینؓ کی شہادت سے بڑھ کر مولوی عبد اللطیف صاحب (قادیانی) کی

شہادت ہے جنہوں نے صدق اور وفا کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا اور جن کا تعلق شدید بوجہ استقامت سبقت لے گیا تھا‘‘

(ملفوظات جلد چہارم ص364 طبع جدید از مرزا غلام احمد قادیانی)

میرے عزیز بھائیو اور بہنو! یہ تو آپ جانتے ہیں کہ حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ جگر گوشہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اور سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے لاڈلے بیٹے ہیں اور حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔ حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ شہید کربلا ہیں اور بے شمار فضائل ومناقب ہیں۔ ہر مسلمان آپ سے عقیدت ومحبت رکھتا ہے۔ حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی عزت وعظمت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ جو کوئی اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین اور حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سے بغض رکھے اور ان کی توہین کرے یا ان کے مقام ومرتبے کو گھٹانے کی کوشش کرے وہ اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

مرزا صاحب نے اپنے آپ کو حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے بہتر کہا ہے یہ توہین اور مقام ومرتبہ گھٹانے کی ناکام کوشش کرنے سے مرزا صاحب نے کیا کھویا؟ اور کیا پایا؟ یہ آپ کا فیصلہ ہم آپ کے انصاف پر چھوڑتے ہیں۔ آگے کہتے ہیں کہ مجھے تو ہر وقت خدا کی تائید مل رہی ہے یہ میرے اور حسین رضی اللہ عنہ میں فرق ہے اور اسکا مطلب ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو خدا کی تائید حاصل نہ تھی جو مجھے مل رہی ہے آپ غور کریں۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اللہ کی تائید نہ حاصل تھی تو پھر مرزا صاحب کو کیسے مل سکتی ہے؟ کیسی عجیب منطق ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے مقام کو گھٹا کر اور توہین کر کے اپنے مقام کو بڑھانے کی ناپاک کوشش کی۔ پھر کہتے ہیں کہ تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے اور میں خدا کا کشتہ ہوں۔ غور کریں کہ تمہارا سے مراد ہوتا ہے کہ حسینؓ تمہارا ہے میرا نہیں۔ جس کا حسین نہیں تو اس کا خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہوسکتا۔ آگے کہتے ہیں کہ تمہارا ورد صرف حسین ہے حسین کا ذکر کرنا اسلام پر ایک مصیبت ہے اور یہ کستوری (مرزا صاحب) کے پاس گوہ (ذکر حسین پاخانہ) کا ڈھیر ہے۔ (نعوذ باللہ) ذکر حسین کو اسلام پر مصیبت کہہ کر اور گوہ (گوبر) کا ڈھیر کہہ کر مرزا صاحب

کے پلے کیا بچا ہے؟ سو حسین میری جیب میں ہیں اور میں اس حسینؓ سے بڑھ کر ہوں اور پھر مولوی عبداللطیف قادیانی کی موت جو ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے بڑھ کر ہے استغفر اللہ اب عام قادیانی بھی حضرت حسین سے بڑھ گیا ہے؟ اب کیا باقی رہ گیا ہے؟ کیا اتنی گستاخیاں کرنے کے بعد بھی مرزا صاحب کا دین اسلام سے کوئی تعلق باقی رہ گیا ہے؟

کیا اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت کا دعویٰ کرنے والے کے قلم سے نواسہ رسول ﷺ کے لیے ایسے توہین آمیز الفاظ نکل سکتے ہیں؟

کیا ایسے لہجے اور گستاخیوں سے آنحضرت ﷺ کو تکلیف نہیں پہنچے گی؟

کیا احمدی حضرات مرزا صاحب کی اولاد کے متعلق ایسے الفاظ استعمال کر سکتے ہیں؟

کیا ایسے گستاخانہ الفاظ تہذیب و اخلاق ہیں؟

سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا k کی شان

خاتون جنت جگر گوشہ رسول ﷺ آبروئے کائنات سیدہ، عابدہ، زاہدہ، طیبہ، طاہرہ حضرت بتول فاطمۃ الزہرا k کی شان وعظمت سے کون واقف نہیں؟ آپ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں بے شمار آپ k کے فضائل ومناقب ہیں۔

خاتون جنت سیدۃ النساء i کی شان میں شرمناک گستاخی

جگر گوشہ رسول ﷺ سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا k کے بارے میں مرزا صاحب کے الفاظ کو ہمارا قلم لکھنے کا حوصلہ نہیں رکھتا مگر بامر مجبوری کانپتے ہاتھوں سے اور اللہ رب العزت سے استغفار کرتے ہوئے آپ کی ہدایت کی خاطر لکھ رہے ہیں تاکہ آپ کو علم ہو سکے کہ جس انسان کو آپ امام مہدی اور مسیح موعود اور نبی رسول اور مجدد و مصلح سمجھ رہے ہیں وہ حقیقت میں کیا ہے کس قماش کا آدمی ہے؟ کیا وہ کوئی شریف انسان اور عام مسلمان بھی کہلانے کے قابل ہے اور اس کے اندر ایمان تو دور کی بات ہے انسانیت یا ضمیر نام کی کوئی شے ہے؟ کیا وہ مادہ ہے جس کو شرم وحیا کہتے ہیں؟

کانوں کو ہاتھ لگا کر اور اپنی سانسیں روک کر اس عبارت کو پڑھیے۔

مرزا قادیانی خود لکھتا ہے:

''حضرت فاطمہؓ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص11 (حاشیہ) از مرزا قادیانی) (روحانی خزائن جلد18 ص213 حاشیہ از مرزا قادیانی)

اس طرح کی شرمناک جسارت کرنے کے بعد بھی آپ مرزا صاحب کو مجدد مہدی اور مسیح موعود مانیں گے (استغفر اللہ)

کہاں حضرت فاطمۃ الزہرا k کی پاکیزگی، عظمت، عصمت، مقام و مرتبہ اور کہاں مرزا صاحب کا یہ کشف اس کو پڑھ کر بھی اگر آپ ایسے آدمی کو عزت اور تقدس کی نظر سے دیکھیں گے یا مانیں گے تو پھر آپ اپنے ایمان اور آخرت کے نقصان کے خود ذمہ دار ہوں گے۔ اتنا کچھ دیکھنے اور پڑھنے کے بعد اب تو رب تعالےٰ کے حضور سچے دل سے توبہ کر کے ایمان اور ہدایت مانگ لیجئے اور کذاب گستاخ سے کنارہ کش ہو کر حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا k کے والد خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر سچے دل سے ایمان لے آیئے اور انہیں آخری نبی مان کر جھوٹے نبوت کے دعوے دار سے قطع تعلق کر کے اپنا تعلق گنبد خضرا سے جوڑ لیجئے۔

یقین سے کہتا ہوں کہ اللہ رب العزت دنیا میں بھی اپنے محبوب ﷺ کی زیارت سے مشرف فرما دیں گے اور آخرت میں بھی شفاعت اور حوض کوثر کا آب حیات نصیب فرما دیں گے (ان شاء اللہ)

جلدی کیجئے موت کا فرشتہ سر پہ کھڑا ہے۔ توبہ کا دروازہ بند ہونے والا ہے۔ ابھی مہلت ہے دیر نہ کریں اور چند جملوں سے اپنی تقدیر بدل لیجئے۔ خدا کی قسم دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی آپ کو میری اس خیر خواہی کا یقین آ جائے گا۔

سیّد کون؟

مرزا صاحب کے بیٹے اور جماعت احمدیہ کے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود حسب ونسب سیّد کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''اب جو سیّد کہلاتے ہے اس کی سیادت باطل ہو جائے گی۔ اب وہی سیّد ہو گا جو حضرت مسیح موعود کی اتباع میں داخل ہو گا اب پرانا رشتہ کام نہیں آئے گا''

(قول الحق ص 32 مندرجہ انوار العلوم جلد 8 ص 80 مرزا بشیر الدین محمود)

میرے بھائیو اور بہنو! آپ غور کریں کہ مرزا صاحب اور ان کے خلفاء نے قرآن وحدیث دین وشریعت اور حسب نسب تک ہر چیز بدل کر رکھ دی۔ اب یہ حکم جاری کر دیا کہ جو اصل سید ہے ان کا سید ہونا باطل ہو گیا جو مرزا صاحب کو نبی اور رسول اور مسیح موعود مانے گا وہی سید ہو گا۔ اب تو صرف ہر ''احمدی'' کو ہی (سید) بننے کی مہر لگے گی۔ یعنی خاتم النبیین ﷺ کی آل جو حقیقی سید ہیں وہ سید نہیں ہے اور اس نسبت سے سید ہونا باطل ہو گیا اور جو مغل برلاس یا موچی اور خانہ بدوش ہوں گے وہ مرزا صاحب کو مان کر سید بن جائیں گے۔

غور وفکر کرتے جائیں، تحقیق کی نیت سے غیر جانبدار ہو کر پڑھتے جائیں، اللہ سے راہ ہدایت کی دعا کرتے جائیں اللہ پاک ہم سب کو حق پہچاننے اور اس پر چل کر نجات پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

قرآن مجید فرقان حمید کی شان

میرے بھائیو اور بہنو! اللہ پاک نے حضرت سیدہ اماں حوّا اور حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کے ذریعے سے بنی نوع انسان کو پیدا کیا۔ پھر انسانوں کی رہنمائی اور ہدایت کے لیے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر آخری نبی حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک نبوت ورسالت کا مبارک سلسلہ چلایا۔ حضرات انبیاء کرام f کو اللہ پاک کی طرف سے وحی کی صورت میں رہنمائی ملتی رہی اس وحی کے سلسلہ میں اللہ پاک نے جو عظیم الشان کتابیں نازل فرمائیں وہ چار ہیں۔

البتہ اس کے علاو کسی نبی پر مختلف صحائف وغیرہ اتارے تو وہ الگ ہیں ان چار آسمانی کتابوں میں ہر ایک کو کتاب اللہ یعنی اللہ رب العزت کی کتاب کہا جاتا ہے۔ پھر ان چار کتابوں میں جو سب سے زیادہ فضیلت والی عظمت والی کتاب ہے وہ ہے قرآن مجید فرقان حمید، یہ اللہ کی کتاب بھی ہے اور اللہ رب العزت کا کلام بھی ہے۔ جو براہ راست اللہ کی ذات سے نکلا اور حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کے ذریعے خاتم النبیین حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر پر نازل ہوا اور پھر لسان نبوت سے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین تک پہنچا۔

جو کتابی شکل میں امت تک پہنچا اور اس کی ایک زیر، زبر، پیش تک کو کوئی تبدیل یا اس میں کوئی تحریف نہیں کرسکا نہ قیامت کی صبح تک کوئی کر سکے گا۔ کیونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ پاک نے خود لیا ہے باقی کسی کتاب کی حفاظت کا ذمہ اللہ پاک نے نہیں لیا۔ اس لیے تینوں کتابیں تبدیل ہوگئیں۔ مگر آج سوا چودہ سو سال گزرنے کے باوجود بھی قرآن پاک اپنی اصلی حالت میں موجود ہے۔ ایک سات سال کا بچہ بھی اس کو اپنے سینے میں محفوظ کر لیتا ہے۔ اس کو مٹانے اور بدلنے کی کئی کوششیں ہوئیں۔ برصغیر میں انگریز نے اور روس میں کمیونسٹوں نے بھی کئی ناکام کوششیں کیں مگر منہ کی کھائی اور مسلمانوں کے سینوں سے قرآن کو نہ نکال سکے یہ قیامت تک محفوظ رہے گا۔ ان شاء اللہ۔

میرے بھائیو اور بہنو! قرآن پاک پوری انسانیت کے لیے قیامت تک رہنمائی، قانون حیات، ہدایت، برکت اور شفا ہے۔ قرآن پاک خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کا زندہ معجزہ ہے۔ اس کی ایک ایک آیت کے سامنے عرب کے بڑے بڑے فصیح و بلیغ اور ادیب وشاعر ناکام ہو گئے۔ اس کے ایک لفظ کا بھی مقابلہ نہ کر سکے اور نہ قیامت تک کر سکیں گے۔ اس کا چیلنج تمام انسانوں اور جنوں کو قیامت تک کے لیے ہے کہ اس جیسی ایک آیت یا ایک سورۃ ہی بنا کر لے آؤ۔ اس عظیم کتاب اور کلام کی عظمت وشان کا لوہا صدیوں سے مانا جا رہا ہے۔

آج ہندوستان کے گاؤں قادیان سے اٹھنے والے ایک پنجابی، کم پڑھے لکھے، آدمی نے جو کہ مختاری کے امتحان میں فیل ہو گئے تھے۔ جن کو آپ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے نام سے جانتے ہیں انھوں نے وحی والہام کا نام استعمال کرتے ہوئے قرآن پاک میں تحریف کی ناپاک کوشش کی۔ کبھی قرآن پاک کی 558 آیات کا انکار کر کے جہاد کے فریضہ کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ کبھی ختم نبوت کی آیات کا لفظی اور کسی کا معنوی انکار کر دیا۔ کبھی حضور خاتم النبیین محمد عربی ﷺ کی نبوت ورسالت، عظمت، شان ومقام کی آیات کو اپنے اوپر چسپاں کرنے کی ناکام کوشش کی، یہ ایسی جسارتیں ہیں کہ اگر ان پر آسمان ٹوٹ پڑے یا زمین پھٹ جائے یا پہاڑ لرز کر ریزہ ریزہ ہو جائیں تو عجیب نہ ہوگا۔

آپ بھی ان تحریفات کو ملاحظہ کریں۔ یہ مرزا صاحب کی نام نہاد ''وحیاں'' اور کشف و ''الہام'' ہیں۔

قرآن پاک کی توہین اور تحریف

قرآن مجید قادیان کے قریب نازل ہوا: (نعوذ باللہ)

"انا انزلناه قريباً من القاديان"

ترجمہ: ''قرآن مجید قادیان کے قریب نازل ہوا۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص59 از مرزا قادیانی)

قادیان کا نام قرآن مجید میں: (نعوذ باللہ)

''اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر با آواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلناہ قریب من القادیان تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے تب میں نے نظر ڈال کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقعہ پر یہ الھامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ مدینہ اور قادیان''

(ازالہ اوہام ص40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 ص140 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! آپ قرآن پاک تو پڑھتے ہی ہوں گے کیا کبھی آپ نے قرآن پاک میں قادیان کا نام دیکھا سنا یا پڑھا ہے اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر مرزا صاحب نے کتنا بڑا جھوٹ اور بہتان باندھا ہے قرآن شریف پر کہ اس میں قادیان کا نام بھی ہے۔ کوئی مربی بھی اس کا انکار نہیں کرسکتا۔ کیونکہ مربی کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کے الہامات، کشف اور خواب سچے ہیں اور قرآن کی طرح ہی مقدس ہیں اب آپ ایک اور حوالہ ملاحظہ کریں۔

سورۃ الروم میں قادیان کا نام (نعوذ باللہ):

> ''خواب میں دیکھا کہ میرے پاس مرزا غلام قادر میرے بھائی کھڑے ہیں اور میں یہ آیت قرآن شریف کی پڑھتا ہوں ''**غلبت الروم فی ادنٰی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون** اور کہتا ہوں کہ اس سے قادیان مراد ہے اور میں کہتا ہو کہ قرآن شریف میں قادیان کا نام درج ہے۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص649)

میرے بھائیو اور بہنو! آپ دیکھیں کہ پنجاب کا ایک گاؤں قادیان جو مرزا صاحب کا جائے پیدائش ہے کا نام قرآن پاک جیسی مقدس کتاب میں ثابت کرنے اپنی اور اپنے گاؤں کی جھوٹی اہمیت بنانے کے لیے قرآن پاک کی آیت مبارکہ کے معنی و مفہوم تک کو بدلنے کی ناکام کوشش کی ہے۔

اس کے لیے جھوٹے خواب کا سہارا لیا ہے کیونکہ صرف حقیقی حضرات انبیاء کرام f کے خواب سچے ہوتے ہیں اور حضرات انبیاء کرام f کے سوا کوئی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میرا خواب سچا ہی ہے اور پھر مرزا صاحب نے خواب میں اپنے بھائی جو کہ پہلے فوت ہو چکے ہیں ان کا ذکر کیا ہے۔ میرا ذاتی شعبہ چونکہ عملیات کا بھی ہے اس میں ہم اپنے مریض کے خوابوں سے بھی تشخیص کرتے ہیں تو اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ خواب میں اگر کوئی مردے وغیرہ دیکھے جائیں تو ان سے مراد جنات ہوتے ہیں۔ جو اس فوت شدہ عزیز رشتہ دار یا کسی پیر بزرگ کی شکل میں آ کر کسی غیر شرعی کام کا حکم کرتے ہیں اور مریض اسے اللہ کی طرف سے بشارت یا سچا خواب سمجھ کر اس بات کو بنیاد بنالیتا ہے یا اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

ماسوا حضرات انبیاء کرام f کے کیونکہ شیطان کسی بھی اللہ کے سچے نبی علیہ السلام کی صورت میں نہیں آ سکتا۔ اور کس کی صورت میں آ سکتا ہے؟ یہ فیصلہ آپ اپنی عقل سلیم سے خود کریں اور اس کے بعد یہ سچائی اور حقیقت آپ پر مخفی نہیں رہے گی۔ آپ یہ فیصلہ کریں کہ مرزا صاحب کے خواب اور کشف بھی مرزا صاحب کے 86 دعوؤں کی طرح ٹھیک نہیں بلکہ جھوٹے ہیں یا پھر قادیان کا نام قرآن پاک میں سے مجھے دکھانا آپ کے ذمہ لازم ہے۔ کوئی ایک کام تو آپ نے کرنا ہے یا تو پورے قرآن پاک میں سے قادیان کا نام دکھادیں یا مرزا صاحب کے خوابوں کشفوں کو جھوٹا مان کر اللہ کے حضور سچی توبہ کر کے حقیقی اسلام اور حقیقی ایمان کی طرف لوٹ آئیں۔

کیونکہ مرزا صاحب خود کہتے ہیں:

الہام اور کشف قرآن مجید کے برابر ہے: (نعوذ باللہ)

''الہام اور کشف کی عزت اور پایہ عالیہ قرآن شریف سے ثابت ہے۔''

(ازالہ اوہام ص153 مندرجہ روحانی خزائن جلد3 ص178)

مرزا قادیانی پر خدا کا کلام تقریباً 20 پارے نازل ہوا: (نعوذ باللہ)

''خدا کا کلام اس قدر مجھ پر نازل ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو (سپارے) سے کم نہیں ہوگا۔''

(حقیقۃ الوحی ص 407 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 ص 407 از مرزا قادیانی)

میں قرآن کی طرح ہوں: (نعوذ باللہ)

"ما انا الا کا القرآن وسیظھر علی یدی ما ظھر من الفرقان"

میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں اور عنقریب میرے ہاتھ پر ظاہر ہوگا جو کچھ فرقان سے ظاہر ہوا۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص 570 از مرزا قادیانی)

قرآن شریف (مرزا) کے منہ کی باتیں (نعوذ باللہ):

''قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص 77 از مرزا قادیانی)

میرے الہامات قرآن کی طرح (نعوذ باللہ):

''میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ 220 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 ص 220 از مرزا قادیانی)

قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں (نعوذ باللہ):

''قرآن شریف جس آواز بلند سے سخت زبان کے طریق کو استعمال کر رہا ہے ایک غایت درجہ کا اور سخت نادان بھی اس سے بے خبر نہیں رہ سکتا مثلاً زمانہ حال کے

مہذبین کے نزدیک کسی پرلعنت بھیجنا ایک سخت گالی ہے لیکن قرآن مجید کفار کو سنا سنا کران پرلعنت بھیجتا ہے ایسا ہی ظاہر ہے کہ کسی انسان کو حیوان کہنا بھی ایک قسم کی گالی ہے لیکن قرآن شریف نہ صرف حیوان بلکہ کفار اور منکرین کو دنیا کے تمام حیوانات سے بدتر قرار دیتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے ''ان شرَّ الدَّوابَ عند اللّٰه الذین کفرو'' ایسا ہی ظاہر ہے کہ کسی خاص آدمی کا نام لیکر یا اشارہ کے طور پر اس کو نشانہ بنا کر زمانہ حال کی تہذیب کے برخلاف ہے لیکن خدائے تعالےٰ نے قرآن شریف میں بعض کا نام ابولہب اور بعض کا نام کلب اور خنزیز کہا اور ابوجہل تو خود مشہور ہے۔ ایسا ہی ولید بن مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ کے سخت الفاظ جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں استعمال کیے ہیں۔''

(ازالۃ اوہام صفحہ 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 ص116 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! کیسے ظلم کی بات ہے کہ آپ کو مرزا صاحب کے عقائد ونظریات اور بے بنیاد دعوؤں کے بارے میں بتایا ہی نہیں گیا کہ مرزا صاحب کون تھے؟ کیا تھے؟ ان کے مقاصد کیا تھے؟ ان کے عقائد ونظریات کیا تھے؟ مرزا صاحب نے اسلام کا کیا نقصان کیا اور مسلمانوں کو کس طرف لگایا؟ آخر کار کس طرح کی موت سے ہمکنار ہو کر دنیا سے گئے۔

مرزا صاحب کو امام مہدی اور مسیح موعود ماننے والو! خدا کے لیے کچھ تو ہوش کرو! یہ ایمان کا معاملہ ہے مرنے سے پہلے تحقیق ضرور کرلو کہ حق کیا ہے؟ مرزا صاحب اور ان کی جماعت کیا ہے؟

قرآن وحدیث اور شریعت مطہرہ کی روشنی میں الہامات کی کوئی حیثیت نہیں ہے یہ شیطان کی طرف سے بھی ہو سکتے ہیں اور رحمان کی طرف سے بھی ہو سکتے ہیں۔

مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میرے اوپر خدا کا کلام اس قدر نازل ہوا ہے کہ بیس پاروں سے کم نہیں ہے۔ پہلی بات تو یہی ہے کہ قرآن شریف سے پہلے اور بعد میں خدا کا کلام نازل نہیں ہوا قرآن شریف سے پہلے آسمانی کتابیں خدا کی کتابیں ہیں خدا کا کلام نہیں اور قرآن شریف خدا تعالیٰ کی کتاب بھی ہے اور خدا تعالےٰ کا کلام بھی ہے جو خدا تعالےٰ کی ذات مبارکہ

سے نکلا ہے اور قرآنی آیات کے مطابق یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ اس کے بعد نہ تو کوئی آسمانی کتاب نازل ہوئی اور نہ ہوگی نہ خدا کا کلام نازل ہوا اور نہ ہوگا۔آخر مرزا صاحب پر کس کا کلام نازل ہوا؟ یہ سوچنے والی بات ہے۔

خدا کا کلام قرآن شریف آخری کتاب ہے اور یقیناً ہے تو پھر خدا کا نہیں شیطان کا کلام مرزا صاحب پر نازل ہوا ہے جو قرآن پاک کے مخالف ہے۔کیونکہ اگر بیس پارے کے قریب ہے اور خدا کا کلام ہے تو پھر میرے بھائیو اور بہنو! آپ کو چاہیے کہ آپ اپنی نماز میں قرآن پاک کی بجائے مرزا صاحب کا کلام پڑھیں اگر پڑھتے ہیں تو کس بنیاد پر خدا کا کلام سمجھ کر پڑھتے ہیں؟ اس پر غور وفکر کریں اور اگر نہیں پڑھتے؟ تو پھر آپ کو دیکھنا چاہیے کہ یہ خدا کا کلام نہیں ہے اس لیے آپ نماز میں نہیں پڑھتے اور مرزا صاحب نے سو فیصد غلط کہا ہے کہ یہ خدا کا کلام ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! مرزا صاحب نے کہا کہ قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں (نعوذ باللہ) اور لعنت بھی گالی ہے تو مرزا صاحب نے خود ایک ہزار لعنت نمبر وار لکھ کر ڈالی ہے ایک دو تین اور اسی طرح ایک ہزار تک نمبر وار لکھ کر لعنت کی ہے کیا یہ گالی نہیں ہے؟ اللہ پاک پر بہتان لگایا کہ اللہ پاک نے قرآن شریف میں گالیاں دی ہیں۔(نعوذ باللہ) اس سے زیادہ بے ہودہ بات اور کیا ہوسکتی ہے اور اپنی وحی کو خدا کا کلام اور قرآن کی طرح مقدس کہا ہے۔

مرزا صاحب نے خود بے شمار گالیاں دیں۔مسلمانوں کو علماء کرام کو ولیوں کو اور حتی کہ حضرات انبیاء کرام f کو بھی گالیاں دیں ہیں۔

مرزا صاحب نے کہا کہ میں قرآن کی طرح ہوں کوئی عام انسان تو کیا کوئی بڑے سے بڑا ولی، غوث، قطب، ابدال حتی کہ کوئی صحابیؓ بھی یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ میں قرآن کی طرح مقدس بے عیب، بے شک اور ماڈل، نمونہ اور ضابطہ حیات اور نجات کا ذریعہ ہوں۔اور نہ کسی نے یہ دعویٰ کیا جو یہ دعویٰ کرے وہ دھوکے باز تو ہوسکتا ہے وہ قرآن کی طرح نہیں ہوسکتا۔

صرف محمد عربی ﷺ ہی کی ایک ایسی ہستی ہے جن کی حیات مبارکہ قرآن پاک کے عین مطابق اور قرآن ہی کی طرح تھی اور ہے۔آگے مرزا صاحب نے اللہ پاک کی اور قرآن شریف

کی توہین اور اپنے باطل دعوے کی حد ہی کر دی ہے کہ ''قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں'' ایک طرف تو اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ قرآن میرا کلام ہے اور دوسری طرف مرزا صاحب کہتے ہیں کہ قرآن میرے منہ کی باتیں ہیں جس کا کلام ہوتا ہے اسی کی باتیں ہوتی ہیں، باتوں کو ہی تو کلام کہتے ہیں اب آپ اللہ پاک کی بات کو سچا کہیں گے یا مرزا صاحب کی بات کو؟ قرآن شریف اللہ کی باتیں (کلام) ہے یا مرزا صاحب کی باتیں (کلام) ہے؟

یقیناً اللہ پاک کی بات حق اور سچ ہے اور اس پر ہمارا ایمان بھی ہے کہ قرآن شریف خدا تعالیٰ کا کلام (باتیں) اور خدا تعالیٰ کی کتاب ہے اور مرزا صاحب نے جھوٹ کہا کہ میرے منہ کی باتیں ہیں اللہ کی بات حق اور سچ ہے اور مرزا صاحب کی بات غلط اور جھوٹ ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے وہ کون ہے؟ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے بھی یہ نہیں فرمایا کہ قرآن اللہ کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ بلکہ سرکار دو عالم ﷺ کی باتیں (کلام) تو حدیث رسول کہلاتی ہیں اور اس کا مقام قرآن شریف کے بعد آتا ہے۔ مرزا صاحب نے اپنے الہامات کے بارے میں قسمیں کھا کھا کر کہا کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ اس کا ایک اور حوالہ دکھا کر اس پر ہم بات کرتے ہیں اور پھر ان الہامات کا بھی ذکر کریں (پول کھولیں) گے جن کو مرزا صاحب نے قرآن کی طرح کہا اور خدا کا کلام کہا ہے۔

خدا کی قسم میری وحی کلام مجید ہے: (نعوذ باللہ)

''آنچہ من بشنوم زوحی خدا
بخدا پاک دانمش ز خطاء
ہمچوں قرآن منزہ اش دانم
از خطایا ہمنیست ایمانم
بخدا ہست ایں کلام مجید
از دہان خدائے پاک و وحید

آں یقینے کہ بود عیسیٰؑ را
بر کلامے کہ شد برو القاء
وان یقین کلیم بر تورات
وان یقین ہائے سید سادات
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین''
(نزول المسیح ص99 مندرجہ روحانی خزائن جلد18 ص478,477 از مرزا قادیانی)

ترجمہ:

''جو کچھ میں اللہ کی وحی سے سنتا ہوں۔
خدا کی قسم اسے ہر قسم کی خطا سے پاک سمجھتا ہوں۔
قرآن کی طرح میری وحی خطاؤں سے پاک ہے۔
یہ میرا ایمان ہے خدا کی قسم یہ کلام مجید ہے۔
جو خدائے پاک یکتا کے منہ سے نکلا ہے۔
جو یقین عیسیٰؑ کو اپنی وحی پر ہے۔
موسیٰؑ کو توریت پر ہے۔
اور حضور ﷺ کو قرآن مجید پر تھا۔
میں از روئے یقین ان سب سے کم نہیں ہوں جو جھوٹ کہے وہ لعنتی ہے۔''
(نزول المسیح ص99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 ص477+478 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! مرزا صاحب نے اپنے سننے کو اللہ کی وحی کہا ہے اور ہر قسم کی تحریف اور خطا سے پاک کہا ہے اور قسم کھا کر کہا ہے کہ یہ اللہ کا کلام جو خدائے یکتا کے منہ سے نکلا ہے

اور یہ خدا کا کلام ہونے میں مجھے عیسیٰ علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام اور حضور سرور کائنات ﷺ کی طرح یقین ہے۔ اللہ کی وحی ہونے پر اور اگر میں جھوٹ کہوں تو میں لعنتی ہوں۔ اس میں آپ بھی جانتے ہیں کہ مرزا صاحب کا کلام نہ تو خدا کا کلام ہے اور نہ ہی قرآن شریف کی طرح مقدس ہے یہ مرزا صاحب نے جھوٹ کہہ کر خود ہی اپنے اوپر لعنت ڈال لی ہے۔ یہ غور کریں کہ دوسرے نبیوں کی طرح اپنا کلام کہا ہے تو اس سے پتہ چلا کہ مرزا صاحب کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں بلکہ حضور ﷺ پر خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والے قرآن پاک کی طرح اپنے خودساختہ کلام کو اس کے مقابلے میں لا کر خدا کا کلام کہا ہے۔

اب ہم ان الہامات اور مرزا صاحب کی وحیوں کا ذکر کرتے ہیں جن کے بارے میں مرزا صاحب نے کہا کہ یہ خدا کا کلام ہے اور اس پر میرا ایمان ہے۔ آپ بھی مرزا صاحب کا کلام نام نہاد ''خدا کا کلام'' ملاحظہ کیجیے اور پھر فیصلہ کیجیے کہ کیا خدا کا کلام اس طرح کا ہوتا ہے۔

مرزا قادیانی صاحب کی ''وحیاں'' اور ''الہامات''

قرآن پاک میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

''هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ''

(سورۃ الشعراء آیت 221 تا 223)

ترجمہ: ''کیا میں تم کو بتا دوں کہ شیاطین کن پر اترتے ہیں وہ ہر جعل ساز بدکار پر اترتے ہیں جو سنی سنائی بات (اپنے پیروکاروں کے دلوں میں) ڈالتے ہیں اور ان میں سے بھی اکثر جھوٹے ہی ہوتے ہیں۔''

یعنی جھوٹے اور دغاباز اور جعلی دعوے داروں پر شیطان اترتے اور الہام کرتے ہیں۔

مرزا صاحب کا بھی اعتراف:

''واضح ہو کہ شیطانی الہامات کا ہونا حق ہے''

(ضرورۃ الامام ص 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 ص 483 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب اقرار کرتے ہیں۔

''ممکن ہے کہ ایک الہام سچا ہو اور پھر بھی وہ شیطان کی طرف سے ہو کیونکہ اگرچہ شیطان بڑا جھوٹا ہے لیکن کبھی سچی بات بتلا کر دھوکہ دیتا ہے تا کہ ایمان چھین لے۔''

(حقیقۃ الوحی ص 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 ص 3 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! قرآنی آیت اور مرزا صاحب کی عبارت سے یہ ثابت ہوا کہ کسی غیر نبی کو جو الہام ہوا وہ شیطان کی طرف سے بھی ہو سکتا ہے اور اگر جس کو الہام ہوا ہے وہ جھوٹ بھی بولتا ہے تو یقیناً یہ الہام شیطان کی طرف سے ہے کیونکہ اللہ رب العزت نے قرآن پاک

میں فرما دیا ہے کہ جعل ساز بدکار اور جھوٹے پر شیطان اترتے ہیں اور جھوٹے الہامات کرتے ہیں جو نہ تو اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور نہ ہی قرآن وسنت کے مطابق ہوتے ہیں اور ان میں بھی لغو، بے معنی اور طرح طرح کی زبانوں میں اور اوٹ پٹانگ ہوتے ہیں جن کے نہ سر نہ پیر نہ معنی نہ مطلب اور مضحکہ خیز ہوتے ہیں۔

حضرات انبیاء کرام f پر وحی اپنی زبان میں ہوتی تھی

(۱) حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام:

حضرت موسیٰ علیہ السلام ملک کنعان سے تعلق رکھتے تھے۔ اس لیے ان پر وحی عبرانی زبان میں نازل ہوتی توریت عبرانی زبان میں نازل ہوئی۔

(۲) حضرت سیدنا داوٗد علیہ السلام:

حضرت داوٗد علیہ السلام کے ملک کی زبان سریانی تھی۔ اس لیے زبور سریانی زبان میں نازل ہوئی۔

(۳) حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام:

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے ملک کی زبان یونانی تھی۔ اس لیے انجیل (بائبل) یونانی زبان میں نازل ہوئی۔

(۴) خاتم النبیین سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بلاد عرب میں پیدا ہوئے۔ اس لیے قرآن پاک عربی زبان میں نازل ہوا۔

اللہ رب العزت قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمۡ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ

(سورۃ ابراہیم آیت نمبر 4)

ترجمہ: ''اور ہم نے کسی رسول کونہیں بھیجا مگر اپنی قوم کی زبان کے ساتھ تا کہ وہ ان کے لیے (پیغام حق) خوب واضح کر سکے پھر اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ ٹھہرا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت بخشتا ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے۔''

ہمیں قرآن پاک سے بھی پتہ چلا کہ حضرات انبیاء کرام f جس زبان اور قوم کے ہوتے ہیں اسی زبان میں ان پر اللہ تعالیٰ وحی بھیجتا ہے۔

مرزا صاحب کا بھی اعتراف

مرزا صاحب کہتے ہیں:

''یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی اور ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا کیونکہ اس میں تکلیف مالایطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔''

(چشمہ معرفت ص209 مندرجہ روحانی خزائن جلد23 ص218 از مرزا قادیانی)

''اگر کوئی کلام یقین کے درجہ سے کمتر ہو تو وہ شیطانی کلام ہے نہ کہ ربانی۔''

(نزول المسیح ص108 مندرجہ روحانی خزائن جلد18 ص486 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب مزید کہتے ہیں:

''جس دل پر درحقیقت آفتاب وحی تجلی فرماتا ہے اس کے ساتھ ظن اور شک کی تاریکی ہرگز نہیں رہتی۔''

(نزول المسیح ص89 مندرجہ روحانی خزائن جلد18 ص467 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! پتہ چلا کہ قرآن پاک میں بھی اللہ رب العزت نے فرمایا ہے کہ ہم نے ہر رسول کو اس کی اپنی زبان میں ہی وحی بھیجی ہے اور اس بات کا مرزا صاحب نے بھی اعتراف کیا ہے۔ کہ یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ بات ہے کہ انسان کی اپنی اصل زبان تو کوئی اور ہو اور اسے وحی کسی اور زبان میں ہو اور یہ بھی اقرار کیا کہ جس کلام میں شک ہو اور ظن

یعنی گمان کے درجے میں ہو وہ تاریکی ہے اور یہ بھی اقرار کیا کہ جو یقین سے کم درجہ پر ہے وہ شیطانی کلام ہے ربانی نہیں۔

اب دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کا اپنا کلام جس کو مرزا صاحب نے اپنی وحی کہا ہے کہ مجھے اپنی وحی پر اس طرح یقین ہے جس طرح دوسرے حضرات انبیاء کرام f کو اپنی وحیوں پر ہے اور یہ بھی کہا قسم کھا کر کہ میری وحی بھی اللہ کا کلام ہے حتیٰ کہ یہ بھی کہا ہے کہ وحی کسی دوسری زبان میں نہیں ہوتی اب دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کی ''وحیاں'' کس زبان میں ہیں؟ کیا ہیں؟ کیسی ہیں؟ کیا یقین کے درجے سے کمتر ہیں؟ کیا ساتھ ظن اور شک تو نہیں؟ کسی غیر زبان میں تو نہیں ہیں؟

مرزا صاحب کے عربی ''الہامات'' اور ''وحیاں''

''انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی''

ترجمہ: ''تو مجھ سے ہے جیسا کہ میری توحید وتفرید''

(تذکرہ ص642؛ حقیقۃ الوحی ص86؛ مندرجہ روحانی خزائن جلد22 ص89 از مرزا قادیانی)

''انت منی بمنزلۃ عرشی''

ترجمہ: ''تو مجھ سے ہے جیسا کہ میرا عرش''

(حقیقۃ الوحی ص86؛ تذکرہ ص642؛ مندرجہ روحانی خزائن جلد22 ص89 از مرزا قادیانی)

''انت منی بمنزلۃ ولدی''

ترجمہ: ''تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میرا بیٹا۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص345) (روحانی خزائن جلد22 ص89 از مرزا قادیانی)

''انت منی بمنزلۃ اولادی''

ترجمہ: ''اے مرزا تو مجھ سے ایسے ہے جیسے میری اولاد''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص345)

"الارض والسمآء معک کما ھو معی"

ترجمہ:''زمین وآسمان تیرے ساتھ ہیں جیسے کہ وہ میرے ساتھ ہیں۔''

(حقیقۃ الوحی ص75 روحانی خزائن جلد2278 تذکرہ ص632از مرزا قادیانی)

"بشری لک یا احمد انت مرادی ومعی"

ترجمہ:''تجھے بشارت ہوا ے میرے احمد تو میری مراد اور میرے ساتھ ہے۔''

(حقیقۃ الوحی ص89 روحانی خزائن جلد22 ص82 تذکرہ ص510از مرزا قادیانی)

ربنا عاج (رب عاجی)

(اس کے معنے ابھی تک معلوم نہیں ہوئے از مرزا قادیانی)

ترجمہ: ہمارا رب عاج ہے (ہاتھی دانت)

(تذکرہ ص2۔101؛ براہین احمدیہ جلد4 ص556؛ روحانی خزائن جلد1 ص663از مرزا قادیانی)

"انی انا الصاعقة"

ترجمہ:''بے شک میں کڑ کنے والی بجلی ہوں۔''

(تذکرہ مجموعہ الہامات ص448)

میرے بھائیو اور بہنو! اب آپ مرزا صاحب کی وحی اور الہامات کو غور سے پڑھیں مذکورہ بالا حوالہ جات میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ مرزا صاحب نے لکھا کہ اللہ رب العزت نے کہا ہے کہ تو مجھ سے ہے اور تو میری توحید یعنی وحدانیت کی طرح ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ پاک نے مرزا کو اپنا بیٹا کہا۔ (نعوذ باللہ) اور کہا کہ تو مجھ سے ہے (نعوذ باللہ) جبکہ اللہ سے تو کوئی نہیں قرآن پاک میں اللہ نے سورۃ اخلاص میں بھی واضح کہا کہ نہ اس کا کوئی بیٹا ہے نہ وہ کسی کا بیٹا ہے یہ تو کہنا اور سمجھنا کفر ہے کہ کوئی اللہ سے ہے۔ کہیں کہا کہ خدائی صفات مجھے حاصل ہوگئیں ہیں، کہیں لکھا کہ اللہ پاک نے مجھے اپنی مراد کہا ہے۔ اللہ بے نیاز ہے اس کی مراد کیسے ہوسکتی ہے؟ اسے کسی کی حاجت کیسے ہوسکتی ہے؟ جسے کسی کی حاجت نہیں اسے کسی کی مراد کیسے ہوسکتی ہے؟ وہ بے نیاز ہے۔

مزید لکھا کہ ''ربنا عاج'' اس کا معنی ہے ہاتھی دانت (فیروز اللغات) غور کریں کیا مرزا صاحب کا رب ہاتھی دانت ہے اور ہاتھی دانت کھانے والے اور دکھانے والے اور ہوتے ہیں، جو زمین وآسمان اور تمام کائنات کا رب ہے اور سب کا خالق مالک رازق رب ہے وہ تو اور ہے۔ اگر اسے رب عاج کہا ہے تو اس سے بڑی گستاخی کیا ہو سکتی ہے کہ خالق کائنات کو ہاتھی دانت کہا ہے اور اگر مرزا صاحب کا رب کوئی اور ہے تو پھر ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ اللہ نے کہا کہ میں کڑ کنے والی بجلی ہوں (نعوذ باللہ) جو حقیقی رب العالمین ہے وہ تو زمین وآسمان کا نور ہے اور نور بے وزن بے سمت اور بے جسم ہوتا ہے اگر اسے کڑ کے والی بجلی کہا ہے تو بے حد سخت گستاخی ہے اور اگر مرزا صاحب کا خدا کوئی اور ہے جو کڑ کنے والے بجلی ہے تو پھر ہم کیا کہہ سکتے ہیں آپ اپنی عقل سلیم سے فیصلہ کریں۔

اور اس کے ساتھ ساتھ یہ امر بھی قابل غور ہے کہ مرزا صاحب کی مادری زبان پنجابی کی بجائے ان پر ''وحی'' عربی زبان میں نازل ہو رہی ہے؟ جو کہ خود ان کے اعتراف کے مطابق بے ہودہ اور غیر معقول بات ہے۔

مرزا صاحب کے عجیب وغریب ''الہامات'' اور ''وحیاں''

''عید کل تو نہیں پر پرسوں ہو گی معلوم نہیں کل اور پرسوں کی کیا تعبیر ہے۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص 161)

''اس ہفتہ میں بعض کلمات انگریزی وغیرہ الہام ہوئے .... اور وہ کلمات یہ ہیں۔ پریشن، عمر براطوس پلاطوس۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص19)

بعد 11 انشاء اللہ (فرمایا اس کی تفہیم نہیں ہوئی کہ 11 سے کیا مراد ہے گیارہ دن گیارہ ہفتے یا کیا۔ یہی ہندسہ 11 کا دکھایا گیا ہے)۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص327)

''عشاء سے قبل حضرت اقدس نے یہ الہام سنایا

"لَا یَمُوْتُ اَحَدٌ مِّنْ رِجَالِکُمْ"

ترجمہ: ''تمہارے مردوں میں کوئی نہیں مرے گا۔''

فرمایا اس کے حقیقی معنی کہ تمہارے رجال میں کوئی نہ مرے گا تو ہو نہیں سکتے کیونکہ موت تو انبیاء تک کو آتی ہے اور نہ قیامت تک کسی نے زندہ رہنا ہے شاید کوئی اور معنی ہوں۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص377)

''میں ان کو سزا دوں گا۔ میں اس عورت کو سزا دوں گا۔ معلوم نہیں یہ کس کے متعلق ہے۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 564 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

''عورت کی چال''

(تذکرہ مجموعہ والہامات صفحہ 509 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

موت اور تیراں ماہ حال کو:

''غالباً تیراں ماہ حال سے مراد تیراں ماہ شعبان ہے۔ واللہ اعلم۔ اور میں نہیں جانتا کہ تیراں ماہ حال سے یہی شعبان ہے یا کسی اور شعبان کی تیراں تاریخ، اور میں قطعی طور پر نہیں جانتا کہ کس کے حق میں ہے اس لیے طبعیت غمگین ہے۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 570 طبع چہارم از قادیانی)

''غثم لئے۔'' (تذکرہ مجموعہ وحی الہامات ص266)

''ایلی آوس'' (تذکرہ مجموعہ وحی الہامات ص71)

''عورت کی چال'' (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص509)

''ہیضہ کی آمدن ہونے والی ہے۔'' (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص590)

''بہتر ہوگا اور شادی کر لیں''

فرمایا معلوم نہیں کہ کس کی نسبت یہ الہام ہے۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 589 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

''نتیجہ خلاف مراد ہوا یا نکلا''

آخر کا لفظ ٹھیک یاد نہیں اور یہ بھی پختہ نہیں کہ یہ الہام کس امر کے متعلق ہے۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 358 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

''ایک ہفتہ تک ایک بھی باقی نہیں رہے گا۔''

فرمایا کہ اس کی تشریح نہیں ہوئی کہ ایک ہفتہ سے مراد کتنی مدت ہے۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص587)

''ایلی آوس''

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 71 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

''پیٹ پھٹ گیا''

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 568 طبع چہارم از مرزا قادیانی

''تائی آئی''

ہماری سمجھ میں اس کے معنی اور مطلب نہیں آیا ہمارے کوئی تائی نہیں نہ حقیقی نہ رشتہ کی۔

''فی شائل مقیاس۔'' (حقیقۃ الوحی ص280 روحانی خزائن جلد 22 ص292)

مرزا صاحب کے انگریزی ''الہامات'' اور ''وحیاں''

''I LOVE YOU''

''I AM WITH YOU''

''YES I AM HAPPY''

''LIFE OF PAIN''

''I SHALL HELP YOU''

''YOU HAVE TO GO AMRITSAR''

(روحانی خزائن جلد 22 ص299 از مرزا قادیانی)

''HE HALTS IN THE ZILLA PESHAWAR''

(حقیقۃ الوحی ص303 تذکرہ ص5 تا63 روحانی خزائن جلد22 ص7-316 مکتوبات احمد جلد1 ص584 البشری جلد2 ص3 از مرزا قادیانی)

I SHALL GIVE YOU A LARGE PARTY OF ISLAM

(براہین احمدیہ جلد4 ص556؛ روحانی خزائن جلد1 ص664؛ تذکرہ مجموعہ الہامات ص103 از مرزا قادیانی)

انگریزی وحی کا ''فرشتہ'' ٹیچی ٹیچی

مرزا صاحب پر جو انگریزی زبان میں وحی لے کر آتا تھا مرزا صاحب کے بقول اس فرشتے کا نام ٹیچی ٹیچی تھا۔

(حقیقۃ الوحی ص332 روحانی خزائن جلد22 ص346 از مرزا قادیانی)

''انگریزی الہام'' زوردار آواز میں

''ایک دفعہ کی حالت یاد آئی کہ انگریزی میں اول یہ الہام ہوا آئی لو یو یعنی میں تم سے محبت رکھتا ہوں پھر یہ الہام ہوا آئی ایم ود یو یعنی میں تمہارے ساتھ ہوں پھر الہام ہوا آئی شیل ہیلپ یو یعنی میں تمہاری مدد کروں گا پھر الہام ہوا آئی کین ویٹ آئی ول ڈو پھر بعد اس کے بہت ہی زور سے جس سے بدن کانپ گیا یہ الہام ہوا۔ وی کین ویٹ وی ول ڈو یعنی ہم کر سکتے ہیں جو چاہیں گے اور اس وقت ایک ایسا لہجہ اور تلفظ معلوم ہوا کہ گویا ایک انگریز ہے جو سر پہ کھڑا بول رہا ہے۔''

(براہین احمدیہ ص480 مندرجہ روحانی خزائن جلد1 ص571+572 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! مرزا صاحب کے بقول کہ وہ انگریز کے خود کاشتہ پودا تھے اس لیے پیغام لانے والا بھی انگریز ایلچی ''ٹیچی ٹیچی'' اور حکم دینے والا بھی انگریز اور ماننے والا ان کا خود کاشتہ پودا ہے۔ یہ الہام واقعی سچے ہوں گے کیونکہ انگریز نے انگریز ٹیچی ٹیچی کے ذریعے ہی نوٹوں کا ٹیچی اور انگریزی میں ہی ہدایات دی ہوں گی۔ کیا آپ ابھی بھی نہیں تسلیم کریں گے؟ کیونکہ مرزا صاحب کی دعائیں۔ محبتیں، تعلق۔ خیر خواہی، وفاداری اور جانثاری سب کچھ انگریز

کے ساتھ ہی تھا اس لئے انگریز نے بھی یہ ہی وحی کی کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں تمہارے ساتھ ہوں وغیرہ وغیرہ۔ یہ الہامات انگریز حکومت کی طرف سے تو ہو سکتے ہیں مگر خدا کی طرف سے نہیں۔ کیونکہ غیر زبان میں بھی ہیں اور مرزا صاحب کے بقول بھی غیر زبان میں وحی اور الہام کا ہونا بے ہودہ بات ہے۔ غور وفکر کریں اور خود ساختہ نبوت کے دعوے دار سے بچ کر حقیقی آخری نبی محمد عربی ﷺ کے دامن رحمت میں آجائیں۔

فارسی ''وحیاں'' اور ''الہامات''

''مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار''

''مباش ایمن از بازئ روزگار''

یہ شیخ سعدی شیرازی (1184ء تا 1292ء) کا مشہور شعر ہے اس کو مرزا صاحب نے اپنا الہام قرار دیا۔

17 مئی 1908ء مکن تکیہ بر عمر ناپائدار۔ (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص640)

26 اپریل 1908ء مباش ایمن از بازئ روزگار۔ (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص638)

''رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت۔'' (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص434)

''اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔'' (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص104)

اس شعر کے دونوں مصرعے فارسی کی مشہور ضرب الامثال ہیں جن کو مرزا صاحب نے اپنا الہام قرار دیا ہے اور مرزا صاحب کے بقول ان کو الہام خدا تعالےٰ کرتا ہے تو کیا خدا تعالےٰ بندے کے کلام کو یعنی مخلوق کے کلام کو خالق اپنا کلام بتا کر نازل کرے گا۔ سوچنے کی بات ہے اور کیا شیخ سعدی شیرازی کا شعر بھی خدا نے اپنا کلام بنا کر نازل کیا ہے؟ (نعوذ باللہ)

پنجابی ''وحیاں'' اور ''الہامات''

''پٹی پٹی گئی''

یعنی پٹی تباہ ہو جائے گی۔ (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، ص681)

مرزا صاحب نے کہا کہ یہ مجھے الہام ہوا ہے اس الہام کا پس منظر یہ ہے کہ مرزا صاحب نے محمدی بیگم سے شادی کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ترغیب، لالچ، دھمکیاں، ڈرانے دھمکانے کا ہر حربہ استعمال کیا مگر ناکام رہے آخر محمدی بیگم کی شادی اس کے رشتہ دار سلطان محمد سے ہوگئی سلطان محمد موضع پٹی ضلع لاہور کے رہائشی تھے مرزا صاحب نے کہا کہ مجھے الہام ہو رہے کہ پٹی پٹی گئی یعنی پٹی تباہ ہو جائے گی۔

لیکن جیسا کہ آپ کو معلوم ہوگا کہ نہ تو پٹی تباہ ہوئی نہ سلطان محمد مرا اور نہ مرزا صاحب کی مرتے دم تک محمدی بیگم سے شادی ہوئی اس الہام کا یہ انجام ہوا۔

''واللہ! واللہ! سدھایا ہو یا اولا''

فرمایا۔ یہ پنجابی فقرہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کج طبع آدمی درست ہو گیا ہے۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص631)

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی ''وحیاں'' اور میر عباس کو خط:

مرزا صاحب کے ایک مرید میر عباس لدھیانوی تھے ان کے بارے میں مرزا صاحب نے ایک دفعہ بتایا کہ مجھے الہام ہوا ہے۔

''سچا ارادت مند، **اصلها ثابت وفرعها فی السماء** یعنی اسکی ارادت ایسی قوی اور کامل ہے کہ جس میں نہ کچھ تزلزل ہے نہ نقصان ہے۔

میر عباس علی لدھیانوی 9 سال تک مرزا صاحب کے مرید رہے پھر تائب ہو کر احمدیت (قادیانیت) چھوڑ کر اسلام میں داخل ہو گئے ان کے قبول اسلام کا ایک بڑا سبب مرزا صاحب کا ایک خط ہے جو کہ مرزا صاحب نے ان کو لکھا وہ خط آج بھی مرزا صاحب کے مکتوبات میں درج ہے آپ بھی ملاحظہ کریں۔

مخدومی مکرمی اخویم میر عباس علی شاہ صاحب سلمہٗ

السلام علیکم! بعد ہذا چونکہ اس ہفتہ میں بعض کلمات انگریزی وغیرہ میں الہام ہوئے ہیں

اور اگرچہ بعض ان میں سے ایک ہندولڑ کے سے دریافت کئے ہیں مگر قابل اطمینان نہیں اور بعض منجانب اللہ بطور ترجمہ الہام ہوا تھا اور بعض کلمات شاید عبرانی ہیں، ان سب کی تحقیق تنقیح ضروری ہے تابعد تنقیح جیسا کہ مناسب ہو آخیر جزو میں کہ اب تک چھپی نہیں درج کئے جائیں۔

آپ جہاں تک ممکن ہو بہت جلد دریافت کر کے صاف خط میں جو پڑھا جاوے اطلاع بخشیں اور وہ کلمات یہ ہیں، ''پریشن، عمر پراطوس، یا پلاطوس یعنی پراطوس لفظ ہے یا پلاطوس'' بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا اور عمر عربی لفظ ہے اس جگہ براطوس اور پریشن کے معنی دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں۔ پھر دو لفظ اور ہیں ''ھوشعنا۔نعسا'' معلوم نہیں کس زبان کے ہیں اور انگریزی یہ ہیں اوّل عربی فقرہ ہے ''یَادَاؤدَ عَامِلْ بِالنَّاسِ رَفْقًا وَاحْسَانًا'' ''یومسٹ ڈڈوہاٹ آئی ٹولڈیو'' تم کو وہ کرنا چاہیے جو میں نے فرمایا ہے یہ اردو عبارت بھی الہام ہے پھر بعد اس کے ایک اور انگریزی الہام ہے اور ترجمہ اس کا الہامی نہیں بلکہ اس ہندولڑ کے نے بتایا ہے فقرات کی تقدیم وتاخیر کی صحت بھی معلوم نہیں اور بعض الہامات میں فقرات کا تقدم تاخر بھی ہو جاتا ہے اس کو غور سے دیکھ لینا چاہیے اور وہ الہام یہ ہیں'' دو آل من شڈ بھی انگری بٹ گاڈ ازود یو۔ ہی شل ہیلپ یو۔ واڑڈس آف گاڈ ناٹ کین ایکس چینج''۔ ترجمہ اگر تمام آدمی ناراض ہوں گے لیکن خدا تمہارے ساتھ ہوگا وہ تمہاری مدد کرے گا اللہ کے کلام بدل نہیں سکتے'' پھر بعد اس کے ایک دو الہام انگریزی ہیں ان میں سے کچھ تو معلوم ہے اور وہ یہ ہے۔ ''آئی شیل ہیلپ یو۔'' مگر بعد اس کے یہ ہے ''یوہیوٹو گو امرتسر۔'' پھر ایک فقرہ ہے جسکے معنی معلوم نہیں اور وہ یہ ہے ''ہی ہلٹس ان دی ضلع پشاور'' یہ فقرات ہیں ان کو تنقیح سے لکھیں۔

اور براہ مہربانی جلد تر جواب بھیج دیں تا اگر ممکن ہو تو اخیر جزو میں بعض فقرات بوضع مناسب درج ہو سکیں بخدمت مولوی عبدالقادر صاحب وخواجہ علی صاحب سلام مسنون 12 دسمبر 83ء مطابق 11 صفر 1301ء پہنچے۔

(مکتوبات احمد جلد اول ص583 مکتوب نمبر 36 از مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

''وحیاں'' لکھنے والا ہندو لڑکا

''ان دنوں میں ایک ہندو الہامی پیشگوئی کے لکھنے کے لیے بطور روزنامہ نویس نوکر رکھا ہوا تھا۔ اور بعض امورِ غیبیہ جو ظاہر ہوتے تھے اس کے ہاتھ سے ناگری اور فارسی میں قبل از وقوع لکھائے جاتے تھے اور اس پر اس کے دستخط بھی کرائے جاتے تھے۔''

(تریاق القلوب ص59 مندرجہ روحانی خزائن جلد15 ص260 از مرزا قادیانی)

''وحیاں'' لانے والے ''فرشتے''

(۱) ٹیچی ٹیچی۔ انگریز فرشتہ (حقیقۃ الوحی ص332 خزائن جلد22 ص346)

(۲) مٹھن لال۔ ہندو فرشتہ (تذکرہ مجموعہ وحی الہامات ص474)

(۳) حفیظ۔ (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص463)

(۴) درشنی۔ انگریز فرشتہ (ملفوظات جلد چہارم ص69 از مرزا قادیانی)

(۵) شیر علی۔ (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص24)

(۶) غلام قادر۔ (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص151)

(۷) خیراتی۔ (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات)

میرے بھائیو اور بہنو! خدا کی قسم میں آپ کا حقیقی خیر خواہ ہوں اور بغیر کسی دنیاوی غرض کے اس ٹوٹی پھوٹی تحریر کے ذریعے آپ تک سچے دین اسلام کی دعوت پہنچانے کا وہ حق ادا کرنا چاہتا ہوں جو بحیثیت مسلمان میرے اوپر ہے۔ ربِ محمد ﷺ کی قسم میری اس خیر خواہی کا یقین آپ کو موت کے وقت یا موت کے بعد تو ضرور بالضرور ہو ہی جائے گا۔ مگر پھر کیا فائدہ۔ اگر آپ نے حق کو دیکھنے کے بعد جان کر مان کر باقی دنیاوی زندگی گزاری پھر تو آپ کو میری اس بےلوث خیر خواہی کا یقین دنیا میں ہی آ جائے گا۔

آپ غیر جانبدار ہوکر ان حوالہ جات پر غور کریں کیا یہ تمام قلمی شہادتیں حق کو ظاہر کر رہی ہیں یا نہیں؟ مرزا صاحب نے قسمیں کھا کھا کر کہا کہ یہ میرا کلام، اللہ کا کلام ہے، اللہ کی وحی ہے اور اللہ کی طرف سے الہام ہے اور میرا ایمان ہے کہ یہ قرآن کی طرح وحی ہے، اب آپ بتائیں کہ یہ اللہ کا کلام یا اللہ کی طرف سے الہام ہوسکتا ہے؟ کیا قرآن وحدیث سے ٹکرانے والا اور مخالفت والا الہام ربانی ہوسکتا ہے؟ بلکہ وہ الہام شیطانی ہے۔

مرزا صاحب کے وہ عجیب وغریب الہامات کیا ہیں؟ جن کے بارے میں مرزا صاحب نے خود بھی لکھا ہے کہ مجھے ان کے معنی ومفہوم کا علم نہیں بے معنی، بے تکے، بے ربط بے مقصد الہامات کیا رب تعالےٰ کی طرف سے ہیں یا شیطان کی طرف سے؟ یا مرزا صاحب کی دماغی بیماری مراق کی وجہ سے الٹے سیدھے خیالات اور وہموں، وسوسوں کا مجموعہ ہے؟ انگریزی الہامات بھی آپ نے پڑھے ہیں جس میں مرزا صاحب کو الہام کرنے والے ''خدا'' کو اتنا بھی علم نہیں کہ انگریزی میں ضلع کی انگریزی ڈسٹرکٹ ہوتی ہے یہ کیسے خدا کے الہامات ہو سکتے ہیں؟ پھر آپ نے دیکھا کہ مرزا صاحب نے فارسی الہامات میں شیخ سعدی کے اشعار اور فارسی کی ضرب الامثال کو اپنا الہام بنا کر ظاہر کیا ہے اس سے زیادہ کم عقلی اور لاعلمی کیا ہوسکتی ہے۔ آپ نے پنجابی کے بھی الہامات پڑھے ہیں کیسی اوٹ پٹانگ باتیں ہیں جن کے بارے میں مرزا صاحب نے قسمیں کھا کھا کر کہا کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ قرآن شریف کی طرح وحی مقدس ہے۔ مجھے اپنی وحی پر یقین ہے اور جھوٹ بولنے والا لعنتی ہے۔

عرب کے شعراء تو قرآن پاک کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنا عربی کا فصیح وبلیغ کلام بنا کر بھی ناکام رہے۔ قرآن پاک کا چیلنج تا قیامت رہے گا کہ کوئی ایک صورت ہی بنالاؤ اس جیسی مگر ناممکن ہے۔

مرزا صاحب کے دماغی خیالات اور مختلف زبانوں کے الفاظ اور بے معنی اور پھر ایسے الفاظ جن کا مرزا صاحب نے خود اقرار کیا ہے کہ مجھے بھی معنی مفہوم اور موقع محل کا علم نہیں ہے یہ تمام خود ساختہ باتیں یا دماغی اختراع کیسے قرآن شریف کی طرح مقدس اور اللہ کا کلام ہو سکتا ہے؟ اس سے بڑا ظلم کیا ہے کہ اللہ پر افترا کیا جائے۔

آپ مرزا صاحب کے خط کو بار بار پڑھیں اور غور کریں میر عباس علی شاہ لدھیانوی کی طرح شاید اللہ پاک آپ کے بھی دل کی آنکھیں کھول دے، راہ ہدایت پر لے آئے، گمراہی، دھوکے، فراڈ سے آپ کو نکال لے اور ہمیشہ کی ناکامی اور دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

غور کریں کہ مرزا صاحب اپنی نام نہاد ''وحی'' اور الہام کا مطلب ایک ہندو لڑکے سے دریافت کر کے بھی ناکام رہے پھر خط لکھ دیا کہ تم ہی مطلب بتا دو۔ مرزا صاحب نے اقرار کیا کہ ''وحی اور الہامات'' لکھنے کے لیے ایک ہندو کاتب رکھا ہوتا تھا۔ آپ نے مرزا صاحب کے فرشتوں کے نام بھی پڑھ لیے ہیں کوئی ہندو فرشتہ کوئی مسلمان فرشتہ کوئی انگریز فرشتہ غور کریں کیا اللہ کے فرشتے ہندو اور انگریز بھی ہو سکتے ہیں حالانکہ وہ تو نوری اور معصوم ہیں آپ اپنی عقل سلیم سے فیصلہ کریں آپ کو اور کیا کیا دکھائیں؟

ہائے افسوس کہ کیسے روز روشن کی طرح مضبوط دلائل دیکھ کر، پڑھ کر بھی آپ کے دل کی اگر دنیا نہ بدلے اور آپ کو حقیقت سمجھ نہ آئے۔ آپ اللہ سے اپنی ہدایت کی دعا کریں اور حق کو بلا تامل اور بغیر کسی جھجک اور شرم کے قبول کر لیں۔ عقلمند کے لیے ایک اشارہ ہی کافی ہوتا ہے۔ آپ ہر حوالہ کی تصدیق کر سکتے ہیں اگر ایک حوالہ بھی غلط ہو تو بندہ ذمہ دار ہے۔ اگر درست ہے تو پھر مان لیجئے۔ اللہ پاک ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

مرزا صاحب کی ''علمیت'' اور ''سچائی''

مرزا صاحب خود لکھتے ہیں:

''تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت ﷺ وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا۔ اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مرگئی تھی۔''

(پیغام صلح ص28 مندرجہ روحانی خزائن جلد23 ص465 از مرزا قادیانی)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

''تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ ﷺ کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے۔''

(چشمہ معرفت ص286 مندرجہ روحانی خزائن جلد23 ص299 از مرزا قادیانی)

خود بیان کرتے ہیں:

''دیکھو ہمارے پیغمبر خدا کے ہاں 12 لڑکیاں ہوئیں آپ ﷺ نے کبھی نہیں کہا کہ لڑکا کیوں نہ ہوا۔''

(ملفوظات جلد سوم ص372)

میرے بھائیو اور بہنو! ایک طالب علم بھی یہ بات بخوبی جانتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے والد محترم حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی پیدائش سے چند ماہ پہلے ایک تجارتی سفر میں انتقال فرما گئے تھے۔ آپ ﷺ یتیم پیدا ہوئے تھے اور آپ ﷺ کی والدہ محترمہ حضرت آمنہ k کا انتقال آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے 6 سال بعد ہوا۔

اتنی بڑی تاریخی حقیقت کو مرزا صاحب نے بدل کر رکھ دیا یا یہ کہہ لیں کہ یہ مرزا صاحب

کی 69 برس کی تعلیم اور مطالعہ کی علمیت کا نچوڑ ہے یہ مرزا صاحب کی آخری تحریریں ہیں۔ یہ وہ علم ہے جس کے بارے میں مرزا صاحب قدم قدم پر کہتے ہیں کہ میرے خدا نے مجھے علم دیا اور سکھایا ہے۔ کس خدا سے مرزا صاحب نے علم لیا ہے؟ یہ وہ خدا تو ہو نہیں سکتا جو زمین وآسمان کا خالق و مالک ہے کوئی اور خدا ہوگا جس کو اتنا سا تاریخ کا بھی علم نہیں ہے۔ غور کریں کہ باتوں میں بھی کتنا تضاد ہے ایک طرف لکھا ہے یتیم لڑکا اور دوسری طرف لکھا ہے کہ باپ پیدائش کے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا اگر باپ چند دن بعد فوت ہو جائے تو وہ یتیم کیسے پیدا ہوئے؟ کیسی مضحکہ خیز بات ہے اور پھر والدہ ماجدہ کے بارے میں کس قدر توہین آمیز بات کہی ہے کہ چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مر گئی۔ حالانکہ والدہ ماجدہ تو چھ سال بعد وفات پا گئیں۔

آگے دیکھیں لکھا ہے کہ تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ ﷺ کے گھر گیارہ لڑکے پیدا ہوئے اور سب کے سب فوت ہو گئے حالانکہ سب جانتے ہیں کہ حضور خاتم النبیین ﷺ کے بیٹوں کی تعداد تین تھی (۱) حضرت قاسم رضی اللہ عنہ (۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ان کا لقب طیب وطاہر بھی ہے۔) (۳) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ

اور مرزا صاحب کی یہ بات کوئی ''احمدی'' ثابت کر سکتا ہے کہ کسی بھی تاریخ کی کتاب میں گیارہ بیٹے لکھا ہو تو ہم بھی مان لیں گے اور اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر مرزا صاحب کی ان باتوں کو آپ کیا کہیں گے؟

آگے تو حد ہی کر دی کہ نبی کریم ﷺ کے ہاں 12 لڑکیاں ہوئیں اور آپ نے کبھی نہیں کہا کہ لڑکا کیوں نہ ہوا ایک تو یہ بات ہی سرے سے غلط ہے کہ لڑکیاں 12 ہوئی اور اب دوسری بات پر غور کریں کہ اپنی بات کا رد خود ہی کر دیا کہ یہ نہیں کہا کہ لڑکا کیوں نہ ہوا ایک طرف لکھا کہ گیارہ لڑکے ہوئے اور فوت ہو گئے اور دوسری طرف کہا کہ یہ نہیں کہا کہ لڑکا کیوں نہ ہوا۔

کیا خوب کسی نے سچ ہی کہا ہے کہ ''جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔'' اب پتہ نہیں کہ یہ اس طرح کی غلط جہالت اور جھوٹ کی باتیں مرزا صاحب کے دماغی مرض مراق یا مالیخولیا کا نتیجہ

تھیں یا کوئی اور وجہ تھی۔اس کو آپ کیا کہیں گے کہ یہ مرزا صاحب کا علم کے بارے میں جہالت کا نتیجہ ہے یا جھوٹ ہے۔ کیونکہ سچ تو ہے نہیں اب دونوں میں سے کوئی ایک بات تو ہے۔ جو بندہ اس طرح کا سفید جھوٹ بولے یا اس طرح کی جہالت کی باتیں کرے وہ کیسے مجدد وقت اور کیسے مسیح موعود یا اللہ کا نبی اور رسول ہوسکتا ہے؟

اس پر غور کر کے دیکھیں اور تحقیق کر کے کسی بھی حق بات کو دیکھ اور سمجھ کر قبول کرنے سے پس وپیش نہ کریں۔ یہ ایمان کا معاملہ ہے۔ ساری زندگی کی نیکیاں کسی جھوٹے اور جاہل یا دھوکے باز کے پیچھے لگ کر ہی ضائع نہ کریں، جب ایمان خالص ہوگا تو اعمال کی بھی قیمت لگے گی ورنہ حسرت اور افسوس کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔

اللہ پاک ہم سب کو ہدایت کاملہ نصیب فرمائے آمین یاارحم الراحمین۔

مرزا صاحب کے تمام دعووں کی حقیقت اور جسمانی بیماریاں

میرے بھائیو اور بہنو! اللہ رب العزت کے تمام برگزیدہ حضرات انبیاء کرام f جتنے بھی دنیا میں یکے بعد دیگرے تشریف لائے سب نے اپنے نبی و رسول ہونے کا دعویٰ یا اعلان پہلے دن سے لیکر آخری وقت تک کیا اور اپنے دعوے میں کوئی تبدیلی یا تدریجی طور پر ترقی کی منازل نہ طے کی اور نہ ہی درجنوں دعوے کیے۔ نہ ہی خدائی، خدا کا باپ، خدا کا بیٹا، خدا کی بیوی ہونے کا دعویٰ کیا اور نہ ہی خدا تعالےٰ کی شان میں گستاخی کی۔ کسی نبی کا انسانوں میں سے کوئی استاد نہیں ہوتا۔ بلکہ حضرات انبیاء کرام f کا مربی و استاد تو اللہ پاک خود ہوتے ہیں۔ نہ ہی نبی کسی کتاب کا مصنف و مولف ہوتا ہے۔ بلکہ نبی پر تو کتاب اللہ پاک آسمان سے اتارتے ہیں۔ وحی کی صورت میں اور نہ ہی کوئی نبی شاعر ہوتا ہے۔ نہ ہی کوئی نبی خبیث امراض میں سے کسی مرض کا شکار ہوتا ہے اور نہ ہی نبی مجنون، کاہن یا جادوگر ہوتا ہے۔

جس انسان میں یہ امراض عوارض یا گفتار و کردار کی خامیاں پائی جائیں وہ نبی نہیں ہوسکتا۔ نبی تو تمام رزائل اور خطاؤں سے پاک اور معصوم ہوتے ہیں ان کی ذات، قول و فعل گفتار و کردار، فہم و فراست، سوچ و فکر، حسب و نسب، صورت و سیرت، ظاہر و باطن غرض ہر ہر عضو، ہر ہر پہلو اور ہر ہر گوشہ بے مثل و بے مثال اور ایمان والوں کے لیے آئیڈیل و نمونہ ہوتا ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! جب ہم یہ دیکھتے ہیں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے بے شمار دعوے کیے اور کچھ دعوے ایک دوسرے سے متضاد کیے۔ جیسے ''میں خدا کا بیٹا ہوں'' اور ''میں خدا کا باپ ہوں'' جو بیٹا ہوتا ہے وہ باپ نہیں ہوسکتا اور جو باپ ہوگا وہ بیٹا نہیں ہوسکتا۔ کچھ دعوے حیرت انگیز اور مضحکہ خیز کیے۔ غرضیکہ مرزا صاحب نے ابتدا سے محدث، مفسر، مصلح اور انتہا پر جا کر مہدی، مسیح، نبی اور رسول کے دعوے کیے۔ اس سے بھی بڑھ کر خدائی ذات وصفات تک

کے دعوے کر دیے۔ ان دعوؤں کے تناظر میں جب ہم مرزا صاحب کی ذاتی زندگی، تعلیم، بچپن، لڑکپن، جوانی، بڑھاپا، گھریلو زندگی، مذہبی زندگی، معاشرتی معاملات، اخلاق، گفتار وکردار اور صورت وسیرت، جسمانی صحت اور روحانی وجسمانی امراض کو دیکھتے ہیں تو ایک چونکا دینے والے پہلو پرنظر پڑتی ہے تو ہم اس پہلو پرغور وفکراور تحقیق کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

اور وہ پہلو یہ ہے کہ بعض ایسے دماغی امراض ہوتے ہیں کہ جب وہ کسی انسان کو لاحق ہوتے ہیں تو اس کی نفسیات، خیالات، اور گفتار وکردار پر گہرا اثر ڈالتے ہیں جس سے اس مریض کی زندگی کا نقشہ ہی بدل جاتا ہے۔ ان دماغی امراض میں مراق ایک اہم دماغی مرض ہے، ویسے تو مرزا صاحب کے اپنے بقول مرزا صاحب کو درجنوں بیماریاں لاحق تھیں۔ پہلے ہم ان جسمانی بیماریوں کا ذکر کرتے ہیں۔ مرزا صاحب کی زبانی سنیے:

مرزا صاحب خود لکھتے ہیں:

''میں ایک دائم المرض آدمی ہوں۔''

(ضمیمہ اربعین نمبر 3،4 ص 4 از مرزا قادیانی)

ہسٹیر یا اور مراق

''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹیر یا ہے بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے۔''

(سیرت المہدی جلد اول حصہ دوم، ص 340)

دوران سر، دردسر، کمی خواب، تشنج، دل کا دورہ، ذیابیطس:

''ہمیشہ دردسر اور دوران سر اور کمی خواب اور تشنج، دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آئی ہے بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے۔''

(ضمیمہ اربعین نمبر 3،4 ص 4 از مرزا قادیانی)

سوسو دفعہ پیشاب:

''اور بسا اوقات سوسو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں۔''

(ضمیمہ اربعین نمبر 4 ص 4 از مرزا قادیانی)

دوران سر اور ہسٹیریا کا دورہ:

''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ ماجدہ نے حضرت مسیح موعود کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹریا کا دورہ بشیر اول کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔''

(سیرت المہدی جلد اول، حصہ اول، ص 14)

پٹھوں کا کھنچاؤ، دورے پڑنا، ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جانا:

''والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہو گئے خاکسار نے پوچھا دوروں میں کیا ہوتا تھا والدہ صاحبہ نے کہا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے اور بدن کے پٹھے کھنچ جاتے تھے خصوصاً گردن کے پٹھے اور سر میں چکر ہوتا تھا۔''

(سیرت المہدی جلد اول، حصہ اول، ص 15)

مردانہ کمزوری:

''میری حالت مردمی کالعدم تھی۔''

(تریاق القلوب ص 35) (مندرجہ تذکرہ مجموعہ الہامات، ص 129)

نامردی:

''جب میں نے شادی کی تھی تو اس وقت تک مجھے یقین رہا کہ میں نامرد ہوں۔''

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم خط نمبر 14 از مرزا قادیانی)

بیس برس تک کثرت پیشاب، دست آنا، دوران سر، بی پی لو:

''مجھے دو مرض دامن گیر ہیں ایک جسم کے اوپر کے حصے میں کہ سر درد اور دوران سر اور دوران خون کم ہو کر ہاتھ پیر سرد ہو جانا نبض کم ہو جانا اور دوسرے جسم کے نیچے کے حصے میں کہ پیشاب کثرت سے آنا اور اکثر دست آتے رہنا یہ دونوں بیماریاں تقریباً بیس برس سے ہیں۔''

(نسیم دعوت ص68 از مرزا غلام احمد قادیانی؛ روحانی خزائن جلد 19، ص435 از مرزا قادیانی)

جب دعوے کیے اس وقت سے بیماریاں لاحق ہیں:

''اوپر کے حصے میں دوران سر ہے اور نیچے کے حصہ میں کثرت پیشاب ہے اور یہ دونوں مرض اس زمانہ سے ہیں جس زمانہ سے میں نے اپنا دعوٰی مامور من اللہ ہونے کا شائع کیا۔''

(حقیقۃ الوحی ص206۔207 از مرزا قادیانی)

درد گردہ:

''حضرت صاحب کو درد گردہ ہوا جو کئی دن تک رہا۔''

(ذکر حبیب ص129 از مفتی صادق)

دائیں بازو کی معذوری

''دائیں بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی اور ہاتھ آخری عمر تک کمزور رہا اس ہاتھ سے آپ لقمہ منہ تک تو لے جا سکتے تھے مگر پانی کا برتن وغیرہ منہ تک نہ اٹھا سکتے تھے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ نماز میں بھی آپ کو دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے سہارے سے سنبھالنا پڑتا تھا۔''

(سیرت المہدی جلد نمبر 1 ص198)

دماغی واعصابی کمزوری:

''حضرت صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر، درد سر، کمی خواب، تشنج دل، بدہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا۔''

(رسالہ ریویو قادیان بابت مئی 1937ء)

بے ہوشی:

''اچانک آپ کے دماغ پر ایک کمزوری کا حملہ ہوتا اور بے ہوش ہو جاتے۔''

(منظور وحال از مفتی محمد صادق قادیانی مندرجہ اخبار الحکم قادیانی خاص نمبر مورخہ 21 مئی 1934ء)

مقعد سے خون، سخت درد:

''اسی طرح ایک دفعہ ذحیری اور اسہال خونی کی سخت بیماری ہوئی۔''

(حکیم نوردین بھیروی کے نام خط مکتوبات احمدیہ جلد پنجم خط نمبر 2 ص 119 از مرزا قادیانی)

قولنج کی بیماری:

''ایک مرتبہ میں قولنج زحیر سے سخت بیمار ہوا اور سولہ دن تک پاخانہ کی راہ سے خون آتا رہا اور سخت درد تھا جو بیان سے باہر ہے۔''

(حقیقۃ الوحی ص 334 از مرزا قادیانی)

حافظہ خراب، بھولنے کی بیماری:

''مکرمی اخویم سلمہ میرا حافظہ بہت خراب ہے، اگر کئی دفعہ کسی کی ملاقات ہو تب بھی بھول جاتا ہوں یاد دہانی عمدہ طریقہ ہے حافظہ کی یہ ابتری ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔''

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر 3 ص 31 از مرزا قادیانی)

کھانسی، دمہ:

''میری طبیعت بیمار ہے کھانسی سے دم الٹ جاتا ہے۔''

(ذکر حبیب ص364 از مفتی صادق)

دانتوں کی بیماریاں:

''ایک دفعہ مجھے دانت میں سخت درد ہوئی، ایک دم قرار نہ تھا کسی شخص سے میں نے دریافت کیا کہ اس کا کوئی علاج ہے اس نے کہا کہ علاج دندان اخراج دندان اور دانت نکالنے سے میرا دل ڈرا۔''

(حقیقت الوحی ص335، روحانی خزائن جلد 22 ص از مرزا قادیانی)

بالوں کی بیماریاں:

''دوا پہنچ گئی ایک اشتہار بالوں کی کثرت کا شاید لندن میں کسی نے دیا ہے اور مفت دوا بھیجتا ہے آپ وہ دوا منگوالیں تاکہ آزمائی جائے لکھتا ہے کہ اس سے گنجے بھی شفا پاتے ہیں۔''

(ذکر حبیب ص360 از مفتی صادق)

آنکھوں کی بیماریاں:

''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب کی آنکھوں میں مائی اوپیا تھا اس وجہ سے پہلی رات کا چاند نہ دیکھ سکتے تھے۔''

(سیرت المہدی حصہ سوئم ص119 جلد اول حصہ سوم ص624)

دق کی بیماری:

''حضرت اقدس نے اپنی بیماری دق کا بھی ذکر کیا ہے یہ بیماری آپ کو حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم کی زندگی میں ہوگئی تھی۔''

(حیات احمد جلد دوم نمبر اول ص79)

سل (ٹی بی) کی بیماری:

''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے ایک دفعہ تمہارے دادا کی زندگی میں حضرت مرزا صاحب کو سل (ٹی بی) ہوگئی چھ ماہ تک بیمار رہے اور بڑی نازک طبیعت ہوگئی۔حتیٰ کہ زندگی سے ناامیدی ہوگئی۔''

(سیرت المہدی حصہ اول ص 42 جلد اول حصہ اول ص 49)

پھنسی، کاربنکل:

''ایک دن آپ کی پشت پر ایک پھنسی نمودار ہوئی جس سے آپ کو بہت تکلیف ہوئی خاکسار کو بلایا اور دکھایا اور بار بار پوچھا کہ یہ کاربنکل تو نہیں۔''

(سیرت المہدی جلد اول حصہ سوم ص 740)

خارش:

''مرزا صاحب کو 1892ء میں خارش کی تکلیف بھی ہوئی تھی۔''

(سیرت المہدی حصہ سوئم ص 53 جلد اول حصہ سوم ص 550)

زبان میں لکنت:

''حضرت مسیح موعود کی زبان میں کسی قدر لکنت تھی اور آپ پرنالے کو پنالہ فرماتے تھے۔''

(سیرت المہدی جلد اول حصہ دوم ص 308)

چشم نیم باز:

''آپ کی آنکھیں ہمیشہ نیم بند رہتی تھیں۔''

(سیرت المہدی جلد دوم ص 77)

نقرس، جوڑوں کا درد:

''حضرت صاحب کو کبھی کبھی پاؤں کے انگوٹھے کے نقرس کا درد ہو جایا کرتا تھا۔''

(سیرت المہدی حصہ دوم ص 28)

ٹخنے پر پھوڑے:

''حضرت صاحب کے ٹخنے کے پاس پھوڑا ہو گیا۔''

(سیرت المہدی حصہ دوم ص 35)

پھٹی ہوئی ایڑیاں:

''پیر کی ایڑیاں آپ کی بعض دفعہ گرمی کے موسم میں پھٹ جایا کرتی تھیں۔''

(سیرت المہدی حصہ دوم ص 125)

جوانی میں بال سفید:

''خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود بیان کرتے تھے کہ ابھی ہماری عمر تیس سال کی ہی تھی کہ بال سفید ہونا شروع ہو گئے۔''

(سیرت المہدی جلد اول حصہ دوم ص 293)

داڑھوں میں کیڑے:

''دندان مبارک آپ کے آخری عمر میں خراب ہو گئے تھے یعنی کیڑا بعض داڑھوں کو لگ گیا تھا جس سے کبھی کبھی تکلیف ہو جاتی تھی چنانچہ ایک دفعہ ایک داڑھ کا سرا ایسا نوکدار ہو گیا کہ اس سے زبان میں زخم پڑ گیا تو ریتی کے ساتھ اس کو گھسوا کر برابر بھی کرایا تھا۔''

(سیرت المہدی حصہ دوم ص 135)

کئی سال تک دست اور اسہال:

''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود کو اپنی وفات سے قبل سالہا سال اسہال اور دست کا عارضہ رہا چنانچہ اسی مرض میں فوت ہوئے۔''

(سیرت المہدی جلد اول حصہ دوم ص 344)

مرض الموت ''وبائی ہیضہ'':

''والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے اور میں بھی سو گئی لیکن کچھ دیر بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک دو دفعہ حاجت کے لیے پاخانہ تشریف لے گئے اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو آپ نے ہاتھ سے مجھے جگایا میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چار پائی پر لیٹ گئے اور میں آپ کے پاؤں دبانے بیٹھ گئی تھوڑی دیر کے بعد حضرت نے فرمایا تم اب سو جاؤ میں نے کہا نہیں میں دباتی ہوں اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ میں نہ جا سکتے تھے اسی لیے چار پائی کے پاس ہی بیٹھ کر آپ فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں دباتی رہی مگر ضعف بہت ہو گیا تھا اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ پشت کے بل چار پائی پر گر گئے اور آپ کا سر چار پائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی''

(سیرت المہدی جلد اول حصہ دوم ص 11+12)

موت سے پہلے ''آخری بات''

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے خسر میر ناصر نواب صاحب لکھتے ہیں۔

''حضرت مرزا صاحب جس رات کو بیمار ہوئے اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا تھا میں جب حضرت مرزا صاحب کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا

''میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے'' اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف
بات نہیں فرمائی یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔''
(حیات ناصر ص14 مرتبہ شیخ یعقوب علی عرفانی)

میرے بھائیو اور بہنو! مرزا صاحب نے یہ بات بالکل ٹھیک کہی تھی کہ میں دائم المرض آدمی ہوں۔ واقعی مرزا صاحب کو تقریباً چالیس سے زیادہ بیماریاں تھیں جن میں سے چند ایک کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ آپ ذرا سوچیں تو سہی کہ جب ایک آدمی کو عرصہ دراز سے دردسر، دوران سر اور نیند کی کمی اور تشنج، دل کا دورہ رہتا ہو تو ایسے مریض کی جسمانی اور دماغی حالت کیا ہوتی ہوگی۔ جب دن میں یا رات میں سوسو دفعہ پیشاب آتا تو اس کا مطلب ہے کہ ہر چار منٹ بعد پیشاب کرتے تھے اس کثرت پیشاب سے نامردی تو ہوگی۔ شوگر کی تباہ کاریوں سے کیا بچا ہو گا۔ جب ہسٹیر یا کا دورہ کسی مریض کو پڑتا ہے تو وہ ہوش وحواس سے عاری ہو جاتا ہے اور عقل وخرد سے بیگانہ ہو جاتا ہے۔ اس حال میں وہ جو بھی منہ سے نکالے اسے خود بھی علم نہیں ہوتا کہ کیا کہہ رہا ہے۔

جب گردن کے پٹھے کھینچ جاتے ہوں اور باقاعدہ دورہ پڑتا ہو تو اس وقت دماغ اور اعصاب کی کیا حالت ہوگی۔ کمزوری کی وجہ سے ہی مردانہ کمزوری اس حد تک ہو جاتی ہے کہ حالت مردمی کالعدم معلوم ہوتی ہے۔ یہی مرزا صاحب نے خود کہا کہ جب میں نے شادی کی تھی تو اس وقت تک مجھے یقین رہا کہ میں نامرد ہوں۔ جب کسی آدمی کی مردانہ قوت ختم ہو جاتی ہے اور وہ مرد ہوتے ہوئے بھی نامرد بن جاتا ہے تو پھر اس میں کچھ نفسیاتی مسئلے پیدا ہو جاتے ہیں۔

مثلاً وہ شادی کے نام سے بھی گھبراتا ہے اور اپنے آپ کو نامرد سوچ کر بھی لرزنے لگتا ہے۔ شرم کی وجہ سے کسی سے آنکھ نہیں ملاتا۔ شرمندہ اداس اور پریشان پریشان دل بجھا بجھا سا متفکر رہتا ہے۔ جب بی پی لو رہے اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے رہیں تو انسان میں طبعی طور پر سستی کاہلی اور بزدلی آجاتی ہے اور وہ دینی، ایمانی یا ذاتی غیرت سے عاری ہو جاتا ہے۔
جہاد جیسے عظیم فریضہ سے بھی متنفر ہو جاتا ہے اور لڑنے مرنے اور مارنے سے گھبراتا ہے

چاہے وہ لڑنا مرنا اللہ کے دین کے لیے ہی کیوں نہ ہو۔ مرزا صاحب نے خود یہ بات کہی ہے کہ مجھے یہ تمام بیماریاں اس وقت سے ہیں جب سے میں نے ''مامور من اللہ'' ہونے کے دعوے کیے ہیں۔ امام مہدی، مسیح موعود، نبی اور رسول اور پھر خدائی صفات کے دعوے کیے ہیں ہوسکتا ہے۔ ان دعووں کی پاداش میں اللہ رب العزت نے تمام بیماریاں مسلط کر دیں ہوں پہلے تو صرف مراق کا مسئلہ تھا اس پر ہم آگے چل کر بات کریں گے۔ اکثر گردوں میں درد، قولنج کی بیماری، پیچش، اسہال اور مقعد سے خون آنے سے مزید اعصابی دماغی اور نفسیاتی حالت بگڑ جاتی ہے۔

اس پر یہ کہ اگر نسیان ہو، حافظہ کی کمزوری بھی ہو تو انسان پہلے کی ہوئی بات خود بھی بھول جاتا ہے اور دوبارہ کچھ اور کہہ دیتا ہے۔ بات اگر حقیقت نہیں ہوگی تو پھر کھلم کھلا تضاد بیانی ہوگی۔ جب کھانسی دمہ بھی ساتھ ہو تو ایسے میں اللہ کی پناہ مریض آسانی سے سانس بھی نہیں لے سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ مسلسل معدے کی کمزوری سے مسوڑھوں اور دانتوں میں بھی انفیکشن ہو جاتا ہے اور داڑھوں میں کیڑا لگ جاتا ہے۔ اس کا اثر دماغی کمزوری کی وجہ سے سر کے بالوں پر بھی پڑتا ہے اور بال بے رونق، بے جان، دوشاخہ ہو کر گرنے لگ جاتے ہیں اور مریض گنجے پن کا شکار ہو جاتا ہے۔

جیسے ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے کہا کہ آنکھوں میں مائی اوپیا کی وجہ سے مرزا صاحب پہلی رات کا چاند نہیں دیکھ سکتے تھے۔ جو کسر بچی تھی وہ دق اور سل کی بیماری نے نکال دی جو مریض کو ہڈیوں کا ڈھانچہ بنا دیتی ہے اس خطرناک بیماری کے جراثیمی اثرات کی وجہ سے بھی خارش پھوڑے پھنسیاں بن جاتی ہیں۔ جوڑوں میں درد تو خشکی اور کیلشیم کی کمی سے بھی ہو جاتا ہے۔ زبان کی لکنت تو پیدائشی تھی جس کی وجہ سے الفاظ کی ادائیگی صحیح نہیں ہوتی تھی۔ ٹانگیں تو پہلے ہی کمزور اور ٹیڑھی تھیں اس پر دائیں بازو کی ہڈی ٹوٹنے سے بازو ٹیڑھا اور معذور ہو گیا تو ساری زندگی اس سے کوئی چیز نہیں پکڑ اور اٹھا سکتے تھے۔

آخرکار مرض الموت یعنی وفات کے وقت بھی وبائی ہیضہ ہو گیا اور اسی ہیضہ کے مرض میں ہی مرزا صاحب کا انتقال ہو گیا۔ جیسا کہ آپ نے پڑھا کہ دست اور قے کی کثرت کی وجہ

سے کس قدر حالت دگرگوں تھی کہ بیت الخلا تک بھی جانے کی نوبت نہ آسکی اور چار پائی کے قریب ہی فرش پر بیٹھ کر پاخانے کرتے رہے آخر اسی حال میں چار پائی پر گر کر ضعف بے بسی سے قے اور پاخانے کرتے ہوئے ہی وفات ہوگئی۔ یہ تو میں نے بحیثیت طبیب چند جسمانی بیماریوں پر بات کی ہے اصل معاملہ تو مرزا صاحب کے دماغی اور نفسیاتی عوارض کا ہے اور وہ دماغی مراق مالیخولیا (جنون) کا مرض تھا۔ باقی بیماریاں تو بعد میں پیدا ہوئیں جیسا کہ مرزا صاحب نے خود اقرار کیا ہے۔ کہ دعووں کے بعد بیماریاں پیدا ہوئیں۔

اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ یہ دعوے بھی کسی بیماری کی وجہ سے تو نہیں تھے۔ کیونکہ کئی دعوے ایسے تھے جن کا آپس میں کوئی ربط بھی نہیں ہے اور اس کا مرزا صاحب نے بھی اقرار کیا ہے کہ اگر الہام یا وحی کا معاملہ واضح صاف اور درست نہ ہو تو وہ رحمٰن کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ اب ہم ایک دفعہ مرض مراق پر غور کرتے ہیں کہ یہ کیا ہے اور اس کے برے اثرات کیا ہوتے ہیں؟ پہلے ہم یہ دیکھتے ہیں کہ کیا مرزا صاحب کو واقعی دماغی مراق تھا بھی کہ نہیں، اس کے لیے ہم پہلے مرزا صاحب اور ان کے بعد مرزا صاحب کے بیٹوں اور جانشینوں کی زبانی سنتے ہیں۔

کیا مرزا صاحب کو مراق (جنون، مالیخولیا) تھا؟

مرزا صاحب کا اہم اعتراف

مراق (جنون، مالیخولیا)

''آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح جب آسمان سے اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گے اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی یعنی مراق (جنون) اور ایک نیچے کے دھڑ کی کثرت بول۔''

(ملفوظات جلد 4، ص 32، 33 از مرزا قادیانی)

''میرا تو یہ حال ہے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہوں تاہم مصروفیات کا یہ حال ہے کہ بڑی بڑی رات تک بیٹھا کام کرتا رہتا ہوں حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق (جنون) کی بیماری ترقی کرتی ہے اور دوران سر کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے تاہم میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کو کئے جاتا ہوں۔''

(مرتبہ کتاب منظور الٰہی قادیانی ص 328 + اخبار الحکم جلد 5 نمبر 40 مورخہ 31 اکتوبر 1901ء)

مرزا صاحب کے جانشین کا اعتراف:

''حضرت اقدس (مرزا صاحب) نے فرمایا مجھے مراق کی بیماری ہے۔''

(ریویو قادیان بابت ماہ اپریل 1965ء ص 35)

''حضرت مرزا صاحب نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ مجھ کو مراق ہے۔''

(رسالہ ریویو آف ایلیجنز اگست 1926ء ص 4)

''حضرت صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر، درد سر، کمی خواب، تشنج دل اور

بدہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا۔''

(رسالہ ریویو قادیان بابت مئی 1937ء ص26)

''مراق کا مرض حضرت (مرزا) صاحب کو موروثی نہ تھا بلکہ یہ خارجی اثرات کے ماتحت پیدا ہوا اور اس کا باعث سخت دماغی محنت، تفکرات، غم اور سوءِ ہضم تھا جس کا نتیجہ دماغی ضعف تھا اور جس کا اظہار مراق اور دیگر ضعف کی علامات مثلاً دوران سر کے ذریعے ہوتا تھا۔''

(ریویو قادیان اگست 1926ء ص10)

مرزا بشیر احمد ایم اے کا اعتراف

مراق اور ہسٹیریا کے دورے:

''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ ماجدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹیریا کا دورہ بشیر اول کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔ حضرت صاحب نے کہا۔

کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی ہے اور آسمان تک چلی گئی ہے پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہوگئی والدہ صاحبہ فرماتی ہیں اس کے بعد سے آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہوگئے۔''

(سیرت المہدی جلد اول حصہ اول ص15 از مرزا بشیر احمد)

مرزا صاحب کا اپنی بیوی کے مراق کا اعتراف:

''میری بیوی کو مراق کی بیماری ہے۔''

(کتاب منظور الٰہی ص244 بحوالہ اخبار الحکم قادیان مورخہ 10 اگست 1901ء ص14 جلد 5 نمبر 29)

ڈاکٹر شاہ نواز قادیانی کا اعتراف:

''جب خاندان میں اس کی ابتداء ہو چکی تو پھر اگلی نسل میں بے شک یہ مرض منتقل ہوا چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (مرزا بشیر الدین محمود) نے فرمایا۔

''کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔''

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد 25 نمبر 8 اگست 1926ء ص 11)

خبیث امراض سے ''حفاظت'' کی مرزا صاحب کی پیشین گوئی جو سچی نہ نکلی

''ایسا ہی خدا تعالیٰ یہ بھی جانتا تھا کہ اگر کوئی خبیث مرض دامن گیر ہو جائے جیسا کہ جذام اور جنون اور اندھا ہونا اور مرگی۔ تو اس سے یہ لوگ نتیجہ نکالیں گے کہ اس کو غضب الٰہی ہو گیا۔ اس لیے پہلے سے اس نے مجھے براہین احمدیہ میں بشارت دی کہ ہر خبیث عارضہ سے تجھے محفوظ رکھوں گا۔''

(اربعین نمبر 3 ص 30 حاشیہ از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! آپ ذرا سوچیں تو سہی کہ مرزا صاحب نے پیشین گوئی کی کہ مجھے خدا نے بشارت دی ہے کہ وہ مجھے خبیث امراض سے محفوظ رکھے گا۔ یہ پیشین گوئی بھی سینکڑوں دوسری پیشین گوئیوں کی طرح غلط ثابت ہوئی اور پوری نہ ہوئی مرزا صاحب کو اکثر خارش پھوڑے پھنسیاں کاربنکل وغیرہ نکلتے تھے یہ بھی جذام کی قسم اور خبیث امراض میں سے ہی ہے اور جنون (مراق) کا مرزا صاحب نے کئی جگہ خود اقرار کیا ہے۔ مراق کا مرض مرزا صاحب کی بیوی کو بھی تھا جس کا اقرار مرزا صاحب نے بھی کیا ہے۔

جب کہ یہ جنون (مراق) کا مرض موروثی طور پر مرزا بشیر الدین محمود کو بھی تھا اور پھر اندھا ہونا بھی (مائی اوپیا) مرزا صاحب کو تھا جو اندھے پن کی ایک قسم ہے جس سے رات کو نظر نہیں آتا جیسا کہ حوالہ گزرا ہے کہ مرزا صاحب کو پہلی رات کا چاند نظر نہیں آتا تھا۔ مرگی بھی تھی ہسیٹریا بھی مرگی کی قسم ہے اس کا اقرار مرزا صاحب کے بیٹے نے سیرت المہدی میں خود کیا ہے

کہ گردن کے پٹھے اکڑ جاتے تھے اور بے ہوش ہو جاتے تھے اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے۔ دورہ بھی پڑتا تھا۔

میرے بھائیو اور بہنو! مرزا صاحب کے اپنے اقرار اور بیٹے کے اقرار اور جماعت احمدیہ کے سرکردہ ذمہ دار افراد کے اعتراف سے یہ بات تو ثابت ہوگئی کہ مرزا صاحب کو مراق کا مرض تھا۔

طب میں مراق کی تعریف:

''مراق مالیخولیا، جنون کی ایک (قسم) نوع ہے۔''

(شرح اسباب جلد اول ص74 از علامہ نفیس ابن عوض کرمانی)

''ابتدا میں معمولی تغیر کا نام ہے لیکن ترقی کر کے اس کا نام مالیخولیا مراق ہو جاتا ہے۔''

(طب اکبر از علامہ حکیم اکبرارزانی)

جماعت احمدیہ کے خلیفہ اول حکیم نور دین بھیروی مراق کی تعریف کرتے ہیں ''مالیخولیا جنون (دیوانگی) کا ایک شعبہ ہے اور مراق مالیخولیا کی ایک شاخ ہے۔''

(بیاض حکیم نور دین بھیروی حصہ اول ص211)

علامات اور نفسیاتی کیفیات

بادشاہت اور پیغمبری کا دعویٰ:

''مراق کا مریض اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھنے لگتا ہے اپنے آپ کو کبھی بادشاہ اور کبھی پیغمبر سمجھتا ہے۔''

(کنز العلاج از حکیم محمد رفیق حجازی طبع چہارم ص134)

ولایت یا پیغمبری کا دعویٰ:

''اس بیماری میں مبتلا مریض کی عقل میں فتور آ جاتا ہے وہ اپنے فضول اور بے بنیاد وہم کی وجہ سے بادشاہی یا ولایت یا پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے۔''

(کلید مطب از حکیم مرزا محمد نذیر عرشی ص139)

فاتح اور پیغمبری کا دعویٰ:

''کسی کو بادشاہ بننے ملک فتح کرنے کے خیالات ہو جاتے ہیں، بعض عالم اور کج فہم لوگ (مذہبی عالم) اس مرض میں مبتلا ہو کر دعویٰ پیغمبری کرنے لگتے ہیں۔''

(مخزن حکمت از ڈاکٹر غلام جیلانی طبع نہم جلد 2 ص 1364)

جرنیل اور پیغمبری کا دعویٰ:

''مراق کے مریض کے خیالات خام ہو جاتے ہیں کوئی اپنے آپ کو بادشاہ جرنیل خیال کرتا ہے تو کوئی پیغمبری کا دعویٰ کرتا نظر آتا ہے۔''

(کتاب تشخیص امراض از ڈاکٹر فضل کریم حصہ دوم ص 21)

حکیم نور دین بھیروی کا اعتراف:

''جماعت احمدیہ'' قادیانیوں کے خلیفہ اول حکیم نور دین بھیروی خود اپنی بیاض میں لکھتے ہیں۔

''مالیخولیا (مراق) کا کوئی مریض خیال کرتا ہے کہ میں بادشاہ ہوں، کوئی خیال کرتا ہے کہ میں پیغمبر ہوں۔''

(بیاض نور دین بھیروی حصہ اول، ص 212 قدیم ایڈیشن)

حکیم اعظم خان لکھتے ہیں:

پیغمبری اور کرامات کے دعوے:

اگر مراق کا مریض ذی علم آدمی ہو تو پیغمبری اور کرامات کا دعویٰ کرتا ہے اور خدائی باتیں کہتا ہے اور لوگوں کو اپنی پیغمبری کی دعوت دیتا ہے۔

(اکسیر اعظم جلد 1 ص 188 از حکیم محمد اعظم خان)

معجزات کے دعوے:

''بعض مراقی اپنے اتفاقی صحیح واقعات کو معجزات قرار دینے لگتے ہیں۔''

(مخزن حکمت ڈاکٹر غلام جیلانی جلد 2 ص1364)

''مراق کے مریض بعض دفعہ اپنے اتفاقیہ صحیح واقعات کو معجزات قرار دیتے ہیں۔''

(تشخیص امراض حصہ دوم ص21)

طبیب حاذق حکیم نفیس بن عوض نے لکھا ہے۔

عالم الغیب ہونے کا دعویٰ:

''کہ مراقی کا فساد اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ گمان کرتا ہے کہ وہ علم غیب جانتا ہے۔''

فرشتہ اور خدا ہونے کا دعویٰ

حکیم نفیس بن عوض مزید لکھتے ہیں۔

''اور کبھی مراقی مریض گمان کرنے لگتا ہے کہ وہ فرشتہ ہو گیا ہے اور کبھی وہ گمان کرتا ہے کہ وہ خدا ہے۔''

(شرح الاسباب والعلامات باب امراض الراس جلد 1 ص70 از علامہ حکیم نفیس بن عوض)

جماعت احمدیہ (قادیانیوں) کے خلیفہ اول حکیم نور دین بھیروی کی بھی طبی لحاظ سے یہی تحقیق ہے۔

خدائی کا دعویٰ:

''کوئی (مراقی، مالیخولیا) کا مریض سمجھتا ہے کہ میں خدا ہوں۔''

(بیاض نور دین ص212 قدیم ایڈیشن از حکیم نور دین بھیروی)

میرے بھائیو اور بہنو! آپ نے یہ بھی دیکھ لیا کہ مراق کا مریض کس قسم کی ذہنی اور نفسیاتی الجھنوں کا شکار ہوتا ہے اور وہ کس قسم کے عقائد و نظریات اور افکار و خیالات کا حامل ہوتا ہے اور

کس طرح کے متضاد اور بلند بانگ دعوے کرتا ہے آگے ہم دیکھتے ہیں کہ مراق کے مریض کی باتیں اور دعوے کیا حیثیت رکھتے ہیں۔

''احمدیوں'' کی نظر میں مراقی کی باتیں:

''اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس مرض یعنی (مراق) میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسیٹریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا۔''

(رسالہ ریویو بابت ماہ مئی 1927ء ص 30+31)

مرزا صاحب خود اقرار کرتے ہیں:

ایک بات کرتے ہوئے اس کے جھوٹ ہونے کے بارے میں مرزا صاحب کہتے ہیں۔
''یہ بات تو بالکل جھوٹا عقیدہ ہے اور یا کسی مراقی عورت کا وہم۔''

(روحانی خزائن جلد 13 ص 274 از مرزا قادیانی)

لاہوری ''احمدی'' کہتے ہیں:

''بد قسمتی سے ہمارے قادیانی بھائی اس حد تک مرض بحث و مباحثہ میں مبتلا ہو چکے ہیں کہ میں کہوں گا کہ یہ بات (مونومونیا) حد تک پہنچ چکی ہے یہ وہ عارضہ ہے جسے غالباً مراق کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اس کا خاصہ ہے کہ جب ایک بات نے دل و دماغ پر قبضہ جما لیا باقی تمام دنیا و جہان کی چیزیں اسی کے رنگ میں رنگی نظر آتی ہیں۔''

(پیغام صلح مورخہ 14 اکتوبر 1925ء ص 4)

''قاضی عبد العزیز پرنفانسیری نے اس امر کا اعلان کیا کہ میں خلیفہ وقت ہوں جب میں نے اس شخص کا یہ مضمون دیکھا تو ہنس کر ٹال دیا کہ ایسے مراقی اور کمزور طبع آدمی کی بے ربط اور بے سروپا باتوں کا کیا نوٹس لیا جائے۔''

(منشی احمد حسین قادیانی فرید آبادی کے الفاظ مندرجہ اخبار بدر مورخہ 4 دسمبر 1902ء ص 6)

''احمدی'' ڈاکٹر شاہنواز کی گواہی:

''ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسیٹر یا مالیخولیا (مراق) یا مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعوے کی تردید کے لیے کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ یہ ایک ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھیڑ کر رکھ دیتی ہے۔

(ریویو اگست 1926ء ص 6+7)

کیا مرزا صاحب کے دعوے مراق کی وجہ سے تھے؟

مرزا صاحب کے چند ایک دعوے:

''مجدد ہونے کا دعویٰ''

(کتاب ابریہ ص 168 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 ص 601 از مرزا قادیانی)

''محدث ہونے کا دعویٰ''

(ازالہ اوہام جلد 1 ص 701 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 ص 478 از مرزا قادیانی)

''امام مہدی ہونے کا دعویٰ''

(تذکرۃ الشہادتین ص 4+3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 ص 4+3 از مرزا قادیانی)

''مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ''

(ازالہ اویام ص جلد 1 ص 190 مندرجہ روحانی خزائن جلد 33 ص 192 از مرزا قادیانی)

''عیسیٰ مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ''

(فتح اسلام ص 11+9 روحانی خزائن جلد 3 ص 8+7 از مرزا قادیانی)

''نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ''

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 ص 526 روحانی خزائن جلد 18 ص 211 از مرزا قادیانی)

''حقیقی اور صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ''

(اربعین جلد 4 ص 6+93 از مرزا قادیانی)

''خود خدا ہونے کا دعویٰ'' (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص 192 از مرزا قادیانی)

''خدا کا ہمراز ہونے کا دعویٰ'' (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص 192)

''خدا کی بیوی ہونے کا دعویٰ'' (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص50)

''خدا کی بیوی ہونے کا دعویٰ''

(براہین احمدیہ جلد 5 ص66 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 ص81 ازمرزا قادیانی)

''خدا کا شوہر ہونے کا دعویٰ''

(اخبار الفضل قادیانی جلد 35 ش67 مورخہ 20 مارچ 1947ء ص2)

''خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ'' (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص526 حقیقۃ الوحی ص89)

''زمین وآسمان کو بذات خود پیدا کرنے کا دعویٰ'' (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص192)

''میکائیل علیہ السلام ہونے کا دعویٰ''

(اربعین جلد 3 ص25 روحانی خزائن جلد 17 ص143 ازمرزا قادیانی)

''خدا کا پیر (مرشد) ہونے کا دعویٰ''

(روحانی خزائن جلد 18 ص227 دافع البلاء ص6 ازمرزا قادیانی)

''زندگی اور موت کا مالک ہونے کا دعویٰ''

(خطبہ الہامیہ ص6+55 روحانی خزائن جلد 16 ص6+55 ازمرزا قادیانی)

''محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا دعویٰ'' (تذکرہ مجموعہ الہامات ص93)

''نبی اللہ ہونے کا دعویٰ'' (تذکرہ مجموعہ الہامات ص595)

''حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ تک تمام انبیاء ہونے کا دعویٰ''

(حقیقہ الوحی ص72 حاشیہ تذکرہ ص630)

''مریم g ہونے کا دعویٰ'' (تذکرہ مجموعہ الہامات ص40)

''علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہونے کا دعویٰ''

(آئینہ کمالات اسلام 218 روحانی خزائن جلد 5 ص218 ازمرزا قادیانی)

''سورج اور چاند ہونے کا دعویٰ'' (تذکرہ مجموعہ الہامات ص590)

''آسمانی بادشاہ ہونے کا دعویٰ''

(تجلیات الہیہ ص4 روحانی خزائن جلد 20 ص396 ازمرزا قادیانی)

''بیت اللہ ہونے کا دعویٰ''

(اربعین جلد 4 ص15 روحانی خزائن جلد 17 ص5+444 تذکرہ ص36)

''حجر اسود ہونے کا دعویٰ'' (تذکرہ مجموعہ الہامات ص36)

''فرشتہ ہونے کا دعویٰ''

(اربعین جلد 3 ص 25 روحانی خزائن جلد 17 ص 413 از مرزا قادیانی)

''آریوں کا بادشاہ ہونے کا دعویٰ''

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص 85 روحانی خزائن جلد 22 ص 522 تذکرہ ص 381)

''کرشن ہونے کا دعویٰ'' (روحانی خزائن جلد 22 ص 522 تذکرہ مجموعہ الہامات ص 381)

''ہندوؤں کا اوتار ہونے کا دعویٰ''

(تحفہ گولڑویہ ص 130 روحانی خزائن جلد 17 ص 317 تذکرہ ص 1+380)

''سپہ سالار ہونے کا دعویٰ''

(براہین احمدیہ جلد 4 ص 515 روحانی خزائن جلد 1 ص 615 از مرزا قادیانی)

''حکومت برطانیہ کے لیے تعویز اور مورچہ ہونے کا دعویٰ''

(تذکرہ مجموعہ الہامات ص 252)

''امین الملک جے سنگھ بہادر ہونے کا دعویٰ'' (تذکرہ مجموعہ الہامات ص 672)

''سور مار ہونے کا دعویٰ''

(تحفہ گولڑویہ ص 130 روحانی خزائن جلد 17 ص 318 تذکرہ ص 380)

''مٹی کا کیڑا اور انسانوں کی جائے نفرت (شرمگاہ) ہونے کا دعویٰ''

(براہین احمدیہ جلد 5 ص 97 روحانی خزائن جلد 21 ص 127 از مرزا قادیانی)

''عجیب آدمی ہونے کا دعویٰ''

(براہین احمدیہ جلد 4 ص 486 روحانی خزائن جلد 1 ص 579 از مرزا قادیانی)

''معجون مرکب ہونے کا دعویٰ''

(تریاق القلوب جلد 15 ص 9+158 روحانی خزائن جلد 15 ص 7+286'')

میرے بھائیو اور بہنو! خدا کے واسطے کچھ تو سوچو غور کرو کیا اب بھی آپ پر حق بات واضح نہیں ہوئی؟

آپ نے دیکھ لیا پڑھ لیا اور مرزا صاحب کی اپنی زبان وقلم سے کیا گیا اعتراف ملاحظہ کرلیا۔

جماعت احمدیہ کے سرکردہ افراد سے گواہیاں بھی لے لیں کہ مرزا صاحب کو مراق تھا۔ مرزا صاحب کی زندگی پر نظر ڈالیں جنھوں نے خود کو ہمیشہ آسائشوں میں رکھا۔ اپنے مریدوں کو دھوکے دیے اور غیروں کی غلامی کرتے رہے۔ یادرکھیں کوئی نبی سوائے خدا کے کسی غیر کی بندگی نہیں کرتا۔ مرزا صاحب مراق کے مریض تھے اپنے مرض کی وجہ سے بھی متضاد اور بلند بانگ دعوے کیے پہلے انگریز نے اپنے کام کے لیے کھڑا کیا پھر اپنے دماغی مرض کی وجہ سے بلند بانگ دعوے بھی کرتے رہے۔ کبھی خود کو عالم الغیب کہا کبھی ولایت کا دعوی کیا کبھی نبوت ورسالت کا دعوی کیا۔ کبھی خدائی کے دعوے تک پہنچ گیا یہ بات تو واضح ہے کہ مراقی کے دعوے کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی وہ اس کے دماغ کے خلل کا اور وہم وسوسے کا نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ اس طرح کے دعوے کرتا ہے اور بے ربط باتیں کہتا ہے۔ ایسی پیشین گوئیاں کرتا ہے جو کہ پوری نہیں ہوئیں اور اتفاقیہ صحیح باتوں کو معجزات قرار دیتا ہے۔

آپ اپنے دل کو گواہ بنا کر ذرا غور تو کریں سوچیں تو سہی کہ
کبھی اللہ کے کسی سچے نبی اور رسول کو جنون مالیخولیا (مراق) ہوا ہے؟
ہرگز ہرگز نہیں۔
کیا جس کو مراق (جنون) ہو وہ نبی اور رسول ہوسکتا ہے؟
ہرگز ہرگز نہیں

میرے بھائیو اور بہنو! ہمارا ایمان ہے کہ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں آپ کے بعد نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہے اگر بالفرض محال نبوت جاری ہوتی تو کیا مرزا صاحب کے اخلاق وکردار گستاخیاں اور دعوے ایسے تھے کہ ان کو اللہ کا نبی مانا جاتا اور کیا کبھی کسی نبی اور رسول نے ایسے دعوے کیے کہ میں مجدد ہوں، مسیح موعود ہوں

امام مہدی ہوں نبی اور رسول ہوں۔ خدا کا بیٹا ہوں، خدا کی بیوی ہوں، خدا کا باپ ہوں، حتی کہ خود خدا ہوں اور یقین کرلیا کہ میں ہی خدا ہوں۔''

آپ ایک لاکھ چوبیس ہزار حضرات انبیاء کرام f کی سیرت مبارکہ پر نظر ڈال کر دیکھیں کہ کبھی کسی نبی نے درجہ بدرجہ دعوے کئے؟ یا خدائی کے دعوے کئے اور جو شخص درجہ بدرجہ وقتاً فوقتاً دعوے کرے اور خدائی ذات وصفات تک کے دعوے کرے وہ نبی اور رسول تو دور کی بات ہے سچا اور ذی عقل انسان بھی نہیں کہلا سکتا۔ مرزا صاحب کی صورت وسیرت گفتار وکردار حالات زندگی علم وعمل تو سب کے سامنے ہے۔

اس کے برعکس اگر کوئی آدمی خوبصورت وخوب سیرت، حسن وجمال کا پیکر، فصیح وبلیغ، خطیب وادیب، علم وعمل میں ممتاز، اخلاق وکردار، میں بے مثل اور جسمانی وذہنی اعتبار سے حیران کن صلاحیتوں کا مالک ہو اور حسب ونسب میں، وجاہت وثروت میں، مال ودولت میں، بھی اپنا مقام رکھتا ہو اور وہ اٹھ کر دعویٰ کرے کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور میں خود خدا ہوں تو کیا آپ اس کے تمام دعوے بھی مان لیں گے؟ اور اس کو بھی اللہ کا نبی اور رسول تسلیم کریں گے؟ اسے خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی ﷺ کی جگہ آخری نبی مان لیں گے۔۔۔؟ خدا کی قسم ہرگز ہرگز ہرگز نہیں وہ شیطان تو ہوسکتا ہے لیکن ایک ادنی مسلمان بھی نہیں ہوسکتا۔

میرے بھولے بھالے بھائیو اور بہنو! یہ زندگی بڑی مختصر ہے اور ایک ہی دفعہ ملی ہے۔ دوبارہ نہیں ملے گی اور ایمان وہ قیمتی شے ہے جس کا کوئی نعم البدل نہیں۔ اور گمراہی کا کوئی ازالہ مرنے کے بعد نہیں ہوسکتا۔

میرے عزیزو! ابھی بھی وقت ہے غور وفکر کرکے اللہ کے حضور سچے دل سے توبہ کرکے راہ ہدایت پر آجائیں کوئی دنیاوی خوف یا لالچ آپ کو حق سے نہ روک سکے۔

جو اللہ پاک سے دنیا مانگے گا تو اللہ کی مرضی اسے دے یا نہ دے جو مقدر میں ہوگا وہی دے گا، مگر جو اللہ پاک سے سچے دل سے ہدایت مانگے، ایمان کامل مانگے اللہ کا وعدہ ہے کہ

اسے ضرور ہدایت دے دوں گا۔ تمام عمر کا کفر ایک سچی توبہ سے معاف کر دوں گا۔ اللہ رب العزت وہ ذات ہے جو اپنے گنہگار بندے کو اس کی سابقہ زندگی کا طعنہ بھی نہیں دیتی۔ اس کی رحمت یہ ہے کہ وہ گناہوں کو معاف کر کے ان کے بدلے میں بھی نیکیاں دے دیتا ہے اور اسے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔

ہر چیز کا خالق بھی وہی ہے۔ ہر چیز کا مالک بھی وہی ہے۔ ہر شے پر ذرہ ذرہ پر اس کا ہی قبضہ ہے۔ اسی کی بادشاہت ہر جگہ ہے۔ زمین و آسمان اس کی مٹھی میں ہیں۔ تمام عالم تمام کائنات اس کی تسبیح کر رہی ہیں وہ جس چیز کا ارادہ کرتا ہے تو وہ وجود میں آ جاتی ہے۔ وہ ایسی خودمختار ذات ہے کہ پکڑنے پر آئے تو کوئی چھڑا نہیں سکتا۔ وہ چھوڑنے پر آئے تو کوئی پکڑ نہیں سکتا۔ وہ زندگی دینے پر آئے تو کوئی مار نہیں سکتا۔

میرے عزیزو! وہ مارنے پر آئے تو کوئی زندگی نہیں دے سکتا۔

ہر شے لا ہے صرف وہی الا اللہ ہے اسی کے آگے سجدے میں گر جاؤ اور گڑگڑا کر سچے دل سے توبہ کر کے سیدھی راہ پر آ جاؤ۔ اسی سے یہ دعا کرو، کہ اے تمام عالمین کے رب! اے نبیوں کے رب، اے جاندار و بے جان کے رب، اے جنت و دوزخ کے بنانے والے اللہ ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا، ہم اپنا آپ تیرے سپرد کرتے ہیں تو ہی ہمیں ہدایت عطا فرما، ہم اندھے ہیں تو ہی ہمیں راستہ دکھا، ہم گناہ گار ہیں تو ہی ہمیں نیک بنا، ہم نہیں جانتے کہ کیا کریں تو ہی ہماری مدد فرما، اور تو ہمیں آگ میں نہ ڈالنا، ہم تو اتنے کمزور ہیں کہ دھوپ کی گرمی بھی برداشت نہیں کر سکتے، بھلا تیری ناراضگی کی جگہ اور تیرے عذاب کی جگہ جہنم کو کیسے برداشت کر سکتے ہیں۔

تو ہمارے حال پر رحم فرما، بے شک تو ہی سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے اور تو ہی ہمیں اپنے پیارے اور محبوب نبی حضرت محمد مصطفی ﷺ کا سچا غلام، حقیقی عاشق، اتباع کرنے والا اور محبت کرنے والا بنا۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

مرزا صاحب کی درجنوں ''پیشین گوئیاں'' جو پوری نہ ہوئیں

میرے بھائیو اور بہنو! مرزا صاحب کی درجنوں جھوٹی پیشین گوئیوں میں سے ہم صرف مختصر طور پر صرف تیرہ پیشین گوئیوں کا ذکر کرتے ہیں جن میں سے دو مباہلہ والی تھیں یعنی ''موت سے فیصلہ'' جن سے مرزا صاحب کی موت واقع ہوگئی اس طرح یہ بھی سچی نہ نکلیں۔

1. اپنی عمر کے متعلق پیشین گوئی جو سچی نہ نکلی:

مرزا صاحب کو اپنی عمر کے متعلق یہ الہام ہوا کہ

ترجمہ: ''تو دور کی نسل بھی دیکھے گا اور ہم تجھے خوش زندگی عطا کریں گے اسی (80) سال یا اس کے قریب یا چند سال زیادہ اور اللہ تعالےٰ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی الہامات ص365)

دوسری جگہ لکھا:

''خدا تعالےٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسی برس کی ہوگی۔''

(براہین احمدیہ جلد5 ص977) (روحانی خزائن جلد21+258) (نشان آسمانی ص14) (تحفہ گولڑویہ ص33۔8) (اربعین جلد3 ص29) (مواہب الرحمٰن ص21) (حقیقۃ الوحی ص96) (ازالہ اوہام جلد 2 ص342) (ملفوظات جلد3 ص8۔537)

میرے بھائیو اور بہنو! آپ دیکھیں کہ مرزا صاحب نے تقریباً بیس سے زیادہ مقام پر اپنی عمر کے متعلق پیشین گوئی کی کہ خدا تعالےٰ نے مجھے کہا ہے ''کہ تیری عمر اسی برس کی ہوگی اور یہ اللہ کا وعدہ ہے'' اب آپ خود غور کرلیں کہ مرزا صاحب کی پیدائش 1840ء میں ہوئی اور وفات 1908ء میں یہ کل 68 سال بنتے ہیں، اسی سال سے زیادہ کا وعدہ کدھر گیا۔ کیا یہ اللہ کا وعدہ تھا؟ تو کیا اللہ اپنے وعدے کے خلاف کرتا ہے (نعوذ باللہ)

ایسا ہرگز ہرگز نہیں ہوسکتا کہ اللہ اپنے وعدے کے خلاف کرے تو پتہ یہ چلا کہ یہ پیشین گوئی اپنی دماغی اختراع تھی جو اللہ نے پوری نہ کر کے مرزا صاحب کے سچے نہ ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اس کا علم بھی اللہ کے پاس ہے اور اللہ پر بہتان باندھنا کتنا بڑا ظلم ہے کہ یہ اللہ کا وعدہ ہے کہ اسی برس تک زندہ رہوں گا۔ اسی برس عمر کی پیشین گوئی جھوٹی نکلی اور پوری نہ ہوئی۔

2. بابرکت عورتوں سے نکاح کی پیشین گوئی جو سچی نہ نکلی:

مرزا صاحب نے بڑے زور وشور سے ایک اشتہار شائع کیا۔ ملاحظہ کیجیے:

''اس عاجز نے 20 فروری 1886ء کے اشتہار میں یہ پیشین گوئی خدا تعالیٰ کی طرف سے بیان کی کہ اس نے مجھے بشارت دی ہے کہ بعض بابرکت عورتیں اس اشتہار کے بعد بھی تیرے نکاح میں آئیں گی اور ان سے اولاد پیدا ہوگی۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 ص96) تذکرہ مجموعہ الہامات ص140) تبلیغ رسالت جلد 1 ص60)

میرے بھائیو اور بہنو! اب آپ تحقیق کرلیں کہ مرزا صاحب کی پہلی شادی 1852ء میں اپنے ماموں مرزا حمیت بیگ کی بیٹی حرمت بی بی سے ہوئی۔ ان سے دو بیٹے سلطان احمد اور فضل احمد پیدا ہوئے

1884ء میں دوسری شادی دہلی کے میر ناصر نواب کی بیٹی نصرت جہاں بیگم سے ہوئی جن سے باقی اولاد ہوئی۔ اس کے دو سال بعد مرزا صاحب نے 1886ء میں یہ الہام اور پیشین گوئی بیان کی کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بشارت دی ہے کہ اس کے بعد خواتین مبارکہ اور بابرکت عورتیں تیرے نکاح میں آئیں گی اور ان سے تیری اولاد بھی پیدا ہوگی۔

لیکن حقیقت یہ ہے جیسا کہ آپ بھی جانتے ہیں کہ نصرت جہاں بیگم کے بعد مرزا صاحب کے نکاح میں مبارکہ عورتیں اور بابرکت عورتیں تو درکنار ایک عورت بھی نکاح میں نہ آئی اور نہ ہی اولاد پیدا ہوئی، جس سے واضح ہوا کہ مرزا صاحب کی یہ پیشین گوئی بھی اللہ پاک نے

غلط ثابت کر دی، کیونکہ اس میں بھی اللہ پاک پر بہتان لگایا تھا کہ اس نے مجھے بشارت دی ہے۔ درحقیقت اللہ پاک نے بشارت نہیں دی تھی اس لیے یہ پیشین گوئی بھی درجنوں دوسری پیشین گوئیوں کی طرح سچی نہ نکلی۔

3۔ کنواری اور بیوہ کے نکاح کی پیشین گوئی سچی نہ نکلی

کنوری اور بیوہ کا الہام مرزا صاحب کی زبانی سنیے:

''ایک دفعہ جس کو تقریباً اکیس برس کا عرصہ گزرا ہے مجھ کو یہ الہام ہوا............اس زمانہ کے قریب ہی یہ بھی الہام ہوا تھا۔ بِکْرٌ وَثَیِبٌ
ترجمہ بکر وثیب یعنی ایک کنواری اور ایک بیوہ تیرے نکاح میں آئے گی۔''

(تریاق القلوب ص70 حاشیہ)(روحانی خزائن جلد15 ص201 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب کی وضاحت:

''خدا تعالےٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں دے گا۔ ایک باکرہ ہوگی اور دوسری بیوہ چنانچہ یہ الہام جو باکرہ کے متعلق تھا پورا ہو گیا اس وقت چار بیٹے اس بیوی سے ہیں اور بیوہ کے الہام کے (پورا ہونے کا) انتظار ہے۔''

(تذکرہ مجموعہ الہامات ص39)(تریاق القلوب ص73)(روحانی خزائن جلد15 ص201 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! اس پیشین گوئی کو بھی مرزا صاحب نے الہامی پیشین گوئی کہا ''کہ خدا تعالے کا ارادہ ہے کہ دو عورتیں میرے نکاح میں دے ایک کنواری اور دوسری بیوہ کنواری کا الہام تو پورا ہو گیا نصرت جہاں بیگم کی شکل میں اور اس سے بچے بھی پیدا ہوئے اب بیوہ کا انتظار باقی ہے'' کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ اللہ پاک کسی چیز کا ارادہ کرے اور وہ پورا نہ ہو۔ اس کے تو ارادے کا نام ہی وجود ہے۔ یہ بھی اللہ پاک کی ذات پر بہتان تھا اس لیے اللہ پاک نے یہ پیشین گوئی بھی پوری نہ ہونے دی۔ مرزا صاحب نے مرتے دم تک کسی بیوہ عورت سے نکاح نہ کیا۔ چنانچہ یہ ''الہامی'' پیشین گوئی درجنوں دوسری پیشین گوئیوں کی طرح سچی نہ نکلی اور پوری نہ ہوئی۔

4۔ پسر موعود کی پیشین گوئیاں سچی نہ نکلیں:

مرزا صاحب نے 20 فروری 1886ء کو الہام ذیل شائع کرتے ہوئے پیشین گوئی کی ''خدائے رحیم وکریم............ نے مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا............ تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ایک ترکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا............ اس کا نام عمنوایل اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے وہ رجس سے پاک اور نور اللہ ہوگا............ وہ صاحب عظمت ودولت ہوگا............ اپنے مسیحی نفس سے............ بہتوں کو بیماریوں سے پاک وصاف کرے گا............ علوم ظاہری وباطن سے پر کیا جائے گا وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ دوشبنہ ہے مبارک دوشبنہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلا **كان الله نزل من الماء** .... زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت حاصل کریں گی۔''

(تاریخ احمدیت جلد 4 ص 5+4) (مجموعہ اشتہارات جلد 1 ص 6+95) (تبلیغ رسالت جلد 1 ص 58)

یہ پسر (لڑکا) 9 برس تک ضرور پیدا ہوگا:

ایسا لڑکا بہ موجب وعدہ الٰہی 9 برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 ص 98) تبلیغ رسالت جلد 1 ص 72) (تاریخ احمدیت جلد 4 ص اشتہار 22 مارچ 1886ء)

اس کے بعد مرزا صاحب نے 8 اپریل 1886ء کو اشتہار دیا کہ لڑکا بہت ہی قریب پیدا ہونے والا ہے اور پھر دوسرے اشتہار میں دیا کہ اگر اس حمل سے لڑکا پیدا نہ ہوا تو دوسرے حمل سے ضرور ہوگا وہی بشیر احمد ہوگا۔ جس کے بارے میں آپ نے پہلے پیشین گوئی پڑھ لی ہے کہ بڑا مقدس ہوگا، برکت والا ہوگا، قومیں اس سے برکت حاصل کریں گی، بڑا نام ہوگا، بڑا کام کرے گا، علوم ظاہری اور باطن سے پُر ہوگا، زمین کے کناروں تک جس کی شہرت ہوگی۔ تو تھوڑے عرصہ کے بعد یہ پیشین گوئی سچی ثابت نہ ہوسکی اس کے بارے میں مرزا صاحب خود لکھتے ہیں۔

لڑکی پیدا ہوگئی پیشین گوئی جھوٹی نکلی:

مرزا صاحب خود اعتراف کرتے ہیں۔

''ایک صاحب ملازم دفتر ایگزا میز ریلوے لاہور............ اپنے خط مرسلہ 13 جون 1886ء میں اس عاجز کو لکھتے ہیں کہ تمہاری پیشین گوئی جھوٹی نکلی اور لڑکی پیدا ہوئی اور تم حقیقت میں بڑے فریبی مکار اور جھوٹے آدمی ہو۔''

(تبلیغ رسالت جلد 1 ص 5-84) (مجموعہ اشتہارات جلد 1 ص 113 از مرزا قادیانی)

یعنی مرزا صاحب نے خود اقرار کیا ہے کہ اس پیشین گوئی کے بعد میرے ہاں لڑکی پیدا ہوئی تو لوگوں نے جھوٹا کہنا شروع کر دیا اور ایک ریلوے کے افسر نے خط بھی لکھ دیا کہ تم فریبی جھوٹے اور مکار ہو اس پر مرزا صاحب نے ہمت نہ ہاری اور پھر پیشین گوئی کر دی۔ اس کے بعد 7 اگست 1887ء کو مرزا صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو مرزا صاحب نے پھر شور مچا دیا اور اشتہار دے دیا کہ میں نے جو پسر موعود کی خوشخبری دی تھی وہ پیدا ہو گیا ہے اور اس کا نام بشیر احمد رکھا کہ یہ ہی بابرکت اور پسر موعود ہوگا۔

مرزا صاحب کی زبانی:

''اے ناضرین میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ وہ لڑکا جس کے تولد کے لیے میں نے اشتہار 8 اپریل 1886ء میں پیشین گوئی کی تھی اور خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر اپنے کھلے کھلے بیان میں لکھا تھا کہ وہ اگر حمل موجودہ میں نہ ہوا تو دوسرے حمل میں جو اس کے قریب ہوگا اس میں ضرور ہوگا تو آج 7 اگست 1887ء میں بارہ بجے رات کے بعد ڈیڑھ بجے کے قریب وہ مولود مسعود پیدا ہو گیا ہے۔ اور اس لڑکے کا نام بشیر احمد رکھا گیا ہے۔''

(تبلیغ رسالت جلد 1 ص 99) (مجموعہ اشتہارات جلد 1 ص 122)

جب مرزا صاحب نے خوب زور وشور سے اعلان کیا کہ جو پسر موعود آنا تھا وہ آ گیا ہے یہ بڑا ہو کر یہ کرے گا، وہ کرے گا، جس کی میں نے پیشین گوئی کی تھی لیکن چند ماہ کے بعد تین دن بیمار رہ کر وہ لڑکا مر گیا۔

دوبارہ پیشین گوئی کے بعد وہ لڑکا بشیر احمد بھی مر گیا:

مرزا صاحب خود اس بات کا اقرار کر رہے ہیں کہ میرا لڑکا مر گیا اور مخالفین نے مجھے جھوٹا کہنا شروع کر دیا ہے۔ مرزا صاحب نے یہ بات اپنے خاص مرید حکیم نور دین بھیروی کو خط میں لکھی مرزا صاحب کا خط پڑھیے۔

''میرا لڑکا بشیر احمد تین روز بیمار رہ کر آج بقضائے رب عزوجل انتقال کر گیا ہے اس واقعہ سے جس قدر مخالفین کی زبانیں دراز ہوں گی اور موافقین کے دلوں میں شبہات پیدا ہوں گے اس کا اندازہ نہیں ہوسکتا۔''

(مکتوبات احمد جلد 2 ص 71 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! اس کے بعد مرزا صاحب نے پھر پینترہ بدلا کہ اب جو لڑکا ہوگا یا اس کے بعد جو آئے گا وہ پسر موعود ہوگا یا نہیں مگر اس کے بعد جو آئے گا وہ پسر موعود ہی ہوگا، کیونکہ مرزا صاحب نے اپنی جھوٹی پیشین گوئی کا حال دیکھ لیا تھا کہ لڑکا مر گیا ہے اب یہ بھی نہ کہیں مر جائے اس لیے بشیر الدین محمود کی پیدائش پر یہ پیشین گوئی نہ کی بلکہ کہا کہ اس کے بعد جو لڑکا پیدا ہوگا وہ پسر موعود ہوگا کیونکہ بشیر الدین محمود کی پیدائش 1889ء کی ہے۔

پھر کیا ہوا کہ مرزا صاحب کی پیشین گوئی کے سوا دس سال بعد ایک لڑکا مبارک احمد پیدا ہوا۔ 14 جون 1899ء کو اس پر مرزا صاحب نے خوب خوشی منائی کہ یہ پسر موعود آ گیا ہے جس کا انتظار تھا، جس کو حضرت مسیح علیہ السلام پر بھی برتری ہے۔ انہوں (مسیح) نے ماں کی گود میں کلام کیا تھا مگر مبارک احمد نے ماں کے پیٹ میں کلام کیا ہے۔ مرزا صاحب نے کہا کہ مبارک احمد نے پیدا ہونے سے انتیس مہینے پہلے ماں کے پیٹ سے مجھ سے کلام کیا ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! آپ جانتے ہیں کہ انتیس مہینے پہلے کیا مبارک احمد ماں کے پیٹ میں تھا اس سے بڑا اور کیا جھوٹ ہوسکتا ہے۔

تیسری بار مبارک احمد بھی مر گیا:

اُس وقت جب مرزا صاحب نے پھر زور وشور سے اپنے دعوے کے سچے ہونے کا اعلان کر دیا اور ایک وقت ایسا آیا کہ وہ مبارک احمد بھی مر گیا۔

''حکیم نور دین صاحب .... نے نبض پر ہاتھ رکھا تو چھوٹ چکی تھی انہوں نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا کہ حضور کستوری لایئے حضرت مسیح موعود چابی لے کر صندوق کا تالا کھول ہی رہے تھے کہ مبارک احمد فوت ہوگیا یہ دیکھ کر حضرت مولوی صاحب یکدم گر گئے۔''

(اخبار الفضل قادیان جلد 20 ش 47) (خطبات محمود جلد 13 ص 200)

آپ نے دیکھا کہ مرزا صاحب نے پہلے پیشین گوئی جس حمل پر کی اس حمل سے لڑکی پیدا ہوگئی۔ پھر جس بچے پر لگائی وہ بشیر احمد فوت ہوگیا۔ پھر دوسرے بچے پر لگائی تو مبارک احمد بھی فوت ہوگیا۔ مگر مرزا صاحب کی ڈھٹائی دیکھیے ہمت نہ ہاری اور پھر پیشین گوئی کر دی کہ اب خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ ایک لڑکا اور ہوگا۔

مرزا صاحب کی چوتھی بار پھر ''پیشین'' گوئی

''ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوشخبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا اور اس کا قائم مقام اور اس کا شبیہ ہوگا۔''

(تبلیغ رسالت جلد 10 ص 127) (مجموعہ اشتہارات جلد 2 ص 717 از مرزا قادیانی)

آپ غور کریں کہ مرزا صاحب نے پانچ بار پیشین گوئیاں کیں جو پانچوں بار جھوٹی ثابت ہوئیں۔

(۱) اپریل 1886ء کے اشتہار میں لڑکے کے حمل کی بشارت دی لیکن لڑکی پیدا ہوگئی۔

(۲) لڑکے بشیر احمد کی پیشین گوئی کی تو وہ مر گیا۔

(۳) لڑکے مبارک احمد کی پیشین گوئی کی وہ پیدا ہوا پھر بیمار ہوا تو اس کی صحت کی پیشین گوئی کی جو پوری نہ ہوئی۔

(۴) مبارک احمد کے بارے میں پیش گوئی کی مگر وہ بھی مرگیا۔

(۵) مبارک احمد کی مثل اور اسی طرح کے ایک اور لڑکے کی پیشین گوئی کی جو پھر بھی پوری نہ ہوئی اور پیشین گوئی کے ساڑھے پانچ مہینے بعد مرزا صاحب خود فوت ہو گئے۔اس طرح پسر موعود کی بابرکت مقدس روح کی جس سے قومیں برکت حاصل کریں گی اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اس کی بشارت پوری نہ ہوئی۔ بلکہ 5 بار جھوٹی نکلی یہ پیشین گوئیاں بھی دوسری درجنوں پیشین گوئیوں کی طرح سچی ثابت نہ ہوئیں۔

5۔ محمدی بیگم سے نکاح کی پیشین گوئی سچی نہ نکلی

مرزا صاحب کہتے ہیں:

''خدائے تعالیٰ نے پیشین گوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا ہے کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں (محمدی بیگم) انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا اور فرمایا کہ خدائے تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لاوے گا باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے اور ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھاوے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔''

(ازالہ اوہام جلد 2 ص396) (روحانی خزائن جلد 3 ص305 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب کا محمدی بیگم سے رشتہ؟

(۱) محمدی بیگم کا والد مرزا صاحب کا ماموں زاد تھا (ماموں زاد بھائی کی بیٹی مرزا صاحب کی کیا لگی آپ خود غور کر لیں) یعنی بھتیجی لگی۔

(۲) مرزا امام الدین مرزا صاحب کا چچازاد بھائی اور محمدی بیگم کا حقیقی ماموں تھا۔

(۳) محمدی بیگم کی والدہ مرزا صاحب کی چچا زاد بہن اور مرزا امام الدین کی سگی بہن تھی تو محمدی بیگم مرزا صاحب کی بھانجی لگی۔

(۴) محمدی بیگم مرزا صاحب کی پہلی بیوی حرمت بی بی کے چچا زاد بھائی کی بیٹی تھی تو اس رشتہ سے مرزا صاحب کی بیوی کی بھتیجی لگی۔

(۵) محمدی بیگم مرزا صاحب کے بیٹے فضل احمد کی بیوی کی ماموں زاد بہن تھی تو اس رشتہ سے محمدی بیگم مرزا صاحب کی بہو کی بہن لگی۔

مرزا صاحب کو محمدی بیگم اتنی پسند آ گئی کہ مرزا صاحب نے تمام رشتوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بھی اسے حاصل کرنے کے لیے ہزار جتن کئے۔ محمدی بیگم پانچ رشتوں سے مرزا صاحب کی بھانجی بھتیجی اور بہو لگتی تھی، مگر مرزا صاحب کا ایسا دل آیا کہ سب کچھ بھول گئے اور صرف محمدی بیگم کے خیالوں میں گم ہو گئے، کبھی منت سماجت سے رشتہ مانگا تو انکار ہو گیا، کبھی لالچ دیا تو انکار ہو گیا، کبھی اپنی بزرگی دکھائی تو انکار ہو گیا، کبھی دھمکیوں پر اتر آئے اور سہاگ اجڑنے کی بددعائیں دیں۔ کبھی پیشین گوئیوں کا سہارا لیا مگر ناکام رہے۔ مرتے دم تک نہ محمدی بیگم مرزا صاحب کو ملی اور نہ ہی اس کا سہاگ اجڑا اور نہ ہی کوئی پیشین گوئی پوری ہوئی۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب نے یک طرفہ پیار کو پانے کے لیے کیا کیا جتن کئے۔ مرزا صاحب کی عشقیہ زندگی کے اس پہلو پر بھی نظر ڈالتے ہیں تا کہ آپ کو بھی پتہ چلے کہ مرزا صاحب کیسے عاشق مزاج آدمی تھے۔ مرزا صاحب کی زبانی سنتے ہیں:

اللہ نے خود نکاح کیا (نعوذ باللہ)

''اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا (محمدی بیگم سے نکاح) والی یہ بات سچ ہے تو کہہ کہ ہاں مجھے اپنے رب کی قسم کہ یہ سچ ہے اور تم اس بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے ہم نے (اللہ نے) خود اس (محمدی بیگم) کا عقد نکاح تیرے ساتھ

باندھ دیا ہے میری باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا اور نشان دیکھ کر منہ پھیر لیں گے اور قبول نہیں کریں گے۔''

(آسمانی فیصلہ ص40) (روحانی خزائن جلد4 ص350 از مرزا قادیانی)

اللہ نے زمین کا لالچ دیا (نعوذ باللہ)

''اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل کی کہ اس شخص (مرزا احمد بیگ) کی بڑی لڑکی کے نکاح کے لیے درخواست کر اور اسے کہہ دے پہلے وہ تمہیں اپنی دامادی میں قبول کر لے............اور پھر کہہ دے کہ مجھے اس زمین کے ہبہ کرنے کا حکم مل گیا ہے جس کے تم خواہش مند ہو بلکہ اس کے ساتھ اور زمین بھی دی جائے گی اور دیگر مزید کئی احسانات تم پر کئے جائیں گے بشرطیکہ تم اپنی بڑی لڑکی کا مجھ سے نکاح کر دو۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص3۔572) (روحانی خزائن جلد5 ص5723) (آئینہ احمدیت ص70۔406)

اللہ نے موت کی دھمکی دی:

''اگر تم قبول نہ کرو گے تو خبردار ہو مجھے خدا نے یہ بتلایا ہے کہ اگر کسی اور شخص سے اس لڑکی کا نکاح ہوگا تو نہ اس لڑکی کے لیے یہ نکاح مبارک ہوگا اور نہ تمہارے لیے ایسی صورت میں تم پر مصائب نازل ہوں گے جن کا نتیجہ موت ہوگا۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص572، 573 روحانی خزائن جلد5، ص572، 573 از مرزا قادیانی)

والد اور شوہر کی موت کی پیشین گوئیاں:

''پس تم نکاح کے بعد تین سال کے اندر مر جاؤ گے .... اور ایسا اس لڑکی کا شوہر بھی اڑھائی سال کے اندر مر جائے گا۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص3۔572) (روحانی خزائن جلد5 ص3۔572 از مرزا غلام احمد قادیانی)

(آئینہ احمدیت ص7۔406)

بہو کو طلاق دلوانے کی دھمکی:

''میری نسبت ان لوگوں نے پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ اس کو خوار کیا جائے ذلیل کیا جائے رسوا کیا جائے............آپ کے گھر کے لوگ سخت مقابلہ کر کے اپنے بھائی کو سمجھاتے تو کیوں نہ سمجھ سکتا تھا کیا میں چور یا چمار تھا جو مجھ کولڑکی دینا عار یا ننگ تھی............جب میں ایسا ذلیل ہوں تو میرے بیٹے سے تعلق رکھنے کی کیا حاجت ہے میں نے ان کی (آپ کی بیوی) کی خدمت میں خط لکھ دیا ہے کہ اگر آپ اپنے ارادے سے باز نہ آئیں اور اپنے بھائی کو اس نکاح سے نہ روک دیں تو............ میرا بیٹا فضل احمد بھی آپ کی بیٹی کو اپنے نکاح میں رکھ نہیں سکتا بلکہ ایک طرف جب محمدی بیگم کا کسی شخص سے نکاح ہوگا تو دوسری طرف فضل احمد آپ کی لڑکی کو طلاق دے دے گا اور اگر نہیں دے گا تو میں اس کو عاق اور لا وارث کر دوں گا۔''

(منقول کتاب کلمہ فضل ربانی ص 1-150) (عقیدہ ختم نبوۃ جلد 1 ص 3-642)

مرزا صاحب کو سمدھی کا جوابی خط:

اخویم مرزا غلام احمد............غریب طبع یا نیک جو بھی آپ تصور کریں آپ کی مہربانی ہے ہاں مسلمان ضرور ہوں مگر آپ کی خود ساختہ نبوت کا قائل نہیں ہوں اور خدا سے دعا کرتا ہوں............اسی پر میرا خاتمہ بالخیر کرے............

باقی رہا تعلق چھوڑنے کا مسئلہ تو بہترین تعلق خدا کا ہے وہ نہ چھوٹے باقی اس عاجز مخلوق کا ہوا تو پھر کیا ہوا، نہ ہوا تو پھر کیا ہوا اور احمد بیگ کے متعلق میں کر ہی کیا سکتا ہوں وہ ایک سیدھا سادھا مسلمان آدمی ہے جو کچھ ہوا آپ ہی کی طرف سے ہوا نہ آپ ایمان گنواتے اور الہام بانی کرتے اور نہ مرنے کی دھمکیاں دیتے اور نہ وہ آپ سے کنارہ کش ہوتا............آپ خیال فرمائیں اگر آپ کی جگہ احمد بیگ ہوا اور احمد بیگ کی جگہ آپ ہوں تو خدا لگتی کہنا تم کن کن باتوں کا خیال کر کے رشتہ دو گے اگر احمد بیگ سوال کرتا اور وہ مجمع المرائض ہونے کے علاوہ پچاس سال سے زیادہ کا ہوتا اور اس پر وہ مسیلمہ کذاب کے کان بھی کتر چکا ہوتا تو آپ رشتہ دیتے

آپ کو خط لکھتے وقت یوں آپے سے باہر نہیں ہونا چاہیے اور لڑکیاں سبھی کے گھروں میں ہیں اور نظام عالم ان ہی باتوں پر قائم ہے۔ کچھ حرج نہیں اگر آپ طلاق دلوائیں گے تو یہ بھی ایک نئے ''پیغمبر'' کی نئی سنت دنیا پر قائم کر کے بدنامی کا سیاہ داغ مول لیں گے۔

باقی روٹی تو خدا اس کو بھی کہیں سے دے ہی دے گا تر نہ سہی خشک ہی سہی مگر وہ خشک بہتر ہے جو پسینہ کی کمائی سے پیدا کی جاتی ہے۔ میں بھائی احمد بیگ کو لکھ رہا ہوں بلکہ آپ کا خط بھی اس کے ساتھ شامل کر دیا گیا ہے مگر میں ان کی موجودگی میں کچھ نہیں کر سکتا اور میری بیوی کا کیا حق ہے کہ وہ اپنی بیٹی کے لیے بھائی کی لڑکی کو ایک دائم المریض آدمی کو دینے کے لیے جو مراق سے خدائی تک پہنچ چکا ہو کسی طرح لڑے .... ہاں اگر وہ خود مان جائیں تو میں اور میری بیوی حارج نہ ہوں گے آپ خود ان کو لکھیں مگر درشت اور سخت الفاظ آپ کا قلم گرانے کا عادی ہو چکا ہے اس سے جہاں تک ہو سکے احتراز کریں منت سماجت سے کام لیں۔

(خاکسار علی شیر بیگ از قادیانی 4 مئی 1891ء) (منقول از کتاب نوشتہ غیب ص 8-126)

مرزا صاحب کے بیٹوں کو عاق اور بیوی کو طلاق:

> میرا بیٹا سلطان احمد اور .... اس کی تائی .... اس تجویز میں ہیں کہ عید کے دن یا اس کے بعد اس لڑکی کا نکاح کسی اور سے کیا جاوے .... اور عمداً چاہا کہ میں سخت ذلیل کیا جاؤں .... لہٰذا میں آج کی تاریخ کی دوسری مئی 1891ء ہے عوام وخواص پر بذریعہ اشتہار ظاہر کرتا ہوں کہ اگر یہ لوگ اس ارادہ سے باز نہ آئے .... تو اس نکاح (محمدی بیگم) کے دن سے سلطان احمد عاق اور محروم ولا وارث ہوگا اور اسی روز سے اس کی والدہ پر میری طرف سے طلاق ہے اور اگر اس کا بھائی فضل احمد .... اپنی بیوی کو طلاق نہ دیوے تو پھر وہ بھی عاق اور محروم الارث ہوگا اور آئندہ ان سب کا کوئی حق میرے پر نہیں رہے گا۔

(تبلیغ رسالت جلد 2 ص 11-9) (مجموعہ اشتہارات جلد 1 ص 7-186 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! اب آپ غور کریں کہ مرزا صاحب نے پچاس سال سے زیادہ عمر میں ایک لڑکی کے یکطرفہ عشق میں آ کر کیا کیا گل کھلائے۔ پہلے اس کے باپ اور گھر والوں کو ہر

قسم کا لالچ دیا کہ زمین دوں گا، مال و دولت دوں گا، حکیم نور دین بھیروی کو کہہ کر آپ کے بیٹے کو پولیس میں نوکری دلوا دوں گا، جب وہ نہ آمادہ ہوئے تو پھر بددعائیں اور دھمکیاں دینی شروع کر دیں، جب پھر بھی بات نہ بنی تو ان کی بربادی کی تباہی کی اور فقر فاقہ کی اور اس سے بھی بڑھ کر ان کی جلد موت کی پیشین گوئیاں شروع کر دیں۔

آخر سب سے اوچھا ہتھکنڈا استعمال کیا کہ اپنی بہو کو ناحق طلاق دلوا دی اور اپنی پہلی بیوی کو بھی طلاق دے دی۔ دونوں بیٹوں کو بھی جائیداد سے عاق کر کے نکال دیا اور اپنے الہام اور پیشین گوئیاں بڑھ چڑھ کر بیان کرتے رہے۔ اللہ پاک کی طرف منسوب کرتے رہے جو ایک ایک کر کے سب کے سب جھوٹ ثابت ہوتے رہے۔ بالآخر تمام بددعائیں اور دھمکیاں اللہ پاک نے مرزا صاحب کے اوپر ہی الٹا دیں کہ مرزا صاحب کا اپنا گھر تباہ و برباد ہو گیا بیوی کو ناحق طلاق دے دی۔ بیٹوں کو ناحق عاق کر دیا۔ بہو کو طلاق ہونے سے بیٹے کا بھی گھر اجڑ گیا۔ محمدی بیگم کا نکاح عزت وقار کے ساتھ کسی اور کے ساتھ ہو گیا اور وہ اپنے خاوند کے ساتھ بڑی خوشحالی میں زندگی بسر کرتی رہی اور نہ اس کے خاوند کو اڑھائی سال میں موت آئی، نہ وہ بیوہ ہوئی، نہ مرزا صاحب کے پاس آئی، نہ ہی اس کا باپ تین سال میں مرا، نہ ہی ان پر مصیبت کے اور فقر و فاقہ کے پہاڑ گرے۔

محمدی بیگم نے اپنے خاوند کے ساتھ لمبی عمر تک خوش و خرم زندگی بسر کی۔ محمدی بیگم کا نکاح 7 اپریل 1892ء کو ہوا سلطان محمد سے اور پھر سلطان محمد 1948ء میں فوت ہوا۔ سلطان محمد نے محمدی بیگم کے ساتھ 56 سال گزارے اور محمدی بیگم 1966ء میں فوت ہوئی۔ ان دونوں کی اولاد بھی ہوئی اور ان کی اولادیں آج بھی موجود ہیں۔ مگر مرزا صاحب نے نکاح کے بعد بھی محمدی بیگم کو بدنام کرنے کی کوشش کی اور آخری دم تک اس کام میں لگے رہے مگر محمدی بیگم مرزا صاحب کو نہ ملی۔

میرے بھائیو اور بہنو! آپ غور کریں کہ کوئی عام شریف انسان بھلا اس طرح کسی کی بیٹی کے پیچھے پڑتا ہے کہ اس کو اشتہار بازی سے بدنام کرتا پھرے۔ چہ جائیکہ امامت، ''مسیحیت اور نبوت'' کا دعوے دار ایسا کام کرے اور پھر محمدی بیگم کے نکاح کے بعد جو کہ

اب کسی کی بیوی بن چکی تھی۔ جو اس کے ملنے کی امید تھی وہ بھی ختم ہوگئی کہ وہ مرزا صاحب کے نکاح میں آئے گی مگر۔ مرزا صاحب کسی کی بیوی بن جانے کے بعد بھی آخری وقت تک اس کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ کیا ایسے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرنے والا کوئی عام شریف انسان ہوسکتا ہے؟ ایک لڑکی کی خاطر دو عورتوں کو ناجائز طلاق دینے والا اور اپنے بیٹوں کو عاق کر کے پورا گھرانہ اُجاڑنے والا کس درجہ کی جنسی ہوس رکھنے والا ہوسکتا ہے۔ رشتے ناطے توڑنے والا، ظلم و بدزبانی کرنے والا، کیا امام مہدی، مسیح موعود اور نبی و رسول ہو سکتا ہے؟ ہرگز ہرگز نہیں بلکہ وہ کیا ہوسکتا ہے؟ آپ بھی تحقیق کریں خوب غور و فکر کر کے اپنی عقل سلیم سے فیصلہ کریں۔

6۔ طاعون کے متعلق جھوٹی پیشین گوئی جو سچی نہ نکلی

مرزا صاحب نے طاعون کے متعلق پیشین گوئیاں کیں ملاحظہ کیجیے:

طاعون کب دور ہوگا:

''جب تک وہ خدا کے مامور اور رسول کو مان نہ لیں تب تک طاعون دور نہ ہوگا۔''

(دافع البلاء ص5) (روحانی خزائن جلد 18 ص225 از مرزا قادیانی)

قادیان طاعون سے محفوظ رہے گا:

''اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا............ قادیان اس لیے محفوظ رکھا گیا ہے کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔''

(دافع البلاء ص5) (روحانی خزائن جلد 18 ص225 از مرزا قادیانی)

طاعون سے حفاظت کی بشارت:

خدا ایسا نہیں ہے کہ قادیان کے لوگوں کو عذاب دے۔ حالانکہ تو ان میں رہتا ہے۔ وہ اس گاؤں کو طاعون کی دست برد اور اس تباہی سے بچائے گا۔ اگر تیرا پاس مجھے نہ ہوتا اور تیرا اکرام مدنظر نہ ہوتا تو میں اس گاؤں کو ہلاک کر دیتا۔

(تذکرہ ص436، از مرزا قادیانی)

اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ تاتم سمجھو کہ قادیان اس لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔

(دافع البلاء ص4،5، روحانی خزائن جلد18 ص225،226 از مرزا قادیانی)

تیرا گھر طاعون سے محفوظ رہے گا:

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے جو اس گھر کی چار دیواری کے اندر ہوں گے حفاظت خاص کا وعدہ فرمایا ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد2 ص574)

مرزا صاحب کی ان پیشین گوئیوں کے بعد کیا ہوا؟

قادیان میں طاعون کی تباہی اور اموات

مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے:

قادیان میں طاعون آئی اور بعض اوقات کافی سخت حملے بھی ہوئے .... پھر خدا نے حضرت مسیح موعود کے مکان کے اردگرد بھی طاعون کی تباہی دکھائی اور آپ کے پڑوسیوں میں کئی موتیں ہوئی۔

(سلسلہ احمدیہ جلد1 ص122)

طاعون مرزا صاحب کے گھر میں بھی داخل:

''بڑی نحوثاں کو تپ ہو گیا تھا اس کو گھر سے نکال دیا ہے لیکن میری دانست میں اس کو طاعون ہے احتیاطاً نکال دیا ہے۔ ماسٹر محمد دین کو تپ ہو گیا ہے اور گلی (گلٹی) نکل آئی ہے اس کو بھی باہر نکال دیا ہے غرض ہماری اس طرف بھی کچھ زور طاعون کا شروع ہے .... آج ہمارے گھر میں ایک مہمان عورت جو دہلی سے آئی تھی بخار ہو گیا ہے۔''

(مکتوبات احمد جلد2 ص267 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب کا بیٹا طاعون کا شکار:

طاعون کے دنوں میں جب کہ قادیان میں طاعون کا زور تھا میرا لڑکا (مرزا شریف احمد) بیمار ہو گیا۔

(حقیقۃ الوحی ص84 ص253) (روحانی خزائن جلد22 ص87 ص265 از مرزا قادیانی)

''احمدی'' طاعون سے ہلاک:

''ہماری جماعت میں سے بعض لوگوں کا طاعون سے فوت ہونا بھی ایسا ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ کے بعض صحابہ لڑائیوں میں شہید ہوتے تھے۔''

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص131 حاشیہ) (روحانی خزائن جلد22 ص568 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب کو مانے بغیر طاعون ختم:

''ہندوستان میں اس وقت لاکھوں کروڑوں لوگ ایسے تھے جو مرزا صاحب کو نبی نہ مانتے تھے وہ طاعون میں ہلاک نہ ہوئے اور نہ ہی ماننے تک طاعون رہی بلکہ کچھ ہی عرصہ میں ختم ہو گئی۔''

طاعون کی پیشین گوئیاں کس طرح جھوٹی نکلیں؟

(۱) طاعون کی بیماری سے قادیان محفوظ رہے گا۔

مگر طاعون قادیان میں داخل ہوئی اور خوب تباہی مچائی سینکڑوں لوگ قادیان کے طاعون سے مرے یہ پیشین گوئی بھی پوری نہ ہوئی۔

(۲) مرزا صاحب کے گھر کی چار دیواری میں طاعون داخل نہیں ہوگی۔

مگر چار دیواری میں طاعون داخل ہوئی اور ملازموں مہمانوں حتیٰ کہ مرزا صاحب کے بیٹے مرزا شریف احمد تک کو لگی۔

(۳) مرزا صاحب کے پیروکار جو بیعت میں داخل ہیں وہ طاعون سے محفوظ رہیں گے۔ مگر پیروکار بھی طاعون کا شکار ہو کر لقمہ اجل بنے اور بے شمار موتیں ہوئیں۔

(۴) مرزا صاحب کا انکار کرنے والے سارے طاعون میں مبتلا ہوں گے۔
مگر ایسا نہ ہوا لاکھوں مرزا صاحب کے نہ ماننے والے طاعون سے محفوظ رہے۔
(۴) جب تک مرزا صاحب کو نبی نہ مان لیں گے طاعون ختم نہ ہوگی۔
مگر طاعون چند ہفتوں کے بعد ختم ہوگئی اور لوگوں نے مرزا صاحب کو نبی نہ مانا میرے بھائیو اور بہنو! مرزا صاحب کی طاعون کے متعلق پانچوں پیشین گوئیاں سچی نہ نکلیں آپ نے دیکھا ہوگا کہ ایک عام آدمی کی بھی منہ سے نکلی ہوئی پیشین گوئی کبھی پوری ہو جاتی ہے۔مگر مرزا صاحب نے تو اللہ کی طرف منسوب کر کے پیشین گوئیاں کیں جو بالآخر جھوٹی نکلیں تو کیا (نعوذ باللہ) اللہ پاک نے غلط بشارتیں دیں جو پوری نہ ہوئیں۔ایسا ہرگز ہرگز سوچا بھی نہیں جا سکتا کہ اللہ پاک کوئی بشارت دے اور وہ پوری نہ ہو کیونکہ پوری کرنے والا بھی وہی ہے۔ہاں جو اللہ پاک کا نام غلط استعمال کرے تو پھر اللہ پاک بھی سب سے بڑا غیور ہے وہ سب کچھ الٹ کر دکھاتا ہے۔سچے کو سچا اور جھوٹے کو جھوٹا ثابت کر کے دکھا دیتا ہے۔پھر بھی کوئی نہ سمجھے اور جان بوجھ کر اندھا بنا رہے اور واضح حق کو دیکھ کر بھی نہ مانے تو پھر اس کی اپنی عقل پر پردہ پڑا ہوا ہو سکتا ہے۔اپنی ہی بدبختی ہو سکتی ہے کسی دوسرے کا کیا قصور۔باقی فیصلہ آپکی عقل سلیم پر چھوڑتے ہیں سوچ سمجھ کر کیجئے گا پھر شاید مہلت نہ ملے اور وقت پورا ہو چکا ہو۔

7۔ عبداللہ آتھم کے مرنے کی پیشین گوئی سچی نہ نکلی

ایک عیسائی پادری سے مرزا صاحب کا مباحثہ ہوا اور آخر میں مرزا صاحب نے یہ پیشین گوئیاں کیں ملاحظہ کیجیے:

> ''اب میں جانتا ہوں کہ فیصلہ کا وقت آ گیا ہے میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق ہوا معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں۔اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کے لیے تھا میں اس وقت یہ اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشین گوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالےٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ

ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لیے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جاوے رسوا کیا جاو میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے مجھ کو پھانسی دی جاوے ہر ایک بات کے لیے تیار ہوں اور میں اللہ تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا ضرور کرے گا ضرور کرے گا زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔''

(جنگ مقدس ص 211) (روحانی خزائن جلد 6 ص 3۔292 از مرزا قادیانی)

جب پیشین گوئی پوری ہوگی:

''اور اس وقت جب یہ پیشین گوئی ظہور میں آوے گی بعض اندھے سوجا کھے کئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔''

آتھم نہ مرا تو میں لعنتی ہوں:

''اب اس سے زیادہ میں کیا لکھ سکتا ہوں جبکہ اللہ تعالےٰ نے آپ ہی فیصلہ کر دیا ہو اب ناحق ہنسنے کی جگہ نہیں اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لیے سولی تیار رکھو اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو۔''

(جنگ مقدس ص 211) (روحانی خزائن 6 ص 293 از مرزا قادیانی)

عبداللہ آتھم پندرہ ماہ کے اندر 5 ستمبر 1894ء تک مر جائے گا

(جنگ مقدس ص 211 از مرزا قادیانی؛ روحانی خزائن جلد نمبر 6 ص 293 از مرزا قادیانی)

مرزا بشیر احمد لکھتے ہیں

مقررہ وقت سے ایک دن پہلے:

''حضرت مسیح موعود نے مجھ سے (عبداللہ سنوری) اور میاں حامد علی مرحوم سے فرمایا کہ اتنے چنے لو (مجھے تعداد یاد نہیں رہی) اور اس پر فلاں سورۃ کا وظیفہ اتنی

تعداد میں پڑھو............ہم نے یہ وظیفہ ساری رات صرف کر کے ختم کیا تھا وظیفہ ختم ہونے پر ہم وہ دانے حضرت صاحب کے پاس لے گئے............اس کے بعد حضرت صاحب ہم دونوں کو قادیان سے باہر غالبًا شمال کی طرف لے گئے اور فرمایا یہ دانے کسی غیر آباد کنویں میں ڈالے جائیں گے اور فرمایا جب میں دانے کنویں میں پھینک دوں تو ہم سب کو سرعت کے ساتھ منہ پھیر کر واپس لوٹ آنا چاہیے اور مڑ کر نہیں دیکھنا چاہیے چنانچہ حضرت صاحب نے ایک غیر آباد کنویں میں ان دانوں کو پھینک دیا اور پھر جلدی سے منہ پھیر کر سرعت کے ساتھ لوٹ آئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ جلدی جلدی واپس لوٹ آئے اور کسی نے منہ پھیر کر پیچھے کی طرف نہیں دیکھا۔''

(سیرت المہدی جلد 1 حصہ اول ص 162-163 از مرزا بشیر احمد ایم اے)

مقررہ دن 5 ستمبر 1894ء کو کیا ہوا؟

''جب آتھم کی پیشین گوئی کا آخری دن آیا تو کتنے کرب واضطراب سے دعائیں کی گئی میں نے تو محرم کا ماتم بھی کبھی اتنا سخت نہیں دیکھا حضرت مسیح موعود ایک طرف دعا میں مشغول تھے اور مولوی عبد الکریم اور سلسلہ کے بعض اور بزرگ مسجد میں جمع ہو کر دعا کر رہے تھے اور تیسری طرف بعض نوجوان جہاں حضرت خلیفہ اول مطب کیا کرتے تھے............وہاں اکٹھے ہو گئے اور جس طرح عورتیں بین ڈالتی ہیں اس طرح انہوں نے بین ڈالنے شروع کر دیے ان کی چیخیں سو سو گز تک سنی جاتی تھیں اور ان میں سے ہر ایک کی زبان پر یہ دعا تھی یا اللہ آتھم مر جائے یا اللہ آتھم مر جائے مگر اس کہرام اور آہ وزاری کے نتیجہ میں آتھم نہ مرا۔''

(اخبار الفضل قادیان جلد 28 ش 163 مورخہ 20 جولائی 1940ء) (خطبات محمود جلد 21 ص 240 از مرزا بشیر الدین محمود) (تفسیر کبیر جلد 9 ص 432) (سیرۃ مسیح معود ص 7)

میرے بھائیو اور بہنو! مرزا صاحب نے عبداللہ آتھم کے مرنے کی پیشین گوئی کی کہ یہ آج سے پندرہ ماہ کے اندر مرجائے گا اور اس پیشین گوئی کو بھی اللہ پاک کی طرف منسوب کیا کہ اللہ نے خود فرمایا ہے اور اس کی بات نہیں ٹل سکتی اور قسم کھا کر کہا کہ ضرور ایسا ہی ہوگا۔ پندرہ ماہ تک مرزا صاحب نے اور مرزا صاحب کے ماننے والوں نے خوب زور وشور سے دعائیں بھی کیں آتھم کے مرنے کی اور آخری حد تک جاتے ہوئے مرزا صاحب نے جادو کا عمل بھی کر کے پرانے کنویں میں پھینکا اس کی موت کے لیے۔ اگر خدا نے بشارت دی تھی تو پھر جادو کا عمل کرنے کی کیا ضرورت تھی خدا خود ہی مار دیتا مگر پتہ یہ چلا کہ مرزا صاحب نے خدا کا نام لے کر جھوٹ بولا تھا۔ اس لیے پھر خود ہی دعائیں اور سفلی اعمال بھی کرنے شروع کر دیے کہ کسی طرح مرجائے اور میری بات پوری ہو جائے۔ مگر وہ تو اللہ نے پوری نہ کرنی تھی کہ لوگ کہیں مرزا صاحب کو سچا نبی نہ سمجھنا شروع کر دیں۔ اس لیے اللہ پاک نے پیشین گوئی پوری نہ ہونے دی۔ مرزا صاحب نے اپنے منہ سے خود کہا کہ اگر یہ پیشین گوئی پوری نہ ہوئی تو ''شیطانوں بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو'' مرزا صاحب نے اسلام کا نام استعمال کر کے عیسائیوں سے الگ اسلام کی بدنامی کروائی، سچے دین اسلام کی تضحیک کروائی۔ میرے عزیزو! درد دل کے ساتھ یہ التجا ہے کہ اب تو آنکھوں کی پٹی کھول دو حق کی روشنی کو پالو میں نے تو آپ کے سامنے مرزا صاحب کی خود ساختہ ''نبوت'' کا پردہ چاک کر دیا۔ اب آپ کی مرضی ہے اب فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔

8۔ مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل کی پیشین گوئی سچی نہ نکلی:

مرزا صاحب نے اپنے دعوؤں کی سچائی کے طور پر پیشین گوئی کی کہ اگر یہ ریل چلی تو میں سچا ہوں ملاحظہ کیجیے:

> ''یہ پیشین گوئی اب خاص طور پر مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کی ریل تیار ہونے سے پوری ہوگی کیونکہ وہ ریل جو دمشق سے شروع ہو کر مدینہ میں آئے گی وہی مکہ معظّمہ آئے گی اور امید ہے کہ بہت جلد اور صرف چند سال تک یہ کام تمام ہو جائے گا............ یہ کام بڑی سرعت سے ہو رہا ہے اور تعجب نہیں کہ تین سال کے اندر

اندر یہ ٹکڑا مکہ اور مدینہ کی راہ کا تیار ہو جائے گا............اور سچ تو یہ ہے کہ مکہ اور مدینہ کی ریل کا تیار ہو جانا گویا تمام اسلامی دنیا میں ریل کا پھر جاتا ہے۔''

(تحفہ گولڑویہ ص109)(روحانی خزائن جلد17 ص195 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب نے مزید کہا:

''مکہ اور مدینہ کے درمیان جو ریل تیار ہو رہی ہے یہی اس پیشین گوئی کا ظہور ہے جو قرآن اور حدیث میں ان لفظوں سے کی گئی ہے جو مسیح موعود کے وقت یہ نشان ہے۔''

(اعجاز احمدی ص2)(روحانی خزائن جلد19 ص108 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! یہ پیشین گوئی مرزا صاحب نے اپنے دعوے امام مہدی اور مسیح موعود ہونے کے نشان کے طور پر کی کہ یہ وقت ہے مسیح موعود کے ظہور کا جس کی نشانی یہ ہے کہ تین سال کے عرصے کے اندر اندر مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل چلے گی۔ مگر یہ تو ساری دنیا جانتی ہے کہ اس پیشین گوئی کے وقت 1902ء سے لیکر 1905ء تک ریل کا چلنا تو در کنار آج تک ایک سو سال سے زیادہ کا عرصہ گذر چکا ہے مگر مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل نہ چلی۔ مرزا صاحب نے جو یہ پیشین گوئی اپنے مسیح موعود کے دعوے کے سچا ہونے کے نشان کے طور پر کی تھی وہ پیشین گوئی بھی پوری نہ ہوئی۔ مرزا صاحب اپنے دعوے میں سچے نہ ہوئے، بلکہ یہ پیشین گوئی بھی درجنوں دوسری پیشین گوئیوں کی طرح جھوٹی نکلی۔

9۔ میاں منظور کے گھر لڑکے کی پیشین گوئی سچی نہ نکلی:

''مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے ایک مخلص مرید میاں منظور محمد کی بیوی سے پہلے دو بیٹیاں تھیں۔ جب تیسری بار حاملہ ہوئی تو مرزا صاحب نے لڑکا ہونے کی پیشین گوئی کر دی۔ مرزا صاحب نے اپنی الہامی پیشینگوئی بیان کی ملاحظہ کریں۔

''19 فروری 1906ء کو دیکھا کہ منظور محمد کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے اور دریافت کرتے ہیں کہ اس لڑکے کا نام کیا رکھا جائے تب خواب سے حالت الہام کی طرف

چلی گئی اور یہ معلوم ہوا۔ بشیر الدولہ
اس لفظ سے مراد ہے کہ ایسا لڑکا میاں منظور محمد کے ہاں پیدا ہوگا کہ جس کا پیدا ہونا موجب خوشحالی اور دولت ہو۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص598)

اس الہام کے ساڑھے تین ماہ بعد مرزا صاحب نے یہ الہام بیان کر دیا کہ 7 جون 1906ء کو اب جو لڑکا پیدا ہوگا اس کے دو نام ہوں گے۔

(۱) بشیر الدولہ (۲) عالم کباب

بشیر الدولہ سے مراد:

''بشیر الدولہ سے مراد ہے کہ وہ ہماری دولت اور اقبال کے لیے بشارت دینے والا ہوگا اور اس کے پیدا ہونے کے بعد یا اس کے ہوش سنبھالنے کے بعد زلزلہ عظیمہ کی پیشین گوئی اور دوسری پیشین گوئیاں ظہور میں آئیں گی اور گروہ کثیر مخلوقات کا ہماری طرف رجوع کرے گا اور عظیم الشان فتح ظہور میں آئے گی۔''

عالم کباب سے مراد:

''عالم کباب سے مراد ہے کہ اس کے پیدا ہونے کے چند ماہ بعد تک یا جب تک وہ اپنی برائی بھلائی شناخت کرے گا دنیا پر ایک سخت تباہی آئے گی گویا دنیا کا خاتمہ ہو گا اس وجہ سے اس لڑکے کا نام عالم کباب رکھا گیا۔''

پھر مرزا صاحب نے ایک اور الہام بیان کیا کہ یہ لڑکا جو پیدا ہوگا۔
اس کے چار نام ہوں گے۔
مرزا صاحب خود لکھتے ہیں۔
''اس کے بعد معلوم ہوا کہ اس لڑکے کے دو نام اور ہیں
(۱) شادی خان کیونکہ وہ ہماری جماعت کے لیے شادی کا موجب ہوگا۔''

(۲) کلمۃ اللہ خان کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا جو ابتداء سے مقرر تھا اس زمانہ میں پورا ہو جائے گا اور ضرور ہے کہ خدا اس لڑکے کی والدہ کو زندہ رکھے جب تک یہ پیشین گوئی پوری ہو۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص3۔622)

سابقہ الہام کے گیارہ دن بعد مرزا صاحب نے اپنا ایک اور الہام بیان کیا کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کے 4 نہیں 9 نام ہوں گے اس الہام کو مرزا صاحب کی زبانی سنتے ہیں۔

نو نام ہوں گے:

''19 جون 1906 میاں منظور محمد کے اس بیٹے کا نام جو بطور نشان ہوگا۔ بذریعہ الہام الٰہی مفصلہ ذیل معلوم ہوئے۔

(۱) کلمۃ العزیز	(۲) کلمۃ اللہ خان	(۳) ورڈ
(۴) بشیر الدولہ	(۵) شادی خان	(۶) عالم کباب
(۷) ناصر الدین	(۸) فاتح الدین	(۹) ھذا یوم مبارک''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص7۔626)

میرے بھائیو اور بہنو! تلاش حق کے مسافرو! آپ غور کرو کہ

مرزا صاحب نے پہلے 19 فروری کو پیشین گوئی کی کہ لڑکا پیدا ہوگا اور اس کا نام بشیر الدولہ ہوگا۔

7 جون کو پیشین گوئی کی کہ اس لڑکے کے دو نام ہوں گے۔

ایک اور پیشین گوئی کی کہ اس کے چار نام ہوں گے۔

19 جون کو پیشین گوئی کی کہ اس لڑکے کے 9 نام ہوں گے اور اس کی ماں اس کی نشانیاں پوری ہونے تک زندہ رہے گی۔

مگر کیا ہوا؟

آخری پیشین گوئی کے 27 دن بعد میاں منظور محمد کے ہاں تیسری اور آخری لڑکی پیدا ہو گئی جس کا نام صالحہ بیگم رکھا گیا۔ یہ لڑکی 17 جولائی 1906ء کو پیدا ہوئی اور کچھ عرصہ کے بعد اس کی ماں بھی مر گئی۔ نہ لڑکا پیدا ہوا، نہ زلزلہ آیا، نہ قیامت آئی، نہ دنیا کا خاتمہ ہوا، نہ مرزا صاحب کے لیے دولت واقبال کی نشانی والا آیا، نہ اس کی ماں محمدی بیگم سے اور کوئی اولاد پیدا ہوئی، اور نہ ہی وہ خود زندہ رہی۔ اس طرح مرزا صاحب نے جس زور وشور سے اس لڑکے کے پیدا ہونے کی پیشین گوئیاں کیں اسی زور وشور سے اللہ نے یہ پیشین گوئی بھی دوسری درجنوں پیشین گوئیوں کی طرح سچی ثابت نہ ہونے دی اور نہ مرزا صاحب کی نشانیاں پوری ہوئیں اور نہ نو (۹) نام والا لڑکا پیدا ہوا بلکہ لڑکی پیدا ہوئی اور ماں بھی مر گئی۔

میرے بھائیو اور بہنو! آپ بھی غور کریں کہ کیسی بے تکی پیشین گوئیاں اور فرضی نام اور ناموں سے مراد اور نام نہاد بشارتیں اور پھر آخر میں جھوٹ ثابت ہونے پر مختلف قسم کی تاویلات کر کے طفل تسلیاں دینا یہ مرزا صاحب کی زندگی کا معمول تھا۔ اگر لگ گیا تو تیر نہ لگا تو تکّا۔ لیکن اکثر تکے ہی ہوتے تھے جو نہ لگتے تھے اور منہ کی کھانی پڑتی تھی۔ جو انسان دنیا کے معاملے میں سچائی سے کام نہ لے وہ دین کے معاملے میں آپ سے کیسے سچ بول سکتا ہے؟

تحقیق کر کے غور وفکر کریں اور اپنا قبلہ درست کریں اللہ پاک سے اخلاص کے ساتھ ہدایت مانگیں۔ رب ذوالجلال آپ کو ہدایت کا راستہ ضرور دکھائے گا۔ (انشاءاللہ)

10۔ شوخ وشنگ لڑکا پیدا ہونے کی پیشین گوئی سچی نہ نکلی:

مرزا صاحب کی بیوی نصرت جہاں بیگم حاملہ تھی تو مرزا صاحب نے شوخ وشنگ لڑکا پیدا ہونے کی پیشین گوئی کی جو پوری نہ ہوئی اور اس کے بعد کوئی بچہ نہ ہوا اور مرزا صاحب کا انتقال ہو گیا۔

> ''مئی 1904ء میں مرزا صاحب کی بیوی نصرت جہاں بیگم حاملہ تھیں ان دنوں مرزا صاحب نے یہ پیشین گوئی شائع کی خوب زور وشور سے کہ شوخ وشنگ لڑکا پیدا ہوگا۔''

(اخبار بدر قادیان جلد 3 ش 18+19 مورخہ 16 مئی 1908ء ص 10) (اخبار الحکم قادیان جلد 8 ش 16 مورخہ 17 مئی 1904ء ص 5) (تذکرہ مجموعہ وحی الہامات ص 513) (ابتدائی جلد 2 ص 91)

اس الہام کے تقریباً ایک ماہ بعد 24 جون 1904ء کو مرزا صاحب کی لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام امۃ الحفیظ رکھا گیا اور وہ شوخ وشنگ لڑکا نہ اس حمل سے پیدا ہوا اور نہ اس کے بعد پیدا ہوا کیونکہ مئی 1908ء کو مرزا صاحب خود بھی فوت ہو گئے مگر شوخ وشنگ لڑکا پیدا نہ ہوا اس طرح یہ پیشین گوئی بھی دوسری پیشین گوئیوں کی طرح جھوٹی نکلی اور پوری نہ ہوئی۔

11۔ مکہ یا مدینہ میں مرنے کی پیشین گوئی سچی نہ نکلی:

مرزا صاحب نے اپنی موت کے متعلق اپنے ''ربانی'' الہام سے پیشین گوئی کرتے ہوئے لکھا:

''ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں'' (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص591)

میرے بھائیو اور بہنو! یہ پیشین گوئی بھی دوسری پیشین گوئیوں کی طرح جھوٹی نکلی اور مرزا صاحب 26 مئی 1908ء کو برانڈرتھ روڈ لاہور کی احمدیہ بلڈنگ میں فوت ہوئے۔ میت کو مال گاڑی کے ذریعے قادیان انڈیا لے جا کر دفن کر دیا گیا۔ مکہ اور مدینہ میں مرنا تو دور کی بات ہے مرزا صاحب کو تو مکہ اور مدینہ میں ساری زندگی میں ایک دفعہ جانا بھی نصیب نہ ہوا۔ اب ''احمدی'' احباب اس پیشین گوئی کی بھی کئی قسم کی تاویلیں کرتے ہیں۔ انہوں نے مرزا صاحب کی ہر پیشین گوئی کو تاویلوں کی سان پر چڑھا رکھا ہے۔ مگر یاد رکھیں پیشین گوئی الفاظ اور مفہوم میں واضح ہوتی ہے، جس کی تاویل نہیں کرنی پڑتی، تاویل سے جھوٹ کبھی بھی سچ نہیں بن سکتا۔

میرے بھائیو اور بہنو! مرزا صاحب کے 86 دعوے جھوٹ تھے ان کو سچے ثابت کرنے کے لیے جو پیشین گوئیاں کی گئیں وہ بھی جھوٹی ثابت ہوئیں۔ واضح طور پر اگر لڑکے کی جگہ لڑکی پیدا ہو گئی تو کیا اس کی یہ تاویل کی جائے گی کہ اس لڑکی کی اگلی نسل میں لڑکا پیدا ہوگا۔ حالانکہ پیشین گوئی تو واضح ٹھوس اور زور وشور سے، وحی الٰہی بتا کر، وقت جگہ موقع اور ہر چیز کو متعین کر کے کی جاتی رہی ہے۔ جھوٹ نکلنے پر تاویلوں کے سہارے لیے جائیں سادہ اور اندھا تو دھوکہ کھا سکتا ہے مگر علم والا اور ایمان کی دولت سے منور ہونے والا کیسے دھوکا کھائے۔

پنجاب کے گاؤں قادیان کا کوئی سادہ لوح دیہاتی آدمی تو سچ سمجھ کر دھوکے میں آ سکتا ہے اور بیعت کر کے اپنی آنے والی اگلی نسلوں کی تباہی وبربادی اور ابدی جہنم کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ مگر اکیسویں صدی کے جدید دور کا پڑھا لکھا اور باشعور ایمانی بصیرت والا انسان کیسے اس جال میں آجائے۔ ہاں اگر باپ دادا کی اندھی تقلید کرتا رہے گا تو وہ بھی اس کھائی میں جا گرے گا۔ پھر پچھتانے کا کیا فائدہ جب مہلت ختم ہو جائے اور موت کا فرشتہ آجائے۔

یاد رکھیں! کبھی حق اور سچ کو تاویلوں کے پردے میں چھپایا نہیں جا سکتا۔ جھوٹ کو تاویلوں کی پالش کر کے کبھی سچ نہیں بنایا جا سکتا۔ آپ غیر جانبدار ہو کر ہر ایک حوالے پر غور وفکر کریں اور اصل کتابوں سے تمام حوالوں کی تصدیق بھی کر سکتے ہیں پھر بات کو واضح ہو جانے پر بغیر کسی ڈر وخوف اور لالچ کے اپنی قبر آخرت کو سامنے رکھتے ہوئے اور اللہ پاک کو حاضر وناظر جان کر حق کو حق اور باطل کو باطل کہہ کر اعلان کر دیں کہ ہم حق کو چھوڑ نہیں سکتے اور باطل کو قبول کر نہیں سکتے۔

اہم پیشین گوئی ”موت سے فیصلہ“ سچی نہ نکلی:

مرزا صاحب خود لکھتے ہیں ملاحظہ کیجیے:

”ہاں آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے جس کا نام عبدالحکیم خان ہے اور وہ ڈاکٹر ہے اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے جس کا دعویٰ ہے کہ میں اس کی زندگی میں ہی 4 اگست 1908ء تک ہلاک ہو جاؤں گا۔ اور یہ اس کی سچائی کے لئے ایک نشان ہوگا۔ یہ شخص الہام کا دعویٰ کرتا ہے اور مجھے دجال اور کافر اور کذاب قرار دیتا ہے۔ پہلے اس نے بیعت کی اور بیس برس تک میرے مریدوں اور میری جماعت میں رہا۔ پھر یہ ایک نصیحت کی وجہ سے جو میں نے محض للہ اس کو کی تھی۔ مرتد ہو گیا نصیحت یہ تھی کہ اس نے یہ مذہب اختیار کیا تھا کہ بغیر قبولِ اسلام اور پیروی آنحضرت رسول اللہ ﷺ کے وجود کی خبر بھی رکھتا ہو۔ چونکہ یہ دعویٰ باطل تھا اور

عقیدہ جمہور کے بھی برخلاف، اس لیے میں نے منع کیا مگر وہ باز نہ آیا۔ آخر میں نے اسے اپنی جماعت سے خارج کر دیا۔ تب اس نے یہ پیشین گوئی کی کہ میں اسکی زندگی میں ہی 4 اگست 1908ء تک اس کے سامنے ہلاک ہو جاؤں گا۔ مگر خدا نے اسکی پیشین گوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ اور خدا اسکو ہلاک کرے گا اور میں اس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔ سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے خدا اس کی مدد کرے گا۔

(چشمہ معرفت ص322 مندرجہ روحانی خزائن جلد23 ص337 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ کیسی صحبت تھی کہ جس میں بیس برس تک رہنے کی وجہ سے وہ اپنے "نبی اور رسول" کا ہی دشمن ہو گیا۔

دوسری بات یہ ہے کہ وہ کیسی تعلیم و تربیت اور صحبت تھی کہ جس کے نتیجے میں اس نے بھی الہام کا اور بغیر رسول اللہ ﷺ کی پیروی کے نجات کا عقیدہ اور دعویٰ گھڑ لیا۔

تیسری بات یہ ہے کہ اسے "الہام" کا اور نئے نئے غیر اسلامی عقیدوں کے گھڑنے کا درس بھی مرزا صاحب سے ہی ملا تھا جس کی دیکھا دیکھی اسے بھی "نبی" اور "ملہم" بننے کا شوق چڑھا۔

چوتھی بات یہ ہے کہ اس نے اپنی بائیس برس کی رفاقت، صحبت اور جلوت، خلوت سے یہ نتیجہ نکالا کہ مرزا صاحب کے بقول اس نے دجال، کافر اور کذاب جانا اور سمجھا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اس نے مرزا صاحب کو کس درجہ کا دجال، کافر اور کذاب سمجھا کہ حق اور سچ کے فیصلہ کے لیے مباہلہ کر لیا اور موت کی پیشین گوئی کر دی۔ اپنے مخالفوں کو بات بات پر موت کی پیشین گوئی کرنی اس نے مرزا صاحب سے ہی سیکھی۔

بہر حال مختصر یہ کہ مرزا صاحب نے اسکی مباہلے کی 4 اگست 1908ء سے قبل موت والی پیشین

گوئی کے جواب میں سات دعوے کیے۔ ہم نے ان دعووں کو دیکھنا ہے کہ وہ سچے تھے یا جھوٹے۔

1۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے۔ 2۔ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔

3۔ اور خدا اس کو ہلاک کرے گا۔ 4۔ میں اس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔

5۔ اس مقدمہ کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

6۔ جو شخص خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہوگا۔

7۔ خدا اسکی مدد کرے گا۔

میرے بھائیو اور بہنو! ذرا غور کرو کہ اگر خدا نے خبر دی تھی تو کیا خدا نے غلط خبر دی تھی؟ (نعوذ باللہ) حقیقت یہ ہے کہ خدا نے کوئی خبر نہیں دی تھی۔ خدا تعالیٰ پر بہتان باندھا تھا۔ وہ کسی عذاب میں مبتلا نہیں ہوا نہ ہی وہ ہلاک ہوا۔ اور نہ ہی مرزا صاحب اسکے شر سے محفوظ ہوئے۔ مرزا صاحب کے بقول اس مقدمے کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ جو خدا کی نظر میں سچا ہوگا اللہ اسکی مدد کرے گا یعنی جو سچا ہوگا اسکی بات اس کے حق میں پوری ہوگی۔ جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ مرزا صاحب 26 مئی 1908ء کو فوت ہو گئے جو کہ پیشینگوئی (مباہلہ) تھی کہ 4 اگست 1908ء سے پہلے فوت ہوگا۔ تو مرزا صاحب فوت ہو گئے اور اسطرح یہ پیشین گوئی بھی سچی نہ نکلی اور اللہ پاک نے فیصلہ فرما دیا کہ مرزا صاحب سچے نہ تھے۔ آپ اصل حوالہ بھی دیکھ لیجیے اور غور و فکر بھی کر لیجیے۔

مولوی ثناءاللہ امرتسری m کے ساتھ آخری فیصلہ مباہلہ سے موت

مرزا صاحب کی زندگی کی سب سے بڑی اہم اور آخری پیشین گوئی جس کو اللہ نے پورا نہ ہونے دیا اور مرزا صاحب کو جھوٹا ثابت کر دیا اور وہ ہے مولانا ثناءاللہ امرتسری m کے ساتھ مباہلہ موت (مباہلہ موت کی پیشین گوئی) جس نے مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے خود ساختہ جھوٹے دعوؤں کو جڑ سے اکھاڑ کر رکھ دیا اور پوری دنیا کے سامنے واضح کر دیا تا کہ قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے کوئی حیل و حجت باقی نہ رہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی زندگی کی سب سے بڑی پیشین گوئی جو جھوٹی ثابت ہوئی۔

سب سے بڑی مباہلہ والی پیشین گوئی سچی نہ نکلی

مرزا صاحب خود لکھتے ہیں ملاحظہ کیجیے:

''بخدمت مولوی ثناءاللہ صاحب

السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

مدت سے آپ کے پرچہ اہلحدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود و کذاب دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لیے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں اور ان تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی

کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے تا خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے۔ اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندی میں ہی وارد نہ ہوئی تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بناء پر پیشگوئی نہیں، محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔ اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افتراء کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین! مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون وہیضہ وغیرہ امراضِ مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے کھلے طور پر میرے رو برو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین! میں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد

سے گزر گئی۔ وہ مجھے اُن چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کے لیے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انہوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت **لاتقف مالیس لک به علم** پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دوکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدکار آدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انھیں تہمتوں کے ذریعے سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لیے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں درحقیقت مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ **ربنا افتح بيننا وبين قومنا بالحق وانت خير الفاتحين. آمين**

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم

عبداللہ الصمد مرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ واید

مرقومہ 15 اپریل 1907ء

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص 705 از مرزا غلام احمد قادیانی)

5 نومبر 1907ء کو مرزا صاحب نے اعلان کیا۔

''مولوی ثناء اللہ کے متعلق جو لکھا گیا ہے، یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا

تعالیٰ ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔''

(ملفوظات ج9 ص268 از مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا صاحب کے مولانا ثناء اللہ امرتسری m کے متعلق اشتہارات اور بیانات سے مندرجہ ذیل باتیں سامنے آتی ہیں:

- مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اور مولانا ثناء اللہ امرتسری m میں سے جو جھوٹا ہے، وہ سچے کی زندگی میں ہی فوت ہو جائے گا۔
- ان دونوں میں جسے بھی موت آئے، وہ قتل کی رو سے نہیں، بلکہ وہ کسی مہلک بیماری جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ میں ہلاک ہوگا۔
- یہ دعا خدا کی تحریک پر کی گئی تھی اور اس کی قبولیت کا مرزا صاحب کو الہام بھی ہو گیا تھا۔

آخر کار کیا ہوا؟

- خدا نے کیا فیصلہ کیا؟
- کسے پہلے موت آئی؟
- اور کون، کس بیماری سے ہلاک ہوا؟

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی تاریخ وفات 26 مئی 1908ء ہے۔ یعنی مرزا صاحب اپنی دعا کے تقریباً 13 ماہ اور بارہ دن بعد ہیضہ کی بیماری سے مر گئے۔

جبکہ مولانا ثناء اللہ امرتسری m اس دعا کے تقریباً چالیس سال بعد (پاکستان بننے کے بعد) 15 مارچ 1948ء کو طبعی موت سے اللہ کو پیارے ہوئے۔

مرزا صاحب کی یہ پیشین گوئی مباہلہ کی حیثیت رکھتی تھی جس سے حق اور باطل کا فیصلہ ہوتا ہے۔

مرزا صاحب نے بڑے بلند بانگ دعوے سے یہ پیشین گوئی کی تھی اور بڑے وثوق سے اور اپنے ''الہامات'' سے یہ کہا تھا کہ جو جھوٹا ہوگا وہ سچے کی زندگی میں جلد ہی اور ہیضہ یا طاعون

وغیرہ سے ہلاک ہوگا۔ مرزا صاحب خود ہیضہ سے ہلاک ہوئے اور جلد ہی ہلاک ہوئے مولانا ثناءاللہ امرتسری کی زندگی میں ہی مرگئے اور زبان حال سے یہ اعلان کر گئے کہ مولانا ثناءاللہ امر تسری اوران کا عقیدہ ختم نبوت اور دین اسلام ہی سچا ہے میرے دعوے جھوٹے ہیں۔

میرے بھائیو اور بہنو! میں درد دِل کے ساتھ آپ سے التجا کرتا ہوں کہ اب آپ بھی غور وفکر سے حق اور سچ کا ساتھ دیں اور جھوٹ اور باطل سے نجات حاصل کرلیں۔

مرزا صاحب کی درجنوں جھوٹی ''الہامی'' پیشین گوئیوں میں سے ہم نے صرف چند ایک کا ذکر کیا ہے اختصار کے ساتھ، حوالے اور دلائل کے ساتھ بات واضح کر کے سمجھائی ہے۔ دعوت ایمان کی نیت سے بے لوث ہو کر، ہر قسم کے تعصب سے بالاتر ہو کر، خالص اللہ رب العزت کی رضا اور آپ کی خیر خواہی کے لیے یہ ٹوٹی پھوٹی تحریر لکھی ہے تا کہ ہم سب دوزخ کی آگ سے بچ جائیں، صراط مستقیم پر چل کر جنت کے حق دار بن جائیں۔ اللہ پاک ہم سب کو دین اسلام پر زندہ رکھے اور ایمان کامل پر موت نصیب فرمائے۔ آمین یاارحم الرحمین۔

مرزا صاحب کی فحش شاعری اور مضامین کی جھلکیاں

محمدی بیگم کے عشق میں مرزا صاحب کے اشعار ملاحظہ کریں جو مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے نے تحریر کئے ہیں۔

''عشق کا روگ ہے کیا پوچھتے ہو اس کی دوا
ایسے بیمار کا مرنا ہی دوا ہوتا ہے
کچھ مزہ پایا میرے دل ابھی کچھ پاؤ گے
تم بھی کہتے تھے کہ الفت میں مزہ ہوتا ہے''

(سیرت المہدی جلد اول حصہ اول ص213)

☆☆☆☆☆☆

''سبب کوئی خداوندا بنا دے
کسی صورت سے وہ صورت دکھا دے
کرم فرما کے آ او میرے جانی
بہت روئے ہیں اب ہم کو ہنسا دے
کبھی نکلے گا آخر تنگ ہو کر
دلا ایک بار شورو غل مچا دے''

(سیرت المہدی جلد اول حصہ اول ص213۔231۔232 روایت نمبر 228)

آریہ عورتوں کے متعلق فحش کلام

''جن کو رسم نیوگ پیاری ہے — دین ودنیا میں ان کی خواری ہے
دوسرا بیاہ کیوں حرام نہ ہو — جب کہ رسم نیوگ جاری ہے

چپکے چپکے حرام کروانا — آریوں کا اصول بھاری ہے
زن بیگانہ پر یہ شیدا ہیں — جس کو دیکھو وہی شکاری ہے
غیر مردوں سے مانگنا نطفہ — سخت خبث اور نابکاری ہے
غیر کے ساتھ جو کہ سوتی ہے — وہ نہ بیوی زن بازاری ہے
بیٹا بیٹا پکارتی ہے غلط — یار کی اس کو آہ وزاری ہے
دس سے کروا چکی زنا لیکن — پاک دامن ابھی بیچاری ہے
لال صاحب بھی کیسے احمق ہیں — ان کی لالی نے عقل ماری ہے
گھر میں لاتے ہیں اس کے یاروں کو — ایسی جو رو کی پاسداری ہے
شرم وغیرت ذرا نہیں باقی — کس قدر ان کی بردباری ہے
ہے قوی مرد کی تلاش انہیں — خوب جورو کی حق گزاری ہے‘‘

(آریہ دھرم مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 ص 75۔76 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب نے اپنا فحش تعارف کروایا

’’کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں — ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار ہوں‘‘

(روحانی خزائن جلد 21 ص 127 از مرزا قادیانی)

تلاش حق کے مسافر و ذرا غور تو کرو کہ مرزا صاحب جو خود کو مجدد، مسیح موعود اور نبی و رسول کا نام دیتے ہیں کس قسم کے الفاظ استعمال کر رہے ہیں۔

نیک آدمی تو وہ ہوتا ہے جس کی زبان سے تو کیا دل سے بھی کوئی فحش کلام کا تصور نہ گزرے۔ جس کی زبان ہر وقت شیریں کلام سے متصف ہو۔

کیا حق آپ پر واضح نہیں ہوا؟ کیا اب بھی آپ مرزا صاحب کو مجدد، مسیح موعود اور نبی مانتے ہیں؟ خلوص دل سے سوچیں۔

مرزا صاحب کے مضامین کیسے ہیں؟

مرزا صاحب سے سنیے:

’’میرے مضامین نازک اندام عورتوں کی طرح تھے پس حسن کے ساتھ پھر اس آواز کے ساتھ جو بطور قبا کے تھی دل اس کی طرف جھک گئے۔‘‘

(حجۃ اللہ، مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 ص 227 از مرزا قادیانی)

مزید سنیے:

’’میں دیکھتا ہوں کہ نرم اندام عورتیں اسرار کی ہمارے لیے ننگی ہوگئی اور غیروں سے وہ چھپنے والیوں کی طرح دور ہوگئیں اور جب کہ وہ ہودہ سے زینت کے ساتھ نکلیں پس ان کا حسن اندام دیکھنے والوں کا دل لے گیا اور جب ان کا حسن اپنے نور کے ساتھ چمکا پس اندھیرا چلا گیا جیسا کہ وہ لوگ جو اپنے گھروں سے آوارہ پھرتے ہیں اور معشوقوں میں سے بہت کم ہوگا جس کا حسن ہمارے ان باکرہ مضامین کی طرح ہوگا اور رخسار روشن ہوں گے۔‘‘

(حجۃ اللہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 ص 247 از مرزا قادیانی)

نماز کے متعلق فحش بات:

’’نماز پڑھنے میں آدمی کو وہی لذت آتی ہے جیسی کہ مرد کو عورت کے ساتھ ہم بستری کرنے سے آتی ہے۔(استغفر اللہ)‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 ص 188 تا 196 مخلصاً از مرزا قادیانی)

ہندوؤں کا پرمیشر (خدا کا نام) کون اور کہاں ہے:

’’ہندوؤں کا پرمیشر (خدا) ناف سے دس انگلی نیچے ہے سمجھنے والے سمجھ لیں۔‘‘(یعنی آلہ تناسل)

(چشمہ معرفت مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 ص 114 از مرزا قادیانی)

نماز کی فحش حالت اور تصور

''جیسا کہ نطفہ کبھی حرام کاری کے طور پر کسی رنڈی کے اندام نہانی میں پڑتا ہے تو اس میں بھی وہی لذت نطفہ ڈالنے والے کو حاصل ہوتی ہے جیسا کہ اپنی بیوی کے ساتھ پس ایسا ہی خشوع خضوع مخلوق پرستوں کی حالت ذوق وشوق رنڈی بازوں سے مشابہ ہے ان لوگوں کو جو اغراض دینویہ کی خاطر خدا تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اس نطفہ سے مشابہت رکھتا ہے جو حرام کار عورتوں کے اندام نہانی میں جا کر باعث لذت ہوتا ہے۔''

(تفسیر مسیح موعود جلد 3 ص 6-354) (ضمیمہ براہین احمدیہ جلد 5 ص 193)

(روحانی خزائن جلد 21 ص 193 از مرزا قادیانی)

مزید دیکھیے:

''یاد رکھنا چاہیے کہ نماز اور یاد الٰہی میں جب کبھی انسانوں کو حالت خشوع میسر آتی ہے اور وجد اور ذوق پیدا ہوتا ہے اور لذت محسوس ہوتی ہے تو یہ اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اس انسان کو رحیم خدا سے تعلق حقیقی پیدا ہو گیا ہے جیسا کہ اگر نطفہ اندام نہانی کے اندر داخل ہو جائے اور لذت بھی محسوس ہو تو اس سے یہ نہیں سمجھا جائے گا کہ اس نطفہ کو رحم سے تعلق ہو گیا ہے............ حالت خشوع جس کو کہتے ہیں وہ نطفہ کی اس حال سے مشابہ ہے جب وہ ایک صورت انزال پکڑ کر اندام نہانی کے اندر گر جاتا ہے۔''

(تفسیر مسیح موعود ص 354) (ضمیمہ براہین احمدیہ جلد 5 ص 192) (روحانی خزائن جلد 21 ص 192 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! ہم نے مرزا صاحب کی تحریرات کے صرف چند نمونے بطور ثبوت کے آپ کو دکھائے ہیں کہ مرزا صاحب کی شاعری بھی کتنی فحش، گندی، بے ہودہ اور مثالیں بھی

کتنی فحش اور اپنی تحریرات کے بارے میں کیا لکھتے تھے۔ ہندو خدا کو پرمیشر کہتے ہیں تو مرزا صاحب نے خدا کونعوذ باالله (آلہ تناسل) کہا ہے۔تو ہین گستاخی اور کفرا لگ اور فحش بات الگ ہے۔ایسا کلام ایسی عبارات تو کوئی شریف غیر مسلم بھی نہیں لکھتا۔ چہ جائیکہ مسلمان کہے یا لکھے اور پھر ولایت،مہدویت،مسیحیت کے اور نبوت ورسالت کے دعوے کرے کیا ایسے انسان کو آپ امام مہدی مسیح موعود نبی اور رسول مان سکتے ہیں؟ کیا اس کی مثال حضرات انبیاء کرام f کی تاریخ میں مل سکتی ہے؟ ہرگز ہرگز نہیں کچھ تو غور کریں اور آنکھیں کھولیں اندھی عقیدت کی پٹی اتار دیں۔اور کسی شخصیت کو اپنا رہنما اور رہبر ماننے سے پہلے اس کی صورت وسیرت کو ضرور دیکھ لینا چاہیے اس کی گفتار اس کا کردار اس کی زندگی کے مختلف پہلو ضرور غور سے دیکھنے چاہیں کہ آیا اس قابل ہے کہ ہم اسے اپنا نجات دھندہ مانیں یا اپنا مرشد مان لیں۔یا الله کا نیک بندہ مان کر اس کی اتباع میں زندگی اور اپنا سب سے قیمتی اثاثہ ایمان برباد کرلیں۔غیر جانبدار ہوکر،تعصب کی عینک اتار کر۔اندھی عقیدت کی پٹی اتار کر اور عقل وشعور سے فیصلہ کریں۔ یہ ایمان اور آخرت کا معاملہ ہے الله پاک ہم سب کو ہدایت کاملہ نصیب فرمائے۔آمین یاارحم الراحمین۔

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی ''عقلمندی''

حضرات انبیاء کرام f انسانوں میں سب سے زیادہ عقل مند ہوتے ہیں کیونکہ وہ براہ راست اللہ رب العزت سے علم حاصل کرتے ہیں۔ اللہ پاک سے ہی فیض حاصل کرتے ہیں اور آسمانی ہدایت (وحی نبوت) کی روشنی سے ہی اپنے دل و دماغ کو منور کرتے ہیں۔ ان کے اندر نفاست فہم و فراست اور عقل و دانش سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ ادھر آپ مرزا صاحب کے دعوے تو مجدد سے لیکر نبوت اور خدائی تک کے دیکھیں اور دوسری طرف مرزا صاحب کی عقل و دانش کا مطالعہ کیجئے اور فیصلہ کیجئے کہ یہ کمال ''عقل مندی'' کس بات کا ثبوت ہے۔

کئی سال بے مقصد مقدمہ بازی کی:

''مرزا صاحب نے ایک طویل عرصہ تک زمین کے مقدمات کی پیروی کی مگر ایک فیصد بھی کامیابی نہ ملی۔''

(روحانی خزائن جلد 13 ص 182 از مرزا قادیانی)

چوزہ ذبح کرنے کی بجائے اپنی انگلی کاٹ ڈالی:

''ایک چوزہ ذبح کرنا چاہا مگر چوزے کی گردن کی بجائے اپنی انگلی پر چھری چلادی اور بہت سا خون بہہ نکلا۔''

(سیرت المہدی جلد اول حصہ دوم ص 258 روایت نمبر 307)

چینی کی جگہ نمک پھانک لیا:

''مرزا صاحب نے چینی کی جگہ نمک پھانک لیا جس سے سانس رک گیا اور بڑی تکلیف ہوئی۔''

(سیرت المہدی جلد اول حصہ اول ص 225 روایت نمبر 244)

سالن کی بجائے روٹی پر راکھ ڈال لی:

''مرزا صاحب نے اپنی والدہ سے بار بار سالن کا مطالبہ کیا تو والدہ نے تنگ آکر کہا کہ

جاؤ را کھ سے روٹی کھالو تو مرزا صاحب نے واقعتاً را کھ روٹی پر رکھ لی۔''

(سیرت المہدی جلد اول حصہ اول ص 225 روایت 245)

ریح کے مریض کے پیچھے نماز:

''مرزا صاحب نے اپنے مریدوں سمیت ایک ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھی جو مسلسل ریح خارج ہونے کا مریض تھا مرزا صاحب نے کہا نماز پڑھاؤ اگر آپ کی ہوگئی تو ہماری بھی ہو جائے گی۔''

(سیرت المہدی جلد اول حصہ سوم ص 614 روایت نمبر 654)

گھر والوں کے طعنوں سے ملازمت کرنا:

''اور ایسا ہوا کہ ان دنوں میں آپ گھر والوں کے طعنوں کی وجہ سے کچھ دنوں کے لیے قادیان سے باہر چلے گئے اور سیالکوٹ جا کر رہائش اختیار کر لی تو گزارا کے لیے ضلع کچہری میں ملازمت بھی کر لی۔''

(سیرت المہدی جلد 1 ص 142) (پیغام احمدیت ص 7۔24)

ساری زندگی کبھی اعتکاف نہ کیا:

''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ میں نے کبھی حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو اعتکاف بیٹھتے نہیں دیکھا خاکسار عرض کرتا ہے کہ میاں عبد اللہ صاحب سنوری نے بھی مجھ سے یہی بیان کیا ہے۔''

(سیرت المہدی جلد 1 ص 26)

مرزا صاحب تھیٹر گئے:

مفتی صادق قادیانی صاحب لکھتے ہیں:

''ایک شب دس بجے کے قریب میں تھیٹر میں چلا گیا جو مکان کے قریب ہی تھا اور

تماشہ ختم ہونے پر دو بجے رات کو واپس آیا حج منشی ظفر احمد صاحب نے میری عدم موجودگی میں میری شکایت کی کہ مفتی صاحب رات تھیٹر چلے گئے تھے حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایک دفعہ ہم بھی گئے تھے۔''

(ذکر حبیب ص14 از مفتی صادق)

مرزا صاحب بتوں کی نمائش دیکھنے گئے:

''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے بیان کیا کہ سفر ملتان کے دوران حضرت صاحب ایک رات لاہور میں شیخ رحمت اللہ صاحب کے ہاں بطور مہمان ٹھہرے تھے ان دنوں لاہور میں ایک کمپنی آئی ہوئی تھی اس میں قد آور موم کے بنے ہوئے مجسمے تھے جن میں بعض پرانے زمانے کے تاریخی بت تھے اور بعض میں انسانی جسم کے اندرونی اعضاء طبی رنگ میں دکھائے گئے تھے شیخ صاحب حضرت صاحب کو وہاں لے گئے اور حضور نے وہاں پھر کر تمام نمائش دیکھی۔''

(سیرت المہدی جلد2 ص534)

مرزا صاحب نے حج اور اعتکاف نہ کیا، کبھی زکوٰۃ نہ دی:

''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا ہ کہ حضرت مسیح موعود اور مرزا صاحب نے کبھی حج نہیں کیا اعتکاف نہیں کیا زکوٰۃ نہیں دی تسبیح نہیں رکھی۔''

(سیرت المہدی جلد2,3۔623)

واسکٹ میں اینٹ ڈال دی:

''مرزا بشیر الدین محمود جب بچہ تھا تو اس نے اپنے والد مرزا صاحب کی واسکٹ کی جیب میں ایک اینٹ ڈال دی جس سے مرزا صاحب کی پسلیاں دکھنے لگیں لیکن کئی دن تک مرزا صاحب نے اینٹ نہ نکالی۔''

(مسیح موعود مختصر حالات ص53)

الٹی جرابیں پہنتے تھے:

''مرزا صاحب لباس اس طرح پہنتے تھے کہ جرابوں کی ایڑی پاؤں کے تلے کی بجائے اوپر ہو جاتی تھی یعنی الٹی اور سیدھی جراب کا پتہ نہ چلتا تھا۔''

(سیرت المہدی جلد اول حصہ دوم ص344 روایت نمبر378)

جوتا الٹا پہنتے تھے:

''مرزا صاحب گرگابی کا دایاں پاؤں بائیں میں اور بایاں پاؤں دائیں میں ڈال لیتے تھے اور پتہ نہ چلتا تھا دائیں بائیں کا۔''

(سیرت المہدی جلد اول حصہ دوم ص344 روایت نمبر378)

کھاتے وقت سالن کا پتہ نہ چلتا:

''مرزا صاحب جب کھانا کھاتے تھے تو سالن کا پتہ نہ چلتا تھا کہ کیا کھا رہے ہیں۔''

(سیرت المہدی جلد اول حصہ دوم ص344 روایت نمبر378)

قمیض اور صدری کے بٹن غلط کاجوں میں لگاتے:

''مرزا صاحب قمیض کے بٹن درست نہ ڈالتے تھے اکثر اوقات بٹن اپنا کاج چھوڑ کر دوسرے میں لگے ہوتے تھے بلکہ صدری کے بٹن کوٹ کے کاجوں میں لگائے دیکھے گئے۔''

(سیرت المہدی حصہ اول ص417)

کپڑے تکیہ کے نیچے رکھ کر مسل لیتے:

''مرزا صاحب رات سوتے وقت کوٹ، صدری، ٹوپی، عمامہ اتار کر تکیہ کے نیچے

رکھ لیتے تھے رات بھر وہ مسلے جاتے صبح کو ان کی وہ حالت ہو جاتی مرزا بشیر احمد ایم اے کے بقول اگر نفاست پسند لوگ دیکھ لیتے تو اپنا سر پیٹ لیتے۔''

(سیرت المہدی جلد دوم حصہ اول ص419)

مختاری کے امتحان میں فیل ہو گئے:

''آپ نے مختاری کے امتحان کی تیاری کے لیے قانونی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا پر اس امتحان میں کامیاب نہ ہوئے یعنی فیل ہو گئے۔''

(سیرت المہدی جلد اول ص) (پیغام احمدیت ص7، 24)

(۱۴) بوٹ کو سیاہی ڈالنے کے لیے دوات بنا لیا:

''ایک دفعہ مرزا صاحب کہنے لگے میرے لیے کسی نے بوٹ بھیجے ہیں میری سمجھ میں ان کا دایاں بایاں نہیں آتا ہم نے آخر اسی کو سیاہی ڈالنے کے لیے (بطور دوات) بنا لیا۔''

(اخبار الفضل قادیان 16 اپریل 1936ء؛ اخبار الحکم قادیان 14 دسمبر 1934ء ص5)

(۱۵) کھانا کم کھاتے اور زیادہ ضائع کرتے:

''روٹی کے ٹکڑے آپ بہت سے کر لیا کرتے تھے اور یہ آپ کی عادت تھی دستر خوان سے اٹھنے کے بعد سب سے زیادہ ٹکڑے روٹی کے آپ کے آگے سے ملتے تھے .... سب مہمانوں کے برابر آپ کے آگے کھانا رکھا جاتا تھا مگر پھر بھی سب سے زیادہ آپ کے آگے سے بچتا تھا۔''

(سیرت المہدی جلد 1 ص45 از مرزا بشیر احمد ایم اے)

(۱۶) عورتوں والا غرارہ پہنتے تھے:

''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب)

اوائل غرارے استعمال فرمایا کرتے تھے پھر میں نے کہہ کر وہ ترک کروا دیئے............ خاکسار عرض کرتا ہے کہ غرارہ بہت کھلے پائنچے کے پاجامے کو کہتے ہیں۔(عورتوں والا غرارہ)''

(سیرت المہدی جلد 1 ص 60؛ ذکر حبیب ص 31)

(۱۷) مرزا صاحب کا پیشہ نبوت:

''مرزا صاحب کے بیٹے مرزا محمود احمد کا نام مڈل کے امتحان کے لیے فارم پُر کرنے کے لیے لکھا تو اس پر لڑکے کے باپ کا پیشہ نبوت لکھا گیا یہ رقعہ آپ بھی ملاحظہ فرمائیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت اقدس مرشدنا ومہدینا مسیح موعود

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

صاحبزادہ میاں محمود احمد کا نام برائے امتحان مڈل آج ارسال کیا جائے گا جس فارم کی خانہ پُری کرنی ہے اس میں ایک خانہ ہے کہ اس لڑکے کا باپ کیا کام کرتا ہے میں نے وہاں نبوت لکھا ہے یعنی پیشہ (نبوت)۔

(ذکر حبیب ص 193 از مفتی صادق)

مرزا صاحب کا ''دعویٰ نبوت'' کی دکان چلانا:

''بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ میں نے سنا کہ مرزا امام الدین اپنے مکان میں کسی کو مخاطب کر کے بلند آواز سے کہہ رہا تھا کہ بھئی (یعنی بھائی) لوگ حضرت صاحب کی طرف اشارہ تھا دکانیں چلا کر نفع اٹھا رہے ہیں ہم بھی کوئی دکان چلاتے ہیں والدہ صاحبہ فرماتی تھیں پھر اس نے چوہڑوں کی پیری کا سلسلہ جاری کیا۔''

(سیرت المہدی جلد 1 ص 28)

میرے بھائیو اور بہنو! اب آپ غور کریں کہ خاتم النبیین حضرت محمد عربی ﷺ تو اپنے دست مبارک سے خود اونٹ بھی ذبح فرما لیتے تھے اور مرزا صاحب کا دعویٰ کہ میں بعینہ وہی محمد رسول ﷺ ہوں اور ایک چوزہ بھی ذبح نہ کر سکے اور اپنی ہی انگلی کاٹ ڈالی۔

چینی کی جگہ نمک پھانک لینا تو صرف ایک بھول چوک ہے اور بھول چوک میں ہی نبوت و رسالت کے دعوے بھی کر دیے۔

روٹی پر راکھ رکھتے ہوئے یہ بھی نہ خیال آیا کہ روٹی گندی تو ہو جائے گی مگر کھائی نہیں جائے گی۔

باقی رہی نماز کی بات کہ ریح خارج ہونے والے کی اگر ہوگئی تو مرزا صاحب نے کہا کہ ہماری بھی ہو جائے گی۔ لیکن سوچنے کی بات ہے کہ اگر مرزا صاحب کی نماز نہ بھی ہوئی تو کیا فرق پڑتا ہے جب نبوت و رسالت اور خدائی تک کے دعوے کر کے انسان کا ایمان ہی نہ بچا تو نماز کہاں بچے گی جو اس کی فکر ہو۔

جس انسان کو یہ بھی پتہ نہ چلے کہ میری واسکٹ میں اینٹ رکھدی گئی ہے جس سے میری پسلیاں دکھ رہی ہیں۔ میری جرابیں الٹی ہیں اور جو میں نے گرگابی (جوتا) پہنا ہے وہ بھی الٹا ہے۔ کھانے میں پتہ نہیں کون سا سالن ہے۔ قمیض صدری کے بٹن پتہ نہیں کن کاجوں میں بند کرنے ہیں۔ اتنے ہوش وحواس سے بیگانہ کوئی عام آدمی تو نہیں ہوسکتا بلکہ مراق (مالیخولیا) کا دماغی مریض ہی ہوسکتا ہے۔ ٹانک وائن شراب کا عادی یا افیون کے مرکب کا عادی جس کی عقل وخرد بھی باقی نہ رہی ہو۔ اسی حال میں وہ چاہے نبوت و رسالت کے دعوے کرے یا امام مہدی ومسیح موعود ہونے کے دعوے کرے۔ چاہے آخری حد تک جا کر خدائی ذات وصفات تک کے دعوے کر دے وہ معذور ہے۔

کیونکہ وہ اگر دماغی مریض ہے تو اس کا قصور نہیں بلکہ وہ دماغی مرض کے ہاتھوں مجبور ہے تو ایسا دماغی مریض مختاری کے امتحان کی کیا تیاری کرتا اور کیسے پاس ہوسکتا تھا؟ وہ چاہے

بوٹ کو بطور دوات استعمال کرے یا روٹی کے ٹکڑے کر کے بہت سا کھانا ضائع کرے۔ وہ اگر عورتوں والا غرارہ پہنے تو کیا ہوا وہ تو پہلے ہی کہہ چکا ہے کہ میرا اپنے خدا سے ایک نہانی تعلق ہے'' ''میں نے کشف میں دیکھا کہ میں عورت ہوں'' ''میں مریم کے رنگ میں حاملہ ہوا اور عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی'' یہ سب کچھ تو مرزا صاحب نے اپنے عورت ہونے کے دعوے کے طور پر بیان کیا ہے اب اگر غرارہ بھی پہن لیا تو کیا ہوا وہ بھی عورتوں ہی کا لباس ہے ہم کیسے اعتراض کر سکتے ہیں؟ ہمیں تو صرف یہ بات واضح کرنا ہے کہ عورت کیسے نبی بن سکتی ہے یا عورتوں کی صفات والا کیسے نبی بن سکتا ہے؟ یا اتنی کم عقلی اور بے وقوفیوں اور بھول بھلکڑوں والی صفات کا مالک ایک انسان کیسے امام مہدی، مسیح موعود اور نبی اور رسول بن سکتا ہے؟

لیکن ایک بات اور بھی تو ہے کہ نبوت تو مرزا صاحب کا پیشہ ہے۔ پیشہ کا مطلب ہوتا ہے کاروبار۔ یعنی ذریعہ آمدن اور ذریعہ آمدن کوئی بھی ہو اس سے انسان کی حقیقت یا اصلیت تو نہیں بدل سکتی۔ باقی اگر آپ غور و فکر کریں تو روز روشن کی طرح واضح دلائل اور ثبوت آپ کے سامنے ہیں غیر جانبدار ہو کر فیصلہ کریں۔

میرے بھائیو اور بہنو! میرے عزیزو! آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ جب حق سامنے آ جائے تو باطل کو چھوڑنے میں دیر کیسی؟ آپ کے سامنے حق و باطل دونوں راستے کھلے ہیں۔ کامیابی اور ناکامی کا راستہ آپ کو معلوم ہے۔ بس قدم بڑھانے کی دیر ہے۔ آپ اس مالک کائنات کا نام لے کر قدم بڑھا لیجیے جس نے آپ کو پیدا کیا ہے اور حق کو آپ پر واضح کر دیا ہے۔ خدا آپ کو ثابت قدمی سے (حقیقی) اسلام و ایمان پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین یا ارحم الراحمین)

مرزا صاحب کا غیر محرم عورتوں سے تعلق

میرے بھائیو اور بہنو! اللہ رب العزت قرآن پاک میں فرماتا ہے:
ترجمہ: (اے نبی ﷺ) مسلمان (مومن) مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔

(سورہ النور آیت 130)

اللہ رب العزت ایک اور جگہ فرماتا ہے:
ترجمہ: زنا کے قریب مت جاؤ کیونکہ یہ بے حیائی اور برا راستہ ہے۔

(سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر 32)

اس میں یہ نہیں فرمایا کہ زنا نہ کرو بلکہ یہ فرمایا کہ زنا کے قریب بھی نہ جاؤ یعنی وہ تمام راستے اور طور طریقے جو زنا سے قریب کرتے ہیں اور زنا کا سبب بنتے ہیں ان سے بھی منع فرما دیا۔

(تدبر القرآن جلد نمبر 3)

مرد و عورت کے اختلاط سے ممانعت

حدیث مبارکہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص بھی کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں یکجا نہ ہو سوائے اس رشتہ دار کے جو محرم (جس سے نکاح حرام) ہو۔

(صحیح بخاری شریف و مسلم شریف)

حدیث مبارکہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
ترجمہ: میری امت کے تمام لوگ معاف کر دیے جائیں گے مگر ان لوگوں کو معاف

نہیں کیا جائے گا جنہوں نے اعلانیہ گناہ کیے ہیں۔

(صحیح مسلم شریف واحیاء العلوم)

اعلانیہ گناہ مثلاً پردہ نہ کرنا۔ غیر محرم سے تنہائی میں وقت گزارنا، باتیں کرنا، چھونا یا جسمانی خدمت کروانا وغیرہ۔

غیر عورتوں سے بات چیت کی ممانعت

حدیث مبارکہ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: عورتوں سے ان کے شوہروں کی موجودگی کے بغیر بات چیت نہ کی جائے۔

(رواہ طبرانی فی الکبیر)

نامحرم عورت کے ساتھ تنہائی کی ممانعت

اللہ رب العزت قرآن پاک ہی میں فرماتا ہے

ترجمہ: اے ایمان والو شیطان کے قدم بقدم مت چلو جو شخص شیطان کے قدموں کی پیروی کرے تو وہ بے حیائی اور برے کاموں کا ہی حکم دیتا ہے۔

(سورہ النور آیت نمبر 21)

میرے بھائیو اور بہنو! غیر محرم کے ساتھ تنہائی میں ہونا شیطان کا وہ ہتھکنڈہ ہے جس کے ذریعے وہ لوگوں کو زنا میں مبتلا کرتا ہے اسی لیے اسلام نے اس چور دروازے کو بھی بند کر دیا ہے۔

حدیث مبارکہ:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: جب بھی کوئی آدمی غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو ان کے درمیان تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

(ابوداؤد شریف، مسند احمد، ترمذی شریف)

حدیث مبارکہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

آنکھیں زنا کرتی ہیں اوران کا زنا دیکھنا ہے۔ ہاتھ زنا کرتے ہیں ان کا زنا پکڑ دھکڑ ہے پاؤں بھی زنا کرتے ہیں ان کا زنا اس راستہ پر چلنا ہے اور زبان کا زنا بات چیت ہے اور دل کا گناہ آرزو اور خواہش ہے اور شرم گاہ ان سب کی تصدیق یا تکذیب کر دیتی ہے۔

حضور خاتم النبیین ﷺ کا واقعہ

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ k فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے پردے کے پیچھے سے حضور اقدس ﷺ کے دست مبارک میں ایک پرچہ دینا چاہا تو حضور ﷺ نے اپنا مبارک ہاتھ کھینچ لیا اور پرچہ ہاتھ میں نہ لیا۔ چونکہ پرچہ والے ہاتھ کی انگلیوں پر نظر پڑ گئی تھی اس لیے فرمایا میں نہیں جانتا کہ یہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا؟

اس عورت نے عرض کیا کہ یہ عورت کا ہاتھ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ناخنوں (کی سفیدی) کو مہندی سے بدل دیتی۔

یہ حضور خاتم النبیین ﷺ کی احتیاط تھی جو کہ معصوم عن الخطا ہیں یعنی جن کو گناہ کا خیال بھی نہیں آ سکتا۔ ان آیات مبارکہ اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں آپ مرزا صاحب کی جلوت، خلوت، غیر عورتوں سے اختلاط اور تعلق ملاحظہ کیجیے:

زینب ساری رات خدمت کر کے سرور حاصل کرتی:

> ''ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ میری لڑکی زینب بیگم نے مجھ سے بیان کیا کہ تین ماہ کے قریب حضرت اقدس کی خدمت میں ہوں گھر میں پنکھا وغیرہ اور اس طرح کی خدمت کرتی تھی بسا اوقات ایسا ہوتا کہ نصف رات یا اس سے زیادہ مجھ کو پنکھا ہلاتے گزر جاتی تھی مجھ کو اس اثنا میں کسی قسم کی

تکان یا تکلیف محسوس نہ ہوتی تھی بلکہ خوشی سے دل بھر جاتا تھا دو دفعہ ایسا موقعہ آیا کہ عشاء سے لیکر صبح کی اذان تک مجھے ساری رات خدمت کرنے کا موقع ملا پھر بھی اس حالت میں مجھ کو نہ نیند نہ غنودگی اور نہ تھکان معلوم ہوئی بلکہ خوشی اور سرور پیدا ہوتا تھا............تو حضور نے فرمایا کہ زینب اس قدر خدمت کرتی ہے کہ ہمیں اس سے شرمندہ ہونا پڑتا ہے اور آپ کئی دفعہ اپنا تبرک مجھے دیا کرتے تھے۔''

(سیرت المہدی جلد اول حصہ سوم ص789 روایت910)

خادمہ مرزا صاحب کے پاس بیٹھ کر نہاتی:

''حضرت مسیح موعود کے گھر میں ایک نیم دیوانی سی عورت بطور خادمہ کے رہا کرتی تھی ایک دفعہ اس نے کیا حرکت کی کہ حضرت (مرزا) صاحب جس کمرے میں لکھنے پڑھنے کا کام کرتے تھے وہاں ایک کونے میں کھرا تھا جس کے پاس پانی کے گھڑے رکھتے تھے وہاں اپنے کپڑے اتار کر اور ننگی بیٹھ کر نہانے لگ گئی حضرت صاحب اپنے کام تحریر میں مصروف رہے اور کچھ خیال نہ کیا جب وہ نہا چکی تو ایک اور خادمہ اتفاق سے آنکلی اس نے اس کو ملامت کی کہ حضرت صاحب کی کمرے میں موجودگی میں تم نے یہ کیا حرکت کی تو اس نے ہنس کر جواب دیا کہ انہوں کچھ دیدا ہے یعنی انہیں کچھ دکھائی دیا ہے۔''

(ذکر حبیب ص30 از مفتی صادق)

بھانو رات کو ٹانگیں دباتی:

''حضرت صاحب کے ہاں ایک ملازمہ تھی بھانو بی بی وہ ایک رات جب کہ خوب سردی پڑ رہی تھی حضور کو دبانے بیٹھی چونکہ وہ لحاف کے اوپر سے دباتی تھی اس لیے اسے یہ پتہ نہیں لگا کہ جس چیز کو دبا رہی تھی وہ حضور کی ٹانگیں نہیں بلکہ پلنگ کی پٹی

ہے تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا بھانو آج بڑی سردی ہے بھانو کہنے لگی ہاں ''جی تاں تے تہاڈیاں لتاں لکڑی وانگوں ہوئیاں ہوئیاں این'' یعنی جی ہاں جبھی تو آپ کی لاتیں لکڑی کی طرح سخت ہو رہی ہیں۔''

(سیرت المہدی جلد اول حصہ سوم ص 722 روایت 780)

کئی سال تک گھر میں صرف عورتوں کے امام:

''باہر مردوں میں نمازیں باجماعت ہونے کے علاوہ آخری سالوں میں حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) ایک بہت بڑے عرصے تک اندر عورتوں میں خود پیش امام ہو کر مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک لمبے عرصے تک جمع کراتے رہے۔''

(ذکر حبیب ص 51 از مفتی صادق)

مرزا صاحب کی پہرے دار عورتیں:

''رسول بی بی بیوہ حافظ حامد علی نے بیان کیا کہ ایک زمانہ میں حضرت مسیح موعود کے وقت میں میں اور اہلیہ بابو شاہ دین رات کو پہرہ دیتی تھیں اور حضرت صاحب نے فرمایا ہوا تھا کہ اگر میں سوتے ہوئے بڑبڑاؤں (کوئی بات کروں) تو مجھے جگا دینا ایک دن کا واقعہ ہے کہ میں نے آپ کی زبان سے کوئی الفاظ سنے تو آپ کو جگا دیا اس وقت رات کے بارہ بج رہے تھے ان ایام میں عام طور پر پہرہ فجو منشیانی اہلیہ منشی محمد دین گوجرانوالہ اور اہلیہ بابو شاہ دین دیتی تھیں۔''

(سیرت المہدی جلد اول حصہ سوم ص 725 روایت نمبر 786)

خادمہ عائشہ کی شادی کس شرط پر کی:

مرزا صاحب کے ایک مرید نے اپنی نوجوان لڑکی جس کی عمر 15 سال تھی مرزا صاحب کے پاس بھیجی وہ مرزا صاحب کے پاس دو سال رہی وہ مرزا صاحب کے پاؤں دبایا کرتی تھی دو سال

بعد 17 سال کی عمر میں مرزا صاحب نے اس لڑکی کے والدین کو اس کی شادی کی اس شرط پر اجازت دی کہ جب تک میں زندہ رہوں یہ لڑکی قادیان سے باہر نہ جائے۔

(روزنامہ الفضل قادیان 20 مارچ 1928ء)

میرے محترم بھائیو اور بہنو! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ اسلام میں غیر محرم عورتوں سے اختلاط سے منع کیا گیا ہے اور پردے کا سخت حکم تو قرآن پاک سے ثابت ہے۔ میرے بھائیو! اگر آپ کی بیوی یا بیٹی کسی غیر مرد کی ٹانگیں دبائے، اکیلی راتوں کو پاس رہے اور خدمت کر کے سرور حاصل کرے، کسی غیر مرد کے سوتے میں اس کا پہرہ دے، کسی غیر مرد کے پاس کمرے میں بیٹھ کر ننگی نہائے، کوئی مرد آپ سے کہے کہ اپنی بیٹی کی شادی اس شرط پر کرنے دوں گا کہ جب تک میں زندہ ہوں یہ میرے گاؤں سے باہر نہ جائے گی۔ تو کیا آپ کی غیرت گوارا کرے گی؟

میری بہنو! اگر آپ کا خاوند غیر عورتوں سے ایسا اختلاط (تعلق) رکھے اور ایسی شرطیں لگائے تو کیا آپ برداشت کریں گی؟ یا آپ کی غیرت گوارا کرے گی؟ اس طرح کی خدمت کروانے والا اگر کہے کہ میں بزرگ اور ولی ہوں نیک آدمی ہوں تو کیا اس کی بزرگی اور نیکی کا اعتبار کیا جائے گا؟

آپ خود مرزا صاحب کی گھریلو زندگی کے حالات کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ جہاں پر اپنے مریدوں کی بیویوں اور بیٹیوں سے مرزا صاحب اپنی خدمت کرواتے تھے اور ساری ساری رات ٹانگیں دبواتے تھے پہرے پر عورتوں کو کھڑا کرتے تھے اور پھر کوئی عقیدت کا مارا غریب مرید اگر اپنی جوان بیٹی کی شادی کرنا چاہتا تھا تو اس پر بھی قربت کی شرطیں لگائی جاتی تھیں۔ آج کل کے آزاد ماحول میں اگر کوئی پیر یا مرشد اپنی مریدنیوں سے ایسا معاملہ رکھے تو کیا آپ اسے شریف انسان کہیں گے؟ یا اپنی بہو بیٹی یا بیوی اس کے پاس بھیجنا پسند کریں گے؟

آج سے تقریباً سوا سو سال پہلے کے شرم وحیا کے ماحول میں یہ کس درجہ کی آزادی اور آوارگی کی فضا تھی۔ ذرا غور کریں اور پھر مخدوم جس کی خدمت کی جا رہی ہے وہ عشقیہ ذہن بھی

رکھتا ہے اور محمدی بیگم جیسی پرائی لڑکی اور پرائی بیوی یعنی کسی کی منکوحہ بیوی کے عشق میں تڑپتا رہتا ہو۔ عشقیہ اور فحش گوئی اور کلام کا دلدادہ بھی ہو تو ایسے شخص سے خادمہ عورتوں کی عزت کی حفاظت کی ضمانت کون دے سکتا ہے آپ خود غور کریں ہم کیا کہہ سکتے ہیں؟

اور مرزا صاحب کا کہنا کہ زینب اس قدر خدمت کرتی ہے کہ ہمیں شرمندہ ہونا پڑتا ہے وہ کونسی خدمت تھی جس پر شرمندگی بھی ہوتی ہے۔ شرم وحیا کا پیکر مومنہ بیوی بھی اپنے خاوند کے پاس ''ننگی'' بیٹھ کر نہیں نہاتی اور خادمہ نہائے تو وہ کیا ماحول تھا۔ مرزا صاحب کی گھریلو زندگی کا آپ غور کریں۔

اسی طرح حکیم نوردین بھیروی بھی ان عورتوں میں بغیر کسی پردہ کے بیٹھ کر کتاب پڑھتے اور گپ شپ لگاتے کیونکہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ خود حکیم نورالدین صاحب سے بڑی محبت کرتی تھیں جن کا اقرار حکیم بھیروی صاحب نے ''خلافت'' سنبھالنے کے وقت خطبہ میں بھی کیا تھا کہ ''بیوی صاحبہ (نصرت جہاں بیگم) کے منہ سے بیسیوں مرتبہ میں نے سنا ہے کہ میں تو آپ کہ لونڈی ہوں......

(بدر جلد 12 نمبر1 مورخہ 4 جولائی 1912ء ص۔ 6,7)

(احمدیہ بلڈنگ لاہور کی مسجد میں خطبہ 1912ء) (مرقاۃ الیقین فی حیات نوردین ص نمبر6)

حدیث پاک میں تو آتا ہے کہ جب ایک غیر مرد اور غیر عورت دونوں تنہائی میں ہوتے ہیں تو ان کے درمیان تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

(بخاری ومسلم شریف)

مرزا بشیر الدین محمود کا خطبہ جمعہ میں اہم اعتراف
مرزا صاحب کبھی کبھی زنا کرتے تھے:

احمدیوں کا لاہوری گروپ جو مرزا صاحب کو مہدی، مجدد اور مسیح موعود مانتا ہے اس کے ایک ذمہ دار شخص نے خط لکھا جسے مرزا بشیر الدین محمود ''احمدیوں'' کے خلیفہ دوم نے قادیان میں اپنے خطبہ جمعہ میں پڑھ کر سنایا جس میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے:

''کہ حضرت مسیح موعود ولی اللہ تھے اور ولی اللہ (مرزا صاحب) بھی کبھی کبھی زنا کرلیا کرتے تھے پھر اگر انہوں نے زنا کرلیا تو کیا حرج ہے پھر لکھا ہے ہمیں مسیح موعود پر اعتراض نہیں۔ کہ وہ کبھی کبھی زنا کیا کرتے تھے ہمیں اعتراض موجودہ خلیفہ (مرزا بشیر الدین محمود) پر ہے کیوں کہ وہ ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے۔''

(خطبات محمود جلد 19 ص 534) (اخبار الفضل قادیان جلد 26 ش 200 مورخہ اگست 1938ء)

میرے بھائیو اور بہنو! اگر کوئی مرد افیون اور زد جام عشق جیسی شہوت انگیز ادویات کا بھی رسیا ہو اور آخری وقت تک مزید شادیوں کا شوقین بھی ہو اور اپنے مخالفین کو گندی گالیاں دینے (والے اخلاق) کا بھی پیکر ہو، اپنی زندگی میں تھیٹر دیکھنے بھی جا چکا ہو، پلومر کی ٹانک وائن (شراب) بھی پیتا ہو، نماز کی لذت کو عورت سے ہم بستری کی لذت سے تشبیہ دیتا ہو، جو غیر مسلم عورتوں کے بارے میں بھی فعل زنا کھول کھول کر بیان کرتا ہو، تو پھر نتیجہ آپ کے سامنے ہے اپنی عقل سلیم سے فیصلہ کیجئے گا اور مرزا بشیر الدین محمود کا اپنا اعتراف اور لاہوری احمدی ذمہ داروں کا بھی اعتراف کہ مرزا صاحب کبھی کبھی زنا کرتے تھے ہم اور آپ کو کیا کیا دکھائیں؟

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اور شراب، افیون، بھنگ

ٹانک وائن (شراب) کے لیے مرزا صاحب کا خط:

مجی اخویم حکیم محمد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ۔

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے آپ اشیاء خوردنی خود خرید دیں اور ایک بوتل ٹانک وائن پلومر کی دکان سے خرید دیں مگر ٹانک وائن چاہیے اس کا لحاظ رہے باقی خیریت ہے۔

والسلام

از مرزا غلام احمد قادیانی

(خطوط امام بنام غلام ص 5) (کشف الظنون ص 28)

ٹانک وائن کیا تھی؟

''ٹانک وائین کی حقیقت لاہور میں پلومر کی دکان سے ڈاکٹر عزیز احمد کی معرفت معلوم کی گئی کہ

ٹانک وائن ایک قسم کی طاقتور اور نشہ دینے والی شراب ہے جو ولایت برطانیہ سے سربند بوتلوں میں آتی ہے اس کی قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے۔''

(21 ستمبر 1933ء سودائے مرزا ص 39 از حکیم محمد علی پرنسپل طبیہ کالج امرتسر)

مرزا صاحب شراب جائز سمجھتے تھے:

''خاکسار عرض کرتا ہے کہ شراب کے لیے بھی حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کا یہی فتویٰ تھا کہ ڈاکٹر اور طبیب اگر دوائی کے طور پر بھی دے تو جائز ہے۔''

(سیرت المہدی جلد اول حصہ سوم ص 615 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب کے شراب پینے کا دفاع:

ڈاکٹر بشارت قادیانی لکھتے ہیں:

آپ کو ضعف کے دورے ایسے شدید پڑتے تھے کہ ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے تھے نبض ڈوب جاتی تھی میں نے خود ایسی حالت میں آپ کو دیکھا ہے تو اگر علاج کے لیے آپ ٹانک وائن شراب استعمال کرتے تھے تو کیا قباحت لازم آ گئی۔

(اخبار پیغام صلح لاہور جلد 23 ش 15 ص 65 مارچ 1935ء) (کشف الظنون ص 84)

میرے عزیز بھائیو اور بہنو! اب آپ دیکھ لیں کہ جو غیر عورتوں سے رات کی تنہائی میں ٹانگیں دبوائے پھر جنسی طاقت کے لیے علاج کے نام پر ولائتی شراب اور طاقت کی دوائیں بھی استعمال کرے وہ کیسے شریف آدمی ہوسکتا ہے؟ وہ کیسے امام مہدی مسیح موعود اور نبی و رسول ہوسکتا ہے؟

مرزا صاحب افیون کا استعمال اللہ کے حکم سے کرتے (نعوذ باللہ)

مرزا بشیر الدین محمود کا اعتراف

''حضرت مسیح موعود نے تریاق الٰہی دوا خدا تعالے کی ہدایت کے ماتحت بنائی اور اس کا ایک بڑا جزو افیون تھا اور یہ دوا کسی قدر افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اول (حکیم نور دین بھیروی) کو حضور چھ ماہ سے زائد عرصہ تک دیتے رہے اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوران کے وقت استعمال کرتے رہے۔''

(روزنامہ الفضل قادیان 19 جولائی 1929ء)

جنسی طاقت کی دوا ''ذدجام عشق'' استعمال کرتے:

''مرزا صاحب نے جنسی طاقت کا ایک یونانی مرکب تیار کیا جسکا نام رکھا ''ذدجام عشق'' جس کے اجزا تھے۔ زعفران، دار چینی، جائفل، افیون، مشک، عقرقرعا، شنگرف، قرنفل۔''

(سیرت المہدی جلد اول حصہ سوم ص 548، روایت نمبر 569 از مرزا بشیر احمد ایم اے)

مرزا صاحب کے زیر استعمال ادویات:

''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ مفصلہ ذیل ادویات حضرت مسیح موعود ہمیشہ اپنے صندوق میں رکھتے تھے اور انہیں کو زیادہ استعمال کرتے تھے انگریزی ادویہ میں کونین ایسیٹن سیرپ ارگٹ واء نیم، ایپی کاک کوکا اور کولا کے مرکبات، سپرٹ ایمونیا، بید مشک سٹرنس وائن، آف کارڈ لیور آئل، کلوروڈین، کاکل پن، سلفیورک ایسڈ، ایرومیٹک سکاٹس ایملیشن، رکھا کرتے تھے اور یونانی میں سے مشک، عنبر، کافور، ہینگ جدوار اور ایک مرکب جو کہ خود تیار کیا تھا جس کا نام تریاق الٰہی رکھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے ہینگ غربا کی مشک ہے اور فرماتے تھے کہ افیون

میں عجیب وغریب فوائد ہیں اس لیے اسے حکماء نے تریاق کا نام دیا ہے ان میں سے بعض دوائیں اپنے لیے ہوتی تھیں اور بعض دوسرے لوگوں کے لیے۔''

(سیرت المہدی جلد اول حصہ سوم ص 801 روایت نمبر 929 از مرزا بشیر احمد ایم اے)

افیون اور بھنگ کے مرکبات:

''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نے سل اور دق کے مرض کے لیے ایک گولی بنائی تھی اس میں کونین اور کافور کے علاوہ افیون، بھنگ اور دھتورہ وغیرہ زہریلی ادویہ بھی داخل کی تھیں اور فرمایا کرتے تھے کہ دوا کے طور پر ممنوع چیز بھی جائز ہو جاتی ہے۔''

(سیرت المہدی جلد اول حصہ سوم ص 615 روایت نمبر 655 از مرزا بشیر احمد ایم اے)

بھنگ، افیون شراب کے بارے میں مرزا صاحب کا اعتراف:

''بات یہ ہے کہ شراب اور اس کے بہن بھرا بھنگ افیون وغیرہ ایسی خراب شئی ہیں کہ ان سے مٹی پلید ہوتی ہے مگر پھر وہ مذہب کیسے اچھا ہو سکتا ہے جس میں ایسی تعلیم ہو۔''

(ملفوظات جلد دوم ص 423 از مرزا قادیانی)

مسٹر جی ڈی کھوسلہ کا فیصلہ:

''معلوم ہوتا ہے کہ (مرزا صاحب) ایک ٹانک استعمال کیا کرتے تھے جس کا نام پلومر کی ٹانک وائن تھا اور ایک موقعہ پر اپنے ایک دوست کو خط بھی لکھا کہ لاہور سے خرید کر دیں۔ دوسرے ایک دو خطوط میں یاقوتی کا ذکر بھی ہے اور موجود خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے خود اعتراف کیا ہے کہ اس کے باپ ٹانک وائن استعمال کرتے تھے اور وہ ایسے انسان تھے جسے رنگین مزاج کہہ سکتے ہیں۔''

(روزنامہ الفضل قادیان مورخہ 15 جون 1935ء)

میرے بھائیو اور بہنو! اب آپ غور کریں کہ مرزا صاحب شراب بھی پیتے تھے ولائتی، چاہے بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے اور شراب پینے کا بیہودہ الزام مرزا صاحب نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر لگایا ہے کہ ''بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے پیتے تھے۔'' (نعوذ باللہ)

حقیقت یہ ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تو ہرگز ہرگز نہیں پیتے تھے مگر مرزا صاحب شراب پیتے بھی تھے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ اللہ نے نشہ آور اشیاء اور حرام اشیا میں شفا نہیں رکھی مرزا صاحب بطور دوا شراب کو جائز بھی سمجھتے تھے۔ حالانکہ شریعت اسلامی میں بطور دوا بھی شراب جائز نہیں ہے۔ مرزا صاحب افیون بھنگ وغیرہ کے فوائد بیان کرتے تھے اور افیون اور بھنگ کے مرکبات خود بھی استعمال کرتے تھے اور اپنے خلیفہ اول حکیم نور دین بھیروی کو بھی استعمال کرواتے تھے۔ جنسی طاقت کی دوائیں نسخہ زد جام عشق اور یاقوتی بھی استعمال کرتے تھے اور ان نشہ آور اور جنسی ادویات کا استعمال کونسی بیماری میں ہوسکتا ہے؟ یہ آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ صرف عیاشی کے لیے اور اضافی قوت حاصل کرنے کے لیے نشہ آور ادویات کا سہارا لیتے تھے اور اس کا اعتراف خلیفہ دوم مرزا بشیر الدین محمود نے بھی کیا اور پرانے مخلص (احمدی) قادیانی بھی بے شمار جانتے ہیں۔

مرزا بشیر الدین محمود صاحب کے بارے میں کون نہیں جانتا کہ وہ بے حد رنگین مزاج اور عیاش انسان تھے ہر وقت شراب کے نشے میں دھت رہتے اور زنا میں مبتلا رہتے اور قریبی عزیز اور محرم رشتہ داروں کو بھی معاف نہ کیا۔ کوئی خوبصورت عورت اور لڑکا نہ چھوڑا ان کے بارے میں درجنوں ایسے مخلص احمدی خواتین وحضرات کی حلفیہ شہادتیں موجود ہیں اور کچھ ابھی تک زندہ ہیں اور کئی ایک کی اولاد بھی موجود ہے اور مخلص احمدی ہیں مگر مرزا بشیر الدین محمود کی زنا کاریوں کے گواہ ہیں یا جن خواتین کے ساتھ انہوں نے زنا کیا اور انہوں نے قسمیں کھا کر بتایا یہ تمام قادیانی (احمدی) جماعت کے مخلص رکن تھے۔ پھر عجیب بات ہے کہ اس کے باوجود انہوں نے نہ مرزا صاحب کو چھوڑا نہ جماعت کو خیر باد کہا اور مرتے دم تک ''احمدی'' ہی رہے۔

اس سلسلے میں تفصیل کا وقت اور جگہ نہیں ہے کہ آپ کو تمام حوالوں سے مخلص قادیانیوں اور بڑے افراد کے حلفیہ بیانات اور تحریریں دکھائیں۔ اگر آپ تفصیل جاننا چاہتے ہیں تو کچھ کتابیں ہیں ان کا مطالعہ کر لیں مثلاً ''تاریخ محمودیت کے پوشیدہ اوراق'' ''کمالات محمودیہ'' ''شہر سدوم'' ''روحانی شکارگاہ''، ربوہ کا پوپ، دور حاضر کا مذہبی آمر، چند قابل غور حقائق، وغیرہ کا مطالعہ کر لیں یہ کتب آپ کے اپنے لوگوں نے ہی لکھی ہیں یعنی گھر کی شہادتیں ہیں اور پھر مرزا صاحب نے خود بھی اعتراف کیا ہے کہ شراب افیون اور بھنگ وغیرہ سے انسان کی مٹی پلید ہوتی ہے اور حلال حرام کی تمیز بھی نہیں رہتی خیالات اور اخلاق و کردار تک بگڑ جاتے ہیں اگر کوئی انسان اس کو جائز اور حلال سمجھ کر استعمال کرے تو اور بھی نقصان کی بات ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! آپ خود ہی فیصلہ کر لیں ہم اس سے زیادہ اور کیا کہہ سکتے ہیں؟ کوئی انسان زانیوں شرابیوں، اور افیونیوں کی بات مان کر انکے راستے پر چل کر کیسے نجات پا سکتا ہے؟

اس قماش کے لوگوں کو کیسے اپنا مذہبی رہنما تسلیم کر سکتا ہے؟

کیسے ولی، مجدد، مسیح موعود امام مہدی اور پھر سب سے بڑھ کر نبی اور رسول مان سکتا ہے؟

دین اسلام تو راست بازی، شرم وحیا، پاکدامنی، عفت وعصمت، پاکبازی اور غیر محرم سے نظر تک کی حفاظت کی تعلیم دیتا ہے۔ جو مذہبی لبادہ اوڑھ کر چندے کے نام پر اپنے عقیدت مندوں کا مال ناحق ہڑپ کر جائے۔ عقیدت مندوں کی عزت تک پامال کرے۔ ان کی عورتوں سے پہرے دلوائے، ٹانگیں دبوائے۔ کنواری اور شادی شدہ بچیوں سے بھی اختلاط رکھے۔ شادی کی اجازت بھی قریب رہنے کی شرط سے دے۔ وہ پھر بھی نیک کا نیک ہی ہے یہ تو اپنے آپ کو دھوکہ دینے والی بات ہے آپ خود اپنی عقل سلیم سے فیصلہ کیجیے۔

مرزا صاحب کے ''اخلاق'' کی ایک مختصر جھلک

میرے بھائیو اور بہنو! قرآن پاک میں اللہ رب العزت فرماتا ہے:
ترجمہ: (اے نبی ﷺ) بے شک ہم نے آپ کو سب سے عمدہ
(بڑے) اخلاق عطا فرمائے۔
(سورۃ القلم، آیت 4)

حدیث مبارکہ

☆ ''سب سے اچھا مومن وہ ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو۔''
☆ ''بداخلاق جنت میں نہیں جا سکتا۔''
☆ ''قیامت کے دن حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی چیز فائدہ نہیں دے گی۔''

عام مسلمان آدمی ہو یا کوئی نیک آدمی ہو وہ بھی اپنے اندر صبر تحمل اور برداشت کا مادہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی نیک آدمی یا کوئی ولی ہو اس کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کسی کو کوئی گالی دے یا کسی کو برے القاب سے پکارے یا کسی مخالف کے بارے میں غلط زبان استعمال کرے۔ مگر مرزا صاحب تو بات بات پر غصے میں آجاتے تھے اور اپنے مخالفوں کو گندی گالیاں ماؤں بہنوں بیٹیوں کی دیتے تھے۔ حتی کہ مرزا صاحب نے اپنے قلم سے بھی گالیاں اور برے القاب اپنی کتابوں میں خود لکھے ہیں۔ آیئے ان کی ایک جھلک آپ کو بھی دکھاتے ہیں مرزا صاحب نے اپنے مخالفین علماء کرام اور مشائخ عظام وقت کے ولیوں اور دین اسلام کے علمبرداروں کو جن القابات سے نوازا ہے آپ بھی دیکھ لیں۔

برے القابات اور گالیاں	کتاب جلد نمبر اور صفحہ نمبر کا حوالہ
اے بدقسمت، بدگمانو	روحانی خزائن جلد 4 ص 341 از مرزا قادیانی
اے مردار خور مولویو	روحانی خزائن جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی

اندھیرے کے کیڑو	روحانی خزائن جلد 11 ص 310 از مرزا قادیانی
اے بدذات	روحانی خزائن جلد 11 ص 329 از مرزا قادیانی
اے خبیث	روحانی خزائن جلد 11 ص 329 از مرزا قادیانی
اے پلید دجال	روحانی خزائن جلد 11 ص 330 از مرزا قادیانی
اے بدذات فرقہ	روحانی خزائن جلد 11 ص 21 از مرزا قادیانی
امام المتکبرین	روحانی خزائن جلد 11 ص 241 از مرزا قادیانی
الّو	روحانی خزائن جلد 21 ص 332 از مرزا قادیانی
ابولہب	روحانی خزائن جلد 9 ص 294 از مرزا قادیانی
پلید ملاؤں	روحانی خزائن جلد 4 ص 413 از مرزا قادیانی
باطل پرست بطالوی	روحانی خزائن جلد 11 ص 59 از مرزا قادیانی
پاگل	روحانی خزائن جلد 18 ص 442 از مرزا قادیانی
بدکار آدمی	روحانی خزائن جلد 6 ص 380 از مرزا قادیانی
بے الماتو	مجموعہ اشتہارات جلد 2 ص 69 از مرزا قادیانی
جاہل	مجموعہ اشتہارات جلد 14 ص 354 از مرزا قادیانی
جنگل کے وحشی	مجموعہ اشتہارات جلد 6 ص 333 از مرزا قادیانی
حرامی	مجموعہ اشتہارات جلد 6 ص 380 از مرزا قادیانی
حرام زادہ	مجموعہ اشتہارات جلد 9 ص 32 از مرزا قادیانی
خنزیر سے زیادہ پلید	مجموعہ اشتہارات جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی
خالی گدھے	مجموعہ اشتہارات جلد 11 ص 331 از مرزا قادیانی
ذلیل	مجموعہ اشتہارات جلد 14 ص 166 از مرزا قادیانی
دنیا کے کیڑے	مجموعہ اشتہارات جلد 12 ص 311 از مرزا قادیانی

دابتہ الارض	مجموعہ اشتہارات جلد 3 ص 173 از مرزا قادیانی
ذریت شیطان	مجموعہ اشتہارات جلد 11 ص 308 از مرزا قادیانی
رئیس الدجالین	مجموعہ اشتہارات جلد 11 ص 303 از مرزا قادیانی
رنڈیوں کی اولاد	مجموعہ اشتہارات جلد 5 ص 546 از مرزا قادیانی
شتر مرغ	مجموعہ اشتہارات جلد 11 ص 302 از مرزا قادیانی
شیاطین الانس	مجموعہ اشتہارات جلد 11 ص 302 از مرزا قادیانی
سغیموں کا نطفہ	مجموعہ اشتہارات جلد 22 ص 445 از مرزا قادیانی
سانپوں	مجموعہ اشتہارات جلد 8 ص 32 از مرزا قادیانی
عورتوں کی عار (عورتوں کی شرمگاہ)	مجموعہ اشتہارات جلد 19 ص 196 از مرزا قادیانی
غزنویوں کی جماعت پر لعنت	مجموعہ اشتہارات جلد 11 ص 342 از مرزا قادیانی
گندی روحو	مجموعہ اشتہارات جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی
گدھے	مجموعہ اشتہارات جلد 11 ص 331 از مرزا قادیانی
منحوس چہرے	مجموعہ اشتہارات جلد 9 ص 337 از مرزا قادیانی
تمام مسلمان ولدالحرام	مجموعہ اشتہارات جلد 9 ص 31 از مرزا قادیانی
میرے مخالف تمام مسلمان عیسائی یہودی مشرک	مجموعہ اشتہارات جلد 18 ص 382 از مرزا قادیانی
تمام مسلمان کنجریوں کی اولاد	مجموعہ اشتہارات جلد ص 547+548 از مرزا قادیانی
مسلمان مرد خنزیر اور عورتیں کتیاں	مجموعہ اشتہارات جلد 14 ص 53 از مرزا قادیانی
منحوس چہرے بندروں اور سوروں کی طرح	مجموعہ اشتہارات جلد 11 ص 337 از مرزا قادیانی
بھیڑیے	روحانی خزائن جلد 19 ص 150 از مرزا قادیانی
بچھو	روحانی خزائن جلد 19 ص 188 از مرزا قادیانی
دنیا کے کتے	روحانی خزائن جلد 12 ص 128 از مرزا قادیانی
عبدالشیطان (شیطان کا بندہ)	روحانی خزائن جلد 11 ص 342 از مرزا قادیانی

قوم کے خناسو	روحانی خزائن جلد 11 ص 17 از مرزا قادیانی
کرگس (گدھ)	روحانی خزائن جلد 19 ص 155 از مرزا قادیانی
ملعونین	روحانی خزائن جلد 11 ص 252 از مرزا قادیانی
مخنثوں	روحانی خزائن جلد 11 ص 402 از مرزا قادیانی
نیم عیسائیو	مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص 69 از مرزا قادیانی
نجاست خور جانور	روحانی خزائن جلد 18 ص 386 از مرزا قادیانی
ہامان	روحانی خزائن جلد 11 ص 340 از مرزا قادیانی
ہندوزادہ	روحانی خزائن جلد 11 ص 59 از مرزا قادیانی
یہودی صفت	روحانی خزائن جلد 11 ص 287 از مرزا قادیانی

مرزا صاحب نے علما کرام پر لعنت نمبر وار ایک ہزار تک لکھ کر اپنی کتاب میں ڈالی ہے۔ اگر ایک دفعہ لکھ لعنت کہہ دیتے تو وہ بھی الگ بات تھی مگر دل نہیں بھرا تو لعنت نمبر 1 لعنت نمبر 2 لعنت نمبر 3 اسی طرح ایک ہزار تک نمبر وار لعنت لکھ کر تسلی ہوئی۔ ایسی مثال آپ نے تاریخ میں نہ سنی ہوگی نہ کسی مصنف نے نمبر وار لکھ کر وقت اور سیاہی لعنت لکھنے میں ضائع کیا ہو اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ مرزا صاحب کے اندر کس درجہ کا بغض کینہ، حسد اور غصہ تھا کہ اپنے مخالف علماء کرام پر لعنت لکھ لکھ کر ایک دو تین اسی طرح ایک ایک ہزار تک لکھتے۔

(نور الحق مندرجہ روحانی خزائن جلد 8، ص 158 تا 162)

بداخلاق، بدزبان کون مرزا صاحب کا اعتراف

''بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بدزبان ہے جس دل میں یہ نجاست ہے بیت الخلا یہی ہے''

(درثمین ص 87 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! آپ جانتے ہیں کہ کسی کو برے لقب سے بلانا، لعنت ڈالنا اور گالیاں دینا کتنی بری بات ہے کیا کوئی شریف اور نیک انسان ایسا کر سکتا ہے؟ شریف انسان تو

گالیاں سن کے بھی برداشت کرتا ہے اور دعا دیتا ہے۔آپ کو بتایا جاتا ہے کہ نفرت کسی سے نہیں پیار ہر ایک سے'' مگر آپ کو یہ تو نہیں بتایا جاتا کہ آپ کے بڑے پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کس درجہ کے بااخلاق تھے۔کیا وہ بھی پیار سب سے اور نفرت کسی سے نہیں کرتے تھے؟ ہرگز نہیں بلکہ مرزا صاحب تو اپنے اوپر تنقید کرنے والے، وعظ ونصیحت کرنے والے، نبوت ورسالت اور خدائی کے دعوے سے توبہ کرنے کی تلقین کرنیوالے، اللہ سے ڈرانے والے، وقت کے بڑے بڑے علماء کرام اور مشائخ عظام وغیرہ کو جواب میں ان القابات سے نوازتے اور گالیاں زبان وقلم سے بھی دیتے۔ان کی نصائح پر عمل بھی نہ کرتے اور اپنے بلند بانگ جھوٹے دعوؤں پر ڈٹے رہتے۔یہ تمام گالیاں مرزا صاحب نے کسی کافر مشرک کو نہیں بلکہ ان مسلمانوں کو دی ہیں جو اپنے وقت کے ولی تھے۔علماء دین اور بزرگان دین کو نکالی ہیں، آپ خود مرزا صاحب کے عمدہ اخلاق کی جھلک دیکھ لیں میں نے سینکڑوں میں سے چند گالیاں نقل کیں ہیں۔

کیا امام مہدی اور مسیح موعود کے اخلاق ایسے ہوں گے؟ ہرگز ہرگز نہیں جس کے اخلاق ایسے ہوں وہ امام مہدی مسیح موعود تو کیا عام شریف غیر مسلم بھی نہیں ہوسکتا مومن مسلمان ہونا تو دور کی بات ہے۔مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں جو گالیاں لکھی ہیں کیا وہ بھی وحی کے ذریعے لکھی ہیں (نعوذ باللہ) کیا اللہ پاک کی طرف سے ایسا کلام آسکتا ہے ہرگز ہرگز نہیں۔ یہ بداخلاق انسان کے اپنے قلم کی سیاہی کے داغ ہی ہیں اللہ پاک کی طرف سے وحی نہیں ہے نہ آئی نہ آئے گی قیامت کی صبح تک۔

آپ خود غور کریں ہر حوالے پر، تحقیق اور تصدیق بھی کریں۔

میرے بھائیو اور بہنو! آپ کو مختصر ہر پہلو سے جھلکیاں دکھانے اور بات سمجھانے کا مقصد یہ ہے کہ آپ کی آنکھیں کھل جائیں اور آپ یہ جان لیں کہ جس مذہب اور بانی مذہب کی ہر بات دین اسلام سے الٹ اور الگ ہو وہ کیسے اسلام ہوسکتا ہے اللہ پاک ہم سب کو ہدایت نصیب فرمائے آمین یا ارحم الراحمین۔

''جماعت احمدیہ'' مرزا صاحب کی نظر میں

میرے بھائیو اور بہنو! حضرات انبیاء کرام f کی دعوت وتربیت کے نتیجے میں جو جماعت وجود میں آتی تھی وہ بھی اپنے نبی کی طرح ایک نمونہ جماعت ہوتی تھی۔ جس طرح خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی دعوت، تعلیم وتربیت کا اثر تھا کہ آپ ﷺ کے ساتھ ان کے امتی اور صحابی بھی پہاڑوں سے زیادہ بلند اور مضبوط ایمان والے، آسمان کے تاروں کی طرح روشن اخلاق وکردار والے، نورانی اعمال اور پاکباز سیرت وصورت والے بنے۔ اللہ پاک نے قرآن مجید میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی مثالیں بیان کیں، تعریفیں کیں اور اپنی رضا کا پروانہ جاری کر دیا اور قیامت تک کے لیے اپنے محبوب کی جماعت کو دین کا وارث اور ماڈل قرار دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی زندگیوں کی مثال پوری دنیا پیش کرنے سے قاصر ہے۔ جس طرح مہاجرین وانصار کے واقعات ہیں مواخات مدینہ ہو یا دوران جنگ پانی کی پیاس ہو ان کا ایثار اور قربانی بے مثل و بے مثال ہے۔ اسی طرح کسی بھی ولی درویش یا مرشد اور روحانی بزرگ یا پیر کی تعلیم وتربیت کا اثر ہوتا ہے کہ اس کے مریدین یا اس کے ماننے والے بھی اسی کے نقش قدم پر چلتے ہیں اور جیسا پیر یا مرشد ہوتا ہے ویسے ہی مرید بھی ہوتے ہیں۔ آپ نے مرزا صاحب کی اپنی ذات کے متعلق تو تمام ثبوت دیکھ لیے ہیں اب آپ مرزا صاحب کی جماعت اور خاص طور پر وہ لوگ جنہوں نے مرزا صاحب کو مانا اور ان کے ہاتھ پر ان کی زندگی میں ہی بیعت کی یعنی یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کو آپ مرزا صاحب کے ''صحابی'' کہتے ہیں۔ ان کے متعلق آپ خود مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی زبانی ہی ان کی تعریف سن لیجئے کہ وہ بھی کیسے اخلاق وکردار والے تھے:

قادیان میں یزیدی لوگ:

مرزا صاحب کو قادیان کے متعلق الہام ہوا کہ ''اس میں یزیدی لوگ پیدا کئے گئے ہیں۔''

(تذکرہ مجموعہ الہامات ص176) (ازالہ اوہام جلد1 ص38) (روحانی خزائن جلد6 ص138 از مرزا قادیانی)

قادیان کا اجتماع اخلاقی حالتوں کے بگاڑ کا ذریعہ:

’’اس اجتماع میں بعض دفعہ بباعث تنگی مکانات اور قلت وسائل مہمانداری ایسے نالائق رنجش اور خود غرضی کی سخت گفتگو بعض مہمانوں میں باہم ہوتی دیکھی ہے............سو ایسا ہی یہ اجتماع بھی بعض اخلاقی حالتوں کے بگاڑنے کا ایک ذریعہ معلوم ہوتا ہے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 ص 360) (شہادت القرآن ص 98) (روحانی خزائن جلد 2 ص 394 از مرزا قادیانی)

’’جماعت احمدیہ‘‘ کے بعض لوگ بھیڑیوں کی طرح:

’’بعض لوگ جماعت میں داخل ہو کر اور اس عاجز سے بیعت کر کے پھر بھی ایسے کج دل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں اور مارے تکبر کے سیدھے منہ سے اسلام علیکم نہیں کر سکتے............ بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 ص 361) (شہادت القرآن ص 99) (روحانی خزائن جلد 6 ص 395 از مرزا قادیانی)

نفسانی لالچوں اور کج دل لوگوں کی جماعت:

’’میں اس وقت کج دل لوگوں کا ذکر کرتا ہوں اور میں حیران ہوتا ہوں کہ خدایا یہ کیا حال ہے یہ کون سی جماعت ہے جو میرے ساتھ ہے نفسانی لالچوں پر کیوں ان کے دل گرے جاتے ہیں اور کیوں ایک بھائی دوسرے بھائی کو ستاتا اور اس سے بلندی چاہتا ہے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 ص 361) (شہادت القرآن ص 99) (روحانی خزائن جلد 6 ص 395 از مرزا قادیانی)

درندوں سے بدتر لوگ جماعت میں:

''بعض میں ایسی بدتہذیبی ہے کہ اگر ایک بھائی ضد سے اس کی چارپائی کو الٹا دیتا ہے اور اس کو نیچے گرا دیتا ہے پھر دوسرا بھی فرق نہیں کرتا اور وہ اس کو گندی گالیاں دیتا ہے اور تمام بخارات نکالتا ہے یہ حالات ہیں جو اس (قادیان) کے مجمع میں مشاہدہ کرتا ہوں تب دل کباب ہوتا ہے اور جلتا ہے اور بے اختیار دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ اگر میں درندوں میں رہوں تو ان بنی آدم سے اچھا ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 ص362) (شہادت القرآن ص100) (روحانی خزائن جلد 6 ص396 از مرزا قادیانی) (رسالت جلد 3 ص69 از مرزا قادیانی)

جماعت کے اکثر لوگ پرہیزگاری پاک دلی سے عاری:

''اخی مکرم حضرت مولوی نور دین صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ بارہا مجھ سے یہ تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور محبت باہم پیدا نہیں کی سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 ص361) (شہادت القرآن ص99) (روحانی خزائن جلد 6 ص395 از مرزا قادیانی) (تبلیغ رسالت جلد 3 ص68 از مرزا قادیانی)

اندھے اور احکام خداوندی کی بے قدری کرنے والے لوگ:

''میں کہتے کہتے ان باتوں کو تھک گیا ہوں کہ اگر تمہاری یہی حالتیں ہیں تو پھر تم میں اور غیروں میں فرق ہی کیا ہے لیکن یہ دل کچھ ایسے ہیں کہ توجہ نہیں کرتے اور ان آنکھوں سے مجھے بینائی کی توقع نہیں لیکن خدا اگر چاہے اور میں تو ایسے لوگوں سے دنیا اور آخرت میں بیزار ہوں اگر میں صرف اکیلا کسی جنگل میں ہوتا تو میرے لیے ایسے لوگوں کی رفاقت سے بہتر تھا جو خدا تعالے کے احکام کو عظمت سے نہیں دیکھتے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 ص363) (شہادت القرآن ص101) (روحانی خزائن جلد 6 ص37 از مرزا قادیانی)

''احمدی''افراد لومڑی، خنزیز اور سانپ:

مرزا صاحب اپنے متعلقین و مریدین کے متعلق خود کہتے ہیں۔

بن کے رہنے والو تم ہرگز نہیں ہو آدمی

کوئی ہے روبہ کوئی خنزیر اور کوئی ہے مار

(مجموعہ اشتہارات جلد1 ص361)(شہادت القرآن ص99)(روحانی خزائن جلد6 ص395 از مرزا قادیانی)

فسادی کتے اور مردار خور لوگ:

''وہ مفسد لوگ جو میرے ہاتھ کے نیچے ہاتھ رکھ کر اور یہ کہہ کر کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کیا پھر وہ اپنے گھروں میں جا کر ایسے مفاسد میں مشغول ہو جائیں کہ صرف دنیا ہی دنیا ان کے دلوں میں ہوتی ہے نہ ان کی نظر پاک نہ ان کا دل پاک ہے اور نہ ان کے ہاتھوں سے کوئی نیکی ہوتی ہے اور نہ ان کے پیر کسی نیک کام کے لیے حرکت کرتے ہیں اور وہ اس چوہے کی طرح ہیں جو تاریکی میں ہی پرورش پاتا ہے اور اسی میں ہی رہتا ہے اور اسی میں ہی مرتا ہے .... میں اس شخص کو اس کتے سے مشابہت دیتا ہوں، جو ایسی جگہ سے الگ نہیں ہوتا جہاں مردار پھینکا جاتا ہے اور جہاں سڑے گلے مردوں کی لاشیں ہوتی ہیں کیا میں اس بات کا محتاج ہوں کہ وہ لوگ زبان سے میرے ساتھ ہوں اور اس طرح پر دیکھنے کے لیے ایک جماعت ہوں۔''

(تذکرہ شہادتین ص78)(روحانی خزائن جلد2 ص78 از مرزا قادیانی)

''احمدیوں''کو خدا جلنے والی لکڑیوں میں پھینک دے گا:

''جس قدر لوگ میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہیں وہ سب کے سب ابھی اس بات کے لائق نہیں کہ میں ان کی نسبت کوئی عمدہ رائے ظاہر کر سکوں بلکہ بعض خشک لکڑیوں کی طرح نظر آتے ہیں جن کو میرا خداوند جو میرا متولی ہے مجھ سے کاٹ کر جلنے والی لکڑیوں میں پھینک دے گا۔''

(فتح اسلام ص68)(روحانی خزائن جلد3 ص40 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب کے بقول ''احمدی'' مسلمان نہیں:

''اگر مسلمان ان تعلیموں کے پابند ہو جائیں تو میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ فرشتے بن جائیں اور اگر وہ اس گورنمنٹ کے سب قوموں سے بڑھ کر خیر خواہ ہو جائیں تو تمام قوموں سے زیادہ خوش قسمت ہو جائیں اگر وہ مجھے قبول کر لیں اور مخالفت نہ کریں تو یہ سب کچھ انہیں حاصل ہوگا............اور میں یہ نہیں کہتا کہ گورنمنٹ عالیہ جبراً انہیں میری جماعت میں داخل کرے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد2 ص8-357)(تبلیغ رسالت جلد8 ص54)

میرے بھائیو اور بہنو! اب آپ تمام حوالوں پر غور و فکر بھی کریں اور تصدیق و تحقیق بھی کریں۔ دیکھیں کوئی حوالہ ہم نے اپنی طرف سے تو نہیں لکھ دیا اور مرزا صاحب نے کہا ہے کہ قادیان میں یزیدی لوگ پیدا کئے گئے ہیں۔ یزیدی سے مراد لیا جاتا ہے کہ بے رحم اور ظالم لوگ قادیان کے قصبے میں پیدا کئے گئے ہیں تو مرزا صاحب بھی قادیان میں ہی پیدا ہوئے ہیں۔ آگے مرزا صاحب نے قادیان میں سالانہ جلسے کے بارے میں کہا ہے کہ اس سے کوئی اصلاحی اور اخلاقی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ یہ اخلاقی حالتوں کے بگاڑنے کا ایک ذریعہ ہے۔

مرزا صاحب نے خود اقرار کیا ہے کہ میری بیعت کے بعد بھی اکثر لوگ کج دل ہی رہے۔ اپنی جماعت کے غریبوں کے لیے بھیڑیوں کی طرح ہیں اور تکبر سے سلام بھی نہیں کرتے اور خدا سے بھی گلہ کر رہے ہیں کہ یہ میری کیسی جماعت ہے اس میں مرزا صاحب نے اپنی تمام جماعت اور اپنے ساتھیوں کا ذکر کیا ہے کہ جو میرے ساتھ ہیں۔ جماعت سے مراد تمام لوگ ہیں اور ان کی اخلاقی حالت یہ ہے کہ ایک دوسرے کی چارپائی بھی الٹا دیتے ہیں اور گالیاں بکتے ہیں اور دل جلتا ہے کہ اگر درندوں میں رہوں تو بہتر ہے یعنی یہ لوگ درندوں سے بھی بدتر ہیں۔ مرزا صاحب کے ساتھی حکیم نور دین بھیروی نے بھی اعتراف کیا ہے کہ اکثر لوگ پاک دل اور پرہیزگار نہیں ہے اور اللہ کے احکام کی عظمت نہیں رکھتے اور اندھے ہیں۔ (یہ تو ایک حقیقت ہے

کہ اگر اندھے نہ ہوتے اور پاک دل اور پاک باز اور پرہیزگار ہوتے تو وہ کیسے اپنے سچے نبی اور آخری رسول حضرت محمد ﷺ سے بے وفائی کر کے قادیان کے پنجابی دیہاتی کو اللہ کا نبی مانتے اور امام مہدی اور مسیح موعود مانتے)

مرزا صاحب نے اپنے شعر میں اپنے مریدین کا تعارف خود ہی کروا دیا کہ وہ لومڑی کی طرح عیار اور خنزیر کی طرح ناپاک اور سانپ کی طرح نقصان پہنچانے والے ہیں اور فسادی کتے اور اندھیرے میں بھٹکنے والے چوہے اور مردار پر گرنے والے کتے ہیں۔

یہ بات تو واضح ہے کہ جو حق کو چھوڑ کر باطل کو اختیار کرتا ہے وہ اندھیرے میں بھٹکنے والا چوہا ہی ہوتا ہے اور جو دنیاوی لالچ (وہ چاہے نوکری کا ہو، لڑکی کا ہو، پیسہ کا ہو، یورپین ویزے کا ہو) غرض کسی بھی قسم کے لالچ میں دین اسلام کو چھوڑ کر خود ساختہ اور بناوٹی پنجابی یا انگریزی ''نبوت'' کو ماننے والا جو ہوگا تو وہ دنیا کا مردار خور کتا کہلائے گا۔ یہ بات تو سو فیصد حق کہی مرزا صاحب نے کہ میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہونے والے سب کے سب قادیانیوں کو خدا تعالیٰ جلنے والی لکڑیوں میں ڈال دے گا۔

میرے عزیز بھائیو اور بہنو! مرزا صاحب اگر مسیح موعود و مہدی موعود ہیں تو کیسے ہیں کہ اپنے مریدوں کو اپنے منہ سے جہنم کا ایندھن بننے کی خبر دے رہے ہیں حقیقی نبی تو وہ ہیں جو خود پر مصیبت جھیل کر امت کے لیے آسانیاں پیدا فرمائیں۔ ان کو جہنم کی آگ سے بچائیں اور اپنے ماننے والوں کے لیے جنت کے دروازے کھلوائیں۔

کیا آپ بھی مرزا صاحب کے امتی بن کر آخرت کا دائمی عذاب جھیلنا چاہتے ہیں؟ یا پھر محمد مصطفیٰ ﷺ کا امتی بن کر دائمی مسرت اور کامیابی پانا چاہتے ہیں؟

میرے بھائیو اور بہنو! اگر کوئی اس ایمان اور عقیدے کے ساتھ دنیا سے گیا کہ مرزا صاحب اللہ کے نیک بندے ہیں، امام مہدی، مسیح موعود، اللہ کے سچے نبی اور رسول ہیں تو وہ یقیناً ضرور جلتی ہوئی آگ میں ہمیشہ رہے گا۔ (اللہ پاک ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے آمین)

ایک اہم بات مرزا صاحب نے خود اقرار کیا ہے جو مجھے نہیں مانتے وہ مسلمان ہیں اوراگر وہ مجھے مان لیں اور میری جماعت یعنی قادیانیوں میں شامل ہو جائیں تو وہ حکومت برطانیہ کے خیر خواہ بھی بن جائیں گے اور فرشتے بن جائیں گے۔ اس سے پتہ چلا کہ مرزا صاحب کی نظر میں بھی (احمدی) قادیانی الگ مذہب کے پیروکار ہیں اور مسلمان نہیں ہیں کیونکہ مرزا صاحب نے نہ ماننے والوں کو مسلمان کہا ہے۔ دوسری طرف مرزا صاحب اعتراف کر رہے ہیں کہ میری بیعت کرنے والے سب کے سب آگ میں جائیں گے) اور میری بیعت کرنے والوں کے دلوں میں کجی ہے اور فسادی ہیں اور مردار خور کتے ہیں اور بد اخلاق ہیں اور یہ بھی حقیقت بیان کر دی کہ میری جماعت والے سب کچھ ہیں مگر مسلمان نہیں ہیں اور اگر مسلمان مجھے مان لیں تو وہ فرشتے بن جائیں (حالانکہ جنہوں نے مانا وہ تو فرشتے نہ بنے بلکہ وہ تو جہنم میں گرنے والے بن گئے۔) بقول مرزا صاحب کے جو آگ میں جائیں گے تو کیا تمام مسلمانوں کو آگ میں گرنے کی دعوت دے رہے ہیں بس اس سے زیادہ ہم آپ کو اور کیا دکھائیں اسی پر اکتفا کرتے ہیں اگر ہم تمام قادیانی سرکردہ افراد کے حوالے دیں تو مضمون بہت طویل ہو جائے گا باقی سمجھنے والے کے لیے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے۔

میرے آقا خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ ہے:

ترجمہ: ''میرے صحابہ f ستاروں کی مانند ہیں جس کی بھی پیروی کرو گے ہدایت پاجاؤ گے۔''

میرے بھائیو اور بہنو! کتنی بدقسمتی ہو گی کہ اگر ہم ان جاںنثاران ختم نبوت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی اتباع نہ کریں جو آسمان ہدایت کے ستاروں کی مانند ہیں۔ جس طرح زمانہ قدیم میں لوگ آسمان کے ستاروں کو دیکھ کر سفر کرتے تھے اور راستہ معلوم کر کے اپنی منزل تک پہنچ جایا کرتے تھے۔ آج بھی اگر کوئی انسان کسی ایک بھی صحابی رضی اللہ عنہ کی پیروی کرے گا تو ان شاء اللہ وہ اپنی منزل جنت تک پہنچ جائے گا۔

میرے بھائیو اور بہنو! بڑے درد دل سے آپ حضرات سے گزارش ہے کہ اس جماعت کے کسی فرد کی پیروی نہ کریں جو آگ میں جائے گی۔جن کے بارے میں آپ نے بانی جماعت کی زبان سے ہی سن لیا ہے۔آپ غور وفکر کر کے فیصلہ کریں کہ کس کی پیروی کرنی ہے؟ اللہ اور اس کے پیارے آخری رسول حضرت محمد ﷺ کی اور ان کے تربیت یافتہ اور ہدایت یافتہ، ستاروں کی طرح روشن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی جو ایسے پاکدامن اور باکردار ہیں کہ اگر وہ دامن نچوڑیں تو فرشتے وضو کریں۔

دوسری طرف جو کج دل پرہیز گاری سے عاری نیکی سے خالی متکبر، دنیا کے لالچی، مردار کے کتے، درندوں سے بدتر اور آگ میں جلنے والے مرزا صاحب کے ''صحابی'' ہیں کیا ان کی پیروی کرنی ہے؟ جلد فیصلہ کرلیں موت سے پہلے پہلے ابھی وقت ہے۔

اللہ پاک ہم سب کو دین اسلام پر زندہ رکھے اور ایمان پر خاتمہ کرے۔

آمین یاارحم الراحمین۔

مرزا صاحب کی مال و دولت سے محبت

ہر شخص پر ماہانہ چندہ لازم، جو نہ دے وہ جماعت سے خارج:

مرزا صاحب خود کہتے ہیں:

''ہر ایک شخص سوچ سمجھ کر اس قدر ماہواری چندہ کا اقرار کرے جس کو وہ دے سکتا ہے گو ایک پیسہ ماہواری ہو مگر خدا کے ساتھ فضول گوئی اور دروغ گوئی کا برتاؤ نہ کرے ہر ایک شخص جو مرید ہے اس کو چاہیے کہ اپنے نفس پر کچھ ماہواری مقرر کر دے خواہ ایک پیسہ ہو خواہ ایک دھیلہ اور جو شخص کچھ بھی مقرر نہیں کرتا اور نہ جسمانی طور پر اس سلسلہ میں کچھ بھی مدد دے سکتا ہے وہ منافق ہے اب اس کے بعد وہ سلسلہ میں رہ نہیں سکے گا اس اشتہار کے شائع ہونے سے تین ماہ تک ہر ایک بیعت کرنے والے کے جواب کا انتظار کیا جائے گا کہ وہ کیا کچھ ماہواری چندہ اس سلسلہ کی مدد کے لیے قبول کرتا ہے اور اگر تین ماہ تک کسی کا جواب نہ آیا تو سلسلہ بیعت سے اس کا نام کاٹ دیا جائے گا اور مشتہر کر دیا جائے گا اگر کسی نے ماہواری چندہ کا عہد کر کے تین ماہ تک چندہ کے بھیجنے سے لاپرواہی کی اس کا بھی نام کاٹ دیا جائے گا۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 ص556 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب کی سرسید احمد خان سے ملاقات:

مرزا صاحب کہتے ہیں:

''جب میں ایک دفعہ علی گڑھ میں گیا تو مجھ سے بھی اسی رعونت کی وجہ سے جس کا پودا ان کے دل میں مستحکم ہو چکا تھا (سرسید احمد خان نے) ہنسی ٹھٹھا کیا اور کہا کہ آؤ میں مرید بنتا ہوں اور آپ مرشد بنیں اور حیدر آباد چلیں اور کچھ جھوٹی کرامات دکھائیں اور

میں تعریف کرتا پھروں گا تب ریاست اپنی سادہ لوحی کی وجہ سے ایک لاکھ روپیہ دے
دے گی اوراس میں دو حصے میرے اورایک حصہ آپ کا ہوگا۔''

(تریاق القلوب جلد5 ص40-339)(روحانی خزائن جلد15 ص8-467از مرزا قادیانی)

دعا کے لیے ایک لاکھ رشوت:

''مولوی عبدالعزیز صاحب جو کہ ضلع لدھیانہ کے رہنے والے تھے ان کے ایک دوست جو کہ کافی امیر کبیر آدمی تھے مگران کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی اس نے پیغام بھیجا کہ مرزا صاحب سے کہو کہ میرے لیے دعا کریں میرا بیٹا پیدا ہو جائے تو مرزا صاحب نے جواب دیا............ نہ تو ہم اس شخص کو جانتے ہیں اور نہ اس نے کوئی دینی خدمت کی ہے کہ اس کے لیے ہمارا دل پگھلے پس آپ جا کر اسے یہ کہیں کہ وہ اسلام (مرزا صاحب) کی خدمت کے لیے ایک لاکھ روپیہ دے یا دینے کا وعدہ کرے پھر ہم اس کے لیے دعا کریں گے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ پھر اللہ اسے ضرور لڑکا دے دے گا۔''

(سیرت المہدی جلد1 ص238 از مرزا بشیر احمد ایم اے)

دعا کے لیے بھاری نذر مقرر کرلے:

''مفتی محمد صادق قادیانی نے لکھا ہے:

جنوری 1908ء کا واقعہ ہے کہ ضلع کانپور (یوپی) کے ایک رئیس ولی محمد نام کے جو ایک عرصہ سے قادیانی ہو چکے تھے اوراپنے بیمار بیٹے کی صحت کے واسطے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں خطوط لکھا کرتے تھے انہوں نے حضور کو لکھا کہ میں مدت سے دعا کروا رہا ہوں مگر اب تک میرے بیٹے کے حق میں دعا قبول نہیں ہوئی حالانکہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر دعا کی قبولیت کا دعویٰ ہے ولی محمد صاحب کے خط کے ساتھ ہی اسی جگہ کے ایک قادیانی یوسف علی صاحب کا خط بھی اسی مضمون کا آیا کہ اس رئیس کے بیٹے کو اب تک صحت نہیں ہوئی اور مخالف طعن کرتے ہیں ہر دو

خطوط کے جواب میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ جواب لکھ دیں کہ خدا کی یہ عادت نہیں کہ ہر دعا کو قبول کر لے جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے یہ کبھی نہیں ہوا ہاں مقبولوں کی دعائیں نسبت دوسروں کے بہت قبول ہوتی ہیں خدا کے مقابلہ میں کسی کا زور نہیں اگر وہ رئیس ایسا ہی بے دل ہے تو چاہیے کہ اس سلسلہ (مرزا صاحب) کی تائید میں کوئی بھاری نذر مقرر کر لے جو اس کی انتہائی طاقت کے برابر ہو اور اس سے اطلاع دے اور یاد دلاتا رہے۔''

(اخبار الفضل قادیان جلد 25 ش 246 مورخہ 22 اکتوبر 1937ء)

مرزا صاحب کو''الہام'' بھی پیسوں کے:

حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن نے مرزا صاحب کو پانچ سو روپیہ بھیجا تو مرزا صاحب نے خط کا جواب لکھا اور ساتھ یہ الہام بھی لکھا:

''کچھ تھوڑے دن ہوئے کہ مجھ کو یہ الہام ہوا کہ ایک جگہ بیٹھا ہوں اور کیا دیکھتا ہوں کہ غیب سے کسی قدر روپیہ میرے سامنے موجود ہو گیا ہے میں حیران ہوں کہ کہاں سے آیا ہے آخر میری رائے ٹھہری کہ خدا تعالیٰ کے فرشتہ نے ہماری حاجات کے لیے یہاں رکھ دیا ہے اور پھر ساتھ ہی یہ بھی الہام ہوا کہ میں تمہاری طرف ہدیہ بھیجتا ہوں اور ساتھ ہی میرے دل میں پڑا کہ اس کی یہ ہی تعبیر ہے کہ ہمارے مخلص دوست سیٹھ عبدالرحمٰن اس فرشتہ کے رنگ میں آئیں گے اور وہ روپیہ بھیجیں گے اور میں نے اس الہام کو اپنی کتاب میں لکھ لیا ہے چنانچہ کل اس کی تصدیق ہو گئی۔''

(مکتوبات احمد جلد پنجم حصہ اول ص 3 از مرزا قادیانی)

لاکھ دو لاکھ روپیہ آنے کا''الہام'':

مرزا صاحب نے ایک اور سیٹھ صاحب کے نام خط میں الہام لکھا:

''اس الہام میں تفہیم یہ ہوئی ہے کہ کوئی شخص کسی مطلب کے حصول پر بہت سا حصہ اپنے مال میں سے بطور نذرانہ بھجوائے گا میں نے اس الہام کو اپنی کتاب میں لکھ لیا تھا بلکہ اپنے گھر کے قریب مسجد کی دیوار پر نہایت خوش خط یہ الہام لکھ کر چسپاں

کر دیا ہے اس الہام میں نہ کسی مدت کا ذکر ہے کہ کب ہوگا اور نہ کسی انسان کا ذکر ہے کہ کس شخص کو ایسی کامیابی ملے گی۔ یا ایسی مسرت ظہور میں آئے گا۔لیکن چوں کہ میرا دل آں مکرم کی کامیابی کی طرف لگا ہوا ہے اس لیے طبیعت نے یہی چاہا کہ کسی وقت اس کے مصداق آپ ہی ہوں گے اور خدا تعالٰے ایسا کرے کہ اللہ تعالٰے کے نزدیک لاکھ دو لاکھ روپیہ کچھ بڑی بات نہیں ہے۔''

(مکتوبات احمد جلد 5 حصہ اول ص 20 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب کو پیسوں کی ''وحی الٰہی'':

''ایک دفعہ صبح کے وقت وحی الٰہی سے میری زبان پر جاری ہوا عبداللہ خاں ڈیرہ اسماعیل خاں اور تفہیم ہوئی کہ اس نام کا ایک شخص آج کچھ روپیہ بھیجے گا۔''

(حقیقۃ الوحی ص 264) (روحانی خزائن جلد 22 ص 275+276 از مرزا قادیانی)

سردار جی (سکھ) سے ایک روپیہ ملنے کا ''الہام'':

''خلاصہ یہ ہے کہ ایک دفعہ مجھے الہام ہوا کہ بست ایک روپیہ آنے والے ہیں چنانچہ یہ الہام بھی ان ہی آریوں کو بتلایا گیا جس کا کئی دفعہ ذکر ہو چکا ہے اور الہام میں یہ تفہیم ہوئی تھی کہ وہ روپیہ آج ہی آئیگا چنانچہ اس روز وزیر سنگھ نامی ایک بیمار نے آ کر مجھے ایک روپیہ دیا۔''

(حقیقۃ الوحی ص 305) (روحانی خزائن ص 318۔319 جلد 22 از مرزا قادیانی)

خواب بھی پیسوں کے آتے تھے:

''مجی عزیزی اخویم ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب
السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ

آج کی ڈاک میں مبلغ پچاس روپیہ مرسلہ آپ کے مجھ کو مل گئے ہیں عجب اتفاق ہے کہ مجھ کو آجکل اشد ضرورت تھی آج چار نومبر 1898ء میں خواب میں مجھ کو دکھلایا گیا کہ ایک شخص

روپیہ بھیجتا ہے میں بہت خوش ہوا اور یقین رکھتا تھا کہ آج پچاس روپیہ آئے گا چنانچہ آج ہی آپ کا روپیہ آ گیا۔ جزاک اللہ

واسلام

خاکسار غلام احمد عفی عنہ

چار نومبر 1898ء بروز جمعہ''

(مکتوب مندرجہ اخبار الفضل قادیان نمبر 1۔2 جلد 34 مورخہ 28 اگست 1946ء)

پیسوں یا مال کے ''الہامات'' اور خواب:

''یاد رہے کہ اللہ تعالٰے کی مجھ سے یہ عادت ہے کہ اکثر جو نقد روپیہ آنے والا ہو یا اور چیزیں تحائف کے طور پر ہوں ان کی خبر قبل از وقت بذریعہ الہام یا خواب کے مجھ کو دے دیتا ہے۔''

(حقیقۃ الوحی ص 333) (روحانی خزائن ص 346 جلد 22 از مرزا قادیانی)

وراثتی جائیداد ملنے کا ''الہام'':

''ایک دفعہ ہم ریل گاڑی پر سوار تھے اور لدھیانہ کی طرف جا رہے تھے کہ الہام ہوا نصف تر نصف عمالیق اور اس کے ساتھ یہ تفہیم ہوئی کہ امام بی بی جو ہمارے جدی شرکاء میں سے ایک عورت تھی مر جائے گی اور اس کی زمین نصف ہمیں اور نصف دیگر شرکاء کو مل جائے گی۔''

(نزول المسیح ص 213) (روحانی خزائن جلد 18 ص 591۔592 از مرزا قادیانی)

سود کا روپیہ جائز:

مرزا صاحب خود کہتے ہیں:

''ہمارا یہی مذہب ہے اور اللہ تعالٰے نے بھی ہمارے دل میں ڈالا ہے کہ ایسا (سود) کا روپیہ اشاعت دین کے کام میں خرچ کیا جاوے یہ بالکل صحیح ہے۔''

(ملفوظات جلد 4 ص 368 از مرزا قادیانی)

بدکار عورت کی کمائی ''خدمت اسلام'' کے لیے جائز

''بیان کیا مجھ سے محمد عبداللہ سنوری صاحب نے کہ ایک دفعہ انبالہ کے ایک شخص نے حضرت صاحب سے فتویٰ دریافت کیا کہ میری بہن کنچنی (فاحشہ عورت) تھی اس نے اسی حالت میں بہت سا روپیہ کمایا اور پھر مرگئی اور مجھے اس کا ترکہ ملا............ اب میں اس مال کو کیا کروں حضرت صاحب نے جواب دیا کہ ہمارے خیال میں اس زمانہ میں ایسا مال اسلام کی خدمت کے لیے خرچ ہوسکتا ہے۔''

(سیرت المہدی جلد حصہ اول ص 243 از مرزا بشیر احمد)

عیاشی میں پیسہ برباد کیا پھر قادیان چھوڑا:

''مرزا صاحب کا بیٹا مرزا بشیر احمد لکھتا ہے

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین بھی چلا گیا جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو وہ آپ کو پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر اُدھر پھراتا رہا پھر جب اس نے سارا روپیہ (سات سو) اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا حضرت مسیح موعود اسی شرم سے واپس نہیں آئے اور آپ سیالکوٹ کچہری میں ڈپٹی کمشنر کے ہاں قلیل تنخواہ پر ملازم (چپڑاسی) بھرتی ہوگئے۔

(سیرت المہدی جلد اول حصہ اول ص 38 از مرزا قادیانی)

لوگوں کے پیسے لے کر کھا لئے:

مرزا صاحب نے لوگوں سے پیسے لیکر کھالئے ہزاروں لوگوں کی بد دعائیں لیں اور حیلے بہانے کر کے جان چھڑانے کی کوشش کی تو لوگوں نے خوب خبر لی اس بارے میں مرزا صاحب خود لکھتے ہیں۔

''ان لوگوں نے زبان دارزی اور بدظنی سے اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کیا کہ کوئی دقیقہ سخت گوئی کا باقی نہ رکھا اس عاجز کو چور قرار دیا۔ مکار ٹھہرایا۔ مال مردم خور کے مشہور کیا حرام خور کہہ کر نام لیا۔ دغا باز نام رکھا اور اپنے پانچ روپے یا دس روپے کے غم میں وہ سیاپا کیا کہ گویا تمام گھر ان کا لوٹا گیا۔''

(تبلیغ رسالت جلد 3 ص34 از مرزا قادیانی)

پچاس کے پیسے اور پانچ دے کر وعدہ پورا کر دیا:

مرزا صاحب نے براہین احمدیہ کی پچاس جلدیں لکھنے کی اشتہار بازی کی اور لوگوں سے خوب روپیہ اکٹھا کیا اور 1879ء میں شروع کیا پھر 1884ء میں یعنی پانچ سال بعد اس کی چوتھی جلد شائع کی پھر 1887ء میں مرزا صاحب نے اس کی پانچویں جلد شائع کرنے کا اعلان کیا اور اس میں یہ لکھا۔

''پہلے پچاس لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا اور چونکہ پچاس اور پانچ میں صرف ایک نقطے کا فرق ہے اس لیے پانچ حصوں سے (پچاس کا) وہ وعدہ پورا گیا۔''

(براہین احمدیہ جلد پنجم ص7) (روحانی خزائن جلد 21 ص9 از مرزا قادیانی)

پچاس کے پیسے لیے اور چار جلدیں دیں لوگوں کو اور کہا کہ پانچ لکھ کر وعدہ پورا کر دیا ہے۔ پانچ اور پچاس میں صرف ایک نقطے کا ہی فرق ہے۔ پانچ لکھنے سے پچاس کا وعدہ پورا ہو گیا جن سے پچاس جلدوں کے پیسے لیے تھے ان کو چار ملیں تھیں انہی پیسوں میں اور پانچویں جلد مرزا صاحب کے مرنے کے بعد اکتوبر 1908ء میں شائع ہوئی۔ یعنی مرزا صاحب نے جن لوگوں سے پچاس جلدوں کے پیسے لیے ان کو 29 سال کے بعد صرف پانچ جلدیں دیں اور ان میں سے بھی ایسے لوگ تھے جن کا انتقال ہو چکا تھا۔ ان کو جلدیں نہ ملیں اور وہ پچاس جلدوں کی حسرت لئے دنیا سے چلے گئے۔

میرے بھائیو اور بہنو! مرزا صاحب نے پیسے کھانے کے لیے عجیب طریقہ بتایا کہ ایک نقطہ کا فرق ہے اس لیے پچاس کا وعدہ پانچ سے پورا ہو گیا۔ اگر آج کوئی آپ سے پچاس لاکھ لے کر آپ کو پانچ لاکھ دے اور کہے کہ ایک نقطہ کا ہی تو فرق ہے تو کیا آپ اسے فراڈیا نہ کہیں گے؟ کیونکہ جو لوگ دنیا سے چلے گئے نہ ان کا پیسہ واپس کیا نہ ان کو کتابیں ملیں۔ ان کا مال ناحق کھایا اور تمام لوگوں سے پچاس کے پیسے لے کر چار جلدیں دیں پانچویں جلد مرزا صاحب کے مرنے کے بعد پرنٹ ہوئی۔

پہلے پیسے دو پھر کتاب چھاپیں گے:

''رسالہ سراج منیر جو کہ پیشین گوئیوں پر مشتمل ہو گا چودہ سو روپیہ کی لاگت سے چھپے گا اس لیے چھپنے سے پہلے خریداروں کی درخواستیں آنا ضروری ہیں تا بعد میں دقتیں پیدا نہ ہوں قیمت اس رسالہ کی ایک روپیہ علاوہ محصول ہو گی جب ایک دفعہ درخواست اور پیسہ آ جائے گا تو رسالہ فی الفور طبع ہونا شروع ہو جائے گا۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 ص 118 از مرزا قادیانی)

''کتابیں'' موجود ہیں خرید لو:

''ازالہ اوہام کی جلدیں میرے پاس موجود ہیں جو صاحب تین روپیہ قیمت داخل کریں وہ خرید سکتے ہیں۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 ص 118 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! آپ ذرا غور کریں کہ دنیا کی کوئی ایسی سیاسی یا مذہبی جماعت ہے جس میں یہ شرائط ہوں کہ جو چندہ نہ دے وہ جماعت میں نہیں رہ سکتا وہ خارج کر دیا جائے گا۔ چاہے کارکن غریب ہی کیوں نہ ہو اس پر بھی چندہ لازمی ہے۔ یہ اعزاز صرف قادیانی جماعت ہی کو ہے کہ اس میں بغیر چندہ دیے کوئی نہیں رہ سکتا کیونکہ اس جماعت کی بنیاد ہی چندے کی وجہ سے (یعنی مال کمانے کے لیے) رکھی گئی تھی۔ اس لیے کہ مرزا صاحب اور ان کے خاندان والے عیش و عشرت کی زندگی بسر کریں اپنے مریدوں کے چندوں سے اور آج تک یہی چلتا آ رہا ہے۔

اور یہ بات سرسید احمد خان پر بھی واضح تھی کہ مرزا صاحب کا مقصد اپنی جھوٹی کرامتوں اور پیشین گوئیوں اور دعووں کی بنیاد پر مال ودولت اور شہرت حاصل کرنا ہے اس لیے تو انہوں نے بھی از راہ مذاق ہی سہی ایک آفر تو کر دی پارٹنر شپ کے لیے مگر مرزا صاحب نہ مانے کسی دوسرے کو اس نبوت کے پیشہ میں شریک کرنے کے لیے کیونکہ پھر اپنے حصہ سے دولت دوسرے کو بھی دینی پڑے گی جو نا قابل قبول ہے۔

اس بات کا اندازہ آپ دعا کے متعلق مرزا صاحب کے خطوط سے بھی لگا سکتے ہیں کہ اگر دعا کروانی ہے تو بھاری نذر طے کرو یا بڑا ہدیہ دو پھر دعا کروں گا۔ دعا کی قبولیت کا دعویٰ ہے کہ ضرور بیٹا پیدا ہوگا۔ اور بیمار بیٹے کے والد کو کس طرح بلیک میل کیا جا رہا ہے کہ بھاری نذر طے کرے اور یاد دلاتا رہے۔ کیونکہ مرزا صاحب نے مہدویت مسیحیت اور نبوت کا جو ڈھونگ رچایا تھا اس کے پیچھے یہ مال ودولت اور عزت وشہرت کی طلب تھی یہی وجہ ہے کہ مرزا صاحب کو ہر وقت ''الہامات''، ''وحیاں'' اور خواب بھی پیسوں کے ہی آتے تھے۔

کیونکہ کہتے ہیں کہ جب بلی بھوکی ہوتی ہے اور چھیچھڑوں کے متعلق سوچتی رہتی ہے تو اسے خواب بھی چھیچھڑوں کے ہی آتے ہیں اور ظاہر بات ہے کہ مرزا صاحب کی غربت کا یہی علاج تھا کہ دولت آئے وہ چاہے کتابوں کی فروخت کے اشتہارات سے آئے، چاہے پیری مریدی کی وجہ سے آئے، چاہے دعا کے ذریعے آئے ''روپیہ چاہے سکھ سے ملے یا مسلمان سے ملے، کسی قادیانی سے ملے یا انگریز حکومت سے ملے، سود کا پیسہ ہو یا فاحشہ عورت کی بدکاری کی کمائی کا ہو مرزا صاحب کے لیے اور ''اشاعت اسلام'' کے لیے سب جائز اور حلال تھا۔ کیونکہ ضرورت جو تھی پیسوں کی اور نظریہ ضرورت کے تحت سب جائز ہو جاتا ہے۔ آج بھی اسی پیشہ ہائے ''نبوت'' کے ذریعے پیشہ ''خلافت'' چل رہا ہے اور خوب کام دکھا رہا ہے۔

ہر ''احمدی'' اپنی آمدن میں سے جماعت کو دیتا ہے کیونکہ اسے ڈر ہے کہ اگر نہیں دے گا تو جماعت سے خارج کر دیا جائے گا۔ اس لیے ایک معقول رقم دینی پڑتی ہے یہ چندوں کا اربوں

روپیہ کہاں جاتا ہے کوئی پوچھنے والا نہیں صرف رائل فیملی (مرزا خاندان) کی عیاشی پر خرچ ہوتا ہے ہمارے تمام ثبوتوں کی تصدیق اور پھر تحقیق کر کے دیکھیں کہ اس پیشہ ہائے ''نبوت'' سے مرزا صاحب کے خاندان کو کتنا مالی فائدہ ہوا اور آج تک ہو رہا ہے۔

مرزا صاحب نے تو جوانی میں بھی اپنے باپ دادا کی (انگریزی خدمات کی) پنشن مرزا امام دین کے ساتھ مل کر عیاشی میں ضائع کر دی اور سالانہ سات سو روپیہ پنشن آج کے دور کے سات لاکھ سے بھی زیادہ بنتی ہے۔ چند دنوں میں یہ کس طرح ادھر اُدھر عیاشی کر کے اتنی بڑی رقم ضائع کر دی۔ صرف کھانے پینے سے تو اتنی بڑی رقم خرچ نہیں ہوتی وہ کون سی عیاشی تھی جو دونوں نے کی؟ امام دین تو بدچلن اور بدمذہب آدمی تھا اس کا اعتراف مرزا بشیر احمد نے بھی کیا ہے اور پھر نبوت کے پیشے کے بعد مرزا صاحب نے لوگوں سے پیسے لے کر کس طرح کھائے اور ہزاروں غریبوں کی بددعائیں لیں جس کا اقرار مرزا صاحب نے خود کیا ہے۔ مگر ان کے پیسے واپس نہ کئے اور کتابیں چھاپنے کے نام پر کس طرح ایڈوانس پیسے لے کر کھا لئے اور کتابیں لوگوں کو نہ دیں لوگ انتظار کرتے کرتے دنیا سے چلے گئے اور پھر پچاس کا وعدہ پانچ دے کر پورا کر دیا۔

میرے بھائیو اور بہنو! آپ اپنے ضمیر کو گواہ بنا کر مرزا صاحب اور اللہ کے سچے اور آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی زندگیوں کا موازنہ تو کیجیے۔ ایک طرف مرزا صاحب جو چندہ نہ دینے والے کو اپنی جماعت سے خارج کر دیتے اور دوسری طرف رحمۃ للعالمین ﷺ جو بھوکوں کو کھانا کھلاتے یتیموں، مسکینوں اور بیواؤں کے والی بنتے خود اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتے اور دوسروں کو دیتے سائل کو کبھی خالی نہ لوٹاتے ہدیہ یا مال غنیمت بھی آتا تو سارا خرچ کر کے سوتے انہوں نے تو قیصر و کسریٰ کے خزانے بھی قبول نہ کیے سونے کے پہاڑ بھی ٹھکرا دیے۔ تو آپ غور و فکر کیجیے کہ حقیقت کیا ہے اور حق کیا ہے؟ پھر آپ سچے دل سے فیصلہ کیجیے حق پر چلنے کا اور باطل سے نکلنے کا کیونکہ موت کا وقت قریب ہے اور ایمان سب سے قیمتی شے ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو ایمان کامل نصیب فرمائے آمین۔ یا ارحم الراحمین۔

مرزا صاحب کی گمنامی سے شہرت اور بدحالی سے خوشحالی

مرزا صاحب کے دادا جان کو جو انگریزوں سے جائیداد اور روپیہ ملا وہ کھا کر ختم ہو گیا اور پھر والد صاحب کی مالی حالت کافی خراب ہوگئی اور مرزا صاحب کی بھی گمنامی تھی اور مالی حالت بھی کافی کمزور تھی ان تمام حالات کا تذکرہ مرزا صاحب خود کرتے ہیں۔

مرزا صاحب گوشہ گمنامی میں:

مرزا صاحب براہین احمدیہ کی اشاعت سے قبل اپنے احوال لکھتے ہیں:

''یہ وہ زمانہ تھا کہ جس میں کوئی بھی مجھے نہیں جانتا تھا نہ کوئی موافق تھا نہ مخالف کیوں کہ میں اس زمانہ میں کچھ بھی چیز نہ تھا اور ایک احد من الناس (یعنی ایک عام آدمی) زاویہ گمنامی میں پوشیدہ تھا۔''

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص8۔28) (روحانی خزائن جلد22 ص460 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب مدفون مردہ کی طرح:

''اس قصبہ قادیان کے تمام لوگ اور دوسرے ہزارہا لوگ جانتے ہیں کہ اس زمانے میں درحقیقت میں اس مردہ کی طرح تھا۔ جو قبر میں صدہا سال سے مدفون ہو اور کوئی نہ جانتا ہو یہ کس کی قبر ہے۔''

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص9۔28) (روحانی خزائن جلد22 ص461 از مرزا قادیانی)

1885ء میں پہلا دعویٰ مجدد ہونے کا کیا:

''اس دعویٰ مجددیت کا اعلان خاص طور پر آپ نے 1885ء کے شروع میں ایک اشتہار کے ذریعے کیا۔''

(کتاب مجدد اعظم جلد1 ص113 از ڈاکٹر بشارت قادیانی)

مرزا صاحب نے جو اعلان کیا کہ میں ایسی کتاب لکھوں گا جس کا نام براہین احمدیہ ہوگا جس میں اسلام کی حقانیت کے براہین (دلائل) جمع کیے جائیں گے۔ اس کتاب کی پچاس جلدیں لکھوں گا لہٰذا تمام مسلمان کتاب لکھنے اور چھپوانے کے لیے چندہ جمع کروائیں بہت سے لوگوں نے پیسہ جمع کروایا اور منی آرڈر بھیجے۔ مرزا صاحب نے خوب اشتہار بازی کی اور خوب پیسہ جمع ہو گیا۔ اس سے ابتدائی طور پر مرزا صاحب کی مالی حالت جو سخت تنگی کی تھی خوشحالی کی طرف پھرنے لگی کہ خوب روپیہ آنے لگا۔ جوکہ آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ لوگوں نے پچاس جلدوں کے لیے ایڈوانس رقم بھجوانی شروع کر دی۔

چندہ جمع کرنے سے پہلے کی حالت مرزا صاحب خود بیان کرتے ہیں:

چندہ سے قبل مرزا صاحب کی حالت اپنی زبانی:

''میں تھا غریب و بے کس وگمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیان کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیسے رجوع یہاں ہوا
ایک مرجع خاص یہی قادیان ہوا''

(براہین احمدیہ جلد 5 ص 11) (روحانی خزائن جلد 21 ص 20 از مرزا قادیانی)

(درثمین ص 61 شعری مجموعہ از مرزا قادیانی)

خوشحالی کا آغاز:

مرزا صاحب خود لکھتے ہیں:

''ہماری معاش اور آرام کا تمام دارو مدار ہمارے والد صاحب کی محض ایک مختصر آمدنی پر منحصر تھا قادیان جیسے ویران گاؤں میں زاویہ گمنامی میں پڑا ہوا تھا............

مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے اس قدر بھی امید نہ تھی کہ دس روپیہ ماہوار بھی آئیں گے............اس نے ایسی میری دستگیری کی کہ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آچکا ہے اور شاید اس سے زیادہ ہو اور اگر میرے اس بیان کا اعتبار نہ ہو تو ڈاک کے سرکاری رجسٹروں کو دیکھو تو معلوم ہو کہ کس قدر آمدنی کا دروازہ کھلا ہے حالانکہ یہ آمدنی صرف ڈاک کے ذریعہ تک محدود نہیں رہی بلکہ ہزار ہا روپیہ کی آمدنی اس طرح ہوتی ہے کہ لوگ خود قادیان میں آکر دیتے ہیں اور نیز ایسی آمدنی جو لفافوں میں نوٹ بھیجے جاتے ہیں۔''

(حقیقۃ الوحی ص2۔211)(روحانی خزائن جلد22 ص1۔220 از مرزا قادیانی)

جو چندہ نہ دے وہ جماعت میں نہ رہے:

''قوم کو چاہیے کہ ہر طرح سے اس سلسلہ (احمدیہ) کی خدمت بجالائے مالی طور پر بھی خدمت کی بجا آوری پر کوتاہی نہیں ہونی چاہیے دیکھو دنیا کا کوئی سلسلہ چندہ کے بغیر نہیں چلتا............ یہی ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے کہ اگر یہ لوگ التزام سے ایک پیسہ بھی سال بھر میں دیں تو بھی بہت کچھ ہوسکتا ہے۔ ہاں اگر کوئی پیسہ بھی نہیں دیتا تو اسے جماعت میں رہنے کی کیا ضرورت ہے۔''

(اخبار بدر قادیان 9 جولائی 1903ء)(اخبار الفضل قادیان جلد 17 شمارہ 67 فروری 1930ء)

چندہ کا شخصی خواہشات پر خرچ:

مرزا صاحب کے خاص ساتھی و مرید ''صحابی'' خواجہ کمال الدین کی بات ملاحظہ کیجیے:

''خواجہ کمال دین صاحب نے آنکھیں سرخ کر لیں اور غصہ والی شکل اور غضب والے لہجے سے کہنا شروع کر دیا کہ قومی خدمت میں بڑی بڑی مشکلات آیا کرتی

ہیں اور کبھی حوصلہ پست نہ کرنا چاہیے اور یہ کیسی غضب کی بات ہے کہ آپ جانتے ہیں کہ قوم کا روپیہ کس محنت سے جمع ہوتا ہے اور جن اغراض قومی کے لے وہ اپنا پیٹ کاٹ کر روپیہ دیتے ہیں وہ روپیہ ان اغراض میں صرف نہیں ہوتا بلکہ بجائے اس کے شخصی خواہشات پر صرف ہوتا ہے اور پھر روپیہ بھی اسقدر کثیر ہے کہ اس وقت جس قدر قومی کام آپ نے شروع کیے ہیں اور روپیہ کی کمی کی وجہ سے پورے نہیں ہو سکے اور ناقص حالت میں پڑے ہوئے ہیں اور اگر یہ لنگر کا روپیہ اچھی طرح سے سنبھالا جائے تو اکیلے اسی سے وہ سارے کام پورے ہو سکتے ہیں۔''

(کشف لاختلاف ص16۔15۔14 از سید سرور شاہ قادیانی)

چندہ کا مرزا صاحب کے اہل وعیال پر خرچ:

''لدھیانہ کا ایک شخص تھا جس نے ایک دفعہ مسجد میں مولوی محمد علی صاحب خواجہ کمال الدین صاحب اور شیخ رحمت اللہ صاحب کے سامنے کہا کہ جماعت مقروض ہو کر اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر چندہ میں روپیہ بھیجتی ہے مگر یہاں بیوی صاحبہ (نصرت جہاں بیگم) کے زیورات اور کپڑے بن جاتے ہیں اور ہوتا ہی کیا ہے حضرت مسیح موعود کو جب اس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اس پر حرام ہے کہ وہ ایک روپیہ بھی کسی سلسلے کے لیے بھیجے اور آپ نے فرمایا کہ اس سے چندہ نہ لیا جائے حالانکہ وہ پرانا قادیانی تھا اور حضرت مسیح موعود کے دعوے سے بھی پہلے آپ سے تعلق رکھتا تھا۔''

(میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کا خطبہ مندرجہ اخبار ''الفضل'' قادیان جلد 26 نمبر 200 ص7 مورخہ 31 اگست 1938ء)

مرزا صاحب کی ''سادہ'' سی خانگی زندگی:

''خواجہ کمال الدین صاحب نے کہا کہ ہم اپنی عورتوں کو یہ کہہ کر کہ انبیاء اور صحابہ والی زندگی اختیار کرنی چاہیے کہ وہ کم اور خشک کھاتے اور خشک پہنتے تھے اور باقی بچا کر اللہ کی راہ میں دیا کرتے تھے۔ اسی طرح ہم کو بھی کرنا چاہیے غرض ایسے وعظ کر کے ہم کچھ روپیہ بچاتے تھے اور قادیان بھیجتے تھے لیکن جب ہماری عورتیں خود قادیان گئیں وہاں پر رہ کر اچھی طرح وہاں کا حال معلوم کیا تو واپس آ کر ہمارے سر چڑھ گئیں کہ تم بڑے جھوٹے ہو ہم نے تو قادیان میں خود جا کر انبیاء اور صحابہ والی زندگی دیکھ لی ہے جس قدر آرام کی زندگی اور تعیش وہاں کی عورتوں کو حاصل ہے اس کا تو عشر عشیر بھی باہر نہیں حالانکہ ہمارا روپیہ اپنا کمایا ہوا ہوتا ہے اور ان کے پاس جو روپیہ جاتا ہے وہ دینی وقومی اغراض کے لیے قومی روپیہ ہوتا ہے لہٰذا تم جھوٹے ہو جو جھوٹ بول کر عرصہ دراز تک ہم کو دھوکہ دیتے رہے ہو اور آئندہ ہم ہرگز تمہارے دھوکے میں نہ آویں گی پس اب وہ ہم کو روپیہ نہیں دیتیں کہ ہم قادیان بھیجیں۔''

(کشف الاختلاف ص 14۔ 13 سید سرور شاہ صاحب قادیانی)

مرزا صاحب کا اعتراف ''لوگ ہمیں حرام خور سمجھتے ہیں'':

حضرت صاحب نے اپنی وفات سے پہلے جس دن وفات پائی اسی دن بیماری سے کچھ ہی پہلے کہا کہ خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب وغیرہ مجھ پر بدظنی کرتے ہیں کہ میں قوم کا روپیہ کھا جاتا ہوں ان کو ایسا نہ کرنا چاہیے تھا ورنہ انجام اچھا نہ ہوگا چنانچہ آپ نے فرمایا کہ آج خواجہ صاحب مولوی محمد علی صاحب کا ایک خط لے کر آئے اور کہا کہ مولوی محمد علی صاحب نے لکھا کہ لنگر کا خرچ تو تھوڑا سا ہوتا ہے باقی ہزاروں روپیہ جو آتا ہے وہ کہاں جاتا ہے اور گھر میں آ کر آپ (مرزا صاحب)

نے بہت غصہ کیا کہ لوگ ہم کو حرام خور سمجھتے ہیں ان کو اس روپیہ سے کیا تعلق اگر آج
میں (مرزا صاحب) الگ ہو جاؤں تو سب آمدن بند ہو جائے۔

(میاں محمود احمد صاحب کا خط بنام مولوی نور دین بھیروی صاحب خلیفہ اول مندرجہ حقیقت اختلاف ص 53۔
52 از مولوی محمد علی صاحب قادیانی امیر جماعت لاہور)

قبریں ''بہشتی مقبرہ'' برائے فروخت:

''حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ نماز سے کوئی بیس یا پچیس منٹ پہلے میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک زمین خریدی ہے کہ اپنی جماعت کی میتیں وہاں دفن کیا کریں تو کہا گیا کہ اس کا نام بہشتی مقبرہ ہے جو اس میں دفن ہوگا وہ بہشتی ہوگا۔'' (مکاشفات ص 23)

''عربی الہام کا ترجمہ: تو خدا تعالےٰ نے مجھے وحی کی اور ایک زمین کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ وہ زمین ہے جس کے نیچے جنت ہے پس جو شخص اس میں دفن کیا گیا وہ جنت میں داخل ہوا اور وہ امن پانے والوں میں سے ہے۔''

(الاستفتاء عربی ص 51 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 ص 675 از مرزا قادیانی)

بہشتی مقبرہ کے لیے ''ناقابل واپسی وصیت'':

''جس قدر روپیہ وصیت میں ادا کر چکا ہے اس کے واپس لینے کا موصی کو حق نہ ہوگا۔''

(سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان اخبار الفضل قادیان جلد 24 شمارہ 23 ص 7 مورخہ 11 ستمبر 1963ء)

مال کا ''دسواں حصہ'' نہ دینے والا منافق:

''حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے فرمایا کہ جو وصیت نہیں کرتا وہ منافق ہے اور وصیت کا کم از کم چندہ 1/10 حصہ مال رکھا ہے۔''

(منہاج الطالبین مجموعہ تقاریر محمود احمد خلیفہ قادیان ص 16)

مرزا صاحب کے خاندان کو استثناء:

''میری نسبت اور میرے اہل وعیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے باقی ہر ایک کے لیے مرد ہو یا عورت ان شرائط کی پابندی لازم ہوگی اور شکایت کرنے والا منافق ہوگا۔''

(الوصیت ص16 تا29 روحانی خزائن جلد20 ص316 تا327 از مرزا قادیانی)

وصی ''مجذوم'' دفن نہیں ہوگا:

''اگر وصیت کرنے والا مجذوم ہو تو ایسا شخص اس قبرستان میں دفن نہ ہوگا اور اگر روپیہ ادا کرتا ہے تو وہی درجہ ملے گا۔''

(الوصیۃ ص26 مندرجہ روحانی خزائن جلد20 ص326 از مرزا قادیانی)

یعنی بہشتی مقبرہ مجذوموں سے نفرت کرتا ہے مرزا صاحب مجذوموں سے نفرت بھی کرتے ہیں اور مال بھی نہیں چھوڑتے۔

میرے بھائیو اور بہنو! آپ نے دیکھ لیا کہ مرزا صاحب نے خود اعتراف کیا کہ ایک وقت وہ تھا کہ جب مجھے کوئی بھی نہیں جانتا تھا حتیٰ کہ میرے اپنے گاؤں قادیان کے لوگ بھی مجھے نہ جانتے تھے۔ ایسی حالت تھی کہ جیسے صدیوں سے کسی مردے کو قبر میں پڑے ہوئے کو لوگ جانتے ہی نہیں اور انتہائی غربت، تنگدستی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ تو آخر مرزا صاحب نے سوچا کہ کیوں نہ ''دین اسلام'' کی خدمت کروائی جائے تو ساتھ اپنی بھی خوب خدمت ہوگی اسی مال ودولت کی حرص و ہوس کی وجہ سے انگریز کا ''خود کاشتہ پودا'' بننے کی ٹھانی تا کہ ملکہ معظّمہ برطانیہ کی ''اطاعت'' سے وہ بھی خوش ہو اور مال سے اپنا من بھی خوش ہو۔ اس کے لیے سادہ لوح مسلمانوں کو اپنا ''معتقد'' بنایا جائے۔

مرزا صاحب نے ''مبلغ اسلام'' ہونے کا پرچار کیا پھر ''مناظر اسلام'' ہونے کا شہرہ کیا۔ پھر ''مجدد'' ہونے کا دعویٰ کیا۔ کتابیں چھاپنے اور دین اسلام کی خدمت کرنے کے نام پر لوگوں سے خوب روپیہ اکٹھا کیا اور انگریزی حکومت سے باپ دادا کے زمانے سے تعلقات

تھے اور مرزا صاحب کے بقول کہ ’’میں انگریز حکومت کا خود کاشتہ پودا ہوں‘‘ کی بدولت بھی مراعات مل رہیں تھیں۔ڈاک کے ذریعے اور دستی بھی ہزاروں لاکھوں روپیہ جمع ہو گیا۔

میرے بھائیو اور بہنو! یہ اس وقت کی بات ہے جب سونا چند روپیہ تولہ تھا پھر مرزا صاحب نے امام مہدی اور مسیح موعود ہونے کے دعوے کیے اور لوگوں کو پیشین گوئیوں میں الجھایا اسی طرح قادیانی گروہ بنایا اور ہر اپنے پیروکار پر چندہ لاگو کر دیا اور جو چندہ نہ دیتا اسے جماعت سے نکال دیا جاتا تھا۔آج بھی چندہ نہ دینے والے کو طرح طرح سے تنگ کیا جاتا ہے۔ بے عزت کیا جاتا ہے ووٹ سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

چندہ بھی مرزا صاحب کے اہل وعیال کے کپڑوں جوتوں زیورات اور عیاشی پر خرچ ہوتا تھا اور بے دریغ اسراف کیا جاتا تھا ’’مال مفت دلِ بے رحم‘‘ کی طرح کوئی حساب کتاب بھی نہ تھا۔ اگر کوئی حساب کتاب پوچھتا یا فضول خرچی اور ذاتی خواہشات پر لگانے سے منع کرنیکی کوشش کرتا تو اسے الٹا ذلیل کیا جاتا۔ ’’منافق‘‘ کہا جاتا اور برے انجام کی دھمکیاں دی جاتیں۔

مرزا صاحب نے خود اعتراف کیا کہ میرے ساتھی بھی مجھے حرام خور سمجھتے ہیں پھر مرزا صاحب نے آخری ’’بنک اکاؤنٹ‘‘ وفات کے بعد بھی ذریعہ آمدن بہشتی مقبرہ کے نام سے کھولا اور کہا کہ ’’جو اس میں دفن ہوگا‘‘ وہ جنتی ہوگا اور کہا کہ مجھے خواب میں بتایا گیا ہے کہ اس زمین کے نیچے جنت ہے۔

حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ نصوص قطعی (قرآن پاک) سے یہ پتہ چلتا ہے کہ زمین کے نیچے دوزخیوں کی جگہ ’’سجین‘‘ ہے اور آسمان سے اوپر جنتیوں کی جگہ ’’اعلیٰ علیین‘‘ ہے اور مرزا صاحب نے قادیان میں بہشتی مقبرہ بنایا اور پھر پاکستان میں بھی ربوہ (چناب نگر) میں اس کی ایک برانچ کھول دی گئی کیونکہ جب کاروبار بڑھتا ہے اور منافع بخش ہوتا ہے تو اس کی کئی برانچیں بنائی جاتی ہیں بہشتی مقبرہ کے کچھ اصول وضوابط ہیں۔

جو ایک دفعہ وصیت کر کے اپنا مال واپس لینا چاہے تو اسے واپس نہ ملے گا۔آگے سارا پیسا محفوظ کرتے ہوئے ’’ہضم کرنے‘‘ کے لیے مرزا صاحب نے کہا کہ میں اور میرا خاندان اس کام

سے مستثنیٰ ہے۔ظاہر ہے کہ وہ تو خود اکاؤنٹ ہولڈر ہیں انہیں اپنے اکاؤنٹ میں روپیہ ڈالنے کی کیا ضرورت ہے۔اکاؤنٹ (بہشتی مقبرہ) تو مرنے والوں کا مال لینے کے لیے بنایا گیا ہے اور جو اس بات پر کوئی شکوہ یا شکایت کرے تو اس پر ''منافق'' ہونے کا ٹھپہ لگا دیا گیا۔کم از کم مالی، جائیداد (وصیت) کل ترکہ کا دسواں حصہ ہے یعنی اگر کسی نے دس کروڑ چھوڑا تو ایک کروڑ وصیت کرے گا تب اس کو مقبرہ میں قبر کی جگہ ملے گی ''یعنی (جنت) برائے فروخت ہے۔'' مزہ تو تب ہے کہ اگر کسی قادیانی کو جگہ ملے اور بغیر پیسہ کے اور بغیر وصیت کرنے کے اسے قبر بنانے دی جائے مگر ہرگز نہیں اگر ایسا ہو جائے تو پھر مرزا صاحب کی رائل فیملی کے ذرائع آمدن کا کیا ہو گا۔

آج بھی ''جماعت احمدیہ'' میں 46 قسم کے چندے ہیں اس کو چندوں والی جماعت کہا جاتا ہے۔اس کو اپنے پیروکاروں کی ساری زندگی اور برابر سو سال سے چندہ لینے کے اور بے انتہا دولت ہونے کے باوجود بھی چندے کی اشد ضرورت ہے۔کیونکہ اسی پر رائل فیملی کی پر تعیش زندگی کا دارو مدار ہے۔آج بھی جماعت احمدیہ میں اسی طرح آمریت چل رہی ہے مرزا صاحب کے خاندان کا ہی ''خلیفہ'' بنتا ہے اور ہر احمدی کو چندہ دینا لازم ہے اور ''رائل فیملی'' کے اخراجات کا کوئی آڈٹ نہیں ہے۔لندن میں وی وی آئی پی پروٹوکول کے ساتھ پر تعیش ''سادی'' زندگی گزار رہے ہیں۔اس مال و دولت کی لوٹ مار اور اجارہ داری پر بھی غور و فکر کریں کہ آپ کی خون پسینے کی کمائی بھی آپ کے ایمان کے ساتھ ساتھ لوٹی جا رہی ہے۔ہر پہلو سے تحقیق کر کے کوئی حتمی فیصلہ کریں موت سے پہلے ابھی وقت ہے۔

لٹیروں نے جنگل میں شمع جلا دی
مسافر یہ سمجھا کہ منزل یہی ہے

دعا کریں کہ اللہ پاک ہم سب کو ایمان، عزت اور مال کے لٹیروں سے بچائے۔اور سچے دین اسلام پر قائم رکھے اور ایمان پر موت نصیب فرمائے۔آمین یا ارحم الراحمین

ظہور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

میرے بھائیو اور بہنو! ظہور امام مہدی رضی اللہ عنہ کا تصور دین اسلام میں ایک قسم کے عقیدے کی حیثیت رکھتا ہے خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ارشادات میں ظہور امام مہدی رضی اللہ عنہ کا بڑی وضاحت اور تفصیل سے ذکر فرمایا ہے کہ امام مہدی رضی اللہ عنہ کون ہوں گے؟ کیا کریں گے؟ کتنا عرصہ حکومت کریں گے کیسے اور کس سے جہاد کریں گے؟ ان کے دور میں کیا کیا ہوگا؟ اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کا نزول ہوگا اور دونوں مل کر دجال سے لڑیں گے۔ یہودیوں کو ختم کر دیں گے۔ صلیب توڑ دیں گے اور خنزیر کو بھی ختم کر دیں گے۔

غرض کہ خروج امام مہدی رضی اللہ عنہ کی روایت اتنی کثرت کے ساتھ موجود ہیں کہ وہ تواتر معنوی کی حد تک پہنچ چکی ہیں ظہور مہدی رضی اللہ عنہ اس قدر یقینی بات ہے اور ہمارے عقائد کا حصہ ہے کہ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

قرآن پاک میں ظہور امام مہدی رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ظہور کے متعلق قرآن پاک میں صراحتہً ذکر تو نہیں البتہ دو آیات مبارکہ میں اشارۃً ذکر پایا جاتا ہے۔

آیت مبارکہ:

ترجمہ: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کے نام کا ذکر کئے جانے کو منع کرے اور ان کی ویرانی میں ساعی ہو ان لوگوں کو کچھ حق نہیں کہ ان میں داخل ہوں مگر ڈرتے ہوئے ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں بڑا عذاب ہے۔

(سورۃ بقرہ آیت 114)

اس آیت کے تحت تفسیر ابن کثیر میں علامہ ابن کثیر m لکھتے ہیں:

عبارت کا ترجمہ:

ان لوگوں (یہودیوں اور عیسائیوں) کے لیے دنیا میں رسوائی کی تفسیر سدی، عکرمہ، اور وائل بن داؤد کے نزدیک ''خروج مہدی'' سے کی گئی ہے۔

(تفسیر ابن کثیر جلد 1 ص 208)

یہ تفسیری قول کہ دنیا میں یہودیوں اور عیسائیوں کی اصل رسوائی خروج امام مہدی رضی اللہ عنہ کے وقت ہوگی اگرچہ یہ قول سدی، عکرمہ اور وائل بن داؤد کا ہے لیکن چونکہ احادیث سے ثابت شدہ واقعات اس کی تائید کر رہے ہیں اس لیے اس قول کو صحیح مانا جاتا ہے۔

آیت مبارکہ:

ترجمہ: اور اللہ نے بنی اسرائیل سے اقرار لیا اور ان میں ہم نے بارہ سردار مقرر کیے۔

(سورۃ مائدہ آیت 12)

اسی طرح علامہ ابن کثیر m نے اس آیت مبارکہ کے تحت بارہ خلفاء والی مسند احمد کی روایت ذکر کی ہے کہ اس امت میں بارہ نیک وعادل خلیفہ ہوں گے اور ان میں سب سے آخری امام مہدی رضی اللہ عنہ ہوں گے اور تمام کے تمام قریش میں سے ہوں گے جو زمین پر عدل وانصاف کی حکومت اور اللہ کا نظام قائم کریں گے۔

(تفسیر ابن کثیر جلد 2 ص 47)

احادیث مبارکہ میں ظہور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ذکر

محدث ملاء علی قاری m نے مرقاۃ میں مسند احمد اور ابوداؤد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت نقل کی ہے۔

حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حدیث مبارکہ:

ترجمہ: اگر زمانے (دنیا) کا صرف ایک دن بچے (اور مہدی رضی اللہ عنہ نہ آئے علامات قیامت پوری ہو جائیں) تب بھی اللہ تعالیٰ میرے گھر والوں میں ایک آدمی کو بھیج

کر رہیں گے جو زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم وستم سے بھری ہوئی ہوگی۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ شریف جلد 10 ص 174)

حدیث مبارکہ:

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موفوعاً روایت کی ہے کہ اگر دنیا کی مدت ختم ہونے میں صرف ایک دن باقی بچے (تب بھی ظہور مہدی رضی اللہ عنہ کے لیے) اللہ تعالےٰ اس دن کو اتنا طویل کر دیں گے کہ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی دیلم اور قسطنطنیہ کے پہاڑوں کا مالک ہو جائے۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ شریف، جلد ۱۰ ص ۱۷۴)

صحیح بخاری ومسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

ترجمہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تم میں عیسی ابن مریم g نازل ہوں گے اور تمہارا امام (مہدی رضی اللہ عنہ) تم ہی میں سے ہوگا۔

(صحیح بخاری شریف حدیث نمبر 667 باب نزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام)

(صحیح مسلم شریف حدیث نمبر 392 کتاب الایمان)

مسلم شریف کے اندر دوسرے مضمون کے مطابق اس حدیث مبارکہ میں ذکر ہے جب حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام فجر کے وقت دمشق کی جامع مسجد کے مینارہ پر فرشتے کے ذریعے نازل ہوں گے تو اس وقت فجر کی نماز کے لیے تکبیر ہو رہی ہوگی اور نماز کی امامت کے لیے مصلیٰ پر حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو چکے ہوں گے مسلمان حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا استقبال کریں گے اور کہیں گے کہ آپ تشریف لائیں اور نماز پڑھائیں مگر حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام اُن ہی کو امامت کا فرمائیں گے اور خود اُن کے پیچھے نماز ادا فرمائیں گے جن کا حدیث مبارکہ میں ذکر ہے کہ تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔

صحیح مسلم شریف میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: میری امت میں سے ایک جماعت قیامت تک مسلسل حق پر قتال (جہاد) کرتی رہے گی اور غالب رہے گی فرمایا کہ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو ان کے امیر (امام مہدی) کہیں گے کہ آیئے اور نماز پڑھایئے وہ کہیں گے نہیں! بلکہ تم میں سے بعض لوگ بعض پر امیر ہیں اس امت کی عند اللہ عزت وشرافت کی وجہ سے"

(صحیح مسلم شریف حدیث نمبر 395 کتاب الایمان)

حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے اترنے کے بعد پہلی نماز دمشق جامع مسجد میں حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ادا فرمائیں گے کیونکہ تکبیر ہو چکی ہو گی اور جس امام کے لیے تکبیر ہو چکی ہو نماز بھی اسی کا حق ہے ایک روایت کے مطابق باقی نمازیں حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم f پڑھائیں گے۔

راوی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے اسماء گرامی

خلیفہ دوم امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (کتاب البرھان جلد 2 ص 552)

خلیفہ سوم امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

(کتاب البرھان جلد 2 ص 591 بحوالہ افراد للدار قطنی والتاریخ ابن عساکر)

خلیفہ چہارم امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ

(مسند ابی یعلی جلد 1 ص 359)(مصنف لعبد الرزاق جلد 11 ص 373) (سنن ابوداؤد شریف جلد ص 239)(سنن ابن ماجہ حدیث نمبر 3080)

امیر المومنین حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ (التذکرہ للقرطبی ص 703)

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

(کتاب الفتن ص 262 ابونعیم) (ترجمان السنہ جلد 4 ص 204) (صحیح مسلم شریف حدیث نمبر 7244)

ام المومنین حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا

(کتاب الفتن ص 227 ابونعیم) (کتاب البرھان جلد 2 ص 707) (سنن ابن ماجہ 4043) (مسلم شریف حدیث نمبر 7242)

ام المومنین حضرت سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا

(الاشاعۃ لاشراط الساعۃ ص242)(ترمذی شریف حدیث نمبر2184)(سنن ابن ماجہ حدیث نمبر3064)

ام المومنین حضرت سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا (کتاب البرھان جلد 2 ص662)

ام المومنین حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا

(ابوداؤد شریف جلد 2 ص240)(مشکوٰۃ شریف ص471)(ترجمان السنۃ جلد 4 ص35)

(مسلم شریف7240)(سنن ابن ماجہ 4060)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

(ترمذی شریف جلد 2 ص46)(ترجمان جلد 4 ص471)(ترجمان السنۃ جلد 4 ص35)

(مسلم شریف7240)(سنن ابن ماجہ 4060)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

(مصنف لعبدالرزاق جلد11 ص371)(ابوداؤد شریف جلد 2 ص239)(ترمذی شریف جلد 2 ص36)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

(ترمذی شریف جلد 2 ص46)(صحیح بخاری شریف7110،3449)(مسلم شریف7275۔7272)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ

(مشکوٰۃ شریف ص471)(ترجمان السنۃ جلد 4 ص381)(سنن ابن ماجہ حدیث نمبر4084)

حضرت عبداللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ

(کتاب البرھان جلد 2 ص748)(سنن ابن ماجہ حدیث نمبر 4088)

حضرت انس رضی اللہ عنہ (کتاب البرھان جلد 2 ص567)(سنن ابن ماجہ حدیث نمبر 4087)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ (الحاوی للفتاوی جلد 2 ص75)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ (ترجمان السنۃ جلد 4 ص399)(الاشاعۃ لاشراط الساعۃ ص223)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ (ترجمان البرھان جلد 2 ص528)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ (کتاب الفتن ص238 محدث ابونعیم m)

حضرت عمار رضی اللہ عنہ

(کتاب الفتن ص236 محدث ابونعیم m)(کتاب البرھان جلد 2 ص521)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ (حج الکرامۃ فی آثار القیامۃ ص 352)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

(کتاب البرھان جلد 2 ص 513، 731) (کتاب الفتن ص 264 محدث ابونعیم m)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ (کتاب البرھان جلد 2 ص 652)

حضرت حسین رضی اللہ عنہ (کتاب البرھان جلد 2 ص 546)

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ (کتاب البرھان جلد 2 ص 510)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ (کتاب البرھان جلد 2 ص 667)

حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ (کتاب الفتن ص 360 محدث ابونعیم m)

حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ (کتاب الفتن ص 260 محدث ابونعیم m)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ (کتاب البرھان جلد 2 ص 611)

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہ (کتاب البرھان جلد 2 ص 525)

حضرت قرۃ المزنی رضی اللہ عنہ (الحاوی للفتاوی جلد ص 32)

حضرت قیس بن جابر رضی اللہ عنہ (الحاوی للفتاوی جلد ص 95)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ

(الحاوی للفتاوی جلد 2 ص 102) (ابوداؤد شریف 7297۔4281) (ترمذی شریف 2223)

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ (کتاب الفتن ص 190 محدث ابونعیم m)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ (مسلم شریف 72.76)

حضرت ذی مخبر رضی اللہ عنہ (ابوداؤد شریف حدیث نمبر 4292)

کتب احادیث میں ظہور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ذکر

صحیح بخاری شریف (حدیث نمبر 711۔667)

صحیح مسلم شریف (حدیث نمبر 392۔395۔7272۔7240۔7281۔7275۔7276)

صحیح ابوداؤد شریف (جلد 2 ص 239) (جلد 2 ص 240) (حدیث نمبر 4282، 4292، 4281، 7279)

صحیح ترمذی شریف (حدیث نمبر 2184) (جلد 2 ص 46) (جلد 2 ص 36 حدیث نمبر 2223)
سنن ابن ماجہ (حدیث نمبر 3080، 4043، 3064، 4060، 4082، 4083، 4084، 4088، 4087)
مشکوٰۃ شریف (ص 471)
کتاب البرھان بحوالہ دارقطنی (جلد 2 ص 552۔ص 546)، (جلد 2 ص 591۔ص 667)، (جلد 2 ص 662۔ص 652)، (جلد 2 ص 748۔ص 510)، (جلد 2 ص 576۔ص 611)، (جلد 2 ص 582۔ص 523)، (جلد 2 ص 521)، (جلد 2 ص 513)
الحاوی للفتاوی (جلد 2 ص 70)، (جلد 2 ص 75)، (جلد 2 ص 97)، (جلد 2 ص 95)، (جلد 2 ص 72)، (جلد 2 ص 102)
ترجمان السنۃ (جلد 4 ص 402)، (جلد 4 ص 35)، (جلد 4 ص 384)، (جلد 4 ص 381)، (جلد 4 ص 399)، (جلد 4 ص 396)
تذکرہ للقرطبی (ص 703)
مسند ابی یعلیٰ (جلد 1 ص 359)
مصنف لعبدالرزاق (جلد 11 ص 373)، (جلد 11 ص 371)
کتاب الفتن ابونعیم m (ص 262، ص 227، ص 238، ص 236، ص 264، ص 360، ص 237، ص 190)
حج الکرامہ فی آثار القیامہ (ص 356)
الاشاعۃ لاشراط الساعۃ (ص 262، ص 223)

میرے سادہ لوح بھائیو اور بہنو! احادیث مبارکہ کی روشنی میں یہ بات تو ثابت ہوگئی کہ حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ دو الگ الگ شخصیتیں ہیں نہ کہ ایک ہی شخصیت کے دو نام۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دمشق کی جامع مسجد کے مینارہ پر فرشتے کے پر کے ذریعے اترنا ہے اس وقت وہاں جہاد کرنے والے مجاہدین اسلام کے امیر حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ نماز کی بھی امامت فرمائیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے ساتھ نماز پڑھ کر پھر کفار سے جہاد کریں گے، صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کر دیں گے۔ دجال اُن کو دیکھ کر نمک

کی طرح پگھلنا شروع ہو جائے گا۔ وہ اسے بھی قتل کر دیں گے۔ آج جو دنیا میں مٹھی بھر یہودی ہیں ان کو ختم کر دیں گے۔ حدیث کے مطابق مقام ''لُد'' پر دجال کو قتل کریں گے (تل ابیب کے پاس) جہاں پر آج کل اسرائیلی انٹیلی جنس کا ہیڈ کوارٹر اور ائر بیس ہے۔

دوسری حدیث پاک کے مطابق یہ بات بھی ثابت ہو گئی کہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ اس وقت جماعت کے امیر ہوں گے جو حق پر رہتے ہوئے مسلسل قیامت تک جہاد کرتی رہے گی اور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ جہادی امیر ہوں گے (نہ کہ جہاد کو حرام قرار دینے والے اور کفار کی ملکہ کے قصیدے گانے والے بزدل اور نہ انگریز کے ایجنٹ ہوں گے۔)

دین اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں بہت سے ایسے فتنے اٹھے جنہوں نے سادہ لوح مسلمانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ مختلف جگہوں پر مختلف ناموں سے اور مختلف روپ میں کئی کذاب اور دجال آئے۔ جنہوں نے مذہبی لبادہ اوڑھکر مسلمانوں کو گمراہ کیا اور ایمان سے محروم کر دیا۔ کسی نے کہا کہ میں امام مہدی ہوں، کس نے کہا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں، کسی نے کہا کہ میں اللہ کا نبی اور رسول ہوں جن کو اللہ نے عقل اور بصیرت دی تھیں اور قرآن و حدیث کا علم رکھتے تھے یا علم والوں سے تعلق رکھتے تھے وہ تو ان فتنوں سے بچ جاتے تھے۔ جو اہل علم سے ادب و احترام کا تعلق نہ رکھتے تھے وہ ان کی باتوں میں آ کر گمراہ ہو جاتے اور ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے۔ آج بھی کچھ لوگ مختلف دعوے کرتے ہیں مگر ہم نے ان کو قرآن وحدیث کی کسوٹی پر پرکھنا ہے کہ وہ سچے ہیں یا جھوٹے ہیں۔

گذشتہ چودھویں صدی میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے بے شمار دعوے کیے جن میں بالخصوص امام مہدی، مسیح موعود، نبی اور رسول ہونے کے دعوے ہیں چونکہ مرزا صاحب پنجاب کے دیہات قادیان کے تھے اس لیے سادہ لوح دیہاتی ان کی باتوں میں آ گئے، حکیم نور دین بھیروی، محمد حسین امروہی دیہاتی نہ تھے مگر انہوں نے ان کو ''امام مہدی''، ''مسیح موعود'' اور ''نبی'' وغیرہ مان لیا۔ آگے ان کی اولاد اپنے باپ دادا کی اندھی تقلید کرتے ہوئے پیدائشی

''احمدی''بن گئی۔ نہ کبھی غور کیا نہ کبھی سوچا'' نہ کبھی حق کی تلاش کی نہ کوئی تحقیق کی کہ مسلمان ہمیں کافر کیوں کہتے ہیں، حالانکہ ہم کلمہ بھی یہی پڑھتے ہیں اور نمازیں بھی پڑھتے ہیں قرآن بھی پڑھتے ہیں پھر ہم کافر کیسے ہوئے؟

جنہوں نے تحقیق کی اللہ نے ان کو ہدایت سے نوازا اور وہ توبہ کر کے سچے دین اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو گئے اور گمراہ عقیدے سے نجات پا گئے۔

اگر کوئی کہے کہ ہمیں سوچنے اور غور و فکر کرنے کی، حق کو تلاش کرنے اور تحقیق کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ہمیں جماعت نے منع کیا ہے کہ کسی سے بات نہیں کرنی یا ہمارے خلاف قانونی کاروائی ہو جائے گی۔ کسی مولوی کی بات نہیں سننی یہ ہمیں گالیاں نکالتے ہیں کوئی کتاب نہیں پڑھنی یہ ہمارے خلاف لکھی گئیں ہیں۔ اپنا احمدی ہونا دوسرے مسلمانوں سے چھپانا ہے کہ لوگ ہمیں کافر کہتے ہیں اور ہم سے نفرت کرتے ہیں۔

میرے بھائیو اور بہنو! آپ کو جماعت نے کتاب پڑھنے سے، کسی مسلمان سے بات کرنے سے، تحقیق کرنے سے تو منع کر دیا ہے مگر تبلیغ کرنے سے منع نہیں کیا بلکہ کہا ہے کہ ہر ''احمدی'' ایک سال میں اتنے لوگوں کو بیعت کروائے۔ آپ کو جماعت نے یہ کیوں کہا ہے کہ سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کر کے اور ان کے کام آ کر اچھے اخلاق دکھا کر اور ان کی مدد کر کے اور ان کو ویزے وغیرہ کا لالچ دے کر گمراہ کریں اور جماعت میں شامل کریں یعنی موجودہ ''خلیفہ'' کی ''بیعت'' کروائیں اور خود مرزا صاحب کی کتابیں بھی نہ پڑھیں کیونکہ وہ معرفت سے بھرے ہوئے ''روحانی خزائن'' ہیں آپ کی عقل سمجھ سے اوپر ہیں آپ ان کا مطالعہ نہ کریں۔

اصل بات یہ ہے جماعت کے بڑوں نے اپنا ''مذہب'' اپنے عوام اور عام ''احمدیوں'' سے بھی چھپایا ہوا ہے جو مرزا صاحب کی کتابوں میں خرافات بھری ہوئی ہیں مجدد سے لیکر خدائی تک کے دعوے، تمام مسلمانوں کو گالیاں اور کافر کہنا، نئے مذہب کی بنیاد رکھنا، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف چلنا یہ سب کچھ عام ''احمدیوں'' تک نہیں پہنچنے دیتے، انہیں صرف کہا جاتا

ہے کہ مرزا صاحب اس دور میں امام مہدی بن کر آئے ہیں ان کا ماننا لازمی ہے اور مسیح موعود ہیں اللہ کے نیک بندے ہیں، بس مانتے رہو اور چلتے رہو تم ہی حق پر ہو، کسی تحقیق کی، ادھر ادھر دیکھنے کی اور کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ بس جماعت میں رہو تبلیغ کرو اور چندہ دیتے رہو تم کامیاب ہو جاؤ گے۔

میرے بھائیو اور بہنو! یہ بہت بڑا دھوکا ہے اور سنہرا جال ہے، جس کی حقیقت مرنے کے وقت کھل کر سامنے آئے گی مگر پھر وقت گزر چکا ہوگا اور توبہ کا دروازہ بند ہو چکا ہوگا۔

میرے بھولے بھالے بھائیو اور بہنو! اگر آپ کسی کو ''امام مہدی'' مانتے ہیں تو کس بنیاد پر مانتے ہیں؟ یقیناً آپ کہیں گے کہ ہمیں اسلامی تعلیمات سے اور احادیث مبارکہ سے پتہ چلا ہے کہ امام مہدی رضی اللہ عنہ نے آخری دور میں آنا ہے۔ تو ٹھیک ہے آپ اسلامی تعلیمات اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں دیکھیں کہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں احادیث مبارکہ میں جو نشانیاں آئی ہیں اگر وہ مرزا صاحب پر پوری ہوتی ہیں تو بلا جھجک ان کو مانیں اور اگر مرزا صاحب ان پر پورا نہیں اترتے اور یقیناً نہیں اترتے تو پھر ہرگز ہرگز نہ مانیں۔

مرزا صاحب اگر امام مہدی ہونے کا دعویٰ کریں تو آپ ان کو خود ساختہ دعوے دار سمجھیں، ''مامور من اللّٰہ'' نہ مانیں اور دھوکے سے بچ جائیں۔ کیونکہ احادیث مبارکہ میں تو امام مہدی رضی اللہ عنہ کی نشانیاں بتائی گئیں ہیں کہ وہ مجاہدین کے آخری امیر ہوں گے اور جہاد کریں گے جبکہ ادھر تو معاملہ ہی الٹ ہے۔ مرزا صاحب مجاہدین کے امیر کو ''خونی مہدی'' کہہ کر گالیاں دیتے ہیں۔

کیونکہ خود مرزا صاحب کہتے ہیں کہ ''میرا یہ مذہب ہے جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہ ہے کہ ایک اللہ کی اطاعت کی جائے اور دوسرے اس حکومت برطانیہ کی'' اور اسکے خلاف جہاد کرنا بھی حرام اور ''قیامت تک کسی کافر کے خلاف بھی جہاد کرنا حرام ہو گیا''۔

قرآن پاک کی 558 جہاد کی آیات بھی منسوخ ہو گئیں جہاد کو ''حرام'' قرار دے دیا'' بھلا یہ کیسے امام مہدی ہو گئے؟'' حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر

دجال سے لڑنا ہے پھر دجال قتل ہوگا، صلیب ٹوٹے گی، خنزیر ختم ہوگا، امام مہدی رضی اللہ عنہ 40 سال تک عدل وانصاف کی حکومت کریں گے، پھر قیامت آئے گی۔ ادھر مرزا صاحب نے عیسیٰ ابن مریم بھی خود ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ نہ جہاد کیا، نہ ہی صلیب توڑی، نہ خنزیر کو ختم کیا، نہ عدل وانصاف قائم کیا، نہ چالیس سال دنیا پر حکومت کی، نہ ہی قیامت آئی اور دنیا آج بھی قائم ہے۔ عیسائیوں کی صلیبی طاقت بھی بڑھ گئی ہے۔ خنزیر بھی کھایا جارہا ہے اور مسلمانوں پر پوری دنیا میں ظلم وستم کا بازار گرم ہے اور جہاد بھی جاری ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! اصل میں حقیقت یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب بھی دوسرے دعوے داروں کی طرح ایک خودساختہ دعوے دار ہیں اور یہ تسلسل ابھی تک چل رہا ہے۔ مرزا صاحب سے لے کر اب تک کوئی بیس سے زیادہ ''احمدیوں'' نے نبوت ورسالت اور مسیح و مہدی ہونے کے دعوے کیے ہیں کیا آپ ان سب کو بھی مجدد، امام مہدی، مسیح موعود مانیں گے۔

اب ہم احادیث مبارکہ سے مزید حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نشانیاں اور تفصیلات بیان کریں گے آپ ان کی کسوٹی پر مرزا صاحب کو پرکھ لیں اگر سچے ہیں تو مان لیں اور اگر جھوٹے ہیں تو انکار کر کے اپنا ایمان بچالیں اور ایک جھوٹے نبوت ومہدویت اور مسیحیت کے دعوے دار پر اپنا ایمان برباد نہ کریں بلکہ اپنی برأت کا اظہار کر کے اپنے ایمان کو بچالیں۔ اور اللہ پاک سے ہدایت کی اور سیدھے راستے کی سچے دل سے دعا کر کے تحقیق کرتے جائیں اور امام مہدی رضی اللہ عنہ کی نشانیوں پر غور وفکر کرتے جائیں۔

لاعلمی میں ڈوبے اے میرے پیارے بھائیو اور بہنو! اگر آپ نے شریعت کو سامنے رکھ کر حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی خبر کو ماننا ہے تو علامات اور نشانیاں بھی آپ کو شریعت کی بتائی ہوئی ماننی پڑیں گی اپنی مرضی کی خودساختہ اور من گھڑت باتیں شریعت میں نہیں چلیں گی، کیونکہ یہ ایمان کا مسئلہ ہے آپ غور وفکر کرتے جائیں اور اللہ سے رہنمائی مانگتے رہیں۔

''**یاھادی یا رحیم**'' پڑھتے رہیں اللہ پاک ہدایت کے دروازے کھول دیں گے۔ (ان شاء اللہ) اللہ پاک ہم سب کو ایمان کامل نصیب فرمائیں۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

ظہور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ پر اہلسنت والجماعت کا عقیدہ

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے۔ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے اقوال، اجماع سے اور آئمہ مجتہدین کے اقوال، امت مسلمہ کے تمام اسلاف اور اکابر علماء کرام کے فرمودات کی روشنی میں یہ اہلسنت والجماعت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ جو احادیث مبارکہ میں حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ظہور کی نشانیاں ہیں اس کے مطابق ہی امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور ہو گا اس سے ہٹ کر اور خود ساختہ کوئی امام مہدی ہونے کا دعویٰ کرے وہ کذاب ہے اس کی بات کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ اسلامی شریعت میں مہدویت، مسیحیت اور نبوت کے جھوٹے دعوے دار کی سخت سزا ہے کیونکہ وہ سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

محدث شہیر حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی m نے مشکوٰۃ شریف کی شرح "التعلیق الصبیح" جلد 6 ص 198 (شرح عقیدہ سفارینیہ جلد 2 ص 80) سے نقل فرمایا ہے:

> ''حضرت امام سفارینی m نے فرمایا ہے کہ خروج مہدی رضی اللہ عنہ کی روایات اتنی کثرت کے ساتھ موجود ہیں کہ وہ تواتر معنوی کی حد تک پہنچ چکی ہیں۔ یہ بات علماء اہلسنت کے درمیان اس درجے تک مشہور ہے کہ وہ ان کے عقائد میں شمار ہوتی ہے یعنی حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ظہور پر حسب بیان علماء کرام وعقائد اہلسنت ایمان لانا ضروری ہے۔''

(بذل المجہود شرح ابوداؤد شریف جلد 5 ص 101) میں حدیث مبارکہ کا حاصل معنی یہ ہے:
حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا بھیجا جانا موکد اور یقینی بات ہے اور ایسا ہونا ضروری ہے۔

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی m ''فائدہ جلیلہ'' کے تحت تحریر فرماتے ہیں:
''اہل سنت والجماعت کے عقائد میں ہے کہ امام مہدی کا ظہور اخیر زمانے میں حق اور صدق ہے اس پر اعتقاد رکھنا ضروری ہے اس لیے کہ امام مہدی کا ظہور احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے اگرچہ اس کی بعض تفصیلات اخبار آثار سے ثابت ہیں عہد صحابہ وتابعین سے لے کر اس وقت تک امام مہدی کے ظہور کو مشرق ومغرب میں ہر طبقہ کے مسلمان علما اور صلحا عوام اور خواص ہر خطہ اور ہر عصر میں نقل کرتے چلے آئے ہیں۔

(عقائد اسلام حصہ اول ص64 از حضرت کاندھلوی m)

اسی طرح سید بدر عالم مہاجر مدنی m نے بھی ظہور امام مہدی رضی اللہ عنہ کی روایت پر تواتر معنوی کا ذکر کیا ہے۔

(ترجمان السنہ جلد4 ص378)

ظہور امام مہدی کی قطعیت اور عقائد میں شامل ہونا اس بات سے بھی ظاہر ہے کہ اس کے ظہور کا ذکر عقائد کی بنیادی کتاب میں بھی آیا ہے تفصیل کے لیے دیکھیے۔

(شرح عقیدہ سفارینیہ)

محدث ملا علی قاری m نے ''مرقاۃ المفاتیح'' شرح مشکوٰۃ شریف جلد 10 ص 174 پر مسند احمد اور ابوداؤد شریف کے حوالے سے مرفوع احادیث نقل کی ہے۔

ظہور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ پر امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ

اسلامی عقائد کی مشہور کتاب ''شرح العقائد النسفیۃ ص 64 میں یہ امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ درج ہے کہ ظہور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ بنیادی عقائد میں سے ہے:

اور خروج امام مہدی رضی اللہ عنہ پر ایمان رکھنا واجب ہے۔

(عقیدہ سفارینیہ جلد 2 ص 84)

میرے بھائیو اور بہنو! حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا ہے اور جس پر اہل حق کا اتفاق ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی نسل سے ہوں گے، نجیب الطرفین (والد اور والدہ دونوں طرف) سے سید ہوں گے، ان کا نام محمد اور والد کا نام عبد اللہ ہوگا، جس طرح صورت وسیرت میں بیٹا باپ کے مشابہ ہوتا ہے اسی طرح وہ شکل وشباہت اور اخلاق وشمائل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے، وہ نبی نہیں ہوں گے، نہ ان پر وحی نازل ہوگی، نہ وہ نبوت کا دعویٰ کریں گے، نہ ان کی نبوت پر کوئی ایمان لائے گا۔

ان کی کفار سے خونریز جنگیں ہوں گی ان کے زمانے میں کانے دجال کا خروج ہوگا اور وہ لشکر دجال کے محاصرے میں گھر جائیں گے ٹھیک نماز فجر کے وقت دجال کو قتل کرنے کے لیے سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور فجر کی نماز حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں پڑھیں گے۔

مرزا صاحب کا اہم اعتراف:

''مسیح دوسرے امام کی اقتداء میں نماز پڑھے گا۔

''احادیث میں لکھا ہے کہ آنے والا مسیح دوسرے امام (مہدی) کے پیچھے نماز پڑھے گا۔''

(ملفوظات جلد 3 ص 444 از مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا صاحب نے بھی بذاتِ خود اعتراف کیا ہے کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ امام مہدی اور مسیح موعود دو الگ الگ شخصیتیں ہیں جو ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور اگر امام مہدی اور مسیح موعود ایک ہی ہیں تو ایک دوسرے کے پیچھے نماز کیسے پڑھیں گے؟ عقل والوں کے لیے اشارہ کافی ہوتا ہے یہاں تو بات ہی واضح ہوگئی۔

شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی m لکھتے ہیں:

''دونوں حضرات نماز کے بعد دجال کا رخ کریں گے وہ لعین بھاگ کھڑا ہوگا چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کا تعاقب کریں گے اور اسے مقام بابِ ''لد'' پر قتل کر دیں گے دجال کا لشکر تہہ تیغ ہوگا اور یہودیت و نصرانیت کا ایک ایک نشان مٹا دیا جائے گا یہ ہے وہ عقیدہ جس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر تمام سلف صالحین صحابہ و تابعین اور ائمہ مجتہدین اور مجددین معتقد رہے ہیں۔''

(آپ کے مسائل اور ان کا حل از یوسف لدھیانوی m جلد 1 ص 267)

میرے بھائیو اور بہنو! احادیث مبارکہ کی روشنی میں اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین تابعین کرام، تبع تابعین کرام، آئمہ مجتہدین، اولیاء کرام، صوفیاء کرام، سلف صالحین بزرگانِ دین m علماء امت اور عوام و خواص تمام مسلمانوں کا اجتماعی عقیدہ ہے کہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور ہوگا اور ان کی نشانیاں اور علامات اور اخلاق و کردار اور کام غرض ہر چیز احادیث مبارکہ میں موجود ہے۔ اس سے ہٹ کر جو امام مہدی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس کے بارے میں امت مسلمہ کا ردعمل کیا ہوتا ہے وہ آپ بھی جانتے ہیں۔ چودہ سو سال کی تاریخ میں ایک سو کے قریب لوگوں نے وقتاً فوقتاً امام مہدی ہونے کے دعوے کیے اور اپنے انجام کو پہنچے۔ اب اگر کوئی جھوٹا دعویٰ کرے کہ میں امام مہدی ہوں اور ایک بھی نشانی یا علامت اس میں نہ پائی جائے بلکہ سارا کچھ بالکل ہی اُلٹ ہو تو آپ خود سوچیں اور اپنی عقل سلیم سے فیصلہ کریں کہ وہ کون ہے؟ اس کے ماننے والے کون ہوں گے؟

کیونکہ حقیقی امام مہدی رضی اللہ عنہ جب تشریف لائیں گے تو ان پر تمام امت مسلمہ کا اجماع ہو گا اور وہ سب کے متفقہ امام ہوں گے اور کفار ان سے لڑیں گے، مرزا صاحب کو تو چند ہزار لوگوں نے مانا اور ان لوگوں نے مانا جن کو دین کا بھی پورا علم نہیں تھا یا کچھ مفاد پرست اہل علم نے بھی مانا اب آگے ان کی نسلیں چل رہی ہیں جو کہ پیدائشی قادیانی کہلاتے ہیں یا پھر احمدیت قادیانیت کی تبلیغ سے کچھ لوگوں کو گمراہ کیا گیا ہے ان کو بھی جب حقیقت کا پتہ چلتا ہے تو وہ تائب ہو کر سچے دین اسلام کو قبول کر کے حقیقی مسلمان بن جاتے ہیں۔

اب ہم احادیث مبارکہ سے حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی تمام نشانیاں مختصراً ذکر کریں گے تا کہ آپ کو بھی پتہ چلے کہ حقیقی امام مہدی کون ہوں گے اور جھوٹے دعوے دار کون ہیں دعا ہے کہ اللہ پاک ہم سب کو ہدایت کاملہ نصیب فرمائے اور باطل فتنوں سے محفوظ رکھے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی نشانیاں

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا نام مبارک:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے نام ونسب کے سلسلے میں مستند روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے ''ان کا نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک ''محمد'' کے مشابہ اور ان کے والد محترم کا نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد محترم کے نام سے مشابہ یعنی ''عبداللہ'' ہوگا۔''

(کتاب الفتن ص388 از محدث حضرت ابونعیم m)

حدیث مبارکہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مہدی کا نام میرے نام کے موافق ہوگا اور ان کے والد کا نام میرے والد کے نام کے جیسا ہوگا۔

(کتاب الفتن ص389 از محدث حضرت ابونعیم m)

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اہم اعتراف:

''اور جب تم اشد سرکشیوں کی وجہ سے سیاست کے لائق ٹھہر جاؤ گے تو محمد بن عبداللہ ظہور کرے گا جو مہدی ہے۔'' (ازالہ اوہام مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 ص409 از مرزا قادیانی)

غور کریں مرزا صاحب خود اعتراف کر رہے ہیں کہ جب تم ''سیاست کے لائق ٹھہر جاؤ'' تو اس کا مطلب ہے کہ وہ سیاسی قوت بن کر جہاد کریں گے اور خلافت قائم کر کے چالیس سال تک حکومت کریں گے۔

کیا مرزا صاحب ''محمدؐ'' ہیں؟

کیا مرزا صاحب آل رسول میں ''سید'' ہیں؟

کیا مرزا صاحب کے والد ''عبداللہ'' ہیں؟

حدیث مبارکہ:

صحیح ابوداؤد شریف کی روایت کے مطابق یہی الفاظ نقل ہوئے ہیں اور امام قرطبی m نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔

ترجمہ: اگر دنیا کے ختم ہونے میں صرف ایک دن بچ جائے (اور مہدی نہ آئے) تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو اتنا لمبا کر دیں گے کہ اس میں مجھ (یا) میرے گھر والوں میں سے ایک آدمی کو بھیجیں گے جس کا نام میرے جیسا اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام جیسا ہوگا وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ پہلے ظلم وستم سے بھری ہوئی ہوگی۔

(مشکوۃ المصابیح ص470) (تذکرہ ص700) (ابوداؤ شریف حدیث نمبر 4283)

حدیث مبارکہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ ہو جائے اس کا نام میرے نام کے مطابق یعنی (محمد) ہوگا۔

(سنن ابوداؤد شریف جلد 2 ص588)

حدیث مبارکہ:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دنیا اس وقت تک فنا نہیں ہوگی جب تک میرے اہل بیت میں سے میرے ہی نام کا کوئی شخص پورے عرب پر حکمرانی نہیں کرے گا یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت ام سلمہ k اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔''

(ترمذی شریف جلد 2 ص 52 حدیث نمبر 111)

حدیث مبارکہ:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میرے اہل بیت میں سے ایک شخص دنیا کا حکمران ہوگا۔

حدیث مبارکہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دنیا میں سے ایک دن ہی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اسے طویل کردے گا یہاں تک کہ امام مہدی حکمران ہو جائیں یہ حدیث حسن وصحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد 2 ص 52 حدیث نمبر 112)

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا نسب مبارک:

حضرت محمد بن عبداللہ المہدی رضی اللہ عنہ جو کہ نام اور کام دونوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے ہوں گے اور اولاد بھی ان کی جن کو ''سیدۃ النساء اہل الجنۃ'' حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا k کا خطاب دیا گیا ہے۔

محدث حضرت ابونعیم بن حماد m نے حضرت قتادہ m سے نقل کیا ہے:

''وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب m جو اونچے درجے کے تابعی ہیں۔''

حضرت قتادہ m : کیا امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور برحق ہے؟

حضرت سعید بن المسیب m : ہاں برحق ہے۔

حضرت قتادہ m : وہ کن میں سے ہوں گے؟

حضرت سعید m : وہ قریش میں سے ہوں گے۔

حضرت قتادہ m : وہ قریش کے کون سے خاندان سے ہوں گے؟

حضرت سعید m : بنو ہاشم سے ہوں گے۔

حضرت قتادہ m : بنو ہاشم کے کون سے خاندان سے ہوں گے؟

حضرت سعید m : بنو عبدالمطلب میں سے ہوں گے۔

حضرت قتادہ m : عبدالمطلب کی کون سی اولاد میں سے ہوں گے؟

حضرت سعید m : حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے۔

(کتاب الفتن ص261 از محدث حضرت ابونعیم m)

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا ایک ''اعتراف'' اور ایک ''انحراف'':

مرزا صاحب نے جب امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تو مسلمانوں نے سوال کیا کہ امام مہدی رضی اللہ عنہ تو سیّد ہوں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم کے مشابہ ہوں گے جبکہ آپ مغل برلاس ہیں تو مرزا صاحب نے بھی امام مہدی کے سید ہونے کا اعتراف کیا اور اپنے جھوٹے دعوے سے انحراف کر لیا اور کہا کہ میں مہدی نہیں بلکہ مسیح موعود ہوں اور مسیح موعود کے لیے ضروری نہیں کہ وہ سیّد ہوں اور اہل بیت میں سے ہوں اور ان کے نام کے مشابہ ہوں آپ بھی مرزا صاحب کی قلابازی ملاحظہ کریں:

''میرا یہ دعویٰ نہیں کہ میں وہ مہدی ہوں جو مصداق ''من ولد فاطمة ومن عترتی'' وغیرہ ہے بلکہ میرا دعویٰ تو مسیح موعود ہونے کا ہے اور مسیح موعود کے لیے کسی محدث کا قول (کوئی حدیث) نہیں کہ وہ بنی فاطمہ (اہل بیت) وغیرہ سے ہوگا۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 ص356 از مرزا قادیانی)

اس میں مرزا صاحب نے اپنے امام مہدی ہونے کا انکار کیا ہے اور امام مہدی رضی اللہ عنہ کے اہل بیت میں سے ہونے کا اعتراف کیا ہے کہ وہ سید ہوں گے بنی فاطمہ سے ہوں گے اور ان کا نام محمد ہوگا۔

میرے بھائیو اور بہنو! اتنی بڑی حقیقت دیکھنے اور مرزا صاحب کے انکار کو ملاحظہ کرنے کے بعد بھی آپ مرزا صاحب کو امام مہدی مانتے رہو گے؟

حدیث مبارکہ:

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہدی ہم آئمہ ہدایت میں سے ہوں گے یا ہمارے علاوہ کسی اور خاندان سے؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ وہ ہم میں سے ہوں گے............

(کتاب الفتن ص262۔ از محدث حضرت ابونعیم m) (کتاب البرہان جلد2 ص573)

سید بزرنجی m فرماتے ہیں امام مہدی کی کنیت ابوعبداللہ ہوگی۔

قاضی عیاض m فرماتے ہیں امام مہدی کی کنیت ابوالقاسم بھی ہوگی۔

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ حسینی سیّد ہوں گے:

حضرت علامہ سید بزرنجی m سے حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے حسینی سید ہونے کا ثبوت ملتا ہے وہ لکھتے ہیں:

''امام مہدی اپنی افواج کے ساتھ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے ''وادی قریٰ'' تک جا پہنچیں گے جو کہ مدینہ سے شام کی طرف جاتے ہوئے دو مرحلوں کے فاصلے پر ہے۔ وہاں انہیں ان کے چچا زاد حسنی بھائی بارہ ہزار کے لشکر کے ساتھ ملیں گے اور کہیں گے کہ میں چونکہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا بیٹا ہوں اس لیے اس امر خلافت کا تم سے زیادہ حق دار ہوں تو مہدی کہیں گے کہ نہیں مہدی تو میں ہوں حسنی کہیں گے کہ آپ کے پاس کوئی نشانی (کرامت) ہے جس کو دیکھ کر میں آپ کی بیعت کروں

اس پر امام مہدی رضی اللہ عنہ ایک پرندے کی طرف اشارہ کریں گے وہ ان کے سامنے آ
گرے گا اور ایک خشک بانس زمین میں گاڑ دیں گے وہ اسی وقت سرسبز ہو جائے گا
اور برگ وبار لانے لگے گا یہ دیکھ کر حسنی کہیں گے کہ اے میرے چچا زاد بھائی یہ
آپ ہی کا حق ہے کہ میں آپ کی بیعت کروں۔''

(الاشاعہ لا اشراط الساعۃ ص210)

ام المومنین سیدہ حضرت ام سلمہ k کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ مہدی میری نسل سے ہوگا یعنی فاطمہ k کی اولاد سے ہوگا۔

(المستدرک جلد 4 ص557)

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی جائے پیدائش:

محدث حضرت ابونعیم بن حماد m نے امیر المومنین خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے:

ترجمہ: امام مہدی رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت مدینہ منورہ میں ہوگی۔

(کتاب الفتن محدث ابونعیم بن حماد m 241)

ایک اور مضبوط روایت حدیث حسن وصحیح حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

(ترمذی شریف جلد 2 ص52 حدیث نمبر 12)

علامہ حضرت سید برزنجی m نے بھی حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی جائے پیدائش مدینہ منورہ کو ہی قرار دیا ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! احادیث مبارکہ کی مستند روایات اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین، تابعین n، تبع تابعین n، محدثین، مفسرین اور علماء امت کے اقوال سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور قرب قیامت میں ضرور ہوگا۔ امام مہدی رضی اللہ عنہ کا نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کے مشابہ ''محمد'' ہوگا۔ آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد

کے اسم گرامی کے مشابہ ''عبداللہ'' ہوگا۔حسینی سید ہوں گے۔حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا k اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہوں گے۔ مدینہ منورہ میں پیدا ہوں گے اب آپ غور کریں کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کیا وہی امام مہدی ہیں جو قیامت کے قریب آئیں گے اوران احادیث مبارکہ کی نشانیوں کے مصداق ہیں اگر ہیں تو ضرور ان کو امام مہدی مانیں اوراگر نہیں ہیں اور یقیناً نہیں ہیں جس طرح مرزا صاحب نے خود بھی اپنا دعویٰ امام مہدی ہونے کا واپس لے کر اگلا بڑا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا کیا۔اب مرزا صاحب کی ہی بات مان لیں اور مرزا صاحب کے امام مہدی ہونے کا انکار کر کے اپنا ایمان بچائیں اور حقیقی امام مہدی رضی اللہ عنہ کا انتظار کریں۔

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی سیرت واخلاق کریمانہ:

میرے بھائیو اور بہنو! حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ ''سیرت'' اور اخلاق کریمانہ'' میں سرکار دو عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے کیونکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے ہوں گے کیونکہ باپ کے نام اور کام کا اثر اولاد پر بھی ہوتا ہے اور والدین کی نیکی اولاد کے بھی کام آیا کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ امام مہدی رضی اللہ عنہ کے طور طریقے اور عادات وخصائل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے جیسا کہ صاحب مظاہر حق جدید ''حدیث' 'لا تذہب الدنیا'' کے تحت تحریر فرماتے ہیں

> ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ بالا ارشاد گرامی میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا تعلق صرف نسبی اور نسلی نہیں ہوگا بلکہ روحانی اور شرعی بھی ہوگا یعنی ان کا طور طریقہ اور ان کی عادات ومعمولات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات ومعمولات کے مطابق ہوں گے۔''

(مظاہر حق جدید)

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اہم اعتراف

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا نام:

''حدیثوں میں لکھا ہے کہ مہدی موعود خَلَق اور خُلق میں ہمرنگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا اور

ان کا اسم آنجناب کے اسم سے مطابق ہوگا محمد اور احمد ہوگا اور ان کے اہل بیت میں سے ہوگا۔''
(ایک غلطی کا ازالہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 ص 212+213 از مرزا قادیانی)
علامہ سید برزنجی m نے ہی ذکر کیا ہے کہ سیرت واخلاق میں حضور ﷺ کے مشابہ ہوں گے۔
(الاشاعۃ لاشراط الساعۃ 197-196 از سید برزنجی m)
محدث ابونعم بن حماد m نے لکھا ہے کہ آپ ﷺ سے اخلاق وسیرت میں مشابہ ہوں گے۔
(کتاب الفتن، ص 250 محدث ابونعیم m)

امام مہدی رضی اللہ عنہ کی قیادت:

محدث ابونعیم بن حماد m فرماتے ہیں:
''امام مہدی رضی اللہ عنہ کے لشکر کے قائدین بہترین لوگ ہوں گے۔ ان کے معاون اور ان کی بیعت کرنے والے کوفہ۔ بصریٰ اور یمن کے لوگ اور شام کے ابدال ہوں گے ان کے لشکر کے ہراوّل دستہ کے قائد حضرت جبرائیل علیہ السلام اور پیچھے کے محافظ دستہ کے قائد حضرت میکائیل علیہ السلام ہوں گے وہ محبوب خلائق ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے انتہائی خطرناک فتنوں کو ختم فرمائیں گے اور زمین میں امن وامان قائم ہو جائے گا۔
(کتاب الفتن ص 250 از محدث حضرت ابونعیم m)

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا زمانہ:

حدیث مبارکہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:
ترجمہ: امام مہدی رضی اللہ عنہ سے آسمان میں رہنے والے بھی راضی ہوں گے اور زمین کے باشندے بھی راضی ہوں گے۔ آسمان اپنے تمام قطرے بہا دے گا۔ زمین اپنی تمام پیداوار اگل دے گی۔ یہاں تک کہ خوشحالی دیکھ کر زندہ لوگ مردوں کے بھی زندہ ہونے کی تمنا کرنے لگیں گے۔
(کتاب الفتن ص 252 از محدث حضرت ابونعیم m)

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی سخاوت اور مدت خلافت:

حدیث مبارکہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میری امت میں حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ ہوں گے جو سات یا نو سال تک خلیفہ رہیں گے ان کے زمانہ میں میری امت ایسی نعمتوں اور فراوانیوں میں ہوگی کہ اس سے پہلے اس کی مثال نہیں سنی ہوگی زمین اپنی تمام پیداوار اگل دے گی اور کچھ بھی نہ چھوڑے گی اور اس زمانے میں مال و دولت کھیت میں اناج کے ڈھیر کی طرح پڑا ہوگا چنانچہ ایک آدمی کھڑا ہو کر کہے گا اے مہدی کچھ مجھے بھی دیجئے تو وہ اس سے فرمائیں گے جتنا اٹھا سکتے ہو اٹھا لو یعنی جس آدمی میں جتنا وزن اٹھانے کی ہمت ہوگی امام مہدی رضی اللہ عنہ اس سے کم نہیں دیں گے۔

(ترمذی شریف جلد 2 ص 52 حدیث نمبر 113) (مسلم شریف حدیث نمبر 317)

ظہور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا تفصیلی اجمالی نقشہ

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا احادیث مبارکہ کے اندر تفصیلی اجمالی نقشہ ہے۔

مترجم تفصیل:

امام مہدی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کریں گے۔ کسی سوئے ہوئے شخص کی نیند خراب کر کے اس جگائیں گے نہیں۔ ناحق خون نہیں بہائیں گے۔ ہاں البتہ (دین اسلام) کے خلاف کام کرنے والے سے جہاد کریں گے۔ تمام سنتوں کو زندہ کریں گے۔ ہر قسم کی بدعت ختم کئے بغیر چین نہیں لیں گے۔ آخری زمانہ میں ہونے کے باوجود دین پر اس طرح قائم ہوں گے جس طرح ابتداء زمانہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم قائم تھے۔ کیونکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے ہوں گے۔ نبی نہیں ہوں گے۔ نہ ان پر وحی آئے گی۔ نہ نبوت کا دعویٰ کریں گے۔ نہ ان کو کوئی نبی مانے گا۔ بلکہ وہ خلیفہ المہدی ہوں گے اور ان کی خلافت علی منہاج النبوۃ ہوگی۔ وہ ذوالقرنین سکندر اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرح پوری دنیا کے فرمانروا ہوں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیز کو قتل کر دیں گے،

(عیسائیت اور یہودیت کو مٹا دیں گے) زمین کو عدل وانصاف سے اسی طرح بھر دیں گے جس طرح پہلے ظلم وجور سے بھری ہوئی ہوگی، لوگوں کو بے حساب لپ بھر بھر کر مال دیں گے، مسلمانوں میں الفت، پیار محبت اور نعمتوں کو لوٹا دیں گے، تقسیم بالکل ٹھیک ٹھیک کریں گے، آسمان میں رہنے والے ملائکہ بھی ان سے راضی ہوں گے، زمین پر بسنے والے جاندار بھی ان سے خوش ہوں گے۔

پرندے فضاؤں میں، وحشی جانور جنگلات میں اور مچھلیاں سمندروں میں ان سے خوش ہوں گی، امت محمدیہ کے دلوں کو غنا سے بھر دیں گے، حتیٰ کہ ایک منادی آواز دے گا کہ جس کو مال کی ضرورت ہو وہ آ کر لے جائے تو اس کے پاس صرف ایک آدمی آئے گا اور کہے گا کہ مجھے مال کی ضرورت ہے منادی اس سے کہے گا کہ تم خزانچی کے پاس جا کر کہو کہ مہدی نے مجھے مال دینے کا حکم دیا ہے چنانچہ وہ شخص خزانچی کے پاس آ کر اسے پیغام پہنچائے گا تو وہ کہے گا کہ تم حسب منشا جتنا چاہو لے لو اور وہ شخص اپنی گود میں بھر بھر کر مال جمع کرنا شروع کرے گا کہ اچانک اسے شرم محسوس ہوگی اور وہ اپنے دل میں کہے گا کہ تو امت محمدیہ کا سب سے لالچی انسان ہے یہ سوچ کر وہ شخص مال کو واپس کرنا چاہے گا تو اس سے وہ مال واپس نہیں لیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ ہم لوگ کچھ دے کر واپس لینے والوں میں سے نہیں ہیں۔

ان کے زمانے میں تمام لوگ ایسی نعمتوں میں ہوں گے کہ اس سے پہلے لوگوں نے ایسی مثال سنی تک نہ ہوگی بارشیں اس قدر کثرت سے ہوں گی کہ آسمان کوئی قطرہ پس اندوختہ نہیں چھوڑے گا۔ زمین اتنی پیداوار اگائے گی کہ ایک بیج بھی ذخیرہ نہیں کرے گی۔ ان کے زمانے میں جنگیں ہوں گی وہ زمین کے نیچے سے اس کے خزانوں کو نکال لیں گے۔ شہروں کے شہر فتح کر لیں گے۔ ہندوستان کے بادشاہ ان کے سامنے پابند سلاسل پیش کئے جائیں گے اور ہندوستان کے خزانوں کو بیت المقدس کی تزئین وآرائش کے لیے استعمال کریں گے۔ لوگ ان کے پاس اس طرح آئیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنی ملکہ اور سردار کے پاس آتی ہیں۔ حتیٰ کہ لوگ اپنی سابقہ نیک حالت پر واپس آ جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ تین ہزار فرشتوں کے ذریعے ان کی مدد فرمائیں گے۔ جو ان کے مخالفین کے چہروں اور کولہوں پر مارتے ہوں گے ان کے لشکر کے سب سے آگے حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حفاظت کے لیے سب سے پیچھے حضرت میکائیل علیہ السلام ہوں گے ان کے زمانے میں بھیڑیے اور بکریاں ایک ہی جگہ چریں گے، بچے سانپ اور بچھوؤں سے کھلیں گے اور وہ ان کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے اور انسان ایک مد بوئے گا تو اس سے سات سو کی پیداوار ہو گی سود خوری، وباؤں کا نزول، زنا اور شراب نوشی ختم ہو جائے گی لوگوں کی عمریں لمبی ہوں گی امانتوں کی ادائیگی کا اہتمام کیا جائے گا شریر و بدکار لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت سے بغض رکھنے والا کوئی نہ رہے گا امام مہدی رضی اللہ عنہ محبوب خلائق ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے انتہائی خطرناک فتنے کی آگ کو بجھائیں گے اور زمین میں اتنا امن و امان قائم ہو جائے گا کہ ایک عورت بغیر کسی مرد کے پانچ عورتوں کے ساتھ مل کر حج کر آئے گی اور اسے اللہ کے علاوہ کسی کا کوئی خوف نہ ہو گا۔ حضرت طاعوس m سے منقول ہے کہ امام مہدی رضی اللہ عنہ اپنے عمال کی کڑی نگرانی کرنیوالے سخی اور مسکینوں پر رحم کرنے والے ہوں گے۔

(صحیح مسلم شریف) (مسند احمد) مسند ابی یعلی) (الاشاعۃ لاشراط الساعۃ ص196+ 197)

(کتاب الفتن محدث ابونعیم رحمہ اللہ ص250) (کتاب البرہان)

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا حلیہ مبارک:

''آپ کا رنگ گندمی ہو گا، داڑھی گھنی ہو گی، ہلکے پھلکے جسم والے ہوں گے، متوسط قد و قامت کے مالک، خوبصورت کشادہ پیشانی والے، لمبی ستواں ناک والے ہوں گے۔ ابرو قوس کی مانند گول اور رنگ کھلتا ہوا ہو گا، بڑی بڑی سیاہ قدرتی سر مگیں آنکھوں والے ہوں گے سامنے کے، دونوں دانت انتہائی سفید اور ایک دوسرے سے کچھ فاصلے پر ہوں گے۔ (بالکل ملے ہوئے نہ ہوں گے) دائیں رخسار پر سیاہ تل کا نشان ہو گا روشن ستارے کی طرح ان کا چہرہ چمکتا ہوا ہو گا،

کندھے حضورﷺ کی طرح اور سینہ مضبوط ہوگا کشادہ رانیں ہوں گی رنگ اہل عرب کی طرح اور جسم اسرائیلیوں کی طرح ہوگا، زبان میں مردانہ ثقل ہوگا ظہور کے وقت عمر چالیس سال ہوگی، اللہ کے سامنے خشوع وخضوع کرتے ہوئے پرندوں کی طرح اپنے بازو پھیلا دیا کریں گے۔ دوسفید عبائیں زیب تن کئے ہوئے ہوں گے، اخلاق میں حضورﷺ کے مشابہ ہوں گے، مگر خلقی (جسمانی) طور پر مکمل مشابہ نہ ہوں گے۔''

(کتاب الفتن ص259 از محدث ابونعیم m)(الاشاعہ لاشراط الساعہ ص194+195)

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی خلافت علیٰ منہاج النبوۃ:

حدیث مبارکہ:

مشکوٰۃ شریف میں حضرت نعمان بن بشیر m حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: جب تک اللہ چاہے گا تم میں نبوت رہے گی پھر اللہ اس کو اٹھا لے گا اور پھر طریقہ نبوت کے مطابق حسب منشا خداوندی خلافت رہے گی پھر اللہ اس کو بھی اٹھا لے گا اس کے بعد کاٹ کھانے والی حکومت ہوگی اور ارادہ خداوندی کے مطابق رہے گی پھر اللہ اس کو بھی اٹھا لے گا۔ اس کے بعد ظلم کی حکومت ہوگی اور حسب منشا خداوندی رہے گی پھر اللہ اس کو بھی اٹھا لے گا اور دوبارہ خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہو جائے گی یہ کہہ کر آپﷺ خاموش ہو گئے۔ (مشکوٰۃ شریف)

اس حدیث مبارکہ میں دو مرتبہ خلافت علی منہاج النبوۃ کا ذکر ہے پہلی مرتبہ تو نبوت کے بعد جس کا قیام خلیفہ اول امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی سے ہو کر آخری خلیفہ راشد پر جا کر منتہی ہو گیا اس کے بعد کاٹ کھانے والی حکومت پھر جبری حکومت اس کے بعد دوبارہ خلافت علی منہاج النبوۃ کا ذکر ہے چنانچہ اس حدیث کی شرح میں محدث حضرت ملا علی قاری m تحریر فرماتے ہیں۔

اس سے مراد حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا زمانہ ہے۔

(مشکوۃ المصابیح ص461، المرقاۃ المفاتیح جلد۱۰ ص۱۰۹ از ملا علی قاری m)

علامات ظہور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ احادیث مبارکہ میں

احادیث مبارکہ میں ویسے تو بہت سی نشانیاں اور واضح علامات آئی ہیں کہ جن سے ہر مسلمان سمجھ سکتا ہے کہ یہی حقیقی امام مہدی ہیں لیکن ہم چند علامات کا مختصر ذکر کرتے ہیں تاکہ بات واضح ہو جائے کہ حقیقی امام مہدی رضی اللہ عنہ کون ہوں گے؟ اور جھوٹے دعوے دار کون ہیں؟

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات

ترجمہ: حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیض مبارک، تلوار مبارک اور سیاہ رنگ کا ریشمی روئیں دار جھنڈا ہوگا وہ جھنڈا (کسی روحانی بندش) کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے لیکر ظہور مہدی رضی اللہ عنہ سے قبل نہیں پھیلایا (ہلایا) جا سکا ہوگا اور اس جھنڈے پر یہ الفاظ لکھے ہوں گے۔ ''البیعۃ للہ''

(الاشاعۃ لاشراط الساعہ ص198) (کتاب الفتن، ص259 از محدث ابونعیم m)

(حج الکرامہ فی آثار القیامہ ص365)

آسمان سے غیبی آواز آئے گی:

ترجمہ: امام مہدی رضی اللہ عنہ کے سر پر ایک بادل سایہ فگن ہوگا جس میں سے یہ آواز آ رہی ہوگی۔ (یہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہیں لہٰذا ان کی اتباع کرو)

ایک اور روایت کے مطابق

اس بادل میں سے ایک ہاتھ نکلے گا جو امام مہدی رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کرے گا کہ یہی مہدی ہیں ان کی بیعت کرو۔

(الاشاعۃ لاشراط الساعہ ص198) (کتاب الفتن ص236 از محدث حضرت ابونعیم m)

آسمان سے غیبی آواز آنے کا مرزا صاحب کا ایک جھوٹ اور اہم اعتراف

مرزا صاحب خود لکھتے ہیں:

''ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہیے کہ جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں مثلاً صحیح بخاری شریف کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانوں میں بعض خلیفوں کی خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لیے آواز آئے گی ''ھذا خلیفة الله المھدی'' اب سوچو یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب الله (یعنی قرآن پاک کے بعد سب سے زیادہ صحیح اور سچی کتاب بخاری شریف ہے)۔''

(شہادۃ القرآن مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 ص 337 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب کی یہ بات تو بالکل غلط ہے کہ بخاری شریف میں حدیث ہے حالانکہ بخاری شریف میں ایسی کوئی حدیث موجود نہیں ہے مرزا صاحب نے جھوٹ بولا ہے مگر آسمان سے آواز آنے کی حدیث کتاب الفتن از محدث ابونعیم m وغیرہ میں ہے۔

برکات اور کرامات کا ظہور:

خلیفہ چہارم سیدنا حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام مہدی رضی اللہ عنہ ایک پرندے کی طرف اشارہ کریں گے وہ آپ کے سامنے آ گرے گا اور ایک خشک درخت سے شاخ توڑ کر زمین میں گاڑیں گے تو وہ اسی وقت سرسبز ہو جائے گی اور برگ و بار لانے لگے گی۔

(باب آثار القیامۃ ص 366)

مخالف لشکر زمین میں دھنس جائے گا:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی شناخت کے لیے ایک علامت یہ بھی ہوگی کہ ایک لشکر ان سے لڑنے کے لیے روانہ ہوگا تو جب وہ مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام بیداء پر پہنچے گا۔ تو اللہ پاک اسے زمین میں دھنسا دیں گے چنانچہ وہ پورا لشکر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

لشکر کے دھنسانے کی روایات امام مسلم m اور امام ابن ماجہ m نے تخریج کی ہیں۔
(صحیح مسلم شریف حدیث نمبر240 تا244 تک)
(ابن ماجہ شریف حدیث نمبر4063 تا4065 تک)

حضرت مولانا ادریس کاندھلوی m تحریر فرماتے ہیں:

اس لشکر کا زمین میں دھنسنا فتنہ سفیانی کی نشانی ہوگی اور سفیانی کا خروج دراصل امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ظہور کی علامت ہوگا اور اس سلسلے میں بہت سی احادیث تواتر معنوی کے ساتھ وارد ہوئی ہیں۔
(التعلیق الصبیح جلد 6 ص200 از کاندھلوی m)

زمین سونے کے (خزانے) نکال باہر پھینکے گی:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ دین مکمل ہو چکا اب یہ نقصان کی طرف جائے گا جس کی علامت یہ ہوگی کہ قطع رحمی اور لوگوں کا مال ناحق لے لینا اور خون بہانا عام ہو جائے گا، قرابت دار بیمار ہوگا، لیکن کوئی اس کے ہاتھ پر کچھ نہ رکھے گا اس دوران امام مہدی کے ظہور کے وقت زمین سے گائے کی طرح آواز آئے گی اور زمین اپنے جگر کے ٹکڑے یعنی سونے چاندی کے ستون نکال باہر پھینکے گی۔

یعنی زمین سونے کے ستونوں کی طرح اپنے جگر کے ٹکڑے نکال باہر پھینکے گی۔

(الاشاعۃ لاشراط الساعۃ ص198)(حجج الکرامہ فی آثار القیامہ ص366)(ترمذی شریف حدیث نمبر208)

لوگوں کے دل غنی ہو جائیں گے:

امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ظہور کے بعد لوگوں کے دل غنی ہو جائیں مال و دولت کی ہوس وحرص نہ رہے گی اور زمین کثرت سے اپنی برکتوں کا ظہور کرے گی۔
(الاشاعۃ لاشراط الساعۃ ص198)

خانہ کعبہ سے خزانہ نکال کر تقسیم کر دیں گے:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ میں مدفون خزانہ نکال کر فی سبیل اللہ تقسیم کر دیں گے اور خانہ کعبہ کے اس مدفون خزانے کو جو امام مہدی تقسیم فرمائیں گے۔ اس کو ''رتاج الکعبہ'' کہا جاتا ہے۔ (کتاب حجج الکرامہ آثار القیامہ ص366)

اکثر یہودی مسلمان ہو جائیں گے:

تابوت سکینہ جس کا ذکر قرآن پاک میں ہے جس کے ساتھ یہودیوں کے بڑے اعتقادات وابستہ ہیں حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ تابوت سکینہ کو انطا کیہ کے کسی غار یا بحیرہ طبریہ سے نکال کر بیت المقدس میں رکھ دیں گے یہودی اس تابوت کو حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے پاس دیکھ کر مسلمان ہو جائیں اکثر مسلمان ہو جائیں گے سوائے چند ایک کے۔ جو یہودی باقی بچیں گے وہ دجال کے ساتھی بن جائیں گے اور وہ جہاد میں ہلاک ہو جائیں گے۔

(آثار لقیامہ ص366) (الاشاعہ الاشرط الساعہ ص199)

لشکر کے لیے انفلاق بحر ہو گا:

جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے دریائے نیل پھٹ کر بارہ راستے بنے تھے اسی طرح حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے لیے بھی انفلاقِ بحر ہو گا۔

(الاشاعہ لاشراط الساعۃ ص199)

مغرب سے کئی جھنڈے نمودار ہوں گے:

امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ظہور کی علامت وہ جھنڈے بھی ہیں جو مغرب سے لشکروں کے ساتھ آئیں گئے اور ان کا سردار قبیلہ کندہ کا ایک لنگڑا شخص ہو گا۔

(کتاب الفتن ص230 از محدث حضرت ابونعیم m)

قتل وغارت عام ہو جائے گی:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور نہیں ہو گا یہاں تک کہ ایک تہائی افراد قتل ہو جائیں گے اور ایک تہائی اپنی طبعی موت مر جائیں گے اور ایک تہائی باقی بچیں گے۔

(کتاب الحدیث باب الفتن ص231 از محدث حضرت ابونعیم m)

غربت وافلاس پھیل چکی ہو گی:

ظہور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ سے قبل لوگوں میں افلاسِ وتنگدستی اس قدر پھیل جائے گی کہ ایک آدمی انتہائی خوبصورت لونڈی کو اس کے وزن کے برابر غلہ میں بیچنے کے لیے تیار ہو جائے گا۔ (کتاب الحدیث باب الفتن روایت ص232 از محدث حضرت ابونعیم m)

دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی قبل ظہور مہدی رضی اللہ عنہ کے وقت جب تک کہ دریائے فرات کا پانی ختم ہو کر اس میں سے سونے کا پہاڑ ظاہر نہ ہو جائے لوگ اس کے حصول کے لیے ایک دوسرے سے اتنا لڑیں گے کہ ہر دس میں سے نو آدمی قتل ہو جائیں گے۔

(بخاری شریف حدیث نمبر 7119)(مسلم شریف حدیث نمبر 7274)(ابوداؤد شریف 4313)
(سنن ابن ماجہ 4046)

روشن دم دار تارہ ظاہر ہوگا:

اوران علامات میں سے یہ بھی ہے کہ ایک روشن دم دار تارہ ظاہر ہوگا۔

(الاشاعہ لاشراط اساعۃ ص199)

آسمان سے آواز کا آنا:

آسمان سے ایک ایسی آواز کا آنا جو تمام اہل زمین سن لیں گے اور عجیب تر بات یہ ہوگی کہ وہ آواز ہر زبان والے کو اس کی اپنی زبان میں سنائی دے گی (چنانچہ عربی کو عربی میں پنجابی کو پنجابی میں اور پٹھان کو پشتو میں) غرضیکہ ہر ایک کو وہ آواز اسی کی زبان میں سنائی دے گی اور یہ قدرت خداوندی کی ایک جھلک ہوگی۔

(بحوالہ مذکورہ الاشاعہ لاشراط الساعۃ، ص198)(کتاب الفتن ص236 از محدث ابونعیم m)

بستی زمین میں دھنسا دی جائے گی:

علامہ حضرت سید برزنجی m نے ابن عساکر m کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے۔

ترجمہ: حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ اس وقت تک ظاہر نہیں ہوں گے جب تک کہ (ملک شام میں) غوطہ کی حرست نامی بستی زمین میں نہ دھنسا دی جائے۔

(الاشاعہ لاشراط الساعۃ ص241)

نفس زکیہ کی شہادت:

حضرت مجاہد m فرماتے ہیں کہ مجھ سے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بیان فرمائی۔

ترجمہ: جب نفس زکیہ شہید ہو جائیں گے تو ان لوگوں پر آسمان وزمین والے غضب ناک ہو جائیں گے پھر لوگ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر انہیں تیار کریں گے (امت محمدیہ کی امامت وقیادت کے لیے) جیسے دلہن کو شب زفاف میں اس کے خاوند کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔ (یعنی انہیں امامت وقیادت پر آمادہ کریں گے۔

(الاشاعۃ لاشراط الساعۃ، ص239)

نفیس ذکیہ امام مہدی کے ظہور سے پہلے ایک خلیفہ ہوں گے۔

سیاہ جھنڈوں کا لشکر مشرق سے:

حدیث مبارکہ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرق میں خراسان (افغانستان، ایران، پاکستان کا بارڈر کا علاقہ) کی طرف سے ایک قوم سیاہ جھنڈوں کے ساتھ آئے گی اور وہ لوگ (ضرورت کی وجہ سے) مال کا مطالبہ کریں گے لوگ ان کو مال نہیں دیں گے تو وہ ان سے لڑیں گے اور ان پر غالب آ جائیں گے اب وہ لوگ ان کے مطالبے کو پورا کرنا چاہیں گے تو وہ قبول نہیں کریں گے حتیٰ کہ وہ اسی مال کو میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (محمد بن عبداللہ المہدی) کے حوالے کر دیں گے۔ جو زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح لوگوں نے پہلے اسے ظلم وستم سے بھرا ہوگا سو تم میں سے جو اسے پائے تو اسی (امام مہدی) کے پاس آ جائے اگرچہ برف پر چل کر آنا پڑے۔

(الاشاعہ لاشراط الساعۃ ص240) (المستدرک جلد4 ص463۔464)

وقت میں بے برکتی پیدا ہو جائے گی:

ترمذی شریف کی ایک حدیث ہے:

ترجمہ: حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی (ظہور امام مہدی سے پہلے) جب تک کہ زمانہ قریب نہ ہو جائے سال مہینہ کے برابر، مہینہ ہفتہ کے برابر، ہفتہ دن کے برابر دن ایک ساعت کے برابر ایک ساعت آگ کا شعلہ سلگنے کے برابر ہو جائے۔

(ترمذی شریف)(مشکوٰۃ شریف ص470)

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے۔

حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ نے امام خطابی رحمہ اللہ کا یہ قول نقل فرمایا ہے کہ ایسا امام مہدی رضی اللہ عنہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے سے قبل ہوگا کیونکہ یہ معاملہ خروج دجال کے زمانے میں پیش آئے گا اور دجال کا خروج ان دونوں بزرگوں کے زمانے میں ہوگا۔

(مرقاۃ المفاتیح جلد10ص169)

ظہور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ سے قبل سفیانی کا خروج سفیانی کون ہوگا؟

روایت:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جو سادات کو قتل کرے گا۔

(ترجمان السنۃ جلد4 ص372)(کتاب البرھان جلد2 ص224)

محدث شیخ نعیم بن حماد m سفیانی کا حلیہ اور خروج کی کیفیت بیان فرماتے ہیں:

ترجمہ: سفیانی خالد بن یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہوگا۔ چہرے پر چیچک کے داغ ہوں گے۔ یہ شخص بھاری بھرکم جسم والا ہوگا۔ آنکھ میں سفید داغ کا

نشان ہوگا دمشق کے نواحی علاقوں میں سے ایک وادی سے خروج کرے گا۔ جس کا نام ''وادی یابس'' ہوگا وہ سات آدمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ خروج کرے گا جن میں سے ہر ایک کے پاس ایک جھنڈا ہوگا لوگ اُس کے جھنڈے تلے مدد آنے کا خیال کریں گے اس کے ساتھ 360 لوگ ہوکر نکلیں گے اور لوگ اس کے آگے آگے تیس میل چلتے ہوں گے جو آدمی بھی اس جھنڈے کو سرنگوں کرنا چاہے گا وہ خود ہی شکست سے دوچار ہوگا۔

(کتاب الحدیث باب الفتن ص189 از محدث حضرت ابونعیم m)

روایت:

سفیانی ابوسفیان کی اولاد میں سے ایک شخص وادیٔ یابس میں سرخ جھنڈوں کے ساتھ خروج کرے گا جس کے بازو اور پنڈلیاں پتلی ہوں گی گردن لمبی ہوگی انتہائی زرد رنگ ہوگا اور اس پر عبادت کے آثار نمایاں ہوں گے۔

(کتاب الحدیث باب الفتن ص190 از محدث حضرت ابونعیم m)

سفیانی کی مدت حکومت:

ایک روایت کے مطابق ہے کہ سفیانی ساڑھے تین سال حکومت کرے گا۔

(کتاب الفتن از محدث ابونعیم m)(ترجمان السنۃ جلد 4 ص372)

سفیانی کا فتنہ:

سفیانی اس حال میں خروج کرے گا کہ اس کے پاس بانس کی تین لکڑیاں ہوں گی وہ جس کو بھی ان لکڑیوں سے مارے گا وہ مر جائے گا۔

(کتاب البرہان جلد 2 ص654)

سفیانی بدترین بادشاہ ہوگا کہ علماء اور فضلاء کو قتل کرے گا اور ان کو فنا کے گھاٹ اتارے گا نیز وہ ان سے اپنی مدد کا مطالبہ کرے گا اور انکار کرنے پر ان کو قتل کرے گا۔

(تذکرہ للقرطبی ص694)

سفیانی مصر جا کر قیام کرے گا چارہ ماہ تک لوگوں کا قتل عام کرے گا اور لوگوں کو قیدی بنا لے گا۔ (بحوالہ مذکورہ)

سفیانی کی مکمل تفصیل امام قرطبی m نے اپنی کتاب تذکرہ میں باب الملاحم میں بیان کی ہے۔

خروج سفیانی کا اجمالی نقشہ:

علامہ ابن حجر ہیتمی مکی m نے اپنی کتاب ''القول المختصر فی علامات المہدی المنتظر'' میں خروج سفیانی کی تفصیلات نقل فرمائی ہیں۔

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ظہور سے پہلے 360 سواروں کے ساتھ سفیانی کا خروج ہوگا اس کے بعد اس کے ننھیال بنو کلب کے تیس ہزار افراد اس کے متبع ہو جائیں گے اور وہ عراق پر حملہ کے لیے اپنے لشکر کو روانہ کر دے گا۔ جو مقام زوراء میں قتل وغارت گری کا بازار گرم کر دے گا پھر اس کے لشکری کوفہ پر حملہ کر کے اس کو لوٹ لیں گے مشرق کی طرف سے ایک جھنڈا ظاہر ہوگا جس کی قیادت بنو تمیم کے شعیب بن صالح نامی ایک شخص کے ہاتھ میں ہوگی اور وہ کوفی قیدیوں کو آزاد کرائے گا اور سفیانی کے لشکریوں سے جنگ کرے گا سفیانی اپنا دوسرا لشکر مدینہ منورہ کی طرف بھیجے گا وہاں بھی اس کے لشکری تین دن تک لوٹ مار کرتے رہیں گے، پھر مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہو جائیں گے جب بیداء نامی جگہ پر پہنچیں گے۔

تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم خداوندی ہوگا اور وہ اپنا پاؤں ان پر ماریں گے جس کی وجہ سے پورا لشکر زمین میں دھنس جائے گا اور صرف دو آدمی بچیں گے وہ دونوں سفیانی کو آ کر اس حولناک واقع کی خبر دیں گے لیکن اس پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا پھر وہ بادشاہ روم کے پاس پیغام بھیجے گا کہ میرے پاس ان دونوں سواروں کو بھیج دو جو قسطنطینہ بھاگ گئے ہیں وہ ان کو واپس بھیج دے گا۔

تو وہ جرم فرار کی سزا میں دمشق کے دروازے پر ان کی گردنیں مار دے گا اور جامع مسجد دمشق کے محراب میں اپنی ران پر ایک عورت کو بٹھائے گا اور جو اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کرے گا اس کو بھی قتل کر دے گا۔

اس وقت آسمان سے یہ آواز آئے گی کہ اے لوگو اللہ تعالیٰ نے تم سے ظالموں منافقوں اوران کے ہمنواؤں کو دور کر کے تم پر امت محمدیہ کے ایک بہترین فرد کوامیر بنایا ہے چنانچہ تم اس سے مکہ میں جا کر ملو وہ امام مہدی ہیں اوران کا نام محمد بن عبداللہ ہے۔

(القول المختصر فی علامات المہدی المنتظر ص40 از ابن حجر مکی m)

ظہور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ ترتیب زمانی کے ساتھ

مصر، ابقع، اصہب پر غلبہ:

بالآخر سفیانی، ابقع، مصر، اوراصہب پر بھی غالب آجائے گا اور مردوں کو قتل کر کے عورتوں کو قیدی بنالے گا۔ (الاشاعہ لاشراط الساعہ ص202)

ترکی اور روم سے جنگ:

پھر سفیانی ترکی اور روم والوں سے جنگ کرے گا اور حسب سابق ان پر بھی غالب آجائے گا اور زمین میں فساد برپا کردے گا عورتوں کے پیٹ چاک کر کے اس میں سے بچوں کو نکال کر قتل کردے گا۔

(الحاوی جلد2 ص73) (کتاب البرھان جلد20 ص510)

خراسان (ایران، افغانستان، اور بلوچستان کے علاقہ) میں فتنہ ڈالے گا:

سفیانی بغداد میں ایک لاکھ آدمیوں کو قتل کرے گا پھر کوفہ مصر اور خراسان کے علاقے میں فساد پھیلائے گا تمام شہروں میں اپنے فوجی پھیلا دے گا عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالے گا مردوں کو قتل کرتا جائے گا۔

(مستدرک حاکم4 ص565)

گورنر مکہ کا قتل اور حج کی ادائیگی امیر کے بغیر:

اس فتنے اور فساد میں گورنر مکہ قتل ہو جائے گا اور حج کا موسم قریب ہوگا اس لیے اس سال تمام

لوگ بغیر امیر کے حج کریں گے اور جب منیٰ میں پہنچیں گے تو کسی بات پر لڑائی ہوگی اور خوب قتل وقتال ہوگا حجاج کرام کو لوٹا جائے گا۔ اور جمرہ عقبہ کے پاس خوب خون ریزی ہوگی۔

سات بڑے علما کو حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی تلاش:

اسی دوران پوری دنیا سے سات بڑے علماء بغیر کسی سابقہ تیاری کے مکہ مکرمہ آ پہنچیں گے۔ یہ ایک دوسرے سے دریافت کریں گے کہ تم کیوں آئے ہو ہر ایک کا یہی جواب ہوگا کہ ہم تو اس آدمی کی تلاش میں آئے ہیں کہ جس کے ہاتھ سے یہ فتنے ختم ہوں اور قسطنطنیہ فتح ہوگا چنانچہ وہ ساتوں علماء اس بات پر متفق ہوکر امام مہدی کو تلاش کریں گے جب ایک شخص میں تمام علامتیں پائیں گے تو انہیں کہیں گے کیا آپ فلاں بن فلاں ہیں؟ تو وہ کہیں گے کہ میں تو ایک انصاری ہوں یہ کہہ کر وہاں سے چلے جائیں گے وہ علماء دوسرے لوگوں سے ان کے بارے میں دریافت کریں گے تو وہ لوگ کہیں گے کہ یہی تمہارا گوہر مطلوب ہے غرض اس دوران امام مہدی مدینہ منورہ چلے جائیں گے وہ لوگ ان کی تلاش کرنے مدینہ منورہ پہنچیں گے تو امام مہدی رضی اللہ عنہ کو جب اس کی اطلاع ملے گی تو وہ مکہ مکرمہ آجائیں گے۔ غرض اس طرح مکہ سے مدینہ کی طرف انکے تین چکر لگیں گے۔

(کتاب الحدیث باب الفتن از محدث حضرت ابونعیم m)

بیعت کا سال:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی بیعت جس سال ہوگی اسی سال منیٰ میں خون ریزی ہوگی اور اسی سال چند ایام کے بعد ماہ محرم الحرام میں عاشورہ کی رات کو ان کے ہاتھ پر بیعت ہوگی۔

(الاشاعہ لاشراط الساعہ ص241+242)

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا حجر اسود کے پاس ملنا:

اور پھر جب مدینہ منورہ کے گورنر کو پتہ چلے گا کہ لوگ امام مہدی رضی اللہ عنہ کی تلاش میں ہیں تو وہ مکہ مکرمہ میں موجود بنو ہاشم کو تلاش کرنے کے لیے ایک لشکر تیار کرے گا اسی اثنا میں وہ ساتوں

علماء امام مہدی رضی اللہ عنہ کو مکہ مکرمہ میں حجر اسود کے پاس جالیں گے اور ان سے کہیں گے کہ اگر آپ نے بیعت کے لیے اپنا ہاتھ نہیں بڑھایا تو پھر ہمارا گناہ بھی آپ کے سر ہوگا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد 15 ص 53)

کتاب الفتن کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ لوگ بہترین قائد کی تلاش میں ہوں گے اور امام مہدی رضی اللہ عنہ کو پالیں گے جو کعبہ کے ساتھ اپنے چہرے کو چپکا کر رو رہے ہوں گے راوی حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا اس وقت میں ان کے آنسوؤں کو دیکھ رہا ہوں۔ (کتاب الحدیث باب الفتن از محدث حضرت ابونعیم m)

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا بیعت لینا:

مجبور ہو کر حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیٹھ کر بیعت کے لیے اپنا ہاتھ آگے بڑھائیں گے اور ان سے بیعت لیں گے۔ پہلے خصوصی بیعت ہوگی پھر اسی دن عاشورہ کی رات ہوگی عشاء کی نماز کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے، قمیص مبارک اور تلوار مبارک کے ساتھ ظہور فرمائیں گے اور عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد مقام ابراہیم پر آکر دو رکعت نماز ادا فرمائیں گے پھر منبر پر چڑھ کر با آواز بلند خطبہ ارشاد فرمائیں گے۔

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا پہلا خطبہ:

احادیث مبارکہ میں حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے اس پہلے خطبے کے کچھ الفاظ اس طرح مذکور ہیں۔

> ''اے لوگو! میں تمہیں اللہ رب العزت (جسے ہم بھلا چکے ہیں) کی یاد کروانا چاہتا ہوں اور یہ کہ تم نے اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونا ہے اللہ تعالیٰ اتمام حجت کر چکا ہے۔ اس نے انبیاء کرام f کو بھیجا کتابوں کو نازل کیا اور تمہیں یہ حکم دیا کہ اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت پر قائم رہو، محافظت کرو، جن چیزوں کے چھوڑنے کا حکم دیا ہے انہیں ترک کر دو اور ہدایت کے کاموں پر ایک دوسرے کے مددگار بن جاؤ اور تقویٰ پر ایک دوسرے کے

معاون بن جاؤ، اس لیے کہ دنیا کے فنا وزوال کا وقت قریب آ گیا ہے اس لیے میں تمہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنے قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرنے باطل کو ختم کرنے اور سنتوں کو زندہ کرنے کی طرف دعوت دیتا ہوں۔''

اے لوگو امت محمدیہ کو مصائب نے آ گھیرا ہے خاص طور پر حضور ﷺ کے خاندان والوں کو اور ہم مغلوب ہو گئے کفار نے ہم پر بغاوت کر کے چڑھائی کر دی۔

(کتاب الحدیث، کتاب الفتن ص241 محدث ابونعیم m)

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ابتدائی ساتھی و مددگار:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ساتھ 313 افراد جن میں شام کے ابدال عراق کے عصائب اور مصر کے نجائب شامل ہوں گے جو رات کو شب زندہ دار اور دن کے وقت شہسوار ہوں گے۔ (محدث ابونعیم اصفہانی m)

اسی طرح کی ایک روایت ام المومنین حضرت سیدہ ام سلمہ k سے بھی مروی ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح کی شرح مرقاۃ المصابیح جلد10 ص176۔177)

امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خراسان کے سیاہ جھنڈوں کا لشکر:

امام مہدی رضی اللہ عنہ کا چچا زاد بھائی اس وقت مشرق کے آخری کونے میں ہوگا اور خراسان وطالقان کے لوگوں کو لے کر چھوٹے چھوٹے سیاہ جھنڈوں کے ساتھ روانہ ہوگا وہ اس قدر جی دار ہوگا کہ اس کے راستے میں اگر مضبوط پہاڑ بھی حائل ہو جائیں تو وہ ان کو بھی اپنے راستے سے ہٹا دے گا اور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے لیے آسانی کر دے گا۔

حدیث مبارکہ:

ترجمہ: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تمہیں خراسان کی جانب سے سیاہ جھنڈوں کے آنے کی خبر ملے تو تم ان کے پاس چلے جانا اگرچہ برف پر چل کر جانا پڑے۔

(صحیح ترمذی شریف جلد2 ص56)

ظالم اور بدعہد سفیانی کا قتل اور استحکام اسلام:

ترجمہ: ظالم اور بدعہد سفیانی بھی حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ سے جنگ کرے گا اور ان کے ہاتھوں قتل ہوگا سفیانی کے قتل کے بعد اسلام کو استحکام نصیب ہوگا امام مہدی رضی اللہ عنہ کے لیے زمین کو لپیٹ دیا جائے گا زمین کے تمام حکمران ان کی اطاعت میں داخل ہو جائیں گے اور رومی ان سے صلح کی درخواست کریں گے اور ان سے عہد کریں گے مگر کچھ عرصے کے بعد رومی بھی بدعہدی کر کے ان سے جنگ کی تیاری کریں گے ادھر امام مہدی رضی اللہ عنہ ہندوستان (برصغیر) کو فتح کریں گے اس کے حکمران پابہ زنجیر ہو کہ امام مہدی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش ہوں گے ہندوستان کے خزانے بیت المقدس لے جائے جائیں گے ان سے بیت المقدس کی تزئین وآرائش کا کام لیا جائے گا۔

(الاشاعہ لاشراط الساعہ ص 211+212)

رومیوں (اہل مغرب) سے جنگ اور فتح اسلام:

ترجمہ: ادھر رومی بدعہدی کر کے جنگ کی ابتدا کریں گے (رومیوں سے مراد اہل مغرب عیسائی انگریز وغیرہ) پھر اللہ پاک حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام کو لشکر دے کر روانہ فرمائیں گے جو مسلمانوں کی مدد کرے گا اور جب قسطنطینہ فتح ہو جائے گا تو اتنے میں دجال نکل آئے گا اس کے کچھ عرصہ بعد حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا ظہور ہوگا اور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام مل کر تمام کفار کا مقابلہ کریں گے اور جب روم فتح ہو جائے گا تو حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ اس کے تمام خزانے تلاش کروا کر بیت المقدس بھجوا دیں گے نیز تابوت سکینہ مائدہ نبی اسرائیل، الواح تورات کے ٹکڑے، حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کا لباس حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا، حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت نبی اسرائیل پر نازل ہونے والے کھانے ''من سلویٰ'' کے دوقفقیر (چمچ) جو دودھ سے بھی زیادہ سفید ہوں گے کو بھی تلاش کر کے بھجوا دیں گے جس کو دیکھ کر تقریباً تمام یہودی مسلمان ہو جائیں گے مگر تھوڑے سے رہ جائیں گے وہ دجال کے ساتھ ہو جائیں گے۔

(صحیح مسلم شریف حدیث نمبر 7278)

اسی طرح کی ایک حدیث اور بھی بیان ہوئی ہے۔

(ابوداؤد شریف حدیث نمبر 4292)

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ پوری دنیا کے حکمران:

ترجمہ: ان تمام شہروں پر یعنی وہ شہر جس میں سکندر ذوالقرنین فاتحانہ داخل ہوئے تھے کو حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ بھی فتح کریں گے اور وہاں پر تمام امن وامان قائم کریں گے اور جس وقت دجال کا خروج ہوگا اس وقت بیت المقدس میں ہوں گے۔

(کتاب البرہان) (کتاب الحدیث باب الفتن از محدث حضرت ابونعیم m)

امام مہدی رضی اللہ عنہ کی اس شاندار فتح وکامرانی اور پوری دنیا پر حکمرانی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بیان فرمایا ہے:

حدیث مبارکہ:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

ترجمہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پوری دنیا کے حکمران دو مومن اور دو کافر ہوئے ہیں مومن تو حضرت سلیمان علیہ السلام اور ذوالقرنین تھے اور کافر نمرود اور بخت نصر تھے اور عنقریب میری اولاد میں سے ایک آدمی جس کا پوری دنیا پر حکمرانی میں پانچواں نمبر ہوگا آئیگا (یعنی پوری دنیا کا مالک ہوجائے گا) اس کا نام مہدی ہوگا۔

(الحاوی جلد 2 ص 97)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت:

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی رضی اللہ عنہ میری اولاد سے ایک آدمی ہوگا جو میری سنت کی روشنی میں جہاد کرے گا جیسے میں نے وحی کی روشنی میں جہاد کیا ہے۔

(روایت کتاب الحدیث باب الفتن ص 263 از محدث حضرت ابونعیم m)

دجال کا خروج:

جب حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ بیت المقدس میں ہوں گے تو ادھر مغرب سے دجال کا خروج ہوگا اور فتنہ وفساد مچاتا ہوا بڑھتا آئے گا اور مخلوق خدا کو گمراہ کرتا ہوا دمشق تک پہنچ جائے گا، ادھر امام مہدی رضی اللہ عنہ کی فوج بھی دمشق تک آ جائے گی اور دجال سے جنگ شروع ہو جائے گی اور دجال مسلمانوں کا محاصرہ کرلے گا اور مسلمان اس وقت انتہائی سختی کے حالات میں ہو جائیں گے حتیٰ کہ لوگ چمڑہ تک کھانے پر مجبور ہو جائیں گے۔

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی دجال سے شدید جنگ:

جو بھی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہوگا وہ مسلمانوں کے لشکر میں شامل ہو کر دجال سے لڑے گا دجال ایک تہائی مسلمانوں کو شہید کر دے گا اور ایک تہائی کو شکست دے کر بھگا دے گا اور ایک تہائی باقی مسلمان بچیں گے تو مسلمانوں کے امیر حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ ان سے کہیں گے کہ اس سرکش سے فیصلہ کن جنگ کرو تاکہ فتح یا شہادت میں ایک چیز تم کو حاصل ہو جائے۔ چنانچہ مسلمان عہد کریں گے کہ صبح ہوتے ہی نماز فجر کے بعد دجال سے جنگ کریں گے۔

(کتاب البرہان جلد 2 ص 805)

یہ حالات و واقعات تھے نزول حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام تک کے اس کے بعد باقی ترتیب زمانی کے ساتھ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے حالات اور واقعات جو حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی معیت میں ہوں گے وہ اگلے باب نزول حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے تحت آئیں گے۔

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی مدت خلافت:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی مدت خلافت نو سال تک ہوگی سات سال تو عیسائیوں اور دوسرے کفار کے فتنے اور ملک کے انتظام میں آٹھواں سال دجال کے ساتھ جنگ جہاد میں اور

نواں سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معیت میں گزرے گا 40 سال کی عمر میں حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور ہوگا اور نو سال مدت خلافت ہوگی اسی طرح آپ رضی اللہ عنہ کی عمر 49 سال ہوگی۔

(کتاب الحدیث باب الفتن ص258 از محدث حضرت ابونعیم m)

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی وفات اور تدفین:

جب چھوٹے بڑے تمام انتظامات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں آجائیں گے اس کے ایک سال بعد 49 سال کی عمر میں حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا طبعی انتقال ہو جائے گا اور ان کا جنازہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پڑھائیں گے اور ان کی تدفین بیت المقدس میں ہو گی۔

(کتاب البرہان جلد2 ص836) (طبرانی) کتاب الغائن ص258)

نزول حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام

حدیث مبارکہ:

تابعین کے امام حضرت سعید بن المسیب m حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں:

ترجمہ: حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! وہ وقت ضرور آئے گا جب عیسیٰ ابن مریم تمہارے درمیان ایک عادل حاکم کی حیثیت سے نزول کریں گے وہ صلیب کو توڑ دیں گے سور کو مار ڈالیں گے اور جنگ کا خاتمہ کریں گے (قتل دجال کے بعد) اس وقت مال و دولت کی اتنی کثرت ہو جائے گی کہ کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا۔ اور لوگ ایسے دیندار ہو جائیں گے کہ ان کے نزدیک ایک سجدہ دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہوگا۔

(مسلم شریف) (ابوداؤد شریف) (مسند احمد) (ابن ماجہ)

(صحیح بخاری شریف جلد نمبر 2 حدیث نمبر 666 باب نزول مسیح علیہ السلام)

مسلم شریف کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ (عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے زمانہ میں) لوگوں میں باہمی عداوت اور کینہ ختم ہو جائے گا۔

میرے بھائیو اور بہنو! خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اٹھا کر فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ضرور اس امت میں نازل ہوں گے عادلانہ حکومت کریں گے صلیب کو ختم کر دیں گے (یعنی تمام عیسائی مسلمان ہو جائیں گے) اور خنزیر کو ختم کر دیں گے اور رزق یعنی مال و دولت کی کثرت ہو جائے گی۔

خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی قسم اور مرزا صاحب کی قسم:

حضور خاتم النبیین ﷺ نے قسم کھا کر فرمایا کہ وہ وقت ضرور آئے گا جب عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام تمہارے درمیان نازل ہوں گے۔

مرزا قادیانی صاحب نے کہا ''ابن مریم مر گیا حق کی قسم''۔

(ازالہ اوھام، مندرجہ روحانی خزائن جلد 3، حصہ دوم، ص 513 از مرزا قادیانی)

اب آپ فیصلہ کریں کہ دونوں قسموں میں سے کس کی قسم پر آپ کو یقین ہے سوچ سمجھ کر فیصلہ کیجئے گا۔ حضور اکرم ﷺ کی قسم آپ کے نزدیک سچی ہے یا مرزا قادیانی کی۔

دمشق کی جامع مسجد مشرقی مینار (منارۃ المسیح) کے مقابلے میں مرزا صاحب نے قادیان میں منارۃ المسیح خود ہی بنا لیا ہے۔

میرا آپ سے مخلصانہ سوال ہے کہ کیا آپ کو اپنے پیارے محبوب ﷺ کے اس فرمان پر ایمان نہیں ہے؟ جو آپ مرزا غلام احمد قادیانی بن چراغ بی بی کو مسیح مان رہے ہیں آپ کو محمد مصطفیٰ ﷺ کی قسم پر یقین نہیں اور مرزا صاحب کی قسم پر یقین ہے کہ ''ابن مریم مر گیا حق کی قسم'' کچھ تو غور کرو، کچھ تو خیال کرو، تمہیں قبر میں جانا ہے اور اگر میدان محشر میں رسول اللہ ﷺ نے پوچھ لیا کہ میں نے قسم کھا کر بھی کہا تھا تو تم نے میرے فرمان پر یقین نہ کیا۔ مرزا قادیانی کو مسیح ابن مریم بنا لیا حالانکہ وہ تو غلام احمد بن چراغ بی بی تھا۔ تو آپ کیا جواب دیں گے؟ کیا حیلہ کر دیں گے؟ کیا تاویل کریں گے؟ کیا منہ دکھائیں گے اپنے آقا ﷺ کو؟ ابھی وقت ہے غور و فکر کریں اور سچے دین اسلام کی مضبوط پناہ میں آجائیں۔

حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نزول ترتیب زمانی سے:

وہ رات سخت تاریک ہوگی اور لوگ جنگ کی تیاری کر رہے ہوں گے کہ صبح کی نماز (نماز فجر) کے وقت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور ہوگا نزول کے وقت ان کے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے کاندھوں پر رکھے ہوئے ہوں گے اور دمشق کی جامع مسجد کے دائیں مینار پر ظہور

فرمائیں گے اسی لیے اس مینار کو منارۃ المسیح کہا جاتا ہے اور نزول کے وقت دو زرد رنگ کی چادروں میں ملبوس ہوں گے اور بال شانوں پر لٹکے ہوں گے اور بالوں سے پانی ٹپک رہا ہوگا۔

(علامات قیامت اور نزول مسیح ص153 تا155)

ملاعلی قاری m نے حافظ ابن کثیر کے حوالے سے بیان فرمایا ہے۔

نزول حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے وقت امام امت محمدیہ سے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب ابن مریم علیہ السلام تم میں اتریں گے (تم نماز پڑھنے لگو گے) اور تمہارا امام تمہیں (امت محمدیہ) ہی میں سے ہوگا۔ (یعنی امام مہدی رضی اللہ عنہ)

(صحیح بخاری شریف حدیث نمبر667 باب نزول عیسیٰ علیہ السلام؛ مسلم شریف حدیث نمبر392 باب نزول مسیح)

میرے بھائیو اور بہنو! کیا آپ سرکار دو عالم خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر ایمان رکھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ابن مریم یعنی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام تم میں (آسمان) سے اتریں گے۔ جس کا مطلب یہی ہے کہ وہ ضرور بالضرور آسمان سے اتریں گے۔

دوسری طرف مرزا غلام احمد قادیانی کہہ رہے ہیں کہ میں ہی عیسیٰ ابن مریم یعنی مسیح موعود ہوں وہ اصلی عیسیٰ ابن مریم تو فوت ہو چکے ہیں آسمان سے نہیں اتریں گے اب فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔ کہ آپ کے نزدیک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں یا مرزا صاحب سچے ہیں؟ یقیناً محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب سے سچے ہیں۔

یہ دونوں قول ایک دوسرے کے مقابل ہیں تو آپ کے نزدیک کون سچے ہیں اور کس کا قول سچا ہے غور وفکر سے فیصلہ ضرور کیجئے گا جس کو اور جس کے قول کو آپ سچا کہیں گے پھر وہ سچا رہے گا آپ کے نزدیک اور دوسرے سے آپ کا تعلق ختم ہو جائے گا۔

نزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اور دجال سے جنگ:

حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا جب نزول دمشق کی مشرقی سمت مینارے پر ہوگا اس وقت حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ نماز فجر یا عصر پڑھانے کے لیے آگے کھڑے ہوں گے (جیسا

کہ آپ ظہور امام مہدی رضی اللہ عنہ کے باب میں پڑھ چکے ہیں) اور اقامت ہو چکی ہو گی امام مہدی رضی اللہ عنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو امامت کے لیے بلائیں گے مگر وہ انکار کریں گے اور فرمائیں گے کہ (یہ اس امت کا اعزاز ہے کہ) اس کے بعض لوگ بعض کے امیر ہیں جب امام مہدی رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگیں گے تو آپ (ان کی پشت پر ہاتھ رکھ کر) فرمائیں گے تم ہی نماز پڑھاؤ کیونکہ اس نماز کی اقامت تمہارے لیے ہو چکی ہے چنانچہ اس وقت کی نماز امام مہدی رضی اللہ عنہ ہی پڑھائیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے پڑھیں گے۔ نماز فجر سے فارغ ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کا تعاقب کریں گے اور اسے مقام لُد (جو آج کل تل ابیب اسرائیل میں انٹیلی جنس کا مرکز اور فضائی اڈہ ہے پر جالیں گے اس وقت دجال کے ساتھ ستر ہزار مسلح یہودی ہوں گے، آپ علیہ السلام ہاتھ کے اشارے سے فرمائیں گے کہ میرے اور دجال کے درمیان سے ہٹ جاؤ لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے اور اس کے ساتھی یہودیوں کو بھی تہہ تیغ کریں گے حتی کہ اگر کوئی یہودی کسی درخت یا پتھر کے پیچھے بھی چھپے گا تو وہ درخت اور پتھر بھی پکارے گا کہ اے اللہ کے بندے اے مسلمان میرے پیچھے یہودی چھپا ہے۔ صرف ایک ہی درخت ہے جو یہودیوں کو پناہ دیگا۔ وہ غرقد کا درخت آج کل کثرت سے اسرائیل میں لگایا جارہا ہے۔

اس طرح اس دنیا کے آخری اور بڑے فتنہ دجال کا خاتمہ ہو جائے گا نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اور دجال کے قتل کے بعد حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا کام چونکہ پورا ہو چکا ہو گا اس لیے وہ حکومت وسلطنت اور دیگر تمام امور حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے حوالے کر کے ایک سال تک ان کی معیت میں رہیں گے۔

(کتاب البرہان جلد 2 ص 806) (مسلم شریف) (مسند احمد) درمنثور بحوالہ مستدرک حاکم)
(کنز العمال بحوالہ ابن عساکر)

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام دونوں الگ شخصیتیں:

چونکہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ اور حضرت عیسی علیہ السلام دونوں الگ الگ شخصیتیں ہیں نا کہ ایک ہی شخص کے دو نام اور اس بات کا اقرار مرزا صاحب نے اپنی کتاب میں خود بھی کیا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اہم اعتراف:

''اس لیے ماننا پڑا کہ مسیح موعود اور مہدی اور دجال تینوں مشرق میں ہی ظاہر ہوں گے۔''

(روحانی خزائن جلد 17 ص 167 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! اب آپ غور کریں کہ ایک طرف مرزا صاحب خود اقرار کر رہے ہیں کہ ماننا پڑا کہ تینوں مشرق میں ہی ظاہر ہوں گے اگر مرزا صاحب نے مسیح موعود اور امام مہدی دونوں کو ایک شخصیت بنا کر خود اس کا دعویٰ کر دیا اب مرزا صاحب اگر دجال کو بھی خود پر لگا لیتے اور دجال ہونے کا بھی دعویٰ کر لیتے تو ٹھیک تھا۔ جس طرح دو کو ایک بنایا اسی طرح تین کو ایک کیوں نہیں بنایا مگر مرزا صاحب نے ایسا نہیں کیا اور لکھا ہے کہ تینوں مشرق میں ظاہر ہوں گے تو پتہ چلا کہ تینوں سے مراد تین الگ الگ شخصیتیں اور کردار ہیں نہ کہ ایک ہی۔

اب آپ سچے دل سے ضمیر کو گواہ بنا کر خود فیصلہ کریں کہ مرزا صاحب یا تو مسیح موعود ہیں یا امام مہدی اور اگر دونوں خود ہی ہیں تو کیسے اور اگر ایک ہیں تو پھر دونوں دعوؤں میں سچے ہیں یا جھوٹے؟ یعنی ایک طرف کہہ رہے ہیں کہ تینوں مشرق میں ظاہر ہوں گے اور دوسری طرف کہہ رہے ہیں کہ مسیح موعود اور امام مہدی میں ہی ہوں اگر تینوں الگ ہیں تو پھر دونوں ایک کیسے ہوئے دونوں بھی الگ الگ ہیں مرزا صاحب نے یہی ایک سچ بولا ہے۔

اس کے علاوہ حقیقت یہ ہے کہ مرزا صاحب اپنے تمام دعوؤں میں جھوٹے ہیں نہ مہدی ہیں نہ مسیح موعود ہیں نہ ہی نبی نہ رسول اور نہ ہی وہی محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ مرزا صاحب نے تقریباً 86 دعوے کیے ہیں جو سب کے سب غلط اور محض دھوکا ہیں۔

حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا حلیہ مبارک:

حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام مشہور صحابی حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مشابہ ہوں گے۔

(مسلم شریف، مسند احمد، حاکم وغیرہم۔ درمنثور۔ ابن جریر)

قد وقامت درمیانہ اور رنگ سرخ وسفید ہوگا۔

(ابوداؤد شریف، مسند احمد، ابن ابی شیبہ، ابن حبان، ابن جریر)

بال مبارک:

بال مبارک شانوں پر پھیلے ہوئے صاف اور چمکدار ہوں گے جیسے غسل کے بعد ہوتے ہیں۔ (ابوداؤد، مع حاشیہ از بخاری شریف، مسند احمد)

سر جھکائیں گے تو اس پر سے موتیوں کی مانند قطرے ٹپکیں گے۔

(مسلم شریف۔ الحاوی۔ ابوعمروالی تاریخ دمشق)

دوزرد چادریں:

جسم پر ایک زرہ پہنی ہوگی اور ہلکے زرد رنگ کی دو چادروں میں ملبوس ہوں گے۔

(معمروغیرہ۔ مسلم شریف، ابوداؤد شریف۔ مسند احمد شریف)

مرزا صاحب کا اہم اعتراف

میرے بھائیو اور بہنو! مرزا صاحب نے مسیح ابن مریم بننے کے شوق میں یہ اعتراف بھی کرلیا ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام جب آسمان سے اتریں گے تو دوزرد رنگ کی چادروں میں ملبوس ہوں گے ملاحظہ کیجیے۔

"مسیح جب آسمان سے اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی یعنی مراق (جنون) ایک نیچے دھڑ کی کثرت بول"

(ملفوظات جلد نمبر 4 ص 32.33 از مرزا قادیانی)

اب آپ غور کریں کہ مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے آسمان سے اترنے اور دوزرد چادریں زیب تن کرنے کا اعتراف کرکے پھر کس طرح اس کی تاویل اپنی دماغی جنون کی بیماری اور کثرت پیشاب یعنی شوگر کی بیماری سے کرکے اپنے اوپر دونوں نشانیاں فٹ کرنے کی ناکام کوشش کی ہے اور مسیح موعود بننے کے لئے آسمان سے فرشتے کے پر کے ذریعے اترنے کی نشانی کی کیا تاویل کرکے اپنے اوپر فٹ کریں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ تاویلات کرنے سے حق چھپ نہیں سکتا اور باطل حق بن نہیں سکتا حق حق ہی اور باطل ہی باطل رہتا ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! مرزا صاحب کے اتنے بڑے اعتراف کے بعد بھی اب آپ کو کچھ اور دیکھنے کی طلب ہے اللہ پاک ہم سب کو ہدایت کاملہ نصیب فرمائیں آمین یا ارحم الرحمین۔

قتل دجال اور اس کے بعد حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام:

دجال کے قتل کے بعد باقی اہل کتاب اور تمام عیسائی حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمان مل کر خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑ دیں گے پھر آپ کی خدمت میں اطراف واکناف کے وہ لوگ حاضر ہو کر توبہ کریں گے جو دجال ملعون کے دھوکہ میں آ کر اس کو خدا ماننا شروع ہو گئے تھے۔ اور جنہوں نے دجال کو نہ مانا ہوگا ان کو آپ علیہ السلام جنت میں بلند درجات کی خوشخبری دے کر تسلی دیں گے۔ لوگ اپنے اپنے وطن واپس چلے جائیں گے مسلمانوں کی ایک جماعت آپ علیہ السلام کی خدمت اور صحبت میں رہے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مقام فج الروحاء (مکہ مکرمہ سے فاصلے پر) میں تشریف لے جائیں گے اور وہاں سے حج یا عمرہ کرنے جائیں گے۔

اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر جا کر سلام عرض کریں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سلام کا جواب دیں گے۔

(بخاری شریف۔ مسلم شریف۔ احمد شریف۔ ابوداؤد شریف ابن ماجہ شریف۔ کنز العمال۔ حاکم۔ درمنثور۔ طبرانی۔ ترمذی شریف۔ ابن عساکر۔ مجمع الزوائد۔ روح المعانی)

یاجوج ماجوج کا نکلنا قرآن وحدیث کی روشنی میں:

قرآن پاک میں یاجوج ماجوج کا ذکر کیا گیا ہے کہ وہ قیامت سے پہلے نکلیں گے ظہور حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اور زمین میں تباہی مچائیں گے۔

(سورۃ کہف، سورۃ انبیاء) (قرآن پاک۔ حاکم لیسوطی)

اس وقت لوگ امن وچین کی زندگی بسر کررہے ہوں گے کہ یاجوج ماجوج کی دیوار ٹوٹ جائے گی اور یاجوج ماجوج نکل پڑیں گے۔

(صحیح مسلم شریف۔ابوداؤدشریف۔ترمذی۔ابن ماجہ)

اللہ تعالٰی کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ وہ مسلمانوں کو کوہ طور (پہاڑ) کی طرف جمع کرلیں کیونکہ یاجوج ماجوج کا مقابلہ کسی کے بس میں نہ ہوگا۔ یاجوج ماجوج اتنی بڑی تعداد میں تیزی سے نکلیں گے کہ ہر بلندی سے پھسلتے ہوئے معلوم ہوں گے۔

(ابن ماجہ۔الحاکم۔طبرانی۔ابن عساکر۔ابن ابی شیبہ)

وہ شہروں کو روندڈالیں گے، زمین میں جہاں پہنچیں گے، تباہی مچادیں گے اور جس پانی پر گزریں گے اسے پی کر ختم کردیں گے۔(مسلم شریف۔مسند احمد شریف۔ابوداؤدشریف)

ان کی ابتدائی جماعت جب بحیرۂ طبریہ پر گزرے گی تو اسے پی کر ختم کردے گی اور جب ان کی آخری جماعت وہاں سے گزرے گی تو اسے دیکھ کر کہے گی کہ یہاں کبھی پانی کا اثر تھا۔(حاکم۔ابن عساکر۔مسند احمد۔مسلم شریف)

بالآخر یاجوج ماجوج کہیں گے کہ اہل زمین پر تو ہم غلبہ پاچکے آؤ اب آسمان والوں سے جنگ کریں۔(مسلم شریف۔ترمذی شریف۔ابوداؤدشریف۔حاکم۔ابن ماجہ۔ابن عساکر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اس وقت کوہِ طور پر محصور ہوں گے جہاں پر غذا کی سخت قلت کے باعث لوگوں کو ایک بیل کا سر سو دینار سے بہتر معلوم ہوگا۔

یاجوج ماجوج کی ہلاکت:

لوگوں کی شکایت پر حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام یاجوج ماجوج کے لیے بددعا فرمائیں گے پس اللہ تعالٰی ان کے کانوں میں ایک کیڑا اور حلق اور گردنوں میں ایک پھوڑا نکال دے گا جس سے ان کے جسم پھٹ جائیں گے اور وہ سب دفعتاً ہلاک ہوجائیں گے۔

(مسلم شریف۔ابن عساکر۔حاکم۔الحادی للسیوطی مسند احمد)

اس کے بعد حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی کوہ طور سے اتریں گے مگر پوری زمین یاجوج ماجوج کی لاشوں اور بدبو سے بھری ہوگی جس سے مسلمانوں کو تکلیف ہوگی۔

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ایک ہوا چلائیں گے اور لمبی گردنوں والے بڑے بڑے پرندے بھیج دے گا جو ان کی لاشوں کو اٹھا کر جہاں اللہ چاہے گا پھینک دیں گے اور پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش برسائے گا جو زمین کو دھو کر آئینہ کی طرح صاف کر دیگی اور زمین اپنی اصلی حالت پر آ کر ثمرات و برکات سے بھر جائے گی۔

(مسلم شریف۔ مسند احمد۔ حاکم۔ ابن عساکر وغیرہ)

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ احادیث کی روشنی میں:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد بھی یہ اب اس امت کا بہترین دور ہوگا۔ دنیا میں آپ کا دور اور نزول امام عادل اور حاکم منصف کی حیثیت سے ہوگا اس امت میں آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہوں گے۔

چنانچہ آپ قرآن وحدیث پر خود بھی عمل کریں گے اور لوگوں کو بھی اس پر چلائیں گے اور نماز میں لوگوں کی امامت کریں گے آپ کا نزول اس امت کے آخری دور میں ہوگا۔

(بخاری شریف۔ مسلم شریف۔ مسند احمد۔ طبرانی۔ کنز العمال۔ درمنثور۔ نسائی شریف۔ ابن حبان۔ ابن ابی شیبہ۔ ابونعیم۔ ابن عساکر۔ ابن جریر۔ مشکوٰۃ شریف)

نزول کے بعد دنیا میں چالیس سال قیام کریں گے آپ کے ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ سے محفوظ رکھے گا۔

اس زمانہ میں تمام کافر مسلمان ہو جائیں گے اور اسلام کے سوا دنیا کے تمام ادیان اور مذاہب مٹ جائیں گے اور دنیا میں کوئی کافر باقی نہ رہے گا۔ اس لیے اس وقت جہاد موقوف ہو جائے گا مال وزر لوگوں میں اتنا عام ہو جائے گا کہ اب کوئی مال وزر قبول نہ کرے گا۔ نہ جزیہ اور نہ خراج وصول کیا جائے گا۔ زکوٰۃ وصدقات کا لینا ترک کر دیا جائے گا۔

(بخاری ومسلم۔ ابن ماجہ۔ مجمع الزوائد۔ طبرانی)

جو لوگ آپ کے ساتھ ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہوں گے۔

حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی برکات:

اس مبارک دور میں ہر قسم کی دینی و دنیوی برکات نازل ہوں گی لوگ ایک سجدہ کو دنیا ومافیہا سے زیادہ پسند کریں گے، پوری دنیا امن وامان سے بھر جائے گی، سات سال تک کسی بھی دو شخصوں کے درمیان عداوت نہ پائی جائے گی، سب کے دلوں سے بخل کینہ۔ حسد وبغض نکل جائے گا۔ چالیس سال تک کوئی بیمار نہ ہوگا ہر زہریلے جانور کا زہر نکال دیا جائے گا۔ سانپ اور بچھو بھی کسی کو اذیت نہ دیں گے، بچے سانپوں سے کھیلیں گے۔ یہاں تک کہ بچہ اگر سانپ کے منہ میں ہاتھ دے گا تو وہ گزند نہ پہنچائے گا درندے بھی کسی کو کچھ نہ کہیں گے یہاں تک کہ آدمی شیر کے پاس سے گزرے گا تو شیر اس کو نقصان نہ پہنچائے گا۔

حتیٰ کہ کوئی لڑکی شیر کے دانت کھول کر دیکھے گی تو وہ اسے کچھ نہ کہے گا۔ اونٹ شیروں کے ساتھ، چیتے گایوں کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ پھریں گے، بھیڑیا بکریوں کے ساتھ ایسا رہے گا جیسے کتا ریوڑ کی حفاظت کرتا ہے زمین کی پیداواری کی صلاحیت اتنی بڑھ جائے گی کہ ٹھوس پتھر میں بھی بیج اگر بویا جائے گا تو وہ اُگ آئے گا۔ ہل چلائے بغیر بھی ایک مدّ سے سات سو مدّ گندم پیدا ہوگی۔ ایک انار اتنا بڑا ہوگا کہ اسے ایک جماعت کھائے گی اس کا چھلکا چھتری کا کام دے گا دودھ میں اتنی برکت ہوگی کہ دودھ دینے والی ایک اونٹنی لوگوں کی ایک جماعت کو، ایک گائے پورے قبیلے کو اور ایک بکری پورے خاندان کو کافی ہوگی، غرض کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بعد زندگی بڑی خوشگوار ہوگی۔

(مسلم شریف۔ ابن ماجہ۔ مسند احمد۔ حاکم۔ الحاوی للسیوطی۔ کنز العمال۔ ابونعیم وغیرہ)

حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا قیام و نکاح:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد چالیس سال تک دنیا میں رہیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد دنیا میں نکاح فرمائیں گے اور آپ کی اولاد بھی ہوگی۔ نکاح کے بعد آپ انیس 19 سال تک دنیا میں رہیں گے۔

(مشکوٰۃ شریف۔ کنز العمال۔ فتح الباری۔ نعیم بن حماد)

حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی وفات وتدفین:

نزول کے چالیس سال بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہو جائے گی۔ پھر مسلمان جنازہ پڑھ کر آپ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارکہ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کر دیں گے۔

پھر لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وصیت کے مطابق قبیلہ بنی تمیّم کے ایک شخص جس کا نام مُقعد ہوگا خلیفہ مقرر کریں گے پھر مُقعد کا بھی انتقال ہو جائے گا۔

(الاشاعہ للبرزنجی۔ ابوداؤد شریف۔ مسند احمد شریف۔ ابن عساکر۔ کنز العمال)

حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی وفات کے فوراً بعد قیامت کا ظہور:

اور حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد اگر کسی کی گھوڑی بچہ دے گی تو اس پر سواری کی نوبت نہیں آئے گی کہ قیامت آجائے گی۔ ایک خاص دھواں ظاہر ہوگا جو لوگوں پر چھا جائے گا۔ ایک روز سورج مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع ہوگا اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا جسے دیکھ کر اگر کوئی کافر بھی ہوگا تو ایمان لے آئے گا۔ گہنگار (مسلمانوں) کی توبہ بھی اس وقت قبول نہ ہوگی۔

پھر ایک جانور زمین سے نکلے گا جو لوگوں سے باتیں کرے گا جسے دابۃ الارض کہا گیا ہے ایک آگ نکلے گی جو تمام مومنین کو ہانک کر شام میں جمع کر دے گا۔ ایک خوشگوار ہوا آئے گی جو مومنین کی روحیں قبض کر دے گی اور کوئی مومن دنیا میں باقی نہیں رہے گا۔

پھر دنیا میں صرف بدترین لوگ رہیں گے اور گدھوں کی طرح جماع کریں گے اس کے بعد قیامت کا حال پورے دنوں کی اس گابھن (حاملہ) کی طرح ہوگا جس کا مالک ہر وقت انتظار میں ہو کہ نامعلوم دن میں یا رات میں کب بچہ جن دے۔ بالآخر انہی بدترین لوگوں پر قیامت آئے گی۔

(صحیح بخاری شریف۔ مسلم شریف۔ ابوداؤد شریف۔ ابن ماجہ۔ کنز العمال۔ طبرانی۔ تفسیر ابن جریر۔ حاکم للسیوطی فی الحاوی۔ ترمذی شریف۔ درمنثور وغیرہ)

کیا مرزا صاحب حقیقی ''حضرت امام مہدی ؓ'' ہیں؟

میرے بھائیو اور بہنو! آپ نے احادیث مبارکہ کی روشنی میں تمام علامات واقعات اور نشانیاں دیکھ لی ہیں کیا کوئی ایک علامت یا واقعہ اور نشان بھی مرزا صاحب پر فٹ ہوتا ہے؟ ہرگز نہیں کیونکہ حضرت امام مہدی ؓ اور حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام دو الگ الگ شخصیتیں ہیں اور مرزا صاحب نے دونوں کا مصداق خود ہونے کا دعوی کیا ہے کہ میں وہی مسیح موعود ہوں اور میں وہی امام مہدی ہوں اگر مرزا صاحب کم از کم ایک دعویٰ کرتے تو پھر بھی جھوٹے ثابت ہوتے مگر مرزا صاحب نے دونوں دعوے بیک وقت اور اپنے بارے میں کر کے ایسے ہی جھوٹے ہونے پر مہر لگا دی کہ دونوں ایک کیسے ہوئے؟ کام تو یہیں پر ختم ہو گیا ہے اور دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو گیا ہے۔ آپ ضمیر کو زندہ، حاضر اور غیر جانبدار رکھ کر غور کرتے جائیں۔

مرزا قادیانی صاحب کا اپنا آخری فیصلہ:

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے قاضی نذیر حسین ایڈیٹر اخبار قلقل (بجنور روہیل کھنڈ) کے نام ایک خط لکھا تھا جو آج بھی مرزا صاحب کے اپنے مکتوبات میں درج ہے۔ اس میں مرزا صاحب نے لکھا کہ:

> ''اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی موعود کو کرنا تھا تو پھر میں سچا ہوں اور اگر ایسا کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔''

(مکتوبات احمد جلد 1 ص 498 از مرزا قادیانی) (الحکم اخبار 24 جولائی 1906ء ص 9)

میرے بھائیو اور بہنو! نہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت امام مہدی ؓ کا کام مرزا صاحب نے کیا، نہ دجال سے جہاد کیا، نہ وہ قتل ہوا، نہ خنزیر کو ختم کیا، نہ یہودی مسلمان ہوئے

اور باقی قتل ہوئے نہ ہی عیسائی تمام کے تمام اسلام میں داخل ہوئے نہ صلیب کو توڑا نہ اسلام کو غالب کر کے کفر کو مغلوب کیا، نہ ہی پوری دنیا پر اسلام کا نفاذ کیا بلکہ سوا سو سال کے بعد تک قادیانی ''احمدی'' جماعت کو ایک گاؤں کی بھی حکومت نصیب نہ ہوئی بلکہ اب تک چندوں سے غریب احمدیوں کا استحصال کیا جا رہا ہے رزق کی فراوانی تو امام مہدی کے دور میں ہوگی، شیر اور بکری ایک گھاٹ پر پانی پئیں گے۔

ابتدائی زمانہ اسلام کی طرح ایسا امن وانصاف اور دین اسلام کا بول بالا نہ ہوا اور مرزا صاحب کے بقول اگر میں سارے کام نہ کر سکا اور مر گیا تو سب گواہ رہو کہ میں جھوٹا ہوں۔ مرزا صاحب نے اپنے جھوٹے ہونے کا فیصلہ خود ہی کر دیا تھا۔ آپ وہ تمام کام جو حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ نے کرنے تھے اور حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے کرنے تھے کیا وہ مرزا صاحب کے ہاتھوں ہونے کو مانتے ہیں؟ تو ہمیں بھی دکھائیں اور اگر نہیں ہوئے اور یقیناً نہیں ہوئے تو مرزا صاحب کو جھوٹا تو آپ کو ماننا پڑے گا۔ کیونکہ مرزا صاحب نے سب کو گواہ بنا کر خود کہا ہے اور آپ ان کے نام لیوا ہونے کی حیثیت سے مرزا صاحب کی بات تو ضرور مانیں گے۔

نہ ہی مرزا صاحب کے دور میں سفیانی ظالم کا خروج ہوا ہے نہ مرزا صاحب کی سفیانی سے جنگیں ہوئیں ہیں نہ وہ مرزا صاحب کے ہاتھ سے قتل ہوا۔ نہ ہی دنیا کے سات بڑے بڑے علماء جو امام مہدی کی تلاش میں مکہ مکرمہ آئیں گے انہوں نے مرزا صاحب کو پایا نہ ان کے ہاتھ پر حجر اسود کے قریب بیعت کی، نہ مرزا صاحب نے ساری زندگی مکہ کا سفر کیا نہ مدینہ منورہ گئے نہ حجر اسود کو چومنا نصیب ہوا۔ نہ مرزا صاحب نے ساری زندگی کوئی حج یا عمرہ کیا۔

نہ ہی مرزا صاحب نے امام مہدی رضی اللہ عنہ جیسا کوئی خطبہ دیا کہ جس میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی جائے بلکہ مرزا صاحب نے تو کہا کہ ''میرا یہ مذہب ہے جس کو میں بار بار ظاہر کر رہا ہوں کہ ایک اللہ کی اطاعت کی جائے اور دوسری اس گورنمنٹ برطانیہ کی اطاعت کی جائے'' (حوالہ آپ پڑھ آئے ہیں)۔ اور نہ ہی مرزا صاحب کے ساتھی وقت کے اولیاء اور ابدال یا قطب تھے بلکہ وہ کیسے تھے یہ آپ پڑھ چکے ہیں۔

نہ ہی مرزا صاحب کے ساتھ خراسان کے مجاہدین کا سیاہ جھنڈوں والا لشکر تھا اور نہ ہی مرزا صاحب کی رومیوں سے جنگ ہوئی نہ جہاد کیا بلکہ جہاد کو حرام قرار دیا۔ نہ مرزا صاحب نے اسلام کو فتح دلا کر مستحکم کیا بلکہ اسلام میں رخنہ ڈالا اور اپنے مذہب کو اسلام سے الگ قرار دیا۔ اپنے ماننے والوں کو انگریز کا تابعدار اطاعت گزار، وفادار اور جاںنثار بنایا جو آج تک ان کی گود میں ہیں۔

نہ ہی مرزا صاحب کو ایک دن بھی خلافت وحکومت نصیب ہوئی، نہ ہی پوری دنیا کے حکمران بنے بلکہ آج تک ایک گاؤں کی بھی حکومت نصیب نہیں ہوئی اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے مطابق امام مہدی رضی اللہ عنہ کو جہاد کے ذریعے اللہ پاک فتح عطا فرمائیں گے اور حکومت عطا فرمائیں گے نہ ہی مرزا صاحب نے جہاد کیا، بلکہ جہاد کی قرآن پاک میں 558 آیات کی مخالفت کی اور جہاد کے حرام ہونے کا فتویٰ دیا۔

صرف اور صرف برصغیر میں انگریز کو خوش کرنے کے لیے اور اس کی حمایت میں امت مسلمہ کی مخالفت کی۔ نہ ہی مرزا صاحب کے دور میں دجال کا اخراج ہوا، نہ ہی مرزا صاحب کی دجال سے جنگ ہوئی، نہ ہی تمام مسلمانوں نے مرزا صاحب کی اطاعت کی امام مہدی رضی اللہ عنہ کی تمام امت مسلمہ اطاعت کرے گی۔ کوئی مسلمان بھی مخالفت نہ کرے گا صرف کافروں سے جنگ لڑیں گے اور کافر ہی مخالفت کریں گے۔ مرزا صاحب نے نہ پوری دنیا میں امن اور انصاف قائم کیا، نہ رزق کی فروانی ہوئی، نہ اسلام غالب کیا، نہ کافر اور کفر ختم ہوا، نہ ہی ذوالقرنین کی طرح فاتح بنے، نہ ہی بیت اللہ کے خزانے نکال کر تقسیم کیے، بلکہ ساری زندگی ایک بار بھی بیت اللہ میں جانا نصیب نہ ہوا۔ نہ لوگ خوشحال ہوئے نہ ہی نو برس تک حکومت وخلافت کی، نہ سنتوں کو زندہ کیا بلکہ مسلمانوں کو کافر کہا اور امت مسلمہ کے کئی جان فدائیوں کو گمراہ کر کے مرتد بنا دیا۔

میرے بھائیو اور بہنو! اگر مرزا صاحب حقیقی امام مہدی رضی اللہ عنہ ہوتے تو ان کے دور میں حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام کا نزول ہوتا اور دونوں مل کر دجال سے لڑتے وہ بھی نہ ہوا، نہ مرزا

صاحب نے نو سال تک حکومت کی، نہ مرزا صاحب کی وفات طبعی ہوئی، بلکہ وبائی ہیضہ سے ہوئی دست اور قے کرتے ہوئے دگرگوں حالت میں دنیا سے گئے، (حوالہ آپ پڑھ چکے ہیں) نہ ہی مرزا صاحب کا جنازہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے پڑھایا، نہ ہی بیت المقدس میں دفن کیا گیا۔ بلکہ مال گاڑی پر احمد یہ بلڈنگ برانڈرتھ روڈ لاہور سے رکھ کر لے جایا گیا اور قادیان کے گاؤں میں جا کر دفن کر دیا گیا۔ تو کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ مرزا صاحب وہی امام مہدی ہیں جن کا احادیث میں ذکر ملتا ہے؟ بلکہ وہ کوئی اور ہستی ہیں اور مرزا صاحب کچھ اور ہیں۔ سوچ سمجھ کر اور تحقیق کر کے اپنی عقل سلیم سے فیصلہ کریں کہ اصل امام مہدی کون ہیں اور خود ساختہ دعوے دار اور جھوٹا کون ہے؟

کیا مرزا صاحب حقیقی
''حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام'' ہیں؟

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا ذکر کیا ہے اور ان کی مثال دی ہے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کے ساتھ کہ جس طرح بغیر ماں باپ کے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا ہے اسی طرح بغیر باپ کے اللہ پاک نے محض اپنے حکم سے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت مریم بنت عمران کے بطن سے پیدا فرمایا، پھر انہوں نے ماں کی گود میں کلام کیا اور اپنی ماں کی پاکدامنی کی گواہی دی، پھر بڑے ہوکر انہوں نے نبوت کی مثالی زندگی گزاری۔ آخر یہودیوں نے سازش کر کے ان کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا مگر اللہ پاک نے ان کو نہ قتل ہونے دیا اور نہ صلیب پر چڑھنے دیا، بلکہ زندہ آسمان پر اٹھا لیا جس کا ذکر اللہ نے قرآن پاک میں بڑی صراحت سے فرمایا ہے اور قیامت سے پہلے دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے اور نزول کے بعد حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام یہودیوں کو قتل کریں گے اور ان کے بڑے سرغنہ دجال کو بھی قتل کریں گے اور باقی یہودی اور عیسائی ایمان لے آئیں گے اور مسلمان ہو جائیں گے۔

میرے بھائیو اور بہنو! حضرت سیدنا عیسی ابن مریم علیہ السلام کے متعلق آپ تفصیل سے پڑھ چکے ہیں اب بات یہ ہے کہ مرزا صاحب نہ تو حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام ہیں اور نہ ہی بغیر باپ کے پیدا ہوئے بلکہ مرزا صاحب چراغ بی بی کے بطن سے اور مرزا غلام مرتضیٰ کے نطفہ سے برصغیر کے قصبہ قادیان میں پیدا ہوئے۔ حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام تو آج سے تقریباً اکیس سو سال پہلے یروشلم میں پیدا ہوئے تھے۔

مرزا صاحب نہ تو حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے دور میں دمشق (شام) کی جامع مسجد کے مینارے پر نازل ہوئے، نہ ہی فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے آئے، (بلکہ اپنا خود ساختہ

مینارہ بعد میں بنوا کر ''منارۃ المسیح'' بنا دیا) نہ ہی حلیہ کے مطابق لمبے بال شانوں تک سرخ وسفید رنگ نہ دو زرد چادروں میں اترے، (بلکہ اپنی دو بیماریوں مراق اور شوگر کو دو زرد چادریں کہا۔) نہ ہی امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھی، نہ ہی دجال کے تعاقب میں نکلے، نہ جہاد کیا، (بلکہ جہاد کے حرام ہونے کا راگ الاپتے رہے) نہ ہی دجال کو قتل کیا، نہ ہی یہودیوں کو مارا، نہ ہی خنزیر کو ختم کیا، نہ ہی صلیب توڑی، نہ ہی تمام عیسائی ان کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے (بلکہ عیسائی ملکہ کی شان میں قصیدے پڑھتے رہے) مرزا صاحب کے ہاتھ پر ایک بھی عیسائی مسلمان تو نہیں ہوا البتہ سینکڑوں سادہ لوح دیہاتی مسلمان مرتد ہو کر غیر مسلم ضرور ہوئے ہیں۔

نہ ہی مرزا صاحب کے دور میں یاجوج ماجوج کا خروج ہوا، جن کا قرآن پاک میں ذکر ہے کہ قیامت سے پہلے نکلیں گے اور زمین پر پھیل جائیں گے، نہ ہی یاجوج ماجوج مرزا صاحب کی بد دعا سے ہلاک ہوئے، نہ ہی حضرت سیدنا مسیح علیہ السلام کی طرح چالیس سال تک حکومت کی، نہ ہی ان کی طرح نکاح کیا، نہ ہی ان کی طرح ایسی برکات ظہور میں آئیں کہ شیر اور بکری ایک گھاٹ پر پانی پئیں۔ (بلکہ اپنی جماعت کی حالت جانوروں سے بدتر بتائی) انار ایک جماعت کے لیے کافی ہو جائے اور زمین سے اتنی پیداوار ہو کہ پتھر پر سے بھی پودا اگ آئے، نہ ہی حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی طرح حج یا عمرہ پر گئے، نہ ہی ساری زندگی مکہ اور مدینہ جانا نصیب ہوا، بلکہ مرزا صاحب نے کہا تھا ''کہ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں'' یہ بات بھی جھوٹی نکلی نہ مکہ گئے نہ مکہ میں مرے نہ مدینہ گئے نہ مدینہ میں مرے بلکہ لاہور میں مرے۔ نہ ہی حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی طرح فوت ہوئے، نہ ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن ہوئے، نہ ہی ان کے بعد تیس سال کے اندر اندر قیامت آ گئی بلکہ ابھی تک قیامت کی بہت ساری نشانیاں باقی ہیں، پھر مرزا صاحب کیسے عیسیٰ ابن مریم بنے اور مسیح موعود ہوئے، جیسے مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ میں عیسی ابن مریم بنا وہ تو بڑی بے ہودہ اور مضحکہ خیز بات ہے (آپ پہلے پڑھ چکے ہیں)

اب آپ غور وفکر کریں اور خالص ایمان اور اصلی اسلام کی طرف لوٹ آئیں ابھی وقت ہے موت سے پہلے۔ایمان لانا بے حد ضروری ہے۔ایمان سب سے قیمتی نعمت ہے پھر موت کے بعد پچھتانا بے کار ہے۔

حقیقی حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ اور خود ساختہ ''مہدی موعود'' میں فرق:

میرے بھولے بھالے بھائیو اور بہنو! ہماری جب کسی بھی ''احمدی'' سے ملاقات ہوتی ہے اور دعوت اسلام کے حوالے سے بات چیت ہوتی ہے تو اکثر ''احمدی'' یہ کہتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے بلکہ ہم انہیں امام مہدی مانتے ہیں اور آپ کا اور ہمارا اختلاف صرف یہ ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ امام مہدی نے آخری دور میں ابھی آنا ہے اور ہم کہتے ہیں کہ امام مہدی مرزا صاحب کی شکل میں آچکے ہیں۔

اسی لیے ہم مرزا صاحب کو امام مہدی مانتے ہیں۔ہم بھی یہی کلمہ پڑھتے ہیں، ہم بھی یہی نمازیں پڑھتے ہیں، ہم بھی رمضان کے روزے رکھتے ہیں، ہم بھی قربانی کرتے ہیں ہم بھی قرآن پاک پڑھتے ہیں، پھر ہم کافر کیسے ہوئے؟

میرے بھائیو اور بہنو! بات یہ ہے کہ آپ واقعی دین اور ایمان کے معاملے میں بڑے ہی بھولے اور مظلوم ہیں۔کیونکہ آپ سے آپ کے بڑوں نے حقیقت چھپا کر رکھی ہے اور ہم نے بھی آپ کو حقیقت بتائی نہیں اگر ہم نے بتائی بھی ہے تو آپ نے سنی نہیں یا آپ کو سننے نہیں دی گئی۔اس میں ہمارا بھی قصور ہے کیونکہ ہمیں امید ہے کہ اگر آپ کو ''احمدیت'' کی حقیقت پتہ چل جائے گی کہ ''احمدی'' مذہب کیا ہے؟ تو پھر آپ ''احمدی'' نہیں رہیں گے بلکہ تائب ہو کر سچے دین اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔

باقی رہی یہ بات کہ آپ بھی ہماری طرح سارے احکامات پر عمل کرتے ہیں اور عبادت وریاضت کرتے ہیں تو اس کی مثال یہ ہے۔

ایک مثال کے طور پر اگر ہم صفر کے ساتھ صفر لکھتے جائیں تو جتنے مرضی صفر لکھیں وہ بے قیمت اور بغیر گنتی کے ہی رہیں گے مگر جب ہم ایک لکھ کر اس کے دائیں طرف صفر لکھنا شروع کریں گے تو ان کی گنتی اور قیمت شروع ہو جائے گی جتنے لکھتے جائیں گے گنتی اور قیمت بڑھتی ہی جائے گی۔ اس ایک کی مثال ایمان کے ساتھ ہے اور ان صفروں کی مثال اعمال صالحہ اور احکامات پر عمل اور عبادات پر ہے۔ کیونکہ آپ جو کلمہ بھی پڑھتے ہیں اس میں محمد رسول اللہ سے مراد ایک رسول کی زیادتی کے ساتھ مرزا صاحب کو کہتے ہیں (مرزا بشیر احمد کے بقول حوالہ آپ پڑھ چکے ہیں۔ کلمۃ الفصل ص158)

حضور ﷺ کا آخری نبی ماننا اور آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والے کو جھوٹا ماننا یہ عین ایمان ہے۔ آپ ﷺ نے جو ارشادات فرمائے ہیں ان کو بھی مکمل سچا ماننا اور ان ارشادات کے بالکل مخالف کوئی اپنی خود ساختہ بات کہے تو اس کو جھوٹ ماننا اور دین وایمان کے معاملے میں جھوٹ بولنے والے دھوکہ دینے والے اور گمراہ کرنے والے سے بیزاری کا اظہار کرنا یہ عین ایمان ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! اگر آپ مرزا صاحب کو امام مہدی مانتے ہیں تو یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آپ کو کیسے پتا چلا کہ آخری زمانے میں کسی امام مہدی نام کی شخصیت نے تشریف لانا ہے؟

تو ظاہر ہے کہ آپ اس کا جواب دیں گے کہ ہمیں حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ہے اور احادیث مبارکہ میں تفصیل سے بتایا ہے کہ آخری دور میں امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور ہوگا اور ان کا نام ونسب حلیہ، اخلاق وکردار، کام، خلافت اور کارنامے کا ذکر فرمایا ہے۔ اگر یہی آپ کا جواب ہے تو بالکل ٹھیک ہے۔

اس کی بجائے آپ کا جواب یہ ہے کہ ہم نے پرانے لوگوں بڑی عمر کے بزرگوں سے سنا تھا کہ چودھویں صدی میں امام مہدی نے آنا ہے تو اس لیے ہم مرزا صاحب کو چودھویں صدی میں آنے والا امام مہدی مانتے ہیں، پہلی بات تو یہ ہے کہ مرزا صاحب نے مہدی ہونے کا دعوی تیرھویں صدی میں کیا تھا نہ کہ چودھویں صدی میں، دوسری بات یہ ہے کہ کسی ایک حدیث میں بھی یہ بات ذکر نہیں ہوئی کہ امام مہدی کا ظہور چودھویں صدی میں ہونا ہے۔ بلکہ اس کی

علامات اور نشانیاں وقت کا تعین کریں گی نہ کہ صدی کرے گی۔ یہ چودھویں صدی والی بات تو چند دیہاتی ان پڑھ لوگوں کی اڑائی ہوئی افواہ تھی جس کا کوئی ثبوت اور حوالہ موجود نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ آپ بھی مانتے ہیں کہ امام مہدی رضی اللہ عنہ کے آنے کی خبر ہمیں احادیث مبارکہ سے ملی ہے اگر آپ خبر کے ملنے کو سچا مانتے ہیں تو علامات اور نشانیوں کو کیوں نہیں مانتے، بلکہ جو خبر کا ذریعہ معتبر ہے علامات اور نشانیوں کا بھی وہی ذریعہ معتبر ہے، کوئی خودساختہ باتیں اور تاویلیں نہیں چل سکتیں کیونکہ ظہور مہدی رضی اللہ عنہ کا مسئلہ عقائد اسلام میں شامل ہے یہاں بات کو واضح کرنے کے لیے ایک مثال دینا چاہتا ہوں۔

دوسری مثال:

ہمیں خبر ملی کہ ہمارے علاقے میں ایک ایس پی یعنی پولیس آفیسر آنے والا ہے تو اس کے آنے سے قبل ہی کوئی بندہ اٹھے اور دعوی کر دے کہ وہ جو خبر ہے کہ ایک ایس پی نے آنا ہے وہ میں ہی ہوں تو نہ اس کے پاس پولیس کی وردی ہو نہ پولیس کے بیج ہوں نہ سروس کارڈ ہو نہ ہی پولیس کی گاڑی ہو نہ مسلح محافظ ساتھ ہوں نہ پولیس کا محکمہ اسے جانتا ہو تو کیا ایسے آدمی کو کوئی پولیس آفیسر مان کر اس کی اطاعت کرے گا۔ نہیں، ہرگز نہیں بلکہ اسے تو جعلی پولیس آفیسر بننے کی وجہ سے اصلی پولیس کے جوتے بھی کھانا پڑیں گے اور جیل بھی جانا پڑے گا اور اگر کچھ لوگ اس پر اعتماد کر کے اس کو اصل ایس پی مان بھی لیں تو اس سے کیا وہ جعلی ایس پی اصلی بن سکتا ہے ہرگز ہرگز نہیں۔

کیونکہ وہ سچا نہیں بلکہ جھوٹا دعوے دار ہے اور لوگوں کو دھوکہ دے رہا ہے اپنے مفادات کی خاطر کوئی بھی ذی شعور انسان ایسے دعوے دار کو سچا نہیں مانے گا۔

کیونکہ اس میں وہ اصلی پولیس آفیسر کی علامات اور نشانیاں نہیں پائی جا رہی وہ تو پورے اختیارات اور پروٹوکول سے آئے گا اس لیے اس کو ہر کوئی مانے گا اور اس کی اطاعت کرے گا اس کی مخالفت کوئی نہیں کرے گا۔

جب دنیا کے ایک پولیس افسر کے عہدے کا جعلی دعوے دار سزا کا مستحق ٹھہرتا ہے تو اگر کوئی اتنی فضیلت و بزرگی اور مقام و مرتبہ والے حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے منصب کا دعوی کرے تو ہمیں چاہیے کہ ہم اس کو بھی احادیث مبارکہ کی ان تمام علامات کے مطابق پرکھیں اگر پورا اترے تو مانیں نہ پورا اترے تو کم ازکم اتنا تو کریں کہ اس سے اپنا دامن بچائیں اور اس کے جال میں نہ آئیں، اپنا ایمان ضائع نہ کریں۔

آج کے دور کے معروف مذہبی سکالر اور ہر دلعزیز شخصیت مستند عالم دین اور خوبصورت وخوب سیرت، علم کا سمندر، حسن اخلاق کا عملی نمونہ، فصاحت و بلاغت کا بادشاہ، اخلاص کا پیکر جن کے بیان کا سحر ہر مسلمان کو جکڑ لیتا ہے میری مراد حضرت مولانا طارق جمیل صاحب سے ہے (مجھے جن کا معالج خاص ہونے کی سعادت بھی حاصل ہے خدانخواستہ اگر مولانا طارق جمیل صاحب بھی اٹھ کر امام مہدی ہونے کا دعویٰ کر دیں تو کیا ہم ان کو بھی امام مہدی مان لیں گے۔ لیکن میرے بھائیو اور بہنو! ہرگز نہیں ہم ان کو بھی نہیں مانیں گے۔ کیونکہ احادیث کا مصداق کوئی اور ہستی ہے جن کا امت مسلمہ کو انتظار ہے۔ اب ہم احادیث مبارکہ میں بتائی گئی علامات اور نشانیوں کے مطابق حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ اور مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا تقابلی مطالعہ کرتے ہیں تا کہ حق مزید واضح ہو جائے اور آپ کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ اور مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا تقابلی مطالعہ:

نام:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی اسم گرامی کے نام پر یعنی ''محمد'' ہوگا۔
جبکہ مرزا صاحب کا نام مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔

ولدیت:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے والد گرامی کا نام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کے نام پر ''عبداللہ'' ہوگا۔

جبکہ مرزا صاحب کے والد کا نام مرزا غلام مرتضٰی ہے۔

نسب:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی اولاد سے حسینی سیّد ہوں گے۔

جبکہ مرزا صاحب ''مغل'' برلاس برداری سے تعلق رکھتے ہیں مرزا صاحب نے خود بھی اپنے آپ کو مغل برلاس لکھا ہے۔

کنیت:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعبداللہ اور ابوالقاسم ہوگی۔

جبکہ مرزا صاحب کی کوئی کنیت نہیں ہے۔

مقام پیدائش:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی جائے پیدائش مدینہ منورہ ہوگی۔

جبکہ مرزا صاحب کی جائے پیدائش ہندوستان کے صوبہ پنجاب کے ضلع گرداسپور کا گاؤں قادیان ہے اور مرزا صاحب ساری زندگی کبھی مدینہ منورہ گئے بھی نہیں۔

سیرت اور اخلاق کریمانہ:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ سیرت اور اخلاق میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے۔ ہر مسلمان کا اعزاز واکرام کریں گے، کسی کا حق نہیں ماریں گے، اعلیٰ درجہ کی سخاوت کریں گے، شرم وحیا کا پیکر ہوں گے، رات کو عبادت گزار اور دن کو شہسوار ہوں گے، حق کا بول بالا کریں گے، کفر اور کفار کا خاتمہ کریں گے۔

جبکہ مرزا صاحب کے تمام اخلاق وکردار آپ پڑھ چکے ہیں علما کو گندی گالیاں نکالنا حضرات انبیاء کرام f کی توہین کرنا ہر مسلمان کو کافر جہنمی کہنا اور مسلمان عورتوں کو کتیا سے بدتر کہنا، مسلمانوں کو حرام کی اولاد کہنا اور خود اپنی خادمہ عورتوں سے خدمتیں کروانا، مسلمانوں کا مال کتاب کی اشاعت اور چندہ کے نام پر کھانا وغیرہ وغیرہ۔

ایمان مدینہ تک محدود ہوگا:

ظہور امام مہدی رضی اللہ عنہ سے قبل ایمان سمٹ کر مدینہ تک محدود ہو جائے گا۔

جبکہ مرزا صاحب تو ساری زندگی مدینہ منورہ کی زیارت سے بھی محروم رہے بلکہ مرزا صاحب نے تو خود لکھا ہے کہ ہم اپنا کام (جعلی نبوت مہدویت و مسیحیت کے دعوے) نہ مکہ میں چلا سکتے ہیں نہ مدینہ میں یعنی جو کام انگریزی حکومت کے زیر سایہ ہندوستان میں کر سکتے ہیں۔

سیادت و قیادت:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ جن کے قائد ہوں گے وہ بہترین لوگ ہوں گے، ان کے معاون اوران کی بیعت کرنے والے کوفہ، بصرہ، مصر، اور یمن کے اولیاء کرام اور شام کے ابدال ہوں گے، امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ہراول دستہ کے سردار حضرت جبرائیل علیہ السلام اور آخری دستے کے سردار حضرت میکائیل علیہ السلام ہوں گے اور امام مہدی ساری مخلوق کے محبوب ہوں گے۔

جبکہ مرزا صاحب اپنی جماعت کے لوگوں اور اپنے ساتھیوں کے بارے میں خود کہتے ہیں کہ ''قادیان میں یزیدی لوگ پیدا کئے گئے ہیں'' مجھ سے بیعت کرنے والے بعض حضرات کج دل لوگ ہیں وہ اپنی جماعت کے ساتھیوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں، ''درندوں سے بدتر لوگ ہیں احکام خداوندی کی بے قدری کرنے والے لوگ ہیں'' ان میں پاک دلی اور پرہیز گاری نہیں ہے۔''

''ایسے لوگ ہیں جیسے کتا مردار کی طرف دوڑتا ہے'' یہ وہ جملے ہیں جو مرزا صاحب نے خود اپنے ساتھیوں کے متعلق کہے ہیں (آپ پڑھ چکے ہیں)۔

زمانہ:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں آسمان اپنے تمام قطرے بہا دے گا، زمین اپنی تمام پیداوار اور خزانے اگل دے گی، کوئی غریب نہ رہے گا، کوئی صدقہ زکوٰۃ لینے والا نہ ہوگا۔ رزق کی فراوانی ہوگی، نعمتیں کثرت سے ہوں گی شیر اور بکری ایک گھاٹ پر پانی پئیں گے ایسا امن ہوگا اور عدل وانصاف قائم کریں گے۔

جبکہ مرزا صاحب کے زمانے میں کیا ایسی برکات نظر آئیں تھیں بلکہ قحط بھی پڑا اور طاعون کی بیماری پھیلی اور قادیان میں بھی آئی، ظلم وستم کے پہاڑ توڑے گئے اور انگریزی حکومت نے برصغیر کے مسلمانوں پر کون سا ظلم ہے جو نہیں کیا؟ اور مرزا صاحب مسلمانوں کی حمایت کی بجائے ظالم حکومت کے قصیدے گاتے رہے، مسلمانوں کو خنزیر سے بدتر کہتے رہے نہ امن، نہ انصاف، نہ رزق کی کثرت، نہ مرزا صاحب کو حکومت واقتدار ملا، بلکہ حکومت برطانیہ کی چاپلوسی کی حدیں کراس کرنے کے باوجود بھی اور آج تک ایک محلے کی حکومت بھی نصیب نہ ہوئی۔

سخاوت:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ ایسے سخی ہوں گے کہ اگر کوئی سوال کرے گا تو اسے کہیں گے کہ جتنا مال اٹھا سکتے ہو اٹھا لو اور خانہ کعبہ کا خزانہ نکال کر تقسیم کر دیں گے۔ ہندوستان کے خزانے اور مشرق ومغرب کے خزانے لوگوں کو دے کر خوشحال کر دیں گے۔

جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے جب دعوے کیے تو انتہائی غربت کی زندگی میں تھے پھر لوگوں سے کتابوں کی اشاعت کے نام پر مال جمع کرنا شروع کر دیا، مریدوں سے دعا کرنے کے بدلے بھی مال کا مطالبہ کرتے رہے اور چندہ لیتے اور جمع کرتے رہے، جو چندہ نہ دیتا اسے جماعت سے نکالنے کی دھمکی دیتے رہے، آج بھی 42 سے زائد قسم کے چندے جماعت احمدیہ پر لاگو ہیں جو ہر احمدی دیتا ہے چاہے وہ غریب ہے یا امیر اگر مرکز ''بہشتی مقبرہ'' ربوہ دفن ہونا ہے تو اس کے لیے بھی الگ اپنی وراثت کا دسواں حصہ جماعت کے نام کرنا ہے، مرزا صاحب کے خاندان والے اس وقت سے لیکر آج تک ان غریبوں کے مال پر عیش وعشرت کر رہے ہیں، کوئی حساب کتاب نہیں اور نہ ہی کوئی پوچھنے والا ہے۔ سخی ہونا لوگوں کو مال دینا ''ایں خیال است ومحال است جنوں''۔

شکل وشباہت (حلیہ):

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا رنگ گندمی ہوگا، داڑھی گھنی ہوگی، ہلکے جسم والے ہوں گے، درمیانہ قد ہوگا، خوبصورت کشادہ پیشانی ہوگی، لمبی ناک والے ہوں گے چہرہ بیضوی گول،

رنگ کھلتا ہوا ہوگا، بڑی بڑی سیاہ سرمگیں آنکھوں والے ہوں گے، سامنے کے دونوں دانتوں کے درمیان فاصلہ اور انتہائی سفید اور موتیوں کی طرح چمکدار ہوں گے، دائیں رخسار پر تل کا نشان ہوگا، روشن ستارے کی طرح چہرہ ہوگا، کشادہ رانیں اور مضبوط جسم ہوگا۔

جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی پرانی اصل تصویر جو کہ ایڈیٹنگ اور صفائی کے بغیر ہے وہ آپ دیکھ لیں آپ کو خود اندازہ ہو جائے گا۔ مرزا صاحب کا رنگ گندمی سیاہی مائل، ناک بھدی سی، ہونٹ موٹے موٹے، آنکھیں چھوٹی چھوٹی، نیم کھلی ہوئی اور آنکھوں میں شب کوری، لاغر کمزور جسم، حالت مردمی کالعدم، یہ بات مرزا صاحب نے خود لکھی ہے (پہلے آپ پڑھ چکے ہیں) 40 سے زائد بیماریوں کا مجموعہ، جن میں دماغی مراق (جنون)، مرگی، سر درد، دوران سر، آنکھوں کا اندھا پن، شوگر، نامردی، چنبل انہیں بازو سے معذور، خارش، ٹانگیں کمزور اور ٹیڑھی سی، بزدلی کی کثرت، پیشاب کی بیماری اور نسیان وغیرہ کی وجہ سے جسمانی حالت کیا ہوگی؟ آپ خود غور کر لیں۔

خلافت وحکومت:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی منہج نبوت پر خلافت قائم ہوگی جو کہ عرصہ سات یا نو سال تک رہے گی، عدل وانصاف قائم کریں گے، اللہ کا نظام زمین پر نافذ کریں گے کفار پر غالب آئیں گے، پوری دنیا پر حکومت قائم کریں گے، پھر حکومت حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے سپرد کر کے ان کی معیت میں ایک سال تک رہیں گے۔

جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے غربت میں زندگی گزاری، سیالکوٹ کچہری میں دوسرے سکیل کے ملازم رہے، پھر دعوے کیے اور دین اسلام میں نیا مذہب شروع کیا، سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کیا اور ساری زندگی گورنمنٹ برطانیہ کی حمایت کرتے رہے، ملکہ برطانیہ کی حکومت کو اللہ کی رحمت قرار دیتے رہے، تا دیر سلامت رہنے کی دعائیں کرتے رہے، نہ خلافت نہ حکومت نہ عدل نہ انصاف نہ کفار پر غلبہ بلکہ مسلمانوں کو کافر کہتے رہے، نہ حکومت عیسیٰ علیہ السلام کے سپرد کر کے ان کے ساتھ رہے بلکہ خود کو ہی عیسیٰ ابن مریم مسیح موعود بھی کہتے رہے یعنی دو الگ الگ شخصیتیں بھی خود ہی بن گئے۔ امام مہدی رضی اللہ عنہ بھی خود عیسیٰ علیہ السلام بھی خود، نبی بھی خود بنے رہے۔

تبرکات مقدسہ:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ظہور کے وقت ان کے پاس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات مقدسہ ہوں گے جھنڈا مبارک، قمیض مبارک، تلوار مبارک اور جھنڈے پر لکھا ہوگا ''البیعۃ للّٰہ''

جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے پاس تو تبرکات مقدسہ کا نام تک نہ تھا۔

غیبی آواز:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی تائید میں بادل سے آواز آرہی ہوگی کہ یہ اللہ کے خلیفہ مہدی رضی اللہ عنہ ہیں اور بادل سایہ فگن ہوگا۔

جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی تائید تو کیا مخالفت میں زمین وآسمان سے غیبی اور ظاہری آواز آتی رہی اور آج تک آرہی ہے کہ یہ جھوٹے دعوے دار ہیں ان سے بچو! چند ''احمدیوں'' (قادیانیوں) کے علاوہ پوری امت مسلمہ مرزا صاحب کے کفر پر متفق ہے اور اکثر اسلامی ملکوں میں کافر قرار دے کر پابندی لگ چکی ہے اور ابھی لگ بھی رہی ہے ہر ملک کا مسلمان مرزا صاحب کے کفر پر متفق ہے۔

برکات اور کرامات:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ خشک درخت کی شاخ زمین میں گاڑیں گے تو سرسبز ہو جائے گی، پرندے کو اشارہ کریں گے تو سامنے آگرے گا۔

جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی بات پرندے تو کیا اپنے بیٹوں اور بیوی نے بھی نہ مانی اور مرزا صاحب نے اپنے بیٹے کا جنازہ بھی نہ پڑھا، دور کے رشتے دار نے اپنی بیٹی محمدی بیگم کا رشتہ بھی نہ دیا، ڈرانے دھمکانے اور لالچ کے باوجود بات نہ مانی، برکات کا ظہور کیا ہونا تھا بلکہ سینکڑوں جھوٹی پیشین گوئیاں کیں جو پوری نہ ہوئیں۔ کئی دن تک پسلیاں دکھتی رہیں تو پتہ چلا کہ ویسکوٹ کی جیب میں اینٹ کا ٹکڑا پڑا تھا۔ گرگابی پہنتے تو یہ بھی نہ پتہ چلتا کہ دایاں پاؤں کون سا ہے اور بایاں پاؤں کون سا ہے؟ مالیخولیا اور مرگی کے دورے پڑتے تو چار پائی سے باندھ دیا جاتا اور مردانہ طاقت کے لیے کچلہ اور افیون کے مرکبات اور ٹانک وائن شراب

استعمال کرنی پڑتی۔ دادا کی پنشن لے کر گھر سے بھاگ جاتے۔ سیالکوٹ کچہری میں مختاری کا امتحان دیتے تو فیل ہوجاتے۔ ''وحیاں اور الہامات'' ہوتے تو ہندو لڑکے سے لکھواتے اور اسی سے مطلب پوچھتے، 50 کتابوں کے پیسے لے کر 5 دیتے، اور لوگوں کی گالیاں اور بد دعائیں لیتے اپنے ساتھی چندہ خور اور حرام خور سمجھتے مرزا صاحب کے بقول وغیرہ وغیرہ۔

مخالف زمین میں دھنس جائیں گے:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا مخالف لشکر مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام بیداء میں زمین میں دھنس جائے گا۔

جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے جہاد ہی نہ کیا بلکہ جہاد کے حرام ہونے کا پروپیگنڈہ کیا، تو مخالف لشکر کہاں دھنسنا تھا حتیٰ کہ مرزا صاحب کے مخالفین تمام امت مسلمہ کو مرزا صاحب اور ان کی جماعت کو کافر قرار دلوا کر عزت اور سرخروئی ملی، تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے والوں کی سینکڑوں کرامات اور مدد و تائید خداوندی کے واقعات اور چشم دید گواہان موجود ہیں۔

زمین کے خزانے:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں زمین اپنے تمام خزانے سونے چاندی کے ستونوں کی شکل میں اگل دے گی اور پوری دنیا کے خزانے جمع ہوتے جائیں گے۔

جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے دور میں تو ملکہ برطانیہ نے ہزار خوشامد اور چاپلوسی کے باوجود اپنا خزانہ بھی نہ دیا بلکہ مرزا صاحب بیچارے ''احمدیوں'' کی حلال کمائی پر ہی ہاتھ صاف کرتے رہے اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔

لوگوں کا غنی ہونا:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ظہور کے بعد لوگوں کے دل غنی ہوجائیں گے مال و دولت کی حرص نہ رہے گی۔

جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دور کے بعد تو نفسا نفسی کا عالم ہوگیا ہے جائیداد و مال کے لیے بھائی بھائی کا خون کر رہا ہے ''بیٹا ماں باپ کو قتل کر رہا ہے'' پڑوسی پڑوسی کا حق مار رہا ہے، حتیٰ

کہ جماعت احمدیہ میں کئی بار مال اور چندے کی وجہ سے لڑائی ہوئی کئی لوگ علیحدہ ہو گئے عزت بھی پیسے کی وجہ سے کی جاتی ہے۔غربت کی وجہ سے عزتیں نیلام ہورہی ہے۔

رتاج الکعبہ:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ سے خزانہ نکال کر تقسیم فرمادیں گے اس کو رتاج الکعبہ کہا جاتا ہے۔

جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو تو خود ساری زندگی میں ایک دفعہ بھی خانہ کعبہ جانا نصیب نہ ہوا۔

یہودیوں کا اسلام لانا:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے پاس تابوت سکینہ اور تبرکات بنی اسرائیل دیکھ کر اکثر یہودی مسلمان ہو جائیں گے اور جو باقی رہ جائیں گے وہ دجال کے ساتھ مل جائیں گے۔

جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے ہاتھ پر ایک بھی یہودی مسلمان نہیں ہوا بلکہ مسلمانوں کو یہودی اور عیسائی کہا گیا اور یہودیوں کے عقیدے کی تائید کی کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں لہٰذا اب میں ہی مسیح موعود ہوں۔

انفلاق بحر:

جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے دریائے نیل میں راستے بن گئے تھے حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کے لشکر کے لیے بھی انفلاق بحر ہوگا۔

جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے نہ جہاد کیا نہ لشکر لے کر نکلے نہ انفلاق بحر ہوا۔

مغربی جھنڈوں کا لشکر:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ سے مقابلہ کے لیے مغرب سے کئی جھنڈوں پر مشتمل لشکر آئے گا۔

جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے مغرب سے آئی قابض اور غاصب حکومت کے جھنڈے کو ساری زندگی سلام کیا یہی وجہ ہے کہ آج بھی مغرب ''احمدیوں'' کو آسانی سے پناہ دیتا

ہے اور ویزوں میں سہولت ہوتی ہے۔ اور برطانوی حکومت اپنے خود کاشتہ پودے (مرزا صاحب کے بقول) کی سرپرستی کرتی ہے۔

غربت وافلاس کی انتہا:

ظہور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ سے قبل ایسی غربت وافلاس پھیلے گا کہ ایک خوبصورت لونڈی کو اس کے وزن کے برابر غلہ میں بیچ دیا جائے گا۔

جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دور سے پہلے ایسی غربت اور افلاس دیکھنے میں نہ آیا۔

فرات سے سونے کا پہاڑ:

حدیث کے مطابق دریائے فرات خشک ہوکر سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا جو ظہور امام مہدی رضی اللہ عنہ کی ایک علامت ہے۔

جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے دور سے پہلے بھی اور بعد میں بھی یعنی ابھی تک ایسا نہیں ہوا۔

نفس زکیہ کی شہادت:

ظہور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ سے پہلے نفس زکیہ شہید ہو جائیں گے پھر امام رضی اللہ عنہ کی تلاش ہوگی اور ظہور مہدی رضی اللہ عنہ ہوگا۔

جبکہ مرزا صاحب کے دور سے پہلے اور نہ بعد میں اب تک نہ تو نفس زکیہ پیدا ہوئے، نہ شہید ہوئے، نہ امام مہدی رضی اللہ عنہ کی تلاش ہوئی اور نہ ظہور مہدی رضی اللہ عنہ ہوا۔

مشرق سے سیاہ جھنڈے:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی حمایت کے لیے مشرق سے سیاہ جھنڈوں والا ایک لشکر آئے گا، خراسان کے علاقے سے (خراسان، پاکستان کا بلوچستان، ایران کا سیستان اور افغانستان کا علاقہ ہے)۔

جبکہ مرزا صاحب کی حمایت میں نہ خراسان سے سیاہ جھنڈوں والا لشکر آیا نہ مرزا صاحب کو مہدی مانا۔ نہ مجاہدین کے امام بنے نہ جہاد کیا۔

سفیانی کا خروج:

ظہور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ سے قبل ایک بڑی نشانی سفیانی کا خروج بھی ہے جو ظالم ہو گا اور انسانوں کا قتل عام کر کے دہشت پھیلائے گا پھر امام مہدی رضی اللہ عنہ اسے قتل کر کے لوگوں کو اس کے ظلم سے نجات دلائیں گے۔

جبکہ مرزا صاحب کے دور سے پہلے بھی اور ابھی تک سفیانی کا خروج نہیں ہوا نہ مرزا صاحب نے اس سے لوگوں کو نجات دلائی۔

سات بڑے علماء کا تلاش کرنا:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کو سات بڑے علماء دنیا کے مختلف ملکوں سے آ کر مکہ مکرمہ میں حج کے موقعہ پر تلاش کریں گے۔

جبکہ مرزا صاحب کو نہ سات بڑے علماء نے تلاش کیا نہ مرزا صاحب حج کے موقعہ پر گئے۔

حجر اسود کے پاس بیعت کرنا:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی بیعت خانہ کعبہ کے اندر حجر اسود کے پاس ہوگی۔

جبکہ مرزا صاحب نے کبھی زندگی میں حجر اسود کو نہ دیکھا نہ وہاں بیعت ہوئی۔

دجال کا قتل:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ دجال سے جنگ کریں گے اور پھر حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام خنزیر کو ختم کر دیں گے۔

جبکہ مرزا صاحب کے زمانہ سے لیکر آج تک خنزیر عام ہے اور اس کا گوشت کافر کھاتے ہیں نہ خنزیر ختم ہوا، نہ دجال ہلاک ہوا۔

صلیب کو توڑنا:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام صلیب کو توڑ دیں گے تمام عیسائی مسلمان ہو جائیں گے کوئی کافر باقی نہ رہے گا۔

جبکہ مرزا صاحب کے زمانے میں بھی اور آج تک نہ صلیب ٹوٹی نہ عیسائی مسلمان ہوئے، نہ کافروں کا خاتمہ ہوا نہ کفر ختم ہوا، بلکہ عیسائیوں نے مرزا صاحب کی حمایت کی اور آج تک برطانیہ بھی کر رہا ہے۔ عیسائیت بھی کافی پھیل گئی ہے صلیب موجود ہے۔ اسرائیل میں بھی مرکز ہے اور یہودیوں سے تعلقات ہیں۔

سنت پر چلانا:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ امت کو مکمل طور پر سنت پر چلائیں گے ان کے دور میں دین اسلام پھر مستحکم ہو جائے گا۔ بدعات کا خاتمہ ہوگا، کفر شرک کا اندھیرا مٹ جائے گا۔

جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے نہ تو سنت پر چلایا اور نہ ہی دین مستحکم ہوا بلکہ کفر وارتداد کا آرا چلایا اور پوری امت مسلمہ کو کافر مرتد قرار دیا۔ سنت تو کجا دین اسلام کے خلاف سارے کام کئے۔ نبوت و رسالت کے دعوے کیے نیا مذہب ایجاد کیا۔ دین اسلام اور شریعت مطہرہ و سنت نبوی سے ہاتھ کیا۔

ظہور سے پہلے اللہ کا نام لینے پر قتل کیا جانا:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ظہور سے قبل اہل اسلام پر اس قدر ظلم ہوگا کہ صرف اللہ کا نام لینے والے کو قتل کر دیا جائے گا۔

جبکہ مرزا صاحب کے دور سے پہلے اور بعد ایسا بدتر وقت ابھی نہیں آیا کہ ہر اللہ کا نام لینے والے کو قتل کر دیا گیا ہو۔

جماعت میں الفت و محبت:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے گرد جو جماعت ہوگی ان میں باہم محبت و الفت ہوگی، اتفاق سے متحد رہیں گے۔ اور آپس میں ایثار کریں گے، شیر و شکر ہوں گے آپس میں رحم دل اور کفار کے لیے سخت ہوں گے۔

جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے ساتھی ابتدائی دور میں کئی حصوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور ایک دوسرے پر غلیظ کیچڑ اچھالتے رہے مثلاً لاہوری گروپ۔ جماعت احمدیہ ربوہ، قادیانی گروپ، ظہیر الدین اروپی گروپ، چراغ دین جموی گروپ، دیندار انجمن قادیانی،

حقیقت پسند گروپ، سرسبز قادیانیت گروپ، المسلمین گروپ، اصلاح پسند گروپ، قادیانی فرقہ اسلام وغیرہ وغیرہ۔ ایک دوسرے کو غلیظ گالیاں دیتے ہیں بدکاری کے الزامات لگاتے ہیں۔

زمین و آسمان والے خوش:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے عدل وانصاف، معاشی خوشحالی اور امن و امان کی وجہ سے زمین وآسمان والے ان سے خوش ہوں گے۔

جبکہ مرزا صاحب پر زمین وآسمان والے ناراض ہوئے، ان کے غلط دعوؤں اور فتنہ کی وجہ سے، نہ معاشی خوشحالی میسر آئی۔ نہ امن نہ انصاف اور نہ عدل کا بول بالا ہوا۔ علماء اسلام اور تمام امت مسلمہ مرزا صاحب پر سخت ناراض ہیں اور ایک ارب تیس کروڑ مسلمان جن میں ولی ابدال اور صلحاء اور صوفیاء کرام بھی ہیں۔ مرزا صاحب کے جھوٹے دعوؤں کی وجہ سے سخت دل گرفتہ اور دل شکستہ ہیں پھر اللہ کی ناراضگی الگ سے ہے۔

وفات:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ پوری دنیا پر 7 یا 9 سال حکومت کرنے کے بعد بغیر کسی بیماری کے طبعی طور پر وفات پا جائیں گے۔

جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی 40 سے زیادہ بیماریوں کا شکار رہنے کے بعد آخری وقت میں وبائی ہیضہ کا شکار ہو کر لاہور بیڈن روڈ پر واقع احمدیہ بلڈنگ میں اپنے کمرے میں ہی پے در پے دست وقے کرتے ہوئے چارپائی کی لکڑی سے سر ٹکرانے کے بعد گر کر حالت دگرگوں میں دنیا سے گئے (تمام تفصیلات آپ پڑھ چکے ہیں)۔

جنازہ وتدفین:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ جب طبعی طور پر انتقال فرما جائیں گے تو ان کا جنازہ حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام پڑھائیں گے اس میں امت مسلمہ کے لاکھوں لوگ شریک ہوں گے، فرشتے بھی شریک ہوں گے پھر بیت المقدس میں تدفین ہوگی یعنی قبر بیت المقدس میں بنے گی۔

جبکہ لاہور میں مرزا غلام احمد قادیانی جب فوت ہوئے اور فوت ہونے کے بعد انگریز حکومت نے مسلمانوں کے ڈر سے سخت سیکورٹی میں مال گاڑی پر لاد کر ہندوستان روانہ کر دیا اور گورداسپور کے قصبہ قادیان میں دفن کر دیا گیا۔ دفن کرنے کے بعد تابوت اور اس میں موجود گندم کی بھوسی (توڑی) کو بھی جلا دیا گیا تعفن کی وجہ سے۔

غلبہ اسلام:

حضور ﷺ نے قسم اُٹھا کر فرمایا کہ امام مہدی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں غلبہ اسلام (اسلام غالب) ہوگا۔

جبکہ مرزا صاحب کے زمانے میں نہ اسلام کو غلبہ ملا اور نہ ہی کسی بستی یا دیہات میں اسلام نافذ کیا گیا اور نہ ہی اپنے گاؤں قادیان کے کسی غیر مسلم نے مرزا صاحب کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

میرے بھائیو اور بہنو! اب آپ خود غور کریں۔ کیا مرزا صاحب نے ساری دنیا پر حکومت کی؟

کیا مرزا صاحب کے زمانے میں اسلام کو غلبہ ملا؟

کیا مرزا صاحب نے امت مسلمہ کو سنت پر چلایا؟

(بلکہ دعوے اور گستاخیاں کر کے مسلمانوں کی دل آزاری کی) کیا مرزا صاحب کے ساتھ اور جماعت کے ابتدائی ساتھی ''صحابی'' ایسے تھے کہ ان میں ایسی الفت و محبت ہوتی؟

کیا مرزا صاحب سے آسمان و زمین والے خوش تھے؟

میرے بھائیو اور بہنو! دیکھنے پر کھنے تحقیق کرنے اور حق کو پا کر اس پر چلنے کے لیے چند باتیں ہی کافی ہوتی ہیں۔ آپ کو تو ایسے ایسے ناقابل تردید ثبوت کے ساتھ حوالہ جات دکھا دیے ہیں آگے آپ کی مرضی اور آپ کی قسمت، فیصلہ آپ نے کرنا ہے ہمارا کام تو آپ تک حق کی دعوت پہنچانا تھا، باقی حق قبول کرنا یا نہ کرنا یہ آپ کے اوپر ہے۔ اور آپ کو ہدایت دینا آپ کے رب کے ہاتھ میں ہے وہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔

ہم تو دعوت ایمان کے ساتھ ساتھ صرف دعا ہی کر سکتے ہیں کہ اللہ پاک آپ کو سچا دین اسلام کو قبول کرنیکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

مرزا صاحب کے پیروکار ''نبوت ورسالت'' کے دعوے دار

میرے بھائیو اور بہنو! مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے برصغیر کے اندر جو خود ساختہ نبوت ورسالت، مسیحیت، مہدویت کا دروازہ کھولا تو مرزا صاحب کے ماننے والوں نے بھی اس کو استعمال کیا، انہوں نے بھی نبوت ومہدویت کے دعوے کو نفع بخش کاروبار سمجھتے ہوئے اپنی نئ نئ دکانیں کھول لیں اس بزنس کی بہتی گنگا میں چھلانگ لگا دی، مرزا صاحب کی زندگی میں اور مرنے کے بعد بھی کئی ''احمدیوں'' نے الہام، نبوت، مہدویت اور مسیحیت کے دعوے کرنے شروع کر دیے جس کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔

ابھی حال ہی میں جرمنی میں ایک زاہد خان نامی قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اس نے ایک نام نہاد ''وحی'' پر مبنی کتاب بھی لکھی ہے۔ اس کے انٹرنیٹ پر بیانات موجود ہیں ہم مختصر طور پر صرف چند ایک کا ذکر کرتے ہیں تاکہ آپ کو پتہ چلے کہ مرزا صاحب نے سو سال پہلے برصغیر کے اندر خود ساختہ ملہم، مہدی، مسیح موعود اور نبی ورسول بننے کی جو فیکٹری لگائی تھی اس میں سے کس طرح خود ساختہ جھوٹے دعوے دار بن کر برساتی مینڈکوں کی طرح ٹرٹراتے ہوئے ملہم، مہدی، مسیح اور نبی ورسول نکل رہے ہیں۔ (جن کے فتنوں سے ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں)

چراغ دین جموی قادیانی

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا ایک خاص مرید اور قریبی ''صحابی'' ساتھی چراغ دین جموی تھا جس نے مرزا صاحب کی زندگی میں ہی نبوت ورسالت کا دعویٰ کر دیا اس نے مضمون لکھے اور کہا کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ نے مجھے اس کام کے لیے بھیجا ہے کہ میں عیسائیوں اور مسلمانوں میں صلح کروا دوں قرآن پاک اور انجیل کا اختلاف ختم کروا دوں۔ جب مرزا صاحب تک اس کے دعوے پہنچے تو مرزا صاحب کو بڑا غصہ آیا کہ اس نے میرا احمدی ہو کر (اور میرے نفع بخش کاروبار سے متاثر ہو کر) خود نبوت کا دعویٰ کر دیا ہے لہٰذا مرزا صاحب نے اس کو

اپنی جماعت سے فارغ کر دیا اور اس کے خلاف ایک کتاب لکھ دی جس کا نام رکھا ہے (دافع البلاء) جو مرزا صاحب کی کتابوں کے مجموعے روحانی خزائن جلد نمبر 18 میں ہے۔

مرزا صاحب نے خود اس کے بارے میں لکھا:

''پھر باوجود ناتمام عقل اور ناتمام فہم اور ناتمام پاکیزگی کے یہ بھی کہنا کہ میں رسول اللہ ہوں یہ کس قدر خدا کے پاک سلسلہ کی ہتک عزت ہے گویا کہ رسالت اور نبوت بازیچہ اطفال ہے۔

مرزا صاحب نے آگے اس سے قریبی تعلق کا بھی انکار کر دیا اور لکھتے ہیں

''خدا کے نزدیک وہ لوگ قابل تعریف ہیں جو سالہائے دراز سے میری نصرت میں مشغول ہیں اور میرے نزدیک اور میرے خدا کے نزدیک ان کی نصرت ثابت ہو چکی ہے مگر چراغ دین نے کونسی نصرت کی؟ اس کا وجود اور عدم برابر ہے، قریباً تیس سال سے یہ سلسلہ جاری ہے مگر اس نے تو صرف چند ماہ سے پیدائش لی ہے اور میں اس کی شکل بھی اچھی طرح شناخت نہیں کر سکتا کہ وہ کون ہے اور نہ وہ ہماری صحبت میں رہا اور میں نہیں جانتا کہ وہ کس بات میں مجھے مدد دینا چاہتا ہے...................

اور نفس امارہ کی غلطی نے اس کو خودستائی پر آمادہ کیا ہے پس آج کی تاریخ سے وہ ہماری جماعت سے منقطع ہے جب تک کہ مفصل طور پر اپنا توبہ نامہ شائع نہ کرے اور اس ناپاک رسالت کے دعویٰ سے ہمیشہ کے لیے مستعفی نہ ہو جائے۔

اور ہماری جماعت کو چاہیے کہ ایسے انسان سے قطعاً پرہیز کرے۔''

(دافع البلاء ص33 مندرجہ روحانی خزائن جلد18 ص239 تا242 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی صاحب نے مزید لکھا:

''اب جو رات اس شخص چراغ دین کا مضمون پڑھا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ مضمون بڑا خطرناک زہریلا اور اسلام کے لیے مضر ہے اور سر سے پیر تک لغو اور باطل باتوں سے بھرا ہوا ہے چنانچہ اس میں لکھا ہے کہ میں رسول ہوں اور رسول بھی اولوالعزم ہوں۔

پس یہ کیسی ناپاک رسالت ہے جس کا چراغ دین نے دعویٰ کیا ہے جائے غیرت ہے کہ ایک شخص میرا مرید کہلا کر یہ ناپاک کلمات منہ پر لائے..................''

اور جیسا کہ حضور شفیع المذنبین ﷺ کے ساتھ کوئی دوسرا مامور اور رسول نہیں تھا اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین ایک ہی ہادی کے پیرو تھے اس طرح اس جگہ بھی ایک ہی ہادی کے سب پیرو ہیں اور کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ نعوذ باللہ رسول کہلائے۔

(دافع البلاء ص33+34 مندرجہ روحانی خزائن ص239+242 از مرزا قادیانی)

(آئینہ تلبیس ص722 از ابوالقاسم رفیق دلاوری m) (قادیانیت اسلام کے نام پر دھوکہ ص670 از متین خالد)

میرے بھائیو اور بہنو! آپ نے دیکھا کہ مرزا صاحب کے ایک خاص مرید نے جب مرزا صاحب کی صحبت میں رہ کر ان کی دیکھا دیکھی خود بھی نبوت اور رسالت کا دعویٰ کیا اور کہا کہ میں مرزا صاحب کے ساتھ مدد کے لیے بھیجا گیا ہوں اور عیسائیوں اور مسلمانوں کی صلح کروانے کے لیے بھیجا گیا ہوں، تو مرزا صاحب کو کتنا غصہ آیا اور اس کی جماعت سے رکنیت خارج کر دی، اور شناخت سے انکار کر دیا اور برا بھلا بھی کہا، یہ بھی کہا کہ اس کا مضمون بڑا زہریلا خطرناک اور مضر ہے۔

حقیقت میں یہی بات تمام امت مسلمہ کہتی ہے کہ مرزا صاحب کے اپنے مضامین اور کتب بڑی زہریلی خطرناک اور اسلام کے لیے مضر ہیں اور جس طرح چراغ دین نے مرزا صاحب کی بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو کر ان کے مقابلے یا برابری میں نبوت کا دعویٰ کر دیا تھا تو جیسے مرزا صاحب کے بقول ''اسے حق نہیں پہنچتا کہ وہ ایسا ناپاک دعویٰ کرے'' بالکل اسی طرح مرزا صاحب کو بھی مسلمان بن کر کلمہ پڑھ کر حضور ﷺ کے امتی ہونے کے بعد کیا حق پہنچتا ہے کہ خود نبوت اور رسالت کا دعویٰ خاتم النبیین ﷺ کے مقابلہ میں کریں؟ اور ایک نئی خود ساختہ نبوت کا ڈھونگ رچائیں اور جس طرح مرزا صاحب کے بقول ''چراغ دین نے اللہ کے پاک سلسلہ کی توہین کی ہے۔'' اسی طرح مرزا صاحب نے بھی اللہ کے پاک (حضرات انبیاء کرام f کے) سلسلہ کی توہین کی ہے۔

''اگر چراغ دین نفس امارہ کے قابو میں آ گیا اور اس نے جھوٹے دعوے کر دیئے'' تو کیا مرزا صاحب نفس امارہ کے چنگل میں نہ پھنسے؟ ''اگر چراغ دین کے لیے یہ شرم اور غیرت کی جگہ تھی'' تو کیا مرزا صاحب کے لیے یہ شرم اور غیرت کا مقام نہ تھا؟ وہ آقائے دو جہاں ﷺ کے تاج وتخت ختم نبوت پہ ڈاکہ ڈالنے کی ناپاک جسارت کرتے ہیں۔ اور خود کو ''عین محمد'' اور ''وہی محمد رسول اللہ'' کہتے ہیں، مرزا صاحب کو چاہیے تھا کہ جس آئینہ سے انہوں نے چراغ دین کو دیکھا تھا ہائے کاش ایک پل کے لیے اس آئینہ میں اپنے آپ کو بھی دیکھ لیتے، اور امت محمد یہ ﷺ میں اتنا بڑا فتنہ پیدا نہ کرتے، نہ لاکھوں لوگوں کی گمراہی کا سبب بنتے۔

میرے بھائیو اور بہنو! خدا کا واسطہ ہے کم از کم آپ ہی اندھی عقیدت ومحبت کی عینک اتار کر حقیقت کی نظر سے مرزا صاحب کو اور ان کی ذاتی زندگی، ان کا اخلاق وکردار، صورت وسیرت۔ قول وفعل، تعلیمات، مضامین اور کتب کو ہی دیکھ لیں تاکہ موت کے وقت اور قیامت کے سخت دن کسی قسم کی حسرت وافسوس نہ ہو۔ جس کا انابت والا دل ہو ضدی اور گستاخ نہ ہو، حق کو پانے کی جستجو کرتا ہو اور اللہ سے ہدایت کا طلب گار ہو تو اللہ پاک ضرور بالضرور اسے ہدایت سے نواز دیتے ہیں۔ کیونکہ اللہ پاک کا وعدہ ہے جو آخرت کی کھیتی اور ہدایت طلب کرے گا ضرور دوں گا۔ جو دنیا مانگے گا چاہے دوں یا نہ دوں میری مرضی، دعا ہے کہ اللہ پاک ہم سب کو ایمان کامل اور صراط مستقیم عطا فرمائیں۔ آمین یا ارحم الرحمین۔

منشی ظہیر الدین اروپی

منشی ظہیر الدین اروپی بھی ''احمدی'' قادیانی تھا اور یہ اُروپ گاؤں ضلع گوجرانوالہ کا رہنے والا تھا اس نے بھی حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام ہونے کا دعویٰ کیا۔ یہ دعویٰ کرتا تھا کہ مجھ پر آسمان سے وحی اترتی ہے یہ مرزا صاحب کو صاحب شریعت نبی مانتا تھا۔ یہ کہتا تھا کہ قادیان کی مسجد ہی بیت اللہ شریف ہے اور وہی خدا کے نبی کی جائے پیدائش ہے اس لیے اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا تھا۔ اس کا کلمہ ''لا الٰہ الا اللّٰہ احمد جری اللہ'' تھا جس کی وہ تقریر وتحریر سے تبلیغ کیا کرتا تھا اور یہ لاہوری جماعت کے رسالہ ''پیغام صلح'' کا مدیر بھی رہ چکا ہے اس نے

احمدی جماعت کے بعض سرکردہ افراد کی ہلاکت کی پیشین گوئیاں بھی کیں جو پوری نہ ہوسکیں یہ سخت ناکام ہوا۔

اس نے اپنے ایک مضمون میں جو لاہوری جماعت کے رسالہ ''المہدی'' میں شائع ہوا لکھا تھا کہ ''حضرت مسیح موعود کی تحریروں میں بہت تضاد وتخالف ہے'' اس نے بھی اپنے خود ساختہ دعووں کی کافی ڈگڈگی بجائی لیکن ناکام رہا اور بڑا رسوا ہوا۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے ''قادیانیت اسلام کے نام پر دھوکہ'' ص673 از متین خالد)

(آئینہ تلبیس ص723 از ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

محمد بخش قادیانی

محمد بخش قادیانی گاؤں قادیان ضلع گورداسپور کا رہنے والا تھا۔ یہ شروع میں احمدی نہیں تھا صرف مرزا صاحب کو دیکھ کر اسے بھی ''الہاموں'' کی ڈاک آنی شروع ہوگی تھی۔ یہ عجیب وغریب الہام بیان کرتا آخری عمر میں جب تمام اعضاء جوارح جواب دے گئے تو ''احمدیت'' قادیانیت قبول کر بیٹھا اور اپنے الہاموں کو احمدیت کی سند لگانے لگا جس طرح مرزا صاحب کے الہام عجیب وغریب ہوتے تھے اسی طرح اس کے بھی الہام عجیب وغریب ہوتے۔ نمونے کے طور پر مرزا صاحب کا ایک الہام تھا۔

''غثم غثم غثم''

اسی طرح محمد بخش قادیانی کا بھی ایک الہام تھا۔

آئی ایم وٹ وٹ (یعنی میں وٹ وٹ ہوں) (میں کیا کیا ہوں) یہ بھی اپنے مضحکہ خیز اور بے سروپا دعوؤں سے کافی رسوا ہوا اور قادیانی (احمدی) ہی مرگیا۔

(آئینہ تلبیس ص724 از ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

قاضی یار محمد ہوشیار پوری

قاضی یار محمد ہوشیار پور کے رہنے والے تھے اور مرزا غلام احمد قادیانی کے خاص ''صحابی'' مریدوں میں سے تھے۔ یار محمد وکیل نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا اور بعض قرآن پاک کی آیات کو

اپنے اوپر چسپاں کرنے کی ناپاک جسارت کی۔اس نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ''اسلامی قربانی'' ہےاس کتاب میں یہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں لکھتا ہے:

''حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے (مرد بن کر) رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا سمجھنے والے کے لیے اشارہ کافی ہے۔''

(اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر 34 ص نمبر 12)

(معاذ اللہ! استغفر اللہ) قاضی یار محمد کہتا تھا کہ جس محمدی بیگم کا مرزا صاحب کے ساتھ آسمان پر نکاح ہوا تھا وہ میں ہوں (کیونکہ جس محمدی بیگم کے متعلق مرزا صاحب نے پیشین گوئیاں کی تھیں وہ تو نہ ملی اس لیے قاضی یار محمد نے سوچا کہ میں محمدی بیگم بن کے پیش گوئی پوری کر دوں)

اسی قاضی یار محمد وکیل ہوشیار پوری کے بارے میں خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کہتے ہیں:

''میرے ایک استاد تھے جو سکول میں پڑھایا کرتے تھے بعد میں وہ نبوت کے داعی بن گئے ان کا نام مولوی یار محمد تھا انہیں مرزا صاحب سے ایسی محبت تھی کہ اس کے نتیجہ میں یہ ان پر جنون کا رنگ غالب آ گیا۔''

(مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ قادیان اخبار الفضل قادیان جلد 22 نمبر 79 ص 7 یکم جنوری 1935ء)

قاضی یار محمد کے بارے میں مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتے ہیں:

''خاکسار عرض کرتا ہے کہ قاضی یار محمد صاحب بہت مخلص آدمی تھے مگر ان کے دماغ میں کچھ خلل تھا جس کی وجہ سے ایک زمانہ میں ان کا یہ طریق ہو گیا تھا کہ حضرت صاحب (مرزا صاحب) کے جسم (خاص حصہ) کو ٹٹولنے لگ جاتے تھے اور تکلیف اور پریشانی کا باعث ہوتے تھے۔''

(سیرت المہدی جلد 3 ص 265 از مرزا بشیر احمد ایم اے)

(قادیانیت اسلام کے نام پر دھوکہ ص 674 از متین خالد) (آئینہ تلبیس ص 724 از ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

میرے بھائیو اور بہنو! قاضی یار محمد نے بڑی کوشش کی کہ مرزا صاحب کی وفات کے بعد اسے خلیفہ بنایا جائے مگر مرزا محمود نے اس کی دال نہ گلنے دی پھر اس نے مرزا محمود کے خلاف چالیس کے قریب رسالے شائع کیے۔ اب اس کی کتاب ''اسلامی قربانی'' جماعت احمدیہ نے شائع کرنی بند کر دی ہے کیونکہ اس میں مرزا صاحب کا کشف ہے جو کہ اللہ پاک کے بارے میں صریح گستاخی اور بہتان عظیم ہے یہ کتاب (ربوہ) چناب نگر خلافت لائبریری میں موجود ہے۔ اس کتاب کی فوٹو کاپی بمعہ لائبریری کی سٹیمپ اور الماری نمبر کتاب نمبر، سیریل نمبر، کے ساتھ ہمارے پاس موجود ہے۔

آپ دیکھیں کہ کس طرح مرزا صاحب کے خاص ساتھیوں نے دعوے کیے کبھی محمدی بیگم ہونے کے، کبھی نبی ہونے کے، کبھی قرآن پاک کی آیات کا مصداق ہونے کے، ساری اس بات کی ہوس تھی کہ مجھے خلیفہ بنایا جائے اور عیش وعشرت سے زندگی بسر کروں مگر نفس امارہ کی پیروی کرنے کے باوجود ناکام ونامراد رہا اور دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت بھی برباد کر بیٹھا، کیا آپ مرزا صاحب کے اتنے خاص ساتھیوں کو بھی مرزا صاحب کی طرح نبی ماننے کے لیے تیار ہیں؟ مرزا صاحب کے ''عضوخاص'' کو چھیڑنے والا مرزا صاحب کی بیوی ''محمدی بیگم'' بننے والا ہم جنس پرست قسم کا بندہ کیا نعوذ باللہ ایسے گھٹیا قسم کے لوگ نبی ہوتے ہیں؟ کیا نبوت کی شان ومنصب ایسا ہے؟ ہرگز ہرگز نہیں کچھ تو ہوش وحواس سے کام لیں اور غور وفکر کریں۔ آپ کے پاس زندگی کی آخری سانس تک سوچنے کی مہلت ہے۔ خدارا موت سے پہلے آنکھیں کھول لیجیے۔

عبداللہ تیما پوری

عبداللہ تیما پوری حیدر آباد دکن میں موضع تیما پور کا رہائشی تھا اور مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا خاص مرید ''صحابی'' تھا۔ اس نے ''نبوت ورسالت'' کا دعویٰ کیا پھر ''روح القدس'' ہونے کا دعویٰ کیا۔ پھر کہتا تھا کہ ''خدا کی طرف سے آسمان پر سے میرے اوپر وحی اترتی'' ہے یہ عربی زبان سے بالکل جاہل تھا۔ اپنی نام نہاد ''وحیوں'' کو بھی عربی اردو میں جوڑ توڑ کر کے بناتا اور لوگوں کو سناتا اس نے ایک کتاب ''انجیل قدسی'' نامی لکھی پھر دوسری کتاب ''محاکمہ آسمانی''

لکھی یہ کہتا کہ مرزا غلام احمد قادیانی بھی اور میں بھی ہم دونوں اللہ کے رسول ہیں اور دونوں بھائی ہیں جو ہم دونوں میں تفریق کرے اور انکار کرے وہ کافر ہے اس کے دعوے کے مطابق اس پر پہلی وحی اتری ملاحظہ کیجیے:

''یَاَیُّھَا النَّبِیُّ '' تیمار پور میں رہیو۔

یہ دعویٰ کرتا کہ مجھے دائیں بازو کی طرف سے الہام ہوتا ہے۔

''اس نے کہا کہ جو میرا مرید ہو جائے گا دس مردوں کی قوت رجولیت اس میں آجائے گی اس نے کہا کہ مرزا صاحب کا اصل جانشین میں ہوں مرزا صاحب نے مجھے نہیں پہنچانا تھا اس لیے مرزا قادیانی کی عمر 15 سال کم ہوگئی۔''

(عسل مصفٰی جلد 2 ص 216 از مرزا خدا بخش قادیانی)

اس نے اعلان کیا کہ میں ''بروزی محمد'' ہوں اس لیے شریعت محمدی میں تنسیخ و تبدیلی کا اختیار مجھے ہے پھر وہ اپنے آپ کو ان القاب سے ملقب کرتا:

''من اللّٰہ یمین السلطنة حکم و عدل مھدی موعود''

اس کے پیروکار ریاست میسور اور حیدرآباد دکن میں دن بدن بڑھتے گئے جاہل اور سادہ لوح مسلمان اور قادیانی اس کے دام فریب میں آتے گئے۔

عبداللہ تیماپوری نے اپنے مذہب کا نام ''سلسلہ محمدیہ'' رکھا۔

وہ لکھتا ہے۔

''اے قوم احمدی! میرے حق ظاہر کرنے پر غصہ مت ہو کیا خدا کے کلام کو پورا ہوتے دیکھنا نہیں چاہتے ہو آخر مسیح کا الہام پورا ہونا ہے یا نہیں۔''

(محاکمہ آسمانی ص 8)

مزید لکھتا ہے۔

''یہ تیماپوری وہی انسان ہے جس کے لیے ساری دنیا انتظار کر رہی تھی۔''

(محاکمہ آسمانی ص 19)

مزید لکھتا ہے۔

''میرے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کا عکس دکھایا گیا ہے۔''

(محاکمہ آسمانی ص 17)

سود کو جائز قرار دیا:

''اس نے ایک کتاب ''سود کا مسئلہ اور قدسی فیصلہ'' شائع کی۔

اور اس نے کہا کہ میں محمد ﷺ کا بروز ہوں اس لیے میں شریعت کے احکام میں تبدیلی کر سکتا ہوں۔

اس نے اعلان کیا کہ میں نے خدا کے حضور درخواست کی کہ اے اللہ مسلمان مفلس ہیں اس لیے سود کی اجازت دی جائے۔

تو مجھے اللہ کی طرف سے ساڑھے بارہ روپے فی سینکڑہ کے حساب سے سود کی اجازت ملی ہے اس لیے اب اتنا سود جائز ہے۔

رمضان کے روزے ختم کر دیے:

اس نے حکم دیا کہ ماہ رمضان کے تیس روزوں کی بجائے تین کافی ہیں بس تین روزے رکھو۔

اس نے عورتوں کو بے پردہ رہنے کی اجازت دی اور پردہ حرام قرار دیا اس پر مسلمانوں نے جب اعتراض کیا کہ تم کون ہوتے ہو حرام کو حلال اور حلال کو حرام قرار دینے والے تو اس نے بھی مرزا صاحب والا جواب دیا کہ ''میں وہی محمد ﷺ کا بروز ہوں'' اس لیے میں خود ہی اپنی شریعت میں تبدیلی کر رہا ہوں یعنی ''میں وہی محمد'' ہوں۔ (نعوذ باللہ)

سنا جاتا ہے کہ پشاور اور کیمبل پور حیدرآباد دکن ریاست میسور کے بہت سارے احمدی اس کے پیروکار ہیں اور اس کی کتابوں کی اشاعت کرنے والا ایک معروف احمدی سرمایہ دار میر حسن (میل کنٹرکٹر موٹر سروس) ٹمبکور صوبہ حیدرآباد دکن ہے۔ اس کی کتابیں درج ذیل ہیں۔ تفسیر فاتحہ۔ ام العرفان، تفسیر قصہ آدم، طوفان کفر، تقریر آسمانی، مبشرات آسمانی، صحیفہ آسمانی، شان اللہ تعالیٰ۔ حقیقت وحی الٰہی، اسلامی گیت، قدرت ثانی، رحمت آسمانی، ارشادات، توحید آسمانی،

شناخت آسمانی، مکار مرشدوں کے ارشادات، فرمان محمدی، کسر صلیب، رسمی شادی وغیرہ۔
تفصیل کے لیے دیکھیے کتاب (قادیانیت اسلام کے نام پر دھوکہ ص 675 تا678 از متین خالد)
(آئینہ تلبیس ص 724 از ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

میرے بھائیو اور بہنو! ان کتابوں میں اس نے گستاخیوں اور دعوؤں کے انبار لگائے ہیں اور ہر قسم کی تحریفات وخرافات کے طوفان برپا کئے ہیں۔ اس نے سود کو جائز قرار دے کر، عورتوں کو بے پردگی بے حیائی کی اجازت دے کر، سادہ لوح احمدیوں کو حرام خوری، حرام کاری پر لگا دیا، یہ بھی دوسرے کذابوں کی طرح ہزاروں لوگوں کی گمراہی کا سبب بن گیا۔ اب آپ اسکے دعوؤں اور اس کی تعلیمات پہ غور کریں تو آپ کو پتہ چلے کہ اس کو اصل فیض مرزا صاحب کی تعلیم، صحبت اور تربیت سے ملا اس نے دیکھا کہ اگر قادیان کا دیہاتی نبی بن سکتا ہے تو میں کیوں نہیں بن سکتا، یہ بھی نفس امارہ کے ہاتھوں اپنی آخرت برباد کروا بیٹھا ایک نیا فتنہ کھڑا کر گیا اور سیدھے سادھے لوگوں کو گمراہ کر کے ان کے دوزخ میں جانے کا سبب بن گیا۔

میرے بھائیو اور بہنو! یہ مرزا صاحب کا پیروکار بھی تھا اور ساتھی ''صحابی'' بھی تھا اور اپنے آپ کو مرزا صاحب کے ساتھ جوڑتا بھی تھا یعنی مخالفت اور تفریق نہیں ڈالتا تھا مرزا صاحب کے نقش قدم پر چلا اور اسی طرح کے دعوے کیے شریعت اور دین اسلام کے اندر تحریفات کے طوفان کھڑے کیے، تو کیا آپ اس کو بھی مرزا صاحب کی طرح نبی اور رسول یا مہدی اور مسیح مانتے ہیں؟ اگر مانتے ہیں تو کس کس کو مانیں گے؟ اور اگر نہیں مانتے تو کس وجہ سے نہیں مانتے؟ غور ضرور کریں اگر آپ اس کو نہیں مانتے تو مرزا صاحب کو کیوں مانتے ہیں؟ غیر جانب دار ہو کر تحقیق کریں اور خدارا اپنے ایمان کو بچالیں تمام جھوٹوں سے۔

عبداللطیف گناچوری

عبدالطیف گناچوری مرزا صاحب کا ایک مخلص ''احمدی'' قادیانی تھا اور مرزا صاحب کا خاص مبلغ تھا یہ جالندھر میں گاؤں گاؤں جا کر ''احمدیت'' قادیانیت کی تبلیغ کرتا تھا اور بڑے زور

وشور سے مرزا صاحب کے تمام دعوؤں کا پرچار کرتا تھا آخر اس نے اپنی علیحدہ دکان چلانے کا ارادہ کر لیا۔ اس نے نبوت کا دعویٰ کر کے اس کی تبلیغ شروع کر دی اس نے اپنے آپ کو ''قمرالانبیاء'' کا لقب دیا اور اپنے تمام دعوؤں کی تائید میں ایک ضخیم کتاب ''چشمہ نبوت'' لکھی۔

اس نے مرزا صاحب کے انداز، الفاظ، القاب، تاویلات، تحریفات کو آگے چلایا اور کہتا کہ ''جس طرح مرزا صاحب کا دعویٰ زمین پر غلام احمد اور آسمان پر مسیح ابن مریم ہے اور اسی طرح خدا نے زمین پر میرا نام عبدالطیف اور آسمانوں میں ''محمد بن عبداللہ موعود'' رکھا ہے۔

جس طرح مرزا صاحب روحانی اولاد بن کر ''سید ہاشمی'' بن گئے اسی طرح میں بھی ''آل رسول'' میں داخل ہوا ہوں۔

حضرت نعمت اللہ شاہ ولی m کی پیشین گوئیوں کا مصداق میں ہوں۔

احادیث میں جو مہدی آنے کا ذکر ہے وہ میں ہوں۔

دانیال نبی نے میرا ہی زمانہ بتایا تھا۔

مرزا غلام احمد کا یہ خیال صحیح نہیں کہ مسیح اور مہدی دونوں ایک ہی شخصیت ہیں کیونکہ مرزا صاحب کہہ چکے ہیں کہ مجھ سے پہلے بھی مہدی آئے ہیں اور بعد میں بھی آتے رہیں گے ان کے زمانہ میں کوئی مہدی نہیں تھا اس لیے میں مہدی آخر الزمان ہوں۔''

یہ کہتا کہ ''میرے نوے معجزے ہیں۔''

مزید کہتا کہ ''میری پیشین گوئیاں مرزا صاحب سے بھی بڑھ کر سچی نکلی ہیں چنانچہ ہندوستان میں زلزلے، وبائیں اور سیاسی انقلابات میری پیشین گوئیوں کے مطابق آئے لیکن مرزا صاحب کی پیشین گوئیاں درست نہ نکلیں۔''

(آئینہ تلبیس ص725 از ابوالقاسم رفیق دلاوری m) (قادیانیت اسلام کے نام پر دھوکہ ص685 از متین خالد)

میرے بھائیو اور بہنو! عبداللطیف گنا چوری کے دلائل تقریباً مرزا صاحب والے ہی تھے اس نے مرزا بشیر الدین محمود اور اپنے مخالفین کو دعوت مباہلہ بھی دی اور کہتا کہ جماعت احمدیہ کے

لوگ مجھے تسلیم کریں گے تو پھر اللہ کے عذاب سے بچیں گے ورنہ اللہ کا عذاب نازل ہونے والا ہے چند احمدی اس کے پیروکار بن گئے اور آسمان سے گرے کھجور میں اٹکے کا مصداق بن گئے۔ آخر کار یہ اپنے جھوٹے دعووں کے ساتھ ہی اپنے انجام کو پہنچا۔

احمد سعید سمبھڑ یالوی

احمد سعید سمبھڑ یالوی بھی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا پیروکار تھا اس نے باقاعدہ مرزا صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ جس کو آپ مرزا صاحب کا ''صحابی'' کہتے ہیں یہ سیالکوٹ کے علاقہ سمبھڑیال کا رہنے والا تھا اور سب انسپکٹر ریٹائر تھا۔ اس نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا اور قدرت ثانیہ کا دعویٰ کیا اور اپنا لقب ''یوسف موعود'' رکھا۔ اور کہتا کہ مجھے بھی الہام ہوتا ہے اور اس نے اپنے الہامات کے مجموعہ کا نام ''پیراہن یوسفی'' رکھا اس میں اس نے لکھا کہ ''میں ایک دفعہ نہایت غمزدہ تھا اور رو رہا تھا تو اس اثنا میں حضرت مریمؑ تشریف لائیں میرے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا بچہ مت رو'' احمد سعید نے اپنا یہ الہام ایک دفعہ چوک فرید امرتسر میں سنایا تو مسلمانوں نے چاروں طرف سے خشت باری شروع کر دی یہ بھاگا جان بچا کر تو بچوں نے پیچھا کیا اور اسے ستانا شروع کر دیا کہ بچہ مت رو، بچہ مت رو۔

احمد سعید کے مرزا صاحب کے بیٹے سلطان احمد کی بیوی سے ناجائز مراسم تھے اس پر کئی دفعہ اس کی پٹائی اور رسوائی ہوئی مگر باز نہ آیا۔

احمد سعید کہتا کہ ''مسلمانوں کی موجودہ رشتہ داریاں سب ناجائز اور ولدلزنا ہیں'' اور کہتا کہ میں نے حکم دیا ہے کہ آئندہ غیر قوموں سے رشتے ناطے کریں تمام کافروں سے رشتے کرنا جائز ہیں۔

اور اس نے بھی دعویٰ کیا کہ ''میں قمر الانبیاء'' ہوں۔

اس کو گلپھڑوں کی بیماری تھی تھوڑی سے نیچے گردن پر ایک بدنما گلٹی تھی یہ دعویٰ کرتا کہ یہ مہر نبوت ہے۔

غرض اس نے بھی پولیس کی نوکری کے بعد اپنی دکان چلانے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوسکا اور گمراہی کی موت مر گیا۔

(آئینہ تلبیس ص727 از ابوالقاسم رفیق دلاوری m)(قادیانیت اسلام کے نام پر دھوکہ ص684 از متین خالد)

احمد نور کابلی

احمد نور کابلی بھی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا ساتھی ''صحابی'' اور پیروکار تھا۔ اس نے بھی مرزا صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی تھی یہ قادیان گاؤں میں پھیری لگا کر سرمہ بیچتا تھا سرمہ فروشی سے پھر اس نے پنساری کی دکان بنالی، اور سنڈھ، اجوائن بیچتے بیچتے ''نبی'' بن گیا اس نے بھی نبوت کا دعوی کیا اس کی ناک پر ایک خطرناک پھوڑا نکل آیا اور بڑھتا گیا آخر کار اس کی ناک کاٹ دی گئی اور یہ ربڑ کی ناک لگا کر گومتا اور ناک میں آواز لے جا کر باتیں کرتا ناک کٹوا کر نبی بن گیا اس کے منہ پر بھی برص کے بدنما داغ تھے اور پستہ قد سیاہ رنگت کا تھا یعنی کریہہ صورت بھیڑیا نما انسان تھا۔

اس نے ایک کتاب لکھی ''لکل امة اجل'' نامی جس میں یہ لکھتا ہے کہ میرا کلمہ ہے۔

''لا اله الا الله احمد نور رسول الله''

''اے لوگو میں اللہ کا رسول ہوں آسمان کے نیچے اس زمین پر اب میری تابعداری ہے اور اللہ کا مخاطب رسول زندہ موجود ہے جو میں ہوں میرا مان لینا اللہ کا دین ہے اور نہ ماننا اللہ کے دین سے اخراج ہے اور دنیا پر میرا وقت رسالت کا ہے اور اللہ کے دین کی رسی صرف میرے اور رحمٰن کے ہاتھ میں ہے میری وحی اللہ کی طرف سے ہے میں اللہ کی وحی سے رحمۃ اللعالمین ہوں میرا نام محمد رسول اللہ ہے۔''

''میں تمام انبیاء کا مظہر ہوں۔''

''اور قرآن کو ستاروں سے لایا ہوں۔''

''میری وحی کی تعداد دس ہزار ہے جو میرا انکار کرے گا وہ لعنتی موت مرے گا۔ میں سفید مینارے سے نازل ہوا ہوں۔''

''خدا نے مجھے الہام کیا ہے کہ تجھے خلیفہ بشیر الدین محمود کے عہد خلافت میں قادیان میں مبعوث کیا جائے گا۔''

''خدا نے فرمایا کہ ہم نے افغانوں میں سے ایک رسول بھیجا ہے۔''

''میں شرعی رسول ہوں اب قرآن میرے اوپر نازل ہوا ہے۔''

''خدا نے میرے ساتھ بکثرت کلام کیا ہے۔''

''لوگ اسے پوچھتے کہ تم کون ہو تو کہتا کہ میں نبی ہوں آسمان پر گیا تھا خدا سے مل آیا ہوں خدا نے میرے ساتھ کلام کیا ہے تم مانو یا نہ مانو میں نبی ہوں۔''

(آئینہ تلبیس ص727 از ابوالقاسم رفیق دلاوری m)(قادیانیت اسلام کے نام پر دھوکہ ص679 از متین خالد)

میرے بھائیو اور بہنو! یہ کئی طرح کی خرافات منہ سے بکتا بھی اور لکھ کر شائع بھی کرواتا اس کا ایک پیروکار عبدالرحمٰن ساکن ہولا گنج بٹھرہ کان پور نے اس کا ایک اعلان شائع کروا کر تقسیم کیا اس میں ایسے ایسے دعوے اور گستاخیاں کی ہیں کہ توبہ اللہ کی پناہ۔

دیکھیں ایسے بدصورت اور غلیظ انسان کو بھی پیروکار مل گئے اور سادہ لوح ''احمدیوں'' قادیانیوں کو اپنے پیچھے لگاتا رہا اور گمراہ کرتا رہا اور ڈگڈگی بجاتا ہوا بری موت مر گیا۔

ڈاکٹر صدیق بہاری (چن بسویشور)

ڈاکٹر صدیق بہاری بھی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا پیروکار تھا کافی عرصہ قادیان میں رہا پھر اس کے اندر بھی نفس امارہ نے انگڑائی لی اور اسے دعویٰ نبوت کا شوق چڑھا یہ نہایت چالاک شاطر اور خطرناک آدمی تھا۔ اس نے اپنے اصلی نام صدیق کی بجائے اپنا تخلص دیندار رکھا اور اس کے پیروکار ''دیندار'' کہلاتے تھے اور آج بھی لاہور کے اندر کئی علاقوں میں بہاری زبان کی ملاوٹ سے بولی بولنے والے دیندار کہلاتے ہیں اور اب یہ مسلمان ہو چکے ہیں اور ''مسلم دیندار'' کہلاتے ہیں۔

ڈاکٹر صدیق بہاری علاقہ گدک صوبہ بہار کا رہنے والا تھا اور پڑھا لکھا آدمی تھا۔اس نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ''خادم خاتم النبیین'' ہے۔

اس نے مسلمانوں،احمدیوں اور ہندوؤں کو الگ الگ اپنے چنگل میں پھنسانا شروع کر دیا اس کا تعلق لاہوری گروپ سے تھا۔

اس نے اپنی کتاب خادم خاتم النبیین میں لکھا کہ

''مرزا صاحب نے 8 اپریل 1884ء میں یہ اعلان کیا کہ ایک مامور مستقبل قریب میں پیدا ہونے والا ہے یعنی آج سے ایک مدت حمل میں دنیا میں آئے گا وہ روح حق سے بولے گا اس کا نزول گویا خدا کا آنا ہے وہ عظیم الشان انسان میں ہوں۔''

(خادم خاتم النبیین ص 17 از ڈاکٹر صدیق بہاری)

اس نے ایک کتاب ظہور بسویشور بھی لکھی اس میں لکھتا ہے کہ

''مسیح قادیان (مرزا صاحب) وشنو اوتار تھا''

''خلیفہ محمود ابن غلام احمد قادیانی ویر بسنت ہے''

''میں چن بسویشور ہوں''

ہندوؤں کو اپنے کسی چن بسویشور کا انتظار تھا اس نے کہا کہ وہ میں ہی ہوں اس نے ہندوؤں کا بھی چن بسویشور ہونے کا دعویٰ کر دیا۔

اس نے کہا کہ ''میرے ظہور کے سات سال کے اندر مرزا محمود مر جائے گا۔''

اس نے کہا کہ صوبہ بہار کے ہندوؤں کی مذہبی کتابوں میں دو موعود کا ذکر ہے اور ہندو لوگ جس کا بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں وہ تمام نشانیاں مجھ پر صادق آتی ہیں'' میں برہمچاری بن کر علاقہ کرناٹک کو گیا اور آٹھ سال کی غیوبت کے بعد ظاہر ہوا پیٹھ پر سانپ کے منہ کا نشان بھی موجود ہے ہاتھ میں سنکھ بیل چکر وغیرہ نشانات بھی مجھ میں پائے جاتے ہیں۔''

''اس نے دعویٰ کیا کہ حضور سرور دو جہاں ﷺ کے بعد صدیق کا درجہ صرف مجھے ملا ہے اور صدیق کا مقام مسیح اور مہدی سے بھی فائق ہے۔''

''اس نے دعویٰ کیا کہ ''مرزا صاحب نے جس پسر موعود کی پیشین گوئی کی تھی وہ میں ہی یوسف موعود ہوں۔''

''اس لیے بھیجا گیا ہوں کہ اہل قادیان کی اصلاح کروں قادیان سے آواز اٹھ رہی ہے کہ حضرت خاتم النبیین کے بعد بھی نبوت جاری ہے۔''

''اور کہتا کہ میں محمودیوں (قادیانی احمدیوں) اور پیغامیوں (لاہوریوں) میں صلح کروانے آیا ہوں۔''

''میرے نشانات (معجزے) کئی ہزار ہیں صرف اخلاقی نشان چون 54 ہیں میری بعثت کے بغیر قادیان کی اصلاح ناممکن ہے میں نے تلاش حق میں مرزا محمود کے ہاتھ پر بیعت کی لیکن عقائد پسند نہ آنے پر بیعت فسخ کر دی اور قادیان سے نکالا گیا اب بارہ سال سے محمودی عقائد کی تردید کر رہا ہوں۔''

کہتا کہ

''غیرت الٰہی نے مرزا صاحب سے بڑھ کر مجھے نشانات دیے ہیں میرے متعلق اس کثرت سے نشان ہیں کہ مسلمانوں میں مہدی اور مسیح موعود کے بھی نہیں ہیں کہتا کہ ایک شخص مختلف اقوام کے لیے رحمت کا نشان بن کر اور اشاعت اسلام کا بہترین ذریعہ بن کر ساری اقوام کا پیارا بن کر آنا چاہیے تھا کہ اللہ پوری طاقت کے ساتھ آسمان سے آتا ہوا نظر آئے۔''

(خادم خاتم النبیین ص 11 از ڈاکٹر صدیق بہاری)

اس کا دعویٰ تھا کہ

''میں خود قرآن ہوں۔'' (خادم خاتم النبیین ص 46)

یہ لکھتا ہے کہ

''ایک عورت میری روحانیت کی وجہ سے مجھ پر اس قدر فریفتہ ہوگئی کہ وہ جس طرف دیکھتی اسے چن بسویشور ہی نظر آتا مرغ کی اذان، بچے کے رونے کی آواز غرض ہر آواز سے چن بسویشور کے الفاظ ہی سنتی۔''

(خادم خاتم النبیین ص47 از ڈاکٹر صدیق بہاری)

ایک جگہ لکھتا ہے کہ

''ایک عورت تنہائی میں رات کے وقت میرے پاس آیا کرتی تھی اور وہ آدھی رات کے وقت پھول وزیورات سے آراستہ ہوکر میرے لحاف میں آگھسی اور میرے منہ پر منہ رکھدیا۔''

(خادم خاتم النبیین ص66 از ڈاکٹر صدیق بہاری)

ڈاکٹر صدیق بہاری نے ''احمدیوں'' کو خاص طور پر اپنی پیروی کی دعوت دی اور کئی احمدی اس کے پیروکار بن گئے وہ کہتا ہے کہ

''عید منوائیو اے احمدیو سب مل کر
منتظر جس کے تھے تم آج وہ موعود آیا''

(خادم خاتم النبیین ص18)

(آئینہ تلبیس ص726 از ابوالقاسم رفیق دلاوری m)(قادیانیت اسلام کے نام پر دھوکہ ص681 از متین خالد)

میرے بھائیو اور بہنو! آپ نے دیکھا کہ مرزا صاحب کی صحبت اور تربیت کا اثر کیسا ہوا اور مرزا صاحب کے ساتھیوں اور ابتدائی ''احمدیوں'' نے کیا کیا گل کھلائے۔ کیونکہ مرزا صاحب نے نبوت کا جو پھاٹک کھولا تھا کئی ''برساتی نبیوں'' نے اس میں سے ٹرٹراتے ہوئے نکلنے کی کوشش کی۔ کیونکہ جب انہوں نے دیکھا کہ قادیان کا دیہاتی ایسے ایسے بلند بانگ دعوے کرسکتا ہے تو ہم کیوں نہیں کر سکتے۔ اور آخرت برباد ہوتی ہے تو ہو مگر دنیا تو خوب بنے گی، سادہ لوح لوگ پیرو کار بنیں گے نذرانے اور چڑھاوے ملیں گے اور عیش وعشرت الگ سے ہوگی۔ کوئی عورت منہ کے اوپر منہ رکھے گی، تو کوئی عورت جس طرف دیکھے گی اسے چن بسویشور ہی نظر آئے گا۔

ہائے کتنے افسوس کی بات ہے! کہ چند روزہ دنیاوی عیش وعشرت کے لیے کوئی انسان اپنی ہمیشہ کی اخروی زندگی کو برباد کر بیٹھے۔

ہائے آج کہاں ہیں وہ لوگ؟ جو بلند بانگ دعوے کرنے والے تھے جھوٹے الہامات بنا کر انسانوں کی گمراہی کا سبب بننے والے آج خود کس عذاب میں گرفتا ہوں گے۔ ہائے کاش! اگر ایک بھی جھوٹا دعوے دار دنیا میں واپس آجاتا تو کتابیں لکھنے کی ضرورت ہی نہ رہتی اور نہ ماننے والے بھی مان جاتے۔ مگر اللہ پاک نے آخرت کو پردے میں رکھا ہے جب دنیا کی آنکھ بند ہوگی تو سب کچھ نظر آئے گا نہ بھاگ سکے گا، نہ واپس آسکے گا، نہ بچ سکے گا، روئے گا پچھتائے گا مگر بے فائدہ ہوگا، آج کی توبہ، آج کا ایک ندامت کا آنسو اتنا قیمتی ہے کہ یہ دوزخ کی آگ کو بجھانے کی طاقت رکھتا ہے۔ مرنے کے بعد خون کے آنسو رو رو کر اگر سمندر بھی بنالے تو کسی کام کا نہیں کوئی قیمت نہیں لگے گی۔

میرے بھائیو اور بہنو! کچھ تو غور کرو، کچھ تو سوچو کچھ تو سمجھو ابھی وقت ہے۔

نبی بخش مرزائی

نبی بخش بھی پرانا ''احمدی'' قادیانی تھا اور یہ موضع معراجکے تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کا رہائشی تھا اس نے مرزا صاحب کے فوت ہونے کے تین سال بعد تقریباً 1911ء میں ایک اعلان شائع کیا آپ بھی ملاحظہ کریں۔

> ''اے ہر مذہب وملت کے دوستو! آپ پر واضح ہو کہ اس عاجز پر ستائیس سال سے اللہ کی طرف سے الہام کا سلسلہ جاری ہے اس عرصہ میں اس عاجز کی بے شمار پیشین گوئیاں پوری ہو چکی ہیں مجھے ایک روشن نور اپنی طرف کھینچ کھینچ کر مقام محمود کی طرف لے جا رہا ہے مجھے سلطان العارفین کا درجہ دیا گیا ہے مجھے چار سال سے تبلیغ کا حکم ہو رہا ہے میں نے عرض کیا الٰہی میں امی ہوں حکم ہوا جس طرح محمد رسول اللہ ﷺ تبلیغ کرتے تھے تو بھی کر اس کے بعد یہ عاجز ان الفاظ سے مخاطب کیا گیا ہے۔ یَاَیُّهَا الصِّدِیقُ یُوْسف انّی مَعَکَ اسی طرح بار بار حکم ہوتا رہا یہ

عاجز فکر مند تھا اور سوچ رہا تھا کہ میں اس قابل نہیں ہوں لیکن مجھے سمجھایا گیا کہ نبوت کا سلسلہ جاری ہے تم دنیا کے طعنوں سے نہ ڈرو نبوت کا تاج تمہارے سر پر رکھ دیا گیا ہے۔

وقت قریب آ رہا ہے کہ تجھ سے حکماً تعمیل کروائیں دعوائے نبوت کے واسطے تیار ہو جا مدعی نبوت کا فرض ہے کہ وہ میدان میں نکل پڑے میں تیری مدد کے لیے فرشتوں کی فوج تیار رکھوں گا۔ ہر وقت تجھے مدد دیتا رہوں گا۔

موسیٰ مرسل کی طرح میدان میں ہوشیار رہنا بڑے بڑے فرعون تیرے سامنے آئیں گے مگر سب منہ کی کھائیں گے تیرے خاندان کے لوگ اس دعویٰ کو تسلیم نہیں کریں گے مگر کسی کی پرواہ نہ کرنا آنے والی نسلیں افسوس کریں گی کہ لوگ تجھ پر ایمان نہ لائے۔ حالات سن سن کر رویا کریں گے بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے تو ابراہیمی نسل ہے تو خاندان نبوت سے ہے۔''

(آئینہ تلبیس ص728 از ابوالقاسم رفیق دلاوری m) (قادیانیت اسلام کے نام پر دھوکہ ص683 از متین خالد)

میرے بھائیو اور بہنو! اس طرح اس نے بھی اپنے پیش روؤں کی طرح ہر منصب کے دعوے کیے بڑی بڑی خرافات بکیں، فتنہ پھیلاتا رہا اور ناکام رہا۔ آخر کار اسی گمراہی پر مر گیا اور ابدی جہنم کا ایندھن بن گیا۔

عبداللہ پٹواری

عبداللہ پٹواری چیچہ وطنی ضلع منٹگمری (ساہیوال) کا رہائشی تھا اور اپنے علاقے کا پٹواری تھا رشوت خور بھی خوب تھا بس حرام کے مال نے دماغ خراب کر دیا یہ مرزا صاحب کا پیروکار تھا اور پکا احمدی تھا اس کو بھی اسی چشمہ سے فیض ملا تھا۔ ایک عرصہ تک مرزا صاحب کو نبی مانتا رہا پھر اس نے خود نبوت کا دعویٰ کر دیا یہ مرزا صاحب کا ہمعصر تھا اور یہ اپنے آپ کو احمد'' محمد'' عبداللہ حارث حراث مہدی آخرالزمان رجل یسعیٰ'' کہلاتا اس نے ایک کتاب ''ہدایت اللعالمین'' لکھی جس

کی تین جلدیں شائع ہوئیں اوراس نے اپنی اس کتاب میں تحریفات اور بکواسات کے طوفان کھڑے کیے۔اسکے دعوے اورالہامات عقل وشعور سے عاری تھے۔

یہ اپنے آپ کوکئی انبیاءکرام f سے افضل سمجھتااورقرآن فہمی میں اپنا کمال بیان کرتا۔

اس نے اپنالقب''رجل یسعٰی احمد رسول'' رکھا۔

یہ اپنے ایک اعلان میں لکھتا ہے کہ

''میں رسول اللہ بھیجا گیا طرف تمہاری رب تمہارے سے۔ بندے بنو اسلام کے پیروں۔مرشدوں۔مولویوں کی خودساختہ شریعت کے پیچھے نہ جاؤ وہ سب احکام بلاوحی ہیں جن کا ثبوت نہ کتاب سے دیتے ہیں یعنی کلمہ درود۔سنت،نفل،نعت غزل،نمازتراویح۔نمازعیدین۔نماز جنازہ اورعرس مردہ اولیاء پرکھانا کھلانا وغیرہ''

اور یہ کہتا:

''لاالہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ کہنا شرک ہے۔''

اپنی کتاب''ہدایت اللعالمین'' میں لکھتا ہے کہ''قرآن پاک میں اَلرَّسُولُ یَدعُوکُم اوراَطِیعُو الرّسولُ میری طرف اشارہ ہے۔''

اورمزیدلکھتا ہے:

''میں نے خواب میں اپنی والدہ مرحومہ کودیکھا اورکہا کہ خدا نے مجھے مسیح ابن مریم بنا کربھیجا ہے یہ سن کروالدہ حیران رہ گئیں اور بولیں کہ بیٹا کل تک تو یہ کہتا تھا کہ مسیح آئے گا اورآج خودمسیح بن بیٹھا ہے۔''

(آئینہ تلبیس ص729ازابوالقاسم رفیق دلاوری m)(قادیانیت اسلام کے نام پردھوکہ ص682ازمتین خالد)

میرے بھائیو اور بہنو! اس نے بھی وہی دجالی فتنے کی طرح خوب جی بھرکر دعوے کیے اور بالآخر بڑھاپے میں کینسر کے مرض کا شکار ہوکر بڑی عبرت ناک موت مرا اور اپنے تمام دعوے اپنے ساتھ لے کرگیا اور دنیاوآخرت میں ناکام ہوا۔

فضل محمد جنگا بنگیالی

فضل محمد جنگا بنگیالی مرزا صاحب کا خاص مرید ''صحابی'' تھا اور مشہور آدمی تھا۔ یہ موضع جنگا بنگیالی گوجر خاں ضلع راولپنڈی کا رہائشی تھا اور مرزا صاحب کے پیروکاروں میں اہم مقام رکھتا تھا۔اس نے خود نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ کہتا کہ میں مرزا صاحب کا ظہور ہوں مرزا صاحب کی حقیقی عمر 80 سال تھی جب ساٹھ سال گزار چکے تو بیس سال باقی مجھے تفویض فرما کر آخرت کو چل دیے۔

اب میں وہی حقیقی مرزا غلام احمد قادیانی ہوں۔

اس کی تحریریں سراسر تاویلوں، تحریفوں اور ملحدانہ خیالات سے بھری ہوئیں ہیں۔

اس نے 1932ء میں ایک ٹریکٹ شائع کیا وہ اپنے ٹریکٹ میں لکھتا ہے:

''مردے بولا نہیں کرتے دیکھو مسیح مجھے بول کر تعلیم فرما رہے ہیں میں وہی مسیح ہوں جس کے بارے میں الہامات مسیح ہیں:

''**یدنی منک الفصل و دنیٰ منک الفضل**'' آیا ہے۔

''مسیح کے وجود کے دو حصے ہیں فضل اور احمد۔ احمد بطون عالم میں اور فضل ظاہر میں موجود، واللہ یہ واقعہ راست ہے کہ مسیح زندہ ہے مسیح مرا نہیں ہے۔''

''واللہ میں خدا تعالےٰ کو حاظر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ مسیح موعود دنیا میں زندہ موجود ہے۔''

میں نے حضرت مسیح موعود سے مورخہ 18 مئی 1908ء کو 21 سال عمر قرض لی تھی اور خدا تعالے سے مزید 25 سال عمر حاصل کرنے 19 مئی 1931ء کو آسمان پر گیا۔آسمان پر جا کر 25 سال عمر لے کر آسمان سے زمین پر امداد کے لیے آیا ہوں مگر دنیا مجھے نہیں دیکھتی میں اس خدا کے ہاتھ میں ہوں۔جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اوہ انجانو جس کو تم مردہ کہتے ہو وہ کلام کر رہا ہے۔''

(ٹریکٹ یکم فروری 1932ء)

اس کا یہ ٹریکٹ پھر 1934ء میں جریدہ زمیندار میں شائع ہوا تھا۔ یہ بھی مرزا صاحب کی طرح مثیل مسیح اور مسیح موعود خود ہی بنا اور عین مرزا غلام احمد قادیانی ہونے کا دعوی کرتا رہا اور خود کو عیسی مسیح کہتا رہا۔ اسی حال میں جو عمریں لے کر آیا تھا اس کے پورا ہونے سے پہلے ہی مر گیا اور اپنے بُرے انجام کو پا گیا۔

(آئینہ تلبیس ص729 از ابوالقاسم رفیق دلاوری m)(قادیانیت اسلام کے نام پر دھوکہ ص687 از متین خالد)

نور محمد پٹیالوی

نور محمد پٹیالوی بھی جھوٹا مدعی ''نبوت و مہدی موعود'' تھا اور یہ گاؤں کسیر ریاست پیٹالہ کا رہائشی تھا۔ یہ کہتا تھا کہ ''میں مرزا صاحب کا وہ بیٹا ہوں جس کے متعلق مرزا صاحب کو الہام ہوا تھا'' **فرزند ارجمند مظهر الحق و العلاء کان الله نزل من السماء**'' میں وہی نور محمد ہوں۔''

جب ''احمدیوں'' نے اس سے کہا کہ وہ تو خاص مرزا صاحب کے صلب سے ہوگا تو جواب دیا کہ ''ہاں مگر صلب روحانی ہے نہ کہ صلب جسمانی ہے پس مرزا صاحب کا موعود بیٹا روحانی طور پر میں نور محمد ہوں۔''

جب ''احمدیوں'' نے اس سے کہا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے تم اس کی تاویل کرتے ہو تو اس نے کہا کہ ''جس طرح مرزا صاحب روحانی طور پر ابن مریم ہے اسی طرح میں بھی روحانی طور پر ابن مرزا ہوں۔(یعنی چور کو مور پڑ گئے جو مرزا قادیانی صاحب نے استعارہ کا رنگ لیا تھا وہی اس نے کہا)

اس کو روحانی طور پر مرزا غلام احمد قادیانی بننے کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ یہ کمالات اور دعوؤں میں اپنے باپ سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ اپنے آپ کو خدا کہلاتا تھا اور خود کو خدا ہی کہتا تھا اور اسکے پیروکاروں کی تعداد ہزاروں میں تھی اور اس کے پیروکار زیادہ تر ''احمدی'' ہی تھے ایک دفعہ اس نے اپنے مریدوں کو کہا کہ آج مرزا صاحب یہاں آئے گا خوب اہتمام کرو گاؤں سے پہلے آدھ میل تک کچے راستے میں پانی کا چھڑکاؤ کیا گیا۔ رات بھر دف و دہل بجتا رہا مشعلیں روشن رہیں اور لوگ مرزا صاحب کا انتظار کرتے رہے (جو دنیا سے جا چکے تھے) ہر وقت یہی آواز آ رہی تھی اب آئے کہ اب آئے۔

آدھی رات کے بعد اسکی بیوی نے مراقبہ کر کے کہا کہ تم جانتے ہو کہ مرزا صاحب کیوں نہیں آئے، تمہاری ان مشعلوں کا دھواں جو سرسوں کے تیل سے روشن ہیں ان کے دماغ کو اذیت دیتا ہے جاؤ اسی وقت گاؤں سے روغن دیسی گھی اکٹھا کر کے لاؤ آخر دیسی گھی لایا گیا اور مشعلیں جلائی گئیں سحر سے پہلے اس نے مراقبہ کر کے پھر حکم دیا کہ چلو لوٹ چلو مرزا صاحب آئے تھے مگر واپس چلے گئے، لوگوں نے کہا کہ کب آئے تھے اور کب چلے گئے ہم نے تو زیارت نہیں کی نور محمد کہنے لگا کہ ''روحانی طور پر آئے تھے اور تم آنکھوں کے اندھے ان کو دیکھ نہیں سکے۔''

(قادیانیت اسلام کے نام پر دھوکہ ص686 از متین خالد)

میرے بھائیو اور بہنو! غرض اس نے بھی مرزا صاحب کی طرح بہت سے مضحکہ خیز دعوے کیے اور سیدھے سادھے لوگوں کو خوب بے وقوف بنایا اور اندھی عقیدت میں گمراہ کرتا رہا اور خدا بنا بیٹھا رہا اور ریاست پٹیالہ میں کافی فتنہ برپا کئے رکھا اور پیروکاروں کا مال ناحق کھاتا رہا۔ دنیا کی چار دن کی زندگی عیش وعشرت کے نشے سے گزار کر عبرت ناک موت مر گیا۔

بابو الٰہی بخش

بابو الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ تھا اور یہ بھی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا پیروکار تھا۔ پھر یہ خود ''وحی والہامات'' کا مدعی بن گیا اور اس نے تبلیغ شروع کر دی کہ ''میں موسیٰ ہوں۔''

جب اس نے دیکھا کہ اب میری الگ دکان بن گئی ہے اور کچھ سیدھے سادھے جاہل لوگ مل گئے ہیں تو پھر اس نے اپنے پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف باتیں شروع کر دی۔

یہ کہتا تھا کہ مرزا قادیانی فہم الہامات میں کمزور ہے۔

پھر اس نے اپنے آپ کو حضرت موسیٰ کہنا شروع کر دیا اور نبوت کا دعویٰ کر کے وحی والہامات کی پالش لگاتا رہا۔

اس نے اپنے پیشوا کی تقلید میں نبوت کے دعوے کیے پھر اپنے ہی پیشوا کے خلاف کتاب ''عصائے موسیٰ'' لکھی اور شائع کی۔

(قادیانیت اسلام کے نام پر دھوکہ ص685 از متین خالد)

مرزا صاحب نے اپنی کتاب ''حقیقت الوحی'' میں بابو الٰہی بخش کا تذکرہ کیا ہے ملاحظہ کیجیے:

مرزا صاحب لکھتے ہیں:

''اسی طرح میری کتاب اربعین نمبر 4 ص19 میں بابو الٰہی بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہے.................یعنی بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔''

(حقیقت الوحی تتمہ ص581 مندرجہ روحانی خزائن جلد22 ص581 از مرزا قادیانی)

یہ مرزا صاحب کے مقابلے میں اپنی ڈگڈگی بجاتا رہا اور لوگوں کو گمراہ کر کے اپنے ساتھ لگاتا رہا۔

شیخ غلام محمد

شیخ غلام محمد بھی ''احمدی'' تھا اور اس کا تعلق مرزا صاحب کی جماعت سے تھا۔ اس نے بھی اپنے ''الہامات اور وحیوں'' کے دعوے کیے۔

یہ اپنے الہامات کی بنیاد مرزا صاحب کے دعوے کو قرار دیتا تھا اور کہتا کہ ''میرے لیے مرزا قادیانی نے بشارت دی تھی کہ میرے عصبہ سے ایک لڑکا ہوگا جو مصلح موعود ہوگا قادیانی موسیو مرزا بشیر الدین کو مصلح قرار دینا غلط ہے۔'' اس نے اپنے ایک اشتہار میں لکھا:

''جس طرح ماموریت سے پہلے تمام نبی بالکل خاموش، گمشدہ، معمولی اور بے علم محض ہوتے ہیں۔ ایسا ہی میرا حال تھا۔ میری زبان اور قلم وعظ کے لیے بہت کم اٹھی میری تمام توجہ اپنے ذاتی فرائض منصبی کی تکمیل اپنی ذاتی مکمل اصلاح اور تلاش محبوب میں منہمک رہی اور جونہی میں مراد کو پہنچ گیا تو ایک ہی لیلۃ القدر کی مشہور رات کے بعد میں بڑے شور وغل کے ساتھ غار حرا یا غار ثور سے باہر نکل آیا جس کی کوئی مثال موجودہ دنیا پیش نہیں کر سکتی۔

ایک ہی رات میں وہ عظیم الشان تبدیلی مجھ میں ظہور میں آ گئی کہ میں عالم بھی ہو گیا۔ مصنف بھی ہو گیا۔ مقرر بھی ہو گیا، امام بھی ہو گیا اور نبی بھی ہو گیا اور یہ سب کچھ علم و عمل کے اتحاد کے ساتھ ظہور میں آیا۔''

(قادیانیت اسلام کے نام پر دھوکہ ص686 از متین خالد)

میرے بھائیو اور بہنو! آپ نے دیکھا کہ یہ اپنے اعلان میں ایک رات میں ہی عالم بھی بن گیا اور مصنف بھی بن گیا مقرر اور امام بھی بن گیا اور سب سے بڑھ کر یہ نبی بھی بن گیا ان نادانوں نے نبوت و رسالت کو کسبی اور معمولی سمجھ لیا ہے کہ خود عبادت و ریاضت کا دعویٰ کیا خود ہی نبی بن گئے۔ جب نفس امارہ غالب آ جائے تو پھر ایسا ہی ہوتا ہے۔ اللہ پاک ایسے بے وقوفوں، شعبدہ بازوں، جھوٹوں اور فتنے بازوں سے ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

امام دین گجراتی

امام دین گجراتی بھی ''احمدی'' قادیانی مذہب سے تعلق رکھتا تھا یہ معروف مزاحیہ شاعر تھا اور گجرات کی میونسپل کمیٹی (کارپوریشن) کا ملازم تھا۔ یہ اپنے نام کے ساتھ اپنی خود ساختہ ڈگریاں لکھتا تھا جو تفریح طبع کا بھی باعث بنتیں مثلاً ''بی اے'' (بانی ادب) ''ایل ایل ڈی'' (لایعنی اور لاثانی ڈگری یافتہ) ''ایم اے (موجد ادب)'' ''اے ایس ایس (افسر شعر وشاعری)'' یہ ہر قسم کے شعر و ادب سے ناواقف تھا اور معمولی پڑھا لکھا آدمی تھا۔ اس نے مرزا صاحب کی تقریباً ساری کتابیں پڑھی تھیں جس کی جھلک اس کی تحریروں میں نمایاں نظر آتی تھی۔

مرزا صاحب کی کتابوں کا اس پر یہ اثر ہوا کہ اس نے مزاحیہ فحش اور گھٹیا قسم کی شاعری کرتے کرتے ایک وقت آیا کہ اس نے بھی خود ساختہ اور جھوٹا ''نبوت و رسالت'' کا دعویٰ کر دیا۔ یہ بھی مرزا صاحب کے کھولے ہوئے نبوت کے پھاٹک سے ''برساتی نبی'' بن کر نکلا اور کہتا پھرتا تھا کہ ''میں بھی نبی اور رسول'' ہوں چونکہ یہ مزاحیہ آدمی تھا اس پر خود ''احمدیوں'' نے اس کا مزاق اڑانا شروع کر دیا جس سے یہ بڑا بددل ہوا اور نبوت و رسالت کے دعوے سے تو باز آ گیا، مگر الہامات اور اوٹ پٹانگ خرافات والی شاعری، دعووں سے لتھڑی باتیں کرتا رہا اور مرزا صاحب

کا پیروکار ہی رہا۔جس طرح مرزا صاحب پنجابی نما اردو لکھتے تھے اسی طرح یہ بھی مرزا صاحب کا ''ظلی اور بروزی'' جانشین لگتا تھا اور اپنی شاعری میں کبھی گالیاں لکھتا، کبھی اپنی شیخی بگارتا، کبھی بڑے بڑے شاعروں کے اشعار کو توڑ مروڑ کر اپنی طرف منسوب کرتا، کبھی کسی نامور شاعر کے شعر کے مقابلہ پر اپنا بے ربط، بے وزن، بے قافیہ شعر بنا کر پیش کرتا۔ پھر اس نے حضرت علامہ اقبال m کے مقابلہ میں اپنے دیوان کا نام ''بانگ دہل بمقابلہ بانگ درا'' رکھا۔

اس وقت بانگ دہل کے نئے ایڈیشن میں سے متنازعہ، فحش اور مرزا صاحب کی تعریف میں کہے گئے تمام اشعار حذف کر دیے گئے ہیں۔

اس نے اپنے اشعار میں اور اپنی نظموں میں لفظوں کا ستیاناس اور معروف عروضی اصولوں کو پامال کیا ہے۔

اس کے اشعار کی جھلک آپ بھی ملاحظہ کریں۔

''کوئی سیٹ جنت میں خالی نہیں ہے
خوشی سے جہنم میں ''وڑ'' مام دینا''

دیگر

''شعر وسخن کی تیغ سے بھاگے سبھی حریف
کس کس کو میدان سے پسپا نہیں کرتے''

اب اسکی ایک نظم ملاحظہ کریں جسے پڑھتے ہی اس کی ذہنی حالت پر ہنسی آجاتی ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود اس نظم کو اپنی جماعت کے سالانہ جلسوں میں باقاعدگی سے ہر سال پڑھواتے اور احمدی سامعین مجبوراً اس پر داد دیتے۔

آپ بھی ملاحظہ کیجیے:

عالم نہیں رہا کہ میں فاضل نہیں رہا
دانا نہیں رہا کہ میں عاقل نہیں رہا
آتھر نہیں رہا کہ میں شاکل نہیں رہا
جدا نہیں رہا کہ میں واصل نہیں رہا
تو نگر نہیں رہا کہ میں سائل نہیں رہا
حقیقی نہیں رہا کہ میں ناقل نہیں رہا

مجنوں نہیں رہا کہ میں لیلیٰ نہیں رہا
ناقہ نہیں رہا کہ میں محمل نہیں رہا

ہرقل نہیں رہا کہ میں ہیکل نہیں رہا
ہے شکر کی جگہ کہ میں بزدل نہیں رہا

کاغذ نہیں رہا کہ میں پنسل نہیں رہا
حاکم نہیں رہا کہ میں شامل نہیں رہا

بیرسٹر نہیں رہا کہ میں موکل نہیں رہا
منصف نہیں رہا کہ میں عادل نہیں رہا

ڈپٹی نہیں رہا کہ میں جنرل نہیں رہا
عہدہ وہ کونسا ہے جو حاصل نہیں رہا

بی اے نہیں رہا کہ میں ایل ایل نہیں رہا
ممبر نہیں رہا کہ میں کونسل نہیں رہا

جنرل نہیں رہا کہ میں کرنل نہیں رہا
تمغا نہیں رہا کہ میں ماڈل نہیں رہا

مقتل نہیں رہا کہ میں قاتل نہیں رہا
زخمی نہیں رہا کہ میں بسمل نہیں رہا

تنزل نہیں رہا کہ معطل نہیں رہا
عرصہ ملازمت میں مسلسل نہیں رہا

ارسطو نہیں رہا کہ میں صندل نہیں رہا
دارو نہیں رہا کہ میں درمل نہیں رہا

کیوڑہ نہیں رہا کہ میں صندل نہیں رہا
روغن نہیں رہا کہ میں جائفل نہیں رہا

زیرہ نہیں رہا کہ میں فلفل نہیں رہا
گوٹہ نہیں رہا کہ میں نزیل نہیں رہا

واٹر نہیں رہا کہ میں بوتل نہیں رہا
وسکی نہیں رہا کہ میں بوتل نہیں رہا

انجن نہیں رہا کہ میں آئل نہیں رہا
خشکی نہیں رہا کہ میں جل تھل نہیں رہا

مرمٹ نہیں رہا کہ میں ہل جل نہیں رہا
سمندر نہیں رہا کہ میں ساحل نہیں رہا

بجلی نہیں رہا کہ میں بادل نہیں رہا
صادق نہیں رہا کہ میں باطل نہیں رہا

پیمبر نہیں رہا کہ میں مرسل نہیں رہا
نمازی نہیں رہا کہ نوافل نہیں رہا

پڑھتا نہیں رہا کہ میں غافل نہیں رہا
قرآن نہیں رہا کہ حمائل نہیں رہا

کتب نہیں رہا کہ رسائل نہیں رہا
میدان نہیں رہا کہ میں دنگل نہیں رہا

گرتا نہیں رہا کہ سنبھل نہیں رہا
قصیدہ نہیں رہا کہ میں غزل نہیں رہا

یہ وہ نظم ہے جس کو قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود ہر سال اپنی جماعت کے سالانہ جلسہ میں اس کو پڑھواتے اور ''احمدی'' قادیانی سامعین اس پر داد دیتے۔

(مزید تفصیل کے لیے دیکھیے قادیانیت اسلام کے نام پر دھوکہ ص 688 تا 691 از متین خالد)

میرے بھائیو اور بہنو! خدا کے لیے ذرا غور تو کرو، ٹھنڈے دل سے سوچو اور غیر جانبدار ہو کر بتاؤ کہ کیا یہ بہت بڑا اندھیر نہیں مچ گیا کہ مرزا صاحب کی دیکھا دیکھی جو بھی اٹھا اس نے منہ اٹھا کر براہ راست اللہ سے وحی پانے ہم کلام ہونے اور اللہ پاک کا نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کر دیا؟ اس سے بڑی حضرات انبیاء کرام f کی توہین اور کیا ہوگی کہ کٹی ہوئی ناک والا، سرمہ فروش، مکروہ شکل وصورت والا، پھر میونسپل کمیٹی کا نچلے درجے کا ملازم، گندی بے ہودہ اور جاہلانہ شاعری کرنے والا بھی نبوت کا دعویٰ کر دے اور لوگوں میں اپنے نبی اور رسول ہونے کا پرچار کرتا پھرے اور ان پڑھ سیدھے سادھے لوگوں کو گمراہ کرتا پھرے۔

''احمدیوں'' قادیانیوں کے دعوؤں میں سارا قصور مرزا صاحب کا ہے کہ مرزا صاحب نے جو بلند بانگ دعوے کیے اور ان میں زمین وآسمان کے قلابے ملائے، پیشین گوئیوں کے جھوٹا ہونے پر بھی تاویلات کے پہاڑ کھڑے کر دیے، دین اسلام کا نام لے کر لوگوں کو گمراہ کیا، قرآن وحدیث کا نام لے کر قرآن وحدیث میں تحریفات کر کے غلط معنی ومفہوم پیش کیے، اپنی مرضی کے مطلب نکالے، مقصد یہ تھا کہ حکومت برطانیہ کی حمایت ہو اور اپنے عیش وعشرت کا سامان جمع ہو، تا کہ دنیا کی چند روزہ زندگی میں دولت اور شہرت مل سکے سو وہ مقصد تو پورا ہو گیا ہر ''احمدی'' حکومت برطانیہ کا وفادار تھا اور آج بھی ہے، دولت اور شہرت گھر کی لونڈی بن گئی، دین ایمان گیا تو کیا ہوا؟ اسلام میں رخنہ ڈالا تو کیا ہوا؟ پوری امت محمدیہ کو کافر قرار دیا تو کیا ہوا؟ آخرت برباد ہوئی تو کیا ہوا؟ لاکھوں لوگوں کو گمراہ کیا تو کیا ہوا؟ ختم نبوت کے عقیدے میں تحریف کر کے ختم نبوت (یعنی بند نبوت) کو جاری نبوت بنا کر خود ساختہ نبیوں کے نکلنے کے لیے نبوت کا پھاٹک کھولا تو کیا ہوا؟ پھر اس پھاٹک سے نور محمد کابلی جیسے بے شمار برساتی نبی نکلے تو کیا ہوا؟ درجنوں کذابوں نے نبوت کے جھوٹے دعوے کیے تو کیا ہوا؟

میرے بھائیو اور بہنو! صرف اور صرف یہ ہوا
کہ لاکھوں (مومن) مسلمان جنت کی بجائے دوزخ میں چلے گئے اور کافر ''مسلمان'' بن گئے تو مسلمانوں کو ''کافر'' کہا گیا جس کا سلسلہ آج تک جاری ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! خدا کے لیے کچھ تو غور وفکر کرو اور اتنا کچھ پڑھنے اور دیکھنے کے بعد بھی دل کی آنکھیں نہ کھلیں تو اس سے زیادہ بدقسمتی اور کیا ہوگی؟ کیا آپ ان تمام کذابوں کو جو کہ مرزا صاحب کے ہی پیروکار تھے آپ بھی نبی مانتے ہیں؟ اگر نہیں مانتے تو پھر مرزا صاحب کو کیوں مانتے ہیں؟ ان کو بھی اسی کسوٹی پر پرکھ لو۔ دین ایمان اتنا سستا نہ بیچو کیونکہ دین اور ایمان تو انمول ہے اس کی کوئی قیمت ہو ہی نہیں سکتی اور مرنے سے پہلے مرنے کی تیاری کرلو۔ اب قیامت کے دن یہ نہ کہہ سکو گے کہ یا اللہ! ہمیں کسی نے نہ بتایا نہ ہمیں پتہ چلا کہ حق کیا ہے۔ اللہ کی طرف سے حجت پوری ہوگی؟ آگے آپ کی مرضی ہے۔

غلام محمد

غلام محمد یہ وہ شخص ہے کہ جس نے چند سال قبل لاہوری احمدیوں کا ناطقہ بند کر رکھا تھا اس کا تعلق قادیانی ''احمدیوں'' سے تھا۔ اس نے لاہوری جماعت کے امیر مسٹر محمد علی کو بہت ذلیل ورسوا کیا اور اس کے تمام اسرار واخفا اور رازوں کو طشت از بام کیا یہ ہر وقت مسٹر محمد علی کی تکذیب کے درپے رہتا ہے اور اس نے بھی اپنے مصلح موعود اور قدرت ثانی ہونے کے دعوے کیے۔ بلکہ اس نے اپنے دعووں کے متعلق کئی کتابیں بھی شائع کیں اس نے جوانی میں مسلم ہائی سکول لاہور سے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور لاہوری جماعت کے اخبار ''پیغام صلح'' میں ملازم ہو گیا پھر یہ ترقی کرتے کرتے خود ساختہ ''مصلح موعود'' اور ''قدرت ثانی'' بن گیا اس نے بھی بڑے بڑھ چڑھ کر دعوے کیے اور اپنے دعووں کے حق میں الٹے سیدھے دلائل دیے مگر ناکام ونامراد رہا۔

یحییٰ ''عین اللہ'' بہاری

یحییٰ بہاری یہ موضع بیاس ضلع گیا صوبہ بہار کا رہائشی تھا۔ اس نے بھی خدا کا اوتار، مسیح منتظر اور مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ یہ اپنے آپ کو ''فرمانروا عین اللہ'' لکھا کرتا تھا اور کبھی یہ

اپنے آپ کو ''خدا'' کہا کرتا تھا اور کبھی ''مہدی موعود'' مسیح موعود'' کہتا اور اس نے ایک رسالہ لکھا جس کا نام ''انا الحق'' رکھا پھر اس نے ایک ضخیم کتاب لکھی جس میں خدائی، نبوت و رسالت، مسیحیت اور مہدویت کے دعوے لکھے اور بڑے بلند بانگ دعوے اور گستاخیاں کیں اس کتاب کے تقریباً 824 صفحات ہیں اس کتاب کو اس نے اپنا قرآن کہا اور اس کا نام ''فرمان'' رکھا اس کے رسالہ انا الحق سے ایک نظم ملاحظہ کریں:

''میں جو ہوں اب تک کنوارا مجھ کو جوڑا کب ملا
روح میری اور ہے ظاہر میں ہوں مثل بشر
تیرے گھر شادی میری ہوئی توبہ توبہ اے چمیا
تو ہی کیا اچھا ہے جو لاڑو ملے گی خوب تر
میں نے حق مارا نہیں ہرگز کسی کا آج تک
میں انا الحق ہوں نہ تم سا ہے انا الباطل کاٹر
نور سے ظلمات ہے ظلمات ہی سے نور ہے
وقت پر جو کام لے ہے وہ بہادر سولجر
ایسے ہی ہم سے خدا ہے اور ہم ہیں از خدا
عطر اپنا کھینچ کر دیکھا تو پایا روح گر
نشاہ عالم سے لیکر تابہ ایندم کوئی شخص
یہ نہیں دکھلا سکا دیکھو وہ ہے پرمیشور
جب کوئی پرمیشور کو ڈھونڈ کر تھک جائے
بے شک وشبہ کمر باندھے گا وہ انکار پر
میں جو ہوں انسان یہ انسانیت ہے اور کچھ
فوقیت رکھتی ہے جیسے نجم میں شمس وقمر

من نمی گوہم انا الحق یا رے گویہ بگو
گشتہ ایں تعمیل حکمش توچہ دانی اے پسر
یاد باشد! یہی یحییٰ بنائے کائنات
ہے یہی یحییٰ امام کائنات وتاج سر
اب خدائی کا زمانہ آگیا ہوشیار باش
صورت یحییٰ میں گویا ہے وہی اسٹیج پر
اس کی مرضی ہے کہ بندہ ہی تو ہونا ہے گناہ
کر ترقی کہ خدا بن بے گناہی ہے ادھر
آسماں سے اب ندا آئے گی بعد از قتل عام
ہے یہی یحییٰ کہ جس کی شکل ہے افلاک پر
ہے یہی یحییٰ کہ جس کے منتظر شدت سے ہو
مہدی الموعود وعیسیٰ یا مسیح منتظر''

اس نے ایک رسالہ ''دھرم لوری'' کے نام سے بھی لکھا جس میں یہ لکھتا ہے۔

''یا انا تو یہوا ہے تو ہی خدا ہے خود آ ہے
یہ بندہ کب یحییٰ ہے تو ہی مجھ میں گویا ہے
جیسی کرنی ویسی بھرنی
نیک بنو اور ایک بنو
یہوا ہی بس یحییٰ ہے یحییٰ ہی بس یہوا ہے
دونوں یحییٰ یحییٰ ہے یحییٰ کا یہ بھاکھا ہے
جیسی کرنی ویسی بھرنی
نیک بنو اور ایک بنو''

اپنی کتاب جس کا نام ''فرمان'' رکھا جس کو اپنا یہ قرآن کہتا ہے اس کے شروع میں اپنا نام اور تعارف یہ لکھتا ہے۔

''اعلیٰ حضرت احدیت مآب فرمانروا سید محمد یحییٰ خان دوران نائب اللہ علی العالمین دی لینڈ لارڈ اوف موضع یحییٰ پروگنہ اولی ضلع گیا صوبہ بہار''

یہ بھی خاص طور پر مرزا صاحب کے نقش قدم پر چلا اور اس نے اپنے آپ کو نہ ماننے والوں کو خوب گالیاں دیں جس کی زد میں مسلمان اور ''احمدی'' خود بھی آئے۔

یہ اپنے خود ساختہ ''فرمان'' میں لکھتا ہے ملاحظہ کریں:

''ایسے حرامزادوں پر پھٹکار ہے جو فرمانروا کی پیروی نہیں کرتے اے نمک حرام سؤر کے بچو! تمہیں! اب بھی یقین نہ ہوگا حالانکہ تمہارے لیے مالک نے انسانی لباس اختیار کیا ہے کنواری لڑکی سے خود کو پیدا کر دکھلایا۔ مردہ زندہ کیا تیا میں پھرا۔ امی بن کر اہل فصاحب کو متلج کیا۔ قبل از وقت پیدا ہو کر 45 روز بغیر دودھ کے رہا بچپن میں چنے اور چائے پر گزارہ کیا اور مہینوں لگاتار فاقہ کشی کی خواب میں خدائی لباس میں بہتیروں کو دیدار کرایا پیشین گوئیاں پوری ہوئیں غیب سے آکر کسی نے کہا کہ یہ خدا کا فوٹو ہے فوٹو گرافر نے ہمارے فوٹو لینے میں ایک درجن شیشے استعمال کیے مگر فوٹو نہ آیا۔

غیب سے میری تصدیق کے لیے آواز آئی کہ حضرت مولانا سید محمد یحییٰ التحیات علیکم وخیر لک من الاولی 28 روز بڑودہ میں فاقہ کش رہ کر لیکچر دیا لوگ مارنے آئے ہم نے تلوار دکھائی تو سب لوگ بھاگ گئے مکہ میں لیکچر دیا مدینہ پہنچا تو روضہ اقدس کانپا اور یا ہو کی آواز آئی۔ زنجبار اور ممبئی میں انتقال کیا اور چار گھنٹہ بعد پھر جی اٹھا۔ تم نے کئی بار سنکھیا دیا۔ مگر کچھ نہ ہوا بمقام لندن انڈیا آفس میں خوبصورت تصویر نے جھک کر سلام کیا ایک ہی وقت میں کئی جگہ تم کو نظر آیا۔''

(کتاب فرمان ص 405 تا 411 از یحییٰ بہاری)

یہ کبھی خدائی کا دعویٰ کرتا کبھی نبوت کا دعویٰ کرتا کبھی مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کرتا کبھی مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا اس نے اپنا کلمہ بھی بنایا اور وہ ہے:

''لا اله الا اللّٰه یحیٰی عین اللہ۔''

اس نے ایک دادرا لکھا اور روزنامہ ''بنام نصرت'' میں بھیجا مگر شائع نہ ہوا پھر اس نے 10 جنوری 1922ء میں دونوں رسالے ''انا الحق'' اور ''دھرم لوری'' بغرض ریویو بھیجے دادرے کا کچھ حصہ ملاحظہ کیجیے:

''چرخہ گھن گھن گھن بولے ذرا سنو نگر کے لوگ
دورہ ہے ہندوستان کا ہندی ہے اوتار
چمکا چمکار نور چمکا دیکھو دیکھو یار
چرخہ گھن گھن بولے ذرا سنو نگر کے لوگ
جگر میں چمکا جگمگ تارہ جاگو جگ کے لوگ
میں ہی جوگی جگموہن ہوں دیکھو میرا جوگ
آؤ آؤ دور نیا ہے ست جگ ہے ونرات
یحییٰ ہی وہ ہادی ہے لونور کی سوغات
چرخہ گھن گھن بولے ذرا سنو نگر کے لوگ''

آپ کی مزید دلچسپی کے لیے ایک مضحکہ خیز نظم کا اقتباس ملاحظہ کیجیے:

''راما ہم ہیں مریم ہم ہیں رستم ہم ہیں ہم ہی جم
گویا کہ بس ہم ہی ہم ہیں ہم ہی ہم ہیں ہم ہی ہم
یا امی یا امی یا امی امی ایم امیم
مہدی مہدی مہدی مہدی مہدی مہدی ام
ہم ہی بھئی مہدی ہیں گہوارہ میں جو بولے تھے
احمد ہم ہیں موسیٰ ہم ہیں عیسیٰ ہم ہیں یحییٰ ہم

ایلی ایلی ایلی ایلی وَلَمّا سَبَقتَنی
اِنّ اللہ مَعَنَا پھر کیا ہے ہم کو اس کا غم
ابجد ھوز حطی کامن سعفصی قرشت ثغذ فظع
سارے علم اسی میں بھرے ہیں ظاظہور عالم کم
دیکھو بھاگو بچتے جاؤ چلتے جاؤ چلتی ہے تلوار میری
چھم چھم چھم چھم چھم چھم چھم چھم چھم چھم چھم چھم
خون بہے گا دنیا میں پڑ جائیں گے کہرام بڑے
سوکھی ساکھی دھرتی اک دم ہو جائے گی سب یم
لَا تَبدِیلَ لِخَلقِ اللہ سَمِعَ اللہ لِمَن حَمِدَہ
نازل ہو گا کس جا پر امریکہ میں جو ہے اک بھم
ھُو المَہدِی ھُو الہَادِی لَیسَ الھَادِی اِلّاھُو
لَیسَ لَھَا مِنْ دُونِ اللہ کَاشِفَہ مِنَ الھِمَ غَم
ہادی مہدی نرنرائن دولہا دلہن ایک ہیں
سب کے سب کنگالی ہیں اور اتم جوتم خالی ہم''

اس نے بھی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی طرح بقاوفنا اور خدائی کے دعوے کیے حتیٰ کہ خود کو خدا کہلاتا اور اس نے اپنی خود ستائی کے آسمان میں پیوند لگایا ہے ملاحظہ کیجیے:

''خود بقا خود فنا ہوں میں | خود نبی اور خود بنا ہوں میں
اختر ومہرو ماہ وبرج وفلک | جنت ودوزخ وخلا ہوں میں
بحرو بر سبزہ ومکین ومکاں | روح وارواح وبازیا ہوں میں
اور ناممکن القیاس جو ہو | وہ بھی میں ہوں بس اب خدا ہوں میں''

(آئینہ تلبیس ص730 تا744 از ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

میرے بھائیو اور بہنو! اس نے بھی عربی، اردو، فارسی، ہندی پنجابی غرض اسلام اور کفر سب مکس کر کے ''چوں چوں'' کا مربہ بنایا اور تمام خود ساختہ دعوؤں کے ساتھ بالآخر نامراد ونا کام ہوکر دنیا سے گیا اور خدائی کا دعویٰ کرنے والا خود مٹی میں کیڑوں مکوڑوں کی خوراک بن گیا۔ خود ساختہ شریعت واحکامات کے ساتھ لقمہ اجل بنا۔ چند لوگوں کی گمراہی کا سبب بھی بن کر گیا۔ روز قیامت اپنا انجام دیکھ کر ان سے بری الذمہ ہونے کی کوشش کرے گا مگر ہو نہ سکے گا اور اپنے پیروکاروں کی بربادی کا وبال بھی اس پر پڑے گا۔ اور ہمیشہ کے لیے جہنم میں داخل ہوگا۔ خدارا آپ تو غور وفکر کریں۔ اور اپنا ایمان بچائیں ایسے تمام کذابوں سے صرف اور صرف آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اپنا ایمان رکھیں ان ہی کی اتباع کریں آپکی نجات ہوجائے گی (انشاء اللہ)

دیگر خود ساختہ مدعیان نبوت ومہدویت

بیسویں اور اکیسویں صدی میں بھی درجنوں مدعیان نبوت، مہدویت، ومسیحیت پیدا ہوئے اور اپنے جھوٹے دعووں کے ساتھ ہی اپنے عبرت ناک انجام کو پہنچے۔ جن میں سے ہم چند ایک کا مختصر طور پر ذکر کرتے ہیں۔

ابراہیم خان ''مامور من اللہ''

تقریباً 1925ء میں موضع کتور ضلع بلگام صوبہ کرناٹک میں ایک نوجوان نے دعویٰ مہدویت کیا اس کا نام ابراہیم خان تھا اس کی عمر تقریباً تیس سال کی تھی جب اس نے جھوٹے دعوے کرنے شروع کر دیے۔ اس کی تعلیمی قابلیت ایف اے فیل کی تھی اور اس نے ''مامور من اللہ'' ہونے کا دعویٰ کر دیا اور کہنے لگا کہ میرے مذہب کا نام ''اللہ ازم'' ہے اور اپنے مشن کو ''اللہ اینڈ برہما مشن'' کہتا تھا۔

اور اس نے اپنی دعوت کے متعلق ایک کتاب لکھی اور اس کا خیال تھا کہ اس کتاب کے شائع ہوتے ہی تمام مذاہب ختم ہوجائیں گے اور سب لوگ یعنی تمام مخلوق اللہ ازم میں داخل ہوجائے گی۔

اس نے ایک خودساختہ ''شریعت'' بنائی تھی اس کی ''شریعت'' میں تھا کہ ''ایک عورت پر بہت سارے مرد قناعت کر سکتے ہیں حسب خواہش طرفین سب مرد وعورت ایک دوسرے سے متعہ (زنا) کر سکتے ہیں جب اس سے پوچھا گیا کہ اس آزادانہ حرام کاری و بدکاری کے نتیجہ میں جو بچے پیدا ہوں گے ان کی تربیت وکفالت کون کرے گا تو اس نے کہا کہ یہ کام ''اللہ ازم کا مشن'' سرانجام دے گا۔

جب وراثت کے متعلق پوچھا گیا! تو کہنے لگا کہ ''جب تمام روئے زمین پر اس مشن کی حکومت ہو جائے گی تو پھر تمام لوگوں کا ترکہ صرف مشن کو ملے گا کوئی شخص کسی جائیداد کا وارث نہ ہوگا'' اسکا کوئی خاص طریقہ عبادت نہ تھا یہ کہتا کہ ''بس دل میں خدا کا خیال رکھنا ہی کافی ہے'' اس نے لوگوں کو اپنا پیروکار بنانے کے لیے کھلے عام بدکاری کی دعوت دی اور خود بھی بدکاری کرتا سادہ لوح لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا رہا بالآخر اپنے برے انجام کو پا گیا اور نشان عبرت بن گیا۔

(ماخوذ از جریدہ زمیندار لاہور مورخہ 29 اگست 1925ء)

(آئینہ تلبیس ص 751 از ابوالقاسم رفیق دلاور m)

احمد کردستانی ''مسیح موعود''

1929ء میں قسطنطنیہ سے یہ خبر آئی کہ کردستان میں احمد نامی ایک شخص نے ''مسیح موعود'' ہونے کا دعویٰ کیا ہے اس کی آنکھوں میں ایسا جادو ہے کہ آنکھیں چار ہوتے ہی زائر اس کا مطیع ہو جاتا ہے۔ بیشمار زائرین کا بیان ہے کہ احمد نے اپنے ملازموں کو پچیس آدمیوں کا کھانا بنانے کا حکم دیا لیکن وہی کھانا ڈیڑھ سو لوگوں نے کھایا پھر بھی بچ گیا اسی طرح اس کے کئی استدراجی واقعے مشہور ہوئے اور لوگ جوق در جوق اس کے پیروکار بننے لگے وہ اپنے پیروکاروں کو قتل چوری اور دوسرے منکرات سے منع کرتا ہے اور احکام خداوندی کی اطاعت اور اور ہر حال میں اس سے اعانت خواہ رہنے کی ہدایت کرتا ہے۔ اس وقت تک پچاس ہزار ترک لوگ اس کے حلقہ ارادت

میں داخل ہو چکے ہیں وہاں کی پولیس کا بیان تھا کہ شیخ نے مختلف اضلاع میں اپنے ایجنٹ مقرر کیے ہیں جو لوگوں کے اندر رہ کر گھل مل کر اس کے واقعات سناتے اور زیارت کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔اس الزام میں پانچ سو سے زیادہ ایجنٹ گرفتار ہوئے اور سزا کاٹ رہے ہیں۔

(آئمہ تلبیس ص752 از ابوالقاسم رفیق دلاور m)

(روزنامہ ''سیاست'' لاہور مورخہ 20 اکتوبر 1929ء)

عبداللہ ترک ''مہدی موعود''

عبداللہ ترک نے اناطولیہ شہر کے اندر ایک مرکز بنا کر اپنے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کر دیا اور لوگوں میں مشہور ہو گیا۔ یہ تقریباً 1930ء کا واقعہ ہے۔ تین دن کے اندر اندر اس کی شہرت ہو گئی قسطنطنیہ کی حکومت فوری طور پر حرکت میں آئی اور اسے گرفتار کیا گیا تو اس نے بیان دیا کہ میں نے تین دن پہلے دعویٰ ''مہدویت'' کیا ہے مگر مجھے دو سال سے زیادہ عرصہ ہوا ہے کہ اکثر مجھے جبرائیل امین آ کر بتاتے ہیں کہ خدا نے تجھے مہدویت اور نبوت کے لیے چن لیا ہے۔ دنیا تیرے ذریعے سے ہدایت پائے گی مگر تو تا حکم ثانی خاموش رہ۔ اور اس نے مجسٹریٹ کے سامنے بیان دیا کہ ابھی پرسوں ہی خدا نے حکم دیا کہ اعلان کروں جس کی تعمیل کے لیے میں اٹھ کھڑا ہوا۔

ڈاکٹروں نے اس کے دماغی معائنے کے بعد فیصلہ کیا کہ یہ صحیح الدماغ ہے اس پر کیس چلا اور اسے سزا دی گئی۔

(آئمہ تلبیس ص752 از ابوالقاسم رفیق دلاوری m)

(ماخوذ از زمیندار لاہور مورخہ 28 اگست 1931ء)

آلیجاہ محمد (امریکہ):

امریکہ میں اس فتنہ کی بنیاد آلیجاہ محمد نامی سیاہ فاموں کے ایک نسل پرست لیڈر نے ۱۹۳۰ء میں رکھی۔ آلیجاہ محمد نے پہلے ماسٹر ڈبلیو فارڈ محمد کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ پھر ۱۹۳۴ء میں اس کے پر اسرار طور پر گم ہو جانے کے بعد اس کی مسند خلافت سنبھال لی اور ''نیشن آف اسلام''

کے نام سے ایک تنظیم بنائی جس کی رکنیت نسل پرستی کے اصول پر سیاہ فاموں تک محدود رکھی۔ ۱۹۷۵ء میں آلیجاہ محمد کے بیٹے وارث دین محمد نے صحیح طور پر اسلام قبول کرلیا اس کے ساتھ اور بھی بہت سے لوگ حلقہ بگوش اسلام ہوگئے۔ باقی گروہ کی قیادت لوئیس فرخان نامی ایک نسل پرست لیڈر نے کی۔ دعویٰ تو یہ اسلام کا کرتے ہیں مگر ہاتھی کے دانتوں (کھانے کے اور دکھانے کے اور) کی طرح ان کے اعتقادات واعمال بالکل غیر اسلامی ہیں۔

لوئیس فرخان اینڈ کمپنی کے عقائد یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ماسٹر ڈبلیو فارڈ محمد کی شکل میں ۱۹۳۰ء میں ظاہر ہوا۔ یہی وہ شخص تھا جو عیسائیوں کا منتظر مسیح اور مسلمانوں کا مہدی تھا۔ آلیجاہ محمد اللہ کا رسول ہے۔ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ جو آدمی مر جائے دوبارہ اسے جسمانی سزا و جزا نہیں ہوگی۔ ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ سیاہ فاموں کی بالادستی پر بائبل اور قرآن کو نئی کتاب کی صورت میں بدل دیا جائے گا۔ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول تھے لیکن اس دور میں ان کی تعلیمات قابل عمل نہیں ہیں بلکہ اب آلیجاہ محمد کی تعلیمات کی پیروی لازمی ہے۔ نماز، بروز جمعہ بڑے اجتماع کی شکل میں اپنے پوپ کا وعظ سننے اور دعاء کرنے کا نام ہے۔ اس عقیدہ کے ماننے والے روزے بجائے ماہ رمضان کے ماہ دسمبر میں رکھتے ہیں۔ ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ حج منسوخ ہو گیا ہے۔ (بحوالہ: ختم نبوت ڈائری، ۱۹۸۹ء)

محمد بن عبداللہ قحطانی

محمد بن عبداللہ قحطانی کے پیروکاروں نے نئی اسلامی صدی 1400 ہجری یکم محرم الحرام بمطابق 20 نومبر 1979ء بروز منگل کی صبح حرم مکہ کی نماز فجر کا سلام پھیرنے کے بعد امام حرم عبداللہ بن سبیل کو قابو کر کے سپیکر پر قبضہ کر لیا اور فوراً ہی چند لوگ میناروں پر چڑھ گئے اور کچھ نے دروازوں کا کنٹرول سنبھال لیا اور انہیں بند کر دیا۔ تمام نمازیوں کو جن میں اکثر دوسرے ممالک کے حاجی بھی تھے یرغمال بنا لیا۔ یرغمالیوں کی تعداد تقریباً ایک لاکھ سے زیادہ تھی۔ جھوٹے مہدی کے پیروکاروں کے پاس سنائپر گنیں اور جدید آتشیں اسلحہ تھا۔ اسلحے کے زور پر

انہوں نے مقام ابراہیم کے پاس زبردستی لوگوں کو بیعت کرنے کی کوشش شروع کردی اور اعلانات کر رہے تھے کہ امام مہدی جس نے آنا تھا آچکا ہے۔ اسکا نام محمد بن عبداللہ قحطانی ہے جونجد (سعودیہ) کا ہی رہنے والا ہے اور حقیقی ''امام مہدی'' ہے جو چودھویں صدی میں ہی آیا ہے۔ ادھر سعودی حکومت نے علماء سے مشاورت کے بعد آپریشن شروع کردیا بالآخر ناکامی ہوئی۔ تو پاکستان سے پاک آرمی کے کمانڈوز کا دستہ حرم شریف کی خدمت کے لیے حاضر ہوا۔ اور اس نے جھوٹے امام مہدی کو مار کر اس کے پیروکاروں کو گرفتار کیا اور کچھ مارے گئے۔ اس آپریشن میں کچھ حاجی بھی شہید ہوئے اور جو پیروکار گرفتار ہوئے تھے ان کو سعودیہ حکومت نے بعد میں سزائے موت دے کر سر قلم کردیئے۔ اسطرح ''یہ مہدی موعود'' بھی اپنے برے انجام کو پہنچ گیا۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے تاریخ مکہ مکرمہ ص583)

میرے بھائیو اور بہنو! چودہ سو سال سے مسیلمہ کذاب، اسود عنسی سے لے کر اب تک کذابوں کا ایک سلسلہ چل رہا ہے جس کی کڑیاں مختلف علاقوں، زبانوں، ملکوں اور قوموں میں جڑتی ملیں گیں جس سے یہ ایک زنجیر بن گئی وہ زنجیر جو کہ ایمان و اسلام کے ماننے والوں میں سے بدقسمت اور سادہ لوح یا لالچی مسلمانوں کو باندھ کر دوزخ میں لے جانے والی ہے خدارا ان کذابوں کی زنجیر کے سلسلہ کی ہر کڑی سے اپنا دامن بچائیں اور حقیقی ایمان اور حقیقی اسلام کے پیروکار بن کر اللہ رب العالمین کو اپنا رب اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اپنا نبی و رسول اور آخری نبی و رسول مانتے ہوئے زندگی گزاریں اور اسی عقیدے پر اپنی جان اللہ کے سپرد کر کے دنیا و آخرت میں کامیاب ہوجائیں۔ دعا ہے کہ اللہ پاک ہم سب کو ایمان کامل پر ہدایت نصیب فرمائے آمین یا ارحم الراحمین۔

دعوت فکر

بڑے ہی درد دل سے میں آپ بھائیوں اور بہنوں کو دعوت فکر دے رہا ہوں کہ آپ میری اس ٹوٹی پھوٹی تحریر کو غیر جانبدار ہو کر اور خوب غور وفکر سے پڑھئے۔ یہ آپ کا میرے اوپر احسان ہوگا میرا مقصد صرف آپ کی بے لوث خیر خواہی ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! تمام امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے جو سلسلہ نبوت حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا وہ خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب کبھی بھی، کہیں بھی، کوئی بھی، منصب نبوت پر فائز نہ ہوگا۔ نہ ہی تاج نبوت پہنے گا، نہ ہی اب کوئی تخت نبوت پر جلوہ افروز ہوگا، نہ ہی کوئی دوبارہ حامل وحی ہوگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کا دور قیامت تک رہے گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہی ایسی کافی وشافی اور کامل واکمل ہے کہ قیامت کی صبح تک قائم ودائم رہے گی، نہ ہی آفتاب رسالت ونبوت کبھی غروب ہوگا اور نہ ہی دوبارہ کسی نبوت کی ضرورت لاحق ہوگی، نہ ہی کسی پہلے نبی علیہ السلام کو دوبارہ کسی اور جگہ یا کسی اور شکل میں مبعوث کیا جائے گا اس لیے تو فرمایا گیا کہ اب علماء اسلام ہی حضرات انبیاء کرام f کے وارث ہیں جو لوگوں کو دین بتاتے رہیں گے اور نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرتے رہیں گے یہاں تک کہ قیامت کے قریب ظہور اسلام مہدی رضی اللہ عنہ ہوگا۔ جب حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام تشریف لائیں گے تو وہ بھی اسی شریعت اور دین اسلام ہی کی پیروی کریں گے۔ امتی بن کر آئیں گے نبی ہوتے ہوئے بھی اپنی نبوت کا زمانہ گزر جانے کی وجہ سے اب اپنی شریعت کو نافذ نہیں کریں گے۔ بلکہ اسی شریعت محمدی کے تابع ہو کر آئیں گے۔

مختصر یہ کہ اب قیامت تک جو بھی شخص نبوت ورسالت یا حامل وحی ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ وہ نبی اور رسول نہیں بلکہ کذاب اور دجال ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے ابتدا میں ایک مسلمان کے طور پر عیسائیوں اور ہندوؤں سے مناظرے شروع کیے اور مخالفوں کی ہلاکت وبربادی

کی پیشین گوئیاں کیں مگر وہ بھی پوری نہ ہوئیں۔ پھر مصلح و مبلغ بنے۔ اس کے بعد مجدد ہونے کے دعوے دار بن گئے۔ اس کے بعد مہدی اور مسیح موعود پھر نبوت و رسالت کے دعوے کیے۔

میرے بھائیو اور بہنو! مرزا صاحب نے اپنے تمام دعوؤں کی بنیاد ''فنافی الرسول'' پر اٹھائی پھر ترقی کر کے مہدویت و مسیحیت کے زینے پر چڑھے وہاں سے ''ظل و بروز'' کی وادی میں قدم رکھا ظل و بروز سے آگے بڑھے تو ''حریم نبوت'' میں پہنچ گئے اور خاتم النبیین ﷺ کے بعد ''دعویٰ نبوت'' کا جواز بنانے کے لیے آنحضرت ﷺ کی ''دوسری بعثت'' کا نظریہ ایجاد کیا۔

یعنی آنحضرت ﷺ دوبارہ دنیا میں ''مبعوث'' ہوں گے اور مرزا صاحب کی شکل میں ہوں گے۔ پہلے سے ''بڑھ کر'' ہوں گے اس طرح مرزا صاحب رفتہ رفتہ ''بعینہ محمد رسول اللہ'' بن گئے۔ قرآن بھی قادیان کے قریب اتار لیا یعنی نعوذ باللہ (خاکم بدہن) مرزا غلام احمد قادیانی ''رحمۃ العالمین'' بھی ہوئے۔ ''سیدالرسل'' بھی ہوئے۔ ''باعث تخلیق کائنات'' بھی۔ ''مدارنجات'' بھی اور بالآخر کلمہ طیبہ میں بھی محمد رسول اللہ سے ''مرزا غلام احمد قادیانی'' مراد لیا گیا اور کلمہ طیبہ میں ایک رسول (مرزا صاحب) کے اضافے کے ساتھ مانا گیا۔

(کلمۃ الفصل ص 158 از مرزا بشیر احمد، ایم اے ابن مرزا قادیانی)

مرزا صاحب نے اپنی بعثت کو ''روحانیت'' میں آنحضرت ﷺ کی بعثت سے اقویٰ اور اکمل بتایا۔ اپنے معجزات (جو حقیقت میں ایک بھی نہیں) کو آنحضرت ﷺ کے معجزات سے سو گناہ زیادہ بیان کیا۔ آنحضرت ﷺ کے دور مبارک کو ہلال (ابتدائی چاند) اور اپنے دور کو بدر کامل (چودھویں کا چاند) ٹھہرایا۔ آنحضرت ﷺ کے دور مبارک میں ترقیات کی ابتدا اور اپنے دور کو ''روحانی ترقیات'' کی انتہا قرار دیا۔ مرزا صاحب کے پیروکاران کے سامنے یہ ترانے گاتے اور مرزا صاحب خوش ہوتے تھے۔

''محمد پھر اتر آئے ہیں قادیان میں
اور آگے سے بڑھ کر اپنی شان میں''

اس طرح بڑھتے بڑھتے مرزا صاحب کی ''روحانی'' ترقی کہیں جا کر رکی نہیں بلکہ بڑھتی ہی گئی اور مرزا صاحب ''خدا کی بیوی''، خدا کا بیٹا، خدا کا باپ اور ''خود خدا'' بن گئے اور ایک نئے ''مذہب'' کی بنیاد ڈال کر مسلمانوں کو راہ راست سے بھٹکا کر رکھ دیا۔ (یہ تمام تفصیل آپ نہایت اختصار سے پڑھ چکے ہیں) اور پھر ایک صدی کے عرصے میں جماعت نے جو عقائد اور تحریفات و تاویلات کے دفتر تصنیف کئے ہیں یہ چند عقائد وحوالہ جات اس سمندر سے ایک قطرہ کے برابر ہیں۔

میرے بھائیو اور بہنو! میں آپ کو صرف چند باتوں پر غور وفکر کرنے کی دعوت دیتا ہوں:

کیا خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے لیکر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی پیدائش تک تیرہ صدیوں کے مسلمانوں کے یہی عقائد تھے؟

جو مرزا صاحب اور ان کی جماعت کے حوالے سے آپ دیکھ چکے ہیں۔

کیا ابوبکر، عمر، عثمان و علی رضی اللہ عنہم اجمعین اور ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین یہی عقیدہ رکھتے تھے کہ آنحضرت ﷺ دوبارہ دنیا میں (مرزا صاحب کی شکل میں) مبعوث ہوں گے؟

کیا تابعین تبع تابعین m اور آئمہ دین تمام مجددین اور محدثین، مفسرین، اولیاء کرام m کا یہی عقیدہ تھا؟

یقیناً ہرگز ہرگز نہیں

جیسا کہ ''جماعت احمدیہ'' کے ترجمان اخبار ''الفضل'' کو اقرار ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب سے پہلے کسی مسلمان نے یہ نظریہ نہیں پیش کیا کوئی صحابی، کوئی تابعی، کوئی امام، کوئی مجدد، اس نظریے (عقیدے) سے آشنا نہیں تھا اور پھر اس عقیدے سے جو عقائد پیدا ہوئے ان عقائد کا امت مسلمہ کا کوئی شخص بھی ''قائل'' نہیں ہوا۔

میرے بھائیو اور بہنو! خدارا اگر آپ عقل وانصاف سے صرف اسی بات پر غور کر لیں تو آپ صراط مستقیم (راہ ہدیٰ) کو پالیں گے کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب ان عقائد کو اپنا کر، کیا سبیل المومنین ''مومنوں کے راستے'' پر قائم رہے یا ایمان اور اسلام کا راستہ چھوڑ کر دوسری طرف نکل گئے؟

اگر آپ نے مرزا صاحب کا دامن اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا مندی کی خاطر اور آخرت میں سرخرو ہونے کے لیے پکڑا تھا تو اب آپ پر بات واضح ہوگئی ہے کہ آپ نے دین اسلام سمجھ کر اور مذہبی رہنما سمجھ کر جس کا دامن پکڑا تھا وہ ہدایت کے راستے سے الٹی سمت کو چلا گیا۔

میرے بھائیو اور بہنو! اب آپ پر لازم ہے کہ اپنے حقیقی ایمان و اسلام پر واپس آجائیں۔ خدا کی قسم آپ ہمارے راستہ بھولے ہوئے اور گمشدہ بھائی ہیں۔آپ مسلمانوں کی گمشدہ میراث ہیں آپ ''احمدیت'' کو اسلام سمجھ بیٹھے اور اسلام سے نکل کر ارتداد میں چلے گئے یعنی مرتد (کافر) ہوگئے آپ جانے یا انجانے میں گئے یا باپ دادا کی اندھی تقلید کر کے چلے گئے ابھی بھی موت سے پہلے پہلے وقت ہے آپ واپس اصل اسلام میں آجائیں۔اسلام کا دامن رحمت آپ کو اپنی طرف واپس بلا رہا ہے کعبۃ اللہ کی مقدس سرزمین آپ کے ماتھے کو چومنے کی منتظر ہے۔میرے اور آپ کے پیارے آقا حضور خاتم النبیین ﷺ گنبد خضراء کے اندر اپنے روضہ اقدس میں آپ کے منتظر ہیں کہ کب میرا راستہ بھولا ہوا امتی آئے گا اور سنہری جالیوں کے روبرو آ کر کہے گا۔''السلام علیک یا رسول اللّٰہ'' ''السلام علیک یا حبیب اللّٰہ'' ''السلام علیک یا خاتم النبین'' اور میں فوراً جواب دوں وعلیکم السلام و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہ اور میری آنکھیں اور سینہ ٹھنڈا ہو کہ اللہ کا شکر ہے کہ میرا امتی دوزخ میں جانے سے بچ گیا اور جنت میں جانے والے راستے پر آ گیا۔جلدی کیجیے وقت بہت کم ہے اور زادِ راہ کچھ بھی نہیں راستہ بہت کٹھن اور طویل ہے اور اکیلے طے کرنا ہے وہاں ان کے سوا کوئی وفا کرنے والا نہیں ہے ان کی ہی سفارش سے کام بنے گا۔انہی کے بن جایئے ان کے دشمنوں سے کنارہ کش ہو جایئے دنیا میں بھی ان کی زیارت نصیب ہوگی اور آخرت میں بھی ان کا ساتھ ملے گا۔(ان شاء اللہ)

میرے بھائیو اور بہنو! آپ اس بات پر بھی غور کریں کہ مرزا صاحب کا جو عقیدہ اور دعویٰ ہے کہ وہ ''عین محمد'' ہیں اور ''وہی محمد رسول اللہ'' ہیں عقل و دانش اور ہوش و حواس کی میزان میں کیا وزن رکھتا ہے؟

اگر مرزا غلام احمد قادیانی ''عین محمد ﷺ'' ہے تو

(۱) مرزا غلام مرتضٰی کے نطفہ سے کون پیدا ہوا؟
(۲) چراغ بی بی کے پیٹ میں کون تھا؟
(۳) جنت بی بی کس کے ساتھ جڑواں پیدا ہوئی؟
(۴) بچپن میں چڑیوں کا شکار کون کرتا تھا؟
(۵) گل علی شاہ (شیعہ) کا شاگرد کون تھا؟
(۶) سیالکوٹ کچہری میں گورنمنٹ برطانیہ کا نوکر کون تھا؟
(۷) انگریزی عدالتوں میں ''مرجاہاجر'' (یعنی مرزا حاضر) کی آوازیں کس کو دی جاتی تھیں۔
(۸) قانون انگریزی کی تیاری کس نے کی اور اس میں فیل کون ہوا؟
(۹) محترمہ حرمت بی بی کو طلاق کس نے دی؟
(۱۰) مرزا سلطان احمد اور فضل احمد کو عاق کس نے کیا؟
(۱۱) محمدی بیگ کا عاشق (اسیر زلف) کون تھا؟
(۱۲) محمدی بیگم سے نکاح کی پیشگوئی کو اپنے سچا وجھوٹا ہونے کا معیار کس نے ٹھہرایا؟
(۱۳) محمدی بیگم سے نکاح کرنے میں ناکام کون مرا؟
(۱۴) نصرت جہاں بیگم کا شوہر کون تھا؟
(۱۵) مرزا بشیر احمد و مرزا محمود احمد کا باپ کون تھا؟
(۱۶) مراق، مرگی، ہسٹیریا، دردسر اور دوران سر کے دورے کس کو پڑتے تھے؟
(۱۷) رات میں سوسو بار پیشاب، رات میں نظر نہ آنا، نامردی، بھولنے کی بیماری کس کو تھی؟
(۱۸) سل، دق، دمہ، اعصابی کمزوری، خونی بواسیر، زبان میں لکنت، درد گردہ، دانتوں میں کیڑے کس کو تھے؟
(۱۹) اللہ رب العزت کی۔ حضرات انبیاء کرام f کی۔ حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اور خاتم النبیین ﷺ۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور قرآن پاک۔ شعائر اسلام کی شان میں گستاخیاں کس نے کیں؟

(۲۰) انگریز کی حکومت اور عیسائی کافرہ ملکہ برطانیہ کی تعریف میں زمین وآسمان کے قلابے کس نے ملائے؟

(۲۱) ٹانک وائن (شراب) تریاق الٰہی۔ ذدجام عشق، افیون اور بھنگ کے مرکبات کون استعمال کرتا تھا؟

(۲۲) الٹیاں اور پاخانے کرتے ہوئے وبائی ہیضہ سے کون فوت ہوا؟

اگر خاتم النبیین محمد ﷺ ''مرزا غلام احمد قادیانی'' ہیں تو

حضرت عبدالمطلب کے پوتے کون تھے؟

(۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے یتیم بچے کون تھے؟

(۲) ابوطالب نے کس بھتیجے کی پرورش کی؟

(۳) حضرت آمنہ k دوران سفر اپنے کس بیٹے کو چھوڑ کر خالق حقیقی سے جا ملیں۔

(۴) حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم اجمعین کے داماد کون تھے؟

(۵) حضرت خدیجہ k اور عائشہ k وحفصہ k کے شوہر کون تھے؟

(۶) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ کن کے داماد تھے؟

(۷) حضرت فاطمہ k ،زینب k ،رقیہ k اور ام کلثوم k کن کی صاحبزادیاں تھیں؟

(۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ وحسین رضی اللہ عنہ کن کے نواسے تھے؟

(۹) غار حرا میں پہلی وحی کن پر نازل ہوئی؟

(۱۰) مشرکین مکہ کی طرف سے تیرہ سال کن کو ستایا گیا؟

(۱۱) مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کا حکم کن کو ملا؟

(۱۲) مدینہ میں کن کا والہانہ استقبال ہوا؟

(۱۳) مسجد نبوی کی بنیاد کس ہستی نے رکھی؟

(۱۴) بدر وحنین کے معرکے کس نے سر کیے؟

(۱۵) شب معراج میں حضرات انبیاء کرام f کے امام کون تھے؟

(۱۶) فاتح مکہ کون تھے اور اپنے دشمنوں کو کس نے معاف کیا؟
(۱۷) بیت اللہ کو 360 بتوں سے کس نے پاک کیا؟
(۱۹) بیت رضوان کن کے دست مبارک پر ہوئی؟
(۲۰) قیصر وکسریٰ کی گردنیں کن کے غلاموں کے سامنے جھکیں؟
(۲۱) قیامت کے دن شفاعت کبریٰ کا حق کن کو ملے گا؟
(۲۲) حوض کوثر پر اپنے امتیوں کو جام کوثر کون پلائیں گے؟
(۲۳) روز محشر نفسا نفسی کے عالم میں ''اے رب میری امت، اے رب میری امت کون فریاد کریں گے؟

کیا آپ پہلے سوالوں کے جواب میں خاتم النبیین ''حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا (نعوذ باللہ) اور دوسرے سوالوں کے جواب میں (نعوذ باللہ) مرزا غلام احمد قادیانی کا نام لے سکتے ہیں؟

نہیں، ہرگز، ہرگز نہیں

تو پھر اس کا کیا مطلب ہے؟

پھر تو آپ اس خودساختہ شعر کا انکار کریں گے

''محمد پھر اتر آئے ہیں قادیان میں
آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں''

(قاضی اکمل قادیانی اور نام بدر غازیان 25 اکتوبر 1906ء مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! خدا کے لیے ذرا سوچو تو سہی کہ آپ نے ''محمد رسول اللہ'' کو قادیان میں دوبارہ اتار کر محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا انصاف کیا؟

اللہ پاک نے عقل وفہم آپ کو بھی عطا فرمائی ہے آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوے ''عین محمد'' ہونے اور وہی ''محمد رسول اللہ'' ہونے کو عقل وشعور کے ترازو میں تولو اور دیکھو! کہ آپ نے کس کا ختم نبوت کا تاج کس کے سر پر رکھ دیا؟

کس کے تخت نبوت پر کس کو بٹھا دیا؟

کس کی نبوت کی چادر اتارنے کی کوشش کی؟

کس کی دولت کس کے حوالے کر دی؟

ہائے ہائے محمد عربی ﷺ میں تمہیں (نعوذ باللہ) کیا نقص یا کمی نظر آئی کہ تم نے ان سے بڑھ کر شان والا ''محمد رسول اللہ'' مرزا قادیانی قادیان میں اتار لیا۔

ذرا سوچو تو سہی کہ آپ نے جانے یا انجانے میں رحمۃ اللعالمین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ کتنا بڑا ہاتھ کیا ہے کتنا بڑا ظلم کیا ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! وہ میرے اور آپ کے آقا، وہ غریبوں کے مولا، یتیموں کے والی، بیواؤں کا سہارا، زخمی دلوں کے مسیحا، انسانیت کے محسن، جانوروں، چرندوں، پرندوں، درندوں تمام مخلوقات اور تمام عالمین کے لیے رحمت کا سایہ ہیں جو کافروں کے لیے بھی دوزخ سے بچانے کا درد رکھنے والے، اپنے جانی دشمنوں کو بھی معاف کر کے اپنا صحابی بنانے والے، اور دنیا سے جاتے ہوئے بھی آخری سانس تک اپنی امت کو نہ بھولنے والے۔

قیامت کے دن جب تمام مخلوقات اور تمام حضرات انبیاء کرام f یا رب ''نفسی نفسی'' پکار رہے ہوں گے اس حشر کے عالم میں بھی یا رب ''امتی امتی'' کی صدا لگانے والے، اللہ سے حساب و کتاب شروع کروانے والے، جنت کا دروازہ کھلوانے والے، مقام محمود کو رونق بخشنے والے، محشر کے میدان میں پیاسے امتیوں کو حوض کوثر کا جام پلانے والے، اللہ کا جھنڈا اٹھانے والے، شفاعت کبریٰ کا حق رکھنے والے، اپنے گناہ گار امتیوں کو دوزخ سے نکلوا کر جنت میں داخل کروانے والے، حبیب اللہ، نبی اللہ، محمد رسول اللہ ﷺ کے مقابلے میں تم مرزا قادیانی کو ''محمد رسول اللہ'' بنا کے لے آئے۔ ہائے ہائے یہ تم نے کیا کر دیا اور کس کے ساتھ کر دیا۔

ہائے ہائے میرے بھائیو اور بہنو! اتنا بڑا ظلم بھلا کائنات میں کوئی ہوا ہوگا۔

اگر اسی عقیدے اور اسی حال میں دنیا سے چلے گئے تو قبر میں جب پوچھا جائے گا کہ تیرا نبی کون ہے؟

میرے پیارے آقا ﷺ کی شبیہ دکھا کر پوچھا جائے گا کہ یہ کون ہیں تو کس طرح کہو گے کہ یہ اللہ کے محبوب اور ہمارے نبی ہیں؟

آپ روز قیامت اپنے آقا خاتم النبیین ﷺ کے سامنے کس طرح جاؤ گے؟

خاتم النبیین ﷺ کو کیسے منہ دکھاؤ گے؟

خاتم النبیین ﷺ سے کیسے نظریں ملاؤ گے؟

کیا اسی کو وفا کہتے ہیں؟

کیا اسی کو عشق و محبت کہتے ہیں؟

ہم کلمہ تو پڑھیں محمد عربی ﷺ کا، امتی بھی ان کے ہوں مگر گن کسی اور کے گائیں۔ ان کے ساتھ ''محمد رسول اللہ'' کسی اور کو مانیں اور اگر ''محمد رسول اللہ'' کسی اور کو نہ بھی مانیں تو جو دعویٰ کرے کہ ''میں ہی محمد رسول اللہ ہوں'' میں ہی ''عین محمد'' ہوں وہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہے تو ہم ایسے جھوٹے کو کیسے مجدد اور کیسے امام مہدی اور کیسے مسیح موعود مانیں؟ جو ایک دعوے میں جھوٹا تو باقی دعووں میں اس کا کیسے اعتبار کیا جائے وہ باقی دعووں میں بھی جھوٹا ہے۔ تو ہم اپنے سچے نبی کو چھوڑ کر جھوٹے دعوے دار کا دامن کیوں تھامیں کیا یہ دعوے دار ہمیں قیامت کے دن اللہ کی پکڑ سے بچالے گا؟ ہرگز نہیں بلکہ خود اللہ کے عذاب میں گرفتار ہو گا۔

کیا آپ کو حوض کوثر کا پانی محمد عربی ﷺ پلائیں گے یا مرزا قادیانی؟

آپ کو قیامت کے دن اللہ سے سفارش کر کے خاتم النبیین محمد مصطفیٰ ﷺ بخشوائیں گے یا مرزا قادیانی؟

میدان محشر میں یَارَبِّ اُمَّتِی اُمَّتِی اے میرے رب میری امت، میری امت یعنی میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے، یا اللہ میری امت، یا اللہ میری امت، کیا شافع محشر محمد عربی ﷺ فرمائیں گے یا مرزا قادیانی؟

میرے بھائیو اور بہنو! اللہ کے محبوب خاتم النبیین آپ کے اور میرے نبی محمد عربی ﷺ تو ہمارے لیے راتوں کو اللہ کے سامنے کھڑے ہو کر روتے تڑپتے دعائیں کرتے رہے حتیٰ کہ آپ

کے سینہ مبارک سے ہنڈیا کے ابلنے کی سی آواز آتی تھی۔ جوامت کے غم میں روتے روتے دنیا سے چلے گئے۔ کچھ تو وفا کرو۔ کچھ تو سوچو۔ کچھ تو خیال کرو۔ مرنے سے پہلے ابھی بھی وقت ہے۔ ایک کتے کی وفا دیکھو سوکھی روٹی کھا کر اسی در پر زندگی گزار دیتا ہے۔ اصحاب کہف کا کتا ایمان والوں کے ساتھ وفا کرنے کی وجہ سے تو جنت میں جائے اور حضرت انسان اپنے نبی کے ساتھ بے وفائی کرنے کی وجہ سے جہنم میں چلا جائے یہ کہاں کی عقلمندی ہے تم تو اشرف المخلوقات ہو انسان ہو عقل اور شعور رکھتے ہو ذرا غور تو کرو۔ اللہ پر بھروسہ کر کے قدم اٹھاؤ اور حقیقی اسلام اور کامل ایمان کے ساتھ دنیا سے جاؤ۔ اللہ پاک سب کو ہدایت نصیب فرمائے آمین یا ارحم الراحمین۔

عیسائیت کا عقیدہ ''ظل و بروز'' اور مرزا غلام احمد قادیانی صاحب

میرے بھائیو اور بہنو! یہ ظل و بروز کے عقیدوں نے دنیا کی بہت سی قوموں کو گمراہ کیا کسی نے کہا کہ میں خدا کا اوتار ہوں کسی نے کہا کہ میں خدا کی نشانی ہوں، نبی ہوں یا کسی نبی کا ظل ہوں یا بروز ہوں، مثلاً اسماعیلی (آغا خانی) مذہب، باطنی مذہب، اور عیسائیت وغیرہ کی مثال آپ کے سامنے ہے۔

ایک پہلو:

اور عیسائیوں نے کس طرح خدا کو انسانی مظہر میں اتار کر سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا اور خدا کا بیٹا بنایا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے وہ اور ان کی والدہ انسانی احتیاج کے تمام تقاضے رکھتے تھے اسی طرح کھاتے پیتے اور انسانی زندگی بسر کرتے تھے۔ اتنی کھلی اور واضح ہدایت کے خلاف عیسائیوں نے ''مسیح عین خدا ہے'' کا دعویٰ کر ڈالا جس طرح مرزا صاحب نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ ''میں خدا ہوں'' اور یقین کرلیا کہ ''میں ہی خدا ہوں۔''

اسی طرح عیسائی تین ایک اور ایک تین کے جال میں ایسے پھنسے کہ اس پر پولوسی مذہب

کی ساری عمارت بنا ڈالی۔ کاش آپ عیسائیوں ہی سے عبرت حاصل کر لیتے اور اسلام جن غلط عقائد ونظریات کو مٹانے آیا تھا۔ اسلام ہی کے نام پر ان غلط اور باطل عقائد کو نہ دہراتے اور نہ اپناتے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ مرزا صاحب نے ''عین محمد'' اور ''وہی محمد رسول اللہ'' ہونے کا نظریہ عیسائیت سے لیا ہو۔ ذرا غور سے سوچیئے کہ اگر کوئی عیسائی آپ سے یہ سوال کرے کہ اگر ''مسیح موعود عین محمد ہوسکتا ہے تو مسیح ابن مریم بعین خدا کیوں نہیں ہوسکتا؟'' تو آپ کے پاس خاموشی کے سوا اس کا کیا جواب ہوگا؟

اگر عیسائی کہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی ''بروز محمد'' ہونے کی وجہ سے ''عین محمد'' ہیں تو عیسیٰ علیہ السلام ''بروز خدا'' ہونے کی وجہ سے ''عین خدا'' کیوں نہیں؟

اور مرزا صاحب کو صرف ''بروز محمد'' ہونے کا ہی دعویٰ نہیں بلکہ ''خدا کا بیٹا'' ''خدا کا مظہر'' ''خدا کی اولاد'' اور ''بروز خدا'' ہونے کا بھی دعویٰ ہے۔

عیسائی آپ سے پوچھیں گے اگر مرزا صاحب کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ''بروز'' ہونے کی وجہ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت مع تمام صفات وکمالات کے حاصل ہے حتیٰ کہ نام، کام، مقام اور منصب ومرتبہ بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا حاصل ہو چکا ہے۔

تو ''بروز خدا'' ہونے کی وجہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تمام خدائی کمالات وصفات کے ساتھ خدائی کیوں حاصل نہیں؟

میرے بھائیو اور بہنو! مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو یہ احساس تھا کہ ان کا دعویٰ ''نبوت'' اسلام کے عقیدہ ختم نبوت کے خلاف ہے اور آیاتِ ختم نبوت کا واضح انکار ہے اور آیت خاتم النبیین اور حدیث مبارکہ ''لا نبی بعدی'' کے سراسر منافی ہے۔ تو اس سے بچنے کے لیے مرزا صاحب نے ''فنافی الرسول'' اور ''ظل وبروز'' کا خود ساختہ راستہ اختیار کیا اور دعویٰ کیا کہ چونکہ میں بروزی طور پر ''بعینہ محمد رسول اللہ'' کی ''بعثتِ ثانیہ'' کا مظہر ہوں اس لیے میرے دعویٰ ''نبوت'' سے ختم نبوت کی مہر نہیں ٹوٹتی اور نہ ہی ختم نبوت کا انکار ہوتا ہے۔ ہاں اگر ''محمد رسول اللہ'' کی جگہ کوئی اور آتا تو ختم نبوت کی مہر ضرور ٹوٹ جاتی۔

آپ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے ظلی و بروزی نظریہ (عقیدہ) پر جتنا غور کرتے جائیں گے اس کا غلط اور باطل ہونا اتنا ہی واضح ہوتا جائے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی ظلی و بروزی بعثت نے عقیدہ ''توحید در تثلیث'' پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔

یا دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لیں کہ انہوں نے ''محمد رسول اللہ ﷺ'' کو قادیان میں (بشکل مرزا) دوبارہ اتار کر ایک ''جدید عیسائیت'' کی بنیاد رکھ ڈالی۔

دوسرا پہلو

میرے بھائیو اور بہنو! اسی بات کا دوسرا پہلو بھی غور طلب ہے کہ جب عیسائیوں نے یہ دعویٰ کیا کہ ''مسیح خدا کا بیٹا ہے''، یعنی عقیدہ تثلیث کی بنیاد رکھی تو اس دعوے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پاکدامن طیبہ طاہرہ والدہ محترمہ حضرت مریم صدیقہ g کو (معاذ اللہ) خدائے پاک کے ساتھ منسوب کر دیا۔ اسی لیے اللہ پاک نے قرآن مقدس میں جہاں پر عقیدہ ابنیت کی نفی فرمائی وہاں پر ساتھ ہی عقیدہ تثلیث کی بھی نفی فرمائی۔ دیکھئے (سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۰۱)

امہات المومنین اور بنات طیبات i کی ''نسبت'' مرزا صاحب کی ناپاک جسارت:

اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے کیا وہ بھی ملاحظہ کریں۔

مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میں بروزی طور پر (معاذ اللہ) ''بعینہ محمد رسول اللہ ہوں'' اور محمد رسول اللہ ﷺ کی ہر صفت ہر کمال مجھے ''بروزی'' طور پر حاصل ہے۔

اسی دعوے کی غلیظ بیل (شجر خبیثہ) منڈھے چڑھانے کے لیے مرزا صاحب نے عیسائیوں سے بھی بڑھ کر جسارت کی۔ خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی ازواج مطہرات کے لقب کو بھی اپنی طرف منسوب کر لیا اور جیسے ازواج مطہرات ام المومنین یعنی مومنوں کی مائیں ہیں اسی طرح اپنی بیوی نصرت جہاں بیگم کو ''ام المؤمنین'' کہلوایا۔

اورحقیقی ام المؤمنین حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ k کو(معاذ اللہ)اپنی طرف منسوب کرلیا۔

مرزا صاحب کے الہامات ملاحظہ کریں۔

"اذکر نعمتی رایت خدیجتی"

ترجمہ: میری نعمت کو یاد کرتو نے میری خدیجہ کو دیکھا۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع سوم ص377 از مرزا قادیانی)

"اشکر نعمتی رایت خدیجتی"

ترجمہ: میری نعمت کا شکر کر کہ تو نے میری خدیجہ کو دیکھا۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع سوم ص109 از مرزا قادیانی)

اس کی مزید تشریح کی غیرت ایمانی اجازت نہیں دیتی۔(معاذ اللہ،استغفر اللہ)

بہر حال ''محمد رسول اللہ'' ہونے کے دعوے کیساتھ اپنی طرف ''ام المومنین حضرت خدیجہ k '' کی نسبت کرنا یہ مرزا غلام احمد قادیانی کی ذہنی اور نفسیاتی حالت کی نشاندہی کے لیے کافی ہے۔

اس سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ کی شان اقدس میں کیا گالی ہوگی اس میں مرزا صاحب نے بے غیرتی اور بے حیائی کی حد بھی کراس کر لی ہے۔

اس سے پہلے آپ سیدۃ خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا k کے بارے میں مرزا صاحب کا کشف ملاحظہ کر چکے ہیں۔

''کہ حضرت فاطمۃ الزہرا k نے میرا سر اپنی ران پر رکھا اور مجھے ''دکھایا'' کہ میں اس میں سے ہوں۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص 11 حاشیہ از مرزا قادیانی)

(روحانی خزائن جلد 18 ص 213 حاشیہ از مرزا قادیانی)

(معاذ اللہ استغفر اللہ) اس طرح کی گستاخیاں اگر کوئی غیر مسلم بھی کرے تو ایک شرابی اور فاسق فاجر مسلمان بھی اٹھ کر اسے غیرت ایمانی کی وجہ سے جہنم واصل کر دیتا ہے۔تو جو کلمہ گو

ہوکر اور نام نہاد ''مجدد'' اور ''مسیح موعود'' اور ''نبی و رسول'' ہونے کا دعوے دار ہوکر اور ''امام مہدی'' کا مدعی ہوکر ایسی ایسی بکواسات کرے تو کیسے اس کا ایمان باقی بچتا ہے؟

کیا اس کا زبان سے کلمہ پڑھنا اسے اللہ کے عذاب سے بچالے گا؟ اگر کسی مسلمان کے دل میں ذراسی بھی ایمانی غیرت اور شرم وحیا ہوگی تو وہ اسے برداشت نہ کر سکے گا۔ وہ مرزا صاحب پر درود پڑھے گا یا کافر کہے گا؟ آپ خود انصاف کریں۔ اگر مرزا صاحب اسی طرح کی بات آپ کی بیٹی کے بارے میں کرتے تو آپ مرزا صاحب کو امام مہدی مانتے یا بے شرم اور بے حیا کہتے؟

میرے بھائیو اور بہنو! یہاں ایک بات واضح کردوں کہ آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کے تاج وتخت اور رسالت کی ناموس ازواج مطہرات اور بنات محترمات کی قدر ومنزلت سے بھی بڑھ کر ہے۔ اگر ازواج مطہرات اور بنات محترمات، طیبات طاہرات کے بارے میں ایسی باتیں سنتے ہی ایک باغیرت انسان کا خون کھولنے لگتا ہے تو جو شخص محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت ورسالت کو اپنی طرف ''منسوب'' کرے اسے کیونکر برداشت کیا جا سکتا ہے؟

ایک ہے کسی شخص کا نفس نبوت کا دعویٰ کرنا مثلاً کسی نے دعویٰ کیا کہ ''میں نبی ہوں'' کسی نے دعویٰ کیا کہ اب میں رسول ہوں۔ اب نبوت مجھے ملی ہے۔ اب وحی میرے اوپر آتی ہے وغیرہ وغیرہ آنحضرت ﷺ کے بعد نفس نبوت ''نئی نبوت'' کا دعویٰ کرنا کفر اور کذب تو ہے ہی۔ اس سے بھی بڑا کفر اور کذب اور دجل (دھوکہ) یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی ہی ختم نبوت وختم رسالت پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کرنا، دونوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ (آپ پہلے اس کی ایک مثال پڑھ چکے ہیں)

ایک مثال کے طور پر ایک شخص کھڑا ہوکر دعویٰ کرے کہ فلاں بیوہ عورت جو کسی اور کی منکوحہ تھی یہ تو میری منکوحہ ہے'' اب میں اس کا شوہر ہوں حالانکہ وہ شوہر نہیں۔ دوسرا کھڑا ہوکر یہ دعویٰ کرے کہ یہ جو فلاں کی منکوحہ ہے۔ وہ فلاں ''میں ہی ہوں'' اور میں ہی دوبارہ زندہ ہوکر آ گیا ہوں۔ تو ہر سننے دیکھنے والا کہے گا کہ پہلا شخص تو جھوٹا دعوے دار ہے اور دوسرا شخص تو جھوٹا بھی ہے

اور دھوکے باز دجال بھی ہے۔ یہ ہی مثال کسی نئے نفس نبوت کے جھوٹے دعوے دار اور مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی ہے۔ عقل مندوں کے لیے تو ایک بات یا اشارہ ہی کافی ہوتا ہے اگر کوئی سمجھنا چاہے اور اگر کوئی سب کچھ دیکھ اور سن کر سمجھ کر بھی نہ مانے تو اس نے خود نورِ ہدایت کو دیکھ کر اس کا انکار کیا ہے، پھر اس میں دوسرے کا کیا قصور؟

میرے بھائیو اور بہنو! خدا کی قسم یہ ایک حقیقت ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے صرف دعویٰ نبوت ہی نہیں کیا بلکہ ''ظل و بروز'' کی آڑ میں رسالت محمدیہ کو اپنی جانب ''منسوب'' کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے اور سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دے کر ''احمدی'' بنالیا۔

ظل و بروز کو ایک مثال سے سمجھئے:

دوسری مثال کے طور پر اگر کوئی یہ کہے کہ میں موجودہ قادیانی ''خلیفہ'' مرزا مسرور احمد صاحب کا ''ظل و بروز'' ہوں اور ان کی بیوی کا ''ظلی'' طور پر خاوند ہوں یا میں ''بروزی'' خاوند ہوں اور جو اختیارات اور حقوق اپنی بیوی کے متعلق مرزا مسرور صاحب کو حاصل ہیں وہی مجھے بھی حاصل ہیں تو کیا مرزا مسرور احمد صاحب اس بات کو تسلیم کر لیں گے یا کوئی احمدی اسے قبول کر لے گا؟

جو اس مثال کے سوال کا جواب ہے وہی ''ظلی نبی'' اور ''بروزی نبی'' اور ''بعینہ'' محمد رسول اللہ ﷺ اور بعین ''وہی محمد'' وغیرہ کا جواب ہے۔

کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب خود لکھتے ہیں:

''اب ہم تمام صفات میں نبی کریم ﷺ کا ظل ہیں۔

(ملفوظات جلد 2 ص 201 از مرزا قادیانی)

جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔

(ایک غلطی کا ازالہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 ص 212 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! مرزا صاحب کے ''ظل و بروز'' کو اس مثال سے سمجھ لیجیے عقلمند کر کے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے۔

''میں وہی نبی ہوں''، میں وہی ''محمد رسول اللہ ہوں''، میں کوئی ''نیا نبی'' نہیں ہوں اگر کوئی نیا نبی آتا تو نئے کلمے کی ضرورت پیش آتی، ہمارا کلمہ بھی وہی ہے کیونکہ وہی ''محمد رسول اللہ'' دوبارہ آئے ہیں، جو پہلے مکہ میں مبعوث ہوئے تھے وہی اب مرزا صاحب کی شکل میں قادیان میں آئے ہیں، قادیان میں دوبارہ اسی کا ظہور ہوا ہے، قرآن بھی دوبارہ قادیان کے قریب نازل ہوا ہے وغیرہ وغیرہ

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی جماعت کا ترجمان روزنامہ ''الفضل'' لکھتا ہے:

> ''اے مسلمان کہلانے والو! اگر تم واقعی اسلام کا بول بالا چاہتے ہو اور باقی دنیا کو اپنی طرف بلاتے ہو تو پہلے خود سچے اسلام کی طرف آجاؤ جو مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) میں ہو کر ملتا ہے اُسی کے طفیل آج بروتقویٰ کی راہیں کھلتی ہیں اسی کی پیروی سے انسان فلاح ونجات کی منزل مقصود پر پہنچ سکتا ہے اور وہی فخر الاولین وآخرین ہے جو آج سے تیرہ سو برس پہلے رحمۃ العالمین بن کر آیا تھا اور اب اپنی تکمیل تبلیغ کے ذریعے ثابت کر گیا کہ واقعی اس کی دعوت جمیع ممالک وملل عالم کے لیے تھی۔''

(اخبار ''الفضل'' 26 ستمبر 1915ء)

اے میرے بھائیو اور بہنو! خدارا کچھ تو غور کرو، اپنی آخرت بچانے کا فیصلہ کرو اس سے بڑھ کر اور کیا وضاحت اور ثبوت آپ کو چاہیں؟ اب آپ نے فیصلہ کرنا ہے کہ آپ نے مرزا غلام احمد قادیانی کو ظلی نبی، بروزی نبی، تشریعی نبی، غیر تشریعی نبی، امام مہدی، مسیح موعود اور ''بعینہ محمد رسول اللہ'' اور ''عین محمد'' اور ''وہی محمد'' ماننا ہے تو پھر آپ کے ہاتھ سے حقیقی خاتم النبیین حضرت محمد عربی ﷺ کا دامن چھوٹ گیا اور جہاں مرزا صاحب گئے وہیں آپ کو بھی جانا پڑے گا۔

اگر آپ پیارے آقا محسن انسانیت آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا دامن تھامنا چاہتے ہیں تو پھر مرزا صاحب کے دعوؤں اور ان کو ماننے سے آپ کو بری الذمہ ہونا پڑے گا۔

یہ وہ وادی اور مقام ومرتبہ ہے جہاں دو چیزیں اکٹھی نہیں ہوسکتیں۔ حق اور باطل، اسلام اور کفر، دوسرے لفظوں میں اندھیرا اور اجالا دونوں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ آپ کو کسی ایک کا انتخاب

کرنا ہوگا۔اب سب کچھ دیکھ کر، پڑھ کر، غور وفکر کر کے، سمجھ کر، آپ پر اتمام حجت ہوگئی اور آپ اب کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر کے نہیں بیٹھ سکتے نہ ہی قیامت کے دن اللہ کے سامنے یہ کہہ سکتے کہ یا اللہ! ہمیں پتہ نہیں تھا، ہمیں کسی نے بتایا نہیں تھا، سمجھایا نہیں تھا، ہم احمدیت (قادیانیت) کو ہی حقیقی اسلام سمجھ کر لگے رہے، ہمیں کیا خبر تھی کہ یہ راستہ کہیں اور جاتا ہے۔ہم اسی راستے پر اپنی منزل تلاش کرتے رہے۔اللہ رب العالمین کی عزت اور جلال کی قسم قیامت کے دن کوئی تاویل اور بہانہ کام نہ آئیگا۔میرا اور آپ کا رب گواہ ہے کہ اس بندہ عاجز وناچیز نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ تک ''آپ کی امانت'' دعوت ایمان (دین اسلام) پہنچا دوں میرے بھائیو اور بہنو! ابھی وقت ہے موت سے پہلے فیصلہ کر لیجیے۔

کیا مرزا قادیانی ''محمد رسول اللہ ﷺ'' ہیں؟

میرے بھائیو اور بہنو! خدا کی قسم میں بے لوث آپ کا حقیقی خیر خواہ ہوں۔اسی لیے آپ کو مختلف پہلوؤں سے غور وفکر کی دعوت دے رہا ہوں تا کہ آپ اور میں ہم سب دوزخ کی آگ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بچ جائیں۔

آپ کو یہ بھی تو سوچنا چاہیے کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا بچپن، جوانی، شکل وصورت، دماغی حالت اور جسمانی صحت سے ان کے اس دعوے کی تصدیق ہوتی ہے کہ میں ''محمد رسول اللہ ﷺ'' ہوں حالانکہ ہر خاص وعام جانتا ہے کہ مرزا صاحب بہت سے پیچیدہ امراض کا مجموعہ تھے (آپ پہلے پڑھ چکے ہیں۔)

چند ایک مختصر طور پر دوبارہ ملاحظہ کر لیجیے۔

مرزا صاحب کے اپنے بیان کے مطابق:

میں ایک دائم الامراض آدمی ہوں۔ (ضمیمہ اربعین نمبر 3۔4 ص 4 از مرزا قادیانی)

(۱) دوران سر (ضمیمہ اربعین نمبر 3۔4 ص 4) (روحانی خزائن جلد 17 ص 471 از مرزا قادیانی)

(۲) ذیابیطس (شوگر) (نزول المسیح ص 209 حاشیہ)

(۳) تشنج دل کے (دورے) (ضمیمہ اربعین نمبر 3 نمبر 4 مرزا غلام احمد قادیانی)

(۴) ایک رات میں سوسو بار پیشاب (ضمیمہ اربعین نمبر 4 ص 4 مرزا غلام احمد قادیانی)

(۵) ہسٹیریا (دورے) (سیرت المہدی جلد 1 ص 13 جلد 2 ص 55)

(۶) پٹھوں کے کھنچاؤ (دورے) (سیرت المہدی حصہ اول ص 13)

(۷) حالت مردمی کالعدم (تریاق القلوب ص 35 از مرزا قادیانی)

(۸) تشنج اعصاب (سیرت المہدی جلد 1 ص 13)

(۹) مستقل بدہضمی (ریولو مئی 1928ء)

(۱۰) اکثر دست آنا (بیس برس تک) (نسیم دعوت ص 68)

(۱۱) بی پی لو (B.P.Low) (نسیم دعوت ص 68)

(۱۲) دردگردہ (ذکر حبیب ص 129)

(۱۳) مردانہ کمزوری (مکتوبات احمد جلد 5 خط نمبر 14 ص 5 از مرزا قادیانی)

(۱۴) اعصابی کمزوری (رسالہ ریولو قادیان مئی 1937ء)

(۱۵) اکثر اچانک بے ہوشی (الحکم 21 مئی 1934ء)

(۱۶) قولنج درد (مکتوبات احمد یہ جلد 5 خط نمبر 2 ص 119 از مرزا قادیانی)

(۱۷) خونی بواسیر (مکتوبات احمد یہ جلد 5 خط نمبر 2 ص 119 از مرزا قادیانی)

(۱۸) حافظہ نہایت ابتر (مکتوبات احمد یہ جلد 5 نمبر 3 ص 131 از مرزا قادیانی)

(۱۹) کھانسی دمہ (ذکر حبیب ص 364)

(۲۰) دانتوں داڑھوں میں کیڑے (سیرت المہدی حصہ دوم ص 135)

(۲۱) گنجا پن (ذکر حبیب ص 360)

(۲۲) مائی او پیا (آنکھوں کی مستقل بیماری) (سیرت المہدی حصہ سوئم ص 119)

(۲۳) دق (حیات احمد جلد دوم نمبر اول ص 79)

(۲۴) سِل (ٹی بی) (سیرت المہدی حصہ اول ص 42)

(۲۵) خارش کاربنکل پھوڑے (سیرت المہدی حصہ سوم ص327اور ص53)

(۲۶) زبان کی لکنت (سیرت المہدی حصہ دوم ص25)

(۲۷) مراق مالیخولیا (جنون) (سیرت المہدی ص55 جلد2 بدر جون 1906ء)

(۲۸) نقرس (جوڑوں کا درد) (سیرت المہدی حصہ دوم ص28)

(۲۹) پھٹی ہوئی ایڑیاں (سیرت المہدی حصہ دوم ص125)

(۳۰) جوانی میں بال سفید (سیرت المہدی حصہ دوم ص11)

(۳۱) ریگنن کا درد (مکتوبات احمدیہ از مرزا قادیانی)

(۳۲) جسمانی قویٰ مضمحل (آئینہ احمدیت ص186)

(۳۳) دماغی بے ہوشی (الحکم 21 مئی 1934ء)

(۳۴) غشی (سیرت المہدی جلد1 ص13)

(۳۵) دل ودماغ سخت کمزور (تریاق القلوب ص35 از مرزا قادیانی)

(۳۶) مسلوب القویٰ (آئینہ احمدیت ص186)

(۳۷) مرگی (حقیقۃ الوحی ص363 از مرزا قادیانی)

(۳۸) دردسر (ضمیمہ اربعین نمبر3 نمبر4 ص4)

(۳۹) کمی خواب (ضمیمہ اربعین نمبر3 نمبر4 ص4)

(۴۰) دایاں ہاتھ معذور (سیرت المہدی جلد1 ص198)

مرزا صاحب کا اہم اعتراف:

بیماریوں کا شکار کب ہوئے؟:

''اوپر کے حصے میں دوران سر ہے اور نیچے کے حصے میں کثرت پیشاب اور یہ دونوں مرض اس زمانہ سے ہیں جس زمانہ سے میں نے اپنا دعویٰ مامور من اللہ ہونے کا شائع کیا۔''

(حقیقۃ الوحی ص206 اور 207 از مرزا قادیانی)

مرزا صاحب خود اقرار کر رہے ہیں کہ یہ بیماریاں مجھے اس وقت سے ہیں جب سے میں نے دعوے کیے ہیں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اللہ پاک کی طرف غلط باتیں اور دعوے منسوب کرنے کی پاداش میں اللہ نے دنیا میں بھی اتنی بیماریاں اور خبیث قسم کے امراض مسلط کر دیے ہوں اور آخرت کا عذاب الگ، بہرحال بات امراض کی ہورہی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی زندگی کا آخری فقرہ جو انہوں نے اپنے سسر سے بولا ''میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہوگیا ہے۔'' (حیات ناصر ص14)

''اور بالآخر وبائی ہیضہ کا شکار ہوکر دست اور قے کرتے ہوئے دگرگوں حالت میں موت سے ہمکنار ہوئے۔''

(سیرت المہدی ص11+12 از مرزا بشیر احمد ایم اے)

میرے بھائیو اور بہنو! اب آپ انصاف کیجیے کہ کیا ان تمام امراض کو (نعوذ باللہ) محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کیا جاسکتا ہے؟

کیا آنحضرت ﷺ بھی (نعوذ باللہ) (جنون) ہسٹریا، ذیابیطس، سلسل ابول، کثرت اسہال، سوہضم، ضعف قلب، ضعف دماغ، ضعف اعصاب حتیٰ کہ ''حالت مردمی کالعدم کے شکار ہوسکتے تھے؟ (نعوذ باللہ۔ استغفر اللہ)

یقیناً ہرگز ہرگز نہیں۔

ایک طرف مرزا صاحب حالت مردمی کالعدم اور اتنی بیماریوں کا اعتراف کرتے ہیں اور دوسری طرف وہ بڑی شوخ چشمی سے خود کو ''محمد رسول اللہ ﷺ'' کا بروز ومظہر اور ''حسن واحسان میں آپ کی نظیر'' کہتے ہیں۔

کیا غیر اقوام یہ نہیں سوچیں گی کہ اگر قادیان کا ''محمد رسول اللہ'' اس طرح کا اور ان امراض کا شکار ہے تو مسلمانوں کے ''محمد رسول اللہ a '' بھی نعوذ باللہ ایسے اور انہی امراض کے مریض ہونگے۔ (نعوذ باللہ، معاذ اللہ استغفر اللہ)

اس سے زیادہ وضاحت اور تشریح کرنے سے ہمارا قلم قاصر ہے آپ خود انصاف کیجیے۔

ہندوؤں کا عقیدہ ''آوا گون'' اور مرزا صاحب

میرے بھائیو اور بہنو! جس طرح ہندوؤں کا عقیدہ ''آوا گون'' ہے (یعنی دوسرے جنم کا عقیدہ) کہ انسان دوبارہ سات تک جنم لیتا ہے۔

بعینہ اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے ''بروز'' کا عقیدہ بنایا اور یہ دعویٰ کیا کہ وہ محمد رسول اللہ کا ''بروز'' ہیں اور محمد رسول اللہ کی دوبارہ بعثت (دوبارہ جنم) مرزا غلام احمد قادیانی کے ''روپ'' میں ہوئی۔

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب بروز کی تفسیر ''جنم'' اور ''اوتار'' کے ساتھ کرتے ہیں وہ خود کو کبھی محمد رسول اللہ کا ''بروز'' کہتے ہیں اور کبھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا، کبھی تمام حضرات انبیاء کرام f کا، کبھی ہندووں کے کرشن جی مہاراج کا اور کبھی برہمن کا۔

ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق انسان کی جزا وسزا کے لیے یہی صورت مقدر ہے کہ اسے اچھے یا برے، نیک یا بد، اعمال کے مطابق مرنے کے بعد کسی اچھے یا برے قالب (روپ) میں منتقل کر کے دوبارہ دنیا میں بھیج دیا جاتا ہے۔ جس کو وہ ''نیا جنم'' یا ''نئی جون'' کہتے ہیں۔ (ہندو آج تک یہ فیصلہ نہ کر سکے کہ یہ کسی انسان کا کونسا جنم ہے پہلا یا ساتواں اور پھر ساتویں جنم کے بعد کیا ہوتا ہے اس کا بھی فیصلہ نہ کر سکے۔)

ہندوؤں کے عقیدہ تناسخ (آوا گون) اور مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے عقیدۂ ''بروز'' کے مطابق اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضور خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ سے .... نعوذ باللہ، معاذ اللہ، استغفر اللہ .... پہلی جون (پہلی بعثت) میں کون سا پاپ (گناہ) ہوا تھا کہ انہیں دوبارہ مرزا غلام احمد قادیانی کی ناقص شکل (روپ) میں دوسرے جنم میں (بعثت ثانی) بھیج دیا گیا؟

میرے بھائیو اور بہنو! کچھ تو غور کرو، کچھ تو خیال کرو، دیکھو مرزا صاحب کے دعوے کس کس طرح اور کہاں کہاں پر جا کر زد لگا رہے ہیں، عقل اور ہوش وحواس سے سوچو گے تو تڑپ اٹھو گے اور ''احمدیت'' قادیانیت سے کنارہ کش ہو جائیں گے۔ (ان شاء اللہ)

پہلی اور دوسری ''بعثت'' جنم کا موزانہ

صورت وسیرت

پہلی بعثت میں آپ ﷺ ظاہری و باطنی حسن و جمال کا پیکر خوبصورت نورانی کامل واکمل اور صحیح البدن تھے۔

جبکہ (نعوذ با اللہ) دوسری بعثت (دوسرے جنم) میں مرزا قادیانی صاحب کی شکل (روپ) میں امراض خبیثہ کا مجموعہ اور دائیں ہاتھ سے معذوری، شکل گنواروں جیسی، جسمانی اور ظاہری و باطنی بدصورتی آنکھیں نیم کھلی۔

چالیس مردوں کی قوت

پہلی بعثت میں آپ ﷺ کو انبیاء کرام f والی چالیس مردوں کی طاقت ملی۔

جبکہ (نعوذ باللہ) دوسری بعثت (دوسرے جنم) میں مرزا قادیانی صاحب کی شکل (روپ) میں مردانہ کمزوری، نامردی اور حالت مردمی کالعدم ملی افیون، بھنگ اور شراب کے مرکبات، تریاقی الٰہی اور ذدجام عشق۔ جیسے نسخہ جات کا استعمال کرنا پڑا۔

سپہ سالار اعظم

پہلی بعثت میں آپ ﷺ مضبوط دل، جری اور بہادر سپہ سالار اعظم تھے۔

جبکہ (نعوذ باللہ) دوسری بعثت (دوسرے جنم) میں مرزا صاحب کی شکل (روپ) میں کمزور دل ودماغ، اعصابی کمزوری، ضعف دل ودماغ کے دورے، فریضہ جہاد کا انکار اور بزدلی۔

صاحب شریعت آخری رسول

پہلی بعثت میں آپ ﷺ اولوالعزم برگزیدہ نبی اور آخری صاحب شریعت رسول تھے۔ اللہ پاک کے محبوب اور قیامت تک آنے والے انسانوں اور جنوں غرض تمام کائنات کے آخری نبی بنے۔

جبکہ دوسری بعثت (دوسرے جنم) میں (نعوذ باللہ) غیر تشریعی نبی مرزا صاحب کی شکل (روپ) میں۔

نہ شاعر نہ مجنون:

پہلی بعثت میں شعروشاعری آپ ﷺ کے بلند پایہ مقام ومرتبہ کے لائق نہ تھی اللہ پاک نے خود فرمایا کہ میرا نبی ﷺ نہ شاعر ہے نہ مجنون ہے بلکہ رب العالمین کے رسول ہیں۔

جبکہ دوسری بعثت (دوسرے جنم) میں مرزا صاحب کے روپ میں (نعوذ باللہ) فحش اور بے ہودہ شعروشاعری کرنے والے (پیچھے آپ پڑھ چکے ہیں) اور مراق مالیخولیا (جنون) کے مریض۔

سب سے بلند اخلاق والے

پہلی بعثت میں آپ ﷺ سپہ سالار اعظم، فاتح اعظم، مجاہد اعظم اور اخلاق سے دلوں کو فتح کرنے والے تھے۔

جبکہ دوسری بعثت (دوسرے جنم) میں مرزا صاحب کی شکل میں انگریز کے غلام اور حمایتی فریضہ جہاد کے مخالف ہیں۔ انگریز کے خود کاشتہ پودا اور تمام امت مسلمہ کو گالیاں دینے والے بداخلاق۔

نبی امی

پہلی بعثت میں آپ ﷺ ''نبی اُمّی'' تھے۔

جبکہ (نعوذ باللہ) دوسری بعثت (دوسرے جنم) میں مرزا صاحب کی شکل (روپ) میں گل علی شاہ اور فضل الٰہی/ شیعہ) کے سامنے شاگرد بن کر بیٹھنا پڑا اور طب اپنے والد سے پڑھی۔ افیونی اور بے نمازی استادوں کے شاگرد۔

عظمت و ہیبت والے

پہلی بعثت میں آپ ﷺ کی جلالت وعظمت کا یہ عالم تھا کہ دنیا کے قاہر وجابر بادشاہ کو خاطر میں نہ لاتے تھے اور اس وقت کی سپر طاقتیں کانپتی تھیں۔

جبکہ (نعوذ باللہ) دوسری بعثت (دوسرے جنم) میں مرزا صاحب کی شکل (روپ) میں عجز ودر ماندگی اور چاپلوسی کا یہ عالم ہوا کہ عیسائی ملکہ برطانیہ کو (جس کو کبھی غسل جنابت بھی نصیب نہ ہوا) یہ عرض داشت پیش کرنے لگے ملاحظہ کیجیے:

''اس عاجز (مرزا غلام احمد قادیانی) کو وہ اعلیٰ درجہ کا اخلاص اور محبت اور جوش اطاعت حضور ملکہ معظّمہ اور اس کے معزز افسروں کی نسبت حاصل ہے جو میں ایسے الفاظ نہیں پاتا۔ جن میں اس اخلاص کا اندازہ بیان کر سکوں اس سچی محبت اور اخلاص کی تحریک سے جشن شست سالہ جوبلی کی تقریب پر میں نے ایک رسالہ حضرت قیصرہ ہند دام اقبالہا کے نام تالیف کر کے اور اس کا نام ''تحفہ قیصریہ'' رکھ کر جناب ممدوحہ کی خدمت میں بطور درویشانہ تحفہ کے ارسال کیا تھا اور مجھے قوی یقین تھا کہ اس کے جواب سے مجھے عزت دی جائے گی اور امید سے بڑھ کر میری سرفرازی کا موجب ہوگا............مگر مجھے نہایت تعجب ہے کہ ایک کلمہ شاہانہ سے بھی ممنون نہیں کیا گیا۔ اور میرا کانشس ہرگز اس بات کو قبول نہیں کرتا کہ وہ ہدیہ عاجزانہ یعنی رسالہ تحفہ قیصریہ حضور ملکہ معظّمہ میں پیش ہوا ہو اور پھر میں اس کے جواب میں ممنون نہ کیا جاؤں۔ یقیناً کوئی اور باعث ہے جس میں جناب ملکہ معظّمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کے ارادہ اور مرضی اور علم کو کچھ دخل نہیں لہٰذا اس حسن ظن نے جو حضور ملکہ معظّمہ دام اقبالہا کی خدمت میں رکھتا ہوں مجھے مجبور کیا کہ میں اس تحفہ یعنی رسالہ تحفہ قیصریہ کی طرف جناب ممدوحہ کو توجہ دلاؤں اور شاہانا منظوری کے چند الفاظ سے خوشی حاصل کروں اسی غرض سے یہ عریضہ روانہ کرتا ہوں۔

میں دعا کرتا ہوں کہ خیر و عافیت اور خوشی کے وقت میں اللہ تعالیٰ اس خط کو حضور قیصرہ ہند دام اقبالہا کی خدمت میں پہنچا دے اور پھر جناب ممدوحہ کے دل میں الہام کرے کہ وہ اس سچی محبت اور سچے اخلاص کو جو موصوفہ کی نسبت میرے دل میں ہے اپنی پاک فراست سے شناخت کر لیں اور رعیت پروری کی رو سے مجھے رحمت جواب سے ممنون فرمائیں۔''

(ستارہ قیصریہ ص2 از مرزا قادیانی)

میرے بھائیو اور بہنو! کتاب ''ستارہ قیصریہ'' اور ''تحفہ قیصریہ'' کا ذرا خود مطالعہ کر کے دیکھو کہ مرزا صاحب نے کافرہ عیسائی ملکہ برطانیہ کی شان میں کیسے کیسے قلابے ملائے اور ''دوسری بعثت'' (دوسرے جنم) کی اس پستی اور گراوٹ کا مشاہدہ کرو اور چاپلوسی، خوشامد اور قصیدہ گوئی دیکھو کہ قادیان کے جعلی ''محمد رسول اللہ'' صلیب پرست اور ناپاک ملکہ کو اپنی محبت واخلاص، (جس کو وہ اپنی ''پاک'' فراست سے شناخت کرلے گی) اطاعت، وفا شعاری اور بندگی وغلامی کا کن گھٹیا الفاظ میں یقین دلا رہے ہیں۔

اوراسے طول طویل............لیکن بے مغز و بے مصرف اور بے فائدہ خطوط پے در پے لکھتے ہیں اور وہ ''غلام ابن غلام'' کے خط کی رسید (جواب) بھیجنا بھی گوارا نہیں کرتی اب آپ خود غور کریں کہ پہلی بعثت کی وہ عظمت ورفعت اور خودساختہ دوسری بعثت ''دوسرے جنم'' کی یہ پستی اور گراوٹ؟

ذرا سوچو اور سوچ کر بتاؤ کہ نعوذ باللہ محمد رسول اللہ ﷺ سے وہ کونسا گناہ ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی سزا میں (نعوذ باللہ) آپ ﷺ کو پنجاب کے ایک گاؤں ''قادیان'' کے مغل بچہ کے روپ میں بھیج دیا؟ خود ذرا سوچ سمجھ کر انصاف سے فیصلہ کریں۔ ایسا سمجھنا اور ماننا اس سے بڑا اور کیا ظلم ہوگا؟

پہلی بعثت کی روحانیت کم ''دوسری'' کی زیادہ:

ایک نہایت تعجب خیز اور مضحکہ خیز مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا یہ دعویٰ ہے ملاحظہ کیجیے۔

''دوسری بعثت'' کی روحانیت محمد رسول اللہ ﷺ کے زمانہ کی روحانیت سے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔ (خطبہ الہامیہ ص 181 مرزا غلام احمد قادیانی)

اور مرزا صاحب کا یہ دعوی کہ:

''آپ ﷺ کے زمانہ میں اسلام ہلال (پہلی رات کا چاند) کی مانند تھا اور اب بدر کامل (چودھویں چاند کا رات) بن چکا ہے میرے طفیل۔''

(خطبہ الہامیہ ص 184 از مرزا قادیانی)

یعنی آنحضرت ﷺ کے مبارک دور میں جس کو خیر القرون کہا گیا۔ یعنی سب سے بہترین دور ہے اس دور میں اور آنحضرت ﷺ کی موجودگی میں اسلام ہلال (پہلی رات کا چاند جس کی روشنی بالکل نہیں ہوتی اور جلد ہی منظر سے ہٹ جاتا ہے) کی طرح تھا اور اب اللہ نے مرزا صاحب کے ذریعے اسلام کو بدر کامل (چودھویں رات کا چاند جس کی آب وتاب اپنے عروج پر ہوتی ہے) بنادیا۔

جس بھی شخص کے سینے میں دل اور دل میں ایمان کی ذرا سی بھی رمق موجود ہو اور جسے آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس سے عقیدت ومحبت کا ادنیٰ سے ادنیٰ تعلق بھی ہے۔ جس کی چشم بصیرت سیاہ وسفید کے درمیان تمیز کرنے کی کسی درجہ میں بھی صلاحیت رکھتی ہے۔ کیا وہ مرزا صاحب کے ان تعلیٰ آمیز دعوؤں کو ایک لمحہ کے لیے بھی قبول کر سکتا ہے یہ کس قدر بے ہودہ اور لغو بات ہے ابتداء میں اسلام ایک بغیر روشنی کے چاند کی طرح تھا اور اب چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہو چکا ہے اس سے زیادہ آنحضرت ﷺ اور اسلام کی توہین اور تنقیص اور کیا ہو گی؟

میرے بھائیو اور بہنو! ذرا اس نکتہ پر بھی غور فرمایئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی ''اعلیٰ واکمل روحانیت'' نے دنیا میں کونسا روحانی انقلاب برپا کر دیا؟ اور ان کے ''بدر کامل'' نے دنیا کو کیا روشنی عطا کی؟

اور ان کے ''روحانی عروج'' نے سفلی خواہشات اور مادیت کے سیلاب کے سامنے کون سا بند باندھ دیا؟

ہر چیز کو جھٹلایا جا سکتا ہے مگر حقیقت اور ساری دنیا کے مشاہدے کو جھٹلانا ممکن نہیں۔

مرزا صاحب کی اسی ''بعثت ثانیہ'' پر تقریباً ایک صدی کا عرصہ گزر چکا ہے اور ساری دنیا کے حالات دیکھ کر فیصلہ کریں کہ مرزا صاحب کے ان بلند بانگ دعوؤں سے کیا دنیا کا رخ بدلا ہے؟ کفر، شرک، فسق فجور اور ظلم میں کوئی کمی واقع ہوئی؟

زبان سے تو دعوے اعلیٰ واکمل روحانیت کے کرنا بہت آسان ہے مگر سوال تو یہ ہے کہ اس ''روحانیت'' کا مصرف کیا تھا اور اس کا نتیجہ کیا نکلا؟

مرزا صاحب نے اپنی ''بعثت ثانیہ'' کے ''بدر کامل'' کی روحانیت سے ساری دنیا کو تو کیا روشن کرنا تھا اور کیا انقلاب برپا کرنا تھا یہ تو بہت دور کی بات ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! آپ مرزا صاحب کی اپنی مذہبی زندگی دیکھیں کہ نہ کبھی حج کیا، نہ اعتکاف کیا، نہ تسبیح پڑھی، نہ کبھی زکوٰۃ دی، غیر عورتوں سے ٹانگیں دبواتے اور کہا کہ تھیٹر دیکھنے تو ہم بھی گئے تھے۔ علاج کے نام پر نشہ آور اشیاء استعمال کرتے۔ فحش اور بے ہودہ شاعری کرتے۔ مخالف علماء کرام و مشائخ عظام اور پوری دنیا کے تمام مسلمانوں کو کتا بندر خنزیر اور حرام زادے کہتے۔ لوگوں کا مال کتابیں چھپوانے کے نام پر ہڑپ کر جاتے، دین کے نام پر چندہ لیتے اور ذاتی عیش و عشرت پر اڑا دیتے۔ حساب مانگنے پر بگڑ جاتے۔ اللہ پاک کی اور تمام حضرات انبیاء کرام f اور خاص طور پر آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرتے۔ جھوٹی پیشین گوئیاں کرتے جو پوری نہ ہوتیں وغیرہ وغیرہ تمام حوالے آپ دیکھ چکے ہیں یہ تو اپنی ''بعثت ثانیہ'' کی ''روحانی'' زندگی کا ایک پہلو ہے۔

مرزا صاحب کا روحانی انقلاب:

جنہوں نے مرزا صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی اور مرزا صاحب کے مخلص پیروکار ''صحابی'' بنے اور سال ہا سال تک مرزا صاحب کے ''صحبت یافتہ'' رہے، ان کی زندگی میں مرزا صاحب کی ''اعلیٰ واکمل روحانیت'' سے کیا انقلاب آیا۔ اس کے لیے خارجی شہادت اور کسی مخالف کے حوالے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے 1893ء کے ''اشتہار التوائے جلسہ'' میں جو ''شہادۃ القرآن کے ساتھ ملحق ہے اپنی جماعت کی ''اخلاقی بلندی'' کا جو نقشہ کھینچا ہے اسی کا مطالعہ کافی ہے (آپ پہلے پڑھ چکے ہیں) یہاں اس کا مختصراً خلاصہ پیش کرتے ہیں۔

بقول مرزا غلام احمد قادیانی صاحب

ان کی جماعت کے بیشتر افراد اب تک نااہل، بے تہذیب، ناپاک دل، اللہ کی محبت سے خالی، پرہیزگاری سے عاری، کج دل، متکبر، بھیڑیوں کی مانند، سفلہ، خود غرض، لڑا کے، حملہ

آور، گالیاں بکنے والے، کینہ پرور، کھانے پینے پرنفسانی بحثیں کرنے والے،نفسانی لالچ کے مریض،ضدی، درندوں سے بدتر اور درحقیقت جھوٹ کو نہ چھوڑنے والے ہیں۔

پھرمزید تیرہ چودہ سال بعدان کی جماعت کی اخلاقی سطح جس قدر بلند ہوئی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اپنی آخری تصنیف میں اس کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچتے ہیں۔

''ابھی تک ظاہری بیعت کرنے والے بہت سارے ایسے ہیں کہ نیک ظنی کا مادہ بھی ہنوز ان میں کامل نہیں اور ایک کمزور بچہ کی طرح ہر ایک ابتلا کے وقت ٹھوکر کھاتے ہیں اور بعض ایسے بدقسمت ہیں کہ شریر لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں اور بدگمانی کی طرف ایسے دوڑتے ہیں جیسے کتا مردار کی طرف۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص88)

جب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی پوری زندگی کی پچیس تیس سالہ محنت کا ثمرہ بقول ان کے ''جیسے کتا مردار کی طرف'' نکلا تو اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ان کے بعد ان کی جماعت کی ''روحانیت'' کا معیار کتنا ''بلند'' اور نام نہاد (بدر کامل چودھویں کے چاند کی طرح) ہوا ہوگا؟

لاہوری فریق نے قادیانی فریق کے خلیفہ (مرزا بشیر الدین محمود) اور اس کے مقتدر لیڈروں پر۔اسی طرح قادیانی فریق نے لاہوری فریق کے امیر (مسٹر محمد علی) اور اس کے ممتاز ممبروں (جو سب کے سب مرزا صاحب کے طویل صحبت یافتہ پیروکار ''صحابی'' تھے) پر الزامات کی جو بوچھاڑ کی ہے۔وہ کس کے علم میں نہیں؟

ان میں اخلاقی اعتبار سے زنا، لواطت، چوری، بدکاری، قتل وغارت، تعلیٰ وتکبر، حرام خوری، خودغرضی، فریب کاری، مغالطہ اندازی اور بددیانتی، خیانت کے الزامات اور دینی لحاظ سے کفر وشرک، ارتداد ونفاق اور تحریف وتلبیس کے الزمات سرفہرست ہیں۔ یہ وہ لوگ تھے جن کی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی ''اقویٰ واکمل اور اشد روحانیت'' نے برسہا برس تک تربیت کی جن کو مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے ''فرشتہ'' کہلانے کا اور ''صحابی'' کہلانے کا شرف حاصل ہوا، جن کے حق میں مرزا صاحب نے الہامی بشارتیں سنائیں، جو مرزا صاحب کے نقیب

اور داعی تھے، ان کے ایسے اخلاقی قصے (جن کو سن کر تہذیب وشرافت سر پیٹ لے) گلی کوچوں میں گائے جاتے ہیں، اخباروں اور رسالوں میں چھپتے ہیں، ان کی صدائے بازگشت سے عدالتوں کے کٹہرے گونج اٹھتے ہیں، یہ تھا مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی روحانیت کا ''اصلاحی کارنامہ'' اور یہ تھا ان کے پُر غرور دعوؤں کا نتیجہ کہ ان کی ''روحانیت'' آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے ''اقویٰ اکمل اور اشد'' ہے۔

حقیقی خلاصہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا ''محمد رسول اللہ'' اور ''عین محمد'' بننا اور ''پہلے سے بڑھ کر شان والا'' ''محمد رسول اللہ'' بننا اور ہلال کے مقابلے میں ''بدر کامل'' کا دعویٰ کرنا اور محمد رسول اللہ ﷺ کا بعثت ثانیہ ''بروزی'' اور ظلی طور پر آنے (قادیان میں دوبارہ آنے کا عقیدہ پیش کرنا خود کو بروز محمد ﷺ کی حیثیت سے ''محمد رسول اللہ'' قرار دینا اور پھر اس ''قادیانی بعثت'' کو مکی بعثت سے اعلیٰ و برتر قرار دینا نہ صرف اسلامی عقیدے کے خلاف ہے بلکہ قرآن پاک کی تصریحات اور نصوص قطعیہ کے بھی سراسر منافی ہے۔ بلکہ یہ عقل وخرد کے اعتبار سے آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس پر بدترین ظلم اور بہتان ہے بلکہ آپ ﷺ سے ناقابل معافی اور ناقابل برداشت سنگین مزاق ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! جو مرزا صاحب سے متاثر ہو چکے ہو یا ان کو مانتے ہو۔ اگر آپ کے دل میں خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی عزت وحرمت کی کوئی رمق باقی ہے تو میں آپ سے اس حرمت نبوی ﷺ کا واسطہ دے کر بڑے درد دل سے گزارش کرتا ہوں کہ خدارا ان حقائق پر ٹھنڈے دل سے غیر جانبدار ہو کر اور اللہ سے ہدایت مانگتے ہوئے غور فرمایئے۔

آخری سانس کا کوئی پتہ نہیں کب پورا ہو جائے، اور مہلت ختم ہو جائے، ابھی وقت ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی پیروی سے دست بردار ہو کر حضور خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کے دامن رحمت سے وابستہ ہو جائیں۔ ان شاء اللہ روز محشر حضور ﷺ کی شفاعت آپ کو نصیب ہو گی۔ اللہ پاک آپ کے دل کی آنکھیں اور سینہ اسلام کے لئے کھول دے۔

آمین یا ارحم الراحمین۔

اندھیرے سے روشنی تک

ہزاروں ''احمدیوں'' نے کیوں اسلام قبول کیا؟

میرے بھائیو اور بہنو! انسان غلطی اور خطا کا پتلا ہے اس سے گناہ بھی ہو جاتا ہے اور کبھی شیطان کی مسلسل کوششوں سے راہ حق سے بھٹک کر گمراہی اور کفر و ارتداد کے گڑھے میں بھی بدقسمتی سے جا گرتا ہے مگر حقیقی انسان وہ ہے جو غلطی اور گناہ کے بعد اس کو غلطی اور گناہ جان کر اس پر نادم و شرمندہ ہو کر توبہ کر لے۔

حدیث پاک کے مطابق گناہ کے بعد سچے دل سے توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے کہ گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ خاص طور پر کفر و ارتداد کے گناہ کے بعد سچے دل سے تائب ہو کر واپس اسلام کے دامن رحمت میں آنے والا تو بڑا ہی خوش قسمت ہوتا ہے کہ اسے اللہ پاک نے موت سے قبل ہی ہدایت عطا فرمادی۔

اسلام کے اولین دور میں بھی مسیلمہ کذاب کی وجہ سے اور منکرین زکوٰۃ کی شکل میں جب ارتداد پھیلا۔ پھر اس کے بعد ہزاروں ایسے خوش قسمت تھے کہ جو واپس دین اسلام کی طرف پلٹ آئے۔ اسی طرح اسلامی تاریخ میں لاکھوں ایسے مسلمان گزرے ہیں جو کسی فتنے کے جال میں جانے یا انجانے میں پھنس گئے مگر اللہ کی رحمت سے دوبارہ واپس دین فطرت یعنی دین اسلام کی طرف لوٹ آئے۔

پچھلی صدی میں بھی جب مرزا غلام احمد قادیانی نے مہدویت، مسیحیت اور مجددیت کے دعوؤں کے بعد نبوت اور رسالت کے دعوے کیے۔ اپنے الگ مذہب ''جماعت احمدیہ'' یعنی ''احمدیت'' کی بنیاد رکھی۔ اپنے پیروکاروں کا نام اپنے نام غلام احمد کی نسبت سے ''احمدی'' رکھا (حالانکہ مرزا صاحب کا نام غلام احمد تھا اور پیروکاروں کا نام ''غلامی'' رکھنا چاہیے تھا نا کہ احمدی)۔

تمام مسلمانوں کو جو محمد عربی ﷺ کو آخری نبی اور سچا رسول مانتے تھے اور مرزا صاحب کے غلط دعوے کو نہیں مانتے تھے ان کو مرزا صاحب نے کافر، مرتد، جہنمی خنزیر سے بدتر۔ حرام زادے، ولدزنا اور مسلمان خواتین کو (بلاتفریق نیک وبد) کتیا کہا۔ صرف اپنے پیروکاروں کو ''احمدی'' کہا۔

اس سرزمین پنجاب کے دیہاتی فتنے میں کچھ سادہ لوح اور کچھ دین سے ناواقف اور کچھ بدقسمت علم والے بھی پھنس گئے اور بدقسمتی سے ''احمدیت'' قادیانیت کو اسلام سمجھ کر قبول کر بیٹھے مگر جب ان پر حقیقت واضح ہوئی اور دل کی آنکھیں کھلیں اور انہوں نے ظاہری طور پر بھی صاف دیکھا کہ یہ اسلام نہیں بلکہ اسلام کے نام پر دھوکہ دیا جا رہا ہے۔

مثال کے طور پر جیسے کوئی بکرے کے حلال گوشت کے نام پر کسی اور جانور کا حرام گوشت بیچے تو یہ ظلم بھی ہے اور دھوکہ بھی ہے یعنی بورڈ تو بکرے کے گوشت کا آویزاں ہو مگر بیچا خنزیر کا حرام گوشت جا رہا ہو تو کتنا بڑا دھوکہ ہے۔

یہی حالت ہے ''احمدیت'' قادیانیت کو اسلام کہنے والوں کی اور باقی تمام کافر جو کھلم کھلا اپنے مذہب کا پرچار اپنے مذہب کے نام سے کرتے ہیں اسلام کے نام پر نہیں ان کی مثال ہے کہ خنزیر کا بورڈ آویزاں کر کے خنزیر کا ہی گوشت بیچتے ہیں دھوکہ نہیں دیتے کفر تو کرتے ہیں دجل وفریب نہیں کرتے۔

اس تمام صورتحال کا جب کچا چٹھا کھلا تو بہت سارے خوش قسمت لوگوں کو اللہ پاک نے دوبارہ سچے دین اسلام کی آغوش میں آنے کی توفیق دی۔ جو صبح کے بھولے ہوئے شام کو گھر آ گئے'' بھولنے کے باوجود اللہ کے خاص فضل وکرم اور رحمت سے زندگی کی شام ہونے سے پہلے پہلے واپس اپنے گھر سچے دین (اسلام) میں آ گئے۔

اس ایک صدی سے زائد کے عرصہ میں لاکھوں ایسے بھائیوں اور بہنوں کی قادیانیت (احمدیت) سے تائب ہونے اور قبول اسلام کی دلچسپ، ہوشربا اور ایمان افروز آپ بیتیاں سامنے آ چکی ہیں کہ انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے خودساختہ معجون مرکب مذہب قادیانیت (احمدیت) کو مذہبی، سیاسی، معاشرتی اور اخلاقی لحاظ سے کیسا پایا؟

ان لاکھوں سابقہ قادیانیوں (احمدیوں) میں سے چند ایک کے صرف چند جملوں کو مختصر طور پر میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں تا کہ آپ بھی دیکھیں۔

آخر کیا وجہ تھی کہ یہ لوگ قادیانیت (احمدیت) کو چھوڑ کر سچے دین اسلام کے دامن رحمت میں واپس آ گئے؟ یہ مقدر کے سکندر گمراہی اور ضلالت کے تاریک گڑھوں سے نکل کر اسلام کے پُرنور اور ابدی اجالے میں آئے۔ کیونکہ یہ گھر کے بیدی کی حیثیت سے قادیانیت کے سربستہ رازوں سے بھی واقف تھے۔ جن کے قبول اسلام سے خود ساختہ ''نبوت'' کے ایوانوں میں زلزلہ برپا ہو گیا۔

یہ اعتراف کرتے ہیں کہ قادیانیت مذہب کے نام پر واہموں، وسوسوں، مفروضوں اور خام خیالیوں کا مجموعہ ہے۔ قبول اسلام کے جرم میں اور اظہار حق کی پاداش میں ان مظلوموں، نو مسلموں پر مظالم اور مصائب کے وہ پہاڑ ٹوٹے اگر یہ دنوں پر وارد ہوتے تو راتیں بن جاتیں۔ مگر یہ بندگان خدا ایمانی طاقت اور نصرت خداوندی سے ڈٹے رہے۔

لاکھوں خوش قسمتوں میں سے چند ایک کا مختصر تعارف ونقطہ نظر اور آپ بیتی آپ بھی ملاحظہ کیجیے۔ نو مسلمین کی کہانی ان ہی کی زبانی:

ہم نے احمدیت (قادیانیت) کو کیوں اور کیسے چھوڑا؟

مولانا لال حسین اختر m

لال حسین اختر اورینٹل کالج لاہور میں پڑھے پھر لاہوری ''احمدی'' بنے۔ انجمن کے تبلیغی کالج سے سنسکرت پڑھی اور ہندوؤں کی ویدوں کا مطالعہ کیا پھر لاہوری ''احمدیوں'' کے بڑے مبلغ اور مناظر بنے۔ بلکہ احمدیہ ایسوسی ایشن کے سیکرٹری رہے۔ اخبار ''پیغام صلح'' کے ایڈیٹر بھی رہے اور ''محصل'' کے ذمہ دار رہے۔ آٹھ سال تک قادیانیت کی تبلیغ واشاعت کرتے رہے۔ اس وقت ان پر جماعت احمدیہ نے پچاس ہزار روپیہ خرچ کیا پھر اللہ کے خاص فضل وکرم سے انہوں نے 1932ء میں اسلام قبول کر لیا اور جماعت احمدیہ سے علیحدہ ہو گئے۔ اپنا واقعہ خود لکھتے ہیں:

''میں نے تقریباً چھ ماہ تک مرزا غلام احمد قادیانی کی اپنی تصنیفات کو بڑھا نظر غائر سے اور بطور ایک محقق پڑھا۔ حقیقت یہ ہے کہ جتنا زیادہ میں نے مطالعہ کیا اتنا ہی مرزائیت کا کذب مجھ پر واضح ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ مجھے یقین کامل ہوگا کہ مرزا قادیانی اپنے دعویٰ الہام۔ مجددیت، مسیحیت، مہدویت اور نبوت وغیرہ میں مفتری تھا۔ میں اس نتیجے پر پہنچا کہ حضور رسالتمآب ﷺ ہی آخری نبی ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں۔ قیامت سے پہلے ہماری دنیا میں واپس تشریف لائیں گے۔''

دوسری جگہ لکھتے ہیں۔

''اسلام اور مرزا قادیانی کے عقائد میں بعد المشر قین (مشرق ومغرب کا فاصلہ) ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنے معجون مرکب عقائد کی تائید کے لیے خواہشات نفسانی سے ایسے خلاف شریعت الہام گھڑ لیے ہیں جنہیں اسلام سے دور کا واسطہ بھی نہیں، انہی خلاف قرآن وحدیث الہامات کے صدقے میں محدثیت، مجددیت، مہدویت، مسیحیت، محمدیت، کرشنیت، جے سنگھیت، ظلیت وبروزیت اور نبوت وغیرہ کے دعوے کر بیٹھے۔ اس پر بھی بس نہ کی اور صبر نہ آیا تو غضب یہ ڈھا دیا کہ خدا کا بیٹا بنے۔ مسئلہ ارتقا کے تحت ترقی کی تو خود خدا ہونے کا اعلان کر کے نئے زمین وآسمان پیدا کرنے کے بعد تخلیق بنی نوع انسان کا دعویٰ کر دیا آخری میدان یہ مارا کہ اپنے پیدا ہونے والے بیٹے کی مثال اللہ تعالےٰ سے دی اور لکھ دیا۔

"فرزند دلبند گرامی وار جمند مظهر الاول والا خر مظهر الحق والعلا كان الله نزل من السماء

یعنی میرا پیدا ہونے والا بیٹا گرامی ارجمند ہوگا اول وآخر کا مظہر ہوگا اور وہ حق اور غلبہ کا مظہر ہوگا خدا آسمان سے اترے گا۔''

(ازالہ اوہام ص151 مندرجہ روحانی خزائن جلد3 ص180 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کے اسی قسم کے عقائد باطلہ تھے جن کی بناء پر علمائے اسلام نے متفقہ طور پر مرزا قادیانی پر کفر کا فتوی لگایا تھا۔ (قادیانیت سے اسلام تک ص43)

زیڈ اے سلہری صاحب

محترم جناب زیڈ اے سلہری معروف بزرگ صحافی اور دانشور تھے۔ اسلام اور پاکستان کے ساتھ ان کی محبت والہانہ تھی۔ قائداعظم کے قریبی ساتھی تھے۔ تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا۔ انہوں نے قادیانیت کی آغوش میں آنکھ کھولی سن شعور کو پہنچنے پر قادیانیت کی حقیقت آشکارا ہوئی تو تائب ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ وہ ایک عرصہ تک ''ڈیلی نیوز'' اور روزنامہ ''جنگ'' سے وابستہ رہے۔ اپنی آپ بیتی میں لکھتے ہیں

> ''جب میں شملہ اور دہلی آیا تو دیکھا کہ وہاں پر بھی مجھے قادیانی جماعت کی ایک نئی اور ممتاز صورت نظر آئی اس کا امتیاز یہ تھا کہ مسلمانوں کے درمیان رہ کر بھی انہوں نے ایک اپنی ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد بنائی ہوئی تھی۔
>
> اب میں نے دیکھا کہ قادیانی نہ صرف مسلمانوں سے مذہبی اور جماعتی طور پر الگ تھلگ تھے بلکہ وہ سیاسی طور پر بھی مسلمانوں کے معاملات سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتے تھے۔ ان کا انداز عمل کچھ ایسا تھا کہ گویا مسلمانوں اور دوسروں کے درمیان ان کی کوئی غیر جانبدارسی پوزیشن تھی بالالفاظ دیگران کی حیثیت مسلمانوں کے جسد قومی کے ایک جزو لاینفک کی نہ تھی کہ ان کا مرنا اور جینا ان کے ساتھ مقدر ہو۔ قادیانی جماعت مسلمانوں کے بحران سے کوئی سروکار رکھتی معلوم نہ ہوتی تھی۔ بلکہ میں قادیانی زعماء سے یہ سن کر ہکا بکا رہ جاتا تھا اور یہ الفاظ میں نے خود خلیفہ بشیر الدین محمود کی زبان سے بھی سنے کہ ''انگریز احمدیوں کو قابل اعتماد سمجھتے ہیں اور ملازمتوں میں ہمیں مسلمانوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ شاید اسی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے حکومت برطانیہ نے چوہدری ظفر اللہ خان قادیانی کو وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا رکن بنایا تھا۔ ان کی تقرری کا سن کر خلیفہ صاحب نے کہا تھا

کہ ''لوگ متعجب ہیں کہ ایک احمدی کو اس اعلیٰ عہدے کے لیے کیوں منتخب کیا گیا ہے، آخر احمدیوں کو بھی تو ان کا حصہ ملنا ہے خواہ وہ کتنا ہی قلیل کیوں نہ ہو۔
(قادیانیت سے اسلام تک ص51،50)

مرزا محمد سلیم اختر صاحب

محترم جناب مرزا محمد سلیم اختر صاحب اپنا تعارف ان الفاظ میں کرواتے ہیں اور اپنی تمام آپ بیتی بنام ''روداد قفس'' میں لکھتے ہیں

''میں نے ربوہ میں جامعہ احمدیہ سے دینی تعلیم حاصل کی اور مربی بنا۔ میں جماعت ربوہ کی طرف سے دس سال تک پاکستان کے مختلف شہروں میں بطور مبلغ کام کرتا رہا ہوں۔ پھر 1970ء میں ربوہ جماعت سے علیحدگی کے بعد میں جماعت لاہور کی طرف سے مختلف مقامات پر بطور مبلغ کام کرتا رہا اور 1974ء میں لاہوری جماعت کی طرف سے جو وفد پاکستان نیشنل اسمبلی میں پیش ہوا اس کا ایک ممبر میں بھی تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ لاہوری جماعت کا تمام کیس میرا ہی تیار کردہ ہے نیشنل اسمبلی میں (Spoksman) کو حوالے فراہم کرنے پر بھی میں ہی متعین تھا۔

ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ:

''1953ء میں جب قادیانی جارحیت اور منصوبہ سازیوں سے مجبور ہو کر مسلمانوں نے تحریک شروع کی اور میاں محمود احمد خلیفہ صاحب منیر انکوائری کورٹ میں پیش ہوئے تو انہوں نے کمال بزدلی کے ساتھ اپنے پہلے عقائد سے رجوع کر لیا اور جس مرزا غلام احمد صاحب کو ماننا وہ جزو ایمان قرار دیا کرتے تھے اس سے انکار کر دیا۔ اگر مرزا صاحب فی الواقع نبی ہیں تو اُن کا ماننا جزو ایمان کیوں نہیں اور یہ جواب کس قدر لایعنی اور لغو ہے کہ نبی تو وہ ہیں مگر اُن کا ماننا جزو ایمان نہیں۔ مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق بھی ایسا ہی رویہ اختیار کیا گیا کہ مرزا صاحب نبی تو ہیں مگر ان کے انکار سے کوئی شخص کافر نہیں ہوتا۔ کیا دنیا میں کوئی ایسا نبی بھی ہوا ہے جس کا منکر مومن

ہو۔ مسئلہ جنازہ کے متعلق کہا گیا کہ اب ہمیں مرزا صاحب کا ایک خط ملا ہے جس پر ہم غور کریں گے۔ خلیفہ صاحب نے پہلے تو غلط بیانی کی کہ یہ خط ہمیں اب ملا ہے یہی خط انہیں ایک دفعہ 1915ء میں بھی ملا تھا۔ پھر یہ خط مسلسل اڑتیس سال تک غائب رہا۔ پھر اچانک 1953ء میں دوبارہ دستیاب ہو گیا اور اس کے بعد آج تک غائب ہے اور ان شاء اللہ غائب ہی رہے گا۔

یہ بات بالکل صاف ہے کہ اگر مرزا صاحب کو آپ نبی مانتے ہیں تو نبی کا حکم اس کے پیروکار بلا چون و چرا مانتے ہیں۔ وہ اس کے حکم پر نصف صدی سے زائد عرصہ تک غور نہیں کرتے رہتے کہ نبی کے اس حکم کو مانیں یا نہ مانیں۔ دنیا میں کسی نبی کے ماننے والے آپ نے اس طرح کے بھی دیکھے ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ سب حیلے بازی اور کذب آفرینی اپنے بچاؤ کے لیے کی جا رہی ہے۔ یہ پہلا موقع تھا جب میرے دل میں خلیفے کے متعلق یہ خیال پیدا ہوا کہ وہ اپنے عقائد میں مخلص نہیں ہیں اور جھوٹ بولنا ان کا روز مرہ کا شعار ہے۔

(قادیانیت سے اسلام تک ص62)

بشیر احمد مصری صاحب

محترم جناب حافظ بشیر احمد مصری صاحب 1914ء میں ہندوستان کے قصبہ قادیان میں پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے عربی میں بی اے آنرز میں ڈگری لی۔ آپ جامعۃ الازھر (مصر) کے شعبہ عربی کے بھی فارغ التحصیل ہیں۔ لندن سے صحافت میں ڈگری لی۔ بیس سال تک مشرقی افریقہ میں سکول کے ہیڈ ماسٹر رہے۔ بہت سی انجمنوں اور سماجی اداروں کے ذمہ دار رہے پھر لندن میں 1964ء سے 1968ء تک پانچ سال آپ ماہنامہ ''اسلامک ریویو'' کے ایڈیٹر رہے۔

ان کے والد عبدالرحمٰن مصری قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کے دست راست تھے۔ مرزا محمود ایسا نفس پرست زنا کار تھا کہ اپنے قریبی دوستوں کی بھی عزتوں سے کھیلنا اس کے لیے کوئی عیب نہ تھا۔ ان کی بہو بیٹیوں کی عزت برباد کی تو انہوں نے لاہوری جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔ پھر لاہوری گروپ کے لندن کے مرکز ووکنگ مسجد لندن کے امام بن گئے۔

11فروری 1968ء کو مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر نے ووکنگ مسجد لندن میں تقریر کی۔ تقریر کے اختتام پر حافظ بشیر احمد مصری نے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا۔ اور مسجد مسلمانوں کے سپرد کر دی آج بھی وہ مسجد اہل اسلام کے پاس ہے بشیر احمد مصری صاحب اپنی روداد ''حق گوئی'' میں لکھتے ہیں:

''چونکہ میرے الزامات اخلاقی خباثت اور جنسی گناہ ہائے کبیرہ کو فاش کرنے کے متعلق ہیں۔ میں ایک اٹھارہ برس کا صحیح الجسم اور کسرتی نوجوان تھا۔ جب مجھے خلیفہ قادیان مرزا بشیر الدین محمود کا پیغام ملا کہ وہ کسی نجی کام کے سلسلے میں بلاتے ہیں یہ وہ دور تھا کہ جب میں اس شخص کو نیم دیوتا سمجھا کرتا تھا۔ اس جذبہ کے تحت میں نے اس پیغام کو باعث عزت وفخر کے طور پر لیا مجھے گمان ہوا کہ ''حضور'' میرے ذمہ کوئی ایسا مذہبی کام لگانا چاہتے ہیں جو رازدارانہ قسم کا ہوگا۔ ہماری پہلی ملاقات باضابطہ اور مقررہ اسلوب کے مطابق رہی۔ خلیفہ مجھ سے ادھر ادھر کے ذاتی سوالات پوچھتا رہا اور میں باادب واحترام جواب دیتا رہا۔ رخصت ہوتے وقت مجھے یہ ''حکم'' دیا گیا کہ میں اس ملاقات کا کسی سے ذکر نہ کروں اور دوسری ملاقات کا تعین کر دیا گیا۔ اس کے بعد مزید ملاقاتیں بتدریج غیر رسمی ہوتی گئیں اور مجھے رغبت (آفر) دی گئی کہ میں مخصوص ''حلقہ داخلی'' میں شامل ہو جاؤں۔ پتہ چلا کہ اس نیم دیوتا نے ایک زنا کاری کا خفیہ اڈہ بنا رکھا ہے جس میں منکوحہ، غیر منکوحہ حتیٰ کہ محرمات (ماؤں، بہنوں، بہوؤں، بیٹیوں) کے ساتھ کھلے بندوں زنا کاریاں ہوتی ہیں اور اس عیاشی کے لیے اس نے دلالوں اور کٹینوں کی ایک منڈی منظم کر رکھی ہے۔ جو کہ پاکباز عورتوں اور معصوم دوشیزاؤں کو بہلا پھسلا کر مہیا کرتی ہیں۔

جوعورتیں اس طرح ورغلائی جاتیں وہ اکثر ان خاندانوں کی ہوتی تھی جو اقتصادی لحاظ سے جماعت کے نظام کے دست نگر ہوتے تھے یا جن کے دماغ اندھی عقیدت سے معطل ہو چکے ہوتے تھے۔ بہت سے لوگ اس ظالمانہ فریب کے خلاف مزاحمت کی طاقت نہ رکھتے تھے۔ اگر کسی نے آواز بلند کرنے کی کوشش بھی کی تو اسے فوری طور جماعت سے خارج کر کے قادیان بدر کر دیا جاتا اور اس کے خلاف ایسا منظّم پروپیگنڈہ کیا جاتا کہ لوگ اس کی بات پر یقین نہ کریں اور درجنوں ایسے غیرت مند بھی نکلے کہ جنہوں نے اُس بے شرمی کا راز فاش بھی کیا اور پھر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ قادیان میں خلیفہ اور اس کے گروہ کے بارے میں اشتہارات بھی لگے۔

جب میں اس انتہائی ذلیل اور وحشیانہ ماحول سے دوچار ہوا تو اپنی لاچارگی کے احساس سے دماغ مختل ہو گیا (ان کا طریقہ کار یہ تھا کہ اس گروہ کے تمام افراد زنا کاری کے علاوہ نوجوان لڑکوں سے اغلام بازی کرتے اور ان لڑکوں کو بدلے میں اپنی عورتیں پیش کرتے اور خود بھی اپنی محرمات سے زنا کرتے سینکڑوں واقعات ہیں کئی کتابیں لکھیں گئیں اور تمام قادیانی خلفاء شراب کے عادی تھے) میں اپنے والدین کو بھی نہیں بتا سکتا تھا کہ کیا اندھیر مچا ہے آخر میں نے ایک دن اپنے والد عبدالرحمٰن مصری صاحب کو تمام باتیں بتا دیں پہلے تو انہوں نے یقین نہ کیا پھر میری حالت اور رونے دھونے سے کہا کہ اچھا میں تحقیق کروں گا۔ اس نظر سے انہوں نے قادیان کے اور خاص طور پر ''خاندان نبوت'' کے تمام حالات کا جائزہ لیا اور اندر تک دیکھا تو پتا چلا کہ کہ صرف یہ بدذات شخص اکیلا جنسی خبط میں مبتلا نہ تھا کہ بلکہ اس کے دونوں بھائی اور نام نہاد ''خاندان نبوت'' کے اکثر افراد بھی اسی رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔

کچھ اور باتیں بھی پیش نظر رہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی پیدائش سے پہلے اور بعد میں ان کی والدہ چراغ بی بی پر بھی کچھ الزام لگائے جاتے تھے۔ جس کا حوالہ کتاب ''عسل مصفّٰی'' میں ہے اور مرزا صاحب کا اقرار کرنا کہ جب میری دوسری شادی نصرت جہاں بیگم سے ہوئی تو میری حالت مردمی کالعدم تھی۔ مرزا صاحب کی عمر چالیس سال سے زیادہ اور نصرت جہاں بیگم کی عمر 16 سال تھی۔ مرزا صاحب کو نامردی اعصابی کمزوری تھی اور حکیم نور دین بھیروی مرزا صاحب کے ساتھ رہتے اور گھر میں بھی رہتے اور عورتوں میں گھر کے اندر بیان کرتے جہاں پر نصرت جہاں بیگم ہر وقت پاس رہتیں اور پھر کتاب ''مرقاۃ یقین حیات نور دین'' میں حکیم نور دین بھیروی کا خلافت سنبھالنے کے بعد کا خطبہ ملاحظہ کریں کہ بیوی صاحبہ (نصرت جہاں بیگم) بھی میری حمایت کر رہی ہیں اور میں نے بیسیوں بار بیوی صاحبہ کے منہ سے یہ سنا کہ ''میں تو آپ کی لونڈی ہوں'' (لونڈی کا مطلب اپنا خریدا ہوا یا اپنی ملکیت کا مرد غلام اور عورت لونڈی کہلاتے ہے) جس سے جنسی تعلقات بھی رکھے جاتے ہیں اور جو چاہیں، جب چاہیں، جیسے چاہیں اسے استعمال کریں یہ لونڈی کی مکمل تعریف اور تشریح ہے۔

اس قسم کی اخلاقی قیود سے آزاد عیاشیوں کی افواہیں باہر بھی پھیلنا شروع ہوگئیں اور باہر سے اوباش نوجوان اس جماعت میں شامل ہونے لگے۔ تا کہ ان جنسی پابندیوں سے آزاد ہو جائیں جیسے جیسے مجھ پر قادیان کے اس گندے ماحول کا انکشاف ہوتا گیا اس نسبت سے میں مذہب سے بیزار ہوتا گیا۔ مرزا صاحب سے ہی نہیں بلکہ مجموعی طور پر مذہب کے ادارے سے اور بتدریج یہ حالت ''دہریت'' (مذہب اور خدا کے انکار) تک پہنچ گئی۔

اوران کریہی باتوں کو بیان کرنے کی دوسری وجہ یہ بھی تھی کہ قادیانیت کے سرکردہ افراد نے اپنی بداعمالیوں اور گناہوں کو قائم رکھنے کے لیے ایک تنظیم کا روپ دے دیا تھا۔ دوسرا یہ سب کچھ اسلام کے نام پر کیا جا رہا تھا اگر یہ لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہلوانا چھوڑ کر ایک نئے مذہب کا اعلان کر دیں اور اپنی جماعت کا نام ''احمدی'' کی بجائے کوئی بھی اور غیر مسلم نام رکھ لیں تو مسلمان ان سے مذہبی معاملات میں الجھنا بند کر دیں گے۔

میرے الزامات قادیانی جماعت کے ہر شخص کے خلاف نہیں بلکہ ان بھیڑیوں کے خلاف ہیں جو مذہب کا لبادہ اوڑھ کر معصوم لوگوں کا شکار کر رہے ہیں۔ ایمان تو پہلے ہی لوٹ چکے ہیں۔ جو باقی عزت اور عصمت بچی ہے وہ بھی تار تار کر رہے ہیں۔ خدارا سادہ لوح احمدیو! اپنا ایمان بھی بچاؤ اور اپنی بہو بیٹیوں اور معصوم بیٹوں کی آبرو ان بدچلن خلیفوں اور ان کے ساتھیوں سے محفوظ کرلو۔

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

حلف نامہ

میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر میں جھوٹا بیان دوں تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اور میں ایک سال کے اندر مر جاؤں کہ

(الف) مرزا طاہر احمد (چوتھا قادیانی خلیفہ) کا والد مرزا بشیر الدین محمود احمد (جو بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی کے تینوں بیٹوں میں سب سے بڑا بیٹا اور قادیانی جماعت کا دوسرا خلیفہ تھا) بدکار تھا اور منکوحہ وغیر منکوحہ عورتوں کے ساتھ زنا کیا کرتا تھا حتیٰ کہ خاندان کی ان عورتوں کے ساتھ بھی زنا کیا کرتا تھا جن کو اسلامی شریعت نے بلکہ تمام الہامی مذاہب نے محرمات قرار دیا ہے جن سے نکاح نہیں ہوسکتا (جیسے ماں، بہن، بہو، بیٹی، بھانجی، بھتیجی، خالہ، پھوپھی وغیرہ)

(ب) مرزا طاہر (چوتھا قادیانی خلیفہ) کا سگا چچا مرزا بشیر احمد (جو مرزا غلام احمد قادیانی) کا دوسرے نمبر کا بیٹا جسے قادیانی ''قمر الانبیاء'' کہتے ہیں لواطت کا عادی تھا اور بالخصوص اسے نوعمر لڑکوں سے بدفعلی کی بہت عادت تھی۔

(ج) مرزا طاہر احمد کا سگا چچا مرزا شریف احمد (جو مرزا غلام احمد قادیانی کا تیسرے نمبر کا بیٹا تھا) لواطت کا عادی تھا اور مرزا بشیر احمد کی طرح اسے بھی نوعمر لڑکوں سے بدفعلی کی بڑی عادت تھی۔

(د) مرزا طاہر احمد کا بڑا بھائی مرزا ناصر احمد (مرزا بشیر الدین محمود کا بیٹا اور مرزا غلام احمد قادیانی کا پوتا اور قادیانی جماعت کا تیسرا خلیفہ) زانی بھی تھا عورتوں سے زنا بھی کرتا اور بہت لڑکوں سے لواطت بھی کرتا تھا

(ر) مرزا طاہر احمد کی دادی کا بھائی (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کی بیوی کا بھائی قادیانی ''ام المومنین'' کا بھائی) میر اسحاق قادیانی جماعت کے نظام میں ایک بلند اور باعزت حیثیت رکھتا تھا اور اسے ''محدث'' کا خطاب ملا تھا وہ بھی لواطت کا عادی تھا قادیان کے یتیم خانے کا محاسب ہونے کی حیثیت سے بیچارے کم سن یتیم بچے اس کی برگشتہ خواہشات شہوانی کا شکار ہوا کرتے تھے۔

اگر میں چاہوں تو بہت سے ایسے ناموں کی فہرست لکھ سکتا ہوں جو قادیانی نظام میں بڑے بڑے عہدوں پر مامور تھے اور جو اپنے اثر ورسوخ کے بل بوتے پر اپنی شہوانی برگشتیوں میں اخلاقی پابندیوں سے آزاد تھے۔'' (قادیانیت سے اسلام تک ص 9+90+85+83)

ملک محمد جعفر (سابقہ ایم این اے)

ملک محمد جعفر خان صاحب اٹک کے رہنے والے اور قادیانی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ 1970ء کے الیکشن میں پاکستان پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر ضلع راولپنڈی سے قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے پڑھے لکھے اور زیرک انسان تھے۔ قادیانیت کا تحقیقی مطالعہ کیا تو تائب ہوکر

اسلام میں داخل ہو گئے پھر اپنے مشاہدات خیالات اور تحقیقات پر بڑی لا جواب کتاب ''تحریک احمدیہ'' نامی لکھی جو بڑی عمدہ تصنیف اور انفرادیت کی حامل ہے لکھتے ہیں کہ ''سب سے معقول چیز جو احمدیت کی نسبت لکھی گئی ہے وہ علامہ اقبال m کے خطوط اور مضامین ہیں جو انہوں نے پنڈت نہرو کے ساتھ ایک سیاسی نوعیت کی بحث کے دوران لکھے تھے۔

خود لکھتے ہیں:

''کہ جماعت احمدیہ کے مبلغوں، مربیوں اور کارکنوں کی اکثریت منافقت کی زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔ میری مراد یہ ہے کہ ان میں سے بیشتر اس وقت امام اور جماعت کی تنظیم سے متنفر ہیں لیکن معاشی احتیاج اور بے بسی کی وجہ سے جماعت میں رہنے پر مجبور ہیں۔ تنخواہیں بہت تھوڑی ہیں ان میں سے بھی کئی قسم کے چندوں کی کٹوتی ہو جاتی ہے اور آخر میں صرف اتنا دیا جاتا ہے کہ جس سے جسم و جان کا رشتہ بمشکل قائم رکھا جا سکے۔ (نظارتوں کے چند اعلیٰ عہدے دار اس سے مستثنیٰ ہیں جو کہ مرزا صاحب کے خاندان سے ہیں) لیکن معاشی بدحالی کے باوجود جماعت کے یہ کارکن سلسلہ سے بغاوت نہیں کر سکتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے سامنے کوئی متبادل ذریعہ معاش نہیں ہے۔

اس وقت جماعت احمدیہ کی بنیاد مذہبی عقائد کی بجائے ایک خاص تنظیم پر ہے۔ اس تنظیم کے بندھن اس قدر سخت اور پیچ در پیچ ہیں کہ ان کو توڑنا ایک بہت بڑی جرأت چاہتا ہے۔ جس کا اہل ہر شخص نہیں ہو سکتا۔ جماعت کی تنظیمی صورت موجودہ حالت تک کیسے پہنچی یہ ایک لمبی کہانی ہے۔

خلیفہ اول کے وقت ہی جماعت میں دو مختلف رجحانات کے گروہ پیدا ہو گئے تھے۔ ایک وہ جو مرزا صاحب کے مشن کے عملی پہلو سے متاثر تھا لیکن ان کی ذات اور خاندان سے وہ والہانہ محبت نہ رکھتے تھے جو عام طور پر مریدوں کو روحانی پیشواؤں

سے ہوتی ہے۔اس کے مقابلے میں دوسرا گروہ سخت پیر پرست قسم کا ہے جو مرزا صاحب اور ان کے خاندان کی اندھی محبت میں گرفتار ہیں اور انکی ہر برائی اور ہر عیب سے آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں۔ان کے پیچھے دوزخ تک میں جانے کے لیے تیار ہیں۔

اسی طرح نکاح کا معاملہ ہے کہ احمدی غیر احمدیوں (مسلمانوں) سے شادی وغیرہ نہ کریں۔اس پر سختی کی گئی اور نماز اور جنازہ کا بھی یہ کہا گیا کہ کوئی احمدی اگر نماز بالکل نہ پڑھے تو کوئی بات نہیں اور اگر کوئی احمدی نوجوان کسی غیر احمدی یعنی مسلمان کے پیچھے نماز پڑھ لے تو اسے فوراً جماعت سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ یہی معاملہ جنازہ کا بھی ہے کہ احمدیوں کے لیے کسی غیر احمدی کا جنازہ پڑھنا منع ہے۔اس ممانعت میں نیک، بد، مخالف، موافق سب شامل ہیں۔مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں اور دوسری طرف دکھلاوے کا نعرہ ''محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں'' لگاتے ہیں یہ کفر کے ساتھ منافقت بھی ہے۔

(قادیانیت سے اسلام تک ص96،95)

شفیق احمد مرزا صاحب

محترم جناب شفیق مرزا صاحب پہلے قادیانی جماعت سے تعلق رکھتے تھے۔معروف صحافی ہیں سن شعور کو پہنچنے پر قادیانیوں کے اللے تللے قادیانی رہنماؤں کی جنسی انارکی واخلاق باختگی دیکھی تو قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام میں داخل ہوگئے۔گھر کے بھیدی کی حیثیت سے قادیانیت کی عیاشیوں اور بدمعاشیوں کی تفصیلات پر مشتمل ایک شہرہ آفاق کتاب ''شہر سدوم'' ترتیب دی جو پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔شفیق مرزا صاحب آج کل روزنامہ ''جنگ'' لاہور سے وابستہ ہیں۔خود لکھتے ہیں:

کہ کسی شخص یا گروہ کی جنسی انارکی کے واقعات کا تذکرہ یا ان کی اشاعت عام طور پر پسند نہیں کی جاتی ہمیں بھی اس سے اتفاق ہے۔ لیکن اس امر کی وضاحت ضروری سمجھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مذہب کا لبادہ اوڑھ کر خلق خدا کو گمراہ کرے اور ''تقدس'' کی آڑ میں مجبور مریدوں کی عصمتوں سے خون کی ہولی کھیلے۔ سینکڑوں گھروں کو ویران کر دے اور حضرات انبیاء کرام f اور دیگر مقدس افراد کے بارے میں ژاژ خائی کرے تو اسے محض اس بناء پر نظر انداز کر دینا کہ وہ ایک مذہبی دوکان کا بااثر مالک ہے قانوناً ''شرعاً'' اور اخلاقاً ہر لحاظ سے نادرست اور ناواجب ہے۔ قرآن مجید نے مظلوم کو نہایت واضح الفاظ میں ظالم کے خلاف آواز حق بلند کرنے کی اجازت دی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے بعد ان کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود نے اپنے بلند بانگ دعویٰ کی آڑ لے کر جن قبیح حرکات کا ارتکاب کیا ان کی طرف سب سے پہلے انگلی پیر سراج الحق نعمانی نے اٹھائی اور اس ''ابن صالح'' کے کرتوتوں کے بارے میں ایک رقعہ لکھ کر مرزا غلام احمد قادیانی کی پگڑی میں رکھ دیا۔ گو پیر کا بیٹا ''مریدوں کی عدالت'' سے شبہ کا فائدہ حاصل کر کے بچ تو گیا لیکن مرزا بشیر الدین محمود کے دل میں یہ بات پوری طرح جاں گزیں ہوگئی کہ مریدوں کی تطہیر ذہنی ہی کافی نہیں بلکہ معاشی جبر کے ساتھ ساتھ ان پر ریاستی جبر کے ہتھکنڈے بھی استعمال کئے جائیں تاکہ وہ کبھی سچ بات کہنے کی جرأت نہ کر سکیں۔ پیر سراج الحق نعمانی نے اظہار حق کا جو ''جرم'' کیا تھا اس کی پاداش میں مرزا محمود نے اسے ساری زندگی چین نہ لینے دیا اور ہر ممکن طریقے سے اس پر تشدد کیا اطمینان کامل کے بعد مرزا محمود پھر اپنے دھندے میں مصروف ہوگیا۔ (قادیانیت سے اسلام تک ص147، 148)

مرزا محمد حسین صاحب

مرزا محمد حسین صاحب نہ صرف قادیانی تھے بلکہ قادیانی قیادت کے بہت قریب تھے۔ مرزا محمود کے خاندان کی تمام عورتوں کے استاد تھے۔ اندرون خانہ قادیانی قیادت کی اخلاق باختگی کو دیکھا تو تڑپ گئے مذہب کے نام پر اس حرام کاری وحرام خوری کو برداشت نہ کر سکے اور قادیانیت پر تین حرف بھیج کر مسلمان ہو گئے۔ اپنے مسلمان ہونے کی روداد میں لکھتے ہیں کہ ''میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ قادیانیت مذہب کے لبادہ میں اتنا خطرناک اور شرمناک مذہب ہوگا یہ سوچتے سوچتے صرف ایک رات میں میرے سر کے تمام بال گر گئے اور میں مستقل گنجا ہو گیا۔ انہوں نے گھر کے بھیدی کی حیثیت سے جو دیکھا ''فتنہ انکار ختم نبوت'' نامی کتاب میں لکھ دیا اور لکھتے ہیں:

''مرزا محمود نے صرف قرآن پاک کی تحریف پر قناعت نہیں کی بلکہ مکہ مبارکہ اور مدینہ منورہ کے تقدس پر بھی چھاپہ مارا اور دینی شعور سے کامل عاری جماعت کے سامنے کہا کہ اب (معاذ اللہ) ''حرمین شریفین کی چھاتیوں میں روحانی دودھ خشک ہو گیا ہے اب یہ ''قادیان'' میں ملے گا۔''

اور مرزا بشیر احمد ایم اے نے اپنے بھائی مرزا محمود کے برے انجام فالج کو تاویلات کی سان پر چڑھا کہ نسیان بنا دیا اور پھر اس نسیان کو انبیاء کرام f میں ثابت کرنے کے لیے خاتم النبیین ﷺ پر گند اقلم چلانے کی ناپاک جسارت کی۔

(دیکھیے مضمون روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ 3 جولائی 1959ء از مرزا بشیر احمد ایم اے)

دراصل مرزا بشیر احمد خدا تعالےٰ کی طرف وہ بات منسوب کرنا چاہتے ہیں جو شان خداوندی کے خلاف ہے اور رسول اللہ ﷺ کی ذات پر وہ بیماری چسپاں کرنا چاہتا ہے جو شان رسالت کے منافی ہے۔ اس کفر کاری اور جہنمی جسارت کا خدا تعالےٰ نے یہ انتقام لیا کہ مرزا بشیر احمد اور اس کا بڑا بھائی مرزا محمود فالج کے علاوہ بھی گونا گوں عوارض اور امراض میں مدتوں مبتلا ہو کر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرے۔

چھوٹے بھائی کا تو یہ حال تھا کہ وہ لوگوں سے مانگ مانگ کر پیتھے ڈین کا چسکا پورا کرتا تھا مجھے لاہوریوں کے امیر نے بتایا کہ مرزا بشیر احمد ایم اے آیا اور نڈھال ہو رہا تھا۔ انجمن کے خزانے سے اسے ایک خطیر رقم دی گئی نشہ پورا کرنے کے لیے یہ اس بیٹے کا حال ہے جس کے متعلق یہ الہام اچھالا جاتا تھا (مرزا غلام احمد قادیانی) کا کہ ''بادشاہ ہوگا'' وہ متعدد اشخاص کا مقروض تھا۔

رسول اکرم ﷺ کے متعلق مزعومہ اور ملعونہ فہرست امراض بنانے والوں کے اندرون خانہ کا اگر طبی محاسبہ کیا جائے تو محاسبہ کرنے والے طبیب ورطہ حیرت میں غرق ہو جائیں۔ ان کے پورے خاندان کو جو کہ نام نہاد ''خاندان نبوت'' کے نام سے موسوم تھا۔ بدکاری اور حرام خوری شراب نوشی اور طرح طرح کے گناہوں اور گستاخیوں کفریات کی وجہ سے عجیب وغریب اور خبیث امراض سے بھرے ہوئے دنیا سے گئے۔

محترم قائدین! یہ وہ اسباب تھے جن کی بنا پر میں قادیانی مذہب پر تین حرف بھیج کر حلقہ بگوش اسلام ہو گیا۔ الحمدللہ

(قادیانیت سے اسلام تک، ص190 تا198)

بریگیڈیئر (ر) احمد نواز خان صاحب

محترم جناب احمد نواز خان صاحب کی زبانی ہی سنیے:

''یہ حقیر پر تقصیر راقم الحروف اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ادا کرتا ہے کہ تیس سال تک قادیانی فتنے کا شکار رہنے کے بعد رب جلیل نے اپنے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے صدقے روشنی دکھا دی۔ علامہ اقبال m کے اشعار پڑھتے ہوئے ایک روز دل کی عجیب کیفیت ہوگئی پھر رب جلیل نے مختصر سے مطالعے کا سامان پیدا کر دیا تو اس سارے ڈرامے اور قصے کو سمجھنے میں دیر نہ لگی اور میں تائب ہو کر مسلمان

ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کا ہر لحاظ سے فضل وکرم ہے۔ سات بیٹے اور تین بیٹیوں میں سے تینوں بیٹیاں آرمی میڈیکل کور میں (دو لفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر اور ایک میجر ڈاکٹر) ہیں تین بیٹے الحمد للہ فوج میں (دو بریگیڈ ئیر ایک لفٹیننٹ کرنل) دو وزارت خارجہ میں ایک پی آئی اے میں اور ایک الحمد للہ یو این او میں ہے۔ اللہ کے فضل وکرم سے یہ سب اپنی اولاد سمیت پابند صوم وصلوٰۃ اور سرکار دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لیے سچے غلام ہیں۔ الحمد للہ چھ بچوں کا نکاح مسنونہ مسجد نبوی ﷺ میں ہونے کا اعزاز ملا۔ اللہ تعالیٰ کا عطا فرمایا ہوا سب کچھ ہے لیکن سب سے بڑی دولت وہ سکون ہے جو تائب ہو کر مسلمان ہونے کے بعد دل کو ملی۔ کہ میں اور میری نسلیں اندھیروں سے نکل آئے اور سرکار دو عالم ﷺ کے نوری حصار میں آ گئے سرکار دو عالم ﷺ کی پناہ اور چھاؤں میں آ گئے۔''

آگے لکھتے ہیں:

''کون ہوش مند ہے جو مرزا صاحب کو ایک سچا مبلغ دین اور مصلح قوم خیال کر سکتا ہے اور ان کے ایک نہایت ہی خطرناک ایجنٹ ہونے میں شبہ کر سکتا ہے۔ ان کی کتابیں کئی قسم کے خیالات۔ اعلانات اور فرمودات سے بھری پڑیں ہیں۔ لہٰذا ان مسائل کو جنہیں مرزا صاحب نے مسلمانوں کے عقائد کی تخریب کے لیے محض اس نیت سے گھڑا کہ انگریز حکومت کی اس وقت کی پالیسی کو کامیاب کریں۔ دینی مسائل قرار دینا اور ان کی صحت وعدم صحت کی بحث میں پڑنا دراصل کار فضول ہے۔ مرزا صاحب کی حیثیت (انگریز) گورنمنٹ کے ایک ایجنٹ سے زیادہ تحقیق نہیں کی جا سکتی۔ لہٰذا جو لوگ مذہبی حیثیت سے مرزا صاحب کے دام فریب کا شکار ہو چکے ہیں انہیں اپنی آنکھیں کھول لینی چاہئیں۔ رب جلیل ان تمام لوگوں کے لیے بھی ایسا ہی انتظام فرما دے جو اس وقت تک اس گمراہی کا شکار ہیں۔ ان کے لیے حضرت

محمد مصطفیٰ ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان کا سامان فرمائے۔ انہیں غور وفکر کی توفیق ملے اور پھر سرکار دو عالم ﷺ کے قدموں میں سر رکھ کر ایمان کی دولت سے مالا مال ہونے کا توشہ ملے۔ آمین۔

(قادیانیت سے اسلام تک، ص199 تا202)

حسن محمود عودہ صاحب (فلسطینی عرب)

محترم جناب حسن محمود عودہ صاحب کی زبانی سنئے:

''میری پیدائش حیفہ (فلسطین) میں 1955ء میں قادیانی ماں باپ کے گھر میں ہوئی بدقسمتی سے میرے ماں باپ مرزا غلام احمد قادیانی کی حقیقت کے بارے میں کچھ جانے بغیر 1928ء میں قادیانیت قبول کر بیٹھے جو ہندوستانی مبلغین کے ذریعے سے پہنچی تھی۔ میرا بھی یہی عقیدہ تھا کہ قادیانیت ہی صحیح اسلام اور قادیانی ہی سچے مسلمان ہیں اور دوسرے لوگ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ میں نے مرزائیت کے بارے میں مرزائی لٹریچر ہی پڑھا تھا۔ مسلمانوں نے مرزا غلام احمد قادیانی اور قادیانیت کے بارے میں جو کچھ تحریر کیا ہے وہ میرے علم میں نہ تھا۔ ثانوی تعلیم مکمل کر کے میں سویڈن چلا گیا اعلیٰ تعلیم کے لیے جہاں مرزا ناصر سے 1978ء میں میری دو مرتبہ ملاقات ہوئی پھر میں سویڈن چھوڑ کر خلیفہ کے مقربین میں شامل ہو گیا اور قادیان چلا آیا۔

میں نے 1979ء میں قادیانی مبلغ بننے کے لیے قادیان میں تعلیم کا آغاز کیا خلیفہ اور دوسرے لوگ میرا خاص خیال رکھتے تھے۔ کیونکہ میں قیام پاکستان کے بعد پہلا اور مرزائیت کے آغاز کے بعد تیسرا عرب طالب علم تھا جو قادیان میں قادیانیت کی تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ میں نے اردو زبان بھی سیکھنا شروع کر دی قادیان میں میرا قیام سات ماہ تک رہا چھ ماہ بیت الضیافہ میں اور ایک ماہ غرفتہ الریاضتہ میں جو مرزا

غلام احمد قادیانی کا خاص کمرہ تھا۔ جہاں اپنے خود ساختہ دعویٰ کے مطابق تمام انبیاء کرام f سے ملاقات کی تھی۔قادیان میں اپنی مختصر مدت کی تعلیم مکمل کر کے میں واپس چلا گیا اور ایک سال بعد قادیانی لڑکی سے شادی اور جلسہ میں شرکت کرنے کے لیے مجھے بلایا گیا۔ پھر حیفہ واپس آنے کے بعد 1984ء میں مجھے مرزائی ''خدام'' کا اور میری اہلیہ کو ''لجنہ اماء اللہ'' کا سربراہ بنادیا گیا۔

1985ء میں مرزا طاہر نے مجھے مرزائی مبشر مقرر کیا اور لندن میں خلافت کے نئے مرکز میں بلا لیا۔1986ء کے شروع میں میرے لندن پہنچنے کے بعد مرزا طاہر نے پہلی دفعہ اپنے مرکز میں عربی سیکشن کی بنیاد رکھی اور مجھے اس کا ڈائرکٹر مقرر کیا 1988ء میں خلیفہ مرزا طاہر نے اپنے خطبات اور تقاریر کا عربی ترجمہ کرنے کے لیے مجھے مقرر کیا اور عربی زبان میں ایک ماہانہ مجلّہ شائع کرنے کی ذمہ داری مجھ پر ڈال دی۔ ان ذمہ داریوں کے علاوہ میں تبلیغی وتدریسی کاموں میں مشغول رہا۔ مثلاً برطانیہ آنے والے مبلغین کو لیکچرز دینا۔ برطانیہ میں مقیم مسلمانوں کو مرزائیت کی دعوت دینے کے لیے تبلیغی مجالس منعقد کرنا۔

ان مجالس میں، میں نے مسلمان علماء وطلباء سے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوؤں کی سچائی کے بارے میں بحث ومباحثہ کیا جن سے میرے ذہن میں ایسے سوالات پیدا ہوئے جن کی وجہ سے مجھے مرزا غلام احمد قادیانی کی شخصیت اور دعوت کے بارے میں اپنے مطالعہ کی طرف رجوع کرنا پڑا۔ یہ میرے ترک مرزائیت کے اسباب میں سے ایک تھا۔ایک اور سبب میرا تجربہ اور مرزائی نظم وضبط کا مشاہدہ تھا خلیفہ اور مبلغین پر مشتمل اس نظام کے مشاہدے سے مجھے یقین ہو گیا کہ مرزائیت حق سے بہت دور ایک گمراہ تحریک ہے۔ادارے میں میرے عملی تجربے کے ساتھ ساتھ مرزائی عقائد اور نظام کے بارے میں میرے شکوک وشبہات بھی بڑھتے گئے مرزائیت سے میرے ذہنی وقلبی بُعد کا آغاز اسی وقت ہو گیا تھا۔

جن اشکالات سے میرا واسطہ پڑا ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

(۱) سچا مرزائی بننے کے لیے اپنی آمدنی کا 6.25 فیصد جماعت کو ادا کرنا لازمی ہے۔

(۲) مقبرۃ الجنۃ میں جگہ حاصل کرنے کے لیے اپنی آمدنی کا کم از کم دس فیصد ادا کرنا ضروری ہے۔

(۳) مرزا صاحب کا ساٹھ سال سے متجاوز عمر میں ایک کم سن لڑکی سے نکاح پر اصرار کرنا اور یہ کہنا کہ ''یہ اللہ کا حکم اور ارادہ ہے'' اور پھر جب لڑکی نے اس کو ٹھکرا دیا اور نکاح نہ ہو سکا تو مرزائی یہ عذر کرنے لگے کہ اس پیشین گوئی کا نصف حصہ اس صورت میں پورا ہو گیا ہے۔

(۴) اس جماعت کی بنیاد پڑے ایک صدی گزر گئی لیکن اس کا اندرونی ماحول فساد اور خرابی کی نذر ہوتا جا رہا ہے۔ مجھے پختہ یقین ہو گیا کہ یہ جماعت جب اپنی اصلاح پر قادر نہیں تو دوسروں کی کیا اصلاح کرے گی۔

(۵) 99 فیصد مرزائی اسلام سے مرتد ہوئے ہیں۔ مرزا اپنے دعوے مسیحیت و مہدویت کے باوجود غیر مسلموں کو تو اسلام میں داخل نہ کر سکا۔ البتہ مسلمانوں میں سے ہی اپنی ملت تیار کر لی اس طرح کے کچھ اور بھی اشکالات تھے بہر حال میں نے آنحضرت ﷺ کی سیرۃ طیبہ مبارکہ کے ساتھ مرزا غلام قادیانی کے حالات زندگی کا موازنہ کیا تو شب و روز کا فرق نظر آیا۔ پھر میں نے ترک مرزائیت اور قبول اسلام کا عزم مصمم کر لیا۔ جون 1989ء میں میں نے اپنے والدین اور اقرباء سے مل کر انہیں اپنے قبول اسلام کی خوشخبری سنائی۔ 17 جولائی 1989ء کو مرکز الاحمدیہ کو چھوڑ کر میں نے اور میری اہلیہ و بچوں نے دوسرے مکان میں سکونت اختیار کر لی۔

اس کے بعد میں اپنے کچھ دوستوں سے ملا انہیں بھی مرزائیت کے بارے میں اپنے تجربات اور مطالعہ وتحقیق سے آگاہ کیا وہ بھی مسلمان ہو گئے۔ اللہ کا شکر ہے کہ میری اہلیہ میرے بیٹے اور رشتہ دار، دوست وغیرہ بھی مرزائیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر چکے ہیں۔ سویڈن میں احمد محمود رئیس قادیان جماعت اور حیفہ (فلسطین) میں میرے

بھائی صالح عودہ نے اپنے اہل وعیال کے ساتھ اور مراکش اور الجزائر میں دیگر حضرات نے مرزائیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا ہے **الحمد لله الذی هدانا الی الاسلام و الایمان.**

(قادیانیت سے اسلام تک، ص212 تا219)

احمد یار ہادی صاحب (مربی انڈونیشیا)

محترم احمد یار ہادی صاحب کی زبانی:

''میں مشرقی جاوا انڈونیشیا میں پیدا ہوا پھر قادیانیت کے چنگل میں پھنس گیا اور جکارتہ میں خدام الاحمدیہ کے معلوماتی مقابلہ میں پوزیشن حاصل کی پھر میں قادیانیوں کی طرف سے مقامی مسلمان علماء کے ساتھ بحث اور مباحثے کرنے لگا۔ اگست 1975ء میں مجھے صومالیہ کا مبلغ بنا کر بھیج دیا گیا۔ پھر مجھے 1978ء میں جکارتہ کا مبلغ بنا دیا گیا اور خلیفہ بشیر الدین محمود کے ترجمہ قرآن کو عربی سے انڈونیشی زبان میں منتقل کرنے والی تحقیقی کمیٹی کا رکن نامزد کر دیا گیا۔

1979ء میں سالانہ جلسہ پر قادیان گیا اور 1980ء میں جزیرہ لمبو کا مبلغ بنا دیا گیا جہاں میرا تقریباً 70 مسلمان علماء سے مناظرہ ہوا اور میں نے علماء کو مناظرہ کے بعد مباہلہ کی دعوت دی اور میں نے کہا کہ آپ نے مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو مہدی موعود اور مسیح موعود نہیں مانا تو اگر مرزا صاحب سچے ہیں تو آپ پر 3 ماہ کے اندر اللہ کا عذاب نازل ہوگا اور اگر نہ ہوا تو میں اپنی گردن کٹوانے کے لیے آپ کو پیش کر دوں گا۔

یہ 1983ء کا واقعہ ہے اس کی خوب تشہیر کی گئی اور مرزا طاہر احمد کو خط لکھا اور بتایا جب 3 ماہ گزر گئے اور علماء پر کوئی اللہ کا عذاب نہ آیا تو میں بڑا پریشان ہوا۔ آخر وہ آ گئے اور کہا کہ لایئے اپنی گردن کاٹنے کے لیے پیش کریں تو میں نے وعدہ کے مطابق پیش کر دی تو انہوں نے گردن کاٹنے کی بجائے دعا دی ''کہ اللہ تجھے حق کی راہ دکھائے'' اور چلے گئے۔

اس سانحے کے بعد میرے دل میں شکوک وشبہات کثرت سے آنے شروع ہو گئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ ''میری روح ہر اس قادیانی کی مدد کو آئے گی جو مخلص ہوگا''

میں باوجود اخلاص کے بری طرح شکست کھا چکا ہوں مگر مرزا صاحب کی روح نے آ کر میری مدد نہیں کی۔ مجھے قادیانیت کی عمارت زمین بوس ہوتی نظر آئی۔ میں تین دن کے بعد جزیرہ لمبنو سے جزیرہ ملی چلا گیا میں قادیانیت چھوڑنا چاہتا تھا مگر حالات اور معاملات سے اس قدر مجبور تھا کہ کھاؤں گا کہاں سے گھر کہاں سے لاؤں گا بچوں کا کیا ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ میں ہر طرف سے قادیانی حصار میں جکڑا ہوا تھا اسی اثنا میں مجھے جزیرہ مالی سے جاوا شرقیہ کے شہر مادیون کے مربی بن کر جانے کے احکامات موصول ہوئے میں بادل نخواستہ وہاں چلا گیا۔ اب مجھ سے وہاں پر قادیانیت کی تبلیغ نہ ہوسکی اور اللہ پاک نے حق مجھ پر واضح کر دیا اور میں سوچنے لگا کہ کوئی اور ملازمت مل جائے تو اس منحوس جماعت کو چھوڑ دوں اور اسلام قبول کرلوں۔

اس سلسلہ میں پانچ بار میں نے برونائی کا سفر کیا مجھے بار بار منع کیا گیا کہ آپ خلیفہ کی اجازت کے بغیر ملک سے باہر نہیں جا سکتے۔ مگر میرے اللہ کا خاص فضل ہوا کہ مجھے ایک اسلامی فاؤنڈیشن میں صرف ونحو کے استاد کی جگہ مل گئی۔ میں نے وہاں پر اخبارات کے صحافیوں کے سامنے اپنے قبول اسلام اور ترک قادیانیت کا اعلان کر دیا۔

پھر میں نے اپنے قادیانیت سے نکلنے کی وجوہات پر ایک کتاب لکھی کہ ''دس سال تک قادیانیوں کا بڑا مبلغ رہنے کے باوجود میں نے دین اسلام کو حق جانا اور قادیانیت کو چھوڑ دیا پھر میں نے مرزا طاہر احمد کو مباہلہ کے چیلنج کے ساتھ خط لکھے۔ جس کا تذکرہ خلیفہ مرزا طاہر احمد نے اپنے جمعہ کے خطبہ 10 جولائی 1988ء کو مسجد الفضل لندن میں کیا۔ جس میں مباہلہ کی تحریر بھی تھی کہ اس پر دستخط کر دیں بعد میں اور خط لکھے جن میں سے ایک یہ تھا۔

مرزا طاہر احمد کو مباہلہ کا چیلنج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت جناب مرزا طاہر احمد صاحب خلیفہ رابعہ مسیح کذاب حال ساکن لندن

میں احمد یار ہادی دس سالہ سابق قادیانی مبلغ

اس خط مباہلہ کے ذریعے اعلان کرتا ہوں اور قسم اٹھاتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی بانی جماعت احمدیہ اپنے دعویٰ نبوت ورسالت میں جھوٹا، مفتری، کذاب اور دجال تھا اور وہ اپنے الہامات میں (جن کے بارے میں وحی کا دعوے دار ہے) جھوٹا اور مفتری تھا یہ سب اس کے اپنے ذاتی خیالات واوہام تھے اگر میں اپنے حلف مباہلہ میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔

احمد یار ہادی (انڈونیشا)

20 اگست 1988ء مطابق 17 محرم 1409ھ

میں نے دعوت مباہلہ اور اپنے خط کے ساتھ مرزا طاہر احمد کو ایک تحریر بھیجی کہ اگر آپ مجھ سے مباہلہ کے لیے تیار ہوں تو تحریر پر دستخط کردیں۔

تحریر یہ تھی۔

میں مرزا طاہر احمد مسیح کا چوتھا خلیفہ اور جماعت احمدیہ کا سربراہ:

احمد یار ہاوی کے اس خط کے جواب میں قسم کھاتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی بانی جماعت احمدیہ، جس نے نبوت ورسالت کا دعویٰ کیا تھا اپنے دعویٰ میں سچا تھا اور اس نے جو کچھ بیان کیا، وہ اللہ کی جانب سے سچی وحی تھی۔ وہ اس کے ذاتی خیالات اوہام نہیں تھے اس لیے میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ بے شک احمد یار ہادی پر عنقریب اللہ کی لعنت کی مار پڑے گی اور وہ اس مباہلہ نامہ پر دستخط کرنے کے بعد ایک سال کے اندر اندر ذلیل ورسوا ہو کر مر جائے گا اور اگر اس پر ایک سال کے اندر اندر مصیبت (عذاب) نازل نہ ہوئی تو میں اور پوری دنیا کے قادیانی اپنا مذہب چھوڑ کر اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔

(مرزا طاہر احمد خلیفہ رابع جماعت احمدیہ (قادیانیہ) ساکن حال مقیم لندن (برطانیہ)

اس کے جواب میں مرزا طاہر نے میرے مباہلے کے چیلنج کو قبول نہ کیا اور انڈونیشا کی تمام قادیانی جماعتوں کو لکھا کہ ہر نماز کے بعد احمد یار ہادی کی ہلاکت کی دعا کریں اور ہر مرکز میں ایک ایک بکرا ذبح کیا جائے۔

پھر میں نے انڈونیشیا کے قادیانی مراکز کو تقریباً ایک سو کے قریب خطوط لکھے کہ مرزا طاہر کو میں نے مباہلہ کا چیلنج دیا ہے مگر وہ میرے مقابلہ پر نہیں آتا۔

قادیانیوں نے مرزا طاہر کو لکھا کہ اگر آپ سچے ہیں اور احمد یار ہادی جھوٹا ہے اور وہ مباہلہ کا چیلنج بھی آپ کو دے چکا ہے تو اس پر اللہ کا عذاب کیوں نازل نہیں ہوتا۔ اس پر مرزا طاہر احمد اور قادیانی مربی انہیں جواب دیتے رہے کہ عنقریب احمد یار ہادی پر اللہ کا عذاب نازل ہوگا۔

خلاصہ یہ کہ انڈونیشا میں پوری مرزائی امت نے میرے خلاف بددعائیں کیں اور کئی سو بکرے ذبح کیے گئے کہ کسی طرح ہمارے گلے کا کانٹا احمد یار ہادی مر جائے اور ہم مسلمانوں کو دھوکہ دے سکیں۔ لیکن آج تک میں الحمد للہ ٹھیک ہوں ہاں البتہ میرے اس مباہلہ کے بعد مرزا طاہر احمد کی بیوی اور قادیانی مراکز انڈونیشا کے امیر محمود احمد چیمہ کی بیوی مر گئی۔ یہ میری صداقت اور مرزا طاہر احمد کے جھوٹا ہونے کی دلیل ہے۔ میں ایک بار پھر مباہلہ کا چیلنج دیتا ہوں اور اسلام قبول کرنے کی دعوت بھی دیتا ہوں کہ چند روزہ عیش کی خاطر اپنی آخرت برباد نہ کریں۔ بلکہ حضرت محمد عربی ﷺ کے دامن رحمت سے وابستہ ہو کر اپنے آپ کو جہنم کی آگ اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچا لیں۔

(قادیانیت سے اسلام تک، ص219 تا228)

رانا عظمت اللہ صاحب (ایڈووکیٹ لیگل ایڈوائزر لیسکو لاہور)

محترم بھائی رانا عظمت اللہ صاحب مسعود آباد جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کے پیدائشی احمدی تھے۔ مقامی جماعت کے ذمہ داروں میں شمار ہوتے تھے۔ بڑے سخت مخلص اور بہادر احمدی تھے۔ حتیٰ کہ اگر کوئی ان کے سامنے مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں کوئی حقیقت بیان کرتا تو غصے میں اس کے قتل کے درپے ہو جاتے اور قابل پڑھے لکھے آدمی بھی تھے۔ اللہ پاک نے دین اسلام کی طرف ہدایت فرمائی تو اب ایک مخلص مسلمان اور سرکار دو عالم ﷺ کے سچے امتی اور غلام ہیں اور ایک سو کے قریب قادیانی لوگوں کو دعوت اسلام دے کر مسلمان کر چکے ہیں اور ہمارے ساتھ

بھائیوں کی طرح شفقت فرماتے ہیں اور احمدیوں میں دعوت اسلام کے حوالے سے ہمارے ساتھی ہیں۔

اپنی آپ بیتی میں تحریر فرماتے ہیں:

''جماعت احمدیہ کوئی مذہبی جماعت نہیں بلکہ ایک پولیٹیکل تحریک ہے جس کی بنیاد تنسیخ جہاد اور اطاعت گورنمنٹ برطانیہ پر رکھی گئی ہے اور اس کو اصلاحی تحریک کا نام دیا گیا ہے۔ حالانکہ اس نام نہاد اصلاحی تحریک کو خود اصلاح کی اشد ضرورت ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی موت کے بعد آج بھی قادیانی باقیادت کا مقصد صرف تحریک میں شامل لوگوں سے مختلف حیلوں بہانوں سے روپیہ بٹورنا ہے۔ اس جماعت کا پیمانہ اخلاص صرف روپیہ پیسہ ہی ہے۔ جماعت کو باقاعدگی سے چندہ دینے والا چاہے راشی ہو یا زانی، شرابی، جواری، سودخور ہو یا ملاوٹ کرنے والا کم تولنے والا، بےنمازی فراڈیہ اور نوسر باز ہو اس کا جماعت میں کلیدی مقام ہوتا ہے اور اسے مخلص الجماعت قرار دیا جاتا ہے۔

اور اس کے برعکس اگر کوئی شریف النفس اور قدرے عبادت گزار ''احمدی'' کسی حقیقی اختلاف یا غربت کی وجہ سے چندہ نہیں دیتا یا دینے سے انکاری ہو جاتا ہے تو اسے جماعت کا دشمن اور باغی قرار دے دیا جاتا ہے اور اسے جماعت سے نکال باہر کیا جاتا ہے۔ آج کل اس جماعت میں شامل لوگوں کا مفاد یہ ہے کہ اس جماعت سے وابستہ لوگوں کو برطانیہ اور جرمنی کے ویزے اور پاسپورٹ کے حصول میں دشواری نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ مرزا صاحب کے آقاؤں کی کمین گاہ ہے اور انگریز آقا اپنے غلاموں سے وفا کا رشتہ نبھا رہے ہیں۔

پروفیسر منور احمد ملک صاحب (معروف سائنسدان ایم ایس سی فزکس)

پروفیسر منور احمد ملک صاحب شمسی توانائی کے معروف سائنسدان ہیں وہ سولو ائیر کنڈیشنگ ٹائل، سولو ٹینٹ، سولو واٹر کولر اور واٹر پمپ) اور گلوبل وال کلاک کے موجد ہیں کئی ایوارڈ لے چکے ہیں حال ہی میں مادر ملت ایوارڈ بھی حاصل کر چکے ہیں۔

پیدائشی احمدی تھے 42 سال احمدی رہے اور کئی کلیدی عہدوں پر رہے۔ جماعت احمدیہ ضلع جہلم کے نائب امیر بھی رہے۔ 5 سال کی تحقیق کے بعد 1999ء میں اپنے بھائی والدمحترم اور خاندان کے 13 افراد سمیت احمدیت سے تائب ہو کر اسلام میں داخل ہوئے۔ اپنے قبول اسلام کے حالات میں خود لکھتے ہیں:

''جماعت احمدیہ کو صرف چندوں سے دلچسپی ہے اور دین اسلام سے کوسوں دور ہے۔ 1989ء میں میں نے اپنے ماموں جو جماعت میں سیکرٹری مال اور گاؤں کے نمبر دار تھے۔ پوچھا کہ جماعت احمدیہ بچوں کے اسلامی نام کیوں نہیں رکھتی وہ میری اس بات پر چونکے اور حیرانگی سے پوچھا کہ کیسے؟ میں نے کہا کہ ذرا ارد گرد کا جائزہ لے کر بتائیں کہ بچوں میں کسی کا نام محمد، ابوبکر، عمر، عثمان، علی، حسن، حسین ہو تو بتاؤ یا بچیوں میں فاطمہ، خدیجہ، آمنہ، عائشہ ہو تو بتاؤ۔ وہ حیران بھی ہوئے اور میری بات کو تسلیم بھی کیا۔

اسی طرح جماعت اس بات کا بار بار اعلان کرتی ہے کہ اسلام کے پانچ ارکان ہیں۔ کلمہ، نماز، روزہ، حج اور زکوۃ۔ جو ان پر عمل کرے وہ مسلمان ہے لہٰذا ہم (احمدی) ان پر ایمان رکھتے ہیں عمل کرتے ہیں لہٰذا ہم مسلمان ہیں ہاں اگر ایک رکن کو نہ مانیں تو ضرور ہم کافر کہلائیں گے۔

مگر اب تو جماعت زکوۃ اور حج کے ارکان کو عملاً اور قولاً بھی چھوڑ چکی ہے۔ زکوٰۃ وہ

واحد اسلامی چندہ ہے جس کے متعلق قرآن مجید میں نماز کے ساتھ ساتھ زور دیا گیا ہے۔بینکوں میں زکوٰۃ کے نظام سے احمدی باہر رہتے ہیں۔وہاں لکھ دیتے ہیں کہ ہم احمدی ہیں ہماری زکوٰۃ نہ کاٹی جائے۔نظام جماعت میں زکوٰۃ شامل نہیں ہے پانچ ارکان اسلام میں ایک رکن حج ہے۔

احمدی افراد پہلے قادیان پھر ربوہ اور اب لندن کے سالانہ جلسہ میں زیادہ عقیدت سے شامل ہوتے ہیں اور حج کی طرح ہی سمجھتے ہیں اور حج کی بات کریں تو کہتے ہیں کہ ہمارے حج کرنے پر پابندی ہے۔اسی طرح کی پابندی سرکاری ملازم پر بغیر N.O.C کے بھارت جانے پر ہے مگر ساری پابندیوں کے باوجود اور جعلی دستاویزات بنوا کر بھی بھارت چلے جاتے ہیں۔

سالانہ جلسہ کی حج جیسی عقیدت کے ساتھ قادیان جاتے ہیں اور اگر کوئی احمدی حج کر آئے تو اسے قادیانی مربی بے عزت کرتے ہیں کہ وہاں تم نے غیر احمدی (مسلمان) کے پیچھے نمازیں پڑھیں ہیں وہ تمہاری (خانہ کعبہ کی پڑھی ہوئی) نمازیں نہیں ہوئیں لہٰذا دوبارہ پڑھو 1984ء سے ربوہ کا جلسہ لندن میں ہو رہا ہے احمدیوں کی تو لاٹری نکل آئی ایک تو پرانے اور اصلی آقا میسر آ گئے دوسرا ''ولایت'' کے ویزے کھل گئے جوق در جوق احمدی یورپ میں داخل ہونے لگے ویزے لگے لندن گئے اور واپسی کا راستہ بھول گئے۔دھڑا دھڑ وہاں سیاسی پناہ لینے لگے اور انگلینڈ والوں نے کہا کہ ''ہتھ ہولا رکھو'' تو جماعت حرکت میں آئی اور سیاسی پناہ کے لیے دوسرے یورپی ملکوں میں کھپایا جانے لگا۔ہزاروں میں سے ایک بھی احمدی نے حج نہیں کیا ہوگا۔1982ء میں مرزا طاہر احمد کو خلیفہ بنایا گیا،اس وقت تک مرزا طاہر نے کتنے حج کئے تھے۔؟

اس کے مقابلے میں کسی غریب علاقے کی مسجد کے امام صاحب کو دیکھ لیں ذرا مالی حیثیت نے اجازت دی تو فوراً حج کرآئے موقع ملتا رہے تو حج پر حج کرتا رہے گا۔

احمدی حقیقت میں حج سے انکاری ہو چکے ہیں اور اسی طرح جہاد کے منکر تو پہلے سے ہیں کہ جہاد فرض نہیں ہے اور اب وقت نہیں ہے اور جہاد کا انکار بھی کفر ہے۔

اسی طرح جماعت کا عہدے داروں کا انتخاب بھی عجیب ہے کہ اگر کسی کے ذمہ چندہ واجب ہے تو اسے مجلس سے اٹھا کر باہر کرتے ہیں کہ نہ وہ ووٹ ڈال سکتا ہے نہ عہدے دار بن سکتا ہے۔ چاہے وہ کتنا مخلص احمدی ہو اور عبادت گزار ہو اس کے مقابلے میں جو سیاسی ذہن رکھتا ہے اور نماز روزہ نہ کرتا ہے مگر چندہ باقاعدگی سے دیتا ہے تو اسے ووٹ ڈالنے کا حق بھی حاصل ہے اور عہدے دار بھی بن سکتا ہے۔

اس کے لیے نہ تقویٰ، نہ عبادت گزاری نہ کوالیفکیشن شرط ہے بلکہ صرف چندہ دینا شرط ہے 45 قسم کے چندے لیے جاتے ہیں مگر زکوٰۃ نہ کوئی دیتا ہے اور نہ ہی جماعت باقاعدگی سے لیتی ہے ایسی صورت میں جو عہدے دار وجود میں آئے گا وہ بے پناہ اختیارات کا مالک ہوگا ایک مذہبی جماعت کا عہدے دار مکمل طور پر غیر مذہبی سامنے آئے گا۔

امیر جماعت خلیفہ وقت کا ترجمان ہوگا اور اس کو مذہبی رہنما یعنی (مربی) پر بھی فوقیت دی جائے گی اور یہی امیر جماعت جو مکمل طور پر غیر مذہبی ہوتے ہیں۔ جو خلیفہ وقت کا انتخاب کرتے ہیں ان غیر مذہبی لوگوں کے چناؤ سے ایک ''مذہبی شخصیت'' (خلیفہ وقت) حکمران بنتا ہے گویا مذہب تو سیکنڈری چیز ہو گیا۔

خلاصہ عرض یہ ہے کہ جماعت عملی طور پر اسلام سے دور ہے نہ زکوٰۃ نہ حج نہ جہاد نہ ختم نبوت پر ایمان نہ اسلامی ناموں سے عقیدت نہ ہی اسلامی شخصیات سے لگاؤ

عجیب بات یہ ہے کہ برصغیر کے وہ مسلمان بزرگ جنھوں نے اسلام کی تعلیم وتبلیغ میں ساری زندگی گزاردی ایک احمدی ان سے بھی تعصب رکھتا ہے۔

1995ء سے 1999ء تک میں نے ان باتوں پرغور کیا اور مطالعہ کیا پھر اپنے ماضی پرغور کیا تو عجیب شرمندگی سی ہوئی کہ میں نے اپنا بچپن، جوانی کا سنہری دور سارا جماعتی کاموں پر ضائع کر دیا اور یہ جماعت اسلام سے مخالف سمت پر ہے اور یہ سب کچھ پیدائشی احمدی ہونے کی وجہ سے ہوا۔ یہ تو خود احمدی جماعت کے سرکردہ افراد کا مجھ پر احسان ہے کہ انہوں نے مجھے سوچنے پر مجبور کر دیا۔

مرزا صاحب کا شعر ہے۔

''کیڑا جو دب رہا ہے گوبر کی تہہ کے نیچے

اس کے گماں میں اس کا ارض وسماں یہی ہے''

(درثمین ص69از مرزا قادیانی)

یہ شعر جماعت احمدیہ کے تمام افراد پر فٹ آتا ہے۔ یہ جماعت اسلام سے ناطہ توڑ کر اسلامی فرقوں سے بغض وعناد رکھتے ہوئے پاکستان سے نفرت رکھتے ہوئے اور پاکستان میں رہتے ہوئے بھی غیروں کے ہمدرد ہوتے ہوئے اس شعر کے بہترین مصداق بن رہے ہیں۔

اس جماعت کو وجود میں آئے ایک سو۱۴ سال ہو چکے ہیں مگر ابھی تک برصغیر پاک وہند میں جہاں ان کے دو مراکز ہیں۔ جہاں ان کے چار ''خلیفہ'' رہے ہیں۔ جہاں ان کا آغاز اور بنیاد وابستہ ہے۔ یہاں ایک سوتیس کروڑ کی آبادی میں سے صرف تین چار لاکھ افراد احمدی ہو سکے ہیں۔ (یہ تعداد، پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش کو ملا کر بنتی ہے) یہ تعداد اتنی کم ہے جو بتانے کے قابل نہیں ہے۔

کیا یہ وہی امام مہدی، مسیح موعود، مجدد اور عیسیٰ ابن مریم ہے جس کے آنے سے اسلام نے غالب آنا تھا۔جس کے انتظار میں نسلیں گزر گئیں۔ وہ کیا آیا کہ کانوں کان دنیا کو خبر نہ ہوئی۔ وہ ساری زندگی اخبارات کتابوں کے ذریعہ تمام تر کوششوں کے باوجود دنیا کو اپنا تعارف نہ کروا سکا۔ نہ کوئی انقلاب آیا نہ اسلام غالب آیا بلکہ چھ ارب کی آبادی میں سے ان کی زندگی میں ایک لاکھ بھی ان پر ایمان نہ لا سکے۔ یہ اس طرح ہے کہ سات ہزار کی آبادی میں سے صرف ایک آدمی بات مانے۔ اس مدعی کو کون سچا مانے گا یا اسے کون انقلاب سمجھے گا؟

مرزا صاحب اپنی ناقدری اور نامقبولیت سے اپنے آپ کو جھوٹا ثابت کر گئے۔ پھر ان کے جانشینوں کے 90 سال بھی ان کی پہچان نہ کروا سکے۔ یہاں تک کہ ڈش انٹینا، سٹیلائیٹ، ٹی وی، انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، ٹیوٹر، فیس بک، ٹیلی فون، اخبارات، رسائل و جرائد اور دیگر ذرائع ابلاغ کے استعمال کے باوجود چھ ارب کی آبادی میں سے یعنی ساٹھ ہزار لاکھ میں سے پانچ لاکھ سے زائد نہ ہو سکے۔ ان میں سے بھی اکثریت پیدائشی احمدی ہیں۔ جس کا مطلب ہے کہ دنیا ان کو قبول نہیں کر رہی بلکہ نسل در نسل بات آگے چل رہی ہے جو مان چکے، ان کی اولاد پیدائشی احمدی ہونے کی وجہ سے اپنے باپ دادا کے ایمان کو سنبھالے ہوئے ہے۔ ان کو ماننے والوں کی 99٪ تعداد مسلمانوں سے آئی ہے۔

گویا اسلام کو غالب کرنے والا دعویٰ قطعاً غلط ہو گیا۔ یہ بات تو تب بنتی اگر مرزا صاحب کے آنے سے غیر مسلم اسلام میں داخل ہوتے اور یوں اسلام ترقی کرتا اور چانس پیدا ہوتا کہ ان کے آنے سے اسلام غالب آ سکتا ہے۔ جبکہ یہاں مسلمانوں کی ایک تعداد کو اسلامی قافلے سے نکال کر اسلام کو کمزور کرنے کی کوشش کی گئی۔

مرزا طاہر احمد نے گھبرا کر اس کمی کو پورا کرنے کے لیے 1982ء میں تبلیغ کے ہنگامی پروگرام بنائے۔ احمدیوں میں تبلیغ کا جنون پیدا کیا گیا مگر نتیجہ صفر نکلا۔ 1984ء میں لندن جانے کے بعد تبلیغ پر مزید زور دینا شروع کیا۔ دس سالہ کوششوں کے نتیجہ خیز نہ ہونے کی وجہ سے گھبرا کر مرزا طاہر احمد صاحب نے ''کاغذی اور اعداد و شماری تبلیغ'' شروع کی۔

1993ء سے ہر سال ڈبل کا اعلان کیا جانے لگا۔ دو لاکھ سے چلنے والی سکیم 8 کروڑ تک پہنچ گئی اس دوران میں نے اس کی ساری حیثیت کھول دی کیونکہ میں خود اس نیٹ ورک کا حصہ تھا۔ میرا مضمون اخبارات کے علاوہ انٹرنیٹ پر گیا تو مرزا طاہر احمد نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے مجھے سخت برا بھلا کہا۔ مگر یہ مضمون اثر کر گیا۔ اگلے سال 16 کروڑ کا اعلان کرنے کی بجائے صرف 2 کروڑ کا اعلان ہوا۔ اگلے سال 2003ء میں 32 کروڑ کا اعلان کرنے کی بجائے صرف آٹھ لاکھ کا اعلان ہوا۔ انشاء اللہ آئندہ اس سکیم کو ختم کرنے کا اعلان کر دیا جائے گا۔ یا پھر 2 یا 3 لاکھ کا اعلان کیا جائے گا اور جماعت کو باور کرایا جائے گا کہ اب کافی نئے احمدی ہو چکے ہیں۔ اب ان کی تربیت کی ضرورت ہے، جبکہ حقیقت بات یہ ہے کہ نہ پاکستان میں نئے احمدی ہوئے ہیں نہ انگلینڈ میں، نہ کینیڈا میں اور نہ جرمنی میں اور نہ ہی انڈیا میں۔

جماعت کی اس موجودہ حالت، اسلام کی بیزاری، ارکان اسلام سے دوری، جماعتی سطح پر جھوٹا پروگرام اور نظام جماعت کی ابتری نے مجھے سوچنے پر مجبور کیا۔ تب میری سوچیں مرزا صاحب کے دعوؤں تک پہنچیں۔ پورا منظر (ایک سو سالہ) نظروں میں گھوم گیا۔ 1995ء تا 1999ء تک غور و خوض کے بعد احمدیت کو خیر باد

کہہ کر 27 رمضان المبارک بروز جمعۃ المبارک 15 جنوری 1999ء کو اپنے بھائی، والد محترم، کزن سمیت 13 افراد کے ساتھ حلقہ بگوش اسلام ہو گیا۔ الحمدللہ

(قادیانیت سے اسلام تک، ص348 تا359)

شیخ راحیل احمد صاحب (جرمنی)

محترم شیخ راحیل احمد صاحب 1947ء میں قادیان میں پیدا ہوئے پیدائشی احمدی تھے۔ قادیان اور ربوہ میں پڑھے پھر جرمنی چلے گئے۔ جماعت احمدیہ کے بڑے ذمہ داروں میں سے تھے اور ساری زندگی جماعتی کام بڑے اخلاص اور زور وشور سے کرتے رہے۔ آخر کار اللہ پاک نے اسلام کی طرف ہدایت دے دی اور بمع اہل وعیال مسلمان ہو گئے۔ ان کے اسلام قبول کرنے سے جماعت احمدیہ کو ایک ناقابل تلافی جھٹکا لگا کیونکہ شیخ راحیل احمد صاحب کا قادیانیوں میں ایک نام اور مقام تھا جرمنی میں قادیانیوں کے صدر بھی رہے۔ اپنی قبول اسلام کی روداد میں خود لکھتے ہیں:

> ''کہ ایک بات ربوہ میں تقریباً ہر مقرر کہتا کہ منافقوں سے ہوشیار رہو اور یہ ایک ایسی بات تھی کہ جس کی آڑ میں جو کوئی بھی بات کرنے لگتا منافق کا لیبل لگا دیتے اور لوگ ڈر جاتے کھل کر بات نہ کرتے میں نے مرزا صاحب اور ان کے بیٹوں کی کتابیں پڑھیں اور کئی لوگوں سے اور مربیوں سے بات چیت ہوئی اور اسلامی تعلیمات اور عقائد کے ساتھ موازنہ کرنے کا موقع ملا جس پر آخر کار اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ سسٹم ہی نہیں بلکہ بانی جماعت کے دعویٰ جات اور تعلیمات ہی غلط ہیں۔ مجھے تفصیلی مطالعہ اور تقابل کے بعد جب اس چیز کا ادراک ہوا کہ مرزا صاحب کی تعلیم اسلام نہیں بلکہ اسلام کے درخت پر آکاس بیل ہے۔ آکاس بیل درخت پر گرتی ہے تو درخت کو کھا جاتی ہے۔

سکول کے زمانہ میں ہمارے ذہن میں یہ بات ڈالی جاتی تھی کہ تم لوگ بہتر ہو دوسروں سے افضل ہو اس لیے کہ امام مہدی کے ماننے والے ہو مگر تمہاری فضیلت صرف مسیح موعود کی غلامی اور دوسرے لفظوں میں مرزا صاحب کے خاندان کی اطاعت سے ہی رہے گی۔ اس غلامی کی وجہ سے تم دنیا کے رہنما ہو ورنہ تمہاری حیثیت اور حالت غیر احمدیوں سے بدتر ہوگی اور کوئی لمحہ ایسا نہ گزرتا تھا کہ جب مرزا صاحب اور ان کے خلیفوں (بیٹوں) کی عظمت، بڑائی اور دینی و دنیاوی زندگی کی بقا کے لیے ان کی اہمیت نہ ثابت ہوتی ہو اور جماعت میں جھوٹ منافقت اور مذہبی جاگیرداری اور اپنے مخلص لوگوں پر ہر وقت نہ نظر آنے والا دباؤ اور ہر وقت کڑی نگرانی مجھے بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیتی

جماعت کا چندہ سسٹم:

یہ صحیح ہے کہ کسی بھی تنظیم کو چلانے کے لیے چندہ ضروری ہے، اور جماعت احمدیہ میں چندہ جات کو جو اہمیت ہے، وہ کسی سے بھی مخفی نہیں، مرزا صاحب سے لے کر تمام خلفاء نے چندوں پر ہی زور دیا ہے۔ لیکن خلیفہ ثانی کے دور سے جماعت نے جس طرح عام احمدیوں کو ان کے جذبات کو ابھار کر، مجبور اور بلیک میل کر کے مذہب کے نام پر لوٹا جا رہا ہے اس کی مثال انسانی تاریخ میں نہیں ملتی۔

مرزا محمود صاحب کے دور میں ایک بار خواجہ حسن نظامی صاحب نے قادیان کا اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ مرزا محمود احمد خلیفہ ثانی صاحب کی دعوت پر وزٹ کیا۔ اس کے بعد اپنے ایک آرٹیکل میں لکھتے ہیں ''ہم نے قادیان میں امور عامہ کا معائنہ کیا، نشر و اشاعت اور تحریک جدید کے دفاتر دیکھے، غرض بہشتی مقبرہ پہنچے تو اسے سبزہ و رستہ کے اعتبار سے واقعی جنت معنوی پایا، لیکن ایک بات بڑی حیران کن تھی کہ اس کے تمام درختوں اور پیڑوں پر قطار اندر قطار بیٹھے ہوئے پرندے ایک ہی راگ الاپ رہے تھے چندہ۔ چندہ۔ چندہ اس بات کو لکھے ہوئے بھی ساٹھ ستر سال گزر چکے

ہیں۔ اس کے بعد سے مرزا محمود صاحب اور ان کے بیٹوں کے ادوار میں تو اس سے کہیں زیادہ غریب احمدیوں کا خون نچوڑا جا رہا ہے۔ اور اب تو ان کی ہڈیاں بھی چوسی جا رہی ہیں۔

ہر شخص اس بوجھ تلے کراہ رہا ہے، مگر سسٹم اور ماحول ایسا بنا دیا گیا ہے کہ کوئی بول نہیں سکتا، مرزا صاحب نے اپنی زندگی میں ہی اس چندہ سسٹم کی بڑی گہری بنیادیں رکھ دی تھیں اور پہلے خلیفہ کو چونکہ اتنی ذاتی دلچسپی نہیں تھی اس لیے معاملہ کچھ حد میں رہا مگر جب گدی مرزا صاحب کے بیٹوں اور پوتوں کے قبضے میں آئی تو آہستہ آہستہ شکنجہ سخت کرتے گئے اور مرید غریب ہوتے جا رہے ہیں لیکن پیرار بوں کی جائیدادوں کے مالک بن چکے ہیں اور مزید بن رہے ہیں۔

اب جب سے مرزا مسرور صاحب نے اقتدار سنبھالا ہے، ان کا بھی مطالبہ جماعت سے مزید قربانیوں کا ہے، اور سنا ہے کہ اب چندوں کے بقایا جات کی بڑی سختی سے پڑتال اور وصولی کرنے کا حکم دیا جا چکا ہے۔ اب نویں نکور خلیفہ صاحب نے بھی اپنے پیشرو خلفاء کی ریت پر عمل کرتے ہوئے نئی تحریک ''طاہر فاؤنڈیشن'' جماعت کو پیش کر دی ہے! ویسے میں نے حتیٰ الامکان موجودہ چندوں کی مکمل فہرست پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ کوئی کمی رہ گئی ہو تو توجہ دلانے والے کا مشکور ہوں گا۔

1۔ چندہ عام۔ ہر شخص کی آمدنی کا سولہواں حصہ (لازمی)

2۔ چندہ وصیت۔ بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کے خواہش مندوں کی آمدنی کا اور کل جائیداد کا دسواں حصہ

3۔ چندہ جلسہ سالانہ　　4۔ چندہ تحریک جدید

5۔ چندہ وقف جدید

6۔ چندہ انصار اللہ آمدنی کا سواں حصہ (لازمی)

7۔ چندہ اشاعت انصار اللہ (لازمی)

8۔ چندہ سالانہ اجتماع انصار اللہ (لازمی)

9۔ چندہ خدام الاحمدیہ (لازمی)
10۔ چندہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ (لازمی)
11۔ چندہ اشاعت خدام الاحمدیہ (لازمی)
12۔ چندہ اطفال الاحمدیہ (لازمی)
13۔ چندہ سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ (لازمی)
14۔ چندہ اشاعت اطفال الاحمدیہ (لازمی)
15۔ چندہ لجنہ اماءاللہ (لازمی)
16۔ چندہ سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ (لازمی)
17۔ چندہ اشاعت لجنہ اماءاللہ (لازم)
18۔ چندہ ناصرات الاحمدیہ (لازمی)
19۔ چندہ سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ (لازمی)
20۔ چندہ اشاعت ناصرات الاحمدیہ (لازمی)
21۔ چندہ مساجد بیرون ملک
22۔ چندہ مساجد اندرون ملک
23۔ ایم ٹی اے (نیم لازمی)
24۔ صدقہ
25۔ زکوٰۃ
26۔ بیوت الحمد
27۔ درویش قادیان فنڈ
28۔ افریقہ فنڈ
29۔ یتامیٰ فنڈ
30۔ غربا فنڈ
31۔ نصرت جہاں فنڈ
32۔ فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ
33۔ مریم جہیز فنڈ
34۔ طلباء فنڈ
35۔ بیوگان فنڈ
36۔ سومساجد جرمنی فنڈ
37۔ سومساجد افریقہ فنڈ

38۔ عیدفنڈ۔(یہ فطرانہ کے علاوہ ہے، جوعید کی نماز سے پہلے یا بعد وصول کیا جاتا ہے)

39۔ فطرانہ

40۔ عطیہ جات برائے ہیومینٹی فرسٹ (ضروری نوٹ۔ ہیومینٹی فرسٹ کی تنظیم بظاہر انسانی ہمدردی کی تنظیم ہے، لیکن حقیقت میں شعبہ تبلیغ کا ذیلی ادارہ ہے اور جہاں تبلیغ کے چانس ہوں وہیں ان کی انسانی ہمدردی جاگتی ہے)

41۔ ہر دوسرے تیسرے سال نئی دیگوں کی تحریک، جیسے 2۔3 سال قبل پانچ سو دیگوں کی تحریک

42۔ خاص تحریکات مثال کے طور پر لندن میں نئے مرکز کے لیے پانچ ملین کے بعد مزید چندہ کا مطالبہ، وغیرہ وغیرہ۔

43۔ مساجد کے لیے مقامی جماعت سے پنکھوں، قالینوں، وغیرہ وغیرہ کی تحریک

44۔ بکروں کی قربانیاں خلیفہ وقت کی صحت وغیرہ کے لیے

45۔ لجنہ کے مرکزی / ریجنل / مقامی مینا بازار کے لیے دستکاری و دیگر اشیاء کے عطیہ جات

46۔ مقامی اخراجات کے لیے (مثال کے طور پر مقامی نماز سنٹر کا آدھا کرایہ مقامی جماعت ادا کرے۔ نیز مقامی تبلیغی میٹنگز کے لیے توقع کی جاتی ہے کہ مقامی جماعت بوجھ اٹھائے۔اگر پورا نہیں تو کچھ حصہ دے)

47۔ مقام / ریجنل / مرکزی طور پر جماعتی / انصار / خدام / اطفال / لجنہ / ناصرات کے اجلاس / اجتماعات / سالانہ جلسہ / شوریٰ / انٹرنیشنل جلسہ سالانہ کے علاوہ مختلف یوم، مثلاً سیرت النبی، یوم مسیح موعود، یوم مصلح موعود وغیرہ وغیرہ، جماعت / انصار / خدام اور لجنہ کے تحت تبلیغی میٹنگز، مقامی / ریجنل / مرکزی سطح پر منعقد ہوتی ہیں، میں شمولیت کے لیے اخراجات کا حساب لگائیں تو صرف یہ اخراجات ہی ایک ہوشربا رقم بن کر سامنے آئے گی۔

48۔ وقارِ عمل (دراصل بیگارِ عمل) کے نام پر جو جسمانی، ٹیکنیکل، وقت کی بلا معاوضہ خدمات کا اجتماعی معاوضہ کا کوئی بھی حساب نہیں لگایا جا سکتا۔اگر ہم ویسٹرن سٹینڈرڈ کے مطابق کم

از کم پانچ ڈالر فی گھنٹہ بھی لگائیں اور ہر احمدی جب اپنا حساب خود لگائے کہ ایک سال میں کتنے گھنٹے اس نے وقار عمل کیا ہے اور کتنی دور اپنا پٹرول یا کرایہ خرچ کر کے گیا ہے، اور اگر اس نے اتنے گھنٹے کام کر کے پاکستان / انڈیا / افریقہ میں کسی غریب رشتہ دار کی مدد کی ہوتی تو کسی غریب کو سر چھپانے کو ایک کمرہ مل گیا ہوتا۔ یا کسی کا مناسب علاج ہو گیا ہوتا، کہیں ٹھیلا لگا کر بچوں کی روٹی کما کر دے سکتا۔ یا کسی غریب بیٹی کی رخصتی کا خرچہ مہیا ہو جاتا۔ یا کسی اندھے ہوتے ہوئے کی بینائی واپس لوٹ آتی، دوسرے اگر یہ واقعی ''وقار عمل'' ہے اور بیگار عمل نہیں تو مرزا خاندان کے شہزادے کیوں اس باوقار کام سے مستثنیٰ ہیں؟

49۔ طاہر فاؤنڈیشن۔ دی گئی فہرست سے آپ کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ اسلام جو کہ دین فطرت ہے اس کو عام احمدیوں کی جیب سے دین کے نام پر آخری روپیہ تک کھینچے کی ہوس میں نظام جماعت اور اس کے کرتوں دھرتوں نے اسلام کو ''احمدیت'' کا نام دے کر دین فطرت کی بجائے، دین چندہ، بنا دیا ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ اتنا دے جتنا تجھے تکلیف میں نہ ڈالے، اور چندوں کی فہرست کیا بتا رہی ہے کہ احمدی تکلیف میں پڑے ہوئے ہیں یا نہیں؟ چندہ لینے کے لیے اور جو دے رہے ہیں ان سے اور زیادہ نکلوانے کے لیے ہر قسم کے ذاتی، جماعتی، سماجی اور نفسیاتی غرضیکہ ہر حربہ استعمال ہوتا ہے۔

اسلام قبول کرنے کے بعد ہم (میں اور میری فیملی) خوش ہیں مطمئن ہیں بلا تخصیص فرقہ بیشمار مسلمان بھائیوں نے امریکہ، آسٹریلیا، یورپین ممالک، پاکستان، سعودی عرب، عرب امارات سے بذریعہ ٹیلیفون اور ذاتی طور پر تشریف لا کر مجھے مبارکباد یں دیں۔ ان میں دنیا بھر کے مسلمان بھائی کروڑ پتی بھی شامل ہیں اور غریب بھی میں ان سب کا دلی طور پر ممنون ہوں اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے۔ آمین

احمدی دوستوں کے لیے میرا پیغام یہ ہے کہ آپ نے مرزا صاحب کو مسیح ومہدی رسول کریم ﷺ کی اتباع میں مانا ہے، اگر مرزا صاحب کی تحریروں کو ہی غور سے، غیر جانبدار ہوکر پڑھیں اور ان کا موازنہ رسول پاک ﷺ کی حیات طیبہ سے کریں گے احادیث نبویہ سے کریں گے، تو آپ کو ان کے دعوے اور ڈراوے ہوا بھرے غباروں سے زیادہ نظر نہیں آئیں گے۔ مرزا صاحب کے کردار اور شخصیت کو پرکھیں، ان کی اپنی کتب، ان کے صاحبزادگان کی کتب اور ان کے اصحاب کی کتب کے مطالعہ سے آپ کو بہت کچھ نظر آئے گا۔ لیکن وہ نہیں جو یہ آپ کو پڑھانا چاہتے ہیں، بلکہ وہ پڑھیں جو یہ خود غلطی سے شائع کر چکے ہیں اور اب اس کو چھپاتے پھر رہے ہیں۔ آپ خود کہہ اٹھیں گے کہ مرزا صاحب کچھ بھی ہو سکتے ہیں مگر نبی نہیں، اور نہ ہی کسی نام اور رنگ میں اس درجے کے اہل ہو سکتے ہیں۔ مرزا صاحب کو مان کر کوئی شخص احمدی یا قادیانی تو ہوسکتا ہے مگر مسلمان نہیں، اسلام اللہ کا بنایا ہوا دین ہے اور احمدیت مرزا صاحب کا بنایا ہوا مذہب ہے۔ لہٰذا یہ دو الگ الگ مذہب ہیں۔

مسلمان بھائیوں کے لیے میرا پیغام یہ ہے کہ عام احمدی کو برا نہ کہو اور گالی نہ دو، پیار محبت سے ان کو بلاؤ، کیونکہ وہ مجبور ہیں، بے قصور ہیں۔ وہ صرف پڑھائے ہوئے ہی نہیں بلکہ سدھائے ہوئے ہیں۔ ان کی برین واشنگ ہوئی ہے۔ ڈائیلاگ سے، حکمت سے ان میں سے کافی لوگوں کو سمجھایا جا سکتا ہے۔ ان میں کافی اچھے لوگ بھی ہیں لیکن ان کے لیے ان کا سماجی، مذہبی اور نفسیاتی جال توڑنا اتنا آسان نہیں۔ کئی اس جال کو توڑنا چاہتے ہیں۔ لیکن ان کو گائیڈ کرنے والا، سہارا دینے والا نہیں ملتا، اس جال کو توڑنے میں آپ اپنے اخلاق، حکمت اور حسن سلوک سے ان کی مدد کر سکتے ہیں۔ آپ کا سخت رویہ یا سخت الفاظ ان کو جماعت کے خول میں پناہ کے لیے واپس دھکیل سکتا ہے، لیکن آپ کی نرمی اور حسن اخلاق ان کو اسلام کی آغوش میں آنے کے لیے پُل کا کام دے سکتا ہے۔ شکریہ!

(قادیانیت سے اسلام تک، ص359 تا372)

مرزا مسرور احمد صاحب کا رضاعی بھتیجا جناب شمس الدین صاحب:

محترم بھائی شمس الدین صاحب قادیانی ''خلیفہ'' مرزا مسرور احمد صاحب کے رضاعی بھتیجے ہیں اور (ربوہ) چناب نگر کے رہائشی ہیں۔ ان کے والدین تاحال وہیں مقیم ہیں اور یہ اسلام قبول کرنے کے بعد لاہور شفٹ ہو گئے۔ پہلی زندگی کے کفارے کے طور پر ماشاء اللہ بڑے زور وشور سے ''احمدی'' بھائیوں میں دعوت اسلام کا کام کر رہے ہیں اور تین سال کے عرصہ میں سینکڑوں احمدی ان کے ذریعے اسلام کی دولت سے مالا مال ہو چکے ہیں۔ دعوت ایمان کے کام میں ہمارے ساتھ مل کر بڑے اخلاص اور درد کے ساتھ شب وروز لگا رہے ہیں تا کہ جانے یا انجانے میں کوئی احمدی بھائی اور کوئی بہن بغیر ایمان کے دنیا سے نہ چلے جائیں اور ہمیشہ کی دوزخ سے بھی بچ جائیں اللہ پاک ان کو اسلام پر استقامت عطا فرمائے اور ان کو اپنے بندوں کی ہدایت کا ذریعہ بنا دے۔ آمین

بھائی شمس الدین صاحب خود لکھتے ہیں:

''میں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ کفر نگری (چناب نگر) میں گزارا اور تمام قادیانیوں کی طرح غیر احمدیوں کو احمدی بنانے میں مصروف عمل رہا۔ پھر اچانک میری تقدیر نے پلٹا کھایا اور دوران ملازمت ایک مسلمان دوست نے مجھے حدیث پاک کی سب سے بڑی اور اہم کتاب صحیح بخاری شریف مطالعہ کرنے کے لیے دی۔ مطالعہ کرتے ہوئے جب میں جلد نمبر 2 کی حدیث پاک نمبر 666 پر پہنچا اور مجھے یہ جان کر شدید حیرت ہوئی اور مرزا صاحب نے خدا کی قسم کھا کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا اور کبھی دوبارہ واپس نہ آنے کا عقیدہ بتلایا، جبکہ مذکورہ حدیث پاک میں امام الانبیاء خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ ہی کی قسم کھا کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول (دوبارہ آنے) کی یقین دہانی کروائی ہے۔

یہ حدیث مبارکہ پڑھ کر میں سوچنے لگا کہ یہ بات تو روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جب رحمت دو عالم ﷺ کسی بات کو قسم کھا کر بیان فرمائیں تو اس میں شک اور نہ ماننے کی گنجائش کیسے اور اگر کوئی اس کو نہ مانے تو ایمان اور اسلام کیسا؟ پھر میں نے اپنی جماعت کے بڑے بڑے مربیوں سے رجوع کیا تو وہ اس کا جواب نہ دے سکے۔

پس اس حدیث مبارکہ کے مطالعے سے میری آنکھیں کھل گئیں اور اللہ پاک نے اپنی رحمت سے میری نسبت دامن مصطفیٰ ﷺ سے جوڑ دی۔

اب جو کفر کی دلدل سے نکلے تو ستم ظریفوں نے بائیکاٹ کر ڈالا نہ ماں اور نہ ہی باپ شکل دیکھنے کو راضی تھے کچھ زور آور عزیزوں نے دھمکی آمیز کالز کا سہارا لیا کچھ قادیانی بھائی بندوں نے کردار کشی شروع کر دی ابھی حال ہی میں مجھے قتل کروانے کی کوشش کی گئی۔ میرے خاندان کے کچھ لوگوں اور جماعت کی ملی بھگت سے مجھے اور میری اہلیہ محترمہ کو دہشتگرد قرار دلوانے کی سازش کی گئی۔ جس میں میرے والد صاحب کو بھی بھرپور طریقے سے استعمال کیا گیا ''جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے'' کے مصداق کفر کی تمام تدبیریں رائیگاں گئیں اور اللہ تعالیٰ نے وہ حوصلہ اور استقامت عطا فرما دی کہ کفر کے تمام داؤ پیچ بھی میرے قدم متزلزل نہ کر پائے اور محمد عربی ﷺ کی ختم نبوت کا علم بلند رکھنے کی توفیق شامل حال ہے اور انشاء اللہ زندگی کی آخری سانس تک یہ سعادت نصیب رہے گی۔ (آمین)

جناب عرفان محمود برق صاحب:

بھائی عرفان محمود برق محلّہ پاک نگر سلطانپورہ لاہور کے ایک احمدی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کے دادا نے مرزا غلام احمد قادیانی کی بیعت کر کے قادیانیت کو قبول کیا تھا۔ وہ گاؤں کے سادہ دیہاتی تھے اس لیے مرزا صاحب کو وقت کا نبی مان لیا۔ آگے ان کے بیٹے شبیر احمد نذیر احمد وغیرہ بھی قادیانی رہے اور عرفان محمود اور ان کے چاروں بھائی یہ تمام پیدائشی قادیانی (احمدی) ہوئے وہی تعلیم وہی تربیت وہی مرزا صاحب کی اندھی عقیدت گھٹی میں ملی عرفان محمود

برق پر اللہ پاک کا خاص فضل وکرم ہوا اورایک خواب کے ذریعے ہدایت اوردین اسلام کی طرف آنے کا سبب پیدا ہوا کچھ مطالعہ کچھ تحقیق اوراصل میں رحمت خداوندی سے دین اسلام کی آغوش میں آگئے اورنوجوانی کی عمر میں ہی تحقیق کا جذبہ پیدا ہوگیا۔ خطابت کے میدان میں آئے تو شعلہ بیان مقرر بنے اور قادیانیت کے گھونسلے پر برق آسمانی بن کر گرے، دعوت اسلام کے میدان میں آئے تو سینکڑوں قادیانیوں کے قبول اسلام کا ذریعہ بن گئے۔

آج بھی تاج وتخت ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگاتے ہوئے کفروارتداد کے ایوانوں میں ہلچل مچاتے مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کی فکر میں اور قادیانیوں کو واپس اسلام میں لانے کا درد لیے کوچہ وبازار میں شب وروز کوشاں ہیں۔ اس لیے کہ خود اسلام قبول کرنے کے بعد بے شمار مصائب وآلام تکالیف اور آزمائشوں کی بھٹی سے کندن بن کر نکلے ہیں۔ الحمد للہ ہمارے ساتھ قدم بقدم تحفظ ختم نبوت، دعوت اسلام اور انسانیت کو دوزخ سے بچانے کی تڑپ لیے پھرتے ہیں۔ پھرانہوں نے اپنے تین بھائیوں اورایک بہن کو مع اہل وعیال مسلمان کیا اوران کی والدہ محترمہ اپنی وفات سے تقریباً دو ماہ قبل قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرگئیں اور مسلمان ہوکر وفات پائی ان کے والد صاحب اورسسرال والوں کو بھی ابھی حال ہی میں اللہ پاک نے اسلام کی دولت سے مالا مال فرمایا ہے الحمدللہ علی ذالک بھائی عرفان محمود برق کو بھی اللہ پاک آخری دم تک دین کے کام کے لیے قبول فرمائے رکھے۔ آمین

ان کی لکھی گئی اس کتاب ''قادیانیت اسلام اور سائنس کے کٹہرے میں'' نے جھوٹی نبوت کے ایوانوں میں قیامت خیز زلزلہ برپا کر دیا اور قادیانیت کے قلب میں دراڑیں ڈال دیں، اسے پڑھ کراب تک ہزاروں (احمدی) قادیانی اسلام قبول کر چکے ہیں، حکومت پنجاب کے ایک سینئر سیکرٹری جناب محترم احمد علی ظفر صاحب نے اس کتاب کا انگلش میں ترجمہ بھی کیا، اب تک اس کتاب کے اٹھائیس ایڈیشن نکل چکے ہیں، مسلمانوں کے علاوہ قادیانیوں کو بھی اس کتاب کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیے۔

عرفان برق صاحب کے قلم سے۔۔۔میرا قبول اسلام:

میری حیات مستعار میں ایک وقت ایسا بھی گزرا ہے کہ جب میں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی تعریف میں ایک مضمون قلم بند کیا تھا۔مرزا صاحب سے میری عقیدت کیشی کسی علمی سطح یا حقیقت شناسی کی بناء پر نہ تھی بلکہ محض وراثت کی ایک اندھی تقلید تھی جس نے میری نگاہوں سے تصویر کے دوسرے رُخ کو مکمل طور پر چھپا رکھا تھا۔

اُس دور میں مسلمانوں کے عوامی حلقوں سے اکثر یہ باتیں میرے کانوں سے ہوتی ہوئی آئینۂ ذہن سے جا ٹکراتیں کہ مرزا قادیانی ایک بدسیرت جھوٹا مدعی نبوت تھا جس کی ساری زندگی بدکاریوں اور سیاہ کاریوں کی دلدلوں میں پھنسی ہوئی تھی۔لیکن ان کی گوش گزاریوں کو میں فراموشیوں کے سپرد کرنا ہی لازم سمجھتا تھا، کیونکہ اس طرح کے معترضین کے اعتراضات زیادہ تر بے بنیاد اور بلا دلیل ہوتے تھے اور اگر کوئی دلیل دی بھی جاتی تو اُن قادیانی کتب سے جن کے نام ہی میں پہلی دفعہ سُنتا تھا اس لیے یہ باتیں میری عدم توجہ کا باعث بنتیں۔تاہم اس سے ایک بڑا فائدہ یہ ہوا کہ میں نے ایک روز انتہائی سوچ و بچار کے بعد نگاہِ منصفانہ سے تحقیق کا دامن پکڑنے کا فیصلہ کیا اور اُن کتابوں کی تلاش شروع کر دی جن سے معترضین مرزا صاحب کی سیرت اور اُس کی تحریرات پر اعتراضات وارد کرتے تھے''اُن کتابوں میں مرزا صاحب کی اپنی اور اس کے مریدوں کی کتابیں شامل تھیں۔

آخر ایک مدت کی جان فشانیوں اور عرق ریزیوں کے بعد میں چند کتابیں حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ پھر خالی الذہن ہو کر مع سیاق وسباق اُن کتب کا مطالعہ کیا گیا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ فی الحقیقت اُن کتب کی تحریرات سے یہی عیاں ہوتا تھا کہ مرزا قادیانی انگریز کالے پالک اور جھوٹا مدعی نبوت تھا جس کی شخصیت چالبازیوں، دھوکا دہیوں، سیاہ کاریوں اور بہت سی منفی عادات کی گرد سے اٹی ہوئی تھی۔ میں جیسے جیسے مبدا فیاض کی ذرہ نوازیوں کی بدولت ان حقائق سے آگاہ ہوتا گیا ویسے ویسے مرزا قادیانی سے میری چاہت ورغبت کے تمام بخیے اُدھڑتے چلے گئے اور آخر ایک دن کچے دھاگے کی طرح ہمیشہ کے لئے ٹوٹ گئے۔

پہلا خواب:

میرے گلشن اسلام میں داخل ہونے کی ایک بڑی وجہ میرے وہ خواب بھی تھے۔ جو میری دینی دلچسپی کے لئے چراغ راہ ثابت ہوئے۔ خاص طور پر ایک خواب تو مجھے اس دور میں آیا جب میں تقریباً تیرہ چودہ برس کا تھا۔ زیارت خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ میں کیا دیکھتا ہوں کہ حبیب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہمارے محلے میں تشریف لائے ہیں۔

آپ ﷺ کے ہمراہ آپ کے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین بھی تھے۔ حضور ﷺ اپنے دست مبارک میں پھلوں کا ایک طشت اٹھائے ہوئے بعض گھروں میں پھل بانٹ رہے ہیں۔ لیکن جب آپ ہماری گلی میں جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ تو پھل بانٹتے بانٹتے ایک قادیانیوں کے گھر سے پچھلے گھر کے پاس ہی رک جاتے ہیں اور آگے نہیں بڑھتے۔ میں اپنے گھر کے دروازے میں کھڑا یہ منظر دیکھ کر یک لخت پریشان ہو جاتا ہوں کہ حضور رحمت عالم ﷺ آگے کیوں نہیں تشریف لا رہے؟ پھر جیسے ہی آپ ﷺ اپنی نظر رحمت سے میری طرف دیکھ کر تبسم فرماتے ہیں اور واپس مڑ جاتے ہیں تب ساری بات میری سمجھ میں آ جاتی ہے اور میری ساری پریشانی فوراً چھٹ جاتی ہے اور میں خوش ہو جاتا ہوں۔ اتنے میں میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

دوسرا خواب:

میں نے اس وقت دیکھا جب میں قادیانیت کے متعلق کافی تحقیق کر چکا تھا اور اس کو بہت حد تک جھوٹا گردان چکا تھا۔ اس خواب میں میں نے دیکھا کہ ایک بڑا چٹیل میدان ہے۔ سورج ہے جو مزید گرمی کا باعث بن رہا ہے۔ اتنے میں ایک خوفناک قسم کا فرشتہ قادیانیوں کے جھوٹے نبی مرزا قادیانی کو اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑے میری طرف آتا ہے اور اپنے دائیں ہاتھ سے میری بھی کلائی پکڑ کر اس آگ کی جانب دوڑنا شروع کر دیتا ہے۔ میں اُس سے اپنی کلائی چھڑانے کی بہت کوشش کرتا ہوں، لیکن وہ نہیں چھوڑتا اور آگ کی طرف بھاگتا چلا جاتا ہے۔ جیسے جیسے ہمارے اور اُس آگ کے درمیان فاصلہ سمٹتا جاتا ہے ویسے ویسے گرمی کی شدت

بھی بڑھتی جاتی ہے۔آخر وہ فرشتہ یک لخت مجھے چھوڑ دیتا ہے اور میں قلابازیاں کھاتا ہوا زمین پر گر جاتا ہوں۔گرنے کے فوراً بعد میں جیسے ہی سر اٹھا کر اُس فرشتے کی جانب دیکھتا ہوں تو وہ الاؤ کے بہت قریب پہنچ کر مرزا قادیانی کو اُس میں پھینک دیتا ہے۔آگ بھوکے شیر کی طرح مرزا قادیانی پر جھپٹتی ہے اور اُسے اپنے اندر گہرائی میں لے جاتی ہے اس کے ساتھ ہی میرے منہ سے ایک زوردار چیخ نکلتی ہے اور میں گھبرا کر اُٹھ جاتا ہوں۔میرا سارا جسم پسینے سے شرابور ہو جاتا ہے۔بیدار ہونے کے فوراً بعد میں نے بغیر کوئی لمحہ ضائع کئے قادیانیت پر مکمل لعنت بھیجی اور اسلام قبول کر لیا۔الحمدللہ۔

میرے قبول اسلام کے بعد مخالفت کی جو تندوتیز آندھیاں چلیں اور ایمان کو خش وخاشاک کی طرح بہالے جانے والے سیلاب آئے ان میں حائل اگر خدائے لم یزل کی عطا کردہ ثابت قدمی اور حضور رحمت عالم ﷺ کی نگاہِ فیضان نہ ہوتی تو یقیناً ایسی پیش آمدہ چیرہ دستیوں سے میرا ایمان چراغِ سحری کی طرح ٹمٹمانے کے بعد کبھی کا گل ہو چکا ہوتا۔

میرے اسلام قبول کرنے کی خبر قادیانوں میں جنگل میں آگ کی طرح پھیل گئی۔انھیں میرا قبول اسلام نہایت گراں گزرا۔اس مسئلے کے فوری حال کے لیے انھوں نے اپنے لاہور کے سب بڑے سینٹر اور عبادت خانے ''دارالذکر'' میں اپنے جماعتی عہدے داران، مربیوں اور ہمارے گھر کے بعض ذمہ دار افراد کا اجلاس طلب کیا۔اس اجلاس میں مختلف قادیانی مربیوں کی ڈیوٹی لگا دی گئی کہ انہوں نے ہر روز مجھے میرے گھر میں جا کر اس بات کا درس دینا ہے کہ اس دنیا میں صرف قادیانیت ہی ایک سچا مذہب ہے اور مسلمانوں والا اسلام نہایت لعنتی ہے (نعوذ باللہ) اس اجلاس میں جماعتی عہدے داران نے میرے باپ اور بھائیوں کو بھی خوب ملامت کی کہ ان سے ایک بچہ نہیں سنبھالا گیا۔اگر اس کے بگڑتے ہوئے عقائد کو اپنے رعب کے پہیے تلے کچل دیا ہوتا تو اس کی کیا جرت تھی کہ وہ غیر احمدیت (اسلام) قبول کرتا لہٰذا میرے باپ اور بھائیوں کی سزا یہ تجویز کی گئی کہ انھیں اب ہر صورت میں مجھے قادیانیت کے اندھے کنوئیں

میں دوبارہ دھکیلنا ہے۔ چاہے اس سلسلے میں انھیں سخت سے سخت اقدامات کرنے پڑیں یا بڑی سے بڑی لالچ بھی دینی پڑے تو کوئی پرواہ نہیں۔ اجلاس کے فوراً بعد قادیانی مربیوں اور ہمارے گھر والوں نے اپنے مشن کا آغاز کر دیا۔ اب ہر روز ہمارے گھر میں کوئی نہ کوئی قادیانی پنڈت آتا اور مجھے سمجھانے سر توڑ کوششیں کرتا کہ قادیانیت ایک زندہ مذہب ہے جس کا نام اسلام ہے اور مسلمانوں والا اسلام ایک مردہ اسلام ہے۔ اب جس نے نجات کا لباس پہننا ہے وہ پہلے مرزا قادیانی کو اللہ کا نبی اور رسول مانے۔ تب اسے جنت ملے گی وگرنہ وہ کافر اور جہنمی ہی رہے گا۔ مجھ سے جہاں تک ممکن ہوتا میں قادیانی پنڈت کو اس کی خرافات کا جواب دیتا اور وہ کوئی بات بنتی نہ دیکھ کر واپس چلا جاتا۔

ایک طرف قادیانی پنڈت (مربی) میرے ایمان کے ننھے پھولوں کو مسلنے کی کوششوں میں مصروف تھے تو دوسری طرف ہمارے گھر والوں کے بدلتے رویے بپھری ہوئی آندھیاں بن کر میرے دل میں روشن ختم نبوت کے چراغ کو گل کرنے کی کوششوں میں سرگرم عمل تھے۔ اس سلسلے میں کبھی تشدد کے حربے استعمال کیے جاتے تو کبھی لالچ کے ہتھیاروں سے کام لیا جاتا، کبھی بائیکاٹ کا خوف دلایا جاتا، کبھی جائیداد سے عاق کرنے کی دھمکیاں دی جاتیں۔ لیکن اللہ رب العزت کی عطا کردہ ثابت قدمی کے پہاڑ کے آگے ان ارتدادی آندھیوں کا کوئی زور نہ چلتا اور میرا ایمان مزید قوی ہوتا جاتا۔

وہ فکر جس کے باعث میرے ماتھے پر تشویش کی سلوٹیں پڑتیں اور میں راتوں کو بے چینی سے کروٹیں بدلتا وہ یہ تھی کہ کسی طرح ہمارے گھر والے خصوصاً میری زندگی کی سب سے عظیم ہستی میری پیاری ماں اسلام کے مہکتے گلستان میں داخل ہو جائے اور جہنم کے بھڑکتے شعلوں سے بچ جائے۔ لہٰذا میں نے ہمت کر کے سب سے پہلے اپنی پیاری ماں کو اسلام کی دعوت دینی شروع کی۔ ایک تو وہ پہلے ہی مجھ سے ناراض تھیں اور دوسرا اس دعوت کی وجہ سے مزید ناراض ہو گئیں۔ لیکن میں نے ہمت جاری رکھی اور انھیں قادیانیوں کی کتابوں میں چھپے کفریہ عقائد سے

آگاہ کرتا گیا جن میں مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ، اس کی بیہودہ گوئیوں کو وحی اللہ، اس کی فضول باتوں کو حدیث نبوی، اس کی غلیظ حرکتوں کو سنت رسول، اس کی فاحشہ بیویوں کو امہات المومنین، اس کے گمراہ خاندان کو اہل بیت، اس کے بدکار ساتھیوں کو صحابہ کرام، اس کے درندہ صفت جانشینوں کو خلفاء راشدین، اس کے گندے شہر (قادیان) کو مدینہ منورہ اور مکہ معظّمہ سے بھی افضل لکھا گیا تھا۔ (نعوذ باللہ) اس تبلیغ کا اثر میری پیاری ماں پر یہ ہوا کہ خدا کی رحمت سے وہ رفتہ رفتہ سمجھتی گئیں کہ قادیانیت اسلام کے خلاف کتنا بڑا فتنہ اور فراڈ ہے۔ آخر انھوں نے میرے ہاتھ پر پوشیدہ طور پر اسلام قبول کر لیا۔ اور مرزا قادیانی پر لعنت بھیج دی۔ الحمد للہ۔

والدہ کا خواب:

قبولِ اسلام کے کچھ عرصہ بعد انھوں نے ایک خواب دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھوں میں دو آم پکڑے ہوئے ہیں اور ایک خوفناک قسم کی کتیا ان سے وہ آم چھیننے کی کوشش کر رہی ہے۔ آپ دوڑ رہی ہیں اور وہ کتیا متواتر آپ کا پیچھا کر رہی ہے۔ دوڑتے دوڑتے آپ ایک چمنستان میں داخل ہو جاتی ہے اور کتیا یہ دیکھ کر واپس مڑ جاتی ہے۔ یہ خواب جب میری پیاری ماں نے مجھے سنایا تو میں نے اس کی تعبیر انھیں یہ بتائی کہ آموں یعنی پھلوں سے مراد بیٹے ہیں اور کتیا سے مراد وہ قادیانی مبلغہ ہے جو ہمارے گھر میں ہمیں مرزائیت کی تبلیغ کرنے آتی ہے اور وہ آپ کے اور آپ کے دو بیٹوں کے پیچھے زیادہ پڑی ہوئی ہے کیونکہ اسے اسی طرف سے زیادہ خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کو اور آپ کے دو بیٹوں کو اس کتیا یعنی قادیانی مبلغہ کے شر سے بچا لیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ کی زندگی میں اللہ تعالیٰ میرے ایک بھائی کو بھی اسلام کی دولت عطا فرمائے گا۔ اس خواب کے چند ماہ بعد اللہ پاک نے اپنی رحمت کے موتی میرے ایک بھائی کی جھولی میں بھی گرا دیئے اور میری پیاری ماں کا ایمان شاہین بن کر بلندیوں پر پہنچ گیا۔

وہ وقت میں کبھی نہیں بھول سکتا جب میری اشکوں کی رم جھم ساری رات میری پیاری ماں کے سرہانے کو بھگوتی رہی اور اللہ تعالیٰ سے یہ فریاد کرتی رہی کہ وہ انھیں لمبی زندگی عطا

فرمائے۔انھیں دل کا شدید اٹیک ہوا تھااور ڈاکٹروں نے نا اُمیدی کا اظہار کیا تھا۔ساری رات میری پیاری ماں ہسپتال میں شدت درد سے تڑپتی رہیں اور میں اکیلا اُن کے سرہانے درود وسلام اور دعا کا ورد کرتا رہا۔لیکن افسوس اُن کی زندگی نے ان سے وفا نہ کی اور وہ مجھے اپنی ماں کی مامتا سے محروم کر کے یونہی روتا ہوا چھوڑ گئیں۔اور 18 جولائی بروز جمعہ 2003ء کی صبح اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملیں۔

وفات سے ایک گھنٹہ قبل انہوں نے میرے پوچھنے پر دوبارہ اس بات کا اقرار کیا تھا کہ وہ قادیانی نہیں ہیں اور ساتھ یہ تاکید بھی کی تھی کہ اگر مجھے کچھ ہو جائے تو مسلمان میرا جنازہ پڑھیں اور مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔جب میں نے اپنے گھر والوں کے سامنے اس نصیحت کا ذکر کیا تو انھوں نے یقین نہ کیا اور اپنے قبرستان میں قبر کی کھدائی کا آرڈر دے دیا۔ قادیانی مربّی اور قادیانی رشتے دار ہمارے گھر میں اکھٹے ہونے شروع ہو گئے۔

لیکن میں موقع کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے اپنے دوستوں اور اہل محلّہ میں یہ اعلان کر دیا کہ میری ماں مسلمان تھیں اور ان کی یہ نصیحت تھی کہ مسلمان میرا جنازہ پڑھیں۔اس اعلان کے سننے کی دیر تھی کہ ہماری ساری گلی مسلمان مجاہدین سے بھر گئی۔میرے دوستوں نے مزید رابطے کر کے پورے شہر کے نامور علماء کرام کو بھی اکٹھا کر لیا۔عظیم سکالر، پروانہ ختم نبوت جناب محمد طاہر عبد الرزاق صاحب بھی پہنچ گئے۔خطیب ختم نبوت جناب مولانا غلام حسین کلیالوی مدظلہ نے جنازہ پڑھایا اور میری پیاری ماں کو لاہور کے مشہور قبرستان بدھو آوا میں دفن کر دیا گیا۔درجنوں کی تعداد میں قادیانی پاس کھڑے یہ سارا منظر دیکھتے رہے لیکن کسی کی جرات نہ ہوئی کہ وہ جنازے کی چارپائی کو ہاتھ بھی لگا سکے۔یا کسی بھی قسم کی کوئی مداخلت کر سکے۔

وفات کے بعد اکثر میری پیاری ماں مجھے میرے خوابوں میں نہایت خوشنما جگہوں میں ملتی رہتی ہیں۔اور یہ حوصلہ دیتی رہی ہیں کہ میرے لال مرتے دم تک ہمت نہ ہارنا۔مشکلات اور پریشانیوں سے کبھی مت گھبرانا، اپنے گھر والوں اور دوسرے قادیانیوں کو دعوت وتبلیغ کرتے رہنا۔اس سے خدا تعالی اور حبیب خدا ﷺ بہت خوش ہوتے ہیں۔

محمد نذیر احمد صاحب (سابقہ مربی)

محمد نذیر قادیانی مربی تھے۔ وہ جھنگ کے ایک معروف قادیانی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کی شادی قادیانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کی سگی بھانجی سے ہوئی۔ انہوں نے جامعہ احمدیہ چناب نگر میں پانچ سالہ خصوصی کورس کرنے کے بعد بطور مربی دس سال تک پنجاب اور سندھ میں قادیانیت کا پرچار کیا۔ 2005ء میں انہوں نے جماعت احمدیہ سے جب کنارہ کشی اختیار کی تو انہیں ''راہ راست'' پر لانے کے لیے مختلف حربے استعمال کیے گئے۔ لیکن ان پر ڈھائے جانے والے مظالم انہیں اپنے مؤقف پر مزید پختہ کرتے رہے اور نور ایمان ان کے دل میں گھر کرتا چلا گیا۔ انہوں نے 26 فروری 2014ء کو ایوان اقبال لاہور میں منعقدہ ''فتح مباہلہ کانفرنس'' کے موقع پر اردن کے ایک اسلامی سکالر شیخ امجد سقلاوی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ محمد نذیر کا ظلمت سے نور تک کا یہ سفر ایمان افروز بھی ہے اور دل گداز بھی، آپ بیتی بھی ہے اور جگ بیتی بھی۔ آپ ان کی کہانی ان کی ہی زبانی سنئے:

مربی کا پہلا ٹارگٹ:

1996ء میں جامعہ احمدیہ سے فراغت کے بعد میری پہلی تعیناتی ضلع حافظ آباد کے موضع پیرکوٹ ثانی میں ہوئی۔ اس گاؤں میں قادیانی اکثریت میں ہیں اور ہر لحاظ سے طاقتور بھی ہیں۔ قادیانیوں کے نزدیک اس گاؤں کو بڑی مقدس حیثیت حاصل ہے کیونکہ یہاں مرزا غلام احمد قادیانی کے تین مصاحبین کی قبریں بھی ہیں۔ اس گاؤں میں میری تعیناتی ایک طرح کی ہاؤس جاب تھی۔ یہاں سے ٹریننگ لینے کے بعد مجھے ضلع منڈی بہاؤالدین کے دیہات ''رجوعہ'' اور ''مرالہ مکھناں والی'' بھیج دیا گیا۔ چندہ ماہ وہاں گزارنے کے بعد میری پوسٹنگ ضلع گجرات کے علاقوں ''ڈنگہ'' اور ''کنجاہ'' میں ہوگئی۔ میں ایک سال تک ان چار سٹیشنز پر کام کرتا رہا اور اس عرصے میں یہاں کے 16 مسلمانوں کو میں نے قادیانی بنایا۔ پہلے سال ہی اس حیران کن کار

کردگی کی وجہ سے میں جماعتی قیادت کی نظروں میں بھی آ گیا اور اس کے ساتھ ہی مجھے ملنے والی مراعات اور پروٹوکول میں اضافہ ہونے لگا۔

مربی کا براہ راست ناظر امور عامہ سے رابطہ ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے دو طاقتور ترین ذیلی انتظامی ادارے ناظر امور عامہ اور دفتر عمومی ہیں۔ دفتر عمومی صرف چناب نگر میں قادیانیوں کے معاملات کو ڈیل کرتا ہے اور ناظر امور عامہ پورے ملک کے قادیانیوں کو کنٹرول کرتا ہے۔ مسلمانوں کو قادیانیت کی طرف مائل کرنے کے لیے ہر مربی دو بنیادی ہتھیاروں خوش اخلاقی اور چرب زبانی سے تو لیس ہوتا ہی ہے۔ اس کے علاوہ بھی دوران تعلیم مسلمانوں کو پھانسنے کی خصوصی تربیت دی جاتی ہے۔

مربی کا پہلا ٹارگٹ انتہائی غریب مسلمان ہوتے ہیں۔ وہ ان کی کمزور مالی حالت اور معاشی مجبوریوں کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کے قریب ہوتا ہے۔ مربی کی سفارش پر جماعت ''ٹارگٹ'' کی مالی معاونت کے لیے فنڈ جاری کرتی ہے۔ اس کے لیے کوئی لگی بندھی رقم نہیں ہوتی بلکہ لامحدود فنڈ ہوتا ہے۔ ''ٹارگٹ'' کی مالی حالت کے پیش نظر مربی جتنی رقم چاہے، جاری کروا سکتا ہے۔ مربی کی سفارش کو جماعت شاذ و نادر ہی رد کرتی ہے۔ مالی معاونت کے ساتھ ساتھ وہ اپنے ''ٹارگٹ'' کی برین واشنگ بھی شروع کر دیتا ہے جس کا نتیجہ اکثر کامیابی کی صورت میں نکلتا ہے۔

ایک مربی کے لیے لازم ہوتا ہے کہ وہ ایک وقت میں کم از کم دس مسلمانوں کو قادیانیت کا پرچار کرے۔ مربی کا دوسرا بڑا ٹارگٹ وہ کھاتے پیتے امیر مسلمان ہوتے ہیں جو دین سے دور ہوں۔ اسی دوران 1998ء کی مردم شماری شروع ہوگئی جماعت احمدیہ کے ذمہ دار سر جوڑ کر بیٹھ گئے کہ کس طرح قادیانیوں کی آبادی زیادہ شو کی جائے بالآخر باہمی مشورے سے ایک منصوبہ طے پایا اور مربیوں کے ذریعے اس پر عمل درآمد شروع کر دیا گیا اس سلسلے میں میری ڈیوٹی اندرون سندھ ضلع تھرپارکر میں لگائی گئی میں نے وہاں مردم شماری کرنے والے مقامی ٹیچرز سے رابطہ

کیا۔ان کے ساتھ معاملات طے ہوئے اور پھر میں نے انہیں کچی پنسلیں خرید کر دیں۔وہ سارا دن ان پنسلوں سے مردم شماری فارم پر کرتے۔شام کو ساری فائلیں اٹھا کر میری قیام گاہ پر لے آتے اور میرے سامنے بیٹھ کر کچی پنسل سے لکھا،مٹا کر پکی پنسل کے ساتھ مذہب کے خانے میں مسلمانوں کے ناموں کے آگے بھی احمدی لکھتے جاتے اور بدلے میں منہ مانگا معاوضہ وصول کرتے۔

اس ''پروجیکٹ'' پر کام کے دوران میں نے ان ٹیچرز پر جماعتی فنڈ میں سے سات لاکھ روپے صرف کیے۔اسی لیے تو میں چیلنج سے کہتا ہوں کہ مرزا طاہر اپنے دور میں یہ جو دعویٰ کیا کرتے تھے کہ سندھ میں ان سے بیعت ہونے والوں کی تعداد تین کروڑ ہے یہ بالکل جھوٹ پر مبنی ہے۔

سندھ میں قادیانیوں کی تعداد 30 ہزار سے زیادہ نہیں ہے اور وہ لوگ بھی پیسے کی آکسیجن پر زندہ ہیں۔باقی جو کروڑوں کے دعوے ہیں،وہ سب کاغذی کاروائی ہے۔

میری کارکردگی کو دیکھتے ہوئے 2001ء میں جماعت نے میری پوسٹنگ صوبائی نائب ناظم جماعت احمدیہ کے طور پر سندھ کر دی۔یہاں میں نے قادیانیت کے پرچار کے لیے ہومیو پیتھک ڈاکٹر کے روپ میں کام کا آغاز کیا اور میر پور خاص میں ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی سے چند روز عملی تربیت لینے کے بعد مٹھی،نگر پارکر اور دو ہتڑ کے مقام پر تین کلینک قائم کیے۔میں چیک اپ اور دوا کے صرف دس روپے لیتا تھا۔میرے کلینکس پر صبح سے شام تک رش رہتا۔ان علاقوں میں غربت بہت ہے اور میں اس کا بھرپور فائدہ اٹھاتا تھا۔آنے والے مریضوں کو مفت دوا کے ساتھ ان کی کچھ مالی معاونت بھی کرتا تھا۔کبھی کبھی ٹافیوں کے پیکٹ لے کر کسی گاؤں پہنچ جاتا اور بچوں اور بڑوں میں ٹافیاں تقسیم کر کے جماعت احمدیہ کے رکنیت فارم پر انگوٹھے لگوا لیتا اور ان میں مسلمان ہی نہیں ہندو بھی شامل ہوتے تھے۔صرف اندرون تھر پارکر میں ہم نے 400 کلینکس کھول رکھے تھے اور میں ان سب کا انچارج تھا۔میں نے بطور مربی دس سال کے عرصے میں 1372 لوگوں کو قادیانی بنایا جن میں سے 300 کا تعلق پنجاب سے تھا۔سندھ میں میرا رہن سہن بڑا شاہانہ تھا۔

جماعت نے نقل وحرکت کے لیے پہلے مجھے گھوڑا فراہم کیا جس کی دیکھ بھال کے لیے میں نے تین مقامی لڑکے ملازم رکھے ہوئے تھے جنہیں میں 200 روپے فی کس ماہانہ تنخواہ دیتا تھا۔ جلد ہی مجھے لینڈ کروزر دے دی گئی۔ میری کارکردگی بھی بڑی زبردست تھی۔ اس سب کے باوجود میں نے جماعت سے کنارہ کشی اختیار کرنے کا فیصلہ کیوں کیا۔ اس کی دو بڑی وجوہات ہیں۔

اخلاقی گراوٹ کا شکار قادیانی رہنما:

دورِ طالب علمی میں جب جامعہ احمدیہ میں ہمارے ہم جماعت ساتھی، سعید نے جامعہ کے پرنسپل پر جنسی تشدد کا الزام لگایا تو ہم نے سعید کو جی بھر کے گالیاں دی تھیں۔ فیلڈ میں آنے کے بعد بھی اس طرح کے کچھ واقعات میرے علم میں آئے، لیکن میں انہیں اکادکا لوگوں کا ذاتی فعل سمجھتا رہا۔ تاہم جب میں جماعت کے اعلیٰ حلقوں کے قریب ہوا تو مجھ پر یہ راز کھلا کہ یہاں تو آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے۔ اخلاقی گراوٹ اور پستی کے ایسے ایسے واقعات سامنے آئے کہ عقل دنگ رہ گئی۔ ظاہری طور پر جو لوگ ہمیں فرشتوں سے بھی افضل نظر آتے تھے۔ باطنی طور پر وہ ابلیس کو بھی مات دیتے دکھائی دیئے۔

مرزا خلیل قمر چناب نگر کی مشہور شخصیت ہیں۔ قادیانی خواتین کی اصلاح وتربیت کے لیے چھپنے والے جماعت احمدیہ کے رسالے ''مصباح'' کے ایڈیٹر ہیں۔ ان کے علم وفضل کے بارے میں ایک بار قادیانی خلیفہ رابع، مرزا طاہر نے کہا تھا کہ اگر کتابوں سے بھرے ہوئے پانچ سوٹرک ایک طرف ہوں اور مرزا خلیل قمر دوسری طرف، تو مرزا خلیل قمر کا پلڑا بھاری ہوگا۔ ''انصاراللہ'' کی تاریخ بھی انہی صاحب نے لکھی۔ لیکن اس عالم فاضل شخص کا اپنا کردار یہ ہے کہ اخلاقی بے راہروی موصوف کا من پسند مشغلہ ہے۔ اسی عادتِ بد کے ہاتھوں ایک دفعہ بہت برے پھنسے بھی تھے۔ یہ 2007ء کی بات ہے کہ انہوں نے ایک لڑکے سے زیادتی کی۔ متاثرہ بچے کے اہل خانہ پولیس کے پاس پہنچ گئے۔ مرزا خلیل نے جب بات بگڑتی دیکھی تو متاثرہ فریق

کو ایک لاکھ 65 ہزار روپے دے کر راضی نامہ کر لیا۔ ان میں سے 65 ہزار روپے الائیڈ بینک چناب نگر برانچ کے اکاؤنٹ سے ٹرانسفر کئے گئے اور باقی رقم نقد ادا کی گئی۔ راضی نامے کا اسٹامپ پیپر دو گواہوں کے روبرو لکھا گیا جواب بھی محفوظ پڑا ہے۔ (اگر مرزا خلیل قمر پسند فرمائیں تو وہ ان کی خدمت میں پیش کیا جا سکتا ہے۔)

محمد بخش صادق جماعت احمدیہ کے سابق امیر اعلیٰ پاکستان ہیں۔ ان کے پاس جماعت کی کئی ذمہ داریاں ہیں۔ ناظم وقف جدید، ناظم تحریک جدید، ناظم خدمت درویشاں کے علاوہ جماعت احمدیہ کینیڈا کے امیر بھی رہے ہیں۔ نوجوان لڑکیوں سے اپنی ٹانگیں دبوانا، نوعمر لڑکوں سے زیادتی اور جماعتی اثاثوں کا بے دریغ ناجائز استعمال ان کے خاص شوق ہیں۔

سابق منیجر یو بی ایل نسیم سیفی گزشتہ بیس سال سے چناب نگر کے محلّہ ''دارالرحمت غربی'' کے صدر ہیں۔ وہ مالی تعاون کے بدلے غریب خواتین کے استحصال کا کوئی موقعہ ضائع جانے نہیں دیتے۔ سید مبارک شاہ بھی جماعت کے بڑے بااثر اور مرکزی مبلغ ہیں۔ یہ سندھ میں میرے پیشرو تھے۔ جب میری وہاں پوسٹنگ ہوئی تو میں نے انہی سے چارج لیا تھا۔ جماعت کے اندرونی حلقوں میں موصوف کو کرپشن کا بادشاہ اور جعلی بیعت کرانے کا ماہر سمجھا جاتا ہے۔

جھنگ کے رہائشی ڈاکٹر اللہ بخش صادق آج کل چناب نگر کی کالونی ''بیت الحمد'' میں رہتے ہیں۔ احسان اللہ چیمہ جماعت احمدیہ صوبہ سندھ کے ناظم ہیں۔ خالد محمود سندھو ایک سپیشلسٹ مربی ہیں جنہوں نے جامعہ احمدیہ چناب نگر سے سات سالہ ''شاہد'' کورس کیا ہوا ہے۔ خالد سندھو اور احسان چیمہ جامعہ میں کلاس فیلو اور گہرے دوست تھے۔ احسان چیمہ کی جب منگنی ہوئی تو وہ اپنی منگیتر سے ملنے کبھی کبھی اپنے سسرال جایا کرتے، تو خالد سندھو بھی ان کے ساتھ ہوتے تھے۔ یہ دونوں بھی پرلے درجے کے بدقماش ہیں۔ اس طرح کے کئی واقعات جب میرے علم میں آئے تو میرے دل میں قائم تقدیس، تکریم اور عقیدت کا تاج محل مسمار ہونے لگا۔

لیکن مولوی محمد دین کے بارے میں انکشافات اندھی عقیدت کے اس تابوت میں آخری کیل ثابت ہوئے۔ مولوی محمد دین جماعت احمدیہ کے خلیفہ رابع مرزا طاہر کے استاد ہیں۔ موصوف بھی ایک عادتِ بد میں مبتلا ہیں۔ ان سے ''مستفید'' ہونے والوں میں احسن گوندل، افتخار شاکر، عبدالحفیظ، نوید اور محسن گلو کا نام زیادہ آتا ہے۔

میں اس ساری صورتحال سے اس قدر بددل ہوا کہ میں نے 2003ء میں ان تمام واقعات کے تذکرے پر مبنی آٹھ صفحات پر مشتمل ایک خط اُس وقت کے امیر جماعت احمدیہ پاکستان، مرزا خورشید کو بذریعہ ٹی سی ایس ارسال کیا۔ لیکن ان کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ پندرہ یوم تک جواب کا انتظار کرنے کے بعد میں نے ان سے فون پر رابطہ کیا اور اپنے خط کے بارے میں پوچھا کہ کیا ان افراد کے خلاف کوئی تادیبی کاروائی عمل میں لائی جائے گی۔ تو انہوں نے جواباً کہا کہ ''آپ ایک پاگل انسان ہو، اس لیے آپ کے خط پر کسی قسم کا عمل نہیں ہوسکتا''۔ امیر جماعت کا یہ جواب سننے کے بعد میں نے جماعت سے علیحدگی کے لیے اپنے آپ کو ذہنی طور پر تیار کرنا شروع کر دیا۔

مجھے بچپن سے ہی سکن الرجی تھی۔ جسم پر خارش کی وجہ سے میں ہر وقت پریشان رہتا۔ بہت علاج کرایا۔ بڑی مہنگی دوائیں اور کریمیں استعمال کیں لیکن کوئی فرق نہ پڑا۔ اسلامیہ ہائی سکول جھنگ میں ہمارے ایک استاد ماسٹر عبدالحق صاحب ہوا کرتے تھے جو ہمیں دسویں جماعت میں پڑھایا کرتے تھے۔ متقی مسلمان ہیں اور ماشاء اللہ ابھی بھی بقید حیات ہیں۔ مجھے ان سے بہت انسیت ہے۔ میں جب بھی جھنگ جاتا تو ان کی خدمت میں ضرور حاضری دیتا۔ وہ میرے خاندانی و مذہبی پس منظر سے بخوبی واقف ہونے کے باوجود میرے ساتھ بے حد محبت کرتے ہیں۔

جن دنوں میں جماعت سے علیحدگی کے بارے میں سوچ رہا تھا تو ایک روز ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دوران گفتگو میں نے اپنی بیماری کا ذکر کرتے ہوئے ان سے دعا کے لیے درخواست کی تو فرمانے لگے کہ ''میں تمہارے لیے دعا تو ضرور کروں گا لیکن تم ایک کام کرو۔ چالیس روز تک روزانہ ہر رات اپنی عبادت گاہ میں کچھ وقت اللہ کی یاد میں گزارا کرو اور اس

دوران اللہ سے یہ التجا کیا کرو کہ اے میرے رب، اگر تو نے مجھے اس بیماری سے شفاء دے دی تو میں مرتے دم تک تیرا فرمانبردار بن کر رہوں گا''۔ میں نے ماسٹر صاحب کی اس ہدایت پر عمل شروع کر دیا۔ ان دنوں میں ذہنی طور پر پریشان ہونے کی وجہ سے ویسے بھی تنہائی کی تلاش میں رہتا تھا۔ ماسٹر صاحب کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے تیس روز گزر چکے تھے۔ اُس رات میں منڈی بہاؤالدین کے موضع ''رجوعہ'' میں ایک دوست کے پاس ٹھہرا ہوا تھا۔

حسب معمول رات کے وقت عبادت گاہ میں بیٹھا تھا کہ بیٹھے بیٹھے میری آنکھ لگ گئی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے کوڑھ ہو گیا ہے، میرا سارا جسم گل سڑ رہا ہے اور اپنی اس حالت کی وجہ سے میں زار و قطار رو رہا ہوں۔ اتنے میں خواب میں ہی مجھے ایک انتہائی پُر نور باریش چہرہ نظر آیا۔ ایسا حسین و جمیل چہرہ میں نے زندگی میں کبھی نہیں دیکھا۔ اس شخصیت نے مجھ سے پوچھا کہ آپ رو کیوں رہے ہو۔ میں نے روتے ہوئے جواباً عرض کیا کہ میری جو حالت ہے، کیا یہ ہنسنے کے قابل ہے؟۔۔۔۔ میرا جواب سن کر اس چہرے پر بڑی خوبصورت مسکراہٹ جگمگائی اور پھر انہوں نے میرے سر پر اپنا ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔ پھر مجھے کہا کہ ''تمہاری بیماری ختم ہو جائے گی۔ آئندہ کوئی دوائی استعمال نہ کرنا اور اب فرمانبردار ہو جاؤ''۔ اس کے ساتھ ہی میری آنکھ کھل گئی اور میرے دل میں پہلا خیال یہ آیا کہ اب مجھے تائب ہو جانا چاہئے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ وہ دن اور آج کا دن، مجھے دوبارہ کبھی بھی خارش کی تکلیف نہیں ہوئی۔ میں نے تمام دوائیں اور کریمیں پھینک دیں۔ اب کبھی سکن الرجی کیلئے دوا استعمال نہیں کی۔ یہ 2006ء کی بات ہے۔

جماعت سے ''بغاوت'' پر بیٹی کا اغوا:

جب جماعت کے کچھ سرکردہ لوگوں کی اخلاقیات سے گری ہوئی حرکتوں کے متعلق میرے خط کے جواب میں امیر جماعت احمدیہ پاکستان مرزا خورشید احمد نے مجھے پاگل قرار دیا تو یہ بات میرے لیے کسی شاک سے کم نہ تھی۔ میں کئی روز تک اس صدمے سے باہر نہ نکل سکا کیونکہ اپنی بہترین کارکردگی کی وجہ سے میں جماعت کے اعلیٰ ترین حلقوں میں بے حد پسند کیا جاتا تھا۔ مجھ پر جماعتی قیادت کے اعتماد کا یہ عالم تھا کہ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور وٹو کے

والد نے فضل عمر ہسپتال چناب نگر میں جب زندگی کی آخری سانس لی تو اُس وقت ان کا سر میری گود میں تھا کیونکہ وہ جتنے دن ہسپتال میں زیر علاج رہے، ان کی دیکھ بھال اور خدمت کے لیے جماعت نے مجھے ان کے ساتھ متعین کیے رکھا۔

سابق گورنر پنجاب سلمان تاثیر جب ابھی گورنر نہیں بنے تھے، اس وقت بھی جماعت کے اعلیٰ سطحی وفود مختلف درپیش مسائل پر تبادلہ خیال کے لیے اکثر ان سے ملاقاتیں کیا کرتے۔ اور سلمان تاثیر ان مسائل کے حل کے لیے جماعت کی ہر طرح سے معاونت کیا کرتے تھے۔ اس طرح کے کئی وفود میں، میں بھی شامل رہا اور مجھے متعدد بار سلمان تاثیر سے ملاقات اور ان کے ساتھ کھانا کھانے کا موقعہ ملا۔ لیکن آج جب میں نے کچھ لوگوں کی اخلاقی گراوٹ کی طرف انگلی اٹھائی تو جماعتی قیادت کی نظر میں پاگل ٹھہرا۔

7 جنوری 2007ء کی صبح میں اپنی بیٹی کو سکول چھوڑنے جا رہا تھا کہ ایک کرولا کار سے تین مسلح آدمیوں نے میری موٹر سائیکل روک کر مجھ سے میری بیٹی چھین لی اور اغواء کر کے لے گئے۔ میں نے تھانہ چناب نگر اطلاع دی تو پولیس نے بچی کی بازیابی کے لئے کوششیں شروع کر دیں۔ چند روز گزر گئے لیکن بچی نہ مل سکی۔ اسی دوران نامعلوم نمبرز سے مجھے کالیں آنے لگیں۔ لیکن حیرت کی بات یہ تھی کہ کال اُس وقت آتی جب میں تھانے آتا۔ تھانے سے باہر نکلتے ہی میرا موبائل فون بجنے لگتا اور کسی نامعلوم نمبر سے کال کرنے والا شخص مجھے کہتا، ''تھانے سے ہو آئے ہو۔ اچھی بات ہے لیکن کیا اس طرح تمہیں تمہاری بیٹی مل جائے گی۔ تم نے بہت کاروبار کر لیا ہے۔ اب اگر اپنی بیٹی کو زندہ دیکھنا چاہتے ہو تو اس میں سے ہمارا بھی کچھ حصہ نکالو''۔

وہ لوگ چند روز تک اسی طرح میرے ساتھ آنکھ مچولی کھیلتے رہے اور پھر ایک روز انہوں نے مجھ سے بیٹی کے بدلے 50 لاکھ روپے تاوان مانگ لیا۔ میرے منت سماجت کرنے پر 20 لاکھ روپے میں معاملہ طے ہوا۔ لیکن میرے لیے یہ بھی بہت بڑی رقم تھی۔ میں اتنے پیسے کہاں سے لاتا۔ چونکہ گنے کا سیزن چل رہا تھا۔ کئی زمینداروں کے بل میرے پاس پڑے

تھے۔ میں نے انہیں منت سماجت کر کے اس بات پر راضی کیا کہ اگر وہ مجھے اپنی رقم استعمال کرنے کی اجازت دیں تو انہیں میں چندروز ٹھہر کرادائیگی کر دوں گا۔

کچھ قریبی دوستوں سے ادھار پیسے پکڑے اوراس طرح کر کے 20لاکھ روپے جمع کئے۔ اغوا کاروں نے تاوان کی ادائیگی کے لیے مجھے رات ایک بجے فیصل آباد کے علاقے ستیانہ بنگلہ میں جھامرہ روڈ پر واقع چک نمبر238 گ ب شیر کے قریب سے گزرنے والی نہر کے پل پر بلایا۔ تاوان وصول کرنے کے بعد انہوں نے مجھے کہا کہ اگلے روز دوپہر کے وقت چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر آنے والی ٹرین کے ڈبے میں مجھے میری بیٹی مل جائے گی۔

اگلے روز ایسا ہی ہوا اور چھ روز بعد مجھے میری بیٹی مل گئی۔ بچی بازیاب ہوتے ہی چناب نگر کی پولیس حرکت میں آئی اور مجھے میرے گھر سے اٹھا کر تھانہ چناب نگر (ربوہ) کی حوالات میں بند کر دیا مجھ پر میری ہی بیٹی کو اغوا کرنے کا الزام تھا۔ اس روز پہلی بار مجھے محسوس ہوا کہ جماعت نے مجھے سبق سکھانے کا فیصلہ کرلیا ہےاوراب آزمائش کا دور شروع ہونے والا ہے۔

تھانے میں بدترین تشدد:

بیٹی کی بازیابی کے بعد اگلے تین روز تک مجھے دفتر عمومی بلوایا جاتا رہا جہاں دفتر عمومی کا کارِ خاص ناصر بلوچ مجھے یہ دھمکی آمیز پیغام دیتا کہ ’’آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اب بھی وقت ہے کہ تم سدھر جاؤ‘‘۔ لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ ان کی تین روزہ ’’نصیحت‘‘ کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ تو اگلے ہی روز مجھے اپنے گھر سے اٹھا کر تھانہ چناب نگر کی حوالات میں پہنچا دیا گیا۔ ساری شام اسی اُدھیڑ بن میں گزری کہ مجھے کس الزام کے تحت یہاں لایا گیا ہے۔ جب گھڑی نے رات کے گیارہ بجائے تو ایک اہلکار مجھے حوالات سے نکال کر تھانے کے ایک الگ کمرے میں لے گیا۔

کمرے میں قدم رکھتے ہی میں نے دیکھا کہ صدر دفتر عمومی اللہ بخش صادق، قادیانی نواز ڈی ایس پی سعید اختر قلتہ، مقامی ایس ایچ او یاسر پنسوتہ، چوکی انچارج چوہدری اصغر، صدر محلّہ باب الابواب نذیر احمد شیشے والا اور ناصر بلوچ سامنے ہی ٹانگ چڑھائے کرسیوں پر بیٹھے تھے۔

ان لوگوں نے مجھ سے یہ مطالبہ کیا کہ میں تحریری طور پر یہ الزام قبول کروں کہ میری بیٹی کا اغوا ایک خود ساختہ ڈرامہ تھا اور میں نے اسے خود اغواء کرایا تھا۔ میں نے یہ سب لکھ کر دینے سے انکار کر دیا۔ میرا انکار سنتے ہی میرے اردگرد کھڑے پولیس اہلکار مجھ پر پل پڑے۔ انہوں نے مجھے مکمل طور پر برہنہ کرنے کے بعد اُلٹا لٹایا اور چھترول شروع کر دی۔ ایک اہلکار با آواز بلند گنتی کر رہا تھا اور باقی مجھے مار رہے تھے۔

انہوں نے گن کر مجھے 100 لتر مارے۔ 40 کے بعد میں درد اور تکلیف سے قدرے بے نیاز ہو گیا۔ گنتی پوری ہونے کے بعد انہوں نے مجھے ڈنڈا ڈولی کرتے ہوئے اٹھایا اور لا کر حوالات میں پھینک دیا۔ میری حالت دیکھ کر وہاں بند دیگر حوالاتی بھی سہم گئے۔ ہمارے علاقے کا نامی گرامی چور''یارو موچی'' بھی اس وقت حوالات میں بند تھا۔ اس نے میرا سارا جسم دبایا، سنتری سے کہہ سن کر تھوڑا سا تیل منگوایا اور مجھے مالش کی۔

دو ڈھائی گھنٹے بعد میرے حواس بحال ہوئے اور میں اٹھ کر بیٹھنے کے قابل ہوا۔ لیکن یہ تو ابھی ابتدا تھی۔ مجھے چار روز تک حوالات میں بند رکھا گیا۔ اس دوران پولیس نے مجھ پر تشدد کا ہر ہر حربہ آزمایا۔ وہ بار بار مجھے منجی (چارپائی) پر چڑھاتے تھے۔ چارپائی الٹی کر کے وہ میرے ہاتھ پاؤں چاروں پایوں کے ساتھ باندھ کر چارپائی سیدھی کر دیتے۔ ہاتھ پاؤں بندھے ہونے کی وجہ سے سارا زور میرے جسم پر پڑتا تو مجھے ایسے لگتا کہ میرے جسم کا ایک ایک جوڑ الگ ہو رہا ہے۔ یہ اس قدر تکلیف دہ عمل تھا کہ میں چند منٹ ہی برداشت کر پاتا۔ ان چار دنوں میں بار بار میرے جسم کو سگریٹوں سے جلایا جاتا رہا۔ لوہے کے سریے کو آگ میں گرم کر کے میری پنڈلیوں کی داغا جاتا جس کے نشان ابھی تک موجود ہیں۔ میری رانوں پر رولر پھیرا جاتا جس کے باعث میری چیخوں سے سارا تھانہ گونج اٹھتا۔ لیکن مجھ پر تشدد کرنے والے میری چیخ و پکار سے محظوظ ہوتے اور ان کا ایک ہی مطالبہ ہوتا کہ میں اپنی جاں بخشی چاہتا ہوں تو انہیں لکھ کر دوں کہ اپنی بیٹی کے اغواء کا ذمہ دار میں خود ہوں۔ لیکن اس قدر مار کھانے کے بعد بھی میں یہ الزام قبول نہ کر سکا۔

یارو موچی مجھے کہتا تھا کہ ''پولیس کے تشدد کو سب سے زیادہ چور برداشت کرتا ہے، کیونکہ وہ مار کھانے کا عادی ہوتا ہے۔ لیکن جتنا تشدد تم پر ہوا ہے، اگر مجھ پر ہوتا تو شاید میں بھی برداشت نہ کر پاتا۔'' دراصل یارو موچی اصل بات سے واقف نہیں تھا کہ مجھ پر یہ تشدد کیوں ہو رہا تھا۔ بیٹی کے اغواء کا الزام تو محض ایک بہانہ تھا۔ اصل جرم تو جماعت احمدیہ سے میری بغاوت تھی۔ میں چونکہ اصل معاملے سے بخوبی واقف تھا، اسی لئے پولیس کا ہر ستم میرا حوصلہ بڑھاتا رہا اور میں اپنے مؤقف میں مزید پختہ ہوتا چلا گیا۔

جماعت احمدیہ کے خلاف میرے دل میں نفرت بڑھتی رہی۔ اس دوران میری تذلیل کا بھی خوب انتظام کیا گیا۔ چناب نگر کے مختلف گھرانوں کے لوگ اپنے بچوں سمیت تھانہ چناب نگر آتے، مجھے حوالات میں بے یارو مددگار پڑا دیکھ کر ہنستے مسکراتے، مجھ پر آوازیں کستے، میرا تمسخر اُڑاتے اور مجھ پر باقاعدہ لعنت بھیج کر واپس چلے جاتے۔ کچھ ''خیر خواہ'' مجھے واپس لوٹ آنے اور ایک اطاعت گزار احمدی بن کر زندگی گزارنے کا ''مشورہ'' بھی دیتے۔ یہ ساری صورتحال میرے لیے انتہائی تکلیف دہ تھی کیونکہ میرا تعلق ایک بااثر اور امیر قادیانی گھرانے سے تھا۔

اس گھرانے کا ایک چشم و چراغ آج بے بسی کے عالم میں تھانہ چناب نگر کی حوالات میں پڑا تھا۔ اپنی اس بے بسی پر اگرچہ میری آنکھیں بھیگ جاتیں، لیکن یہ سوچ کر دل کو اک گونہ اطمینان بھی ہوتا کہ مجھ پر ہونے والے اس ظلم و تشدد کی وجہ میرا کسی اخلاقی جرم میں مبتلا ہونا نہیں ہے۔ بلکہ مجھے جماعت احمدیہ سے بغاوت اور قادیانیت سے نفرت کے جرم میں اس آزمائش سے گزرنا پڑ رہا ہے۔ یہی وہ سوچ تھی جو مجھے پولیس کا تشدد برداشت کرنے کا حوصلہ دیتی تھی۔ حوالات میں گزرنے والے وہ چار دن انتہائی صبر آزما تھے۔ اس دوران مجھے بھوکا پیاسا رکھا گیا۔ دیگر حوالاتیوں کی روٹی میں سے جو چند ٹکڑے بچتے، میں انہیں پانی کے ساتھ نگل لیتا۔

لیکن سب سے زیادہ تکلیف دہ بات یہ تھی کہ مصیبت کی اس گھڑی میں میرے اپنوں نے بھی مجھ سے منہ موڑ لیا۔ والدین، بہن، بھائی، اہلیہ اور سسرال والے مجھے چھوڑ کر جماعت

کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ وہ سب میرے حالات سے مکمل طور پر باخبر تھے، لیکن اس کے باوجود وہ اس سارے معاملے سے لاتعلق رہے۔ انہوں نے پولیس سے کوئی رابطہ کیا نہ تھانے آ کر مجھ سے ملنے کی کوشش کی۔ ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے میں ان کے لیے مر چکا ہوں۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا تھا کہ مجھ پر بیٹی کے اغوا کا الزام محض ایک فریب تھا۔

اصل معاملہ تو کچھ اور تھا، اسی لئے میرے گھر والوں حتیٰ کہ میری بیوی نے بھی میرے کیس میں کوئی دلچسپی نہ لی۔ بلکہ اس معاملے سے لاتعلق رہ کر انہوں نے جماعت سے اپنی وفاداری کا ثبوت دیا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس وقت تک میں نے قادیانیت سے تائب ہونے اور اسلام قبول کرنے کا اعلان نہیں کیا تھا۔ صرف جماعت سے عملاً علیحدگی اختیار کی تھی۔ لیکن میرا یہ جرم بھی گھر والوں کیلئے قابل قبول تھا اور نہ جماعت احمدیہ کے لئے قابل قبول تھا، اسی دوران میرے ایک وکیل دوست سید زید محسن کاظمی ایڈووکیٹ کو میرے حالات کی خبر ہوئی تو انہوں نے میری بازیابی کے لئے عدالتی بیلف کا پروگرام بنایا۔

کسی طرح چناب نگر (ربوہ) پولیس کو بھی اس کی خبر ہو گئی تو انہوں نے فوری طور پر میرے خلاف اغوا کا جھوٹا مقدمہ درج کر کے اگلے روز ریمانڈ کے لئے مجھے ایڈیشنل سیشن جج چنیوٹ عقیل نذیر کی عدالت میں پیش کر دیا۔ میں نے جج صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ ''سرکار! میری سمجھ کے مطابق اگر کوئی باپ اپنی ہی بیٹی کے اغوا کا ڈرامہ رچائے تو اس کی تین وجوہات ہو سکتی ہیں۔

پہلی یہ کہ وہ اس ڈرامے سے کوئی ذاتی فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ دوسری یہ کہ اگر کسی کی اپنی بیوی یا سسرال والوں سے کوئی ناچاقی ہو تو وہ انہیں اذیت دینے کے لیے ایسی قبیح حرکت کرتا ہے۔ تیسری یہ کہ بعض لوگ اپنے دشمنوں کو جھوٹے مقدمے میں پھنسانے کے لیے بھی اس طرح کے ڈرامے رچاتے ہیں۔ لیکن میرے کیس میں یہ تینوں باتیں دکھائی نہیں دیتیں۔ میں اس ڈرامے سے کوئی ذاتی مفاد تو کیا حاصل کرتا، الٹا اغوا کاروں نے مجھ سے 20 لاکھ روپے تاوان لیا اور یہ رقم بھی میں نے ادھر ادھر سے قرض لے کر پوری کی۔ میں ایک خوشگوار گھریلو زندگی بسر کر رہا

ہوں۔ میری اپنی بیوی سے کوئی ناچاقی ہے نہ سسرال والوں سے کوئی جھگڑا۔ تیسری بات یہ کہ میری کسی سے کوئی دشمنی نہیں ہے، نہ ہی میرا ایسا کوئی مخالف ہے جسے جھوٹے مقدمے میں پھنسانے کے لیے میں ایسی گھٹیا حرکت کروں۔'' جج صاحب نے میری بات اطمینان سے سنی اور پھر پولیس کی سرزنش کرتے ہوئے فوری طور پر میری باعزت رہائی کا حکم دے دیا۔

لیکن رہائی کے بعد بھی جماعت نے میرا پیچھا نہیں چھوڑا۔ مختلف ذرائع سے ملنے والی دھمکیوں کا سلسلہ تو جاری تھا ہی، اس کے علاوہ بھی جماعت نے میرا حقہ پانی بند کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ میری اہلیہ تو اسی وقت مجھے ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر اپنے میکے چلی گئی تھی جب پولیس نے مجھے بیٹی کے اغوا کے الزام میں گرفتار کیا۔ میں نے دوبارہ چناب نگر (ربوہ) میں رہائش اختیار کرنے کی کوشش کی تھی جماعت کی طرف سے حکم جاری کیا گیا کہ کوئی بھی شخص مجھے اپنا گھر کرایہ پر نہ دے آخر میں مجبور ہو کر لاہور آ گیا اور پیٹ بھرنے کے لیے ادھر ادھر کام کرنے لگا۔

قبول اسلام پر تین نوجوانوں کو زندہ جلا دیا:

چناب نگر (سابقہ ربوہ) میں جماعتی قیادت سے معمولی سا اختلاف کرنے والوں کا حقہ پانی تو بند کیا ہی جاتا ہے، لیکن جو لوگ قادیانیت پر لعنت بھیج کر دائرہ اسلام میں داخل ہوتے ہیں، انہیں ایسے ظالمانہ طریقے سے نمونہ عبرت بنایا جاتا ہے کہ دوبارہ کوئی ایسی جرات نہ کر سکے۔ جبکہ مقامی پولیس ایسے جرائم کی مکمل طور پر پردہ پوشی کرتی ہے۔ اس کی ایک مثال 2011ء میں وقوع پذیر ہونے والا ایک واقعہ ہے۔ چناب نگر کے علاقے طاہر آباد کے رہائشی تین لڑکے احمد، ندیم اور حفیظ مسلمان ہو گئے۔ ان کی عمریں 20 سے 25 سال کے لگ بھگ تھیں۔ جماعت نے انہیں مختلف حیلوں بہانوں سے ''سمجھانے'' کی کافی کوشش کی لیکن یہ تینوں نوجوان اپنے ایمان پر ڈٹے رہے۔

جب جماعت نے دیکھا کہ ان کی کوششیں رائیگاں جا رہی ہیں تو پھر ایک روز نائب صدر دفتر عمومی ڈی ایس پی (ر) حمید اللہ قریشی کے بھائی سابق پولیس انسپکٹر بشیر بلا نے ان تینوں کو

اپنے ڈیرے پر بلایا اور آخری بار سمجھانے کی کوشش کی۔ لیکن جب ان تینوں نے قادیانیت کی طرف واپس لوٹنے سے واضح انکار کر دیا تو ان پر پٹرول چھڑک کر تینوں کو زندہ جلا دیا گیا۔

ان تینوں نوجوانوں کے ورثاء اپنے بچوں کے اس ظالمانہ قتل سے بخوبی واقف تھے لیکن انہوں نے قادیانی ہونے کی وجہ سے جماعت احمدیہ سے وفاداری کا ثبوت دیتے ہوئے یا کسی خوف کے سبب قاتلوں کے خلاف کوئی قانونی کاروائی کرنے کی بجائے خاموشی اختیار کر لی۔ چند روز بعد اس واقعے کو حادثہ قرار دے کر فائل بند کر دی گئی۔ مقتولین کے ورثاء کی خاموشی سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ان تینوں ''باغی'' نوجوانوں کو زندہ جلائے جانے کا فیصلہ کہیں اور کیا گیا تھا۔ بشیر بلا نے تو صرف اس فیصلے پر عملدرآمد کیا تھا۔

چناب نگر میں یہ عام معمول کی بات ہے کہ اگر کسی ''باغی'' کو ٹھکانے لگایا جائے تو اولاً تو اس کے ورثاء کوئی قانونی کاروائی نہیں کرتے۔ اور اگر معاملہ زیادہ بگڑ جائے یا میڈیا پر آ جائے تو پھر پہلے ورثاء کی طرف سے مقدمہ درج کرایا جاتا ہے اور پھر چند روز بعد انہیں کچھ رقم بطور دیت ادا کر کے صلح کر لی جاتی ہے۔

سچی بات تو یہ ہے کہ چناب نگر میں رہنے والے سب لوگ یہ کام اپنی خوشی سے نہیں کرتے، بلکہ کئی مجبوریوں نے ان کے ہاتھ پاؤں باندھ رکھے ہیں اور وہ بہت سے کام اپنی مرضی کے برخلاف اور جماعت کی مرضی کے مطابق کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ جماعتی قیادت نے اپنی ''امت'' پر بے شمار چندے عائد کر رکھے ہیں۔ جب میں جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم تھا، اس وقت ہر قادیانی سے 25 مختلف مدات میں چندہ لیا جاتا تھا۔

اب تو سنا ہے کہ جب سے مرزا مسرور نے ''خلافت'' سنبھالی ہے، انہوں نے چندے کی کچھ مزید مدات بڑھا دی ہیں۔ اسی طرح جو لوگ چناب نگر میں رہائش اختیار کرتے ہیں۔ انہیں وہاں زمین جائیداد کے مالکانہ حقوق حاصل نہیں ہوتے۔ چناب نگر کا تمام رقبہ 99 سالہ لیز پر ہے اور جو وہاں مکان یا پلاٹ لیتا ہے تو جماعت اسے سادہ کاغذ کی ایک چٹ پر پلاٹ کا الاٹی نمبر لکھ کر تھما دیتی ہے۔ اس موقعہ پر خریدار سے یہ تحریری ضمانت لی جاتی ہے کہ وہ یہ زمین کسی غیر قادیانی کو کسی بھی صورت فروخت نہیں کر سکتا اور نہ ہی ویسے دے سکتا ہے۔

اگر وہ کسی قادیانی کو بھی فروخت کرنا چاہے تو اسکے لیے بھی پہلے جماعت سے اجازت لینی پڑتی ہے۔ چونکہ چناب نگر میں کسی کے پاس بھی جائیداد کے مالکانہ حقوق نہیں، اس لیے بغاوت کرنے والوں کے گھر اور جائیداد پر جماعت کا قبضہ عام معمول ہے۔ پھر بغاوت کرنے والوں کو جذباتی طور پر بلیک میل کیا جاتا ہے۔ اگر کسی باغی کے بچے چھوٹے ہوں تو جماعت وہ بچے چھین لیتی ہے۔ اس کی ایک مثال میں خود ہوں۔ میری دو بیٹیاں سابقہ بیوی اپنے ساتھ لے گئی۔ اب جماعت کی طرف سے مجھے ان سے ملنے کی قطعاً اجازت نہیں۔

جناب شیخ زبیر انور صاحب

ہمارے ایک ساتھی شیخ زبیر انور ہیں جنہوں نے 2002ء میں اسلام قبول کیا۔ اس وقت ان کی اکلوتی بیٹی دو ڈھائی سال کی تھی۔ وہ بچی ان سے چھین لی گئی۔ وہ گزشتہ بارہ سال سے اپنی بیٹی حاصل کرنے کے لئے کوشاں ہیں لیکن ابھی تک انہیں کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ ابھی بھی اسے سلسلے میں چنیوٹ کی ایک مقامی عدالت میں ان کا کیس چل رہا ہے۔

شیخ زبیر انور کا بھی عجیب قصہ ہے۔ اللہ نے ان کی ہدایت کے لئے کیا خوبصورت اسباب پیدا کئے۔ ایک ملاقات میں وہ مجھے بتا رہے تھے کہ ان کا تعلق لاہور سے ہے، بعدازاں چناب نگر منتقل ہو گئے۔ وہ پیدائشی قادیانی تھے اور 38 برس تک قادیانیت سے وابستہ رہے۔ درس وتدریس کے شعبے سے وابستہ شیخ زبیر کا کسی گھریلو مسئلے پر بیوی سے جھگڑا ہو گیا۔ دفتر عمومی کی طرف سے انہیں اس جھگڑے میں ثالثی کا پیغام دیا گیا۔ لیکن انہوں نے یہ کہہ کر دفتر آنے سے انکار کر دیا کہ یہ ان کا گھریلو مسئلہ ہے، جماعت اس میں مداخلت نہ کرے۔ جماعت ان کے اس ''حرفِ انکار'' پر اس قدر تلملائی کہ چند روز بعد کچھ لڑکے زبردستی ان کے گھر میں داخل ہوئے اور انہیں اٹھا کر دفتر عمومی لے آئے۔

اس وقت دفتر عمومی کے انچارج میجر (ر) شاہد سعدی اور نائب صدر ڈی ایس پی (ر) حمید اللہ قریشی ہوا کرتے تھے۔ دفتر عمومی لے آئے۔ دفتر عمومی میں شیخ زبیر پر شدید تشدد ہوا اور

انہیں وہاں چند روز تک محبوس رکھا گیا۔اس دوران ان کے گھر پر قبضہ ہوا۔اس سلسلے میں ان کی قادیانی بیوی نے جماعت کا بھرپور ساتھ دیا۔ پھرایک روز انہیں شام کے وقت وہاں سے نکال کرایک گاڑی میں بٹھایا گیااور چنیوٹ کے ایک چوک میں یہ کہہ کراتار دیا گیا کہ دوبارہ چناب نگر کا رخ نہ کرنا۔شیخ زبیر کے پاس اس وقت صرف تن کے کپڑے تھے۔انہیں سمجھ نہیں آرہی تھی کہ رات کہاں گزاریں۔اسی اثنا میں پاس سے گزرنے والے کسی مقامی آدمی نے انہیں قریب ہی واقع مولانا منظور احمد چنیوٹی m صاحب کے مدرسے کی راہ دکھائی۔ وہ وہاں پہنچ گئے۔ اتفاقاً مولانا چنیوٹی m ان دنوں چنیوٹ میں ہی قیام پذیر تھے اور اس وقت مدرسے میں موجود تھے۔شیخ زبیر کی بپتا سننے کے بعد انہوں نے انہیں اپنے مدرسے میں ٹھہرنے کی اجازت دے دی۔شیخ زبیر قریباً ڈیڑھ ماہ ان کے مدرسے میں مقیم رہے۔

وہ کہتے ہیں کہ اس دوران وہ جس بات سے سب سے زیادہ متاثر ہوئے، وہ یہ تھی کہ مولانا منظور چنیوٹی m صاحب نے ایک دن بھی ان سے نفرت کا اظہار کیا نہ ہی انہیں قادیانیت چھوڑنے اور اسلام قبول کرنے کی دعوت دی، بلکہ وہ جب بھی مولانا کی خدمت میں حاضر ہوتے تو ان کے ساتھ انتہائی شفقت سے پیش آتے۔البتہ چونکہ شیخ زبیر پڑھے لکھے آدمی ہیں،اس لئے وہ خود گاہے بہ گاہے مولانا چنیوٹی m صاحب سے قادیانیت اور اسلام کے متعلق سوالات پوچھتے رہتے اور مولانا جواب دیتے جاتے۔ شیخ زبیر کا یہ کہنا ہے کہ مولانا منظور چنیوٹی m کی صحبت میں گزرنے والے ان چند دنوں نے ہی ان کی کایا پلٹ دی اور وہ مسلمان ہوگئے۔جب ان کے مسلمان ہونے کی اطلاع چناب نگر پہنچی تو جماعت نے انہیں پھر نشانے پر رکھ لیا۔ 2002ء، 2008ء اور 2009ء میں ان کے خلاف تین جھوٹے مقدمے درج کرائے گئے جن میں ان کی گرفتاری بھی ہوئی اور وہ مجموعی طور پر پانچ سال جیل میں بھی رہے۔لیکن ان مظالم کے باوجود وہ ثابت قدم رہے اور ابھی بھی اپنی بیٹی کے حصول کے لئے عدالتوں میں دھکے کھا رہے ہیں۔ بچے چھیننے کے بعد باغیوں کے خلاف جو دوسرا بڑا حربہ استعمال کیا جاتا ہے۔

وہ یہ ہے کہ اگر کسی کی جوان بیٹیاں شادی شدہ ہوں تو باپ کے مسلمان ہونے کی صورت میں بیٹیوں کی طلاقیں دلوادی جاتی ہیں۔ بلاشبہ یہ کسی باپ کے لئے بہت بڑا صدمہ ہوتا ہے اس کے علاوہ قادیانی کمیونٹی کو ہدایت کی جاتی ہے کہ ایسے لوگوں کا معاشی وسماجی بائیکاٹ کیا جائے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اس طرح کے کئی تکلیف دہ مسائل بھی بے شمار قادیانیوں کے مسلمان ہونے میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔

ریاست کے اندر ریاست اور متوازی عدالتی نظام:

چناب نگر میں جماعت احمدیہ نے ریاست کے اندر ریاست قائم کر رکھی ہے۔ وہاں ان کا اپنا پولیس اور عدلیہ کا متوازی نظام ہے۔ دفتر امور عامہ تھانے اور دفتر عمومی پولیس چوکی کا درجہ رکھتے ہیں جہاں باقاعدہ ٹارچر سیل بنے ہوئے ہیں ان کا عدالتی نظام ایسے ہی ہے جس طرح ملک بھر میں عدالتی نظام کے چار درجے ہیں، سول کورٹ، سیشن کورٹ، ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ۔ بالکل اسی طرح چناب نگر میں جماعت احمدیہ کے عدالتی نظام کے بھی چار درجے ہیں۔ قادیانی وکلاء وہاں پیش ہو کر بحث میں حصہ لیتے ہیں۔ قادیانی ججز چھٹی کے روز وہاں فرائض انجام دیتے ہیں اور آخری اپیل قادیانی خلیفہ مرزا مسرور کے پاس کی جاتی ہے۔

یہ الگ بات ہے کہ چناب نگر میں انصاف نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ قادیانیوں کی ایک قابل ذکر تعداد ایسی ہے جو وہاں سے نکلنا چاہتی ہے لیکن ان کی معاشی وسماجی مجبوریاں آڑے آ رہی ہیں۔ میں پوری ذمہ داری سے یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ اگر آج حکومت چناب نگر کو اوپن سٹی قرار دیتے ہوئے وہاں کے مکینوں کو جائیداد کے مالکانہ حقوق اور جان ومال کا تحفظ فراہم کرے تو 25 فیصد قادیانی ابھی مسلمان ہو جائیں گے۔

مرزا مسرور احمد کی مذہبی علمی استعداد:

جماعت احمدیہ کی قیادت کی علمی قابلیت کا یہ حال ہے کہ 1999ء میں جب میری شادی ہوئی تو میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ میرا نکاح مرزا مسرور احمد پڑھائیں جو اس وقت ابھی خلیفہ نہیں بنے تھے بلکہ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی جماعت احمدیہ پاکستان تھے۔ میں نے جب

ان کے پاس حاضر ہو کر نکاح پڑھانے کی درخواست کی تو وہ پریشان ہو گئے تھوڑی دیر کچھ سوچتے رہے اور پھر بڑی سنجیدگی سے بولے۔

آپ میری انگلی پکڑو اور مجھے جامعہ احمدیہ میں داخل کرواؤ ''پانچ سالہ کورس'' مکمل کرنے کے بعد میں آپ کا نکاح پڑھانے کے قابل ہو جاؤں گا۔ کیونکہ یہ تلخ حقیقت ہے کہ مرزا صاحب کو ذرا بھر بھی دکا کا یا احمدیت کا علم نہیں ہے بلکہ ناظرہ قرآن پاک بھی نہیں پڑھ سکتے خلیفہ بننے کے بعد ان کو بیان کی تیاری کروائی جاتی ہے۔

بالآخر میں جب لاہور آ گیا تو لاہور آنے کے بعد محنت مزدوری کرتے ہوئے ایک دن میری ملاقات شبان ختم نبوت کے امیر مولانا انیس شاہ صاحب سے ہوگئی انہوں نے مجھے حوصلہ دیا تعاون کی یقین دہانی کروائی اور قبول اسلام کا اعلان کرنے کا مشورہ دیا اور مجھے ختم نبوت موومنٹ کے قاری رفیق صاحب کے پاس لے گئے انہوں نے بھی کہا کہ آپ کے لیے ایک اچھا موقعہ ہے کہ کل ''فتح مباہلہ کانفرنس'' ہے۔ اللہ نے آپ کو موقعہ دیا کہ آپ اس کانفرنس میں شریک ہو کر اسلام قبول کریں، آپ کے قبول اسلام کے ہزاروں لوگ گواہ ہونگے۔ لہٰذا اگلے روز میں کانفرنس میں شریک ہوا اور اللہ کے فضل وکرم سے حضرت مولانا عبد الحفیظ مکی m صاحب، ڈاکٹر احمد علی سراج صاحب، مولانا الیاس چنیوٹی صاحب، جسٹس (ر) ڈاکٹر علامہ خالد محمود، سابق چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ جسٹس (ر) خواجہ شریف اور دیگر شخصیات کی موجودگی میں اردن سے آئے ہوئے اسلامی سکالر امجد عبدالرحمٰن السقلاوی نے مجھے کلمہ پڑھایا۔

ختم نبوت والوں نے مجھے باعزت طریقے سے اپنے پاؤں پہ کھڑا ہونے کے لئے حوصلہ بھی دیا اور خود ہی رشتہ تلاش کر کے ایک مسلمان خاتون سے میری شادی بھی کروائی۔

قادیانیوں کو دعوت اسلام دینے کی تڑپ:

میں جب یہ سوچتا ہوں کہ میں نے سینکڑوں مسلمانوں کو اسلام سے کفر کی طرف دھکیلا تو طبیعت بہت بے چین ہو جاتی ہے لیکن میں اپنے رب کی رحمت سے مایوس نہیں ہوں میرا عزم

ہے کہ میں بہت جلد ان تمام علاقوں کا دورہ کروں گا جہاں بطور مربی کام کرتا رہا ہوں اور وہاں لوگوں کو یہ بتاؤں گا کہ حضورﷺ کے بعد اللہ نے نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا۔ اب جو بھی نبوت کا دعویدار سامنے آئے گا وہ کذاب کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں ہوسکتا اور مرزا غلام احمد قادیانی بھی ان میں سے ایک ہے۔ میری تمام مسلمانوں سے یہ درخواست ہے کہ وہ میرے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ مجھے استقامت دے اور جلد از جلد حرمین شریفین کی زیارت نصیب فرمائے تا کہ میں بیت اللہ شریف اور روضہ رسولﷺ پر حاضر ہو کر ایک سچے مومن ہونے کا حق ادا کرسکوں۔

میرے بھائیو اور بہنو! آپ نے اسلام قبول کرنے والے خوش نصیبوں میں سے چند ایک کی آپ بیتی ان ہی کی زبانی ملاحظہ کی اب آپ کو ایک خاص روحانی عمل بتا تا ہوں اگر سچے دل سے مانگو تو اللہ ضرور دیتا ہے۔

آخری گزارش

میرے بھائیو اور بہنو! میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑ کر کہتا ہوں۔

خدا کی قسم واللہ، باللہ، تاللہ میں آپ کا بے لوث اور حقیقی خیر خواہ ہوں۔ آپ مسلمانوں کی متاع گم شدہ ہیں۔ آپ جانے یا انجانے میں راستہ بھٹک گئے ہیں۔ آپ ''احمدیت'' کو اسلام سمجھ کر اس کے دام فریب میں آ گئے ہیں۔ لیکن ابھی مہلت ہے، توبہ کا دروازہ کھلا ہے، رحمت خداوندی آپ کے انتظار میں ہے، اعمال میں کمی بیشی کی تو معافی ہوسکتی ہے لیکن باطل عقائد ونظریات پر رہتے ہوئے اگر دنیا سے چلے گئے تو پھر معافی ہرگز نہیں ہے۔

جیسا کہ ماں کے پیٹ سے اگر کوئی بچہ معذور (نابینا) پیدا ہوا تو دنیا بھر کے بڑے سے بڑے ڈاکٹر اسے ٹھیک نہیں کر سکتے۔ بالکل اسی طرح ایمان کی دولت اور بینائی سے معذور اور محروم کوئی شخص قیامت کے دن معافی اور بخشش کا مستحق نہیں ہوسکتا۔

میرے بھائیو اور بہنو! اگر اب بھی آپ کو میری نصیحت اور خیر خواہی کا یقین نہیں آیا تو پھر خدا کی قسم موت کے وقت جب یہ ظاہری دنیا کی آنکھ بند ہوگی اور حقیقی (آخرت کی) آنکھ کھلے گی۔ آپ اپنی آنکھوں سے جنت، دوزخ اور برزخ کے ثواب وعذاب کو دیکھ رہے ہوں گے۔ اس وقت اللہ رب العالمین کی قسم! آپ کو اپنے بھائی کی نصیحت اور خیر خواہی کی باتیں ضرور یاد آئیں گی۔ مگر اس وقت کا رونا اور پچھتانا بے کار ہوگا۔ اس وقت اگر خون کے آنسوؤں سے رو رو کر اتنے آنسو جمع ہو جائیں کہ ان میں کشتی چلا دی جائے تو اتنے خون کے آنسو بھی بے فائدہ ہوں گے۔

آج ندامت اور توبہ کا ایک آنسو مکھی کے سر کے برابر بھی نکل آیا تو رب کعبہ کی قسم! جہنم کی آگ آپ پر حرام ہوسکتی ہے۔

اگر آپ کے ذہن میں یہ بات ہو کہ ہم اپنے باپ دادا کا مذہب کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔ ہمارے باپ نے یا ہمارے دادا نے مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت کو قبول کیا تھا ہم کیسے چھوڑ سکتے ہیں؟

میرے بھائیو اور بہنو! مکے کے مشرک بھی یہی کہتے تھے کہ ہم اپنے باپ دادا کا مذہب نہیں چھوڑ سکتے حتیٰ کہ ابو طالب نے بھی آخری وقت کلمہ پڑھنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ میرے مرنے کے بعد لوگ کہیں گے کہ ابو طالب موت کے وقت باپ دادا کا مذہب چھوڑ کر اپنے بھتیجے کا دین قبول کر بیٹھا۔

میرے بھائیو اور بہنو! اگر مربی صاحبان یا جماعت کے سرکردہ افراد آپ کو مرزا صاحب کی کتابوں کا مطالعہ نہ کرنے دیں اور نہ آپ کو حوالے دیکھنے دیں یا حوالوں کی تاویلات کر کے آپ کو مطمئن کرنے کی کوشش کریں تو آپ ان کو اپنا دشمن (ایمان کا دشمن) تصور کریں اور خیر خواہ نہ سمجھیں جو آپ کے ایمان کے دشمن ہیں اور حق قبول کرنے میں آپ کے راستے کی رکاوٹ ہیں۔

کسی حوالے کی تصدیق یا مزید تفصیل یا کسی بھی موضوع پر بات کرنے کے لیے یا اسلام قبول کرنے کے لیے یعنی کسی بھی صورتحال میں آپ ہمارے ساتھ رابطہ کریں ہم آپ کو مرزا صاحب کی تمام کتابوں سے حوالے دکھائیں گے۔ (ان شاء اللہ) چاہے کسی ایڈیشن میں کوئی حوالہ آگے پیچھے بھی ہو اور ابھی 2015ء کے ایڈیشن میں مرزا صاحب کی شعر و شاعری کی کتاب ''درثمین'' سے مرزا صاحب کا وہ شعر نکال دیا گیا ہے جو یہ تھا:

''کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار ہوں''

(درثمین ص125 ایڈیشن 2014ء)

آخر کیا وجہ تھی کہ مرزا صاحب کا اپنا خاص شعر ایک صدی کے بعد ان کے شعر و شاعری کے مجموعے سے نکال دیا گیا۔ اسی طرح ''اسلامی قربانی'' نامی کتاب جماعت احمدیہ نے پرنٹ کرنی بند کر دی ہے کہ اس میں مرزا صاحب کا وہ حوالہ تھا کہ ''میں عورت ہوں اور اللہ پاک نے مرد بن کر میرے اوپر رجولیت کی طاقت کا اظہار کیا تھا۔ (نعوذ باللہ)

(اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر 34 ص 12)

اسی طرح اور بھی کئی کتابیں اب ''احمدی'' عوام اور ''غیر احمدی'' مسلمانوں سے بھی چھپائی جا رہی ہیں تا کہ کوئی مرزا صاحب کی کتابوں کا خود مطالعہ کر کے حقیقت سے آشنا ہو کر جماعت احمدیہ کو چھوڑ نہ دے۔

ہزاروں ایسے خوش نصیب بھائی اور بہنیں ہیں کہ جنہوں نے مرزا صاحب کی کتابوں کا خود مطالعہ کیا اور مرزا صاحب کی گستاخیاں اور خود ساختہ نبی اور رسول ہونے کے دعوے دیکھے تو ان پر حق واضح ہو گیا کہ ''احمدیت'' اسلام کا کوئی فرقہ نہیں بلکہ یہ الگ ایک مذہب ہے۔ (جس کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی ہیں جو نبوت و رسالت کے دعوے دار ہیں اور ان کے پیرو کار قادیانی ''احمدی'' کہلاتے ہیں) اور وہ راز کھل جانے پر احمدیت (قادیانیت) چھوڑ کر ارتداد سے تائب ہو کر سچے دین اسلام کی طرف لوٹ آئے اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اللہ کا آخری اور سچا رسول مان کر ان کے دامن رحمت سے وابستہ ہو گئے۔ تمام خود ساختہ جعلی نبوت کے دعوے داروں سے کنارہ کش ہو گئے۔

قابل مطالعہ کتب:

جو نومسلمین بھائی اور بہنیں احمدیت (قادیانیت) سے تائب ہو کر سچے دین اسلام میں داخل ہوئے ہیں آپ اگر ان کے حالات زندگی اور اسلام قبول کرنے کا سارا احوال اور اس کا پس منظر جاننا چاہتے ہیں (مختصر تو آپ پڑھ چکے ہیں) اگر مزید تفصیل سے پڑھنا چاہیں تو آپ ان کی آپ بیتیاں ضرور پڑھیں ان میں ایک معروف کتاب محترم جناب متین خالد صاحب کی بھی ہے جس کا نام ''قادیانیت سے اسلام تک'' ہے۔ محترم متین خالد صاحب کی ہی کتاب جو انہوں نے بڑے درد دل کے ساتھ دعوتی انداز میں لکھی ہے اس کا نام ہے ''احمدی دوستو تمہیں اسلام بلاتا ہے'' یہ کتاب بھی آپ کے لیے مفید ثابت ہوگی۔ اس میں تمام حوالہ جات کے اصل کتابوں سے لیے گئے عکس جمع کر دیے گئے ہیں جس کی تاویل اور انکار ناممکن ہے۔

محترم جناب عرفان محمود برق صاحب (سابقہ احمدی) کی کتاب جس کا نام ''قادیانیت اسلام اور سائنس کے کہڑے میں'' ہے۔ بڑی معلوماتی اور اچھوتے انداز میں لکھی گئی ہے آپ اس کا بھی مطالعہ کر سکتے ہیں۔

کراچی کی ایک ہر دلعزیز شخصیت اور انسانیت کا درد رکھنے والے تحفظ ختم نبوت کے سپاہی محترم جناب نثار احمد فتحی صاحب کی کتاب جس کا نام ''بنام قادیانی عوام'' ہے۔محبت اور خیر خواہی سے دعوتی انداز میں لکھی گئی ہے یہ بھی لائق مطالعہ ہے۔

لاہور کی ایک سماجی شخصیت محترم جناب جاوید اختر جوہری صاحب کی ایک دعوتی کتاب جو ختم نبوت پر قرآنی دلائل سے مزین ہے اس کا بھی مطالعہ فائدہ مند ہے اس کا نام ''بولتا قرآن'' ہے۔

شبان ختم نبوت جماعت کے نائب امیر اور مبلغ اسلام مولانا منیر احمد علوی صاحب کی بڑی بہترین دعوتی ، خیر خواہی و محبت اور درد دل سے لکھی گئی کتاب ''احمدیت اسلام کیوں نہیں'' ہے اس کا مطالعہ ضرور کریں اس کو پڑھ کر کئی ''احمدی'' اسلام کے دامن رحمت میں آ چکے ہیں۔

سب سے اہم ایک دعوتی کتابچہ شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے ہی محبت اور خیر خواہی کے انداز میں آپ کو سادہ لوح اور بھولے بھالے بھائیو سے مخاطب کر کے لکھا ہے جس کا نام ''قادیانیوں کو دعوت اسلام'' ہے۔اس کا بھی ضرور مطالعہ کیجیے۔

حقیقی اسلام پر واپسی:

میرے بھائیو اور بہنو! اگر انابت والا دل ہو،حق کی تلاش ہو اور حق پانے کی جستجو ہو، اور حق کو سمجھنے کی بصیرت ہو،سب سے بڑھ کر حق کو قبول کرنے کا حوصلہ ہو،تو زندگی بدلنے کے لیے ایک بات ہی کافی ہوتی ہے۔جیسے زرخیز زمین پر ایک بارش سے ہریالی ہو جاتی ہے۔اگر انا یا ضد ہو یا گستاخانہ اخلاق ہوں اور حق سے آنکھیں چرانے کی عادت ہو''میں نہ مانوں'' کی رٹ ہو یا باپ دادا کی اندھی تقلید ہو یا حق کو قبول کرنے کا حوصلہ نہ ہو،تو ایسے پتھر دل پر خیر خواہوں کا رونا دھونا اور ہزاروں صفحات کی کتابیں جو حوالوں اور مضبوط دلائل سے بھری ہوئی ہوں (بنجر زمین پر بارش کی طرح) بے اثر ہو جاتی ہیں۔

اللہ پاک کی رحمت اور بخشش کا سچا امیدوار وہی ہے جو ایک حقیقت پسند کاشتکار کی طرح ایمان خالص کا بیج اپنے قلب کی سر زمین میں بوئے اور نصیحت کی بارش کا پانی لگائے، کفر وارتداد کے کیڑوں اور سنڈیوں سے ایمان کی فصل کی حفاظت کرے۔تو وہی ایمان کامل کی حلاوت کا پھل کھاتا ہے۔

جو اندھی تقلید یا انجانے میں راہ ہدایت سے بھٹک جائے تو ایمان ایک ایسا مینارہ نور ہے جس کی روشنی میں وہ واپس صراط مستقیم پر آ سکتا ہے۔ اس کی پیشانی سے شرمندگی اور ندامت کے موتی ٹپکنے لگتے ہیں۔ یعنی صبح کا بھولا ہوا اگر شام کو گھر واپس آ جائے تو اسے بھولا ہوا نہیں کہتے۔ جانے کب زندگی کی شام ہو جائے۔ اس لیے ایمان خالص پر جم کر صراط مستقیم پر واپس آنے میں دیر نہ کریں اور حق کو قبول کر کے باطل سے نکل آئیں۔

میرے بھائیو اور بہنو! بات صرف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی ہی نہیں۔ بلکہ اگر کوئی بڑے سے بڑا پیر اور عالم بھی اٹھ کر نبوت کا دعویٰ کرے تو وہ بھی جھوٹا ہے۔ کیونکہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کی اساس اور اہم ترین بنیادی عقیدہ ہے۔ دین اسلام کی پوری عمارت اس عقیدہ پر کھڑی ہے۔ اس عقیدہ میں ذرا سا بھی شک وشبہ سے ایمان ضائع ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس سے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی غلامی سے بھی انسان نکل جاتا ہے۔ قرآن پاک میں عقیدہ ختم نبوت پر دلالت کرتی ہوئی صدہا آیات موجود ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کی ہزارہا احادیث مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں اس سے انکار یقیناً کفر اور ارتداد ہے۔ جس سے کوئی تاویل نہیں بچا سکتی۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے لیکر آج تک امت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کا منکر وہی شخص ہو سکتا ہے جو حضور نبی کریم ﷺ پر ایمان نہ رکھتا ہو۔ کیونکہ اگر یہ شخص آپ ﷺ کی رسالت کا قائل ہوتا تو جن چیزوں کی آپ ﷺ نے خبر دی ہے ان میں آپ ﷺ کو سچا سمجھتا اور مانتا۔

کیونکہ جن دلائل اور تواتر سے آپ ﷺ کا نبی اور رسول ہونا ثابت ہے انہی دلائل اور تواتر سے آپ ﷺ کا آخری نبی اور رسول ہونا بھی ثابت اور مسلم و برحق ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد ہر قسم کی نبوت (ظلی، بروزی، تشریعی، غیر تشریعی وغیرہ وغیرہ) کو پوری امت مسلمہ بند سمجھتی اور مانتی ہے اور اس بات پر ایمان رکھتی ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا اگر کوئی دعویٰ نبوت کرے تو وہ جھوٹا اور دھوکے باز ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو کفر و ارتداد سے بچائے اور ایمان کامل پر ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین یا ارحم الراحمین

صراط مستقیم کے لیے خاص روحانی عمل

میرے بھائیو اور بہنو! یہ وہ خاص الخاص عمل ہے کہ اگر سچے دل سے کوئی ہندو، سکھ، عیسائی، یہودی اور خدا کا منکر دہریہ بھی کرے گا تو اللہ پاک (جو اپنے بندے سے ستر ماؤں سے بھی بڑھ کر پیار کرتا ہے) اسے محروم نہیں کرے گا۔ کیونکہ صرف اللہ پاک ہی تمام انسانوں کا (بلاتفریق مومن یا کافر) خالق، مالک اور رازق ہے وہ اپنا تعارف خود کرواتا ہے کہ میں ہی رب العالمین ہوں (تمام جہانوں کا پالنے والا) اور بحیثیت انسان ہم سب اللہ پاک کی مملوک ہیں اور وہ ہی ہمارا مالک ہے۔ تو جس طرح ماں اپنے فرماں بردار بیٹے سے زیادہ محبت کرتی ہے اور ایک تعلق (اُنس) نافرمان سے بھی ضرور رکھتی ہے۔

اسی طرح اللہ کو اپنے ہر بندے سے ربوبیت کا تعلق ہے۔ اللہ پاک کو سچے دل سے اگر نافرمان بھی پکارے تو وہ اس کی بھی سنتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ اے میرے بندے میں تیری فریاد رسی کے لیے حاضر ہوں میں تو کب سے تیری توبہ کے انتظار میں تھا تو نے ہی دیر کی میری طرف سے کوئی دیر نہیں۔ نہ میں تجھے توبہ کے بعد تیری سابقہ نافرمانیوں کا طعنہ دوں گا نہ تجھے ٹھکراؤں گا۔ کیونکہ اگر میں نے بھی ٹھکرا دیا تو پھر اور تو کوئی در نہیں کہ جہاں جا کر فریاد کرو گے اسی لیے میں اپنا دروازہ بند نہیں کرتا۔ تو دن میں آ یا رات میں آ، اکیلا یا کسی اور کو بھی ساتھ لے کر آ، خوشحالی میں آ یا فقر و فاقہ میں اپنی ضرورت کے لیے، آ تو جوانی میں آ یا بڑھاپے میں (جب سارے تیرا ساتھ چھوڑ دیں تیری اولاد بھی تیری موت کی تمنا کرنے لگے) آ، تیری موت تک میرا دروازہ تیرے لیے کھلا ہے تو آ جا میں تیرے انتظار میں ہوں۔ تو سچے دل سے توبہ کر میں وعدہ کرتا ہوں کہ فوری معاف کر دوں گا، تو ہدایت مانگ میں ضرور دوں گا اور آخرت اور ایمان مانگ ضرور دوں گا، تو بخشش مانگ ضرور کروں گا۔

لیکن اگر تو میری چاہت، محبت اور انتظار کے باوجود میری طرف نہ آیا نہ توبہ کی نہ مجھ سے صلح کی اور اسی نافرمانی اور تکبر اور ضد میں ہی مر گیا تو پھر میری غیرت سب سے زیادہ ہے۔ میں تجھے (کفر، شرک، گمراہی کے ساتھ) معاف نہیں کروں گا اور تجھے تیری بداعمالی اور کفر و ارتداد کی سزا ضرور دوں گا۔ تجھے میرے عذاب سے کوئی بھی بچا نہیں سکے گا۔ کیونکہ میری پکڑ بڑی سخت ہے:

ہاں اگر تجھے پھر بھی سمجھ نہ آئے تو مجھ سے فریاد کر، مجھ سے ہی رہنمائی مانگ اور مجھے ہی پکار میں ہی تجھے سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔ میں ہی تجھے ہدایت اور ایمان دوں گا۔

میرے بھائیو اور بہنو! آپ اللہ پاک کو تو اپنا مالک خالق اور رازق مانتے ہیں تو آپ اسی سے دو رکعت نماز صلوٰۃ الحاجت یا صلوٰۃ التوبہ پڑھ کر اگر رات کی آخری وقت میں ہو تو بہت بہتر ورنہ کسی بھی وقت پڑھ سکتے ہیں اور سچے دل سے توبہ کر کے اللہ پاک سے سیدھے راستے ہدایت اور کامل ایمان کی دعا کریں۔ یا اللہ پاک تیرا آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہی آخری نبی ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹے دعوے دار ہیں تو ہمیں جھوٹے کی پیروی سے نجات دے دے اور اپنے سچے نبی کا سچا امتی بنا دے۔

ہمارے لیے سچے دین اسلام کو قبول کرنا آسان فرما دے۔ ہمارا دل مطمئن کر دے۔ ہمارے دماغ پر چھائی ہوئی دھند صاف کر دے۔ ہمیں گمراہی سے نکال کر صراط مستقیم پر لے آ۔ کیونکہ ہم تو دوزخ کا عذاب برداشت نہیں کر سکتے تو ہمیں جنت کے حق داروں میں سے بنا دے۔ ہمارے حال پر رحم فرما دے۔ کیونکہ تو ہی تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

دو رکعت نماز کے بعد اور دعا سے پہلے اللہ پاک کے دو پیارے پیارے ناموں کا ورد 100+100 بار ضرور کریں سچے دل اور اخلاص کے ساتھ پھر محمد عربی ﷺ پر 7+7 بار درود

ابراہیمی پڑھیں اور پھر دعا کریں سجدے میں سر رکھ کر اور گڑگڑا کر، آنسو بہا کر کیونکہ اللہ کے سامنے رونا اللہ پاک کو بڑا پسند ہے اگر رات کی تنہائی ہو اور آخری وقت تہجد کا ہو بند کمرہ ہو اور سر سجدے میں ہو تو اللہ پاک کی رحمت جوش میں آئے گی اور آپ کا بیڑہ پار ہو جائے گا۔ (ان شاء اللہ)

اللہ پاک کے دو پیارے نام یہ ہیں۔

یَا ھَادِیُّ: اے (سیدھا) راستہ دکھانے والے

یَا رَحِیْمُ: اے زیادہ رحم کرنے والے

آخر میں سات بار یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن پکار پکار کر کہیں پھر سجدے میں دعا کریں۔

ان شاء اللہ اس تڑپ اور دعا کی وجہ سے اور اللہ پاک کے اسماء الحسنٰی کی برکت سے آپ پر سچے دین اسلام کا دروازہ کھل جائے گا یہ عمل ہمارا بارہا کا تجربہ شدہ ہے کئی لوگوں کو اس کے ذریعے سے ہدایت ملی ہے سینکڑوں احمدیوں حتی کہ ہندوؤں اور عیسائیوں کو بھی اللہ پاک نے اس عمل کے ذریعے ہدایت عطا فرمائی ہے۔ آپ یہ عمل اخلاص سے کریں۔

دعا ہے کہ اللہ پاک ہم سب کو صراط مستقیم پر چلائے آمین یا ارحم الراحمین

اے میرے رب تو گواہ ہے۔ اے میرے رب تو گواہ ہے۔ اے میرے رب تو گواہ ہے کہ میں نے تیرے بندوں اور اپنے نبی ﷺ کے امتیوں تک تیرا پیغام ٹوٹا پھوٹا پہنچانے کی کوشش کی ہے اور ان کی امانت (دعوت ایمان) ان تک پہنچانے کی سعی کی ہے تو اس ٹوٹی پھوٹی کاوش کو محض اپنے فضل سے قبول فرما اور اپنے محبوب خاتم النبیین ﷺ کا قرب اور شفاعت ہمیں نصیب فرما۔ تو ہم سے راضی ہو جا اور تمام ''احمدیوں'' کو سچے دین اسلام کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرما بے شک ہدایت تیرے ہاتھ میں ہے ہمارا کام تو بس پہنچا دینا ہے۔

آمین یا الرحم الراحمین

وما علینا الاالبلاغ

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہٖ النبی الکریم خاتم النبیین و علی آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین ومن تبعھم با حسان الی یوم الدین آمین

خاکپائے خدام دین

بندہ عاجز وفقیر

حکیم محمود الحسن توحیدی عفی عنہ

______ ۱۴۴۰ھ

روحانی منزل بالمقابل گورنمنٹ گرلز

ڈگری کالج نزد 60

نمبر ویگن اسٹینڈ کوٹ

خواجہ سعید لاہور

+92 0300-4679784

+92 0322-4719084

+92 0312-4004786

نوٹ: قارئین میں سے کسی کو بھی کسی حوالے میں کوئی اشکال ہو (یا) حوالہ تلاش کرنے میں مشکل پیش آئے (یا) کسی بھی مسئلے میں رہنمائی کے لیے (یا) کسی بھی مربی صاحب سے بات چیت (یا) دعوت ایمان (یا) قبول اسلام کے لیے خدمت کی ضرورت پیش آئے اس مقصد کے لیے ہم ہر جگہ ہر وقت حاضر ہیں۔